

کتاب مستطاب

الشَّافِی

کتاب الحج و کتاب الجنائز

فروع کافی

جلد پہرام

مفتی محمد رفیع الدین صاحب دارالعلوم دیوبند مفتی محمد رفیع الدین صاحب دارالعلوم دیوبند

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

نظم آباد لاہور

سبیل سکینہ  
حیدر آباد، پرنٹ نمبر ۸۰۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتابِ مُسْتَطَاب

الشافي

کتاب الحج و کتاب المہاجر

فروع ترجمہ کافی

جلد چہارم

حضرت ثقف الاسلام علامہ فرام مولانا شیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مُتَرْجِمُهُ

مفسر قرآن عالىٰ الجناح ادي اعظم مولانا السیّد طفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مُصَنَّف دُورِ صَدِّ كُتُب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ناظم آباد علی کراچی

مركز تهرکات و تحافاتی  
مکتبہ شملو پبلک



1. The first part of the document is a list of the names of the persons who have been appointed to the various offices of the Board of Directors of the Corporation.

2. The second part of the document is a list of the names of the persons who have been appointed to the various offices of the Board of Directors of the Corporation.



مُتَقَدِّمَةً  
 سَيِّدَةُ الْمُقْسِرِينَ  
 أَدِيبُ أَكْظَمِ الْخَاجِرِ مَوْلَانَا سَيِّدُ خَيْرِ حَسَنٍ صَاحِبُ أَمْرٍ وَهُوَ  
 بَانِي جَامِعَةِ إِمَامِيَّةٍ وَصَدْرُ جَامِعَةِ إِمَامِيَّةِ كِبَرِي

1. The first part of the document is a list of the names of the members of the committee who have been appointed to study the problem of the

2. The second part of the document is a list of the names of the members of the committee who have been appointed to study the problem of the

3. The third part of the document is a list of the names of the members of the committee who have been appointed to study the problem of the

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مُسْتَطَاب

الشَّافِی

کتاب الحج و کتاب الجنائز

ترجمہ  
فروع کافی

جلد چہارم

حضرت ثقف الاسلام علامہ فرحان مولانا الشیخ بن محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ایداعظیم مولانا السیّد ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مُصَنَّف وَّ مَصَدَّق

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)  
ناظم آباد علی کراچی



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر \_\_\_\_\_ ظفر شمیم پبلیکیشنز سٹ (رجسٹرڈ)

ناظم آباد لکراچی

مطبع \_\_\_\_\_ فٹریٹی آرٹ پریس

ناظم آباد لکراچی

کتابت \_\_\_\_\_ سید محمد رضا زیدی

معدیہ \_\_\_\_\_ ۲۱۰ روپے

سال اشاعت : مارچ ۲۰۰۵ء

# فہرست مضامین

## کتاب الحج

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی	صفحہ اردو	باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی	صفحہ اردو
۱	حج اسود کی ابتداء اور پیرس دینے کی علت	۲	۴	۱۴	یکم میں الحاد اور از کتاب حرم	۶۲	۶۵
۲	ابتداء بیت اور طواف	۶	۸	۱۵	یکم میں ہتھیار سے جانا	۶۶	۶۶
۳	خانہ کعبہ کی زمین سب سے پہلے پیدا ہوئی۔	۹	۱۰	۱۶	لباس کعبہ کا پہننا	۶۷	۶۷
۴	حج آدم علیہ السلام	۱۱	۱۵	۱۷	کعبہ کی مٹی یا سنگریزہ اکٹھا کرے جانا	۶۸	۶۸
۵	علت الحزن	۱۸	۲۰	۱۸	کعبہ پر حرم ہے۔	۶۹	۶۹
۶	ابتداء خلق اور کعبہ سے لوگوں کی آزمائش	۲۲	۲۴	۱۹	یکم میں کراہت قیام	۷۰	۷۰
۷	حج امیرایم واسما عیسیٰ	۲۶	۳۴	۲۰	شجر حرم	۷۱	۷۱
۸	حج انبیاء علیہم السلام	۳۳	۴۵	۲۱	حرم میں کیا ذبح کیا جائے اور کیا نکالا جائے۔	۷۲	۷۲
۹	اصحاب قبل کا کعبہ پر حملہ	۴۶	۵۲	۲۲	حرم میں شکار کرنا اور اس کا کفارہ	۷۳	۷۳
۱۰	آیات تیناات	۵۸	۵۹	۲۳	لقطہ حرم	۷۴	۷۴
۱۱	نوادیر	۶۰	۶۰	۲۴	کعبہ پر نظر کرنا عبادت ہے۔	۷۵	۷۵
۱۲	اللہ نے کعبہ کو صاحبِ حرمت بنایا	۶۱	۶۶	۲۵	حج اپنے مقروض کو کعبہ میں دیکھے	۷۶	۷۶
۱۳	حرم خدا میں داخل ہونے والے کے لئے امان ہے۔	۶۳	۶۴	۲۶	کعبہ کو کیا ہادیہ لے جائے۔	۷۷	۷۷
				۲۷	آپہ سوار العاکف فیہ والبناء	۷۸	۷۸
				۲۸	کا مطلب	۷۹	۷۹
				۲۹	حج بنی	۸۰	۸۰

باب نمبر	صفحوں عربی ترجمہ	صفحوں اردو ترجمہ	باب نمبر	مضامین	صفحوں عربی ترجمہ	صفحوں اردو ترجمہ
۲۸	۹۸	۱۰۸	۴۸	جاد ج	۱۰۸	۱۴۸
۲۹	۱۱۵	۱۱۷	۴۹	جاد اکبر و صفر	۱۱۷	۱۴۹
۳۰	۱۱۸	۱۱۹	۵۰	اصناف ج	۱۱۹	۱۵۳
۳۱	۱۲۰	۱۲۱	۵۱	جاد تہمت کا ثواب اور سستی	۱۲۱	۱۵۶
۳۲	۱۲۲	۱۲۲	۵۲	جاد قرآن اور تارن پر کیا واجب ہے	۱۲۲	۱۵۷
۳۳	۱۲۳	۱۲۳	۵۳	منہت اشعار و تفسیر	۱۲۳	۱۵۸
۳۴	۱۲۴	۱۲۴	۵۴	جاد استاد	۱۲۴	۱۵۹
۳۵	۱۲۵	۱۲۵	۵۵	جویت تہمت نہ کرے	۱۲۵	۱۶۰
۳۶	۱۲۶	۱۲۶	۵۶	جاد و رونی اور قادموں کا ج	۱۲۶	۱۶۱
۳۷	۱۲۷	۱۲۷	۵۷	بچوں اور غلاموں کا ج	۱۲۷	۱۶۲
۳۸	۱۲۸	۱۲۸	۵۸	ایک شخص بیخبر کے لئے مرجا تا ہے	۱۲۸	۱۶۳
۳۹	۱۲۹	۱۲۹	۵۹	جاد و رونی کی وصیت کر جاتا ہے	۱۲۹	۱۶۴
۴۰	۱۳۰	۱۳۰	۶۰	عورت کا رونی کی طرف سے ج کرنا	۱۳۰	۱۶۵
۴۱	۱۳۱	۱۳۱	۶۱	کیا جس کو ج مسفر کے لئے درپیش دیا	۱۳۱	۱۶۶
۴۲	۱۳۲	۱۳۲	۶۲	کیا ہے وہ ج تہمت کر سکتا ہے	۱۳۲	۱۶۷
۴۳	۱۳۳	۱۳۳	۶۳	جاد و رونی کی وصیت کرے	۱۳۳	۱۶۸
۴۴	۱۳۴	۱۳۴	۶۴	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۳۴	۱۶۹
۴۵	۱۳۵	۱۳۵	۶۵	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۳۵	۱۷۰
۴۶	۱۳۶	۱۳۶	۶۶	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۳۶	۱۷۱
۴۷	۱۳۷	۱۳۷	۶۷	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۳۷	۱۷۲
۴۸	۱۳۸	۱۳۸	۶۸	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۳۸	۱۷۳
۴۹	۱۳۹	۱۳۹	۶۹	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۳۹	۱۷۴
۵۰	۱۴۰	۱۴۰	۷۰	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۴۰	۱۷۵
۵۱	۱۴۱	۱۴۱	۷۱	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۴۱	۱۷۶
۵۲	۱۴۲	۱۴۲	۷۲	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۴۲	۱۷۷
۵۳	۱۴۳	۱۴۳	۷۳	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۴۳	۱۷۸
۵۴	۱۴۴	۱۴۴	۷۴	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۴۴	۱۷۹
۵۵	۱۴۵	۱۴۵	۷۵	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۴۵	۱۸۰
۵۶	۱۴۶	۱۴۶	۷۶	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۴۶	۱۸۱
۵۷	۱۴۷	۱۴۷	۷۷	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۴۷	۱۸۲
۵۸	۱۴۸	۱۴۸	۷۸	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۴۸	۱۸۳
۵۹	۱۴۹	۱۴۹	۷۹	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۴۹	۱۸۴
۶۰	۱۵۰	۱۵۰	۸۰	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۵۰	۱۸۵
۶۱	۱۵۱	۱۵۱	۸۱	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۵۱	۱۸۶
۶۲	۱۵۲	۱۵۲	۸۲	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۵۲	۱۸۷
۶۳	۱۵۳	۱۵۳	۸۳	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۵۳	۱۸۸
۶۴	۱۵۴	۱۵۴	۸۴	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۵۴	۱۸۹
۶۵	۱۵۵	۱۵۵	۸۵	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۵۵	۱۹۰
۶۶	۱۵۶	۱۵۶	۸۶	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۵۶	۱۹۱
۶۷	۱۵۷	۱۵۷	۸۷	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۵۷	۱۹۲
۶۸	۱۵۸	۱۵۸	۸۸	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۵۸	۱۹۳
۶۹	۱۵۹	۱۵۹	۸۹	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۵۹	۱۹۴
۷۰	۱۶۰	۱۶۰	۹۰	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۶۰	۱۹۵
۷۱	۱۶۱	۱۶۱	۹۱	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۶۱	۱۹۶
۷۲	۱۶۲	۱۶۲	۹۲	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۶۲	۱۹۷
۷۳	۱۶۳	۱۶۳	۹۳	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۶۳	۱۹۸
۷۴	۱۶۴	۱۶۴	۹۴	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۶۴	۱۹۹
۷۵	۱۶۵	۱۶۵	۹۵	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۶۵	۲۰۰
۷۶	۱۶۶	۱۶۶	۹۶	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۶۶	۲۰۱
۷۷	۱۶۷	۱۶۷	۹۷	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۶۷	۲۰۲
۷۸	۱۶۸	۱۶۸	۹۸	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۶۸	۲۰۳
۷۹	۱۶۹	۱۶۹	۹۹	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۶۹	۲۰۴
۸۰	۱۷۰	۱۷۰	۱۰۰	جاد و رونی کے لئے جو رونی لے لے	۱۷۰	۲۰۵





باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱۰۶	محالیت احرام شکار یا مردار کی طوت			۱۲۷	طوات میں جلنے کی حد	۳۱۴	۳۱۴
	مفسطہ ہونا	۲۷۰	۲۷۱	۱۲۸	اگر طوات میں کوئی حاجت یا		
۱۰۷	حجۃ کا شکار کرنا اور فدیہ دینا	۲۷۱	۲۷۲		بیماری ہو۔	۳۱۴	۳۱۴
۱۰۸	وحشی جانور کے شکار کا کفارہ	۲۷۲	۲۷۵	۱۲۹	وقت طوات و وقت نماز آجانا	۳۱۷	۳۱۸
۱۰۹	پرندوں اور انڈوں کا کفارہ	۲۷۷	۲۷۸	۱۳۰	طوات میں سپہر	۳۲۰	۳۲۱
۱۱۰	چند آدمیوں کا مل کر شکار کرنا	۲۷۹	۲۸۰	۱۳۱	در طوات کوں طوطا	۳۲۱	۳۲۲
۱۱۱	مشکل اور تری کے جانوروں کے شکار			۱۳۲	ح طوات کو حیوان غنہ کرے	۳۲۲	۳۲۳
	میں فرق	۲۸۱	۲۸۲	۱۳۳	بغیر وقت طوات کرنا	۳۲۳	۳۲۴
۱۱۲	حجۃ کا کئی بار شکار کرنا	۲۸۳	۲۸۴	۱۳۴	سعی قبل طوات	۳۲۴	۳۲۵
۱۱۳	ہنم میں شکار کرنا	۲۸۴	۲۸۵	۱۳۵	طوات میں	۳۲۵	۳۲۶
۱۱۴	نوادار	۲۸۶	۲۸۷	۱۳۶	در رکعت ، طوات ان کا وقت	۳۲۶	۳۲۷
۱۱۵	حرم میں داخلہ	۲۸۸	۲۸۹		اور ان میں قرأت	۳۲۷	۳۲۸
۱۱۶	حج تیس میں قطع تلبیہ	۲۹۰	۲۹۱	۱۳۷	رکعات طوات میں سپہر	۳۲۸	۳۲۹
۱۱۷	دخول مکہ	۲۹۱	۲۹۲	۱۳۸	نوادار طوات	۳۳۱	۳۳۲
۱۱۸	مسجد الحرام میں داخلہ	۲۹۳	۲۹۴	۱۳۹	استلام حجر	۳۳۲	۳۳۳
۱۱۹	دعائے استقبال حجر	۲۹۶	۲۹۷	۱۴۰	کوہ صفا پر قوت	۳۳۳	۳۳۴
۱۲۰	چرنا اور چھوٹا	۲۹۹	۳۰۰	۱۴۱	سعی میں الصفا و مروہ	۳۳۴	۳۳۵
۱۲۱	نماز حج اور اسود پر	۳۰۱	۳۰۲	۱۴۲	مروہ سے ابتداء	۳۳۵	۳۳۶
۱۲۲	طوات و استلام ابرکان	۳۰۲	۳۰۳	۱۴۳	سعی میں استراحت	۳۳۶	۳۳۷
۱۲۳	طوت اور اس کے قریب دعا	۳۰۳	۳۰۴	۱۴۴	نماز کے بعد سعی کی قطع کرنا	۳۳۷	۳۳۸
۱۲۴	تفلیت طوات	۳۰۴	۳۰۵	۱۴۵	تقصیر تہمت	۳۳۸	۳۳۹
۱۲۵		۳۰۶	۳۰۷	۱۴۶	حج تیس میں تقصیر کا بھول جانا	۳۳۹	۳۴۰
۱۲۶	حد منوع طوات	۳۱۳	۳۱۴	۱۴۷	اگر حج تیس نہ ہو تو کوہ سے باہر	۳۴۰	۳۴۱
				۱۴۸	جانا پر نہ	۳۴۱	۳۴۲

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی ترجمہ	صفحہ اردو ترجمہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی ترجمہ	صفحہ اردو ترجمہ
۱۴۸	وقتِ حرکت دستور	۳۵۵	۳۵۵	۱۴۸	جو وقت مشعر سے نارا قف ہو	۳۵۵	۳۵۵
۱۴۹	احرامِ حلیف و مستحاضہ	۳۵۶	۳۵۶	۱۴۹	مزدلفہ سے قبل خیمہ چلنا	۳۵۶	۳۵۶
۱۵۰	اداسے شاسک میں حلیف پر کیا	۳۵۶	۳۵۶	۱۵۰	جس کا حج نیت ہو جائے	۳۵۶	۳۵۶
	واجب ہے۔	۳۵۶	۳۵۶	۱۵۱	جمارے سنگریزے کہاں سے لئے	۳۵۶	۳۵۶
۱۵۱	طواف میں حیض آنا	۳۶۱	۳۶۱	۱۵۱	جائیں۔	۳۶۱	۳۶۱
۱۵۲	طوافِ مستحاضہ	۳۶۲	۳۶۲	۱۵۲	ایامِ نحر	۳۶۲	۳۶۲
۱۵۳	تادر	۳۶۲	۳۶۲	۱۵۳	ایامِ تشریق میں رکی اٹھنا	۳۶۲	۳۶۲
۱۵۴	علاجِ حلیف	۳۶۴	۳۶۴	۱۵۴	رکی کے طوافِ ناکم و زیادہ کرنا	۳۶۴	۳۶۴
۱۵۵	دعائے دم	۳۶۵	۳۶۵	۱۵۵	رکی اٹھنا کھولنا جائے	۳۶۵	۳۶۵
۱۵۶	احرامِ روزِ ترویہ	۳۶۹	۳۶۹	۱۵۶	رکی کرنا، پیسار، حیض کا اور	۳۶۹	۳۶۹
۱۵۷	پا پیا دھ ج	۳۷۱	۳۷۱	۱۵۷	راکب کا۔	۳۷۱	۳۷۱
۱۵۸	منی جانے سے پہلے طواف	۳۷۱	۳۷۱	۱۵۸	ایامِ نحر	۳۷۱	۳۷۱
	ج تہیت	۳۷۳	۳۷۳	۱۵۹	ہری کا کم سے کم ضرورت	۳۷۳	۳۷۳
۱۵۹	تقدیم طواف برائے مفرد	۳۷۵	۳۷۵	۱۶۰	ہری کسی پر دو جیسے اور	۳۷۵	۳۷۵
۱۶۰	منی کو جانا	۳۷۹	۳۷۹	۱۶۱	کہاں کرے۔	۳۷۹	۳۷۹
۱۶۱	نزول نما اور اس کے حدود	۳۷۷	۳۷۷	۱۶۲	ہری میں کیا مستحب ہے	۳۷۷	۳۷۷
۱۶۲	عروضات میں اگلا دن اور اس کے	۳۷۷	۳۷۷	۱۶۳	ہری کا دودھ دوہنا اور اس	۳۷۷	۳۷۷
	حدود	۳۷۹	۳۷۹	۱۶۴	پر سوار ہونا	۳۷۹	۳۷۹
۱۶۳	قلعہ تلبیہ	۳۸۰	۳۸۰	۱۶۵	اگر ہری اپنی جگہ پہنچنے سے پہلے تھا	۳۸۰	۳۸۰
۱۶۴	عرفہ میں نفرت اور حد و قضا	۳۸۰	۳۸۰	۱۶۶	جائے یا مرجائے۔	۳۸۰	۳۸۰
۱۶۵	عرفات سے چلنا	۳۸۶	۳۸۶	۱۶۷	بدنہ اور ہنرمیں گئے شریک ہوں	۳۸۶	۳۸۶
۱۶۶	شبِ مزدلفہ	۳۸۸	۳۸۸	۱۶۸	ذبح	۳۸۸	۳۸۸
۱۶۷	دادنی محسبہ سنی	۳۹۰	۳۹۰	۱۶۹	ہری واجبہ کا کھانا	۳۹۰	۳۹۰

صفحہ عربی تقریب	صفحہ عربی تقریب	مضامین	صفحہ عربی تقریب	صفحہ عربی تقریب	مضامین	باب نمبر
		کفارہ اس نذرہ دلا جاو احرام	۲۰۹	۲۲۸	ہدی کی کھال	۱۸۶
۲۷۵	۲۷۵	میں جماع کرے۔		۲۳۰	حلق و تقصیر	۱۸۷
۲۷۷	۲۷۷	ہدی کو قطعاً بھیجنا	۲۱۰	۲۳۲	لٹا سیک میں مقدم و لوگوں کا	۱۸۸
۲۸۳	۲۷۷	نواذر	۲۱۱	۲۳۳	مرد کے لئے کیا لباس ہو۔	۱۸۹
				۲۳۷	تشیع کرنے والے کا روزہ	۱۹۰
		الابواب الزیارات		۲۳۸	زیارت	۱۹۱
۲۸۸	۲۸۷	زیارت نبی صلعم	۲۱۲	۲۳۲	طواف النساء	۱۹۲
۲۸۹	۲۸۸	نقار امام	۲۱۳	۲۳۳	مستی میں شب بانی	۱۹۳
۲۹۰	۲۹۰	مدینہ جانے کی فضیلت	۲۱۴	۲۳۵	بعد زیارت طواف کو مکہ آنا	۱۹۴
۲۹۳	۲۹۰	دخول مدینہ و زیارت نبی	۲۱۵	۲۳۶	ایام تشریق میں تکبیر	۱۹۵
۲۹۸	۲۹۶	متبر و روضہ اور مقام نبی	۲۱۷	۲۳۷	مسجد نبی میں نماز	۱۹۶
۵۰۰	۵۰۰	مقام چہرہ رسول	۲۱۷	۲۵۲	مٹی سے روانگی	۱۹۷
۵۰۱	۵۰۱	فضیلت قیام مدینہ	۲۱۸	۲۵۵	حصہ میں نزل	۱۹۸
۵۰۳	۵۰۲	اہل بقیع کی زیارت	۲۱۹	۲۵۶	حربین میں اقامہ نماز	۱۹۹
۵۰۷	۵۰۵	مشاہدہ اودقبر و شہداء پر جانا	۲۲۰	۲۵۷	نفیلت نماز مسجد الحرام میں	۲۰۰
۵۰۹	۵۰۸	وراء قبر نبی	۲۲۱	۲۶۲	دخول کعبہ	۲۰۱
۵۱۱	۵۰۹	تحریم مدینہ	۲۲۲	۲۶۴	وراء بیت	۲۰۲
۵۱۲	۵۱۱	مسجد سوس النبی	۲۲۳	۲۶۸	مکہ سے چلے وقت کیا صدقہ دیا جائے۔	۲۰۳
۵۱۴	۵۱۳	مسجد خدیجہ	۲۲۴	۲۶۹	عمرة مفروضہ میں کیا کافی ہے۔	۲۰۴
۵۱۵	۵۱۴	شفقات	۲۲۵	۲۶۹	دو عمرو حجرت سے علیحدہ کیا جائے	۲۰۵
۵۱۷	۵۱۶	قرآن امیر المؤمنین پر کیا کیا جائے	۲۲۶	۲۷۱	عمرة مقطوعہ راجح میں	۲۰۶
۵۱۹	۵۱۷	دعائے آخر براہر المؤمنین کے پاس	۲۲۷	۲۷۲	عمرة کے پسینے	۲۰۷
۵۲۱	۵۲۱	موضع راس الخیمین	۲۲۸	۲۷۴	قطعہ تبلیہہ	۲۰۸

باب نمبر	مقامین	صفحہ عربی	صفحہ اردو	باب نمبر	مقامین	صفحہ عربی	صفحہ اردو
۲۲۹	زیارت قبرا امجدین علیہ السلام	۵۲۲	۵۲۳	۹	ان دینا	۵۶۷	۵۶۸
	کتاب الجہاد			۱۰	بیقر عثمان	۵۶۹	۵۷۰
				۱۱	بیقر عثمان	۵۷۱	۵۷۲
۱	فیضیت جہاد	۵۳۰	۵۳۳	۱۲	طلب الہیارت	۵۷۲	۵۷۳
۲	جہاد مرد و عورت	۵۳۶	۵۳۷	۱۳	قید پر مہربانی کرنا اور کھانا دینا	۵۷۳	۵۷۴
۳	وجہ جہاد	۵۳۷	۵۳۹	۱۴	کافر کو قتل کرنے سے پہلے دعوت		
۴	جہاد کس پر واجب ہے۔	۵۴۲	۵۴۴		اسلام دینا	۵۷۴	۵۷۵
۵	لوگوں کے ساتھ جہاد	۵۵۲	۵۵۳	۱۵	نصائح امیر المؤمنین وقت قتال	۵۷۹	۵۷۸
۶	جہاد کس کے ساتھ واجب ہوتا ہے۔	۵۵۴	۵۵۵	۱۶	مسلمان کو دارالغریب میں رکھنا چاہیے	۵۸۰	۵۸۱
۷	عزیز بن عبید اور عزیزیوں کا امام			۱۷	تقسیم مال غنیمت	۵۸۱	۵۸۳
	جعفر صادق کے مناظرہ۔	۵۵۶	۵۵۹	۱۸	ارتباط انجیل	۵۸۴	۵۸۴
۸	دعیت رسول و جناب امیر	۵۶۳	۵۶۵	۱۹	فیضیت شہدار	۵۸۵	۵۸۵



# کتاب الحج

[بسم الله الرحمن الرحيم]

## كتاب الحج

### باب

(بدء الحجر والعلّة في استلامه) ❦

١ - حدثني علي بن إبراهيم بن هاشم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال :  
 إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا أَخَذَ مَوَاقِفَ الْعِبَادِ أَمَرَ الْحَجَرَ فَالْتَمَسَهَا وَلِذَلِكَ يَقَالُ : أَمَاتَنِي  
 أَدْنِيهَا وَمِثَاقِي تَعَاهَدَتِهِ لِتَشْهَدَ لِي بِالْمُؤَافَاةِ .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن  
 عبد الله بن بكير ، عن الحلبي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : لم جعل استلام الحجر ؟  
 فقال : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيْثُ أَخَذَ مِثَاقَ بَنِي آدَمَ دَعَا الْحَجَرَ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَمَرَهُ فَالْتَمَسَ  
 الْمِثَاقَ فَهُوَ يَشْهَدُ لِي بِإِيفَاءِ الْوُفَاةِ .

٣ - محمد بن يحيى ؛ وغيره ، عن محمد بن أحمد ، عن موسى بن عمر ، عن ابن سنان ،  
 عن أبي سعيد القنطاط ، عن بكير بن أعين قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام لَأَيِّ عِلَّةٍ وَضَعَ اللَّهُ  
 الْحَجَرَ فِي الرُّكْنِ الَّذِي هُوَ فِيهِ وَلَمْ يَوْضِعْ فِي غَيْرِهِ وَلَا يَ عِلَّةَ تَقْبِيلٍ وَلَا يَ عِلَّةَ خُرُجٍ مِنَ  
 الْجَنَّةِ ؛ وَلَا يَ عِلَّةَ وَضْعِ مِثَاقِ الْعِبَادِ وَالْمَعْدِ فِيهِ وَلَمْ يَوْضِعْ فِي غَيْرِهِ ؛ وَكَيْفَ السَّبَبُ  
 فِي ذَلِكَ ؛ تَخَيَّرْتُ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ فَإِنْ تَفَكَّرْتُ فِيهِ لَعَجِبُ ، قَالَ : فَقَالَ سَأَلْتُ وَأَعْضَلْتُ  
 فِي الْمَسْأَلَةِ رَأَيْتُكُمْ فَانْتَهَيْتُ الْجَوَابَ فَرَفَعْتُ قَلْبَكَ وَاصْنَعْ سَمْعَكَ أَنْخَبِرَكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
 إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَضَعَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَهِيَ جَوْهَرَةٌ أَخْرَجَتْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَى آدَمَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فَوَضَعَتْ فِي ذَلِكَ الرُّكْنِ لَعَلَّةَ الْمِثَاقِ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَمَّا أَخَذَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ  
 ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ حِينَ أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْمِثَاقَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ وَفِي ذَلِكَ الْمَكَانِ تَرَأَى

لهم ومن ذلك المكان يهبط الطير على القائم عليه السلام فأقول من يبايعه ذلك الطائر وهو والله جبرئيل عليه السلام وإلى ذلك المقام يسند القائم ظهوره وهو الحجة والدليل على القائم وهو الشاهد لمن وافا [هـ] في ذلك المكان والشاهد على من أدى إليه الميثاق والعهد الذي أخذ الله عز وجل على المباد.

وأما القبلة والاستلام فلعلمة العهد تجديداً لذلك العهد والميثاق وتجديداً للبيعة ليؤدوا إليه العهد الذي أخذ الله عليهم في الميثاق فيأتوه في كل سنة ويؤدوا إليه ذلك العهد والأمانة للذين أخذوا عليهم، ألا ترى أنك تقول: أما نتي أدبتهام وميثاقي تعاهدته لتشهد لي بالوفاء والله ما يؤدي ذلك أحد غير شيعتنا ولا حفظ ذلك العهد والميثاق أحد غير شيعتنا وإنهم ليأتوه فيعرفهم ويصدقهم ويأبئهم غيرهم فينكرهم ويكذبهم وذلك أنه لم يحفظ ذلك غيركم فلكم والله يشهد وعليهم والله يشهد بالخبر والنجود والكفر وهو الحجة البالغة من الله عليهم يوم القيامة يجيىء، وله لسان ناطق وعينان في صورته الأولى يعرفه الخلق ولا ينكره، يشهد لمن وافا وجدد العهد والميثاق عنده، يحفظ العهد والميثاق وأداء الأمانة ويشهد على كل من أنكر وجدد ونسي الميثاق بالكفر والإنكار.

فأما علكة ما أخرجه الله من الجنة فهل تدري ما كان الحجر؟ قلت: لا، قال كان ملكاً من عظماء الملائكة عند الله فلما أخذ الله من الملائكة الميثاق كان أوّل من آمن به وأقر ذلك الملك فاتخذ الله أميناً على جميع خلقه فآلقه الميثاق وأودعه عنده واستمبد الخلق أن يجددوا عنده في كل سنة الإقرار بالميثاق والعهد الذي أخذ الله عز وجل عليهم، ثم جعله الله مع آدم في الجنة وذكره الميثاق ويجدد عنده الإقرار في كل سنة فلما عصى آدم وأخرج من الجنة أنساه الله العهد والميثاق الذي أخذ الله عليه وعلى ولده لمحمد عليه السلام ولوصيه عليه السلام وجعله نائباً حيراناً، فلما تاب الله على آدم حوّل ذلك الملك في سورة درة بيضاء فرماه من الجنة إلى آدم عليه السلام وهو بأرض الهند فلما نظر إليه آنس إليه وهو لا يعرفه بأكثر من أنه جوهرة وأنطقه الله عز وجل فقال له: يا آدم أتمرني؟ قال: لا، قال: أجل استحوذ عليك الشيطان فأنساك ذكر ربك

نہ تحولِ اِلیٰ صورتہ الّٰہی کان مع آدم فی الجنۃ فقال لا دم : اَبْنِ الْعہْدَ وَالْمِیثَاقَ فَوَیْثَ اِلیہِ اَدمَ وَذَکرَ الْمِیثَاقَ وَبَکَی وَخَضَعَ لَہٗ وَقَبِلَہٗ وَجَدَّ الْاِیْرَاقَ بِالْعہْدِ وَالْمِیثَاقِ نَہٗ حَوَّلَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلیٰ جَوہرۃ الْحِجَرِ دَرَّۃً یَّضَافُ صَافِیۃً تَضَیُّی، فَحَمَلَہُ اَدمَ عَلَی عَاتِقِہِ اِجْلَالًا لَّہٗ وَتَعْظِیْمًا فَکَانَ اِذَا اُنْصَبَ عَلَیہُ عَنۡہُ جِبْرِئِیلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَتّٰی وَاثَافَہُ فَکَکَ فَمَا زَالَ یَأْنَسُ بِہٖ بِمَکَّۃَ وَیَجِدُّ الْاِیْرَاقَ لَہٗ کُلَّ یَومٍ وَ لَیْلَۃً نَہٗ اِنْ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا بَنٰی الْکَعْبَۃَ وَضَعَ الْحِجَرَ فِی ذَکَ الْمَکَانَ لَا نَہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی حِینَ اُخِذَ الْمِیثَاقُ مِنْ وَلَدِ اَدمَ اُخِذَ فِی ذَکَ الْمَکَانَ وَفِی ذَکَ الْمَکَانَ اُلْقِمَ الْمَلِکَ الْمِیثَاقَ وَلِذَکَ وَضَعَ فِی ذَکَ الرَّکْنَ وَنَحَیَّ اَدمَ مِنْ مَّکَانَ الْبَیْتِ اِلیَ الصَّفا وَحَوَّلَ اِلیَ الْمَرْوۃِ وَضَعَ الْحِجَرَ فِی ذَکَ الرَّکْنَ فَلَمَّا نَظَرَ اَدمَ مِنَ الصَّفا وَقَدْ وَضَعَ الْحِجَرَ فِی الرَّکْنَ کَبَّرَ اللّٰہُ وَهَلَّلَہُ وَمَجَّدَہُ فَلِذَکَ جَرَتْ السَّنَۃُ بِالْکَیْثِیْرِ وَاسْتَقْبَالَ الرَّکْنَ الَّذِی فِیہِ الْحِجَرُ مِنَ الصَّفا فَاِنْ اللّٰہُ اَوْدَعَ الْمِیثَاقَ وَ الْعَہْدَ دُونَ غَیْرِہِ مِنَ الْمَلاَئِکَۃِ لِاَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا اُخِذَ الْمِیثَاقُ لَہٗ بِالرُّبُوبِیۃِ وَ مُحَمَّدٌ ﷺ بِالنَّبِیَّۃِ وَ لَعَلَّی ﷺ بِالْوَصِیۃِ اصْطَلَحَتْ فَرَأَیْسَ الْمَلاَئِکَۃِ فَادَّوَلْ مِنْ اَسْرَعَ اِلی الْاِیْرَاقِ ذَکَ الْمَلِکَ لَمْ یَکُنْ فِیہِمُ اَشَدُّ حُبًّا لِّمُحَمَّدٍ وَ آلِ عَہْدِ ﷺ مِنْہٗ وَ لِذَکَ اخْتَارَہُ اللّٰہُ مِنْ بَیْنِہِمُ وَ اُلْقِمَہُ الْمِیثَاقَ وَہُوَ یَجِیئُ یَومَ الْقِیَامَۃِ وَلَہٗ لِسَانٌ نَّاطِقٌ وَ عِینٌ نَّاظِرَۃٌ یَشْہَدُ لَکُلِّ مَنْ وَاثَافَ اِلی ذَکَ الْمَکَانَ وَحَفِظَ الْمِیثَاقَ .

### باب

## حجر اسود کی ابتدا اور پوسہ دینے کی علت

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے میثاق لیا تو حجر کو حکم دیا کہ اسے نکلے اسی وجہ سے وقت استسلام کا چاہتا ہے کہ میری امانت ادا کی اور میرے میثاق کی ذمہ داری لی تاکہ تو عہد پورا کرے گی گواہی دے (حسن)
- ۲۔ میں نے حضرت سے پوچھا حجر اسود کو پوسہ کیوں دیا چاہتا ہے مفسر مایا جب اللہ نے بنی آدم سے میثاق لیا تو جنت سے حجر کو بلایا اور حکم دیا کہ اس میثاق کو نکلے، پس وہ گواہی دیتا ہے اس عہد کو پورا کرنے کی۔ (در)



۳۰۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کیوں رکھا گیا جو اس مقام پر چلا وہ دوسری جگہ کیوں نہ رکھا گیا اور کس وجہ سے اسے بوسہ دیا جاتا ہے اور بندوں کے میثاق کو اس میں کیوں رکھا گیا۔ میں آپ پر خدا ہوں اس کا سبب بتائیے میں اس امر میں شک نہیں ہوں، خدا یا تم نے ایک مشکل مسئلہ پوچھا۔ پس جواب کو سمجھو اور اپنے کو تسکین دلاؤ اور کان لگا کر سنو میں تم کو انشاء اللہ بتاؤں گا۔

اللہ نے رکھا اس جبراً اسود کو جبراً ایک جبر سے نکلا ہے جنت سے آدم کے ساتھ اور اس پر رکھا گیا میثاق کی وجہ سے اس کی صورت یہ ہے کہ جب اللہ نے بنی آدم سے میثاق لیا ان کی پشتوں سے ان کی ذریت نکال کر، اس مقام میں ان کو اس مکان میں وہ ظاہر ہوں گے اور یہیں ایک پرزہ قائم آل محمد پر اترے گا۔ پس سب سے پہلے حضرت کی بیعت یہی پرزہ کرے گا اور وہ جبرئیل ہوں گے اور اسی جگہ کہ حضرت جنت و دنت ظہور اپنی پشت کا نیکہ بتائیں گے اور جبر خدا کی طرف سے جنت ہے اور وجہ قائم پر دیسی اور گواہ ہو گا جو دنت کے عہد کرے گا اس مقام پر اور جو میثاق خدا نے لیا ہے اس کے پورا ہونے کا گواہ بنے گا۔

رہا بوسہ دینا اور اس کو قائم شدہ اس میثاق کی تجدید ہے تاکہ جو عہد اللہ نے لیا ہے اسے ہر سال پورا کر کے دکھائیں اور جو امانت جبر کے پاس ہے اس کی یاد دہانہ کریں کیا تم یہ نہیں کہتے میں نے تیری امانت اور اپنے میثاق کو پورا کر دیا تاکہ تو میری مولا کی گواہی دے۔ خدا کی قسم ہم اسے شیعوں کے سوا اور کوئی یہ حق ادا نہیں کرتا اور نہ اس عہد کو یاد رکھتا ہے۔ ہمارے شیعہ جبر کے پاس آتے ہیں تو وہ ان کو پہچانتا ہے اور ان کی تصدیق کرتا ہے اور جو غیر شیعہ آتے ہیں تو ان کا انکار کرتا ہے اور ان کی تکذیب کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے غیر نے اس معاہدہ کو یاد نہیں رکھا، پس تمہارے موافق گواہی دے گا اور ان کے مخالف گواہی دے گا کہ کفر اور انکار کی وہ روز قیامت اللہ

کی طرف سے ان پر حجت بالغہ ہو گا اور اس طرح آئے گا کہ اس کی بولنے والی زبان ہوگی اور اس کی پہلی صورت میں وہ لوگوں پہچانے گا اور گواہی دے گا ان کے موافق جنہوں نے عہد پورا کیا ہو گا اور تجدید عہد کی ہوگی اور ان کے خلاف کچھ کا جنہوں نے کفر و انکار کی وجہ سے اس عہد کو بھلا دیا ہو گا۔ لیکن اللہ نے اسے جنت سے کیوں نکالا تو تم جانتے ہو جو کیا تھا۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ ایک بڑا صاحب عقلت فرشتہ تھا جب اللہ نے ملا کہ تم عہد لیا تو سب سے پہلے یہی ایمان لایا اور اقرار کیا، اللہ نے تمام خلق پر اس کو امین بنایا اور میثاق کا لقمہ اس کے منہ میں دیا اور اس کے سپرد کیا اور مخلوق کو حکم دیا کہ وہ ہر سال جبر کے ساتھ اس میثاق کی تجدید کریں اور اس عہد کو دہرائیں جو اللہ نے ان سے لیا ہے پھر اللہ نے آدم کے ساتھ اسے جنت میں رکھا، آدم اس میثاق کو یاد کرتے اور جبر کے آگے اقرار کی تجدید کرتے تھے ہر سال، جب آدم سے ترک اولی ہوا اور جنت سے نکالے گئے تو اس عہد کو بھلا دیا جو اللہ نے ان سے اپنے لئے اور ان کے فرزند محمد اور ان کے وصی علی کے بارے میں لیا تھا اور وہ حیران و

پریشان رہ گئے جب اللہ نے آدم کی توبہ قبول کی تو اس فرشتہ کو سفید موتی کی صورت میں تبدیل کر دیا اور جنت آدم کی طرف اسے پھینک دیا اور وہ سرزمین ہندو تھی جب آدم نے اسے دیکھا تو باؤس ہوئے لیکن پہچان نہیں کیونکہ اس میں جو ہریت زیادہ تھی خدا نے اس کو گویا کیا تو اس نے کہا: اے آدم تم نے مجھے پہچانا، انھوں نے کہا نہیں، فرشتہ نے کہا اس لئے کہ شیطان تم پر غالب ہوا اور اس نے ذکر رب تم سے ترک کر دیا پھر خدا نے اس کو وہی صورت دی جو آدم کے پاس جنت میں تھی اس نے آدم سے کہا کجاں ہے وہ عہد و میثاق، آدم اس کے پاس آئے اور میثاق کو یاد کیا اور گرا گئے، اسے بوسہ دیا اور عہد و میثاق کی تجدید کی، پھر خدا نے اس فرشتہ کو سفید چمکدار پتھر بنایا آدم نے اس کی عظمت کے لحاظ سے اسے کندھے پر اٹھالیا جب اس کے وزن سے تھک گئے تو جبریل نے مدد کی اور اس کو مکہ لے آئے آدم مکہ میں اس سے باؤس ہوئے اور ہر روز اور ہر شب اس کے سامنے تجدید اقرار کرتے تھے جب اللہ نے کعبہ کے بنانے کا حکم دیا تو اس پتھر کو وہاں رکھا گیا کیونکہ اللہ نعم جب اولاد آدم سے میثاق لیا تھا تو وہ اسی جگہ تھا اور یہیں فرشتہ کے مژبے میثاق کو ڈال دیا گیا تھا اس لئے تجربہ کو اس رکن میں رکھا گیا آدم کعبہ سے صفائی کرتے آتے تھے اور خواہ مردہ کی طرف سے اور جس رکن میں رکھا ہوتا تھا جب آدم کو وہ صفائے دیکھتے تو تکبیر و تہلیل و تہلیل کی صدا بلند کرتے، اسی لئے تکبیر سنت مشرر باقی اور اس رکن کا استقبال جہاں تجربہ کیونکہ جب اللہ نے اپنی ربوبیت، حضرت رسول خدا کی نبوت اور حضرت علی کی وصایت کا اقرار لیا تھا تو ملائکہ کے کندھے پتھر تھرانے لگے۔ پس جس نے سب سے پہلے اقرار ربوبیت کیا اور حضرت رسول خدا کی نبوت اور حضرت علی کی ولایت کو مانا بھی فرشتہ تھا ان میں محمد وآل محمد کی شدید محبت نہیں باقی جاتی تھی اس لئے خدا نے ان کے درمیان سے ایک فرشتہ منتخب کیا اور اس کے مژبے میثاق دیا۔ وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کی بولتی زبان چوکی اور دیکھنے والی آنکھ، وہ گورہی شے گا روز قیامت ہر جس کی جس نے اس مقام عہد کو پورا کیا ہو گا۔ (مض)

### ﴿باب﴾

﴿بدء البيت والطواف﴾

۱- عذۃ من أصحابنا، عن أحمد بن عبد، عن محمد بن سنان، عن أبي عباد عمران بن عطية، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: بينا أبي عليه السلام وأنا في الطواف إذ أقبل رجل شرجب من الرجال، فقلت: وما الشرجب أصله؟ قال: الطويل، فقال: السلام

عليكم] و أدخل رأسه بيني وبين أبي ، قال : فالتفت إليه أبي وأنا فرددتا عليه السلام ، ثم قال : أسألك رحمك الله ، فقال له أبي : تقضي طوافنا ، ثم تسألني ، فلما قضى أبي الطواف دخلنا الحجر فصلى الرجلان ركعتين ، ثم التفت فقال : أين الرجل بابني فإذا هو وراءه قد صلى ، فقال : بمن الرجل ؟ قال : من أهل الشام ، فقال : ومن أي أهل الشام ، فقال : ممن يسكن بيت المقدس ، فقال : قرأت الكتابين ؟ قال : نعم ، قال : سل عما بدا لك ، فقال : أسألك عن بدء هذا البيت وعن قوله : « من والقلم وما يسطرون » ، وعن قوله : « والذين في أموالهم حق معلوم » للسايل والمحرم ، فقال : يا أبا أهل الشام اسمع حديثنا ولا تكذب علينا فإنه من كذب علينا في شيء فقد كذب على رسول الله ﷺ ومن كذب على رسول الله ﷺ فقد كذب على الله ومن كذب على الله عذبه الله عز وجل . أما بدء هذا البيت فإن الله تبارك وتعالى قال للملائكة : « إني جاعل في الأرض خليفة » فردت الملائكة على الله عز وجل فقالت : « أتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء » فأعرض عنها فرأت أن ذلك من سخطه فلاذت بعرضه فأمر الله ملكاً من الملائكة أن يجعل له بيتاً في السماء السادسة يسمى الضريح . بإزاء عرشه فصيره لأهل السماء يطوف به سبعون ألف ملك في كل يوم لا يمودون ، ويستغفرون ، فلما أن هبط آدم إلى السماء الدنيا أمره بمرمة هذا البيت وهو بإزاء ذلك فصيره لآدم وذريته كما صير ذلك لأهل السماء . قال : صدقت يا ابن رسول الله .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر : وابن محبوب جميعاً ، عن الفضل بن صالح ، عن محمد بن مروان قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : كنت مع أبي في الحجر فينما هو قائم يصلي إذ أتاه رجل فجلس إليه فلما انصرف سلم عليه ثم قال : إني أسألك عن ثلاثة أشياء لا يعلمها إلا أنت ورجل آخر ، قال : ماهي ، قال : أخبرني أي شيء كان سبب الطواف بهذا البيت ؟ فقال : إن الله عز وجل لما أمر الملائكة أن يسجدوا لآدم عليه السلام ردوا عليه فقالوا : « أتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك » قال الله تبارك وتعالى : « إني أعلم ما لا تعلمون » فغضب

علیہم ثم سألوه التوبة فأمرهم أن يطوفوا بالضريح وهو البيت المعمور، ومكنوا يطوفون به سبع سنين [و] يستغفرون الله عز وجل مما قالوا ثم تاب عليهم من بعد ذلك ورضي عنهم فهذا كان أصل الطواف، ثم جعل الله البيت الحرام حذوا الضريح توبة لمن أذنب من بني آدم وطهروا لهم، فقال: صدقت.

## باب

## ابتدائے بیت اور طواف

- ۱- فرمایا جبکہ میں اور میرے باپ طواف میں تھے ایک شخص شریب آیا۔ میں نے کہا شریب کیا فرمایا طویل اور اس نے سلام کیا اور اپنا سر میرے اور میرے والد کے پیچ میں داخل کیا۔ پس میں اور میرے والد متوجہ اور جواب سلام دیا۔ پھر کہا میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں میرے والد نے کہا طواف کے بعد پوچھنا۔ طواف کے بعد ہم حجر کے پاس آئے دو رکعت نماز پڑھی، پھر کچھ سے فرمایا بیٹا و شخص کہاں ہے دیکھا تو وہ پیچھے نماز پڑھ رہا تھا بعد نماز آپ نے اس سے پوچھا۔ تم کہاں کے رہنے والے ہو اس نے کہا میں شامی ہوں فرمایا شام میں کہاں فرمایا ساکن بیت المقدس ہوں فرمایا تو نے دونوں کتابیں پڑھی ہیں اس نے کہا ہاں، فرمایا اب پوچھ جو پوچھنا ہے اس نے کہا یہ بتائیے بیت اللہ کی ابتدا کب ہوئی۔ دوسرے آیتن والقلم والیہ طرون، کا کیا مطلب ہے تیسرے آیت احوالہم سے کیا مراد ہے فرمایا لے رادر شامی سن ہمارى بات اور ہمارى تکذیب نہ کرنا، جس نے کسی معاملہ میں ہمیں جھٹلایا اسے رسول کو جھٹلایا اور جنے رسول کو جھٹلایا اسے خدا کو جھٹلایا خدا کو عذاب الیکاس کے آٹھ اڑی موتیرہ ہے خدا نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں رہنے زمین پر خلیفہ بنائے والا ہوں تو ملائکہ نے تردید کی اور کہا کیا تو اس کو بتائے گا جو فساد و خواریزی کرے۔ اس کے بعد جب انھوں نے غضب الہی کا احساس کیا تو عرض الہی کے نیچے پناہ لی، اللہ نے ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ چھٹے آسمان پر جس کا نام صراح ہے ایک گھر عرش کے مقابل بنائیں اور حکم دیا کہ اہل سموات اس کے گرد طواف کریں چنانچہ ہر فرشتہ اس کا طواف کرتے اور استغفار کرتے ہیں جب آدم سہا و دنیا کی طرف اترے تو خدا نے اس گھر کے مقابل زمین پر بیت اللہ بنانے کا حکم دیا۔ پس آدم اور اولاد آدم کے لئے اسی طرح طواف کا حکم ہوا۔ اس نے کہا یا بن رسول اللہ آپ نے یہ کیا۔ (رض)
- ۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے میں اپنے والد کے ساتھ حجر کے قریب تھا اور آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص

آکر پاس بیٹھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے سلام کیا اور کہا میں تین باتیں پوچھنی چاہتا ہوں جنہیں آپ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ فرمایا وہ کیا ہیں اس نے کہا یہ بتائیے کہ اس گھر کے طواف کرنے کا سبب کیا ہے؟ فرمایا جب خدائے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ آدم کو مسجد و کعبہ کی تواریخوں نے تردید کی اور کہا کہ تو ایسے کو بتائے گا جو شرا اور خونی کریں گے حالانکہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اللہ نے فرمایا میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ جب انہوں نے غضب خدا دیکھا تو توبہ کی، اللہ حکم دیا کہ وہ بیت المعمور کا طواف کریں، سات سال تک وہ برابر طواف و استغفار کرتے رہے۔ خدا نے اس کے بعد توبہ قبول کی اور راضی ہو گیا، یہ ہے اصل وجہ طواف کی، پھر خدا نے بیت المعمور کے مقابل خانہ کعبہ بنوایا تاکہ نبی آدم میں جو گنہگار ہیں ان کی توبہ قبول ہو اس نے کہا آپ نے پرسچ فرمایا۔ (مش)

### باب ۳

﴿أَنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْأَرْضِينَ مَوْضِعَ الْبَيْتِ وَكَيْفَ كَانَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسین، عن محمد بن سنان، عن محمد بن عمران العجلي قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: أي شيء كان موضع البيت حيث كان الماء في قول الله عز وجل: "وكان عرشه على الماء" قال: كان مهاة بيضاء يعني درة.

۲۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي الوشاء، عن أحمد بن عائذ، عن أبي خديجة قال: إن الله عز وجل أنزل الحجر لآدم عليه السلام من الجنة وكان البيت درة بيضاء فرقه الله عز وجل إلى السماء وبقي أسفله وهو بحال هذا البيت يدخله كل يوم سبعون ألف ملك لا يرجعون إليه أبداً فأمر الله عز وجل إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام ببناء البيت على القواعد.

۳۔ علي بن محمد، عن سهل بن زياد، عن منصور بن العباس، عن صالح الكفائي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن الله عز وجل دحا الأرض من تحت الكعبة إلى منى ثم دحاها من منى إلى عرفات ثم دحاها من عرفات إلى منى فالأرض من عرفات وعرفات من منى ومنى من الكعبة.

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن أحمد، عن أحمد بن هلال، عن عیسیٰ بن عبد اللہ

الہاشمیؑ، عن أبيه، عن أبي عبد اللهؑ قال: كان موضع الكعبة ربوة من الأرض يضاء تضيئاً كضوء الشمس والقمر حتى قتل ابن آدم أحدهما صاحبه فاسودت فلما نزل آدم رفع الله له الأرض كلها حتى رآها ثم قال: هذه لك كلها قال: يارب ما هذه الأرض البيضاء المنيرة قال: هي [في] أرضي وقد جعلت عليك أن تطوف بها كل يوم سبعاً طوافاً.

۵۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن أحمد، عن الحسين بن علي بن مروان، عن عدة من أصحابنا، عن أبي حمزة الثمالیؑ قال: قلت لأبي جعفرؑ في المسجد الحرام: لأي شيء سمّاه الله العتيق؟ فقال: إنه ليس من بيت وضعه الله على وجه الأرض إلا له رب وسكان يسكنونه غير هذا البيت فإنه لا رب له إلا الله عز وجل وهو الحر، ثم قال: إن الله عز وجل خلقه قبل الأرض ثم خلق الأرض من بعده فدحاها من تحته.

۶۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن أبان بن عثمان، عن أبي خبره، عن أبي جعفرؑ قال: قلت له: لم سمي البيت العتيق؟ قال: هو بيت حر عتيق من الناس لم يملكه أحد.

۷۔ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن سيف بن عميرة عن أبي زرارة التميمي، عن أبي حسان، عن أبي جعفرؑ قال: لما أراد الله عز وجل أن يخلق الأرض أمر الرياح فضربن وجه الماء حتى صار موجاً ثم أزيد فصار زبداً واحداً فجمعه في موضع البيت، ثم جعله جبلاً من زبد ثم دحى الأرض من تحته وهو قول الله عز وجل: "إن أول بيت وضع للناس للذي ببكة مبارکاً".

### باب

## خانہ کعبہ کی زمین سے پہلے پیدا ہوتی

- ۱۔ میں نے پوچھا بیت اللہ کی جگہ اس وقت کیا چیز تھی جب یقول خدا پانی ہی تھا۔ پھر آیا وہ ایک چمکدار موتی تھا۔
- ۲۔ اللہ تعالیٰ حج کو آدم کے لئے جنت سے نازل کیا اور بیت مہمور ایک سفید موتی کی مانند تھا اللہ نے اس کو آسمان کی طرف

بلند کیا اور اس کی جھنڈیا باقی رکھی اور وہ اس گھر کے محاذ میں تھا ہر دو سو ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے تھے جو اللہ سے امید لگائے ہوتے تھے اور اللہ نے ابراہیم و اسمعیل کو اس کی بنیاد میں اٹھانے کا حکم دیا۔ (نہ)

۳۔ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو کچھایا عرفات سے اور عرفات مضاف سے اور مٹی کعبہ سے ہے۔ (نہ)

۴۔ فرمایا کعبہ والی جگہ ایک پلہ تھی ایسی سفید چمکدار جیسے سورج اور چاند، جب آدم کے دو بیٹوں ہیں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو وہ زمین برابر ہو گئی۔ جب آدم زمین پر اترے تھے تو اللہ نے پوری زمین بلند کر کے انھیں دکھا دی اور فرمایا سب تمہارے لئے ہے آدم نے کہا یہ زمین کا کون سا حصہ ہے جو چمک رہا ہے خدا نے فرمایا یہ میں نے تمہارے لئے اس لئے بنایا ہے کہ ہر روز سات سو مرتبہ اس کا طواف کرو۔ (نہ)

۵۔ میں نے پوچھا کعبہ کو بیت عتیق کیوں کہتے ہیں فرمایا در سے زمین پر جو گھر بھی ہے اس کا کوئی مالک ہے اور اس میں کچھ رہنے والے ہوتے ہیں لیکن گھر کا اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں وہ آزاد ہے پھر فرمایا اللہ نے زمین سے پہلے اسے پیدا کیا ہے اور زمین کو اس کے نیچے رکھا ہے۔ (مجمول)

۶۔ میں نے پوچھا اس کا نام بیت عتیق کیوں ہوا فرمایا یہ گھر آزاد ہے ہر شخص کی ملکیت سے کوئی اس کا مالک نہیں رہا۔  
۷۔ فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو ہوا کے پانی پر ضرب مارنے کا حکم دیا پس اس میں جھاگ پیدا ہوا اور وہ سب اس جگہ جمع ہوئے جو مقام بیت ہے پھر اس کے نیچے زمین کھائی، جیسا کہ فرماتا ہے سب سے پہلے گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا مکہ میں وہ صاحب برکت ہے۔ (مجمول)

### باب ۱۱

(فی حج آدم علیہ السلام)

۱۔ علی بن محمد، عن صالح بن ابی حماد، عن الحسن بن یزید، عن الحسن بن علی بن ابی حمزہ، عن ابی ابراہیم، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: "إن اللہ عز وجل لما أنشأ آدم وزوجته الحنطۃ أخرجهما من الجنة وأهبطهما إلى الأرض فأهبط آدم علی الصفا وأهبط حواء علی المردۃ وإنا سمی صفا لأنه شق له من اسم آدم المصطفی وذلك لقول اللہ عز وجل: "إن اللہ اصطفی آدم ونوحاً" وسمیت المردۃ مردۃ لأنه شق لها من اسم المرأة فقال آدم: ما فرق بینی وبينها إلا أنها لاتحل لی ولو كانت تحل لی هبطت معی علی الصفا ولكنها حرمت علی من أجل ذلك وفرق بینی وبينها،

فمكك آدم معتزلاً حواء، فكان يأتيها نهاراً فيتحدث عندها على المروة فإذا كان الليل وخاف أن تغلبه نفسه يرجع إلى الصفا فيبيت عليه ولم يكن لآدم أنس غيرها ولذلك سمين النساء من أجل أن حواء كانت أنساً لآدم لا يكلمه الله ولا يرسل إليه رسولا، ثم إن الله عز وجل من عليه بالتوبة وتلقاه بكلمات فلما تكلم بهاتاب الله عليه وبعث إليه جبريل عليه السلام فقال: السلام عليك يا آدم التائب من خطيئته الصابر لبيته إن الله عز وجل أرسلني إليك لأعلمك المناسك التي تطهر بها فأخذ يده فانطلق به إلى مكان البيت وأنزل الله عليه غمامة فأظلت مكان البيت وكانت الغمامة بهيال البيت المعمور فقال: يا آدم خط برجلك حيث أظلت عليك هذه الغمامة فإنه سيخرج لك بيتاً من مهابة يكون قبلك وقبلة عقبك من بعدك، ففعل آدم عليه السلام وأخرج الله له تحت الغمامة بيتاً من مهابة وأنزل الله الحجر الأسود وكان أشد بياضاً من اللبن وأضوء من الشمس وإنما أسود لأن المشركين تمسحوا به فمن نجس المشركين أسود الحجر وأمره جبريل عليه السلام أن يستغفر الله من ذنبه عند جميع المشاعر ويخبره أن الله عز وجل قد غفر له؛ وأمره أن يحمل حصيات الجمار من المزدلفة قلماً بلغ موضع الجمار تعرض له إبليس فقال له: يا آدم أين تريد؛ فقال له جبريل عليه السلام: لا تكلمه وأمره بسبع حصيات وكبّر مع كل حصاة، ففعل آدم عليه السلام حتى فرغ من رمي الجمار وأمره أن يقرب القربان وهو الهدي قبل رمي الجمار وأمره أن يحلق رأسه تواضعاً لله عز وجل ففعل آدم ذلك ثم أمره بزيارة البيت وأن يطوف به سباً ويسعى بين الصفا والمروة أسبوعاً بيده بالصفا ويختم بالمروة ثم يطوف بعد ذلك أسبوعاً بالبيت وهو طواف النساء لا يحل للمحرم أن يباضع حتى يطوف طواف النساء ففعل آدم عليه السلام فقال له جبريل: إن الله عز وجل قد غفر ذنبك وقبل توبتك وأحل لك زوجتك، فانطلق آدم وغفر له ذنبه وقبلت منه توبته وحلت له زوجته.

٢ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد القلاسي، عن علي بن الحسن، عن عمه عبدالرحمن بن كثير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إن آدم عليه السلام



لما أهبط إلى الأرض أهبط على الصفا ولذلك سمي الصفا لأن المصطفى هبط عليه  
 فقطع للجبل اسم من اسم آدم يقول الله عز وجل: «إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ  
 إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ» «وَأَهْبَطَ حَوْءًا عَلَى الْمُرْدَةِ وَاتَّخَذَتْ الْمُرْدَةُ مَرْوَةً  
 لِأَنَّ الْمَرْءَ هَبَطَ عَلَيْهَا فَطُغِيَ لِلْجَبَلِ اسْمُ مَنْ اسْمُ الْمَرْءِ وَهُمَا جَبَلَانِ عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ وَ  
 شِمَالِهَا فَقَالَ آدَمُ حِينَ فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ حَوْءَ مَا فُرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ زَوْجَتِي إِلَّا وَقَدَحَرَّمَتْ  
 عَلَيَّ فَأَعْتَزَلَهَا وَكَانَ يَأْتِيهَا بِالنَّهَارِ فَيَتَحَدَّثُ إِلَيْهَا فَإِذَا كَانَ اللَّيْلَةُ خَشِيَ أَنْ تَغْلِبَهُ نَفْسُهُ  
 عَلَيْهَا رَجَعَ فَبَاتَ عَلَى الصَّافَا وَلِذَلِكَ سَمِيَتْ النِّسَاءُ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِآدَمَ أُنْثَى غَيْرُهَا  
 فَهَكَذَا آدَمُ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُمْكِنَ لَا يَكْلِمُهُ اللَّهُ وَلَا يَرْسُلُ إِلَيْهِ رَسُولًا وَالرَّبُّ سَبَّحَانَهُ  
 يَبَاهِي بِصَبْرِهِ الْمَلَائِكَةَ فَلَمَّا بَلَغَ الْوَقْتَ الَّذِي يَرِيدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَتُوبَ عَلَى آدَمَ فِيهِ  
 أُرْسِلَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آدَمُ الصَّابِرَ لِبَلِيَّتِهِ النَّاسِ عَنْ غَطِيَّتِهِ  
 إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْنِي إِلَيْكَ لِأَعْلَمَكَ الْمُنَاسِكَ الَّتِي يَرِيدُ اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكَ بِهَا فَاخْذُ  
 جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أَتَى بِهِ مَكَانَ الْبَيْتِ فَنَزَلَ غَمَامٌ مِنَ السَّمَاءِ فَأُظِّلَ مَكَانَ  
 الْبَيْتِ فَقَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا آدَمُ خُطَّ بِرَجْلِكَ حَيْثُ أَظْلُ الْغَمَامِ فَإِنَّهُ قَبْلَةُ لَكَ وَ  
 لَا آخَرَ عَقَبِكَ مِنْ وَلَدِكَ فَخُطَّ آدَمُ بِرَجْلِهِ حَيْثُ أَظْلُ الْغَمَامِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ إِلَى مَنَى فَأَرَاهُ  
 مَسْجِدَ مَنَى فَخُطَّ بِرَجْلِهِ وَهَدَى خُطَّةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَ مَا خُطَّ مَكَانَ الْبَيْتِ ثُمَّ  
 انْطَلَقَ بِهِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَافَاتٍ فَأَقَامَهُ عَلَى الْمَعْرِفِ فَقَالَ: إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاعْتَرَفْ  
 بِذَنْبِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَرَسُولُ اللَّهِ الْمَغْفِرَةُ وَالتَّوْبَةُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِذَلِكَ  
 سَمِيَ الْمَعْرِفُ لِأَنَّ آدَمَ اعْتَرَفَ فِيهِ بِذَنْبِهِ وَجَعَلَ سَنَةَ لَوْلَدِهِ يَعْتَرِفُونَ بِذَنْبِهِمْ كَمَا  
 اعْتَرَفَ آدَمُ وَيَسْأَلُونَ التَّوْبَةَ كَمَا سَأَلَهَا آدَمُ، ثُمَّ أَمَرَ جِبْرِيلُ فَأَفَاضَ مِنْ عَرَافَاتِ فَمَرَّ  
 عَلَى الْجِبَالِ السَّبْعَةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَكْبُرَ عِنْدَ كُلِّ جَبَلٍ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ آدَمُ حَتَّى  
 انْتَهَى إِلَى جَمْعٍ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى جَمْعٍ ثَلَاثَ اللَّيْلِ فَجُمِعَ فِيهَا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْآخِرَةُ  
 تِلْكَ اللَّيْلَةُ ثَلَاثَ اللَّيْلِ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَنْطَلِقَ فِي بَطْحَاءِ جَمْعٍ فَانْطَلَحَ  
 فِي بَطْحَاءِ وَجُمِعَ حَتَّى انْفَجَرَ الصَّبْحُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَصْعَدَ عَلَى الْجَبَلِ جَمْعَ وَأَمَرَهُ إِذَا  
 طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَنْ يَعْتَرِفَ بِذَنْبِهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيَسْأَلَ اللَّهَ التَّوْبَةَ وَالْمَغْفِرَةَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَفَعَلَ

ذلك آدم كما أمره جبرئيل عليه السلام وإنما جعله اعتراضاً ليكون سنة في ولده فمن لم يدرك منهم عرفات وأدرك جمعاً فقد وافى حجه [إلى منى] ثم أفاض من جمع إلى منى فبلغ منى ضحى فأمره فصلى ركعتين في مسجد منى ثم أمره أن يقرب الله قرباناً ليقبل منه ويعرف أن الله عز وجل قد تاب عليه ويكون سنة في ولده القربان ، ف قرب آدم قرباناً قبل الله منه فأرسل نازلاً من السماء فقبلت قربان آدم ، فقال له جبرئيل : يا آدم إن الله قد أحسن إليك إذ علمك المناسك التي يتوب بها عليك وقبل قربانك ، فاحلق رأسك تواضعاً لله عز وجل إذ قبل قربانك فحلق آدم رأسه تواضعاً لله عز وجل ثم أخذ جبرئيل بيد آدم عليه السلام فانطلق به إلى البيت فعرض له إبليس عند الجمرة فقال له إبليس لعنه الله : يا آدم أين تريد ؟ فقال له جبرئيل عليه السلام : يا آدم أره بسبع حصيات وكبر مع كل حصاة تكبيرة ، ففعل ذلك آدم فذهب إبليس ، ثم عرض له عند الجمرة الثانية فقال له : يا آدم أين تريد ؟ فقال له جبرئيل عليه السلام : أره بسبع حصيات وكبر مع كل حصاة تكبيرة ، ففعل ذلك آدم فذهب إبليس ، ثم عرض له عند الجمرة الثالثة فقال له : يا آدم أين تريد ؟ فقال له جبرئيل عليه السلام : أره بسبع حصيات وكبر مع كل حصاة تكبيرة ، ففعل ذلك آدم ، فذهب إبليس ، فقال له جبرئيل عليه السلام : إنك لن تراه بعد مقامك هذا أبداً ثم انطلق به إلى البيت فأمره أن يطوف بالبيت سبع مرات ففعل ذلك آدم فقال له جبرئيل عليه السلام : إن الله قد غفر لك ذنبك وقبل توبتك وأحل لك زوجتك .

سأله محمد بن أبي عبد الله ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن سنان ، عن عبد الكريم ابن عمرو ؛ وإسماعيل بن حازم ، عن عبد الحميد بن أبي الديلم ، عن أبي عبد الله عليه السلام مثله .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ؛ وجعل بن صالح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لما طاف آدم بالبيت واستوى إلى الملتزم ، قال له جبرئيل عليه السلام : يا آدم أقر لربك بذنوبك في هذا المكان ، قال : فوقف آدم عليه السلام فقال : يارب إن لكل عامل أجراً وقد عملت فما أجري ؟ فأوحى الله عز وجل إليه يا آدم قد غفرت ذنبك ، قال : يارب ولولدي [أنا] ولذريتي فأوحى الله عز وجل إليه يا آدم من جاء

من ذریتک إلى هذا المكان وأقر بذنوبه وتاب كما تابتم استغفر غفرت له .  
 ۵۰۔ علیؑ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام  
 قال: لما أفاض آدم من منى تلقته الملائكة فقالوا: يا آدم برحمتك أما إنه قد  
 حجبنا هذا البيت قبل أن تصبّه بالقي عام .

۵۱۔ محمد بن یحییٰ، وغیرہ، عن أحمد بن محمد، عن العباس بن معروف، عن علی بن  
 مهزيار، عن الحسين بن سعيد، عن إبراهيم بن أبي البلاد قال: حدثني أبو بلال المكي  
 قال: رأيت أبا عبد الله عليه السلام طاف بالبيت ثم صلى فيما بين الباب والحجر الأسود  
 ركعتين فقلت له: ما رأيت أحدا منكم صلى في هذا الموضع، فقال: هذا المكان الذي  
 تيب على آدم فيه .

۵۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علی بن محمد العلوي قال: سألت  
 أبا جعفر عليه السلام عن آدم حيث حج؟ بما خلق رأسه، فقال: نزل عليه جبرئيل عليه السلام ياقوته  
 من الجنة فأمرها على رأسه فتناثر شعره .

باب

## حج آدم عليه السلام

۱۔ فرمایا جب آدم اور حوا گہروں کھانے کی علت میں جنت سے نکلے گئے تو آدم کو وہ صفا پر اترے اور حوا مروہ  
 پر، صفا اس لئے نام ہوا کہ وہ مشق سے آدم مصطفیٰ کے نام سے، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے،  
 اور مروہ اس لئے نام ہوا کہ وہ مشق سے اسم مرؤۃ (عورت) سے، آدم نے کہا میرے اور حوا کے درمیان اس کے  
 سوا کوئی مشرق نہیں کہ وہ میرے لئے حلال نہیں، اگر حلال ہوتی وہ میرے ساتھ کوہ صفا پر اترتی، اسی لئے وہ  
 حج پر حرام ہے اور میرے اور اس کے درمیان مفارقت کا باعث ہے۔ کچھ عرصہ آدم حوا سے الگ رہے۔ دن میں کوہ مروہ  
 پر ان کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے۔ جب رات ہوتی تو غلبۂ نفس کے خوف سے کہ وہ صفا پر لوٹ آئے اور رات  
 اسی پر گزارتے۔ آدم کو سوائے حوا کے کسی سے امن نہ تھا اسی لئے عورتوں کا نام نسا رکھا گیا کیونکہ حوا کو آدم سے  
 امن تھا۔ اللہ تعالیٰ نہ ان سے کلام کرتا تھا اور نہ کوئی اپنا قصد کیجیگا پھر خدا نے ان پر احسان کیا اور جنت

کلمات کی تلقین کے بعد ان کی توبہ قبول کی اور جبرئیل کو ان کے پاس بھیجا۔ انھوں نے سلام کے بعد کہا: اللہ نے مجھے بھیجا ہے تمہارے پاس، اے آدم، اے خطاؤں سے توبہ کرنے والے، اے مصیبت پر صبر کرنے والے، اللہ نے اس لئے بھیجا ہے کہ میں آپ کو مٹا سک جا کی تعلیم دوں تاکہ تم پاک وصاف ہو جاؤ پس جبرئیل نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انکو ساتھ لیکر خانہ کو پہنچے۔ خانہ کا کعبہ پر سیا کیا اور بادل تھا مقابل بیت المعمور کے جبرئیل نے کہا اے آدم جہاں تک بادل کا سایہ ہے وہاں اپنے پیر سے خط کھینچ دو اس کے بمقابل جو گھر بنے گا وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا قبضہ ہو گا پس آدم نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے بادل کے نیچے ایک گھر نکالا اور حجر اسود کو نازل کیا جو دودھ سے زیادہ سفید اور سورج سے زیادہ روشن تھا وہ مشرکین کے مس کرنے سے اور ان کی بجااست کے باعث سیاہ پر گیا۔ جبرئیل نے کہا اے آدم اپنے گناہ کے لئے استغفار کرو، تمام مٹا کر اللہ نے خدای ہے کہ اس نے تمہارا گناہ معاف کر دیا اور اے آدم مزدلفہ سے جبروں پر مارنے کے لئے چٹند کنکریاں لو، جب مقام جہار پر پہنچے تو شیطان سامنے آیا اور اس نے کہا اے آدم کہاں جا رہے ہو، جبرئیل نے کہا اس سے سلام نہ کرو اور سات کنکریوں سے اسے سنگسار کرو اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہو، آدم نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ رمی الجمرات سے فارغ ہوئے پھر کباب قربانی کر دیہ بادی سے قبل رکھا الجمار اور یہ کہ اپنا سونڈا و فدا کے سامنے اذرتے تو افسح، اس کے بعد زیارت بیت کا حکم دیا اور سات بار طواف کرنے کا اور صفا و مردہ کے درمیان سنی کرنے کا، اس کے بعد چند ہفتے طواف نسا کا جس کے بغیر حرم محل نہیں ہوتا، آدم نے ایسا ہی کیا جبرئیل نے کہا اب اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے اور تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہاری زوجہ تم پر حلال کر دیا آدم یہ سن کر چلے گئے۔ در آنحالیکہ ان کا گناہ معاف ہوا۔ توبہ قبول ہوئی اور بی بی سے میثاشرت حلال ہوئی۔ (ع)

۲- فرمایا آدم کو جب زمین پر اتار دیا تو وہ کوہ صفا پر اترے اس لئے اس کا نام صفا ہوا کیونکہ مصطفیٰ اس پر اترتا تھا خدا فرماتا ہے اللہ نے مصطفیٰ کیا آدم نوح کا اور آل ابراہیم و آل عمران کو تمام عالموں پر اور حوالہ تریں مردہ میں اتریں اور یہ دونوں پہاڑیں کعبہ کے داہنی طرف اور شمال کی طرف، جب آدم اور حوا کے درمیان افتراق ہوا تو آدم نے کہا میرے اور میری بی بی کے درمیان یہ افتراق اس وجہ سے ہوا ہے کہ اسے مجھ پر حرام کر دیا گیا ہے لہذا انھوں نے حوا سے ازدواجی تعلق قطع کیا، وہ دونوں میں ان کے پاس جاتے باقیں کرتے مگر جب ذات آتی تو اس اندیشہ سے کہ ان کا نفس غلبہ نہ کرے وہ اپنی آئے اور رات مفاہرگزارتے، نسا اس لئے بنا ہوا کہ آدم کو سوائے حوا کے کسی سے انس نہ تھا آدم اس حالت میں جب تک خدا نے چاہا رہے نہ تو خدا نے ان سے کلام کیا اور نہ کسی رسول کو ان کے پاس بھیجا اور اللہ فرماتا تھا ملائکہ پر ان کے صبر کی وجہ سے، جب توبہ آدم قبول کرنے کا وقت آیا خدا نے

جبریل کو بھیجا انھوں نے بعد سلام کہا اے بلائوں پر صبر کرنے والے، اے خطا پر توبہ کرنے والے اللہ نے مجھے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے تاکہ مناسک حج کی تعلیم دوں میں کی وجہ سے اللہ تمہاری توبہ قبول کرنا چاہتا ہے پس جبریل نے ان کا ہاتھ پکڑا اور مقام بیت پر لے آئے، ایک بادل آیا اس نے سایہ ڈالا اس حصہ زمین پر جہاں کعبہ ہے۔ جبریل نے کہا اپنے پیروں سے اس حصہ زمین کو نشان لگا دیجئے جہاں تک بادل کا سایہ ہے یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا آخر وقت قبلہ ہوگا آدم نے خط کھینچ دیا۔ پھر جبریل ان کو مسجد منیٰ پر لے گئے وہاں نشان لگوا دیا، پھر وہاں سے عرفات لائے اور مقام صعر پر کھڑا کیا۔ غروب آفتاب کے بعد آدم نے سات بار اپنے گناہ کا اقرار کیا اسی لئے معرف نام ہوا کیونکہ آدم نے یہاں اپنے گناہ کا اعتراف کیا تھا اور یہ ان کی اولاد کے لئے سنت قرار پایا تاکہ وہ بھی اپنے گناہوں کا اعتراف اسی طرح کریں جیسے آدم نے کیا اور آدم کی طرح خدا سے توبہ قبول کرنے کا سوال کریں۔ پھر جبریل عرفات لے گئے اور آپ سات پہاڑوں کی طرف سے گزرے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ پہاڑ سے پاس جا کر چار تکبیریں کہیں انھوں نے ایسا ہی کیا جب مقام جمعہ تک پہنچے تو تمہاری رات آچکی تھی آدم نے وہاں مغرب و عشاء کی نماز پڑھی، پھر جبریل نے اظہار بندگی کے طور پر سنگریزوں پر بیٹھے کا حکم دیا، پھر جب جمعہ پر پہنچے تو کہا۔ جب صبح نمودار ہوئی۔ جب سورج نکل آیا تو کہا اپنے گناہ کا اعتراف کریں سات مرتبہ خدا سے توبہ کریں اور دعا سے معفرت سات بار کریں آدم نے ایسا ہی کیا۔ انھوں نے دوبار اعتراف کیا یہی سنت قرار پائی ان کی اولاد کے لئے جو عرفات تک نہ پہنچے اور جمعہ تک پہنچ جائے تو اس نے حج پورا کیا۔ پھر جمعہ سے چل کر چاشت کے وقت منیٰ پہنچے اور مسجد منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، پھر تہ بانی کا حکم دیا تاکہ اللہ قبول کرے اور اعتراف گناہ کیا اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پس قربانی ان کی اولاد میں سنت قرار پائی، اللہ نے ان کی قربانی قبول کی، آسمان سے آگ نازل ہوئی یہی قبولیت کا نشان تھا پھر جبریل نے کہا۔ اے آدم اللہ نے تم پر احسان کیا کہ تم کو مناسک کی تعلیم دی اور توبہ اور قربانی قبول کی اب تم ازراہ تواضع اپنا کندھا ڈاؤ، پھر جبریل نے آدم کا ہاتھ پکڑا اور مقام خانہ کعبہ کی طرف چلے جمرہ کے پاس شیطان ملا، کہنے لگا اے آدم کہاں کا ارادہ ہے۔ جبریل نے کہا۔ اے آدم اسے سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری پر پڑ۔ عجیب کہو، آدم نے ایسا ہی کیا اس کے بعد چلے تو شیطان دوسرے جمرہ پر ملا اور کہنے لگا اے آدم کہاں جا رہے ہو۔ جبریل نے کہا اس پر سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری کے سات عجیب کہو آدم نے ایسا ہی کیا شیطان سات چلا تیسرے جمرہ پر پھر سامنے آیا۔ اور کہنے لگا اے آدم کہاں جا رہے ہو، جبریل نے کہا اسے سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری پر پڑ۔ عجیب کہو۔ آدم نے ایسا ہی کیا ابلیس بھاگ گیا۔ جبریل نے کہا اس کے بعد تم کسی مقام پر اسے نہیں دیکھو گے پھر آدم کو کسے کہ بیت اللہ کو چلے اور حکم دیا کہ سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کریں آدم نے ایسا ہی کیا۔ جبریل نے کہا اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے اور توبہ قبول کر لی اور تمہاری بیانی تم پر طلال کر دی (خ)

- ۳۔ ایسی ہی روایت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ہے۔
- ۴۔ فرمایا جب آدمؑ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور مکرم تک پہنچے تو جبریلؑ نے کہا اس مقام پر اپنے گناہ کا اعتذار کرو پس آدمؑ ٹھہرے اور کہا اے میرے رب ہر عمل کرنے والے کے لئے اجر ہے میں نے عمل کیا۔ پس میرا اجر کیسے اللہ نے دہی کی کر میں نے تمہارا گناہ بخش دیا۔ انھوں نے کہا میری اولاد اور نسل کے لئے، اللہ نے دہی کی، تمہاری اولاد میں سے جو اس گنہگار آئے گا اور اپنے گناہ کا اعتذار کرے گا اور تمہاری طرح توبہ کرے گا تو میں اس گناہ بخش دوں گا (رحمن)
- ۵۔ فرمایا جب آدمؑ منیٰ میں پہنچے تو ملائکہ نے طوافات کی اور کہا کہ اسے آدمؑ اچھا ہے تمہارا حج لیکن ہم نے تم سے دو ہزار برس پہلے حج کیا ہے (مجمول)
- ۶۔ میں نے حضرت کو دیکھا کہ آپؐ نے طواف کر کے باپ اور بھرا سروسے دو میسان دور رکعت نماز پڑھی، میں نے کہا میں نے تو کئی کو یہاں نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ (مجمول)
- ۷۔ میں نے پوچھا آدمؑ نے حج میں سر کیسے مستندوایا۔ فرمایا جبریلؑ جنت کا ایک یا قوت لائے اسے آدمؑ کے سر پر پھیرا جس سے ان کے بال سبک ہو گئے۔

## ﴿باب﴾

﴿علة الحرم وكيف صار هذا المقدار﴾

۱۔ علیؑ بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن أحمد بن محمد بن عبد بن أبي نصر قال: سألت أبا الحسن الرضاؑ عن الحرم وأعلامه كيف صار بعضها أقرب من بعض وبعضها أبعد من بعض؟ فقال: إن الله عز وجل لما أهبط آدم من الجنة هبط على أبي قبيس فشكا إلى ربه الوحشة وأنه لا يسمع ما كان يسمعه في الجنة فأهبط الله عز وجل عليه ياقوته سمراء فوضعها في موضع البيت فكان يطوف بها آدم فكان ضوؤها يبلغ موضع الأعلام فيعلم الأعلام على ضوئها وجعله الله حراماً.

عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن أبي همام إسماعيل بن همام الكندي عن أبي الحسن الرضاؑ نحوه هذا.

۲۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد؛ وأحمد بن محمد جميعاً، عن ابن محبوب، عن محمد بن إسحاق، عن أبي جعفر، عن آبائه ؑ أن الله تبارك وتعالى أوحى إلى

جبريل عليه السلام أنا الله الرحمن الرحيم و أني قد رحمت آدم وحواء لما شكيا إلي ما شكيا فأهبط عليهما بخيمة من خيم الجنة وعزهما عنى بفراق الجنة وأجع بينهما في الخيمة فابني قد رحمتها ليكاهما وحشتهما في وحدتهما وأنصب الخيمة على التربة التي بين جبال مكة، قال: و التربة مكان البيت وقواعد التي رفعتها الملائكة قبل آدم فهبط جبريل عليه السلام على آدم بالخيمة على مقدار أركان البيت وقواعده فنصبها، قال: وأنزل جبريل آدم من الصفا وأنزل حواء من المروة وجمع بينهما في الخيمة قال: وكان عمود الخيمة قتيب ياقوت أحمر فأضاء نوره وضوءه جبال مكة وما حولها قال: وامتد ضوء العمود قال: فهو مواضع الحرم اليوم من كل ناحية من حيث بلغ ضوء العمود قال: فجعله الله حرماً لحرمه الخيمة والعمود لأنهما من الجنة: ولذلك جعل الله عز وجل الحسان في الحرم مضاعفة والسيئات مضاعفة، قال: ومدت أطاب الخيمة حولها فمتمت أوتادها ماحول المسجد الحرام، قال: وكانت أوتادها من غيوان الجنة وأطابها من صفائر الأرجوان، قال: وأوحى الله عز وجل إلى جبريل أهبط على الخيمة [باسبعين ألف ملك يحرسونها من مردة الشياطين ويؤنسون آدم ويطوفون حول الخيمة تعظيماً للبيت والخيمة، قال: فهبط بالملائكة فكانوا بحضرة الخيمة يحرسونها من مردة الشياطين العتاة ويطوفون حول أركان البيت والخيمة كل يوم وليلة كما كانوا يطوفون في السماء حول البيت المعمور، قال: وأركان البيت الحرام في الأرض حياال البيت المعمور الذي في السماء، ثم قال: إن الله عز وجل أوحى إلى جبريل بعد ذلك أن أهبط إلى آدم وحواء فتحهما عن مواضع قواعد بيتي وارفع قواعد بيتي لما همكتي، ثم ولد آدم فهبط جبريل على آدم وحواء فأخرجهما من الخيمة ونحاهما عن ترعة البيت ونحى الخيمة عن موضع التربة، قال: ووضع آدم على الصفا وحواء على المروة فقال آدم: يا جبريل أسخط من الله عز وجل حوئنا وفرقت بيننا أم برضى وتقدير علينا فقال لهما: لم يكن ذلك بسخط من الله عليكما ولكن الله لا يسأل عما يفعل، يا آدم إن السبعين ألف ملك الذين أنزلهم الله إلى الأرض ليؤنسوك ويطوفوا حول أركان البيت [المعمور] والخيمة سألوا الله أن يبني

لهم مكان الخيمة بيتاً على موضع التربة المباركة حيال البيت المعمور فيطوفون حوله  
 كما كانوا يطوفون في السماء حول البيت المعمور فأوحى الله عز وجل إلي أن أنحيك  
 و أرفع الخيمة فقال آدم قد رضينا بتقدير الله ونافذ أمره فينا ، فرفع قواعد البيت المحرم  
 بحجر من الصفا وحجر من المروة وحجر من طور سيناء وحجر من جبل السلام و هو  
 ظهر الكوفة وأوحى الله عز وجل إلى جبريل أن ابنه وأتمته فاقبل جبريل الأحجار  
 الأربعة بأمر الله عز وجل من مواضعهن بجناحه فوضعها حيث أمر الله عز وجل  
 في أركان البيت على قواعد التي قدرها الجبار ونصب أعلامها ، ثم أوحى  
 الله عز وجل إلى جبريل عليه السلام أن ابنه وأتمته بصجارة من أبي قبيس واجعل له  
 بابين باباً شرقياً وباباً غربياً ، قال : فأتته جبريل عليه السلام فلما أن فرغ طافت حوله  
 الملائكة فلما نظر آدم وحواء إلى الملائكة يطوفون حول البيت انطلقا فطافا سبعة  
 أشواط ثم خرجا يطلبان ما يأكلان .

## باب عَلَّتِ الْحَرَمُ

۱۔ میں نے حرم اور اس کے مقامات کے متعلق پوچھا کہ ان میں سے بعض وتریب ہیں بعض دور ، فرمایا جب آدم  
 جنت سے نکلنے کے بعد کوہ البقیع پر آئے تو انھوں نے خدا سے تنہائی کی شکایت کی کہ وہ نہیں سنتے ان باتوں کو جو  
 جنت میں سنتے تھے پس خدا نے ان کے لئے یا قوت سرخ کو اتارا اس کو مقام بیت پر رکھا آدم اس کا طواف کرتے  
 تھے اس کی روشنی اطراف و جوانب کے شعائر اللہ پر پڑتی تھی آدم اسی روشنی میں دیکھتے تھے پس جہاں جہاں اس  
 کی روشنی پڑی اسی کو حرم قرار دیا گیا۔ (حسن)

۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو وحی کی کہ اللہ رحمن درجہ ہے میں نے آدم وحواء پر رحم کیا کیونکہ  
 انھوں نے اپنی تکلیف کی شکایت کی ہے پس تو خیمہ کے کرا تر اور خزان کے غم میں تلقین صبر کر اور ان دونوں کو خیمہ میں  
 جمع کر ، میں نے رحم کیا ان کے رونے پر اور تنہائی سے ان کی وحشت پر اور خیمہ کو بجا اور اسے ظالی جبکہ پرہیزگار کے  
 پہاڑوں کے درمیان نصب کر ، فرمایا حضرت نے وہی مقام خانہ کعبہ کی جگہ ہے اور اس کی بنیادوں کی بن



کو ملائکہ نے بلند کیا تھا آدم سے پہلے، پس جبرئیل خیمہ لے کر آدم کے پاس آئے جو ارکان کعبہ کے برابر لمبا چوڑا تھا اسے نصب کیا۔ تب آدم صفاتے اترے اور تمام وہ سے، اور دروں اس خیمہ میں جیج ہوئے اس خیمہ کا ستون یا قوت احرار کا تھا اس کی چمک نے ملک کی پہاڑوں اور ان کے ارد گرد کو روشن بنا دیا۔ جہاں تک اس کی روشنی پہنچی وہی حرم ہے۔

فرمایا امام نے حرم کی حرمت اس خیمہ اور عموک وجر سے ہے جو جنت سے آیا تھا اور کہا اسی لئے حسنات حرم میں اضافہ کیا ہے اور سیئات میں بھی، اور کہا کہ خیمہ کے ارد گرد طائیں کھینچی گئیں ان کی میخوں کی آخری حد مسجد الحرام کے ماحول تک تھی اور اس کی میخیں جنت کے سونے کی تختیوں اور اس کی طائیں اور غوافی تاگوں سے بنی ہوئی تھیں اللہ نے جبرئیل کو وحی کی کہ تم خیمہ پر ستر ہزار فرشتوں کو لے کر اتر دو تاکہ سرکش اور رانہ درگاہ شیطا طین سے اس کی حفاظت کریں اور قطعاً خیمہ کے گرد طواف کریں چنانچہ جبرئیل ملائکہ کے ساتھ آئے اور انہوں نے شیطا طین سے خیمہ کی حفاظت کی اور ارکان بیت اور خیمہ کے گرد طواف کیا ہرات اور دن جبرئیل طواف کرتے تھے بیت المعمور کا اور بیت اللہ مقابلہ ہیں تھا آسمان کے بیت المعمور کے، اس کے بعد اللہ نے وحی کی جبرئیل کو کہ آدم وحواء کو زمین پر جا کر قواعد بیت سے ہنسا دیں میرے ملائکہ سکھائے اور ان کے بعد اولاد آدم کے لے، جبرئیل آئے اور آدم کو خیمہ سے اور حنائے کعبہ کی خالی جگہ پر سے ہنایا۔ اس کے بعد آدم کو صفحہ پر چلے گئے اور حوا کو مردہ پر آدم نے جبرئیل سے کہا۔ آیا تم نے اللہ تم کی ناراضگی کی وجہ سے ہم کو کہاں سے ہنایا اور ہم کو ایک دوسرے سے جدا کیلئے یا خدا کی مرضی اور تقدیر الہی سے جبرئیل نے کہا تم دونوں پر اللہ کے عہد کی وجہ سے ایسا نہیں کیا، لیکن بات یہ ہے کہ کسی امر کے متعلق اللہ سے سوال نہیں کیا جاتا کہ اس نے ایسا کیوں کیا، لے آدم پر ستر ہزار فرشتے جو اللہ نے نازل کئے ہیں اس لئے کہ وہ تم سے اظہار امتن کریں اور ارکان بیت کا طواف کریں اور اس کا سوال کریں کہ اس جگہ پر جبریت اللہ کے لئے خالی ہے اور بیت المعمور کے سامنے ہے ان کو گھر بنانے کی اجازت ہے۔ خدا نے وحی کی کہ میں تم کو اور خیمہ کو کہاں سے ہٹاؤں، آدم نے کہا جو تقدیر الہی ہے ہم اس پر راضی ہیں۔ اور ہمارے لئے جو اس کا حکم ہو پس بیت اللہ کے قواعد کو بلند کیا گیا ایک پتھر کو صفحہ سے لیا۔ دوسرا مردہ سے اتر میرا کوہ طور سے اتر چکا کوہ سلام سے جو پشت کو فر پہ لے اللہ تم نے جبرئیل کو وحی کی کہ اسے بناؤ اور مکمل کرو، پس جبرئیل نے یہ چاروں پتھروں کی جگہ سے اٹھائے۔ جہاں جہاں خدا نے حکم دیا تھا بیت اللہ کی بنیادوں میں رکھ دیئے اور ان کے نشانات بنا دیئے، پھر خدا نے جبرئیل کو وحی کی کہ کوہ ابوقیس سے پتھر لے کر شرقی و غربی دو دروازے بنائیں جب جبرئیل تعمیر سے فارغ ہوئے تو ملائکہ نے اس کا طواف کیا جب آدم وحواء نے بیت اللہ کے گرد طواف کرتے دیکھا تو وہ بھی اپنے مقام سے چلے اور حنائے کعبہ کے گرد سات چکر لگائے پھر وہاں سے نکل کر اپنی روزی کے ذرائع تلاش کرنے میں لگ گئے۔

## ﴿باب﴾

﴿ابتلاء الخلق واختبارهم بالكعبة﴾

١- محمد بن أبي عبدالله، عن محمد بن أبي بسر عن داود بن عبدالله، عن محمد بن عمرو بن محمد، عن عيسى بن يونس قال: كان ابن أبي العوجاء من تلامذة الحسن البصري فأنحرف عن التوحيد ف قيل له: تركت مذهب صاحبك ودخلت فيما لأصل له ولا حقيقة؛ فقال: إن صاحبي كان مغلطاً، كان يقول طوراً بالتقدر وطوراً بالجبر وما أعلمه اعتقد مذهباً دام عليه وقدم مكة متمرداً وإنكاراً على من يهيج وكان يكره العلماء مجالستهم مسايلته لخبث لسانه وفساد ضميره فأتى أبا عبدالله عليه السلام فجلس إليه في جماعة من نظرائه فقال: يا أبا عبدالله إن المجالس أمانات ولا بد لكل من به سعال أن يسعل أفتأذن في الكلام؟ فقال: تكلم فقال: إلى كم تدوسون هذا اليبدر وتلذذون بهذا الحجر وتعبدون هذا البيت المعمور بالطوب والمدر وتهزلون حوله هرولة البعير إذا نفر، إن من فكر في هذا وقدر علم أن هذا فعل أسسه غير حكيم ولا ذي نظر قتل فإنك رأس هذا الأمر وسامه وأبوك أسسه وتماحه فقال أبو عبدالله عليه السلام: إن من أضل الله وأعمى قلبه استوخم الحق ولم يستعذ به وصار الشيطان وليه وربّه وقرينه، يورده منا هل الهلكة ثم لا يصدره وهذا بيت استعبد الله به خلقه ليختبر طاعتهم في إتيانه فحشهم على تعظيمه وزيارته وجعله محل أنبيائه وقبلة للمصلين إليه فهو شعبة من رضوانه وطريق يؤدّي إلى غفرانه، منصوب على استواء الكمال ومجمع العظمة والجلال خلقه الله قبل دحو الأرض بألفي عام فأحق من أطيع فيما أمر وأتبع عمنهى عنه ورجز الله المنشىء للأرواح والصور.

٢- وروي أن أمير المؤمنين صلوات الله عليه قال في خطبة له: ولو أراد الله جلّ جلاله بأنبيائه حيث بعثهم أن يفتح لهم كنوز الذهبان ومعادن العقيان ومغارس الجنان وأن يحشر طير السماء وحش الأرض معهم لفعل ولو فعل لسقط البلاء وبطل الجزاء واضمحلت الأنبياء ولما وجب للقائمين أجور المبطلين ولا لحق المؤمنين نواب المحسنين ولا لزمت الأسماء أهاليها على معنى ميين ولذلك لو أنزل الله من السماء آية فظلت أعناقهم لها خاضعين ولو فعل لسقط البلوى عن الناس أجمعين ولكن الله جلّ

تناؤه جعل رسله أولى قوة في عزائم نياتهم وضعفة فيما ترى العين من حالاتهم من قناعة تملأ القلوب والعيون غناؤه وخصاصة تملأ الأسماع والأبصار أذاؤه ولو كانت الأنبياء أهل قوة لا ترام وعزة لا تضام وملك يمد نحوه أعناق الرّجال ويشدّ إليه عقد الرّحال لكان أهون على الخلق في الاختبار وأبعد لهم في الاستكبار ولا آمنوا عن رهبة قاهرة لهم أوردغة مائلة بهم فكانت النّيات مشتركة والحسنات مقسمة ولكن الله أراد أن يكون الإبتاع لرسله والتصديق بكتبه والخشوع لوجهه والاستكانة لأمره والاستسلام لطاعته أموراً له خاصّة ، لا تشوبها من غيرها شائبة وكلما كانت البلوى والاختبار أعظم كانت المثوبة والجزاء أجزل ، لأنّهم أن الله جلّ ثناؤه اختبر الأوّلين من لدن آدم إلى الآخرين من هذا العالم بأحجار لا تضر ولا تنفع ولا تبصر ولا تسمع فجعلها بيته الحرام الذي جعله للنّاس قياماً ثمّ وضعه بأوعر بقاع الأرض حجراً ١ و أقلّ تناثق الدنيا مدراً وأضيق بطون الأودبة معاشاً وأغلظ محال المسلمين مياهاً ، بين جبال خشنة ورمال دثمة وعيون وشلة وقرى منقطعة وأثر من مواضع قطر السماء دائر ليس يزكوبه خف ولا ظلف ولا حافر ثمّ أمر آدم وولده أن يبنوا أعطافهم نحوه فصار مثابة لمستجع أسفارهم دغاية ملقى رحالهم تهوي إليه نمار الأثدة من مفاوز قفار متصلة وجزائر بحار منقطعة وهماوي فيجاج عميقة حتّى يهزّ وأما كبهم ذللاً ، يهلكون الله حوله ويرملون على أقدامهم شعناً غيبراً له ، قد نبذوا التّنع والسرّايل وراء ظمّهم وحسروا بالشعور حلقاً عن رؤوسهم ابتلاء عظيمّاً واختباراً كبيراً وامتحاناً شديداً وتمحيصاً بليغاً وقنوتاً مينيّاً ، جعله الله سبيلاً رحمته ووصلة ووسيلة إلى جنته وعلّة لمغفرته وابتلاء للمخلوق برحمته ولو كان الله تبارك وتعالى وضع بيته الحرام ومشاعره العظام بين جنّات وأنهار وسهل وقرار ، جمّ الأشجار ، داني الثّمار ، ملثف النّبات ، متّصل القرى ، من برّة سمراء وروضة خضراء وأرياف محدقة وعراض مفدقة وزروع ناضرة وطرق عامرة وحدائق كثيرة لكان قد صغر الجزء على حسب ضعف البلاء ثمّ لو كانت الأساس المحمول عليها والأحجار المرفوع بها بين زمرّة خضراء

و یا قوتہ حمراء و نور و ضیاء لخصف ذلك مصارعة الشك في الصدور و لوضع مجاهدة  
إبليس عن القلوب و لنفى معتلج الریب من الناس و لكن الله عز و جل یعتبر عیبه  
بأنواع الشدائد و یتبدهم بالوان المجهاد و یتلبهم بضروب المكاه إخراجاً للتکبر  
من قلوبهم و إسکاناً للتذلل فی أنفسهم و لیجعل ذلك أبواباً لفتحاً إلی فضله و أساباً لذللاً  
لعفوه و فتنته کما قال : «الم أحسب الناس أن یترکوا أن یقولوا آمناً وهم لا یفتنون»  
و لقد فتنا الذین من قبلهم فلیعلمن الله الذین صدقوا و لیعلمن الکاذبین

### باب

## ابتداء مخلق اور کچھ سے لوگوں کی آرائش

۱۔ عیسیٰ بن یونس سے مروی ہے کہ ابن ابی العوجاء حسن بھری کے شاگردوں میں سے تھے پھر اس نے اس کا  
مذہب چھوڑ دیا اور ایسا عقیدہ اختیار کیا جس کی نہ کوئی اصل ہے نہ حقیقت۔ اس نے کہا میرا استاد اپنے  
عقائد میں ناہموار ہے کبھی قدرت کا عقیدہ رکھتا ہے کبھی ہبر کا، کوئی عقیدہ ایسا نہیں جس پر ہمیشہ قائم ہو یہ کرکش  
انسان نہ کیا، حج سے اس کو انکار تھا، علماء اس سے ملنا ناپسند کرتے تھے کیونکہ بدتر بان آدمی تھا اور ضمیر کا گھوٹا، یہ  
حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ کے مصاحبوں کے ساتھ بیٹھا اور کہنے لگا اے ابو عبد اللہ  
مجھ اس امانت میں ضروری ہے کہ سوال کیا جائے اجازت ہے کہ میں کچھ کہوں، فرمایا کہو، اس نے کہا یہ تو بتائیے  
تو اس ویران جہک میں کب تک چلو پھرو گے اور کب تک اس پتھر سے اذن چاہو گے اور کب تک یہاں لوٹ  
کہ طرح بدلسلاؤ گے جہاں تک میں غور کرتا ہوں اس فعل کی بنیاد کسی عقل مند آدمی نے تو رکھی نہیں۔ آپ اس  
امر میں صاحب حکم کی حیثیت رکھتے ہیں آپ کے باپ نے اس کی بنیاد رکھی اور اتمام کی پہنچایا ہے حضرت نے  
فرمایا جس کو اللہ نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور جس کا دل اندھا ہو گیا ہے وہ حق بات کو برا سمجھتا ہے اور خدا  
سے پناہ نہیں مانگتا، شیطان اس کا دل اس کا دہ اس کا دہ اس کا سامنی بن جاتا ہے اور اسے ہلاکت کے گھاٹے پر جا  
اتا رہتا ہے اور پھر وہاں سے نکالتا نہیں، یہ وہ گھر ہے جہاں خدا کی مخلوق اس کی عبادت کرتی ہے تاکہ وہاں پر  
ان کی اطاعت کی جا رہے کہ جائے وہ ابھارتا ہے ان کو اس کی زیارت و تعظیم کے لئے، اللہ تعالیٰ نے اس کو مکمل انبیاء

بنایا ہے اور نماز پڑھنے والوں کا قبلہ بارغ جنت کی ایک شاخ ہے اور ایک طریقہ ہے مغفرت کا۔  
وہ کمال روحانی حاصل کرنے اور عظمت و جلال کے ظاہر ہونے کی جگہ ہے اللہ نے اس کو زمین بچھانے سے دو ہزار سال قبل پیدا کیا۔ پس وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اطاعت کرے ان امور میں جن کا اللہ نے حکم دیا ہے اور باز آئے بندہ ان چیزوں سے جن سے منع کیا ہے اور اس اللہ کو یاد کرے جو ارواح و صورت کا پیدا کرنے والا ہے۔  
مردی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے خطیب میں، اگر اللہ چاہتا تو جب انبیاء کو مبعوث کرتا تو ان کے لئے سونے چاندی کے خزانے کھول دیتا، معاون جو مشہروں میں ہوتے انھیں بتا دیتا، اور جنت کے درخت بھیا کر دیتا آسمانی طیور جمع ہوتے۔ اور زمین کے وحشی ان کے پاس جمع ہوتے، وہ اپنا تو کر سکتا تھا لیکن اگر کرتا تو امتحان خستہ ہو جاتا اور جزا باطل قرار پاتی اور ابتلا میں سستی ہو جاتی، جب قابیلین کو مبتلا ہونے والوں کا اجر دینا واجب ہوا تو لاحق کیا گیا موشیہ کے لئے احسان کرنے والوں کا ثواب عطا کیا گیا اور ان کے اہل کے لئے ایک مقصد ظاہر لازم ہوا۔

اگر اللہ آسمان سے کوئی ایسی نشانی ظاہر کرتا کہ لوگوں کی گردنیں، اس کے سامنے جھک جاتیں، اگر ایسا ہوتا ہوتا تو تمام لوگوں سے امتحان ساقط ہو جاتا پس اللہ نے اپنے رسولوں کو صاحب قوت بنایا ہے ان کے ہنر و ارادوں میں اور بظاہر ضعیف بنایا ہے چنانچہ حالات کو از قہر قناعت لوگوں کی آنکھیں دیکھتی ہیں ان کی دنیا سے بے بوجھائی لوگوں کے دلوں اور آنکھوں کو ان کے روحانی اقتدار سے پرکھ کر دیتی ہے اور ان کی تنگدستی کاؤں اور آنکھوں پر اثر انداز ہوتی ہے اگر بنیاد بڑی قوت والے ہوتے اور ایسی عورت والے کہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکتا اور اگر ان کی ایسی سلطنت ہوتی کہ لوگوں کی گردنیں ان کی طرف کھینچیں اور مضبوط ہوتے اس کی طرف لوگوں کے معاملات، تو کچھ لوگوں کا امتحان آسان ہو جاتا اور اسے سنگباری کے بعد ہو جاتا کیونکہ وہ انبیاء کی قوت دیکھ کر ایمان لاتے اور ان کی دولت و ثروت کی طرف راغب ہو کر ایمان لاتے لیکن اس صورت میں جنتیں خالص نہ ہتیں بلکہ خلوص اور غیر خلوص میں تبدیل ہو جاتیں لیکن اللہ نے یہ چاہا کہ اس کے رسولوں کا اتباع اور اس کی کتابوں کی تصدیق اور اس کے سامنے انکسار و عاجزی اور اس کے احکام کی قبولیت بغیر کسی غرض اور شائبہ کے ہو اور حقیقی آزمائش اور مصیبت زیادہ ہو آیتا ہی اس کا اجر و ثواب زیادہ ہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ آدم سے اب تک اس عالم میں اللہ نے آزمائش ایمان کہے ایسے پتھروں سے جو کہ کسی کو ضرر پہنچاتے نہ نفع، نہ ہتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں ان کو بیت الحرام میں رکھا اور بیت اللہ کو بنایا، اجازت جگہ، اور گھر بنا ایسی جگہ جہاں پہاڑ ہی پہاڑ ہیں اور رنگ قر وادی ہے کب معاش کے ذرائع بہت کم ہیں اور مسلمانوں کے لئے پانی کی کمی ہے سو کے سخت پہاڑوں کا پتہ ہے نرم ریت ہے رجن میں چلنے والوں کے پیر دھتے ہیں جتنے کم ہیں اور آبادیاں الگ الگ ہیں اور خط استوا کے وسط میں ہے اس

زمین پر نشان قدم نہ بکری کا ملتا ہے نہ گائے کا نہ اونٹ کا۔ (زمر ریت کی وجہ سے۔)

پھر آدم اور ان کی اولاد کو حکم دیا کہ وہ اپنی توجہ اس کی طرف کریں۔ پس اللہ نے مقام ثواب قرار دیا اور نذر دیکھ کر حج کے واسطے سفر کرنے والوں اور ان کی سوار یوں کے لئے ٹھہرنے کا مقام قرار دیا اور لوگوں کی اولاد کے دل بیت اللہ کی طرف مائل کئے جو سنان مید انوں کو جو گناہ میں غرق تھے اور منقطع دریاؤں کو پار کر گئے آستانہ حج اور گہری گھاٹیوں میں سے گزرتے ہوئے اس طرح آتے ہیں کہ ان کی حالت نہایت تباہ ہوتی ہے پیروں پر کپڑا بندھا ہوتا ہے۔ پریشان حال چروں کے رنگ اڑے ہوئے۔ نقابیں اور اذاریں پس پشت بندھی ہوتی، بکھرے ہوئے گرد آلود بال سر پہ حلقوں کی صورت میں پڑے۔ غرض کہ ان کو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا ہے اور بڑے سخت امتحان سے گزرتے ہیں اور بڑی کوشش پلین کرنا پڑتی ہے اور دل کی بڑی رجوع کا کام ہے۔

اور اللہ نے اسکو سبب رحمت قرار دیا اور وسیلہ بنایا جنت حاصل کرنے کا اور سبب مغفرت پانے کا اور اس ابتلا کو اپنی رحمت کا سبب قرار دیا اور اگر وہ اپنا گھراور یہ عبادت کے مقامات ایسی جگہ بناتا جہاں آس پاس باغات ہوتے، نہریں ہوتیں، ہموار زمین ہوتی، کھنے و رختوں کا سایہ ہوتا، نیچے نیچے پھل لگے ہوتے، کچے دار سبز ہوتا، آس پاس گاؤں ہوتے، لہلہاتے کعبت اور سرسبز بیٹھے ہوتے اور زمین باغ دیہاں ہوتی اور دگر د چمن کھلے ہوتے، نظر افروز گھنٹیاں ہوتیں، آبادی ہوتی بکثرت باغ ہوتے توجہ اکم ہر جاتی بہ سبب مصیبت کی کمی کے اور اس پر میرے اور جواہرات لگے ہوتے اور چمک دمک ہوتی تو لوگوں کے دلوں میں بہت سے شکوک پیدا ہو جاتے اور ابلیس کو اپنی کارروائی دکھانے کا موقع مل جاتا۔ لوگوں کے دلوں میں شکوک سے اختلاف پیدا ہو جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ آزماتا ہے اپنے بندوں کو ہر طرح کے آلام و مضائب میں اور ان کی عہدیت کی جانچ کرتا ہے ان کی مختلف قسم کی کوششوں سے اور انواع و اقسام کے مصائب میں مبتلا کر کے انہیں آزماتا ہے تاکہ ان کے دلوں سے تکبر نکل جائے اور اس کے نفسوں میں تواضع اور انکساری پیدا ہو تاکہ وہ ان پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے اور اپنے عفو کو ان کی انکساری کے بدلے میں ظاہر کرے۔ جیسا کہ فرماتا ہے، کیا لوگوں کا یہ گمان ہے کہ اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے آئے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی ہم ان سے پہلے لوگوں کا بھی امتحان لیا ہے اور اللہ کے علم میں ہے کہ ان میں کون کسے ہیں اور کون جھوٹے۔

## ﴿باب﴾

﴿حج إبراهيم و اسماعيل و بنا لهما البيت و من ولي البيت بعدهما﴾  
 ﴿عليهما السلام﴾

١- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ والحسين بن محمد ، عن عبدويه بن عامر ؛ وغيره ،  
 و محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ،  
 عن أبي العباس ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لما ولد إسماعيل حمله إبراهيم و أمه على  
 حمار و أقبل معه جبرئيل حتى وضعه في موضع الحجر و معه شي من زاد و سقاء فيه  
 شي من ماء و البيت يومئذ ربوة حمراء من مدر ، فقال إبراهيم لجبرئيل عليه السلام : ههنا  
 أمرت فقال : نعم ، قال : و مكة يومئذ سلم و سمر و حول مكة يومئذ ناس من  
 المالقي

٢- و في حديث آخر عنه أيضاً قال : فلما ولي إبراهيم قالت هاجر : يا إبراهيم إلى  
 من تدعنا ؟ قال : أدعكما إلى رب هذه البنية قال : فلما نفذ الماء عطش الغلام خرجت  
 حتى صعدت على الصفا فنادت هل بالبوادي من أنيس ثم انحدرت حتى أنت المروة  
 فنادت مثل ذلك ثم أتيت راجعة إلى ابنها فإذا عقبه يفحص في ماء فنجمته فساح ولو  
 تركته لساح

٣- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن  
 أبي عبد الله عليه السلام قال : إن إبراهيم عليه السلام لما خلف إسماعيل بمكة عطش الصبي فكان فيما  
 بين الصفا و المروة شجر فخرجت أمه حتى قامت على الصفا فقالت : هل بالبوادي  
 من أنيس فلم تجبها أحد ، فمضت حتى انتهت إلى المروة فقالت : هل بالبوادي من  
 أنيس فلم تجب ، ثم رجعت إلى الصفا وقالت ذلك حتى صنعت ذلك سبعا فأجرى الله  
 ذلك ستة و أتاها جبرئيل فقال لها : من أنت ؟ فقالت : أنا أم ولد إبراهيم ، قال لها :  
 إلى من ترككم ؟ فقالت : أما لئن قلت ذلك لقد قلت له حيث أراد الذهاب : يا إبراهيم

إلى من تركتنا ، فقال : إلى الله عز وجل ، فقال جبريل عليه السلام : لقد وكلكم إلى كاف ، قال : وكان الناس يجتنبون الممر إلى مكة لمكان الماء ففحص الصبي برجله فنبعت زمزم ، قال : فرجعت من المروة إلى الصبي وقد نبع الماء فأبكت تجمع التراب حوله مخافة أن يسبح الماء ولو تركته لكان سيحاً ، قال : فلما رأيت الطير الماء خلقت عليه فمر ركب من اليمن يريد السفر فلما رأوا الطير قالوا : ما خلقت الطير إلا على ماء فاتوهم فسقوهم من الماء فأطعموهم الزكب من الطعام وأجرى الله عز وجل لهم بذلك رزقاً وكان الناس يمرضون بمكة فيطعمونهم من الطعام ويستقونهم من الماء .

٣ - محمد بن يحيى ، وأحمد بن إدريس ، عن عيسى بن محمد بن أبي أيوب ، عن علي بن مهزيار ، عن الحسين بن سعيد ، عن علي بن منصور ، عن كلثوم بن عبد المؤمن الحراني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : أمر الله عز وجل إبراهيم عليه السلام أن يحج ويحج إسماعيل معه ويسكنه الحرم ، فحجبا على جبل أحرهما معهما إلا جبريل عليه السلام فلما بلغا الحرم قال له جبريل : يا إبراهيم أنزلا فاغتسلا قبل أن تدخلوا الحرم فتزلا فاغتسلا وأراهما كيف يتبشطان للأحرام ففعلا ، ثم أمرهما فأهلا بالحج وأمرهما بالتلبية الأربع التي لبى بها المرسلون ، ثم صاريهما إلى الصفا فزلا وقام جبريل بينهما واستقبل البيت فكبر الله وكبرا وهلل الله وهللا وحمدا وحمدا لله ومجدا لله ومجدا وأنتى عليه وفعلا مثل ذلك وتقدم جبريل وتقدم ما يتنيان على الله عز وجل ويمجدانه حتى انتهى بهما إلى موضع الحجر فاستلم جبريل [الحجر] وأمرهما أن يستلما وطاف بهما أسبوعاً ثم قام بهما في موضع مقام إبراهيم عليه السلام فصلى ركعتين وصليا ثم أراهما المناسك وما يعملان به فلما قضيا مناسكهما أمر الله إبراهيم عليه السلام بالانصراف وأقام إسماعيل وحده مامعه أحد غير أمه فلما كان من قابل أذن الله لإبراهيم عليه السلام في الحج وبناء الكعبة وكانت العرب تحج إليه وإنما كان ردماً إلا أن قواعده معروفة فلما صدر الناس جمع إسماعيل الحجارة وطرحها في جوف الكعبة فلما أذن الله له في البناء قدم إبراهيم عليه السلام فقال : يا بني قد أمرنا الله ببناء الكعبة وكشفها عنها فإذا هو حجر واحد أخر فأوحى الله عز وجل إليه ضع بناهما عليه وأنزل الله عز وجل أربعة أملاك يجمعون إليه الحجارة



فكان إبراهيم وإسماعيل <sup>عليهما السلام</sup> يصفان الحجارة والحجارة تناولهما حتى تمت اثني عشر ذراعاً وهيتما له باين : باباً يدخل منه وباباً يخرج منه ووضعا عليه عتبا و شرحاً من حد يد على أبوابه وكانت الكعبة عريانة فصد إبراهيم و قدسوى البيت وأقام إسماعيل فمتما ورد عليه الناس نظر إلى امرأته من حير أعجبه بجمالها فسأل الله عز وجل أن يزوجه إياها وكان لها بعل ففضى الله على بعلها بالموت وأقامت بمكة حزناً على بعلها فأسلى الله ذلك عنها وزوجها إسماعيل وقدم إبراهيم الحج وكانت امرأة موقفة وخرج إسماعيل إلى الطائف يمتار لأهله طعاماً فنظرت إلى شيخ شعث فسالها عن حالهم فأخبرته بحسن حال ، فسألها عنه خاصة فأخبرته بحسن الدين و سالها تمني أنت ؟ فقالت : امرأة من حير فساد إبراهيم ولم يلق إسماعيل وقد كتب إبراهيم كتاباً فقال : ادفعي هذا إلي بملك ، إذا أتني إن شاء الله ، فقدم عليها إسماعيل فدفعت إليه الكتاب فقرأه فقال : أتدري من هذا الشيخ ؟ فقالت : لقد رأيت به جلالاً فيه مشابهة منك ، قال : ذلك إبراهيم فقال : واسوءناه منه فقال : ولم نظر إلى شيء من محاسنك ؟ فقالت : لا ولكن خفت أن أكون قد قصرت وقالت له المرأة وكانت عاقلة : فهلاً تعلق على هذين البابين سترين سترأ من ههنا وسترأ من ههنا ؟ فقال لها : نعم فعملا لهما سترين طولهما اثني عشر ذراعاً فعلقا هما على البابين فاعجبهما ذلك ، فقالت : فهلاً أحوزك للكعبة تيباً فسترها كلها فإن هذه الحجارة مسحة فقال لها إسماعيل : بلى فأسرعت في ذلك وبعثت إلى قومها بصوف كثير تستغز لهم .

قال أبو عبد الله <sup>عليه السلام</sup> : وإنما وقع استغزال النساء من ذلك بعضهن لبعض لذلك ، قال : فأسرعت واستعانت في ذلك فكلما فرغت من شقة علقتهما فجاه الموسم وقد بقي وجه من وجوه الكعبة فقالت لإسماعيل : كيف تصنع بهذا الوجه الذي لم تدر كه الكسوة فكسوه خصفاً فجاه الموسم وجأته العرب على حال ما كانت تأتيه فنظروا إلى أمر أعجبهم ، فقالوا : ينبغي لحامل هذا البيت أن يهدي إليه فمن تم وقع الهدى فأتى كل فخذ من العرب بشيء يحمله من ورق ومن أشياء غير ذلك حتى اجتمع شيء كثير فنزعوا ذلك الخصف وأنسوا كسوة البيت وعلقوا عليها باين وكانت الكعبة

ليست بمسقفنة فوضع إسماعيل فيها أعمدة مثل هذه الأعمدة التي ترون من خشب و  
سقفها إسماعيل بالجرائد وسواها بالطين فجاءت العرب من الحول فدخلوا الكعبة  
ورأوا عمارتها فقالوا: ينبغي لعامل هذا البيت أن يزداد فلما كان من قابل جاءه الهدي  
فلم يدر إسماعيل كيف يصنع فأوحى الله عز وجل إليه أن انحره وأطعمه الحاج قال:  
وشكا إسماعيل إلى إبراهيم فلكه الماء فأوحى الله عز وجل إلى إبراهيم أن احفر بئراً  
يكون منها شراب الحاج فنزل جبريل عليه السلام فاحفر قلبهم يعني زمزم حتى ظهر ماءؤها  
ثم قال جبريل عليه السلام: أنزل يا إبراهيم فنزل بعد جبريل فقال: يا إبراهيم اضرب في أرفع  
زوايا البئر قل: بسم الله، قال: فضرب إبراهيم عليه السلام في الرأوية التي تلي البيت وقال: بسم  
الله فانفجرت عين ثم ضرب في الرأوية الثانية وقال: بسم الله فانفجرت عين، ثم ضرب في  
الثالثة وقال: بسم الله فانفجرت عين، ثم ضرب في الرابعة وقال: بسم الله فانفجرت عين وقال  
له جبريل: اشرب يا إبراهيم وادع لولدك فيها بالبركة وخرج إبراهيم عليه السلام وجبريل جميعاً  
من البئر فقال له إفض عليك يا إبراهيم وطف حول البيت فهذه سقفاً سقاها الله ولداً إسماعيل فسار  
إبراهيم وشيعته إسماعيل حتى خرج من الحرم فذهب إبراهيم ورجع إسماعيل إلى الحرم .

(٢) سمع علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ والحسين بن محمد، عن عبدويه بن عامر، ومحمد  
ابن يحيى، عن أحمد بن محمد جميعاً، عن أحمد بن محمد بن عبد بن أبي نصر، عن أبان بن عثمان،  
عن عقبة بن بشير، عن أحدهما عليه السلام قال: إن الله عز وجل أمر إبراهيم ببناء الكعبة  
وأن يرفع قواعدها ويرى الناس مناسكهم فيبنى إبراهيم وإسماعيل البيت كل يوم  
سافراً حتى انتهى إلى موضع الحجر الأسود . قال: أبو جعفر عليه السلام فنأى أبو قيس  
إبراهيم عليه السلام إن لك عندي ودعة فأعطاه الحجر فوضعه موضعه ثم إن إبراهيم عليه السلام  
أذن في الناس بالحج فقال: أيها الناس إنني إبراهيم خليل الله إن الله يأمركم أن  
تحتجوا هذا البيت فتحجوه فأجابهم من يصح إلى يوم القيامة وكان أول من أجابه من أهل  
المن، قال: وحج إبراهيم عليه السلام هو وأهله وولده فمن زعم أن الذي يح هو إسحاق  
فمن هنا كان ذبحه .

و ذكر عن أبي بصير أنه سمع أبا جعفر و أبا عبد الله عليه السلام يزعمان أنه إسحاق

فأما زرارة فزعم أنه إسماعيل .

١٤- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال قال : قال أبو الحسن عليه السلام : يعني الرضا للحسن بن الجهم : أي شيء السكينة عندهم ؟ فقال : لا أدري جعلت فداك وأي شيء هي ، قال : ربيع يخرج من الجنة طيبة لها صورة كصورة وجه الإنسان فتكون مع الأنبياء وهي التي نزلت على إبراهيم عليه السلام حيث بنى الكعبة فجعلت تأخذ كذا وكذا فبنى الأساس عليها .

١٥- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن علي بن أسباط قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن السكينة فذكر مثله .

١٦- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لما أمر إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام ببناء البيت وتم بناءه قعد إبراهيم على ركن ثم نادى هلمم الحج هلمم الحج فلو نادى هلمموا إلى الحج لم يحج إلا من كان يومئذ إنسياً مغلولاً ولكنه نادى هلمم الحج فلبى الناس في أصلاب الرجال لبنيك داعي الله لبنيك داعي الله عز وجل ، فمن لبى عشرأ يحج عشرأ ومن لبى خمسأ يحج خمسأ ومن لبى أكثر من ذلك فبعدد ذلك ومن لبى واحدأ حج واحدأ ومن لم يلب لم يحج .

١٧- عنه ، عن سعيد بن جناح ، عن عدة من أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كانت الكعبة على عهد إبراهيم عليه السلام تسعة أذرع وكان لها بابان فبناها عبد الله بن الزبير فرفعها ثمانية عشر ذراعاً فهدمها الحجاج فبناها سبعة وعشرين ذراعاً .

١٨- وروي عن ابن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان طول الكعبة يومئذ تسعة أذرع ولم يكن لها سقف فسقفها قريش ثمانية عشر ذراعاً فلم تزل ثم كسرها الحجاج على ابن الزبير فبناها وجعلها سبعة وعشرين ذراعاً .

١٩- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، والحسين بن محمد ، عن عبدويه بن عامر جميعاً ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ، عن أبي بصير أنه سمع أبا جعفر وأبا عبد الله عليهما السلام يذكران أنه لما كان يوم التروية

قال جبرئيل لإبراهيم عليه السلام: تروء من الماء فسميت التروية ثم أتى منى فأبانه بها ثم غدا به إلى عرفات فضرب خيابه بنمرة دون عرفة فبنى مسجداً بأحجار بيض و كان يعرف أثر مسجد إبراهيم حتى أدخل في هذا المسجد الذي بنمرة حيث يصلي الإمام يوم عرفة فصلى بها الظهر والعصر، ثم عمد به إلى عرفات فقال: هذه عرفات فأعرف بها مناسكك واعتزف بذنبك فسميت عرفات ثم أفاض إلى المزدلفة فسميت المزدلفة لأنه ازدلف إليها، ثم قام على المشعر الحرام فأمره الله أن يذبح ابنه وقدرأى فيه شمائله وخلاته وأنى ما كان إليه فلما أصبح أفاض من المشعر إلى منى فقال لأمه: زوري البيت أنت واحتبس الغلام؛ فقال: يا بني هات الحمار والسكين حتى أقرب قرب قربان. فقال: أبان: قلت لأبي بصير: ما أراد بالحمار والسكين؟ قال: أراد أن يذبحه ثم يحمل به فيمطره ويدفنه قال: فجاء الغلام بالحمار والسكين فقال: يا أبت أين قربان؟ قال: ربك يعلم أين هو. يا بني أنت والله هو إن الله قد أمرني بذبحك فانظر ماذا ترى قال: يا أبت أفعل ما تؤمر ستجدني إن شاء الله من الصابرين؛ قال: فلما عزم على الذبح قال: يا أبت، خسر وجهي وشدت وتاقي قال: يا بني الوفاق مع الذبيح والله لا أجمعهما عليك اليوم!

١١- قال أبو جعفر عليه السلام: فطرح له قرطان الحمار ثم أضجعه عليه و أخذ المديبة فوضهها على حلقه قال: فأقبل شيخ فقال: ما تريد من هذا الغلام؟ قال: أريد أن أذبحه، فقال: سبحان الله غلام لم يعض الله طرفه عين تذبحه؛ فقال: نعم إن الله قد أمرني بذبحه، فقال: بل ربك نهاك عن ذبحه وإنما أمرك بهذا الشيطان في متامك قال: وبلك الكلام الذي سمعت هو الذي بلغ بي ما ترى لا والله لا أكلمك ثم عزم على الذبح فقال الشيخ: يا إبراهيم إنك إمام يقتدى بك فإن ذبحتك ذبح الناس أولادهم فمهلاً فأبى أن يكلمه!

١٢- قال: أبو بصير سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: فأضجعه عند الجمرة الوسطى ثم أخذ المديبة فوضهها على حلقه ثم رفع رأسه إلى السماء ثم اتحنى عليه فقلبها جبرئيل عليه السلام عن حلقه فنظر إبراهيم فإذا هي مقلوبة فقلبها إبراهيم على خد ها و

قلبها جبريل على قفاها ففعل ذلك مراراً ثم نودي من ميسرة مسجد الخيف : يا إبراهيم قد صدقت الرؤيا و اجتر الغلام من تحتك وتناول جبريل الكبش من قلة نير فوضعه تحته و خرج الشيخ الخبيث حتى لحق بالمعجوز حين نظرت إلى البيت والبيت في وسط الوادي فقال : ماشيخ رأيته بمنى ؟ فنفعت إبراهيم قالت : ذاك بعلي قال : فما وصيف رأيته معه و نعمت نعمته قالت : ذاك ابني قال : فأتني رأيته أضجعه وأخذ المدينة ليذبحه ، قالت : كلاً ما رأيت إبراهيم إلا أرحم الناس و كيف رأيته يذبح ابنه قال : و رب السماء والأرض و رب هذه البنية لقد رأيته أضجعه و أخذ المدينة ليذبحه ، قالت : لم قال : زعم أن ربه أمره بذبحه ، قالت ، فحق له أن يطيع ربه قال : فلما قضت مناسكها فرقت أن يكون قد نزل في ابنها شيء فكانت تنظر إليها مسرعة في الوادي واضعة يدها على رأسها وهي تقول : رب لا تؤاخذني بما عملت بأمر إسماعيل قال : فلما جاءت سارة فأخبرت الخبر قامت إلى ابنها تنظر فإذا أثر السكين خدوشاً في حلقه ففرغت واشتكت و كان يندهر منها الذي هلك في .

و ذكر أبان ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أراد أن يذبحه في الموضع الذي حملت أم رسول الله صلى الله عليه وآله عند النجرة الوسطى فلم يزل مضربهم يتوارثون به كابر عن كابر حتى كان آخر من ارتحل منه علي بن الحسين عليهما السلام في شيء . كان بين بني هاشم وبين بني أمية فارتحل فضرب بالعرين .

١٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمد ، والحسن بن محبوب ، عن الغلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام أين أراد إبراهيم عليه السلام أن يذبح ابنه ؟ قال : على النجرة ، الوسطى ؛ وسألته عن كبش إبراهيم عليه السلام ما كان لونه وأين نزل ؟ فقال : أملح و كان أقرن و نزل من السماء على الجبل الأيمن من مسجد منى و كان يمشي في سواد و يأكل في سواد و ينظر ويعبر ويبول في سواد .

١٤ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن الحسن بن نيمان قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عما زادوا في المسجد الحرام ، فقال : إن إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام حداً المسجد الحرام بين الصفا والمروة .

١٥- وفي رواية أخرى، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: خط إبراهيم بمكة ما بين الحزرة إلى المسمى فذلك الذي خط إبراهيم عليه السلام - يعني المسجد - .

١٦- محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن النعمان، عن سيف بن عميرة عن أبي بكر الحضرمي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن إسماعيل دفن أمه في الحجر وحجر عليها لئلا يوطأ قبر أم إسماعيل في الحجر .

١٧- بعض أصحابنا، عن ابن جمهور، عن أبيه، عن محمد بن سنان، عن المفضل ابن عمر، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الحجر بيت إسماعيل وفيه قبر هاجر وقبر إسماعيل .

١٨- محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب، عن معاوية بن عمار قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحجر من البيت هو أوفيه شيء من البيت؟ فقال: لا ولا قلامة ظفر ولكن إسماعيل دفن أمه فيه فكره أن توطأ فحجر عليه حجراً وفيه قبور أنبياء .

١٩- عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمد بن الوليد شهاب الصيرفي، عن معاوية بن عمار قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: دفن في الحجر مما يلي الركن الثالث عذارى بنات إسماعيل .

٢٠- علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد جميعاً، عن أحمد ابن محمد بن أبي نصر، عن أبان، عن أبي بصير، عن أبي جعفر عليه السلام قال: لم يزل بنو إسماعيل ولادة البيت [و] يقيمون للناس حجهم وأمر دينهم يتوارثونه كابر عن كابر حتى كان زمن عدنان بن أدد فطال عليهم الأمد فقتست قلوبهم وأفسدوا وأحدثوا في دينهم وأخرج بعضهم بعضاً فممنهم من خرج في طلب المعيشة ومنهم من خرج كراهية القتال وفي أيديهم أشياء كثيرة من الخبيثة من تحريم الأمهات والبنات وما حرم الله في النكاح إلا أنهم كانوا يستحلون امرأة الأب وابنة الأخ والجمع بين الأخنتين وكان في أيديهم الحج والتلبية والغسل من الجنابة إلا ما أحدثوا في تليبتهم وفي حجهم من الشرك وكان فيما بين إسماعيل وعدنان بن أدد موسى عليه السلام .

- وروي أن معبد بن عدنان خاف أن يدرس الحرم فوضع أنصابه وكان أول من وضعها ثم غلبت جرهم على ولاية البيت فكان يلي منهم كابر عن كابر حتى بفت جرهم بمكة واستحلوا حرمتها وأكلوا مال الكعبة وظلموا من دخل مكة وعتوا وبغوا وكانت مكة في الجاهلية لا يظلم ولا يبغي فيها ولا يستحل حرمتها ملك إلا هلك مكانه وكانت تسمى بكة لأنها تيك أغناق الباغين إذا بغوا فيها وتسمى بساسة كانوا إذا ظلموا فيها بستهم وأهلكتهم وتسمى أم رُحَم كانوا إذا لزموها رجحوا فلما بفت جرهم واستحلوا فيها بعث الله عز وجل عليهم الرعاف والنمل وأفتاهم فغلبت خزاعة واجتمعت ليحلوا من بقي من جرهم عن الحرم ورئيس خزاعة عمرو بن ربيعة بن حارثة بن عمرو ورئيس جرهم عمرو بن الحارث بن مصاص الجرهمي فهزمت خزاعة جرهم وخرج من بقي من جرهم إلى أرض عن أرض جهينة فجاءهم سيل أتى فذهب بهم ووليت خزاعة البيت فلم يزل في أيديهم حتى جاء قصي بن كلاب وأخرج خزاعة من الحرم وولى البيت غلب عليه .

١٩ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار قال : أخبرني إسماعيل عن علي بن النعمان ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن العرب لم يزالوا على شيء من الحنيفية يصلون الرُّحَم ويقرنون الضيف ويعجبون البيت ويقولون : اتقوا مال البيت فإن مال البيت عقال ويكفون عن أشياء من المحارم مخافة العقوبة وكانوا لا يملئ لهم إذا انتهكوا المحارم وكانوا يأخذون من لحاء شجر الحرم فيعلقونه في أعناق الإبل فلا يجترى أحد أن يأخذ من تلك الإبل حينما ذهبت ولا يجترى أحد أن يملئ من غير لحاء شجر الحرم ، أيهم فعل ذلك عوقب وأما اليوم فأملئ لهم ولقد جاء أهل الشام فنصبوا المنجنيق على أبي قبيس فبعث الله عليهم سحابة كجناح الطير فأمطرت عليهم صاعقة فأحرقت سبعين رجلاً حول المنجنيق .

## باب

## حج ابراہیم و اسماعیل

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اسماعیل پیدا ہوئے تو ابراہیم ان کو آواز ان کی ماں کو گدھے پر بٹھا کر چلے اور ان کے ساتھ جبریل تھے جب وہ حرم کے پاس اتارے تو ان کے پاس مقوڑا سا کھانا پانی بچا تھا اور خانہ کعبہ اس وقت بیت کا ایک ٹیلہ تھا ابراہیم نے جبریل علیہ السلام سے کہا کیا یہاں کے لئے مجھے حکم دیا گیا ہے کہا ہاں اور کہ اس وقت سلم و سمر کے درختوں کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کے آس پاس تو مہمانقہ آباد تھی (حسن)

۲۔ ایک دوسری حدیث میں حضرت سے منقول ہے کہ جب ابراہیم نبی بنی اور بچہ کو چھوڑ کر چلنے لگے تو حاجرہ نے کہا آپ نہیں کس پر چھوڑتے ہیں۔ فرمایا ان بنیادوں کے مالک پر، حضرت نے فرمایا جب پانی ختم ہو گیا اور اسماعیل کو پیاس لگی تو حاجرہ تلاش کو نکلیں اور کوہ صفا پر چڑھیں اور زنادی اکوئی اکوئی یہاں پہنچے پھر وہاں سے اتر کر کوہ مروہ پر آئیں اور اسی طرح پکاریں۔ پھر اپنے بیٹے کے پاس لوٹ آئیں تو ان کے پیروں تلے پانی دیکھا پس ایک جگہ جمع کیا ورنہ بہر نکلتا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حضرت نے جب ابراہیم مکہ میں اسماعیل کو چھوڑ گئے کہ اسماعیل پر پیاس کا غلبہ ہوا اور صفا و مروہ کے درمیان ایک درخت تھا (جس کے سایہ میں اسماعیل تھے) ان کی والدہ تلاش آب میں کوہ صفا پر چڑھیں اور پکاریں ان وادیوں میں کوئی آپس پہنسی نہ کوئی جواب نہ دیا وہاں سے اتر کر مروہ پر پہنچیں اور اسی طرح پکاریں کہ نے جواب نہ دیا اس کے بعد پھر صفا پر گئیں اور سات بار ایسا ہی ہوا پس یہ سنت قرار پاک۔ جبریل حاجرہ کے پاس آئے اور کہا۔ تو کون ہے۔ کہا میں ابراہیم کے اس بیٹے کی ماں ہوں۔ جبریل نے کہا تمہیں کس پر چھوڑا ہے انھوں نے کہا جب وہ واپس جانے لگے تھے تو میں نے کہا تھا تمہیں کس پر چھوڑ چلے۔ انھوں نے جواب دیا۔ اللہ پر، جبریل نے کہا پس وہ تمہاری حفاظت کے لئے کافی ہے اور لوگ مکہ کی طرف سے گزرنے میں احتیاب کرتے تھے تاہم پانی آب کی وجہ سے، پس اسماعیل نے زمین پر ابریاں رگڑیں تو وہاں سے نعرہ کا سوتا چھوٹ نکلا حاجرہ مروہ سے لوٹیں تو پانی لڑنے کے پاس بہتا دیکھا انھوں نے اس پانی کے گرد میچ کی اس خون سے کہ پانی ضائع نہ ہوا اگر چھوڑ دیتیں تو بہہ نکلتا۔ جب ہر بندوں نے پانی دیکھا تو اس پر حلقہ باندھنے لگے یمن کا ایک تافلہ ادھر سے گزرا ہاتھ انھوں نے پڑھ لیا تو کہا ہر بندے کو بغیر پانی کے جمع نہیں ہو سکتے وہ وہاں آئے اور پانی پیا اور انھوں نے حاجرہ کو کھانے کی پیشکش کی اور اس طرح اللہ نے ان کے رزق کا سامان کیا راب یہ معمول ہوا کہ جو لوگ مکہ کی طرف سے گزرتے وہ وہاں سے پانی لیتے اور غلہ مے جاتے۔ (مجموع)



۴۔ فرمایا حضرت نے اللہ سے حکم دیا ابراہیم علیہ السلام کو کہ حج کریں اور ان کے ساتھ اسمعیل کو بھی اور ان کو حرم کاساکن بنائیں پس دونوں نے سترتھ موافقت پر قصد حج کیا اور ان کے تسولے جبریل کو نہ تھا۔ جب وہ دونوں داخل حرم ہوئے تو جبریل نے کہا کہ ابراہیم آپ تم دونوں اُترو اور غسل کرو اور ان کو احرام باندھنے کا طریقہ بتانا انھوں نے احرام باندھا پھر ان کو توہیل بتائی اور انھوں نے ایسا کیا۔ پھر تلبیہ بتایا جس طرح انبیاء کرتے تھے پھر جبریل ان دونوں کے ساتھ کوہ صفا پر گئے دوڑوں وہاں پر پھرے، جبریل ان دونوں کے درمیان تھے پس کہہ کر طرہ رخ کرے جبریل نے تکبیر کی اور ان دونوں نے بھی، پھر خدا کی حمد کی تو انھوں نے بھی کی، تہلیل و تجید و شاکا تو انھوں نے بھی کی، یہاں تک کہ مقام جبرمک پہنچے، جبریل نے بوسہ دیا اور ان سے بھی بوسہ دینے کو کہا اور کہی بھٹکتے طوائف کرایا، پھر دونوں کو اس مقام ابراہیم پر آئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی پھر ان کو مناسک حج بتائے اور علی کی تعلیم دی، جب مناسک بجالا چکے تو ابراہیم سے کہا اب آپ واپس جائیے اس کے اسمعیل اور ان کی والدہ جبریل کے ساتھ رہ گئے۔ جب دوسرا سال آیا تو اللہ نے ابراہیم کو حج کی اجازت دی اور کہہ بنائے کا حکم دیا۔ عروج کرتے تھے اور وہ اس وقت شکستہ حالت میں تھے مگر اس کی ہنسنا میں جالی ہوئی تھیں جب لوگ حج کیا اسمعیل نے پتھروں کو اڈو ڈال دیا کہہ کہ پتھریں، جب تعمیر کی اجازت ملی تو ابراہیم علیہ السلام بھی آگئے۔ فرمایا اے فرزند اللہ سے کہہ بنائے کا حکم دیا ہے پس دونوں نے اس جگہ کو کھودا وہاں ایک سسج پتھر نکلا اللہ نے وہی کی کہ اسے ہتیا قرار دو، اللہ نے چار فرشتے بھیجے جو پتھروں کو ان کے پاس جمع کرتے تھے اور ابراہیم اور اسمعیل ان کو رکھتے جاتے تھے اور ملائکہ اٹھا کر دیتے جاتے تھے یہاں تک بارہ ہاتھ ایسی چوڑی عمارت بن گئی جس میں دو دروازے تھے ایک آگے کے لئے ایک جانے کے لئے اور اس میں لہجے کی چوکت لگائی تھی اور کو ازنگائے گئے اور کعبہ اس وقت عریاں تھا ابراہیم کو بنانے کے بعد چلے گئے اور اسمعیل وہاں رہ گئے جب وہاں لوگ آئے گئے تو اسمعیل کی نظر بنی حیر کی ایک عورت پر پڑی خدا سے دعا کی کہ عورت کو ان کی زوجیت میں دے دے وہ شوہر واقعی بہ قصائے الہی اس کا شوہر بن گیا خدا نے اس کے صدمہ میں اسے صبر عطا فرمایا اور اسمعیل سے اس کی شادی ہو گئی۔ ابراہیم علیہ السلام حج کے لئے آئے تو اسمعیل طلب معاش میں لانے گئے ہوئے تھے صرف ان بی بی گھریں تھی اس نے ایک پریشاں حال بوڑھے کو دیکھا، حضرت ابراہیم نے کھڑک کا حال پوچھا۔ اس نے کہا اچھا حال ہے حضرت اسمعیل سے متعلق پوچھا، کہا از روئے دن اچھے ہیں پوچھا تو کون ہے کہا بی بی حمیرہ ہوں۔ ابراہیم حضرت اسمعیل سے ملے بغیر چلے گئے اور ایک پرچہ لکھ کر دیا۔ کہ یہ اپنے شوہر کو دے دینا، جب اسمعیل آئے تو بی بی نے وہ پرچہ ان کو دیا، پرچہ کو پوچھا، یہ بزرگ کون ہے اس نے کہا ایک شاندار آدمی ہے اور آپ سے متاثر ہے نہ پایا وہ ابراہیم علیہ السلام سے اس نے کہا اتنا سو ہے میں نے نہ پہچانا، فرمایا انھوں نے تیرے حاسن کی طرہ تو نظر نہیں کی کہا۔ نہیں۔ لیکن مجھے خوف ہے اس بات کا کہ مجھ سے ان کی خدمت میں تعمیر ہوئی، عورت عاتقہ تھی کہنے لگی ان دونوں

درد اذول پر ہمیں دو پرے لٹکاتے چاہیں ایک یہاں اور ایک یہاں، انھوں نے کہا ہاں ہونا تو چاہیے پس دونوں نے مل کر بارہ ہاتھ کے دو پرے بنا کر لٹکا دیئے اور اس سے خوش ہوئے ان کی بی بی نے کہا کہ کعبہ کے اوپر بھی پردہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ پیغمبر کھردرے ہیں حضرت اسماعیل نے کہا ٹھیک ہے۔ پس ان کی بی بی نے اپنی قوم کو پیغام بھیجا کہ بہت سی اذن حج کر کے کاٹیں، فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ ان عورتوں نے اذن کو آپس میں تقسیم کر کے کاٹا اور اس میں مدد کی زوج اسماعیل جب ایک حصہ تیار کر چکیں تو اسے لٹکا دیا جب موسیٰ حج آیا تو کعبہ کی پوشش ابھی باقی تھی۔ زوج اسماعیل نے کہا کیا کریں بس تو پورا نہیں ہوا اور حج کا زمانہ آگیا پس گھورے ریشوں سے بن کر بقیہ پوشش بنائی گئی جب عرب آئے اور یہ صورت دیکھی تو تعجب کیا اور کہنے لگے اس گھر کے خدمتکار کے لئے کچھ تحفہ دیا جائے پس اس بنا پر حج میں ہدی کی رسم ہوئی۔ پس عرب کا ہر قبیلہ کو شے بطور ہدیہ لاتا تھا، دروید اور اور دیگر چیزیں۔ یہاں تک کہ کثرت چیزیں جمع ہو گئیں پس یہ گھورے ریشوں والی پوشش اتار دی گئی اور کعبہ کی بقیہ پوشش پوری ہو گئی۔

اور کعبہ کی اس وقت تک پخت نہ تھی پس حضرت اسماعیل نے ایسے ستون کھدے کئے جیسے اب تم ٹکڑی کے دیکھتے ہو پھر اسے کھجور کی شاخوں سے پاٹ کر اوپر سے مٹی کے گائے کی پس کر دی، آپس پاس کے عرب آتے تھے اور کعبہ میں داخل ہوتے تھے پس انھوں نے کہا اس گھر کے کارپر رازوں کے تحفوں میں کچھ زیادتی کی جائے

اگلے سال جب عرب آئے تو اپنے ساتھ ہدی (ادب وغیرہ) لائے اسماعیل کو فکر ہوئی، ان کا کیا کریں وہی ہوئی ان کو خبر کر کے کھلاؤ۔ اسماعیل نے ابراہیم علیہ السلام سے کئی آب کی شکایت کی وہی ہوئی لے ابراہیم کنواں کھودو جو حاجیوں کے پانی پینے کے کام آئے۔ جبریل نازل ہوئے اور ان کے لئے کنواں کھودا یعنی زمزم یہاں تک کہ پانی نکل آیا۔ انھوں نے کہا لے ابراہیم اس کنویں میں اُترو پھر جبریل بھی اُترے اور کہا اسے چاروں طرف سے کھودو اور ہم اللہ کہہ کر کھودو، ابراہیم نے پہلے اس گوشہ کو کھودا جو بیت اللہ سے متصل تھا وہاں سے چشمہ بھوٹ نکلا، پھر اسی طرح دوسرا تیسرا اور چوتھا گوشہ، بسم اللہ کہہ کر کھودا تو پانی نکلا، جبریل نے کہا لے ابراہیم یہ پانی پیو او برکت کے لئے یہی اولاد کے واسطے چھوڑو، ابراہیم اور جبریل کنویں سے نکل آئے پھر جبریل نے کہا۔ لے ابراہیم اس پانی کو اپنے اوپر ڈالو اور بیت کے چاروں طرف طواف کرو یہ وہ سب الہی ہے جسے اللہ نے اولاد کے لئے قرار دیا ہے اس کے بعد ابراہیم چلے گئے اسماعیل نے ان کی شایعت کی جب وہ حرم سے آگے بڑھے تو اسماعیل ٹوٹ آئے۔ (مجمول)

۵۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام کہ اللہ نے ابراہیم کو کعبہ بنانے کا حکم دیا اور بیت کی بنیادیں اٹھانے کا اور لوگوں کو مقامات حج دکھانے کا، پس ابراہیم اور اسماعیل دونوں نے گھر بنایا، ہر روز بیتوں کے برابر بیٹاتے تھے یہاں تک کہ مقام حشر تک پہنچے، امام نے فرمایا کہ کوہ البقیع میں نے خدا دی لے ابراہیم تمہاری ایک امانت میرے پاس

ہے یعنی جسے ابراہیم نے اسے اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا، پھر ابراہیم نے لوگوں کو حج کے لئے پکارا اور کہا میں ابراہیم خلیل الرحمن ہوں خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ اس گھر کو حج قیامت تک کرو، پس سب سے پہلے جس نے جواب دیا وہ اہل یمن تھے۔

ابراہیم علیہ السلام نے مع اپنے اہل و عیال کے حج کیا۔ بعض کا گمان ہے کہ جن کو ذبیح کہا جاتا ہے وہ اسحاق ہیں اور ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر اور ابو عبد اللہ سے سنا کہ ذبیح اسحاق ہیں اور زرارہ سے مروی ہے کہ وہ اسمعیلین کو ذبیح جانتے ہیں۔ (موتقی)

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے راقۃ العقول میں لکھا ہے کہ علماء اسلام کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ ذبیح اسمعیل ہیں یا اسحاق، علماء شیعہ کی اکثریت اس امر پر متفق ہے کہ وہ اسمعیل ہیں اس حدیث میں اسحاق کا نام راوی نے ازراہ تفسیر ذکر کیا ہے یہ تو مسلم ہے کہ یہ واقعہ ذبح ارض حجاز پر ہوا اور یہی مسلم ہے کہ اسحاق شام ہی میں رہے حجاز میں آئے ہی نہیں، دوسرے اگر یہ واقعہ اسحاق سے متعلق ہوتا تو آنحضرت صلی علیہ وسلم یہ نہ فرماتے۔ انا ابن الذبیحیوں، اس قسم کی روایات کا سلسلہ یوں چلا کہ حاکمان وقت مستقدمات کے خلاف کوئی روایت نقل کرنے میں جان کا خوف تھا۔

۶۔ حسن بن جہم سے امام رضا علیہ السلام نے کہا تمہارے نزدیک سکینہ کیا ہے اس نے کہا میں نہیں جانتا آپ بتائیے وہ کیا ہے تمہارا یا وہ ایک خوشبودار ہوا ہے جو جنت سے نکلے ہے اس کی صورت آدمی کے چہرے جیسی ہوتی ہے کعبہ کی تعمیر کے وقت دہی ابراہیم پر نازل ہوئی اور بتایا کہ ایسا ایک مرد چنانچہ اس طرح خائف کعبہ کی بنیاد رکھی (موتقی)

۷۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سکینہ کے متعلق پوچھا تو یہی جواب دیا۔

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب ابراہیم و اسمعیل کو بنائے کعبہ کا حکم ہوا اور تعمیر مکہ ہو گئی تو ابراہیم مکہ پر آئے اور آدمی حج کے لئے آئے، اور اگر کہتے حج کے لئے آؤ، تو یہ خطاب صرف انہی لوگوں سے ہوتا جو اس وقت وہاں موجود تھے۔ لیکن انھوں نے کیا حج کے لئے آئے، پس لبیک کہا ان تطفون نے جو اصحاب رجال میں تھے پس جس نے دس بار کہا وہ دس بار حج کرے گا اور جس نے پانچ بار کہا وہ پانچ بار کرے گا اور جس نے زیادہ کہا وہ زیادہ بار اور جس نے ایک بار کہا وہ ایک بار حج کرے گا اور جس نے نہیں کہا اسے حج نصیب نہ ہو گا۔ (موتقی)

۹۔ فرمایا کعبہ ابراہیم میں سات ہاتھ تھا اور دروازے تھے عبد اللہ بن زبیر نے اسے اٹھا کر ہاتھ بلند کیا حجاج نے اسے منہدم کر کے سترہ ہاتھ ملبا بنایا۔ (موتقی)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ زمانہ ابراہیم میں کعبہ کا طول نو ہاتھ تھا اور چھتہ تہ نقی قریش نے اس کو اٹھا کر ہاتھ ملبا کر دیا پھر اس کو منہدم کر کے حجاج نے سترہ ہاتھ ملبا بنوایا۔ (موتقی)

۱۰۔ دو روز ترویج جبریل نے کہا اے ابراہیم یہ دو روز ترویج ہے ترویج کو دپانی سے، اسی لئے ترویج نام ہوا پھر مٹی میں آئے وہاں شب باشی کی، صبح کو عنفات پیچھے، جبریل نے بتایا یہ عنفات ہے یہاں خمیر عرفہ کے قریب لگایا اور سفید پتھروں سے ایک مسجد بنائی اور وہ مسجد ابراہیم کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس کا اثر باقی تھا تا نینک میں اس مسجد میں داخل ہوا جو حجت کبر سے پتھروں سے بنی ہوئی تھی تاکہ امام روز عرفہ ظہر عصر کی نماز پڑھے پھر جبریل عنفات میں لگے اور کہا یہ عنفات ہے یہاں اپنے مناسک کی معرفت حاصل کرو اور اپنے گناہ کا اقرار کرو اسی لئے عنفات نام ہوا۔ پھر وہاں سے مزدلفہ آئے پھر شہر الحرام میں قیام کیا۔ پھر عدنانیہ کے کوذن گرنے کا حکم دیا اور اس میں اپنی عادات و خصائل کو دیکھا اور ان اس حاصل کیا۔ صبح کو شہر سے مٹی آئے، مادر اسمعیل سے کہا تم بھی خانہ کعبہ کی زیارت کو جاؤ اور لڑکے کو روک لیا اور فرمایا لے فرزند گدھا اور چاقولاؤ تاکہ میں تیری بانی کروں ایان نے ابو بکر سے کہا گدھا اور چاقو کس لئے درکار تھا کہا اس لئے کوذن کریں اور لاش کو تہیز و تکفین کے لئے اٹھا کرے جائیں، پس اسمعیل گدھا اور چاقو لے آئے اور کہنے لگے باقر بانی کہاں ہے فرمایا تمہارا رب جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے۔ لے بیٹا خدا کی قسم وہ تو ہی ہے اللہ نے مجھے تم کوذن گرنے کا حکم دیا ہے پس بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے فرمایا بابا جان آپ کو جو حکم دیا گیا ہے بجالائیے آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

امام نے فرمایا جب ذبح کا ارادہ کیا تو حضرت اسمعیل نے کہا بابا جان میرے منہ پر کربلا بیٹھ دیجئے اور ہاتھ پاؤں باندھ دیجئے فرمایا بیٹا ذبح کے ہاتھ پاؤں باندھ جلتے ہیں واللہ میں ان دونوں کو تھکے لئے جج نہ کروں گا (عمر) فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ گدھے کا منہ بچھا کر اس پر ان کو لٹایا گیا اور چھری ان کی صلق پر رکھ دی ایک بوڑھا یعنی شیطاں آیا اور کہنے لگا اس لڑکے کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو فرمایا میں اسے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے کہا وہ جس لڑکے نے ایک آن کے لئے بھی گناہ نہ کیا ہو آپ اس بے قصور کو کیوں ذبح کرتے ہیں فرمایا اللہ نے مجھے اس کے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے اس نے کہا نہیں بلکہ اس نے منع کیا ہے ذبح سے، یہ حکم تو شیطان نے تم کو خواب میں دیا ہے فرمایا اسے ہوترے اوپر، جو کچھ میں نے سنا ہے وہ وہی ہے جو تجھے دیا گیا ہے خدا کی قسم میں تجھ سے کلام نہ کروں گا۔ پھر ذبح کا ارادہ کیا۔ اس بڑھے نے کہا اے ابراہیم آپ امام ہیں آپ کی اقتدا کی جاتی ہے اگر آپ نے ذبح کیا تو لوگ اپنی اولاد کو ذبح کیا کریں گے۔ پس پھر ماجہ حضرت ابراہیم نے اس کا کلام سننے سے انکار کر دیا۔ (عمر)

۱۲۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا کہ حضرت ابراہیم نے حجرہ و صلی کے قریب بیٹے کو لٹایا اور چھری کو ان کی صلق پر رکھا پھر آسمان کی طرف سر اٹھا یا پھر اسمعیل پر چمکے، جبریل نے چھری کو پٹا دیا صلق پر سے، حضرت ابراہیم نے دیکھا تو اسے اٹا ہوا پایا وہ اپنے پھر سپہ صا کیا جبریل نے پھر پلٹ دیا۔ چند بار اسی ہی ہوا پھر مسجد

خیفہ کے بائیں طرف سے آواز آئی۔ اے ابراہیم تم نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔

اسٹمیل حضرت ابراہیم کے بچے سے نکل گئے اور جبریل نے جلد ایک مینڈھے کو اٹھا کر ابراہیم کے بچے رکھ دیا وہ شیخ غلیث ہاجرہ کے پاس پہنچا ان کا گھر وسط وادی میں تھا اس نے ان سے کہا کہ میں نے منی میں ایک بزرگ کو دیکھا، پھر حضرت ابراہیم کا حلیہ بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ یہ تو میرے شیوہ ہیں اس نے کہا میں نے ایک لڑکے کو دیکھا اور اسٹمیل کا حلیہ بیان کیا انھوں نے کہا یہ میرا لڑکا ہے۔ اس نے کہا میں نے دیکھا کہ اس لڑکے کو زمین پر لٹایا اور ذبح کرنے کو چھری ہاتھ میں لی، ہاجرہ نے کہا ایسا کیسے ہو سکتا ہے ابراہیم تو بڑے رحم دل آدمی ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے فرزند کو ذبح کریں، شیطان نے آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے اور اس گھر کے مالک کی قسم میں نے ان کو اس طرح دیکھا ہے انھوں نے کہا ایسا کیوں کر رہے ہیں اس نے کہا انھوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ان کے خدا نے ان کو ایسا حکم دیا ہے انھوں نے کہا اگر خدا کا حکم ہے تو ان کو بھالانا چاہیے۔ جب وہ عبادت سے فارغ ہوئیں تو ان کے دل میں رقت پیدا ہوئی اور سوچیں کہ ممکن ہے ان کے فرزند پر کوئی مصیبت آئی ہو، میں جلدی سے دیکھوں تو وہ وادی میں آئیں سر کو ہاتھوں سے پکڑے ہوئے بہت جاتی تھیں یا اللہ اُمّ اسٹمیل سے اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو اس کا مواخذہ نہ کر، جب پل مری تھیں تو ان کو جبریل کی، جب وہ اپنے بیٹے کے پاس آئیں اور گر کن پر پھری کا نشان دیکھا تو ایسا سخت صدمہ ہوا کہ بیمار پڑ گئیں اور اسی رقت میں اشغال کر گئیں اور فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ حضرت ابراہیم نے ذبح کا ارادہ کیا ان مقامات پر جہاں حضرت رسول خدا کا والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں حجرہ و سلی کے پاس، اور یہ مقام سلا بیدرسل ان کے شجر اگانے کی جگہ قرار پایا آخر میں اس سے ارتحال کرنے والے علی بن الحسین تھے بنی ہاشم اور بنی امیہ کے درمیان کسی بات پر نزاع ہوئے تھے آپ نے بجائے دہان کے عربین میں خیمہ لگایا۔

۱۳- میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کہاں ذبح کرنا چاہا تھا فرمایا حجرہ و سلی پر میں نے اس مینڈھے کے متعلق پوچھا کہ اس کا رنگ کیا تھا اور کہاں اتر اٹھا اس میں سیاہی سے زیادہ سفیدی تھی اور سینک دالا تھا آسمان سے جبل امین پر جہاں مسجد منی ہے اتر اٹھا وہ سایہ میں چلتا اور سایہ میں کھانا تھا اور سایہ ہی میں دیکھتا، میٹنگنیاں کرتا اور پیشاب کرتا تھا۔ (حسن)

۱۴- میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ مسجد الحرام کو لوگوں نے کہاں تک بڑھایا تھا فرمایا ابراہیم اور اسٹمیل نے مسجد الحرام کی حد صفاء و عروہ کے درمیان رکھی تھی۔ (حسن)

۱۵- فرمایا ابو نعیم نے خط کھینچا خورہ سے مسجد تک اور کہا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں ابراہیم نے مسجد کے لئے خط کھینچا تھا اور حضرت نے فرمایا کہ اسٹمیل نے اپنی والدہ کو پتھروں میں دفن کیا تاکہ لوگ اس پر چلیں پھر بنی نہیں۔ (۶)

۱۶- میں نے پوچھا کہ جن پتھروں میں دفن کیا وہ مقام بیت میں ہے یا اس کا کوئی حصہ ہے فرمایا نہیں ایک

ناخن تراشہ کی برابر بھی ہیں بلکہ اسمعیل نے اس لئے اپنی ماں کو وہاں دفن کیا کہ قبر بالان نہ ہو ان پتھروں میں انبیاء کی قبریں بھی ہیں۔ (منا)

فرمایا حجر بیت اسمعیل ہے اسی میں قبر جابرہ د اسمعیل ہے۔

۱۷- فرمایا پہاڑی علاقہ میں جو رکن ثانی سے متصل ہے کنواری لڑکیاں اولاد اسمعیل سے ملوئیں (موقوف)

۱۸- فرمایا بیت اللہ کی تولیت نبو اسمعیل میں چلی آ رہی تھی وہی حج کا انتظام کرتے تھے اور امر دین کو قائم رکھتے تھے

یہ درانت نسلاً بعد نسل چلی آ رہی تھی یہاں تک کہ عدنان کا فرما دیا اور ایک مدت دراز تک اس کے متولی رہے پھر وہ سیاہ قلب ہو گئے اور فسادات کرنے لگے اور انھوں نے اپنے دین میں احداث کیا اور بعض نے بعض کو نکال دیا ان میں سے کچھ تو طلب معاش کے لئے نکلے اور کچھ قتل کو ناپسند کرنے کی وجہ سے اور دین حنیف میں انھوں نے بہت سی تبدیلیاں

کیں مائیں اور بیٹیاں اپنے اوپر حلال کیں جن سے نکاح اللہ نے حرام کیا تھا انھوں نے حلال کر لیا تھا اپنے اوپر باپ کی جو رو اور بہن کی لڑکی کو اور دو بہنوں کو میک وقت اپنی ذریت میں رکھتے تھے اور حج کا اہتمام انہی کے ہاتھ میں تھا اور تبلیہ اور نسل جنابت وہی بناتے تھے انھوں نے تبلیہ کو بدل دیا تھا اور مناسک حج میں شرک کو داخل

کر دیا تھا اور یہ لوگ تھے مابین اسمعیل، عدنان اور موکل کے درمیان اور مروی ہے کہ معمر بن عدنان نے اس سخت سے کہ کعبہ منہم نہ ہو جائے۔ سب سے پہلے اس نے ستون قائم کئے پھر جہم کے قبیلہ نے غلبہ کر کے کعبہ کی تولیت لی اور اس کا تعلق ان سے نسلاً بعد نسل رہا یہاں تک کہ جہم مکہ پہنچے اور انھوں نے حرمت کعبہ کو برباد کیا اور مال کعبہ کو کھایا

اڑایا اور جہم مکہ میں آیا اس پر ظلم کیا اور سرکشی اختیار کی اور جاہلیت کے زمانہ میں کوئی مکہ کے اندر بغاوت نہیں کرتا تھا اور نہ اس کی ہتک حرمت کرتا تھا جس بادشاہ نے ایسا کیا وہ ہلاک ہو گیا اس کا نام کہ اس لئے ہوا کہ وہ باغیوں کی سرکردہ تھا اور بسا اہ اس لئے ہوا کہ وہ گناہ کو دور کرتا ہے اور ام رحم اس لئے

نام ہوا کہ وہ رحم کرتا ہے جب بنی جہم نے بغاوت کی تو نکیر اور جیو تھیوں کی بلا میں مبتلا ہوئے اور فنا ہوئے خزاہ غالب آئے اور جمع ہوئے تاہم جہم سے بغاوت کرنے والوں کو نکال دیں خزاہ کا سردار عمرو تھا اور جہم کا عمرو بن حارث خزاہ نے جہم کو برباد کیا اور وہ سرزمین جہنم کی طرف چلے گئے وہاں سیلاب آیا اور ان کو بہا لے گیا اور

قصی بن کلاب کے وقت تک انہی کے پاس رہا اور وہ اس پر غالب رہے۔ (مرسل)

۱۹- فرمایا حضرت نے عرب کے لوگ دین حنیف کی بعض باتوں پر عمل کرتے تھے مثلاً صلے رحم کرتے تھے، جہان نواز تھے۔

بیت اللہ کالج کرتے تھے اور کہتے تھے مال تیر سے بچو کہ یہ بیروں کے لئے بندش ہے یعنی مانع برزق ہے اور سرزمین خوف سے حمرات سے بچتے تھے اور جب وہ ہتک حرمت کرتے تھے تو ان کو ہتک نہیں دی جاتی تھی اور جہم کے ذرعت کی چھال لے کر اسے اونٹ کی گردنوں میں لٹکا دیتے تھے پھر وہ اونٹ کہیں جاسے کسی کی طاقت دھکی کہ اسے بکڑے اور یہ کبھی

کی مجال نہ تھی کہ شجرِ حرم کے علاوہ کسی اور درخت کی چھال لٹکا لے جو ایسا کرتا اسے سزا دی جاتی صرف ایک دن کی مہلت دی جاتی۔ اہل شام (حجاج کی فوج) نے کوہ البقیس پر پہنچتے ہی نصب کیے خزانے ان پر ایک بادل بھیجا پرندہ کے بر کی طرح اور اس سے ان پر بمبلیاں گریں اور ستر آدمی جو بھینٹ کے گرد تھے جل گئے۔ (۴)

### ﴿باب ۸﴾

☆ (حج الانبیاء علیہم السلام) ☆

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن بعض أصحابہ، عن الروشاء، عن علی بن ابی حمزہ قال : قال لی أبو الحسن علیہ السلام : إن سفینة نوح كانت مأمورة طافت بالبيت حيث غرقت الأرض ثم أنت منی فی أيامها ثم رجعت السفینة و كانت مأمورة وطافت بالبيت طواف النساء .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن أبیه ، عن ابن محبوب ، عن الحسن بن صالح ، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال : سمعت أبا جعفر علیہ السلام یحدث عطاء قال : کان طول سفینة نوح ألف ذراع ومائتی ذراع وعرضها ثمانمائة ذراع وطولها فی السماء مائتین ذراعاً وطافت بالبيت وسمت بن الصفا والمرورة سبعة أشواط ثم استوت علی الجودي .

۳۔ علی ، عن أبیه ، عن حماد بن عیسیٰ ، عن الحسن بن المغتار ، عن أبی بصیر قال : سمعت أبا جعفر علیہ السلام یقول : مرَّ موسى بن عمران فی سبعین : یباً علی فجاج الروحاء علیہم المباء القطوانیة یقول : لبيك عبدك ابن عبدك .

۴۔ علی ، عن أبیه ، عن ابن أبی عمیر ، عن هشام بن الحكم ، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال : مرَّ موسى النبي علیہ السلام بصفاح الروحاء علی جمل أمر خطامه من لیف علیہ عباتان قطوا نیتان وهو یقول : لبيك يا كريم لبيك ؛ قال : و مرَّ یونس بن متى بصفاح الروحاء وهو یقول : لبيك كشاف الكرب العظام لبيك ؛ قال : و مرَّ عیسی ابن مریم بصفاح الروحاء وهو یقول : لبيك عبدك ابن أمك [ لبيك ] و مرَّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بصفاح الروحاء وهو یقول : لبيك ذا المعارج لبيك .

٥ - محمد بن يحيى ، عن علي بن إسماعيل ، عن علي بن الحكم ، عن المفضل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أحرم موسى عليه السلام من رملة مصر قال : ومرة بصفاح الرُّوحاء عرماً بقود ناقته بخطام من ليف عليه عبادتان قطوا نيتان يلبسي وتجييه الجبال .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن فضال ، عن علي بن عقبة ، عن أبيه ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام أن سليمان بن داود حج البيت في الجن والأنس والطير والرياح وكسا البيت القباطي .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نجران ، عن المفضل ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : صلى في مسجد الخيف سبعة نبي وإن ما بين الرُّكن والمقام لمشحون من قبور الأنبياء وإن آدم لم يحرّم الله عز وجل .

٨ - أحمد بن محمد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ، عن زيد الشحام ، عن رواه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : حج موسى بن عمران عليه السلام ومعه سبعون نبياً من بني إسرائيل خطم إلبهم من ليف يلبسون وتجييهم الجبال وعلى موسى عبادتان قطوا نيتان يقول : لبّيك عبدك ابن عبدك .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن إبراهيم ابن أبي البلاد ، عن أبي بلال المكي قال : رأيت أبا عبد الله عليه السلام دخل الحجر من ناحية الباب فقام يصلي على قدر ذراعين من البيت فقلت له : ما رأيت أحداً من أهل بيتك يصلي بحيال الميزاب ؟ فقال : هذا مصلى شبر وشبر ابني هارون .

١٠ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن الوليد شاب الصيرفي عن معاوية بن عمار الدثني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : دفن ما بين الرُّكن اليماني والحجر الأسود سبعون نبياً أمانهم الله جوعاً وضرراً .

١١ - أبو علي الأشعري ، عن الحسن بن علي الكوفي ، عن علي بن مهزيار ، عن عثمان بن عيسى ، عن ابن مسكان ، عن رواه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن داود لما وقف الموقف بعرفة نظر إلى الناس وكثرتهم فصعد الجبل فأقبل يدعو فلمّا قضى



نسكه اناه جبرئيل عليه السلام فقال له : يا داود يقول لك ربك : لم صعدت الجبل ظننت  
انه يخفى علي صوت من صوت ثم مضى به إلى البحر إلى جدة فرسب به في الماء  
مسيرة أربعين صباحاً في البر فاذا صخرة فقلتها فاذا فيها دودة فقال له : يا داود يقول  
لك ربك : انا أسمع صوت هذه في بطن هذه الصخرة في قعر هذا البحر فظننت انه  
يخفى علي صوت من صوت .

### باب

## حج انبياء عليهم السلام

- ۱- فرمایا ابو الحسن علیہ السلام نے کشتی نوح کو حکم تھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرے جبکہ زمین پانی میں ڈوب چکی تھی پس وہ موسم حج میں مقام منیٰ میں آئی پھر وہ پلٹئی اور سلطان حکم الہی اس نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ (رح)
- ۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کشتی نوح کا طواف ایک ہزار دس سو ہاتھ اور عرض آٹھ سو ہاتھ اور بلندی دس سو ہاتھ تھی اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور عفا و مروء کے درمیان سعی کی سات بار اس کے بعد جو دی پر پھر گئی دجھول فرمایا حق تعالیٰ نے کہ موسیٰ علیہ السلام ستر نیلیوں کے ساتھ روجا پہاڑ کی گھاٹیوں سے آئے قطرائی (قطران کو نہ کے پاس ایک مقام) اعبا پہنچے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے حاضر ہے تیرا بندہ اور بندہ کا بیٹا۔ (موشق)
- ۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ روجا کے پتھر لیے راستوں سے کھینچے جاتے تھے لہذا بڑی بڑی مصیبتوں کو آسان کرنے والے اور اسی راستہ سے عیسیٰ علیہ السلام آئے یہ کہتے ہوئے حاضر ہے تیرا بندہ اور تیری کینز کا بندہ اور اسی راستہ سے محمد مصطفیٰ یہ کہتے ہوئے آئے۔ اسے ہر قسم کی بلند یوں والے میں حاضر ہوں (حسن)
- ۴- فرمایا موسیٰ نے احرام باندھا رملہ مصر سے اور گزرے روجا کے راستوں سے بحالت احرام کھینچتے تھے اپنے نانہ کو کجور کی چھال کی رسی سے اور آپ قطرائی پر گئے کی دو عیا میں پہنچے ہوئے تھے آپ کے تلبیہ کی آواز کا جواب پہاڑ دیتے تھے۔ (رح)
- ۵- فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ سلیمان نے معجن دانس و طیور و بہو کے بیت اللہ کا حج کیا اور قبائلی پرشے کا لباس کبہ کو پہنایا۔ (موشق)
- ۶- فترمایا کہ سید حنیف میں سات سو انبیاء نے نماز پڑھی ہے اور رکن و مقام کے درمیان انبیاء کی قبریں ہیں اور آدم بھی حرم خدا کے اندر ہیں۔ (رح)

- ۸۔ فرمایا موسیٰ نے بنی اسرائیل کے ستر نمبروں کے ساتھ حج کیا ان کے اذنوں کی کہیں یسف خرماک تھی وہ جب لیب کہتے تھے تو پہاڑ اس کا جواب دیتے تھے اور موسیٰ کی دو عجائبی نظرائی پر نے کی تھیں کہتے تھے حاضر ہے تیرا بندہ تیرے بندہ کا بیٹا۔ (مرسل)
- ۹۔ میں نے دیکھا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام درازہ کی طرت سے حجر کے پاس آئے اور بیت سے دوام تھپ کر کھنڈا پر ص، میں نے کہا آپ کے اہل بیت میں سے کسی کو نہیں دیکھا میز اب کے مقابل نماز پڑھتے۔ فرمایا یہ حضرت ہارون کے دونوں بیٹوں شرویشہ کا مصطفیٰ ہے۔ (مجمول)
- ۱۰۔ فرمایا رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ستر نبی دفن ہیں جو مرے ہیں یا تو بھوک سے یا کوئی تکلیف انکار دینا
- ۱۱۔ فرمایا داؤد علیہ السلام جب مقام عرف میں تھے تو لوگوں کو دیکھا بڑی کثرت سے ہیں تو پہاڑ پر چڑھے اور دعا کرنے لگے جب عبادت سے فارغ ہوئے تو جبریل ان کے پاس آئے اور کہا ہے داؤد تمہارا رب کہتا ہے کہ تم پہاڑ پر کیوں چڑھے کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ بہت سی آوازیں میں میرے اوپر کوئی چھپ جاتی ہے پھر جبریل دریا کی راستہ سے ان کو جدہ لے گئے چالیس روز بحری سفر کے بعد خشکی میں آئے۔ ایک چٹان کی اس کو توڑا تو اس میں ایک کیڑا تھا پس جبریل نے کہا ہے داؤد تمہارا رب کہتا ہے میں اس چٹان کے اندر اس کیڑے کی آواز سنتا ہوں تم نے خیال کیا کہ تمہاری آواز اور آوازیں مل کر مجھ سے مخفی ہو جائے گی۔

### ﴿باب﴾

﴿وَرَوَدُ تَبَعٍ وَأَصْحَابِ الْفِيلِ الْبَيْتِ وَحَفَرِ عَبْدِ الْمَطْلَبِ زَهْرَمَ وَهَدَمَ قَرِيشَ﴾

﴿الْكعبة وبنائهم اياها وهدم الحجاج لها وبنائه اياها﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن حماد بن عيسى، عن الحسين بن المختار قال: حدثني اسماعيل بن جابر قال: كنت فيما بين مكة والمدينة أنا وصاحب لي فتذاكرنا الأنصار فقال أحدنا: هم نزل أع من قبائل وقال أحدنا: هم من أهل اليمن قال: فأتينا إلى أبي عبد الله عليه السلام وهو جالس في ظل شجرة فابتدأ الحديث ولم نسأله فقال: إن تبعاً لمان جاء من قبل العراق وجاء معه العلماء وأبناء الأنبياء فلمنا انتهى إلى هذا الوادي لهدم أتاه أناس من بعض القبائل فقالوا: إنك تأتي أهل بلدة قد لعبوا بالناس زماناً طويلاً حتى اتهموا بلادهم حرماً وبنيتهم رباً أوردية فقال: إن كان كما تقولون قتلتم مقاتليهم وسببتم ذريتهم وهدمت بنيتهم قال: فسالت عينا

حتی وقتا علی خدیہ ، قال : فدعی العلماء وأبناء الأنبیاء فقال : انظرونی وأخبرونی لما أصابنی هذا ؟ قال : فأبوا أن ینصبروه حتی عزیم علیهم قالوا : احدثنا بأی شیء حدثت نفسك ؟ قال : حدثت نفسي أن أقتل مقاتلهم وأسبی ذریتهم وأهدم بنیتهم ، فقالوا : إنا لا نری الذی أصابک إلا لذلك ، قال : ولم هذا ؟ قالوا : لأن البلد حرم الله والبيت بیت الله وسكانه ذریة إبراهیم خلیل الرحمن ، فقال : صدقتم فما مخرجی مما وقعت فیہ ؟ قالوا : تحدثت نفسك بغير ذلك فمسی الله أن یرد علیک ، قال : فحدثت نفسه بخیر فرجعت حدثناه حتی نبینا مکانہما قال : فدعی بالقوم الذین أشاروا علیہ بهدما فقتلهم ثم أتى البیت وکساه و أطعم الطعام ثلاثین یوماً کل یوم مائة جزور حتی حلت الجفان إلى السباع فی رؤوس الجبال ونشرت الأعلاف فی الأودية للوحوش ثم انصرف من مکة إلى المدینة فأنزل بها قوماً من أهل البیمن من غسان وهم الأنصار .

۲ - عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبی عمیر ، عن محمد بن جریر ، و هشام بن سالم ، عن أبی عبد الله علیه السلام قال : لما أقبل صاحب الحبشة بالقیل یرید ہدم الکعبة مرؤا بابل لعبد المطلب فاستاقوها فتوجہ عبد المطلب إلى صاحبہم یسألہ ردہ إلیہ علیہ فاستأذن علیہ فأذن لہ وقیل لہ : إن هذا شریف قریش أو عظیم قریش وهو رجل لہ عقل و مروءة ، فأکرمه وأدناه ثم قال لترجمانه : سلہ ما حاجتک ، فقال لہ : إن أصحابک مرؤا بابل لی فاستاقوها فأحببت أن تردھا علی ، قال : فتعجب من رؤا الہایاہ ردہ الإبل وقال : هذا الذی زعمت أنه عظیم قریش و ذکرتم عقلہ یدع أن یسألنی أن انصرف عن بیتہ الذی یعبده أما لومألنی أن انصرف عن ہدۃ لا نصرفت لہ عنہ ، فأخبرہ التبرجمان بمقالة الملك فقال لہ عبد المطلب : إن لذلك البیت رباً یمنعه وإنما سألتک ردہ إلی لی لحاجتی إلیہا ، فأمر بردھا علیہ و مضی عبد المطلب حتی لقی القیل علی طرف الحرم ، فقال لہ : محمود : فحرک رأسہ فقال لہ : أتدري لما جیئ بک ؟ فقال برأسہ : لا<sup>(۱)</sup> ، فقال : جاؤوا بالقیل لیدخل الحرم فلما انتهى إلى طرف الحرم امتنع من الدخول فضر به فامتنع فأداروا به نواحي الحرم کلہا ، کل ذلك یمتنع علیہم فلم یدخل و بعث

الله عليهم الطير كالخطاطيف في مناقيرها حجر كالمدة أو نحوها فكانت تحاذي برأس الرجل ثم ترسلها على رأسه فتخرج من دبره حتى لم يبق منهم أحد إلا رجل هرب فجعل يحدث الناس بما رأى إذا طلع عليه طائر منها فرفع رأسه فقال : هذا الطير منها وجاء الطير حتى حاذى برأسه ثم ألقاها عليه فخرجت من دبره فمات .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن النعمان ، عن سعيد بن عبد الله الأعرج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن قرشاً في الجاهلية هدموا البيت فلما أرادوا بناءه حيل بينهم وبينه وألقي في روعهم الرعب حتى قال قائل منهم : ليأني كل رجل منكم بأطيب ماله ولا تأتوا بمال اكتسبتموه من قطعة رجم أو حرام ففعلوا فخلى بينهم وبين بناءه فبنوه حتى اتبوا إلى موضع الحجر الأسود فشا جروا فيه أيهم يضع الحجر الأسود في موضعه حتى كاد أن يكون بينهم شر فحكموا أول من يدخل من باب المسجد فدخل رسول الله ﷺ فلما أتاهم أمر بشوب فبسط ثم وضع الحجر في وسطه ثم أخذت القبائل بجوانب الشوب فرفعوه ثم تناوله عليه السلام فوضعه في موضعه فخصه الله به .

٤ - علي بن إبراهيم ؛ وغيره بأسانيد مختلفة رفعوه قالوا : إنما هدمت قريش الكعبة لأن السيل كان يأتيهم من أعلا هكة فيدخلها فانصدعت و سرق من الكعبة غزال من ذهب رجلاه من جوهر وكان حائطها قصيراً وكان ذلك قبل مبعث النبي ﷺ بثلاثين سنة فأرادت قريش أن يهدموا الكعبة ويبنوها يزيدوا في عرساتهم أشفقوا من ذلك وخافوا أن يضعوا فيها المماول أن تنزل عليهم عقوبة ، فقال الوليد بن المغيرة دعوني أبده فإن كان لله رضى لم يصيني شيء وإن كان غير ذلك كففتنا ، فصعد على الكعبة وحرك منه حجراً فخرجت عليه حبة وانكسفت الشمس فلما رأوا ذلك بكوا وتضرعوا وقالوا : اللهم إنا لا نريد إلا الإصلاح ، فغابت عنهم الحبة فهدموا ونحووا حجاراته حوله حتى بلغوا القواعد التي وضعها إبراهيم عليه السلام فلما أرادوا أن يزيدوا في عرسته وحركوا القواعد التي وضعها إبراهيم عليه السلام أصابتهم زلزلة شديدة وظلمة فكفوا عنه وكان بنيان إبراهيم الطويل ثلاثون ذراعاً والعرض اثنان وعشرون ذراعاً

والسَّمَك تسعة أذرع ، فقالت قريش : نزيد في سمكها فبنوها فلمّا بلغ البناء إلى موضع الحجر الأسود تشاجرت قريش في وضعه فقال كل قبيلة : نحن أولى به نحن نضعه فلمّا كثر بينهم تراصوا بقضاءه من يدخل من باب بني شيبه فطلع رسول الله ﷺ فقالوا : هذا الأمين قد جاء ، فحكموه فبسط رداءه وقال بعضهم : كساء طاروني كان له وضع الحجر فيه ثم قال : يأتي من كل ربع من قريش رجل فكانوا عتبة بن ربيعة بن عبد شمس والأسد بن المطلب من بني أسد بن عبدالمزني . وأبو حذيفة بن المغيرة من بني مخزوم . وقيس بن عدي من بني سهم فرمّوه ووضعوه للنسبي ﷺ في موضعه وقد كان بعث ملك الروم بسفينة فيها سقوف وآلات وخشب وقوم من النملة إلى الحبشة ليبنى له هناك بيعة فطرحتها الريح إلى ساحل الشريعة فططحت فبلغ قريشاً خبرها فخرّجوا إلى الساحل فوجدوا ما يصلح للكعبة من خشب وزينة وغير ذلك فاتباعوه وصاروا به إلى مكة فوافق ذرع ذلك الخشب البناء ما خلا الحجر فلمّا بنوها كسوها الوضائد وهي الأردية .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن داود بن سرحان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن رسول الله ﷺ ساهم قريشاً في بناء البيت فصار لرسول الله ﷺ من باب الكعبة إلى النصف ما بين الركن اليماني إلى الحجر الأسود .

٦ - علي بن إبراهيم ؛ وغيره دفعوه قال : كان في الكعبة غزالان من ذهب وخمسة أسياف فلمّا غلبت خزاعة جرهم على الحرم ألقت جرهم الأسياف والغزالين في بئر زمزم وألقوا فيها الحجارة وطمّوها وعمّوا أثرها ، فلمّا غلب قصي على خزاعة لم يعرفوا موضع زمزم وعمي عليهم موضعها ، فلمّا غلب عبد المطلب وكان يفرش له في فناء الكعبة ولم يكن يفرش لأحد هناك غيره فبينما هو نائم في ظل الكعبة فرأى في منامه أناه آت فقال له : احفر برة . قال : وما برة ؟ ثم أناه في اليوم الثاني فقال : احفر طيبة ، ثم أناه في اليوم الثالث فقال : احفر المصونة ، قال : وما المصونة ؟ ثم أناه في اليوم الرابع فقال : احفر زمزم لا تنزع ولا تدم تسمي الحبيج الأعظم عند

الغراب الأعصم عند قرية النمل وكان عند زمزم حجر يخرج منه النمل فيقع عليه الغراب الأعصم في كل يوم يلتقط النمل فلما رأى عبد المطلب هذا عرف موضع زمزم فقال لقريش: إني أمرت في أربع ليال في حفر زمزم وهي مأثرتنا وعزنا فاهلموا نحفرها فلم يجيبوه إلى ذلك فأقبل يحفرها هو بنفسه وكان له ابن واحد وهو الحارث وكان يمينه على الحفر، فلما صعب ذلك عليه تقدم إلى باب الكعبة ثم رفع يديه و دعا الله عز وجل و نذر له إن رزقه عشر بنين أن ينحر أحبهم إليه تقرّباً إلى الله عز وجل فلما حفر وبلغ الطوى طوى إسماعيل وعلم أنه قد وقع على الماء كبر و كبرت قريش وقالوا: يا أبا الحارث هذه مأثرتنا ولنا فيها نصيب، قال لهم: لم تعينوني على حفرها هي لي ولولدي إلى آخر الأبد.

٧ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن القاسم بن يحيى، عن جدّه الحسن بن راشد قال: سمعت أبا إبراهيم عليه السلام يقول: لما احتفر عبد المطلب زمزم وانتهى إلى قعرها خرجت عليه من إحدى جوانب البئر رائحة ممتنة أفطعته فأبى أن ينشئ وخرج ابنه الحارث عنه ثم حفر حتى أمعن، ثم حفرها عنياً فخرج عليه برائحة المسك ثم احتفر فلم يحفر إلا ذراعاً حتى تجره النجوم فرأى رجلاً طويلاً الباع حسن الشعر جميل الوجه جيد الثوب طيب الرائحة وهو يقول: أخفرتهم وجدّ تسلم ولا تدخرها للمقسم، الأسياف لنيرك والبئر لك أنت أعظم العرب قدراً ومنك يخرج نبيها ووليها والأسياب السجباء الحكماء العلماء البصراء والسيوف لهم وليسوا اليوم منك ولا لك ولكن في القرن الثاني منك بهم ينير الله الأرض ويخرج الشياطين من أقطارها ويبدّلها في عزّها ويهلكها بعد قوّتها ويبدّل الأوثان ويقتل عبّادها حيث كانوا ثم يبقى بعده نسل من نسلك هو أخوه ووزيره و دونه في السنّ وقد كان القادر على الأوثان لا يعصيه حرفاً ولا يكتمه شيئاً ويشاوره في كل أمر هجم عليه واستعصى عنها عبد المطلب فوجد ثلاثة عشر سيقاً مستدة إلى جنبه فأخذها وأراد أن يبتّ، فقال: وكيف ولم أبلغ الماء ثم حفر فلم يحفر شبراً حتى بدّله قرن الغزال ورأسه فاستخرجه وفيه طبع لا إله إلا الله محمد رسول الله عليّ وليّ الله فلان خليفة الله فسأله فقالت: فلان متى كان قبله أو بعده؟ قال: لم يعجبني بدو لاجاء

شيء من أسراطه فخرج عبد المطلب وقد استخرج الماء وأدرك وهو يصعد فاذا  
أسود له ذنب طويل يسبقه بداراً إلى فوق فضر به فقطع أكثر ذنبه ثم طلبه ففاته وفلان  
قاتله إن شاء الله ومن رأى عبد المطلب أن يبطل الرؤيا التي رآها في البئر ويضرب  
السيوف صفائح البيت فأتاه الله بالتوم فغشيه وهو في حجر الكعبة فرأى ذلك الرجل  
بعينه وهو يقول : يا شعبة الحمد احمد ربك فإنه سيجعلك لسان الأرض ويتبعك  
قريش خوفاً ورهبة وطمعاً ، ضع السيوف في مواضعها واستيقظ عبد المطلب فأجابه  
أنه يأتيني في التوم فإن يكن من ربي فهو أحب إليّ وإن يكن من شيطان فأظنه  
مقطوع الذنب ، فلم ير شيئاً ولم يسمع كلاماً فلما أن كان الليل أناه في منامه بعدة  
من رجال وصبيان قتلوا له : نحن أتباع ولدك ونحن من سكان السماء السادسة  
السيوف ليست لك تزوج في مخزوم تقول [ي] واضرب بعدي بطون العرب ، فإن لم  
يكن معك مال فلك حسب فادفع هذه الثلاثة عشر سيفاً إلى ولد المخزومية ولا ييان  
لك أكثر من هذا سيف لك منها واحد سيقم منك فلا تجده له إلا أن يستجته جيل كذا  
وكذا فيكون من أسراط قائم آل محمد صلى الله عليه وعليهم فانتبه عبد المطلب وانطلق  
والسيوف على رقبته فأتى ناحية من نواحي مكة ففقد منها سيفاً كان أرقمها عنده فظفر  
من ثم ، ثم دخل معتمراً وطاف بها على رقبته والغزاة أحد عشر يوماً فوافوا قريش  
تنظر إليه وهو يقول : اللهم صدق وعدك فأثبت لي قولي وانشر ذكرني وشد عضدي  
وكان هذا ترداد كلامه وما طاف حول البيت بعد رؤياه في البئر يبيت شعر حتى مات ولكن  
قد ارتجز على بنيه يوم أراد نحر عبد الله فدفع الأسياف جميعها إلى بني المخزومية إلى الزبير  
وإلى أبي طالب وإلى عبد الله فصار لأبي طالب من ذلك أربعة أسياف سيف لأبي طالب وسيف  
لعلي وسيف لجعفر وسيف لطالب وكان للزبير سيفان وكان لعبد الله سيفان ثم عاد [ت]  
فصارت لعلي الأربعة الباقية اثنين من فاطمة واثنين من أولادها فطاح سيف جعفر  
يوم أصيب فلم يدر في يد من وقع حتى الساعة ؛ ونحن نقول : لا يقع سيف من أسيافنا  
في يد غيرنا إلا لرجل يعين به معناً إلا صار فحماً قال : وإن منها لواحد [أ] في ناحية  
يخرج كما تخرج الحية فبين منه ذراع وما يشبهه فتبرق له الأرض مراراً ثم يغيب فاذا

كان الليل فعل مثل ذلك فهذا دأبه حتى يجنى صاحبه ولو شئت أن أسمي مكانه لسميته ولكن أخاف عليكم من أن أسميه فتسموه فينسب إلى غير ما هو عليه .

۸۔ عددۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي علي صاحب الأنماط ، عن أبان بن تغلب قال : لما هدم الحجاج الكعبة فرّق الناس ترابها فلمّا صاروا إلى بنائها فأرادوا أن يبنوها خرجت عليهم حية فمغنت الناس البناء حتى هربوا فأنوا الحجاج فأخبروه فخاف أن يكون قد منع بناءها فصعد المنبر ثمّ نشد الناس وقال : أنشد الله عبداً عنده تما ابتلينا به علم لما أخبرنا به ، قال : فقام إليه شيخ فقال : إن يكن غداً أحد علم فعند رجل رأيته جاء إلى الكعبة فأخذ مقدارها ثمّ مضى فقال الحجاج : من هو ؟ قال : علي بن الحسين عليه السلام فقال : معدن ذلك فبعث إلى علي بن الحسين صلوات الله عليهما فأتاه فأخبره ما كان من منع الله إتياء البناء ، فقال له علي بن الحسين عليه السلام : يا حجاج عدت إلى بناء إبراهيم وإسماعيل فألقيته في الطريق و انتهت كانتك ترى أنته تراث لك اصعد المنبر وأنشد الناس أن لا يبقى أحد منهم أخذ منه شيئاً إلا ردّه ، قال : ففعل فأنشد الناس أن لا يبقى منهم أحد عنده شيء إلا ردّه قال : فردّوه فلمّا رأى جمع التراب أتى علي بن الحسين صلوات الله عليهما فوضع الأساس وأمرهم أن يحفروا قال : فتنصبت عنهم الحية وحفروا حتى انتهوا إلى موضع القواعد ، قال لهم علي بن الحسين عليه السلام : تنحّروا فتتحّروا فدنا منها فغطّأها بثوبه ثمّ بكى ثمّ غطّاها بالتراب بيد نفسه ثمّ دعا القملة فقال : ضعوا بناءكم ، فوضعوا البناء فلمّا ارتفعت حيطانها أصر بالتراب فقلّب فألقى في جوفه فلذلك صار البيت مرتفعاً يصعد إليه بالدرج .

### باب ۹

اصحاب فیل کا کعبہ پر حملہ عجمیہ المطلب کا چاہا زمزم کھودنا وغیرہ

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے میں اور میرا ایک دوست ، ہم نے انصاری کے متعلق تذکرہ کیا۔ ہم میں



سے ایک نے کہا وہ قیامیوں میں سے نکلے ہیں ایک نے کہا وہ اہل یمن سے ہیں ہم حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آئے آپ درخت کے سایہ میں بیٹھتے تھے آپ نے پھر ہمیں سوال کئے بات کی ابتدا رک۔ فرمایا تب جب عراق سے آیا اور اس کے ساتھ علماء و اولاد انبیاء تھے جب وادی بڈیل میں پہنچا تو اس کے پاس بعض قبیلوں کے لوگ آئے اور اس سے کہنے لگے تم ایسے لوگوں کے پاس آئے ہو جو مدت دراز سے لوگوں کے ساتھ کھیلے ہیں اب انھوں نے اپنے شہروں کو حرم بنالیا ہے اور اپنے گھروں رب و ربہ (خدا اور رت) کی جگہ بنالیا ہے اس نے کہا اگر ایسا ہے جیسا کہ تم کہتے ہو تو میں ان سے ضرور لڑوں گا اور ان کی اولاد کو قید کر بناؤں گا اور ان کے گھروں کو ڈھنسا دوں گا حضرت نے فرمایا یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھیں نکلاں اس کے رخسار پر آگئیں۔ فرمایا تب سے علماء اور انبیاء کو بلا کر کہا یہ صورت ہے مجھے کیا کرنا چاہیے انھوں نے رلے دینے سے انکار کیا۔ یہاں تک کہ اس نے ان سے جنگ کا ارادہ کیا تب انھوں نے کہا جو آپ کے دل میں وہ کیجئے اس نے کہا میرے دل میں ہے کہ لڑوں اور ان کی اولاد کو قید کر دوں اور گھروں کو گرہ دوں انھوں نے کہا ہم اس پر متعلق کچھ نہیں جانتے۔ امام نے فرمایا اس نے کیا نہیں انھوں نے کہا یہ حرم خدا ہے اللہ کا گھر ہے اور یہاں سے ساکن ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد ہیں۔ اس نے کہا تم نے سچ کہا۔ لیکن جو ارادہ میرے یہ بدلنے والا نہیں۔ انھوں نے کہا آپ اپنے نفس سے پھر اس بارہ میں بات کریں شاید اللہ خیال بدل دے اس کے نفس نے یک رلے دی اور وہ باز رہا اور اس کی دونوں آنکھیں اپنی جگہ پر آگئیں پھر وہ جیسی تھیں ویسی ہی ہو گئیں۔

پھر اس نے ان کو بلایا جنھوں نے بیت اللہ کو ڈھانے کا مشورہ دیا تھا پس ان سب کو قتل کیا پھر خانہ کعبہ میں آیا اور اسے لباس پہنایا اور ایک ماہ تک ہر روز اہل مکہ کو کھانا کھلایا۔ یہاں تک کہ بڑے فظروں میں ان و مردوں کے لئے کھانا بھیجا جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر بستے اور موضعوں کے لئے چارہ فراہم کیا، ماواں سے مدبرہ کیا، یمن والے غنائیوں کو دواں (تارایہ انصار کہلائے۔) (حسن)

۲۔ فرمایا حضرت جب بادشاہ حبش کعبہ کو منہدم کرنے کے ارادہ سے باقی لے کر آیا تو عبد المطلب کے اونٹوں کی طرف سے گورا اور ان کو ہٹا کر لے گیا۔ عبد المطلب بادشاہ کے پاس گئے تاکہ واپسی کا مطالبہ کریں اس سے ملنے کی اجازت چاہی، جب گئے تو ان کے متعلق بتایا گیا کہ یہ بشرین قریش ہیں اور ان کے سردار ہیں اور صاحب عقل ہیں سنی ہیں اس نے موت کے ساتھ اپنے پاس بٹھا یا پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ جو کیا حاجت ہے انھوں نے کہا تیرے سپاہی میرے اونٹ ہٹکا لائے ہیں ان کی واپسی کے لئے آیا ہوں اس نے اس سوال پر تعجب کیا اور کہنے لگا یہی وہ ہیں جن کو قریش کا سردار اور صاحب عقل و فہم کہا گیا ہے انھوں نے مجھ سے یہ درخواست نہ کی کہ ان کی عبادت کا وہ اہتمام نہ کروں اگر یہ درخواست کرتے تو میں پلٹ جاتا۔ ترجمان نے بادشاہ کا قول بیان کیا۔ عبد المطلب نے اس سے کہو اس گھر کا ایک مالک ہے وہ تیرے جیلے کو روکے گا میں اونٹوں کا مالک ہوں ان کی مالکداشت چاہتا ہوں اس نے واپسی کا حکم دے دیا۔

عبد المطلب وہاں سے چلے اور اس ہاتھی کے پاس آئے جو حرم کے پاس کھڑا تھا اس سے کہا کہ محمد اس نے سر ہلایا فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں اس نے سر ہلایا کہ ہاں نہیں۔ فرمایا تیرے رب کا کھگر کرنے کے لئے کیا تو ایب کرے گا اس نے سر ہلایا کہ نہیں، یہ کہہ کر عبد المطلب چلے آئے اور وہ ہاتھی کے حرم میں داخلہ کے لئے بڑھے لیکن ہاتھی نے قدم آگے نہ بڑھایا انھوں نے اسے مارا اور آگے بڑھانا چاہا وہ نہ بڑھا تو پھر مارا مگر وہ نہ بڑھا تب انھوں نے چاروں طرف سے حرم کو گھیر لیا۔ پس خدا نے ابیل بھی پرندے بھی جن کی منتقاروں میں مسور کے دانے کے برابر کنسکری تھ، وہ ہر ایک کے سر کے اوپر آئے اور کنسکری اس پر ڈالی جو بدن پہنوں کو اس کے مقعد سے نکل کر یہاں تک کہ اٹھ بیٹھے کوئی باقی نہ رہا سو اسے ایک کے جو لوگوں سے یہ حال بیان کرنے کے لئے باقی رہا ایک پرندہ اس کے سر پر بھی مثلاً لانا رہا یہاں تک کہ اس نے کنسکری اس کے سر پر بھی گرا دی جو مقعد سے جان نکلی اور وہ بھی مر گیا۔ (۴)

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ زمانہ جاہلیت میں قریش نے خانہ کعبہ کو گرا دیا جب بننے کا ارادہ کیا تو ان کے درمیان اختلاف ہوا اور ان کے دلوں میں رعب سسا گیا۔ ان میں سے ایک نے کہا ہر ایک تم میں سے اپنا اپنا پاک و طیب مال لائے ایسا مالی نہ ہو جو قطع رحم یا بطریق حرام حاصل کیا گیا ہو انھوں نے ایسا ہی کیا پس انھوں نے تعمیر کا کام شروع کر دیا جب حجر اسود تک پہنچے تو اس امر میں جھگڑا شروع ہو کر حجر کو اس کی جگہ پر رکے کون، قریب تھا کہ فتنہ برپا ہو جائے آخر لے پایا کہ جو شخص سب سے پہلے دروازہ سے داخل ہو وہ رکھے چنانچہ حضرت رسول خدا اقل ہوئے آپ نے کہا ایک چادر لاؤ اسے کچھا کر آپ نے حجر کو اس میں رکھ دیا اور تبا کیوں سے کہا ہر ایک اس کا ایک ایک گوشہ پکڑ لے اس کے بعد آپ نے حجر کو اٹھا کر اس کی جگہ رکھ دیا اور اللہ نے یہ کام آپ سے مخصوص کیا۔ (۵)

۴۔ فرمایا قریش نے اس لئے کعبہ کو گرا دیا کہ مکہ کے بالائی حصہ سے جو سیلاب آیا تھا اس سے دیوار شقی ہو گئی تھی اور کعبہ کے اندر سے جو برن چوری ہو گیا جو سونے یا حیرات کا تھا اور اس کی دروازہیں بھی تھیں یہ واقعہ بعثت نبی سے چھ بیس برس پہلے کا ہے۔ قریش نے کعبہ کو گرا کر دوبارہ بنانے اور عمارت کو بڑھانے کا ارادہ کیا۔ پھر اس بات سے ڈرے کہ اس پر پھانڈہ چلائیں اور عذاب الہی نازل ہو جائے۔ ولید بن مغیرہ نے کہا اس کام کے لئے مجھے چھوڑ دو اگر اس کام میں اللہ کی مرضی ہو تو مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور اس کے سوا کچھ ہوا تو میں کافی ہوں پس وہ کعبہ پر چڑھ گیا اور ایک پتھر کو حرکت دی وہاں سے ایک سانپ نکلا اور سورج گرہن میں آیا یہ دیکھا تو رونے اور چیخنے چلانے لگے اور کہنے لگے یا اللہ ہم نے اس عمل سے عمارت میں اصلاح چاہی ہے پس سانپ غائب ہو گیا۔ انھوں نے کعبہ کو گرا دیا اور اس کے پتھر اس کے آس پاس رکھ دیئے جب ان بنیادوں تک پہنچے جو ابراہیم علیہ السلام نے رکھی تھیں تو انھوں نے انھیں بڑھاتا چاہا عرض میں جو ہی بنیادوں کو ہلایا سخت زلزلہ لگا اور تاریکی چھا گئی پس وہ رک گئے حضرت ابراہیم

کی بنیادوں کا طول تیس ہاتھ تھا اور چوڑائی ۲۲ ہاتھ اور بلندی ۱۰ ہاتھ قریش نے کہا بلندی پر سحائی جائے۔ پہل نعلوں تعمیر کی، جب تعمیر اسود کو پہنچی تو حجر اسود کے رکھنے وقت قریش بھگڑا، ابو بکرؓ پر قبیلہ کا کہنا تھا کہ میں اس کے رکھنے کا زیادہ مستحق ہوں آخر جب نزع نے طول پکڑا تو اس بات پر فیصلہ ہوا کہ کل جب سب سے باپ بنی شیبہ میں داخل ہو وہ رکھے۔ پس حضرت رسول فدا داخل ہوئے۔ لوگوں نے کہا یا امین میں انہی کو حکم بنایا جائے حضرتؐ اپنی چادر بچھا دی بعض نے کہا وہ طارونی تھی حضرتؐ نے اس میں حجر کو رکھا اس کے بعد فرمایا قریش کے ہر قبیلے کا سردار آئے پس بنی عقبہ بن ربیعہ ابن عبد الشمس اور اسود بن مطلب اور بنی اسد سے ابن عبد العزی اور ابو حذیفہ بن المہرقہ بنی خزوم سے قیس بن عذرہ بنی سہم سے، ان سب نے چادر کو پکڑ کر اٹھایا اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود حجر کو اس کے مقام پر رکھا۔

اور بادشاہ روم نے ایک کشتی میں چھتوں کے تختے اور مکڑی کے متعلق اور زار اور کاریگروں کو حبشہ بھیجا تھا کہ وہاں جا کر سرحدت کریں ہوائے اس کشتی کو ساحل شریعت پر پہنچا دیا اور وہ وہاں ٹہر گئی جب قریش کو خبر ملی تو وہ ساحل پر گئے اور وہاں کعبہ کی ضرورت کے مطابق لکڑی کا سامان زیبا بنائے وغیرہ پایا پس اسے خرید کر مکہ لے آئے وہ پوری ثابت ہوئی انھوں نے سوائے حجر کے اور سب تعمیر مکمل کر لی اس کے بعد انھوں نے سرخ رنگ کے کپڑے سے اس کا لباس تیار کیا اور وہ چادروں کی صورت میں مقابر (موقوفہ)

۵- فرمایا حضرتؐ نے تعمیر کعبہ میں حضرت رسول فدا قریش کے ساتھ شریک رہے یہ شرکت باب کعبہ سے لے کر نصف حصہ کعبہ اس رقبہ کے تھی جو باب کعبہ کے رکن یمانی سے حصہ تک ہے۔ (صن)

۶- کعبہ میں سوسے کے دوہرن تھے اور پانچ تلواریں جب تیز اعر نے جویم پر غلبہ حاصل کیا تو جریم نے وہ تلواریں اور بہرن کنوئیں میں ڈال دیئے یعنی زمزم اور اس میں پتھر پکڑ کر اس کا نشان باقی نہ رکھا جب تھی خزاعہ پر غالب آئے تو انھوں نے زمزم کا کوئی نشان باقی نہ پایا اس کا مقام ان سے پوشیدہ رہا۔ جب عبد المطلب نے غلبہ حاصل کیا تو ان کے لئے من کعبہ میں قریش بچھایا جاتا تھا ان سے پہلے اور کسی کے لئے ایسا نہیں کیا جاتا تھا۔

جب وہ کعبہ کے سایہ میں سوسے کے قرا انھوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آنے والا کہہ رہا ہے کہ یہ کو کھودو دوسرے روز اس نے خواب میں کہا طبع کو کھودو، تیسرے روز اس نے کہا مسمونہ کو کھودو، چوتھے روز کہا زمزم کو کھودو اور سستی نہ کرو اور کسی کی مذمت کا خوف نہ کرو یہ کنوئیں کا جیروں کے تمام مجمع کو سیراب کرے گا دان کھودو جہاں سفید پڑوں والا نکو ہے اور جہاں چوٹیوں کا ڈل ہے۔

جب عبد المطلب نے خواب میں یہ دیکھا اور زمزم کی جگہ معلوم ہو گئی تو قریش سے چار راتوں سے میں زمزم کا کھودنا دیکھ رہا ہوں یہ ہمارے بزرگوں کی یادگار ہے ہماری عزت کا سرمایہ ہے آؤ تاکہ ہم اسے کھودیں کسی نے ہامی نہ

میری اس کے بعد خود کھودنے پر آمادہ ہوئے ان کے اس وقت مرت ایک بیٹا عارث نامے تھا وہی کھودنے میں مدد کرتا تھا۔

جب یہ کام دستاور معلوم ہوا تو باب کعبہ پر آکر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور نذری کہ اگر خدا انھیں دس بیٹے دے تو ان میں سے جو سب سے زیادہ محبوب ہوگا اسے راہِ خدا میں ذبح کریں گے۔ غرضیکہ بعد میں پھر کھودا جب اس پتھر ملی جبکہ پہنچے جو طوی اسماعیل کہلاتی ہے اور پانی کے آثار ظاہر ہوئے تو عبدالمطلب نے تکبیر کہی اور کہنے لگے یہ ہمارے بزرگوں کی یادگار ہے لہذا اس میں ہمارا بھی حصہ ہے مگر مایا تم نے میری مدد نہیں کی کھودنے میں لہذا یہ میرا اور میرے بیٹے کا سب سے قیامت تک - (مرفوعہ)

۷۔ جب زمزم کو کھودتے کھودتے آخر پہنچے تو ایک طرف سے بڑی بدبودار ہوا نکلی جس سے کھودنے کا کام رکا لیکن انھوں نے رد گردانی نہ کی لیکن ان کے تندرہ حادث باہر نکل گئے کھودنے کا کام جاری رہا اس کے بعد تہہ میں ایک چشمہ پایا جس سے مشک کی سی خوشبو آئی، اس کے ایک ہاتھ اور کھودا ہوا کہ تیسرا غالب آئی کہ ایک قد آور شخص کو دیکھا، خوبصورت ہال، خوبصورت چہرہ، عجمہ لباس، خوشبو سے معطر وہ کہہ رہا ہے کھودو رحم کرو اور کوشش کرو، تم سلامت رہو گے اور ان تلواروں کو اپنے غیر تقسیم کرنے کے لئے ذخیرہ مت بناؤ، سونا خاص تمھارے ہی لئے ہے تم بلحاظ قدر و منزلت سردار عرب ہو تمھاری نسل میں نبی اور پی ہوگا، اسباب میں گئے علماء ہوں گے حکما رہوں گے صاحب بصیرت ہوں گے اور یہ تلواریں ان کے لئے ہیں۔

لیکن یہ چیزیں تمھارے لئے اب نہیں بلکہ دوسری صدی میں وہ لوگ پیدا ہوں گے جن کے دور سے زمین روشن ہوگی اور اطراف ارض سے شیاطین نکالے جائیں گے وہ ذہیل ہوں گے اور بعد قوت کے ہلاک ہوں گے ان کے بہت دلیل ہوں گے ان کے بگاری قتل کئے جائیں گے جہاں کہیں ہوں گے کفر کس کے بعد تمھاری نسل سے اس نبی کا بھائی اور وزیر ہوگا جو سن میں اس سے کم ہوگا اور وہ قادر ہوگا بت شکنی پر اور نبی کی کسی بات پر نافرمانی نہ کرے گا اور نہ نبی اس سے کسی بات کو چھپائے گا اور ہر امر میں اس سے مشورہ کرے گا۔ عبدالمطلب پر اس خواب سے فکر کا ہجوم ہوا اور وہ اُمی کے سمجھنے میں حیران رہ گئے انھوں نے اپنے پہلو کے برابر ۱۲ تلواروں کو رکھا ہوا پایا انھوں نے اس کو اٹھایا۔

اور اوپر جانا چاہا پھر دل میں کہا کہ ابھی تو میا بانی تک نہیں پہنچا پس پھر کھودنے لگے ابھی ایک بات ہی کھودا ہوگا کہ ہرن کا سینک اور اس کا سر برآمد ہوا میں پرجھپٹا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ فلاں خلیفۃ اللہ، میں نے کہا فلاں اس نبی کے قبل ہوگا یا بعد، کہا ابھی اس کے مشرک تھے متعلق کچھ نہیں آیا۔ پس عبدالمطلب پانی نکٹنے کے بعد کہتے ہیں باہر نکلنے لگے تو ایک کالا سانپ جس کی لمبی دم سنی جلدی سے اوپر ایک طرف چڑھا انھوں نے اس پر ضرب لگائی اس کی دم کا زیادہ حصہ کٹ گیا پھر وہ ایسا جھپکا کہ باوجود تلاش کے نہ ملا۔ فلاں (مراد حضرت جنت) انشاء اللہ

اس کو قتل کریں گے۔ عبدالمطلب کی خواہش ہوئی کہ اس خواب کو باطل قرار دیں جو کنوئیں کے اندر دیکھا تھا اور تلواریں خانہ کعبہ کے گوشوں میں لکھ دیں ان کو نیند آگئی وہ جبر کعبہ کے پاس تھے پھر اسی شخص کو کچھ سنا، اے شہینہ الحمد اپنے رب کی حمد کرو، وہ تم کو عقیقہ بسان، الارض بنائے گا قریش تمہاری پیروی کریں گے کچھ خوف کچھ طمع سے، تلواروں کو ان کی جگہ پر رکھو، عبدالمطلب جانے اور جواب دیا۔ جو میرے خواب میں آیا اگر وہ میرے رب کی طرف سے ہے تو وہ مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر شیطان سے ہے تو میرے گمان میں وہ بھی دم گناہ ہے پس انھوں نے کسی کو دیکھا اور کوئی بات سنی۔ اس کے بعد ہر رات کو خواب میں کچھ خبر دوں اور لڑکوں کو یہ کہنے سننے کہ ہم آپ کے فرزند کے تابعین میں سے ہیں۔ ہم چھ آسمان کے ساکنوں میں سے ہیں یہ تلواریں آپ کے لئے نہیں ہیں تم بنی فرزدوم میں شادی کرو ان سے تم کو توت حاصل ہوگی پھر دیگر بیٹوں عرب سے تعلق پیدا کرنا اگر تمہارے پاس مال نہ بھی ہو تب بھی کچھ صریح نہ ہو گا۔ پس یہ تیرہ تلواریں اولاد مخزومیہ کو بنے دو، پس اس سے زیادہ تمہارے لئے بیان نہیں، ان میں سے ایک تلوار تمہارے لئے ہے جو تمہارے ہاتھ سے کرے گی اے اس اس طرح رسی سے باندھ کر رکھنا ورنہ اس کا پتہ نہ چلے گا یہی تلوار قائم آل محمد کے ظہور کی شرطوں میں سے ہوگی۔

عبدالمطلب جب خواب سے جانے تو تلواروں کو اپنی گردن پر رکھا اور مکہ کی سمت آئے ان میں سے ایک تلوار نکلی جو سب سے زیادہ تیز اور چمکدار تھی پھر وہاں سے نظر کی اور عمرہ کی نیت سے داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ درآئیکہ ان کی گردن پر دروزن ہرن تھے ۲۱ بار طواف کیا اور قریش دیکھ رہے تھے وہ کہتے جاتے تھے لے خدا تیرہ وعدہ سچا ہے میری بات کو ثابت رکھ، میرے ذکر نشر کر اور میرے بازو کو قوی کر، اور اس کلام کا تکرار کرتے جلتے تھے اور اس کے بعد کہ بیت اللہ میں خواب دیکھا تھا انھوں نے طواف نہیں کیا اور مر گئے اور جب وہ وقت آیا کہ حضرت عبد اللہ کو بخیر کریں تو وہ سب تلواریں فاطمہ مخزومیہ کی اولاد کو دیں، زہیر اور ابو طالب کو چار اور ایک علی کو ایک جعفر کو، ایک طالب کو اور زہیر کے پاس دو دو ہیں اور دو عبد اللہ کو ملیں پھر دوبارہ تقسیم ہوئی تو علی کو چار دیں دو فاطمہ کو دو ان کی اولاد کو، جعفر کی تلوار کم ہو گئی اور پھر پتر نہ چلا سکا ہاتھ لگی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کوئی تلوار ہماری تلواروں میں سے غیر کے پاس نہیں جاسکتی مگر وہ شخص جو اس سے ہماری امانت کرے گا ورنہ وہ کھٹکی ہو جائے اور ان تلواروں میں سے ایک تلوار ناجیہ مقدسہ سے اسی طرح لٹکی گی جیسے سانپ بل کھاتا نظر آتا ہے پس ظاہر ہوئی اس سے ہاتھ جسی چیز ظاہر ہوگی جس سے بار بار زمین روشن ہوگی پھر غائب ہوگی رات آئی تو سب خواب اسی پر ایہ ہے درابہ، جب تک اس کا مالک آئے اگر تو چاہے تو اس کا مقام بناؤ تو بتا دوں گا لیکن مجھے تم لوگوں سے یہ خوف ہے کہ اگر میں اس کا نام بتا دوں تو تم اس

کا نام بیان کر دے اور جو قوت اس کو ہے اسے عاجزی کی طرف نسبت دے دے (وہ) ۸۸  
ایان بن ثعلبہؓ کا جب حجاج نے کعبہ کو گرا تو لوگ اکیٹھا اٹھا کر گئے جب سکو بتانا چاہا تو ایک سانپ نکلا اور اس نے کعبہ سے  
روک دیا لوگ بھاگ کر حجاج کے پاس آئے اور اس کو واقعہ کی خبر دی وہ ڈر گیا کہ کعبہ سے روک دیا گیا ہے وہ منبر  
پر گیا اور لوگوں کو قسم دے کر کہا اگر کسی کو اس میں بدعت کا سبب معلوم ہو تو ہمیں بتائے ایک بوڑھے آدمی نے کھڑے  
ہو کر کہا صحت ایک ہی شخص میں جو اس کی بابت بتلا سکتے ہیں اس نے کہا وہ کون ہیں کہا علی بن الحسین، اس نے  
حضرت کو بلا بھیجا اور اس رکاوٹ کو دھڑپ لگی۔ فرمایا اے حجاج تو نے ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی بنائی ہوئی عمارت کو گرا  
دیا اور اس کا منبر کعبہ منبر پر ڈنڈا دیا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اسے اٹھا اٹھا کر لے گئے تو نے ایسا عمل کیا گیا وہ حری میڑ تھا  
منبر پر جا اور لوگوں کو قسم دے کہ جس نے جو کچھ لیا ہے وہ واپس کرے کسی کے پاس کچھ باقی نہ رہے غرض کہ سب نے  
لونا دیا سب مٹی جفت ہو گئی تو حضرت علی بن الحسین علیہ السلام آئے۔ آپ نے داغ پیل ڈالے اور مزدوروں کو کھوسنے کا  
حکم دیا اس کے بعد وہ سانپ غائب ہو گیا اور لوگوں نے کھودنا شروع کیا جب وہ قلعہ تک پہنچے تو  
حضرت نے فرمایا اب تم بٹ جاؤ، وہ ہٹ گئے آپ بتیاد کے پاس گئے اور اسے لباس سے ڈھانپ دیا۔ پھر  
مزدوروں کو بلایا اور فخر پایا سپان بنیاد رکھو۔ جب اس کی دیواریں کچھ بلند ہو گئیں تو فضا طبع تھا اسے ان کے  
اڑھ کر دیا، جس سے غائب کعبہ اٹھا اونچا ہو گیا کہ سیڑھیوں سے چڑھا جائے۔

### ﴿باب﴾

﴿فی قولہ تعالیٰ فی آیات یبائن﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ، عن الحسن بن محبوب، عن ابن مسنان قال :  
سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل : "إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ  
مَبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ" فِيهِ آيَاتُ بَيِّنَاتٍ " ما هذه الآيات البينات؟ قال : مقام إبراهيم  
حيث قام على الحجر فأثرت فيه قدماء والحجر الأسود ومنزل إسماعيل عليه السلام .
- ۲۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بكير، عن زرارة قال :  
قلت لأبي جعفر عليه السلام : قد أدركت الحسين عليه السلام قال : نعم أذكر وأنا معه في المسجد الحرام  
وقد دخل فيه السيل والناس يقومون على المقام يخرج الخارج يقول : قد ذهب به السيل و  
يخرج منه الخارج فيقول : هو مكانه قال : فقال لي : يا فلان ما صنع هؤلاء ؟ قلت : أصلحك

اللہ يخافون أن يكون السيل قد ذهب بالمقام ، فقال : ناد أن الله تعالى قد جعله علماً لم يكن ليذهب به فاستقرّوا و كان موضع المقام الذي وضعه إبراهيم عليه السلام عند جدار البيت فلم يزل هناك حتى حوّل أهل الجاهلية إلى المكان الذي هو فيه اليوم فلما فتح النبي ﷺ مكة ردّه إلى الموضع الذي وضعه إبراهيم عليه السلام فلم يزل هناك إلى أن ولي عمر بن الخطاب فسأل الناس من منكم يعرف المكان الذي كان فيه المقام ؛ فقال رجل : أنا قد كنت أخذت مقداره بنسع فهو عندي فقال : انتني به فأتاه به فقاسه ثم ردّه إلى ذلك المكان .

## باب آیات بینات

- ۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا آیت اللہ اول بیت الحج میں آیات بینات سے کیا مراد ہے فرمایا مقام ابراہیم یعنی وہ پتھر جس پر شان قدم ابراہیم ہے اور حجر اسود اور منزل اسمعیل ۔
- ۲۔ زرارہ کہتے ہیں میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا ہے فرمایا ہاں میں بتاتا ہوں میں مسجد الحرام میں حضرت کے ساتھ تھا کہ سیلاب اس میں داخل ہوا لوگ مقام ابراہیم پر کھڑے تھے کوئی باہر نکلنے والا کہتا تھا مقام ابراہیم پہنچ گیا کوئی کہتا تھا اپنی جگہ پر ہے حضرت نے پوچھا لوگ کیا کہتے ہیں ، میں نے کہا لوگ خایف ہیں اس سے کہ سیلاب مقام ابراہیم کو ہائے جلے گا فرمایا پکار کر کہو اللہ نے اسے نشان قرار دیا ہے ۔ سیلاب اسے بہا نہیں سکتا اپنے مقام پر کھڑے رہیں اور مقام کی وہ جگہ جہاں ابراہیم علیہ السلام نے رکھا تھا خانہ کعبہ کی دیوار کے پاس تھا وہیں رہا یہاں تک اہل جاہلیت نے اس جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ رک دیا ۔ جب مکہ فتح ہوا تو پھر اسی جگہ پر رکھا گیا جہاں ابراہیم نے رکھا تھا ۔ وہ عمر کے وقت تک وہیں رہا ۔ انھوں نے لوگوں سے کہا کوئی تم میں ہے جو مقام ابراہیم کی اصلی جگہ جانتا ہو ایک شخص نے کہا اس کی بیت سے دوری کا ایک ناپ میرے پاس ہے انھوں نے کہا بے آؤ ۔ پس جس کو اکھاڑ کر رک کے لحاظ سے لگا دیا گیا ۔ (موفق)

## باب نادر

۱۔ محمد بن عقیل ، عن الحسن بن الحسين ، عن علی بن عیسیٰ ، عن علی بن الحسن ، عن محمد بن یزید الرفاعی رفعہ أن أمير المؤمنين عليه السلام سئل عن الوقوف بالجبل لم لم يكن في الحرم ؟ قال : لأن الكعبة بيته والحرم بابه فلم يقصده وافدين وقفهم بالباب يتضرعون ، قيل له : فالمشعر الحرام لم صار في الحرم ؟ قال : لأنه لما أذن لهم بالدخول وقفهم بالحجاب الثاني فلمّا طال تضرّعهم بها أذن لهم لتقريب قربانهم فلمّا قضوا أنفسهم تطهروا بها من الذنوب التي كانت حجاباً بينهم وبينه أذن لهم بالزيارة على الطهارة قيل له : فلم حرم الصيام أيام التشريق ؟ قال : لأن القوم زوّار الله وهم في ضيافته ولا يجعل بمضيف أن يصوم أضيافه ، قيل له : فالتعلّق بأستار الكعبة لأي معنى هو ؟ قال : مثل رجل له عند آخر جناية وذنوب فهو يتعلّق بشوبه يتضرّع إليه ويخضع له أن يتجافى عن ذنبه .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن صفوان - أو رجل - عن صفوان ، عن ابن بکبر ، عن أبيه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال ، إن المزدلفة أكثر بلاد الله هواماً فإذا كانت ليلة الترویة نادى مناد من عند الله يا معشر الهوام ارحلن عن وفد الله ، قال : فتخرج في الجبال فتسمعها حيث لا ترى فإذا انصرف الحاج عادت .

## باب

## نادر

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام سے پوچھا گیا جبل پر ٹھہرنے کے متعلق کہ جب وہ داخل حرم نہیں تو کیوں مسجد مایا کعبہ اللہ کا ٹھہرے اور حرم اس کا دروازہ ہے جب تک وہ اسے آئے گا ارادہ کریں تو ان کو دروازہ پر تضرع و زاری کرنی چاہیے پوچھا گیا اور شعرا الحرام کو داخل حرم کیوں گیا کیا ۔ منسرایا اذن دخول کے حجاب ثانی کے پاس ٹھہرنا چاہیے ۔ جب ان کی تضرع و زاری زیادہ ہو تو ان کو اجازت دی جائے قربانی کی جب وہ اس طرح



اپنے نفس کی کثافت دور کر لیں اور ان گناہوں سے پاک ہو جائیں جو حجی بنے ہوئے تھے ان کے اور خدا کے درمیان، تو اذن دیا جائے زیارت کعبہ کا، کہا گیا روزہ کیوں حرام کیا گیا ایام تشریق میں؟ اس لئے کہ لوگ ذرا عین خدا ہو کر اس کے بہانہ ہوتے ہیں اور میزبان کے لئے یہ اچھا نہیں کہ اس کا بہانہ روزے سے ہو۔ پوچھا گیا کہ کعبہ کے پردوں سے تعلق رکھنے کا کیا مطلب؟ جب کسی کا آخری گناہ بھی رہ جائے تو اس کو چاہیے کہ غلاف کعبہ پر گریز و زاری کرے تاکہ ہر گناہ سے دور ہو جائے (مجمول)

۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفرؑ: "مزدلفہ اکثر بلاد اللہ ہے جب شب ترویہ آتی ہے تو اللہ کی طرف سے ایک مناد آتا کہ تباہی کے لئے کیڑے کوڑو خدا کی بارگاہ میں آئے والوں سے دور ہو جاؤ پس وہ پہاڑوں سے نکل کر غیر معلوم جگہ میں چلے جاتے ہیں اور ان کے جانے کے بعد آ جاتے ہیں۔ (رحمہ)

### ﴿باب ۱﴾

۱ (ان الله عز وجل حرم مكة حين خلق السماوات والارض)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علي بن النعمان، عن سعيد الأعرج عن أبي عبد اللهؑ قال: "إن قريشاً لما هدموا الكعبة وجدوا في قواعد حجر أ فيه كتاب لم يحسنوا قراءته حتى دعوا رجلاً قراه فإذا فيه: أنا الله ذو بكة حرمتها يوم خلقت السماوات والأرض ووضعتها بين هذين الجبلين وحفقتها بسمة أملاك حقاً (۱)"

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بکیر، عن زرارۃ قال: سمعت أبا جعفرؑ يقول: حرّم الله حرمه أن یختلی خلایه أو یعضد شجرة إلا إلا ذخر أو یصاد طیره

۳۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر، عن أبي عبد اللهؑ قال: لما قدم رسول الله ﷺ مكة يوم افتتحها فتح باب الكعبة فأمر بصور في الكعبة فطمست فأخذ بعضادي الباب فقال: لا إله إلا الله وحده لا شريك له صدق وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده ماذا تقولون وماذا أنظرون؟ قالوا: نظنّ خيراً أو نقول خيراً أخ كريم وابن أخ كريم وقد قدرت، قال: فإني أقول كما قال أخي يوسف: لا

تثريب عليكم اليوم يغفر الله لكم وهو أرحم الراحمين ، ألا إن الله قد حرم مكة يوم خلق السموات والأرض فهي حرام بحرام الله إلى يوم القيامة لا ينفر صيدها ولا بعض شجرها ولا يمتلي خلاها ولا تحل لقطتها إلا لمنشد فقال العباس : يا رسول الله ألا الإذخر فإنه للقبر والبيوت ؟ فقال رسول الله ﷺ : لا الإذخر .

۴۔ علمي بن ابراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قال رسول الله ﷺ : يوم فتح مكة : إن الله حرم مكة يوم خلق السموات والأرض وهي حرام إلى أن تقوم الساعة لم تحل لأحد قبلي ولا تحل لأحد بعدي ولم تحل لي إلا ساعة من نهار .

### باب

## اللہ نے مکہ کو صاحبِ حرمت بنایا ہے

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب قریش نے کعبہ کو گرایا تو اس کی بنیادوں میں ایک پتھر پایا جس پر کچھ لکھا تھا میں لوگ پروردگار کے ایک شخص کو تلاش کیا ، اس نے پڑھا ، میں مکہ کا مالک ہوں میں نے اسے صاحبِ حرمت بنایا ہے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کو ان دو پہاڑوں کے درمیان رکھا ہے اور اس کا طواف کرتے ہیں سات فرشتے (۲)۔
- ۲۔ فرمایا حضرت نے اللہ نے حرام کیا ہے اس کو کہ حرم کے اندر لگا گھاس پامال کی جائے سوائے سوکھی گھاس کے اور درخت نہ کا جائے اور پروردگار کا شکر نہ کیا جائے۔ (مؤلف)
- ۳۔ فرمایا جب رسول اللہ فتح مکہ کے بعد مکہ آئے تو آپ نے کعبہ کو گھولا اور حکم دیا کہ جو تمہاری بنی ہوئی ہیں وہ مٹا دی جائیں اور دروازہ کا پاؤں پکڑ کر فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ، اس نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور مخالف کو دھوکہ دیا ، اب بتاؤ تم کیا کہتے ہو ، اور میرے متعلق کیا گمان رکھتے ہو انھوں نے کہا نیکی کرنے کا ، آپ ہمارے آئین کریم ہیں اور آئین کریم کے فرزند ہیں آپ کو ہم پر ہر

طرح کی قدرت سے فرمایا میں تمہارے حق میں وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے کہا تھا کہ اب تم پر کوئی گناہ نہیں، اللہ رحم کرنے والا ہے آگاہ ہو کہ اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے مکہ کو صاحب حرمت بنایا ہے پس وہ قیامت تک بحرمت ایزدی محترم ہے اس میں شکار نہ کیا جائے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کا سبزہ نہ کھلا جائے اور اس میں گری پڑی چیز اٹھانا حلال نہیں مگر اعلان کرنے والے کے لئے، جیسا نے ہمایا رسول اللہ کیا (آخر ایک قسم کی خوشبودار گھاس جسے قبروں میں رکھتے ہیں اور جلانے کے لئے گھروں میں رکھتے ہیں) جو قبروں میں اور گھروں میں کام آتی ہے۔ فرمایا سوائے (اذخر کے)۔ (موثق)

۳۔ روز فتح مکہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش کے وقت سے خانہ کعبہ کو محترم بنایا ہے اور وہ محترم رہے گا روز قیامت تک، مجھ سے پہلے اور نہ میرے بغیر احرام داخل ہونا حلال نہیں، سوائے دن میں ایک ساعت کے لئے (حسن)

### باب ۱۳

(فی قولہ تعالیٰ: «ومن دخلہ کان آمناً»)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیمہ، عن ابن محبوب، عن عبد اللہ بن سنان، عن ائیمہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: سألتہ عن قول اللہ عز وجل: «ومن دخلہ کان آمناً» البیت عنی أم الحرم؟ قال: من دخل الحرم من الناس مستجیراً بہ فهو آمن من سخط اللہ ومن دخلہ من الوحش والطیر کان آمناً من أن یہاج أو یؤذی حتی یمخرج من الحرم.

۲۔ علی بن ابراہیم، عن ائیمہ، عن ابن ائیمہ، عن حماد، عن الحلبي، عن ائیمہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: سألتہ عن قول اللہ عز وجل: «ومن دخلہ کان آمناً» قال: إذا أحدث العبد فی غیر الحرم جنایۃ ثم فرّ إلى الحرم لم یسع لأحد أن يأخذہ فی الحرم ولكن یمنع من السوق ولا یمایع ولا یطعم ولا یسقی ولا یکلم، فأنه إذا فعل ذلك بہ یوشک أن یمخرج فیؤخذ وإذا جنی فی الحرم جنایۃ أقیم علیہ العبد فی الحرم لا تم یبع للحرم حرمتہ.

محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن سعید، عن القاسم بن محمد، عن

علی بن ابی حمزہ ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : سألته عن قول الله عز و جل : « ومن دخله كان آمناً » قال : إن سرق سارق بغير مكة أو جنى جناية على نفسه فقر إلى مكة لم يؤخذ مدام في الحرم حتى يخرج منه ولكن يمنع من السوق ولا يبيع ولا يجالس حتى يخرج منه فيؤخذ وإن أحدث في الحرم ذلك الحدث أخذ فيه .

### باب

## حرم خدا میں داخل ہونے والے کے لئے امان ہے

- ۱۔ میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا اور کہا یہاں خدا کے کعبہ مراد ہے یا حرم ، فرمایا جو حرم میں پناہ لینے کے لئے داخل ہوا وہ غضب الہی سے امن میں رہا اور جو وحشی جانور پرندہ اس میں داخل ہو گا نہ اسے ہٹایا جائے گا نہ ایذا پہنچانے جائے گا جب تک وہ اس سے نہ نکلے (حسن)
- ۲۔ میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا فرمایا جب کوئی بندہ حرم کے علاوہ کسی جگہ کوئی گناہ کرے اور پھانسی کا حرم میں آجائے تو کسی کو یہ حق نہیں کہ اسے حرم کے اندر گرفتار کر لے لیکن اسے خرید و فروخت اور کھانے پینے سے اور بات کرنے سے منع کریں اور اس کے بعد جب وہ نکلے تو گرفتار نہیں اور اگر حرم کے اندر جرم کرے تو وہ ہیں اس پر حد جاری کریں کیونکہ اس نے حرم کعبہ کی حرمت کو ضائع کیا ہے (حسن)
- ۳۔ میں نے پوچھا اس آیت کا مطلب ، فرمایا اگر کوئی مکہ کے علاوہ کہیں اور چوری کرے یا اپنے نفس کے متعلق کوئی گناہ کرے اور پھانسی کا حرم آجائے تو جب تک حرم کے اندر رہے گا پکڑا نہ جائے گا جب تک خود نہ نکلے لیکن نہ تو اس کے ساتھ خرید و فروخت کی جائے گی اور نہ ہم نشینی ، جب وہ باہر نکلے پکڑ لیا جائے اور اگر حرم کے اندر نہ نکلے جرم کرے تو وہیں پکڑ لیا جائے۔ (حسن)

### ﴿باب﴾

#### ﴿(الإلحاد بمكة والجنايات)﴾

- ۱۔ علی بن ابی راہیم ، عن أبیه ؛ وعن بن إسماعیل ، عن الفضل بن شاذان جمیعاً ، عن ابن ابی عمیر ، عن معاویة بن عمار قال : أتى أبو عبد الله علیہ السلام فی المسجد فقيل له : إن سباً من سباع الطیر علی الکعبة لیس یمر به شیء من حمام الحرم إلا ضرب به فقال :

انصبوا له واقتلوه فإنه قد أهدى.

۲۔ ابن امی عمیر، عن معاویہ قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام، عن قول الله عز و جل: «ومن يرد فيه بإلحاد بظلم» قال: كل ظلم إلحاد و ضرب الخادم في غير ذنب من ذلك الإلحاد.

۳۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن محمد بن الفضیل، عن أمی الصباح الكنانی قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز و جل: «ومن يرد فيه بإلحاد بظلم» فقال: «نذقه من عذاب أليم» فقال: كل ظلم بظلمه الرجل نفسه بمكة من سرقة أو ظلم أحد أرضیه من الظلم فإنی أراه الإلحاداً ولذلك كان یشتی أن یسكن الحرم.

۴۔ علی بن ابراهیم، عن أبیه؛ و محمد بن إسماعیل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن ابن امی عمیر، عن معاویة بن عمار قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل قتل رجلاً في الحل ثم دخل الحرم فقال: لا یقتل ولا یطعم ولا یستی ولا یباع ولا یؤدی حتی یموت من الحرم علیه الحد، قلت: فما تقول في رجل قتل في الحرم أو سرق؟ قال: لا یقتل من الحرم صاغراً إنه لم یبر للحرم حرمة وقد قال الله تعالى: «فمن اعتدى عليكم فاستعدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم» فقال: هذا هو في الحرم فقال: «لا عدوان إلا على الظالمين».

باب

## مکہ میں إلحاد و ارتکاب حرم

- ۱۔ امام علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے تو آپ سے کہا گیا ایک شکاری پرندہ کبوتر کے اوپر بیٹھا ہے جو چیز حرم پر ہے اگر قتل کر دے اسے مارنا ہے فرمایا اے پکڑو اور قتل کر دو کیونکہ اس نے جنگ کا ہے (مسن)
- ۲۔ میں نے اس آیت کے متعلق حضرت سے پوچھا، فرمایا ہر ظالم إلحاد ہے اور بے گناہ اپنے خدام کو مارنا یہ بھی إلحاد ہے (مسن)

- ۳۔ میں نے حضرت سے اس آیت کے متعلق پوچھا فرمایا ہر وہ ظلم جو کوئی اپنے نفس پر کرتا ہے لیکہ کے اندر چوری ہو یا کسی قسم کا ظلم کسی پر کرے تو میں اسے لٹکا دیتا ہوں ایسے شخص کو مکہ سے نکال باہر کیا جائے (مجمول)
- ۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے ایک شخص کو مقام حل میں قتل کیا اور اس کے بعد وہ حرم میں داخل ہو گیا۔ فرمایا وہاں اس کو قتل نہ کیا جائے بلکہ اس کو کھانے کو نہ دیا جائے نہ پینے کو نہ اس سے خرید و فروخت کی جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے باہر آئے اس وقت اس پر حد جاری کی جائے۔ میں نے کہا اور اس کے بارے میں کیا حکم ہے جو حرم کے اندر قتل کرے یا چوری کرے فرمایا حرم ہی میں اس پر حد جاری کی جائے۔ خدا فرماتا ہے جو تم پر ظلم کرے تم بھی اس پر کرو۔ مگر اتنا ہی قتلنا اس نے کیا ہے اور جبکہ امام علیہ السلام حرم میں تھے آپ نے فرمایا انہیں بے سزا مگر ظالموں کے لئے۔ (حسن)

### باب ۱۵

﴿اظہار السلاح بمکة﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن حریر، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: لا بد فی أن یدخل الحرم بسلاح، إلا أن یدخله فی جوالق أو یغیبہ۔ یعنی یلف علی الحدید شیئاً۔
- ۲۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسن، عن صفوان، عن شعیب العمر قوفی، عن اُبی بصیر، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: سألتہ عن الرّجل یرید مکة أو المدینة بکرہ أن یدخل معہ بالسلاح، فقال: لا بأس بأن یدخل بالسلاح من بلدہ ولكن إذا دخل مکة لم یظہرہ۔

### باب ۱۶

## مکہ میں ہتھیار لے جانا

- ۱۔ فرمایا حضرت نے کہ حرم میں ہتھیاروں کے ساتھ داخل نہ ہونا چاہیے ہاں اگر وہ نیاموں میں ہوں یا کسی چیز میں لپیٹے ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص مکہ یا مدینہ جانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کیا وہ مکہ وہ ہے کہ وہ بہتیارے کر نیلے۔ فرمایا اپنے شہر سے لے کر بائیں کوئی حرج نہیں، لیکن جب داخل مکہ ہو تو اسے چھپالے (۴)

### ﴿باب ۱۱﴾

#### ﴿بِسْ نِیَابِ الْکَعْبَةِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَتَبَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَمَّا يَصِلُ إِلَيْنَا مِنْ نِیَابِ الْکَعْبَةِ هَلْ يَصْلَحُ لَنَا أَنْ نَلْبِسَ شَيْئًا مِنْهَا؟ قَالَ: يَصْلَحُ لِلصَّيَّانِ وَالْمَصْحَافِ وَالْمُخَدَّةِ تَبْتَغِي بِذَلِكَ الْبَرَكَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

### باب ۱۲

## بِسْ کَعْبہ کا پہننا

۱۔ میرے پوچھا بیس کعبہ سے اگر کچھ مل جائے تو کیا ہم اس سے کوئی چیز از قسم بیس بنا کر پہن سکتے ہیں فرمایا جھوٹے پتھروں کے لئے حصول برکت کے واسطے یا قسم آن کا جزو دان یا جلد پر چڑھانا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا استعمال کرنا اور ضرر و خت کرنا جائز ہے۔ (۴)

### ﴿باب ۱۳﴾

#### ﴿كَرَاهَةُ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ تَرَابِ الْبَيْتِ وَحِصَاہُ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ تَرَبَةِ مَا حَوْلَ الْكَعْبَةِ وَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا رَدَّهُ.

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَخَذْتُ سَكًّا مِنْ سَكِّ <sup>(۲۶)</sup> الْمَقَامِ وَتَرَابًا مِنْ تَرَابِ الْبَيْتِ وَسَبَّحْتُ حَصِيَّاتٍ، فَقَالَ: بَشْنِ مَا صَنَعْتَ أَمَّا التَّرَابُ

و الحصار فردہ .

۳۔ أحمد بن مهران ، محمد بن حذافہ ، عن محمد بن سنان ، عن حذیفہ بن منصور قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن عمي كس الكعبة وأخذ من ترابها فنحن نتداوي به ؟ فقال : ردّه إليها .

۴۔ حمید بن زیاد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن زيد الشحام قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أخرج من المسجد في ثوبي حصاة قال : فردّها أو اطرحها في مسجد .

باب

## کعبہ کی مٹی یا سنگریزہ اٹھا کر لے جانا مکرمہ ہے

- ۱۔ حضرت نے فرمایا کسی کے لئے سزا واد نہیں کہ کعبہ کے ارد گرد کی مٹی اٹھائے اور اگر اٹھا لے تو اسے لوٹا دے۔ (۲)
- ۲۔ میں نے حضرت سے کہا میں مقام ابراہیم سے کچھ خوشبو اور بیت اللہ کی مٹی اور سات کنکریاں لے لی ہیں فرمایا بڑا کیا مٹی اور کنکریاں واپس کر دو (۳)
- ۳۔ میں نے کہا میرا چچا بیت اللہ میں جھاڑو دیتا ہے اور اس کی خاک رکھ لیتا ہے تو کیا ہم اس سے علاج امراض کر سکتے ہیں فرمایا اسے لوٹا دو (۴)
- ۴۔ میں نے کہا میں مسجد نبوی سے ٹکٹا ہوں تو میرے لباس میں کچھ کنکریاں ہوتی ہیں فرمایا انہیں لوٹا دو یا کسی مسجد میں رکھ دو۔ (۵)

﴿باب﴾

﴿کراہیۃ المقام بمکة﴾

- ۱۔ محمد بن یحیی ، عن محمد بن الحسین ، عن علی بن حکم ؛ و صفوان ، عن العلاء ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا ينبغي للرجل أن یقیم بمکة سنة قلت : کیف یضغ ؟ قال : یتحول عنها ولا ینفی لاحد أن یرفع بناء فوق الکعبة .



وروي أن المقام بمكة يقسمي القلوب .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن ذکرہ ، عن ذریح ، عن اُبی بصیر ، عن اُبی عبد اللہ ؑ [ قال : ] إذا فرغت من نسكك فأرجع فإتہ أشوق لك إلى الرجوع .

باب

## مکہ میں کراہتِ قیام

- ۱۔ فرمایا کسی شخص کو نہیں چاہیے کہ وہ ایک سال مکہ میں قیام کرے اور نہ یہ کہ کعبہ کے اوپر کوئی عمارت بنائے (۱۴)
- ۲۔ ایک روایت میں ہے کہ مکہ میں قیام دنوں کو سخت بُرا دیتا ہے فرمایا جب تم اعمالِ حج سے فارغ ہو جاؤ تو واپس جاؤ تاکہ پھر آنے کا شوق باقی رہے۔ (برسل)

### باب ۱

﴿شجر الحرام﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد بن اُبی نصر ، عن عبد الکرم ، عن ذکرہ ، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال : لا تنزع من شجر مكة إلا النخل وشجر الفاكهة .
- ۲۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن حماد ، عن حریر ، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال : كل شيء ينبت في الحرم فهو حرام على الناس أجمعين .
- ۳۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی نصر ، عن اُبی حنیبلہ ، عن إسحاق بن یزید قال : قلت لأبي جعفر ؑ : الرجل يدخل مكة فيقطع من شجرها قال : اقطع ما كان داخلا عليك ولا تقطع ما لم يدخل منزلك عليك .
- ۴۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن

ابن ابی عمیر، عن معاویۃ بن عمار قال: قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام: شجرۃ أصلہا فی الحلّ و فرعہا فی الحرم، فقال: حرّم أصلہا لمکان فرعہا، قلت: فان أصلہا فی الحرم و فرعہا فی الحلّ فقال: حرّم فرعہا لمکان أصلہا.

۵۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد، عن حریر، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: یغلی عن البعر فی الحرم یا کلل ماشاء.

۶۔ الحسن بن عہد، عن معلى بن عہد، عن الحسن بن علی الوشاء، عن حماد ابن عثمان، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الشجرۃ یقلعہا الرّجل من منزله فی الحرم، قال: إن بنی المنزل و الشجرۃ فیہ قلیس لہ أن یقلعہا و إن کانت نبت فی منزله و هو لہ فایقلعہا.

## باب

## شجر حرم

- ۱۔ فرمایا حضرت نے مکہ کے درخت سے کوئی چیز توڑی جائے سوائے خرما یا پھل والے درختوں کے پھل کے۔
- ۲۔ فرمایا ہر وہ شے جو حرم میں آگے تمام لوگوں پر حرام ہے۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مکہ میں داخل ہوا اور اس کا درخت کاٹے۔ فرمایا جو حصہ تہکے گھر میں ہے اسے کاٹو اور جو تہکے گھر سے خارج ہے اسے قطع نہ کرو۔ (رض)
- ۴۔ میں نے کہا ایک درخت کی جو مقام حل میں ہے اور شاخ حرم میں، فرمایا جو شاخ کاٹ کر حرم میں لایا جائے اس کا حرم میں لانا حرام ہے اور شاخ حل میں، فرمایا اس کا حرم میں لانا حرام ہے۔ (حسن)
- ۵۔ فرمایا اور وہ مکہ حرم میں چھوڑ دو جو چاہے کھائے (حسن)
- ۶۔ میں نے پوچھا اس درخت کے باسے میں ہے ایک شخص جس کا گھر حرم میں ہے اکھاڑتا ہے فرمایا اگر اس نے گھر بنایا اور وہ درخت پہلے سے وہاں تھا تو اسے نہیں اکھاڑے گا اور اگر گھر بنانے کے بعد چھوڑتا ہے تو اسے اکھاڑ سکتا ہے (رض)

### ﴿باب ۲﴾

﴿ما یذبح فی الحرم وما یشترک به منه﴾

- ۱۔ عذۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن عبد الکرم ، عن أبي بصیر ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا یذبح بمكة إلا الإبل والبقر والغنم والدجاج .
- ۲۔ علی بن ابراهیم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمیر ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ما کان یصف من الطیر فلیس لك أن تخرجه وما کان لا یصف فلك أن تخرجه ؛ قال : و سأله عن دجاج الحیش ، قال : لیس من الصيد إنما الصيد ما طار بین السماء والأرض .
- ۳۔ علی بن ابراهیم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمیر ، عن جمیل بن دراج ، عن محمد بن مسلم قال : سئل أبو عبد الله عليه السلام و أنا حاضر عن الدجاج الحشی یشترک به من الحرم فقال : إنها لا تستقل بالطیران .

### باب ۱

## حرم میں کیا ذبح کیا جائے اور کیا نکالا جائے

- ۱۔ فرمایات ذبح کیا جائے مکہ میں مگر اونٹ گائے ، بکری ، مرغی (۴)
- ۲۔ فرمایا جو پرندے صفت باشندہ کہ اڑتے ہیں تو ان کو حرم سے باہر نہیں نکالا جائے گا اور جو پرندہ نہیں کرتے ان کو نکال دیا جائے ۔ میں نے کہا اور حبشی مرغی ، فرمایا وہ شکاریں داخل نہیں ، شکاریں داخل وہ پرندے ہیں جو آسمان اور زمین کے درمیان اڑتے ہیں (حسن)
- ۳۔ ایک شخص نے حبشی مرغی کے متعلق پوچھا جو حرم سے نکالی جائے فرمایا کچھ حرج نہیں کیونکہ وہ مستقل پرندہ اور کرنے والی نہیں (حسن)

## باب ٢١

﴿صيد الحرم وما يجب فيه الكفارة﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا كنت حلالاً قتلته الصيد في الحل ما بين البريد إلى الحرم فليك جزاؤه فإن قُتِلَ عينه أو كسرت قرنه أو جرحته تصدقت بصدقة .

٢ - علي ، عن أبيه ، وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن رجل أهدى له حمام أهلي وهو في الحرم فقال : إن هو أصاب منه شيئاً فليصدق بمنه نحواً مما كان يسوي في القيمة .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن مشي بن عبد السلام ، عن محمد بن أبي الحكم قال : قلت لعلام لنا : هبنا ، لنا غداً ، فأخذ طياراً من الحرم فذبها وطبخها فأخبرت أبا عبد الله عليه السلام فقال : ادفعها وأفد كل طائر منها .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، وعبد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن الصيد يصاد في الحل ثم يجاء به إلى الحرم وهو حي ، فقال : إذا أدخله إلى الحرم حرم عليه أكله وإمساكه فلا تشتريه في الحرم إلا مذبوحاً ذبح في الحل ثم جئ به إلى الحرم مذبوحاً فلا بأس للحلال .

٥ - علي ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن زرارة أن الحكم سأل أبا جعفر عليه السلام عن رجل أهدى له حمامة في الحرم مقصورة ، فقال أبو جعفر عليه السلام : انتفها وأحسن إليها . وأعطها حتى إذا استوى ريشها فحلى سبيلها .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم ، عن مشي بن عبد السلام ، عن كرب الصيرفي قال : كنا جماعة فاشترينا

طيراً فقصصناه ودخلناه مكة فغاب ذلك علينا أهل مكة فأرسل كرب إلى أبي عبد الله عليه السلام فسأله فقال : استدعوه رجلاً من أهل مكة مسلماً أو امرأة مسلمة فإذا استوى خلوها سبيله .

٧- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : من أصاب طيراً في الحرم وهو محلّ فعليه القيمة و القيمة درهم يشتري به علماً لحمام الحرم .

٨- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن خالد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : في رجل ذبح حمامة من حمام الحرم ، قال : عليه الفداء ، قلت : فيأكله ؟ قال : لا ، قلت : فيطرخه قال : إذا يكون عليه فداء آخر ، قلت : فما يصنع به ؟ قال : يدفنه .  
٩- عدة عن أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن مشي الخياط عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألت عن رجل خرج بطير من مكة إلى الكوفة قال : يرده إلى مكة .

١٠- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : في الحمامة درهم وفي الفرج نصف درهم وفي البيضة ربع درهم .

١١- عدة عن أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رماح ، عن ابن بكير قال : سألت أحدهما عليه السلام عن رجل أصاب طيراً في الحلّ فاشتراه فأدخله الحرم فمات ، فقال : إن كان حين أدخله الحرم خلّى سبيله فمات فلا شيء عليه وإن كان أمسكه حتى مات عنده في الحرم فعليه الفداء .

١٢- أبو علي الأشعري ، عن محمد بن الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل رمى صيداً في الحلّ فمضى برميته حتى دخل الحرم فمات أعليه جزاؤه ؟ قال : لا ، ليس عليه جزاؤه لأنه رمى حيث رمى وهو له حلال إنما مثله ذلك مثل رجل نصب شركاً في الحلّ إلى جانب الحرم فوقع فيه صيد فاضطرب الصيد حتى دخل الحرم فليس عليه جزاؤه لأنه

كان بعد ذلك شيء، فقلت: هذا القياس عند الناس، فقال: إنما شبهت لك شيئاً بشيء.

١٣ - صفوان بن يحيى، عن زياد أبي الحسن الواسطي، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال: سألته، عن قوم قفلوا على طائر من حمام الحرم الباب فمات؛ قال: عليهم بقيمة كل طير درهم [ نصف ] يعلق به حمام الحرم.

١٤ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد؛ وعلي بن إبراهيم، عن أبيه جميعاً عن ابن محبوب، عن ابن رئاب، عن مسمع بن عبد الملك، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل حل في الحرم رمى صيداً خارجاً من الحرم فقتله قال: عليه الجزاء لأن الآفة جاءت من قبل الحرم؛ قال: وسألته عن رجل رمى صيداً خارجاً من الحرم في الحل فتعامل الصيد حتى دخل الحرم، فقال: لحمه حرام مثل الميتة.

١٥ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن علي، عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول: في حمام مكة الطير الأهلي غير حمام الحرم من ذبح طيراً منه وهو غير محرم فعليه أن يتصدق بصدقة أفضل من ثمنه فإن كان محرماً نشأه عن كل طير.

١٦ - أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن بونس بن يعقوب قال: أرسلت إلى أبي الحسن عليه السلام أن أأخذ لي أحملاً من المدينة فذهبت بها إلى مكة فاعتمرنا وأقمنا إلى الحج ثم أخرجنا الحمام معنا من مكة إلى الكوفة فعلمينا في ذلك شيء؛ قال للرسول: إنني أظنهن كن فرهة قال له: يذبح مكان كل طير شاة.

١٧ - أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن ابن مسكان عن إبراهيم بن ميمون قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: رجل تنف حمامة من حمام الحرم قال: يتصدق بصدقة على مسكين ويعطي باليد التي تنف بها فإنه قد أوجعه.

١٨ - محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن منصور ابن حازم قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: أهدني لنا طائر مذبوح بمكة فأكله أهلي فقال: لا يرى به أهل مكة بأساً، قلت: فأى شيء تقول أنت؟ قال: عليهم ثمنه.

١٩ - بعض أصحابنا، عن أبي جرير القمي قال: قلت لأبي الحسن عليه السلام: نشترى

الصقور فندخلها الحرم فلنا ذلك فقال كل ما أدخل الحرم من الطير مما يصف جناحه  
فقد دخل مأمنه فدخل سيله .

٢٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن  
يزيد بن خليفة قال : كان في جانب بيتي مكمل فيه بيضتان من حمام الحرم فذهب  
الغلام يكتب المكمل وهو لا يعلم أن فيه بيضتين فكسرها فخرجت ، فلقيت عبد الله بن  
الحسن فذكرت ذلك له فقال : تصدق بكفتين من دقيق ، قال : ثم لقيت أبا عبد الله  
عليه السلام بعد فأخبرته فقال : ممن طيرين تعلم به حمام الحرم ، فلقيت عبد الله بن الحسن  
فأخبرته ، فقال : صدقك حدث به فأنما أخذ من آياته .

٢١ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، وأبو علي الأشعري ، عن محمد بن  
عبد الجبار ، عن صفوان ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام  
عن فرخين مسرولين ذبعتهما وأنا بمكة فقال لي : لم ذبعتهما ؟ فقلت : جاءني بهما  
جارية من أهل مكة فسألني أن أذبهما فظننت أنني بالكوفة ولم أذكر الحرم ، فقال :  
عليك قيمتهما ، قلت : كم قيمتهما ؟ قال : درهم وهو خير منهما .

٢٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ،  
عن داود بن فرقد قال : كنا عند أبي عبد الله عليه السلام بمكة وداود بن علي بها فقال لي  
أبو عبد الله عليه السلام : قال لي داود بن علي ما تقول يا أبا عبد الله في قماري اصطدناها و  
قصيناها ؟ فقلت : تنف وتعلم فإذا استوت خلني سيلا .

٢٣ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن مثنى قال : خرجنا  
إلى مكة فاصطادت النساء قمرية من قماري أمج حيث بلغنا البرد فنفت النساء جناحه  
ثم دخلوا بها مكة فدخل أبو بصير علي أبي عبد الله عليه السلام فأخبره فقال : تنظرون امرأة  
لأبأس بها فتعطونها الطير تعلمه وتمسكه حتى إذا استوى جناحه خلته .

٢٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عيسى ، عن  
عمران الحلبي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ما يكره من الطير ؟ فقال : ما صفت علي  
رأسك .

۲۵۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن البرقي، عن داود بن أبي يزيد الطمار عن أبي سعيد المکاري قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: رجل قتل أسداً في الحرم، قال: عليه كبش يذبحه.

۲۶۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن محبوب، عن ابن رئاب، عن بکیر ابن أعین، عن أحمد بن محمد عليه السلام في رجل أصاب طيلاً في الحل فاشتره فأدخله الحرم فمات الطي في الحرم، فقال: إن كان حين أدخله الحرم خلى سبيله فمات فلا شيء عليه وإن كان أمسكه حتى مات عنده في الحرم فعليه الفداء.

۲۷۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد؛ وأحمد بن محمد جميعاً، عن ابن أبي نصر قال: أخبرني حمزة بن الیسع قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الفهد يشتري بمنى ويخرج به من الحرم فقال: كل ما أدخل الحرم من السبع مأسوراً فعليك إخراجة.

۲۸۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن جعفر، عن أبيه، عن علي عليه السلام أنه سئل عن شجرة أصلها في الحرم وأغصانها في الحل على غصن منها طائر رماه رجل فصرعه، قال: عليه جزاؤه إذا كان أصلها في الحرم.

۲۹۔ علي، عن أبيه، عن ابن محبوب، عن مالك بن عطية، عن عبد الله بن أعين قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل أصاب صيداً في الحل فربطه إلى جانب الحرم فمضى الصيد برباطه حتى دخل الحرم والرباط في عنقه فأجره الرجل بحبله حتى أخرجه من الحرم والرجل في الحل، فقال: ثمه ولحمه حرام مثل الميتة.

### باب

## حرم میں شکار کرنا اور اس کا کفارہ

- ۱۔ فرمایا حضرت نے اگر تم حمل ہوا در مقام میں میں پریدا در حرم کے درمیان تم نے شکار کیا تو اس کا بدلہ دینا ہوگا اور اگر ایک لکھ پھوڑ دی ہے یا سینک توڑ دیا ہے تو صدقہ دینا ہوگا۔
- ۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جسے حرم کے اندر کسی نے پالتو کبوتر کا ہدیہ دیا ہو فرمایا اگر اس نے جانور کو



ہلاک کیا ہو تو اس کی قیمت کی رقم تصدق کرے (رحن)

- ۳۔ میں نے کہا، میں نے اپنے غلام سے کہا کھانا تیار کر اس نے حرم کا ایک پرندہ پکڑ کر ذبح کیا اور پکا لیا حضرت نے فرمایا اس کھانے کو ذبح کر دو اور اسی جنس کا ایک پرندہ بدلہ میں دو۔ (۴)
- ۴۔ حضرت سے پوچھا گیا اس شکار کے متعلق جو حل میں کیا جائے پھر حرم میں لایا جائے فرمایا جب حرم میں لایا جائے تو اس پر کھانا حرام ہے اور اس کا روکے رہنا بھی حرم میں خریدار نہ جائے مگر اس کا گوشت جو مقام حل میں ذبح کیا گیا ہو پھر حرم میں لایا جائے تو اس شخص کے لئے جائز ہے جو احرام باندھے ہوئے نہ ہو۔ (۵)
- ۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس حرم میں ایک آدمی کبوتر کا بلیہ لایا جس کے پر کٹے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اس کے کٹے پر زور دے اور اسے دانے پانی لے اور جب تک اس کے نئے پر پھوٹیں اس سے اچھا بڑا ذکر، جب نئے پر پھوٹ آئیں تو اسے چھوڑ دینا۔ (۶)
- ۶۔ ہمارے جماعت نے ایک پرندہ خرید اہم نے اس کو فنیج کر دیا اور اسے لے کر مکہ آئے اہل مکہ نے ہم پر اعتراض کیا۔ کہ نبی حضرت ابو عبد اللہ سے اس کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ طائر ذوال من کی سی مائیں عربیہ عورت کے سپرد کر دو اور جب اس کے نئے پر پھوٹ آئیں تو اسے آزاد کر دو۔ (مجموع)
- ۷۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو حل حرم کے اندر کسی پرندے کو اذیت دے تو اس پرندے کی قیمت اسے درہم کی صورت میں دینی ہوگی اور اس قیمت سے طہور حرم کے لئے نذر خرید جائے گا۔ (۷)
- ۸۔ راوی نے پوچھا اس شخص کے پاسے میں جو حرم کے کبوتر کو ذبح کرے، فرمایا اسے فدیہ دینا ہوگا۔ میں نے کہا پھر کھائے فرمایا نہیں، اس صورت میں اسے دوسرا فدیہ دینا پڑ جائے گا۔ میں نے کہا پھر کیا کرے۔ فرمایا ذبح کر دو۔ (مجموع)
- ۹۔ میں نے پوچھا ایک شخص مکہ سے پرندہ لے کر کو فدیہ کیا فرمایا اسے نوٹا دینا چاہیے (رحن)
- ۱۰۔ فرمایا کبوتر کا کفارہ ایک درہم ہے چوڑے کا نصف درہم اور دانے کا طہ درہم۔ (رحن)
- ۱۱۔ اگر کسی مقام حل میں پرندہ پکڑا اور ایک شخص اسے خرید کر داخل حرم ہو اور وہ مر جائے۔ فرمایا اگر حرم میں آگے اسے آزاد کر دیا تھا اور پھر وہ مر گیا تو کوئی کفارہ نہیں اور اگر روکے رہا اور مر گیا تو کفارہ دینا ہوگا۔ (رحن)
- ۱۲۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے شکار کے چمڑا اہتمام جن میں وہ، توڑ کر حرم میں داخل ہو گیا اور وہاں مر گیا۔ فرمایا کیا اس پر فدیہ ہے فرمایا نہیں اس لئے کہ جب اس نے تیرا را تو وہ اس کے لئے حلال تھا اس کی مثال اس شخص کی ہے جو حال مقام حل میں پکھائے حرم کی سمت اور اس میں شکار آ پھنسنے اور وہ توڑ کر نکل جائے اور حرم میں داخل ہو تو اس پر کفارہ نہیں کیونکہ یہ امر بعد میں واقع ہوا میں نے کہا لوگوں کا تیس یہی ہے فرمایا نہیں تمہیں ایک شے کا مشبہ دوسری پر ہوا۔ (۸)

- ۱۳۔ میں نے کہا کچھ لوگوں نے حرم کے ایک کبوتر پر دروازہ بند کر لیا اور وہ مر گیا۔ فرمایا ان پر پورے کبوتر کی قیمت نصف درہم کفارہ ہوگا جس سے حرم کے کبوتروں کو دان دیا جائے گا۔ (۴)
- ۱۴۔ میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حرم میں چل ہوا درحرم کے باہر لے شکار کو تیراے اور وہ مر جائے فرمایا اس پر کفارہ ہے کیونکہ طاسر پر جو آفت آئی وہ حرم کی طرف سے آئی، میں نے پوچھا ایک شخص نے حرم کے باہر سے تیر مارا، مقام محل سے شکار بھاگ کر حرم میں داخل ہو گیا۔ فرمایا اس کا گوشت مردار کی طرح حرام ہے۔ (۵)
- ۱۵۔ فرمایا مکہ کے پالتو کبوتر کے متعلق جو حرم کے کبوتروں میں سے نہ ہو کہ جو بغیر احرام کی حالت کے اسے ذبح کرے گا تو اس کو صدقہ دینا ہوگا جو اس کی قیمت سے زیادہ ہو، اگر محالت احرام ایسا کیا ہے تو ایک بکری ہر طاسر کے بدلے دینا ہوگی۔ (موثق)
- ۱۶۔ میں نے کہا میرا ایک بھائی ہے اس نے کچھ کبوتر مدینہ سے خریدے، ہم ان کو لے کر مکہ گئے، عبد المجاہد نے اور حرم کے لئے وہاں بٹھہرے، پھر ہم ان کبوتروں کو لے کر کوٹھ گئے، تو کیا ہمیں اس کے متعلق کچھ کفارہ دینا ہوگا، آپ نے فرمایا یہ ان کے متعلق سستی کی گئی لہذا ہر کبوتر کے مقابل ایک بکری ذبح کی جائے۔ (موثق)
- ۱۷۔ میں نے کہا ایک شخص نے حرم کے ایک کبوتر کے پر ٹوچ ڈالے فرمایا ایک مسکین کو صدقہ دے اور اسی ہاتھ سے دے جس سے پر اکھاڑے ہیں کیونکہ اس سے اذیت دی ہے۔ (۶)
- ۱۸۔ میں نے کہا ہمارے لئے ایک ذبح کیا ہوا پرندہ تحفہ بھیجا گیا ہمارے اہل وعیال نے اسے کھا لیا اہل مکہ نے اعتراض تو نہیں کیا آپ کیا فرماتے ہیں فرمایا اس کی قیمت اس کو دینی ہوگی۔
- ۱۹۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے کہا ہم نے شکر سے خریدے ہم نے حرم میں انھیں بچھوڑ دیا فرمایا ہر درہ پرندہ جو پر مار کر اڑ لے جب وہ جائے امن میں داخل ہو جائے تو اسے چھوڑ دو۔ (مجموع)
- ۲۰۔ میرے گھر میں ایک کونڈ میں زنبیل لٹکی تھی جس میں حرم کے کبوتر کے دو انڈے رکھے تھے لڑکے نے زنبیل کو الٹ دیا آ پتہ نہ تھا کہ اس میں انڈے ہیں وہ اس نے توڑ دیئے۔ میں نے عبد اللہ بن اسلم سے اس کے متعلق پوچھا انھوں نے کہا دو مسکین آٹا دے دو، پھر میں عبد اللہ سے ملاحظہ فرمایا دو پرندوں کی قیمت دو تاکہ اس سے حرم کے کبوتروں کے لئے دانہ دیا جائے۔ میں نے عبد اللہ بن اسلم سے کہا۔ انھوں نے جو کچھ فرمایا ہے اپنے آپ سے اخذ کر کے فرمایا ہے۔
- ۲۱۔ میں نے کہا مکہ میں میں نے دو چوڑے ذبح کئے۔ حضرت نے پوچھا کیوں، میں نے کہا مکہ کی ایک گینڈے مجھ سے ان کے ذبح کرنے کی درخواست کی تھی، میں اس خیال میں رہا کہ میں کونڈ میں ہوں حرم کا خیال دل سے نکل گیا۔ فرمایا ان دونوں کی قیمت تم کو دینی ہوگی میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا ایک درہم، یہ ان دونوں سے بہتر ہے۔ (۷)
- ۲۲۔ میں نے کہا ہم نے کچھ قریاں بکریں اور ان کو قیش کر دیا۔ فرمایا ان کے پر ٹوچ ڈالو، ان کو پر درش کر دجئے پر

بھوٹ آئیں تو ان کو آزاد کر دو۔ (۲۴)

۲۳۔ ہم مکہ کی طرف چلے عورتوں نے الحج (نام مقام) کی ایک قمری پکڑ لی جب مقام پر پہنچے تو عورتوں نے اس قمری پر بندے کے پر توجہ لئے پھر مکہ میں داخل ہوئے۔ ابو بصیر حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس امر کی اطلاع دی فرمایا عورتوں کو مہلت دو کہ وہ اس قمری کو دانہ پانی دیں اور اس کی نگرانی کریں جب اس کے بازو ٹھیک ہو جائیں تو چھوڑ دیں۔ (مؤثق)

۲۴۔ میں نے پوچھا طہور میں کسی کی حرمت ہے۔ فرمایا جو مستقلاً اڑنے والے ہیں۔ (مض)

۲۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے شیر کو حرم میں قتل کیا فرمایا ایک بھیڑ کو وہ ذبح کرے۔

۲۶۔ ایک آدمی نے بک ہرن کو پکڑا دوسرے نے اسے خریدا اور حرم میں داخل کر دیا ہرن وہاں مر گیا۔ اگر حرم میں داخل کرتے وقت ہرن کو آزاد کر دیتا تھا تو اس کا کوئی کفارہ نہیں اور اگر اسے روکے رہا ہے اور اسی حالت میں وہ مر گیا تو اسے فدیہ دینا ہوگا۔

۲۷۔ میں نے حضرت سے سنا کہ وہ ایک روز بڑھاپے کے متعلق پوچھا کہ اگر کوئی درندہ چیتا یا تیندو داخل حرم ہو جائے فرمایا اس کا نکال دینا تم پر واجب ہے۔

۲۸۔ اگر ایک درخت کی جڑ حرم میں ہو اور شاخیں حل میں اور وہاں کسی شاخ پر بیٹھے طائر کو کوئی مار کر اسے مرنے یا اس پر ہلکے مار دینا لازم ہوگا۔ (مجموع)

۲۹۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے حل میں جا توڑ پکڑا ہوا اور اسے حرم کے قریب باندھ دیا ہو وہ جانور مع رستی کے حرم میں چلا جائے رستی اس کی گھڑی میں ہو اور شخص مقام حل میں رہے کہ اس رستی کو کھینچے اور حرم سے نکال دے فرمایا اس کی قیمت یا اس کا گوشت مردار کی طرح اس پر حرام ہوگا۔ (مض)

### باب ۲۲

﴿لُقْطَةُ الْحَرَمِ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن ابراہیم بن عرقال :

قال أبو عبد اللہ ﷺ : اللُقْطَةُ لِقَطَاتِ الْحَرَمِ تَعْرِفُ سَنَةَ فَإِنْ وَجَدْتَ صَاحِبَهَا وَإِلَّا تَصَدَّقْتَ بِهَا ، وَلِقْطَةُ غَيْرِهَا تَعْرِفُ سَنَةَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَالْأُفْضَى كَسْبِيلَ مَالِكٍ

۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن اسماعیل بن مرزبان، عن یونس، عن فضیل

ابن یسار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يجد اللقطة في الحرم ، قال : لا يمسه . وأما أنت فلا بأس لأنك تعرفها .

۳۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن ابی عمیر ، عن فضیل بن عزدان قال : كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فقال له الطيَّار : إني وجدت ديناراً في الطواف قد انصحق كتابته فقال : هو له .

۴۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عیسیٰ ، عن محمد بن رجاء ، الارجاني قال : كتبت إلى الطيب عليه السلام أني كنت في المسجد الحرام فرأيت ديناراً فأهويت إليه لأخذه فإذا أنا بآخر ثم بحثت الحصى فإذا أنا بشالك فأخذتها فعرقتها فلم يعرفها أحد فما ترى في ذلك ؟ فكتب : فهمت ما ذكرت من أمر الدنانير فان كنت محتاجاً فتصدق بثلاثها وإن كنت غنياً فتصدق بالكل .

باب

## نقطہ حرم

- ۱۔ گری پڑی چیز دو قسم کی ہے اول جو حرم میں ملے تو ایک سال تک اس کا تعاقب کر لیا جائے اگر اس کا مالک مل جائے تو اسے دیدے اور نہ ملے تو اسے تصدق کر دے ، دوسرے جو حرم کے علاوہ اگر کہیں اور ملے تو ایک سال تک اس کا تعاقب کر لیا جائے اگر مالک مل جائے تو اسے دے دے اور نہ ملے تو اپنے پاس رکھے (حسن)
- ۲۔ فضل بن یسار کہتے ہیں میں نے حضرت سے پوچھا اس نقطہ کے متعلق جو حرم میں ملے فرمایا اس کو نہ چھوئے لیکن ہتھلے سے حرج نہیں کیونکہ تم تعاقب کرو گے (مجموع)
- ۳۔ ایک شخص نے پوچھا میں نے طواف کرتے ہوئے ایک دینار پایا جس کی تحریر مٹی تھی ، فسر دیا یا وہ تم اپنے پاس رکھو
- ۴۔ میں حضرت کو لکھا میں مسجد الحرام میں تھا میں نے ایک دینار پڑا ہوا دیکھا میں اسے لینے کے لئے جھکا تو دوسرا نفر آیا میں نے سگریزوں کو ٹھولا تو تیسرا ملا میں نے ان کو ملے لیا آپ ان کے ہاتھ میں کیا فرماتے ہیں حضرت نے لکھا تم نے دیناروں کے متعلق جو لکھا ہے اگر تم محتاج ہو تو تیسرا حصہ تصدق کر کے اپنے ہفت میں لاؤ اور اگر غنی ہو تو کل تصدق کر دو (مجموع)

## باب ٢٣

### فضل النظر إلى الكعبة

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة قال : كنت قاعداً إلى جنب أبي جعفر عليه السلام وهو عتبت مستقبل الكعبة ، فقال : أما إن النظر إليها عبادة فجاءه رجل من بجيلة يقال له : عاصم بن عمر فقال لأبي جعفر عليه السلام : إن كعب الأخبار كان يقول : إن الكعبة تسجد لبيت المقدس في كل غداة ، فقال أبو جعفر عليه السلام : فما تقول فيما قال كعب ، فقال : صدق ، القول ما قال كعب فقال أبو جعفر عليه السلام : كذبت وكذب كعب الأخبار ممك ، وغضب ؛ قال زرارة ما رأيته استقبل أحداً يقول كذبت غيره ثم قال : ما خلق الله عز وجل بقعة في الأرض أحب إليه منها - ثم أومأ بيده نحو الكعبة - ولا أكرم على الله عز وجل منها لها حرم الله الأشهر الحرم في كتابه يوم خلق السموات والأرض ثلاثة متواليه للحج : شوال وذو القعدة وذو الحجة وشهر مفرد للعمرة [وهو] رجب .

٢ - وبهذا الإسناد ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله تبارك وتعالى حوّل الكعبة عشرين ومائة رحمة منها ستون للطائفين وأربعون للمصلين وعشرون للناظرين .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي عبد الله الخزّاز ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن للكعبة للحظة في كل يوم يغفر لمن طاف بها أو حن قلبه إليها أو حبسه عنها عذر .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن الحسن بن علي عن ابن رباح ، عن سيف التمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من نظر إلى الكعبة لم يزل تكتب له حسنة وتمحى عنه سيئة حتى ينصرف ببصره عنها .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : النظر إلى الكعبة عبادة والنظر إلى الوالد عبادة والنظر إلى الإمام عبادة ؛ وقال

من نظر إلى الكعبة كتبت له حسنة ومحيت عنه عشر سيئات

۶۔ محمد بن یحییٰ عن أحمد بن محمد، عن ابن أبي عمير، عن علي بن عبد العزيز، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: من نظر إلى الكعبة بمعرفة فغفر من حقننا وحرمتنا مثل الذي عرف من حقننا وحرمتنا غفر الله له ذنوبه وكفاه هم الدنيا والآخرة.

### باب

## کعبہ پر نظر کرنا عبادت ہے

آپ نے

۱۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پہلو میں بیٹھا تھا حضرت دروازہ قسطنطنیہ میں سے فرمایا اس کی طرف نظر کرنا عبادت ہے مگر وہ کعبہ کا ایک شخص حاکم بن عمر نامے آیا اور کہنے لگا کعبہ: لا حبار کتاب ہے کہ فائدہ کعبہ ہر صبح کو سجدہ کرتا ہے بیت المقدس کو، حضرت نے فرمایا تم اس بات سے کیا کہتے ہو اس نے کہا کعبہ نے جو کچھ کہا شکیک کہا ہے فرمایا تم بھی جھوٹے کعبہ بھی جھوٹا اور آپ نے انہما غضب کیا۔ دروازہ نے کہا میں نے حضرت کے سوا کسی کو یوں جھوٹا کہتے نہیں دیکھا کچھ فرمایا اللہ نے کسی خطیہ زمین کو اپنے لئے اس سے زیادہ محبوب قرار نہیں دیا پھر کعبہ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ مکرم اور کوئی جگہ نہیں وہ حرم خدا ہے اس نے اپنی کتاب میں بسلسلہ حج تین سلسلہ ماہ کو محترم قرار دیا ہے یعنی مشوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور ربیعہ کا ایک ہیبتہ عمر کہے۔ (مسما)

۲۔ فرمایا اللہ نے نہیں پیدا کیا کعبہ کے گرد ایک سو بیس رحمتیں رکھی ہیں ان میں ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے اور چالیس نماز گزاروں کے لئے اور بیس دیکھنے والوں کے لئے۔

۳۔ فرمایا کعبہ باعث نظر رحمت الہی ہے ہر روز گناہ بخشے جاتے ہیں اس کا طواف کرنے والوں کے اور اس کے جس کا دل اس کی طرف متوجہ ہو یا جس کو کوئی عذر اس کے لئے نہ ہو۔ (مجموع)

۴۔ فرمایا جو کعبہ کی طرف نگاہ کرے اس کے نام پر ہمیشہ نیکی لکھی جائے گی اور اس کا گناہ محو ہوگا جب تک کہ وہ کعبہ کی طرف سے نظر نہ ہٹائے۔ (مسما)

۵۔ فرمایا حضرت نے کعبہ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے والدین کی طرف نظر کرنا عبادت ہے امام کی طرف نظر کرنا عبادت ہے فرمایا جو کعبہ کی طرف نظر کرے گا تو اس کے لئے ایک حسنة لکھا جائے گا اور دس گناہ محو کیا جائے گا۔ (مسما)

۶۔ فرمایا جو کعبہ کی طرف معرفت کے ساتھ نظر کرے اور معرفت بہما ہے حق و حرمت کی رکھتا ہو وہ مثل اس کے ہے جو کعبہ کے حق اور حرمت کو پہچانتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور امور دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔ (مجموع)

### باب ۷۱

﴿فیمن رأى غریبه فی الحرم﴾

۱۔ عددۃ من اصحابنا ، عن احمد بن محمد ، عن شاذان بن الخلیل ابی الفضل ، عن سماعة بن مهران ، عن ابی عبد اللہ ؑ قال : سألت عن رجل لی علیہ مال فقاب عني زماناً فرأیتہ يطوف حول الکعبة أنا تقاضاه مالي ؛ قال : لا ، لا تسلم علیہ ولا تروعه حتی یمخرج من الحرم

### باب ۷۲

## جو اپنے مقروض کو کعبہ میں دیکھے

۱۔ میں نے کہا ایک شخص میرے مقروض ہے اور وہ غائب ہو گیا ہے ایک مدت کے بعد میں نے اسے کہیں ملوان کرتے ہوئے پایا تو کیا میں اس پر تقاضا کروں فرمایا نہیں اسے سلام بھی نہ کرو اور اسے ذلیل کر دجوب تک وہ حرم میں ہے۔ (مجموع)

### باب ۷۳

﴿ما یهدی الی الکعبة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن أبیہ ، عن حماد بن عیسی ، عن حریر قال : أخبرني یاسین قال : سمعت أبا جعفر ؑ یقول : إنَّ قوماً أقبلوا من مضر فمات منهم رجل فأودعی بألف درهم للکعبة فلما قدم الوصي مئة سأل فدلوه علی بنی شیبہ فأتاهم فأخبرهم الخبر فقالوا : قد برهت ذمتک ادفعها إلینا فقام الرجل فسأل الناس فدلوه علی ابی جعفر محمد بن علی ؑ قال أبو جعفر ؑ : فأتانی فسالنی فقلت له : إنَّ الکعبة غنیة عن هذا انظر إلی من أمَّ هذا البيت قطع به أودھبت نفقته أودھبت راحلته أودھبت أن یرجع إلی أهله فادفعها إلی هؤلاء الذین سمیت لك فأتی الرجل بنی شیبہ فأخبرهم

يقول أبي جعفر عليه السلام قالوا: هذا ضال مبتدع ليس يؤخذ عنه ولا علم له ونحن نسألك بحق هذا وحق كذا وكذا لما أبلغته عنا هذا الكلام قال: فأيت أبا جعفر عليه السلام فقلت له: لقيت بني شيبه فأخبرتهم فزعوا أنك كذا وكذا وأنتك لاعلم لك ثم سألوني بالمعظم ألا بلغتك ما قالوا قال: وأنا أسألك بما سألك لما أتيتهم فقلت لهم: إن من علمي أن لو وليت شيئاً من أمر المسلمين لقطعت أيديهم ثم علقنها في أستار الكعبة ثم أقمتهم على المصطبة ثم أمرت منادياً ينادي ألا إن هؤلاء سر أئمة الله فاعرفوهم.

٢- محمد بن يحيى، عن بنان بن محمد، عن موسى بن القاسم، عن علي بن جعفر، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال: سألته عن رجل جعل جاريته هدياً للكعبة كيف يصنع قال: إن أبي أتاه رجل قد جعل جاريته هدياً للكعبة فقال له: قوم الجارية أو يمسها ثم مر منادياً يقوم على الحجر فينادي: ألا من قصرت به نفقته أو قطع به طريقه أو فسد به طعامه فليأت فلان بن فلان ومعه أن يعطي أو لا فأولاً حتى ينفذ من الجارية.

٣- علي بن إبراهيم، عن صالح بن السندي، عن جعفر بن بشير، عن أبان، عن أبي الحر، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: جاء رجل إلى أبي جعفر عليه السلام فقال: إنني أهديت جارية إلى الكعبة فأعطيت بها خمسمائة دينار فماتت؛ قال: بها ثم خذ منها ثم قم على حائط الحجر ثم ناد وأعط كل منقطع به وكل محتاج من الحاج.

٤- أحمد بن محمد، عن علي بن الحسن الميثمي، عن أخويه محمد وأحمد، عن علي بن يعقوب الهاشمي، عن مروان بن مسلم، عن سعيد بن عمرو الجعفي، عن رجل من أهل مصر قال: أوصى إلي أخي بجارية كانت له مغتبية فارهة وجعلها هدياً لبيت الله الحرام فقدمت مكة فمألت فقيل: ادفعها إلى بني شيبه وقيل لي غير ذلك من الأقول فاختلعت علي فيه، فقال لي رجل من أهل المسجد: ألا أرشدك إلى من يرشدك في هذا إلى الحق؟ قلت: بلى، قال: فأشار إلي شيخ جالس في المسجد فقال: هذا جعفر بن محمد عليه السلام فسله قال: فأتيته عليه السلام فسألته وقصصت عليه القصة فقال: إن الكعبة لا تأكل ولا تشرب وما أهدى لها فهولوز وأرها بع الجارية وقم على الحجر فتأهل من منقطع به وهل من محتاج من زوارها فإذا أتوك فسل عنهم وأعطهم وأقسم فيهم منها، قال: فقلت له: إن بعض من سألته أمرني بدفعها إلى بني شيبه؟ قال: أما إن



قامنا لوقد قام لقد أخذهم وقطع أيديهم وطاف بهم وقال : هؤلاء سرّاني الله .  
 ۵ - عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن أبي عبد الله البرقي ، عن بعض أصحابنا  
 قال : دفعت إلي امرأة غزلاً فقالت : أدفعه بمكة ليخاط به كسوة الكعبة ففكرت أن  
 أدفعه إلى الحجة وأنا أعرفهم ، فلما صرت بالمدينة دخلت على أبي جعفر عليه السلام فقلت  
 له : جعلت فداك إن امرأة أعطتني غزلاً وأمرتني أن أدفعه بمكة ليخاط به كسوة الكعبة  
 ففكرت أن أدفعه إلى الحجة ، فقال : اشتر به عسلاً وزعفراناً وخذ طين قبر أبي عبد الله  
عليه السلام وأعجنه بماء السماء واجعل فيه شيئاً من المسك والزعفران وفرقه على الشيعة  
 ليدادوا به مرضاهم .

### باب ۲۵

## کعبہ کو کیا ہدیہ لے جائے

۱- فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کچھ لوگ مصر سے کئے ان میں سے ایک مرگی اور یہ وصیت کر گیا کہ ہزار درہم کعبہ کو دینے  
 جائیں ، دسی جب مکہ میں آیا تو لوگوں سے پوچھا کہ دیے جائیں انھوں نے بن مشیہ کو بتایا وہ ان کے پاس گیا اور  
 اطلاع دی انھوں نے کہا تم اپنی ذمہ داری سے بری ہو جاؤ گے وہ رقم ہمیں لے دو ، وہ وہاں سے اٹھا اور لوگوں  
 سے پوچھا ، انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو بتایا ، امام فرماتے ہیں وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے پوچھا میں نے کہا  
 کعبہ مال سے بے پروا ہے تم تلاش کرو ایسے لوگوں کو جو اس گھر کی طرف آنے والے ہوں اور راہ میں ٹٹ گئے ہوں  
 یا ز اور راہ ختم ہو گیا ہو یا اس کی سواری گم ہو گئی ہو ان لوگوں پر وہ رقم صرف کر دینے کا میں نے ذکر کیا وہ  
 وہ شخص پھر بنی شیبہ سے پاس گیا اور حضرت کا قول بیان کیا ، انھوں نے کہا (معاذ اللہ) وہ گمراہ ہیں بدعتی ہیں ان  
 سے کوئی نہیں پوچھتا ، وہ جاہل ہیں ہم اس کو اپنے حق کی بنا پر تجھ سے یا گئے ہیں تم ہماری بات دہاؤں گے کیوں گے ۔ وہ  
 شخص کہتا ہے میں پھر ابو جعفر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ وہ لوگ تو اب ایسا کہتے ہیں آپ کو جاہل بتایا اور مال  
 مانگا اور جو انھوں نے کہا وہ میں نے آپ تک پہنچایا حضرت نے فرمایا پھر تم نے کیا کہا میں نے کہا یہ بات میرے علم میں ہے کہ اگر  
 میں نے کسی چیز کا مال مسکین میں سے ان کو مالک بنا دیا تو ان کے ہاتھ کاٹے جائیں گے پھر اس شخص سے آپ نے فرمایا  
 اس مال کو کعبہ کے پرزوں سے پاس رکھو اور ان کو صحن کے پاس کھڑا کر کے نہا کر کہ یہ اللہ کے جبر میں انھیں پہچان لو۔ (مجمول)

- ۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی کینز کو تحفہ کعبہ کو دیا ہو تو وہ کیا کرے فرمایا میرے والد کے پاس بھی ایک ایسا ہی شخص آیا تھا آپ نے اس سے فرمایا اس کینز کی قیمت کا معاملہ کینز سے کر لیا اسے فروخت کر کے اور چر اسود کے پاس کسی سے تدارک کر جس کا ذرا وہ کم ہو گیا ہو یا راستہ میں لٹ گیا ہو یا اس کا کھانا کم ہو گیا ہو تو وہ فلاں بن فلاں سے پس جو لوگ پہلے آئیں انھیں دیتا جائے جب تک وہ ختم نہ ہو۔ (مجمول)
- ۳۔ ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا میں نے ایک کینز جسے میں نے پانچ سو دینار میں خریدا تھا کعبہ کے لیے ہدیہ دی، تو میں کیا کروں، فرمایا اسے فروخت کر اور دیوار چر پر رکھنے ہو کر تدارک اور جس کا ذرا وہ ختم ہو گیا یا جو حاجی محتاج ہو اسے دے۔ (مجمول)
- ۴۔ ایک شخص نے اپنے بھائی کو وصیت کی ایک کینز کے متعلق جو کائنات والی طرب افزا تھی کہ یہ ہدیہ ہے خانہ کعبہ کے لئے وہ مکہ آئی اس کے متعلق پوچھا گیا لوگوں نے کہا بنی شیبہ کے حوالے کر دیجئے۔ اس کے علاوہ بھی لوگوں نے بتایا۔ میرے بارے میں اختلاف ہوا، اہل مسجد میں سے ایک شخص نے کہا میں تیری رہنمائی ایک ایسے شخص کی طرف کرتا ہوں جو تجھے صبح امر کی طرف ہدایت کرے گا مسجد میں بیٹھتے ہوئے ایک بزرگ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ جعفر بن محمد ہیں ان سے پوچھ، راوی کہتا ہے کہ میں ان کے پاس گیا اور سوال کیا اور سارا قصہ بیان کیا۔ فرمایا کعبہ تو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے جو ہدیہ اس کے پاس بھیجا جائے وہ اس کے زائرین کے لئے ہے، غریب محتاجوں کے لئے جب وہ تیسرے پاس آئیں تو ان سے سوال کر اور ان کو دے دے اور اس کی قیمت ان میں تقسیم کر دے میں نے کہا بعض لوگوں سے میں نے سوال کیا تو انھوں نے مجھے دینے کو کہا بنی شیبہ کو فرمایا جب ہم آئے قائم کا ظہور ہو گا تو ان سب کو دھر کر دے گا اور ان کے ہاتھ قسم کرے گا اور ان کے گرد گھوم کر کہے گا یہ حدیں اللہ کے چور۔ (مجمول)

- ۵۔ مجھے ایک عورت نے سوت دیا کہ اسے مکہ لے جاتا کہ اس سے لباس کعبہ سنیا جائے۔ میں نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ دربانوں کے سپرد کر دوں۔ حضرت نے فرمایا اس کو فروخت کر کے شہد و زعفران خرید کر اور اسے شیعوں میں تقسیم کرنا کہ وہ اپنے رفیقوں کا علاج کریں۔ (مرسل)

### باب ۲

فی قولہ عز وجل «سواء العاکف فیہ و الباد»

۱۔ عددۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن الحسن بن أبی العلاء قال: قال أبو عبد اللہ علیہ السلام: «إن معاوية أدل من علی بن ابی طالب معاویہ بمسکة

فمنع حاج بيت الله ما قال الله عز وجل: «سواء العاكف فيه والباد» وكان الناس إذا قدموا مكة نزل الباذي على الحاضر حتى يقضي حاجه وكان معاوية صاحب السلسلة التي قال الله تعالى: «في سلسلة ذرعتها سبعون ذراعاً فاسلكوه» إنه كان لا يؤمن بالله العظيم «وكان فرعون هذه الأمة.

### باب

## آیہ سوار العاکف فیہ والباد کا مطلب

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے معاویہ پہلا وہ شخص ہے جس نے مکہ میں اپنے گھر کے دروازے میں دو کواڑ لگا دیے اور بیت اللہ کے حایوں کو داخلے سے روکا حالانکہ خدا نے فرمایا ہے کہ اس شہر والا اور باہر والا ہادیہ نشین برابر ہے جب تک کہ وہ حج کو پورا کرے اور معاویہ ہی وہ زنجیر والا ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ دوزخی ایسی ہی زنجیر میں جکڑے ہوں گے جس کا طول ستر ہاتھ کا ہو گا چونکہ وہ خدا پر ایمان نہیں لائے لہذا انھیں جکڑو اور معاویہ اس امت کا فرعون تھا۔ (فر)

### ﴿باب﴾

(صحیح النبی صلی اللہ علیہ وآلہ)

۱۔ عدد من أصحابنا عن أحمد بن محمد، عن محمد بن يحيى، عن غياث بن ابراهيم عن جعفر عليه السلام قال: لم يعجج النبي صلى الله عليه وآله بعد قدومه المدينة إلا واحدة وقد حج بمكة مع قومه حجّات.

۲۔ أحمد بن محمد، عن الحسن بن علي، عن عيسى الفراء، عن عبد الله بن أبي يعفور، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: حج رسول الله صلى الله عليه وآله عشر حجّات مستسراً في كلها يمر بالمأذنين فينزل ويبول.

۳۔ أحمد بن محمد، عن الحسن بن علي، عن يونس بن يعقوب، عن عمر بن يزيد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: حج رسول الله صلى الله عليه وآله عشرين حجّة.

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ونجد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن رسول الله ﷺ أقام بالمدينة عشرين يوماً يحججهم ثم أنزل الله عز وجل عليه : « وأذن في الناس بالحج يأتوك رجالاً وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق » فأمر المؤذنين أن يؤذوا بأعلى أصواتهم بأن رسول الله ﷺ يحجج في عامه هذا ، فعلم به من حضر المدينة وأهل العوالي والأعراب واجتمعوا للحج رسول الله ﷺ وإنما كانوا تابعين ينظرون ما يؤمرون ويتبعونه أو يصنع شيئاً فيصنعونه فخرج رسول الله ﷺ في أربع بقين من ذي القعدة فلما انتهى إلى ذي الحليفة زالت الشمس فاغتسل ثم خرج حتى أتى المسجد الذي عند الشجرة فصلى فيه الظهر وعزم بالحج مفرداً وخرج حتى انتهى إلى الينداء عند الحيل الأول فصاف له سباطان فلبى بالحج مفرداً وساق الهدى ستاً وستين أو أربعاً وستين حتى انتهى إلى مكة في سبعة أرباع من ذي الحجة فطاف بالبيت سبعة أشواط ثم صلى ركعتين خلف مقام إبراهيم عليه السلام ثم عاد إلى الحجر فاستلمه وقد كان استلمه في أول طوافه ثم قال : إن الصفا والمروة من شعائر الله فأبدهما بآية الله تعالى به وإن المسلمين كانوا يظنون أن السعي بين الصفا والمروة شيء صنعه المشركون فأنزل الله عز وجل : « إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطوف بهما » ثم أتى الصفا فصعد عليه واستقبل الركن اليماني فحمد الله وأنتى عليه ودعا مقدار ما يقره سورة البقرة مترسلاً ثم انحدر إلى المروة فوقف عليها كما وقف على الصفا ثم انحدر وعاد إلى الصفا فوقف عليها ثم انحدر إلى المروة حتى فرغ من سعيه ، فلما فرغ من سعيه وهو على المروة أقبل على الناس بوجهه فحمد الله وأنتى عليه ثم قال : إن هذا جبريل - وأومأ يده إلى خلفه - يأمرني أن آمر من لم يسق هدياً أن يحل ولو استقبلت من أمري ما استدبرت لصنعت مثل ما أمرتكم ولكنني سقت الهدى ولا ينبغي لسائق الهدى أن يحل حتى يبلغ الهدى محله ؛ قال : فقال له رجل من القوم : لنخرجن حججاً وروؤسنا وشعورنا تقطر فقال له رسول الله ﷺ : أما إنك لن تؤمن بهذا أبداً ؛ فقال له سراقه بن مالك بن جعشم الكناني : يا رسول الله علمنا ديننا كنا تافهين فخلقنا اليوم فهذا الذي أمرتنا به لعامنا هذا أم لما يستقبل

فقال له رسول الله ﷺ : بل هو للأبد إلى يوم القيامة ، ثم شبك أسابعه وقال : دخلت  
 العمرة في الحج إلى يوم القيامة ، قال : وقد علمت علي ﷺ من اليمن على رسول الله ﷺ  
 وهو بسكة فدخل على فاطمة سلام الله عليها وهي قد أحلت فوجد ربحاً طيبةً ووجد  
 عليها ثياباً مصبوغة فقال : ما هذا يا فاطمة ؟ فقالت أمرنا بهذا رسول الله ﷺ فخرج  
 علي ﷺ إلى رسول الله ﷺ مستفتياً ، فقال : يا رسول الله إنني رأيت فاطمة قد  
 أحلت وعليها ثياب مصبوغة ، فقال رسول الله ﷺ : أنا أمرت الناس بذلك فأنت يا  
 علي بسأهلت ؟ قال : يا رسول الله إهلالاً كما هلال النبي ، فقال له رسول الله ﷺ :  
 قرء على إحرامك مني وأنت شريك في هديي ، قال : ونزل رسول الله ﷺ بسكة بالبطحاء  
 هو وأصحابه ولم ينزل الدور فلما كان يوم التروية عند زوال الشمس أمر الناس  
 أن ينقلوا رءوسهم بالحج وهو قول الله عز وجل الذي أنزل على نبيه ﷺ : « فاتبعوا  
 ملة (أيكم) إبراهيم » فخرج النبي ﷺ وأصحابه مبكين بالحج حتى أتى منى ف صلى  
 الظهر والعصر والمغرب والعشاء الآخرة والتجر ثم غدا والناس معه وكانت قريش  
 تفيض من المزدلفة وهي جمع ويسمعون الناس أن يفيضوا منها ، فأقبل رسول الله ﷺ  
 وقريش ترجون أن تكون إفاضة من حيث كانوا يفيضون فانزل الله تعالى عليه « ثم أفيضوا  
 من حيث أفاض الناس واستغفروا الله » يعني إبراهيم وإسماعيل وإسحاق في إفاضة من  
 ومن كان بعدهم ، فلما رأته قريش أن قبة رسول الله ﷺ قد مضت كأنه دخل في  
 أنفسهم شيء ، لذلك كانوا يرجون من الإفاضة من مكانهم حتى انتهى إلى ثمره وهي  
 بطن عردة بحيال الأراك ف ضربت قبة وضرب الناس أختين عندها فلما زالت الشمس  
 خرج رسول الله ﷺ ومعه قريش وقد اغتسل وقطع التلبية حتى وقف بالمسجد فوعظ  
 الناس وأمرهم ونهاهم ، ثم صلى الظهر والعصر بأذان وإقامتين ، ثم مضى إلى المواقف  
 فوقف به فجعل الناس يتدرون أخفاف ناقة يقفون إلى جانبها فتحاها ، ففعلوا مثل  
 ذلك ، فقال : أيها الناس ليس موضع أخفاف ناقة بالموقف ولكن هذا كله - وأومأ  
 بيده إلى الموقف - ففرق الناس وفعل مثل ذلك بالمزدلفة فوقف الناس حتى وقع القرص  
 من الشمس - ثم أفاض وأمر الناس بالدعة حتى انتهى إلى المزدلفة وهو المشعر

الحرام فصلى المغرب والعشاء الآخرة بأذان واحد وإقامتين ثم أقام حتى صلى فيها  
الفجر وعجل ضغفه، بنى هاشم بليد وأمرهم أن لا يرموا الجمرة - بحرة العتبة - حتى  
تطلع الشمس فلما أضاء له النهار أفاض حتى انتهى إلى منى فرمى بحرة العتبة وكان  
الهدي الذي جاء به رسول الله ﷺ أربعة وستين أو ستة وستين وجاء علي<sup>عليه السلام</sup>  
عليه السلام بأربعة وثلاثين وستة وثلاثين، فنذر رسول الله ﷺ ستة وستين ونحر  
علي<sup>عليه السلام</sup> أربعة وثلاثين بدنة وأمر رسول الله ﷺ أن يؤخذ من كل بدنة منها جذوة  
من لحم، ثم تطبخ في برمة، ثم تاكل رسول الله صلى الله عليه وآله وأله وسلم  
وعلي<sup>عليه السلام</sup> وحسبا من مرقها ولم يعطيا الجزأين جلودها ولا جلالها ولا قلائدها و  
تصدق به وحلق وذرا ليلك ورجع إلى منى وأقام بها حتى كان اليوم الثالث من آخر  
أيام التشريق، ثم رمى الجمار ونفر حتى انتهى إلى الأبطح فقالت له عائشة: يا رسول  
الله ترجع نسائك بحجة وعمرة معاً وأرجع بحجة؛ فأقام بالأبطح وبث معها عبد  
الرحمن بن أبي بكر إلى التنعيم فأهلك بعمره ثم جاءت وطافت بالبيت وصلى  
ركعتين عند مقام إبراهيم ﷺ وسعت بين الصفا والمروة، ثم أتت النسي<sup>عليها السلام</sup> فارتحل  
من يومه ولم يدخل المسجد الحرام ولم يطف بالبيت ودخل من أعلى مكة من عقبة  
المدنيين وخرج من أسفل مكة من ذي طوى .

٥ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن إسماعيل بن همام، عن أبي الحسن  
ﷺ قال: أخذ رسول الله ﷺ حين غدا من منى في طريق ضب<sup>ب</sup> ورجع ما بين  
المازمين وكان إذا سلك طريقاً لم يرجع فيه .

٦ - علي<sup>عليه السلام</sup> بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد جميعاً، عن  
ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله ﷺ قال: إن رسول الله ﷺ  
حين حج حجة الإسلام خرج في أربع بقين من ذي القعدة حتى أتى الشجرة فصلى  
بها ثم قاد راحلته حتى أتى اليبداء فأحرم منها وأهل<sup>بها</sup> بالصبح وساق مائة بدنة  
وأحرم الناس كلهم بالصبح لا يتوون عمرة ولا يدرون ما العتمة حتى إذا قدم رسول الله  
ﷺ مكة طاف بالبيت وطاف الناس معه ثم صلى ركعتين عند المقام واستلم الحجر،

ثم قال : أبديه بإبداء الله عز وجل به فأنى الصفا فبده بها ثم طاف بين الصفا والمروة سبعا فلما قضى طوافه عند المروة قام خطيباً فأمرهم أن يحلوا ويجعلوها عمرة وهو شي . أمر الله عز وجل به فأحل الناس وقال رسول الله ﷺ : لو كنت استقبلت من أمري ما استدبرت لفعلت كما أمرتكم ولم يكن يستطيع أن يحل من أجل الهدي الذي كان معه إن الله عز وجل يقول : « ولا تحلقوا رؤسكم حتى يبلغ الهدي محله » فقال سراق بن مالك بن جعشم الكناني : يا رسول الله علمنا كأننا خلقنا اليوم أذابت هذا الذي أمرتنا به لعامنا هذا أول كل عام ، فقال رسول الله ﷺ : لا بل للأبد الأبد . وإن رجلاً قام فقال : يا رسول الله نخرج حجاً جاعاً ورؤوسنا تقطر ، فقال رسول الله ﷺ : إنك لن تؤمن بهذا أبداً قال : وأقبل عليّ ﷺ من اليمن حتى وافى الحج فوجد فاطمة سلام الله عليها قد أحلت ووجد ريح الطيب ، فانطلق إلى رسول الله ﷺ مستفتياً فقال رسول الله ﷺ : يا علي بأي شيء أهلت ؟ فقال : أهلت بما أهل به النبي ﷺ فقال : لا تحل أنت فأشركه في الهدي وجعل له سبعا وثلاثين ونهر رسول الله ﷺ ثلاثاً وستين فتحرها بيده ثم أخذ من كل بدنة بضعة فجعلها في قدر واحد ثم أمر به فطبخ فأكل منه وحسام المرق وقال : قد أكلنا منها الآن جميعاً ، والمتعة خير من القارن السابق وخير من الحاج المفرد . قال : وسألته أليلاً أحرم رسول الله ﷺ أم نهاراً ؟ فقال : نهاراً قلت : آية ساعة ؟ قال : صلاة الظهر .

٧ - عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر ابن سويد ، عن عبد الله بن سنان قال : قال أبو عبد الله ﷺ : ذكر رسول الله ﷺ الحج فكتب إلي من بلغه كتابه ممن دخل في الإسلام : أن رسول الله ﷺ يريد الحج يؤذنه بذلك ليحج من أطلق الحج فأقبل الناس فلما نزل الشجرة أمر الناس بنصف الإبط وحلق العانة والغسل والتجرد في إزار ورداء أو إزار وعمامة يضعها على عاتقه لمن لم يكن له رداء وذكر أنه حيث لبى قال : « لبّيك اللهم لبّيك لبّيك » لا شريك لك لبّيك ، إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك ، وكان رسول الله ﷺ يكثر من ذي المعارج وكان يلبى كلما لقي راكباً أو علا أكمة أو هبط وادياً ومن آخر الليل وفي إقبال الصلوات ، فلما دخل مكة دخل من أعلاها من العقبة وخرج حين خرج من ذي طوى

فلما انتهى إلى باب المسجد استقبل الكعبة - وذكر ابن سنان أنه باب بني شيبه - فحمد الله وأثنى عليه وصلى على أبيه إبراهيم ، ثم أتى الحجر فاستلمه فلما طاف بالبيت صلى ركعتين خلف مقام إبراهيم عليه السلام ودخل زمزم فشرب منها ، ثم قال : « اللهم إني أسألك علماً نافعا ورزقا واسعا وشفاء من كل داء وستقم ففعل يقول ذلك وهو مستقبل الكعبة ، ثم قال لأصحابه : ليكن آخر عهدكم بالكعبة استلام الحجر ، فاستلمه ثم خرج إلى الصفا ، ثم قال : أبدي بما بد الله به ، ثم صعد على الصفا فقام عليه مقدار ما يقرأ الإنسان سورة البقرة .

٨ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : نحر رسول الله صلى الله عليه وآله يده ثلاثاً وستين ونحر علي عليه السلام ما غير ، قلت : سبعة وثلاثين ، قال : نعم .

٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الذي كان علي بدن رسول الله صلى الله عليه وآله ناجية بن جندب الخزاعي الأسلمي والذي حل في رأس النبي صلى الله عليه وآله في حجته معمر بن عبد الله بن حرانة بن نصر بن عوف بن عويج بن عدي بن كعب ؛ قال : ولما كان في حجة رسول الله صلى الله عليه وآله وهو يحلقه ، قالت قرش أي معمر ؛ أذن رسول الله صلى الله عليه وآله في يدك وفي يدك الموسى ، فقال معمر : والله إني لأعده من الله فضلاً عظيماً علي ، قال : وكان معمر هو الذي يرحل لرسول الله صلى الله عليه وآله فقال رسول الله : يا معمر إن الرحل الليلة لمسترخي ، فقال معمر : بأبي أنت وأمي لقد شدته كما كنت أشده ولكن بعض من حسدني مكاني منك يا رسول الله أراد أن تستبدل بي ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما كنت لأفعل .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، جيماً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : اعتمر رسول الله صلى الله عليه وآله ثلاث عمر مفترقات : عمرة في ذي القعدة أهل من عسنان وهي عمرة الحديبية وعمرة أهل من الجحفة وهي عمرة القضاء وعمرة أهل من البجراة بعدما رجع من الطائف



من غزوة حنین .

۱۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ الْعَلَاءِ ،  
ابْنِ رِزِينَ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَحَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله غَيْرَ  
حِجَّةِ الْوُدَاعِ ؟ قَالَ : نَعَمْ عَشْرِينَ حِجَّةً .  
۱۲ - سَهْلٌ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عِيسَى الْفَرَّاءِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَغْفُورٍ ، عَنْ  
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَحَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَشْرِينَ حِجَّةً مُسْتَسْرَةً كَمَا يَمُرُّ بِالْمَازِنِينَ  
فِي فَيْبُولٍ .

۱۳ - حُجَّادُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ ؛ وَغَدَّ  
ابْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ جَمِيعاً ، عَنْ أَبَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
عليه السلام قَالَ : اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَمْرَةَ الْحَدِيثِيَّةِ وَقَضَى الْحَدِيثِيَّةَ مِنْ قَابِلٍ وَمِنْ الْجَمْرَةِ  
حِينَ أَقْبَلَ مِنَ الطَّائِفِ ثَلَاثَ عُمَرَ كُلِّ هُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ .

۱۴ - عَمْرٍو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ  
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله اعْتَمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ ثَلَاثَ عُمَرَ كُلِّ  
ذَلِكَ يُوَافِقُ عَمْرَتَهُ ذَا الْقَعْدَةِ .

## باجی حج نبی

- ۱- فرمایا رسول خدا نے ہمیں حج کیا مدینہ میں آنے کے بعد مگر ایک اور اپنی قوم کے ساتھ مکہ میں گئی حج کیے۔ (موثق)
- ۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حضرت رسول خدا نے اس حج کیے، سب کے سب چھپ کر، آپ لوگوں کے ساتھ پہاڑوں کے تنگ راستوں سے گزرتے تھے مسندوں پر اترتے تھے اور پیٹاب کرتے تھے (مقبول)
- ۳- فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے میں حج کیے (موثق)
- ۴- فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے قیام کیا مدینہ میں دس سال اور اس مدت میں حج ذکر کیے پھر یہ آیت نازل ہوئی  
حج کے لئے لوگوں کو بلاؤ، مرد و عورت ہائے پاس آئیں گے اور ہر گھر سے درخت سے ذیلی پل اور سنبلوں پر سوار ہو کر چلے آئیں

کے حضور نے موزنوں کو حکم دیا کہ بلند آواز سے اعلان کریں کہ رسول اللہ اس سال حج کریں گے پس جو لوگ مرتہ میں تھے وہ آگاہ ہو گئے اور آپ اس کے عربوں کو بھی مطلع کر دیا گیا سب لوگ جمع ہو گئے اور اس کا انتظار کرنے لگے کہ حضور کیا حکم دیتے ہیں تاکہ اس کو بجا لائیں اور جیسا حضرت کریں ویسا ہی وہ بھی کریں ماہ ذی قعدہ کے چار دن باقی تھے کہ حضور مدینہ سے چلے جب مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو زوال آفتاب ہو گیا تھا آپ نے غسل کیا پھر وہاں سے چل کر اس مسجد میں آئے جو مسجد شجرہ کہلاتی ہے آپ نے وہاں نماز پڑھی اور حج مفردہ کا ارادہ کیا اور پہلے رات کے قریب مقام مبیدہ میں پہنچے وہاں دو ادنیٰ کپڑے بکھائے گئے آپ نے حج مفردہ کا تلبیہ کیا اور ہدی کے لیے چلے جن کی تعداد ۶۶ یا ۶۴ تھی اس کے بعد ۴۷ ذی الحجہ کو آپ مکہ پہنچے اور آپ نے سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے بجگے پڑھی پھر آپ حجرے کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور پہلے طواف میں بھی بوسہ دیا تھا پھر فرمایا صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں پس میں حکم خدا کے مطابق کرتا ہوں مسلمان یہ گمان کرتے تھے کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا مشرکوں کا عمل ہے پس اللہ نے یہ آیت نافذ کی کہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پس حج کر کے اور عمرہ بجالائے اس پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ ان دونوں کا طواف کرے۔ پھر آپ صفا پر آئے اور رکن یمانی کی طرت کرخ کیا اور خدا کی حمد و ثناء کی اتنی دیر دعا کی جتنی دیر مسلسل کوئی سورہ بقرہ پڑھے، پھر مروہ پر تشریف لے گئے اور جتنی دیر صفا پر کھڑے تھے وہاں بھی کھڑے پھر وہاں سے کوہ صفا پر گئے اور کھڑے۔ پھر مروہ پر گئے یہاں تک کہ ان کی سعی سے فارغ ہوئے در آخر ایک آپ مروہ پر تھے اور آپ لوگوں کی طرت متوجہ ہوئے اور خدا کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا یہ جبریل ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنی پشت کی طرت اور فرمایا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جو ہدی کو نہیں لے جائے گا مکمل نہیں ہوگا اگر میں اپنے امیر سے آگے بڑھوں گا تو کچھ نہ ہٹوں گا۔ میں وہی کروں گا جیسا میں نے تم کو حکم دیا ہے میں ہدی لے جاؤں گا اور ہدی لے جانے والے کے لئے جائز نہیں ہے کہ ہدی کے اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے مکمل ہو جائے۔ ایک شخص نے کہا ہم حاجی بن کر ایسی صورت میں نہیں نکلیں گے کہ ہمارے سروں اور بالوں سے غسل جنابت کا پانی ٹپکنا ہو (یہ کہنے والے حضرت عمرؓ تھے جنھوں نے حج تمتع کو حرام کیا) حضرت نے فرمایا تم اس پر کبھی ایمان نہ لاؤ گے حضرت کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی کہ انھوں نے اپنے عہد خلافت میں حج تمتع کو حرام کیا۔ (مسند ابراہیم بن مالک نے کہا یا رسول اللہ میں نے اپنے دین کو اس طرح جان لیا کہ آج بھی پیدا ہوئے مے میں جو آپ نے ہمیں حکم دیا ہے اسی سے جان لیا۔

کیا یہ حکم ہمارے ہی لئے ہے فرمایا قیامت تک کے لئے ہے پھر اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور فرمایا اس طرح میں نے عمرہ کرج میں داخل کیا قیامت تک کے لئے۔ حضرت علیؓ اس موقع پر ہمیں سے آئے جب کہ

رسول اللہ مکہ میں تھے پس حضرت علیؓ فاطمہ علیہا السلام کے پاس آئے دراصل لیکہ وہ احرام کھول چکی تھیں اور خوشبو لگائے ہوئے تھیں اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے۔ قرآن الے فاطمہ اب کیوں ہے فرمایا رسول اللہؐ نے ہیں اس کا حکم دیا ہے پس حضرت علیؓ رسول خداؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہؐ فاطمہؓ مجھ سے ہو گئیں اور انھوں نے لیکن کپڑے پہنے لئے فرمایا میں نے لوگوں کو یہی حکم دیا ہے یا علیؓ تم نے ہلہلہ کیے فرمایا اسی بیت سے جو نبی کی ہے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا میری طرح تم احرام باندھے رہو بدی میں میرے شریک ہو پھر حضرت مع اصحاب مکہ کے مقام بطحائے لیکن گھروں میں نہیں اترے جب یوم ترویہ آیا تو زوال آفتاب کے وقت لوگوں کو غسل کا حکم دیا کہ ہلہلہ رچ کریں جیساکہ خدا نے اپنے نبی پر نازل کیا ہے۔

اتباعہ کو ملت ابراہیم کا خلوص سے پھر حضرت مع اصحاب ہلہلہ رچ کرتے ہوئے نکلے اور منی میں آئے اور ظہر کی نماز پڑھی، عصر اور مغرب، عشاء اور صبح کی نماز پڑھی پھر صبح کو روک آپؐ کے ساتھ تھے اور قریش مزدلفہ سے چل کھڑے ہوئے تھے اور لوگوں کو وہاں سے چلنے کے لئے منع کرتے تھے رسول اللہؐ تشریف لائے اور قریش کو یہ امید تھی کہ ان کا یہ چل پڑنا اسی طرح کا ہو گا جیسے دوسرے لوگ چل کھڑے ہوتے ہیں۔ خدا نے رسولؐ پر یہ آیت نازل کی، تم بھی اسی طرح چل کھڑے ہو جیسے اور لوگ چل کھڑے ہوتے ہیں اور اللہؐ سے استغفار کرو یعنی ابراہیمؑ و اسمعیلؑ و اسحاقؑ، جس وقت وہاں سے چلتے تھے تم بھی چلو، اور جس وقت ان کے بعد دالے چلتے تھے جب قریش نے دیکھا کہ حضرت کا خیمہ کھڑا کیا تو ان کے دلوں میں یہ بات پیدا ہوئی جس کی چل کھڑے ہونے کے لئے میں وہ امید کرتے تھے ہاں

بلکہ کہ رسول اللہؐ مقام ترقہ مکہ پہنچے اور وہاں آپؐ کا خیمہ نصب ہوا اس کے پاس اوروں نے بھی اپنے خیمے نصب کیے جب زوال آفتاب ہو گیا تو رسول اللہؐ خیمہ سے نکلے اور آپؐ کے ساتھ قریش تھے حضرت نے غسل کیا اور ظہر قطع کیا پھر آپؐ نے مسجد میں ٹھہر کر لوگوں کو وعظ کیا اور کچھ باتوں کا حکم دیا اور کچھ باتوں سے روکا پھر نماز ظہر و عصر ایک اذان اور دو اقامتوں سے اذان کی پھر توقف کی طرف گئے اور قیام کیا لوگ بڑھے کہ آپؐ کے ناقہ کے موڑے درست کریں وہ ناقہ کے چاروں طرف جمع تھے آپؐ نے ان کو ہٹایا اور فرمایا لوگو یہ جسکے اس کام کے لئے نہیں ہے پس نہ لوگ

معتزق ہو گئے اور انھوں نے یہ کام مزدلفہ میں کیا لوگ وہاں ٹھہرے رہے جب سورۃ غروب ہو تو چلے حضرت نے دعا کا حکم دیا جب مزدلفہ آیا جو شعرا حرام ہے تو مغرب و عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کی پڑھی پھر قیام کیا اور منی میں اقامت کی فاطمہؓ کے ہاتھ کے گرد لوگوں کو رات میں ہٹا دیا کہ وہ ظہر و آفتاب سے جسدہ عتقہ پر

پر رمی کریں اور دن نکلے ہی وہاں سے چل دیں اور منی پہنچیں، پھر حضرت نے حجرۃ عقیقہ پر رمی کی اور جو ہری رسول اللہؐ اپنے ساتھ لائے تھے ان کی تعداد ۷۰ یا ۷۱ تھی اور حضرت علیؓ نے خرکے ۳۰ اونٹ، اور رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ ہر قربانی سے منقوز اس کا گوشت لیا جائے اور اسے ہانڈی میں پکایا جائے۔

پس رسول اللہ نے اور حضرت علی علیہ السلام نے اس میں سے محمود اس شہور بکھایا (اور قصائیوں کو نہ تو ان کی کھال دی اور نہ جسم کا کوئی حصہ اور نہ ادا نٹوں کے قلاصے اور باقی تصدق کر دیا پھر بیت اللہ کی زیارت کی اور بنی کی طرف لوٹ آئے اور وہاں قیام کیا تیسرے دن جو آخریام تشریق تھا پھر حرم پر رسی کی اور نفرن کی پھر اہل بیت آئے، حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ اپنی ازدواج کرج و عمرہ ایک ساتھ کرنے کے لئے کیجئے (چونکہ وہ حاملہ تھیں) اور آپ حج کیجئے۔ حضرت مقام اہل بیت پر مشہور ہے اور عائشہؓ کو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنہا بھیج دیا جہاں انھوں نے عمرہ کا پہلا کیا اور گیت اللہ اکر طواف کیا اور رسول اللہ داخل ہوئے بالائی حصہ مکہ سے عقبہ مدینہ میں ہو کر اور خارج ہوئے اسفل مکہ کے مقام طوی سے۔ (حسن)

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ منی سے آنحضرت ص ب کی راہ سے چلے اور پھر ایسے راستوں سے گزرے آپ جس راستہ سے جاتے تھے اس سے لڑتے نہ تھے۔ (م)

۶۔ فرمایا حضرت عبد اللہ نے کہ جب رسول اللہ نے حج کا ارادہ کیا تو آپ مدینہ سے چلے جبکہ ذی قعدہ کے چار دن باقی تھے اور شجرہ تک آئے وہاں نماز پڑھی پھر سواری کو چلایا اور میدان میں آئے جہاں احرام باندھا اور پہلا کیا تو قربانی کے اونٹ آپ کے ہنسا تھے تمام لوگوں نے حج کا احرام باندھا۔ نیت عمرہ کی نہیں کی اور وہ حج تمتع کو جانتے تھے نہ تھے جب رسول اللہ مکہ آئے تو حضرت نے طواف کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ طواف کئے پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی اور غیر سود کو بوسہ دیا۔ پھر فرمایا جو حکم خدا ہے اب وہ بھالاتا ہوں اس کے بعد آپ کو ہوصفا پر آئے اور ہوصفا و حروہ کے درمیان سات طواف کئے جب حروہ پر پہنچ کر وہ قسم ہوئے تو آپ نے خلیہ پڑھا اور لوگوں سے فرمایا چلے دو جائیں اور اسی کو عمرہ قرار دیں۔

اور وہ ایک ایسا حکم ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اور مندرمایا جب میں اپنے معاملہ میں کوئی قدم آگے بڑھانا ہوں تو بیچے نہیں ہٹانا۔ وہ میں نے تم کو حکم دیا ہے وہ خود بھی کرنا ہوں اور نہیں سزا دار ہے اس کے لئے جو اپنے ساتھ بدی لایا ہے کہ محل ہو جائے اس سے پہلے کہ ہی اپنے مقام پر پہنچے، سزا دہنے کا یا رسول اللہ نے جان لیا اس طرح کہ یا ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں یہ تو فرمائیے کیا یہ حکم اس سال کے لئے ہے یا ہر سال کے لئے؟ مندرمایا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ اچھا ہے کرج کے زمانہ میں (عمرہ کے بعد مکہ میں ہو کر عورت کے پاس جاسکیں اور پھر دوبارہ احرام باندھیں حج کے لئے غسل جنابت کا پانی ہجائے سردیوں سے ٹپکتا ہو۔

حضرت نے مندرمایا تو کبھی ایمان نہ لائے گا کہ حضرت علیؓ میں سے حج کرنے کے لئے آگئے آپ نے جناب فاطمہ کو محل حالت میں پایا اور عرضہ وہیں پائی رسول اللہ کے پاس آئے اور فتویٰ پوچھا۔ حضرت نے پوچھا یا علی تم نے کیا نیت کی ہے فرمایا وہی جو آپ کی نیت ہے مندرمایا احرام نہ کھولو، اور ان کو اپنی نیت بانی میں مشہد کیا اور ۴۴ قربانیاں

ان کے حصہ میں دیں اور ۱۶۳ اپنے حصہ میں رکھیں۔

اور حضرت نے دن کو اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور ہر ترانی سے تھوڑا سا گوشت لے کر اسے ایک ہاتھ کی یادیا دیگ میں ڈالا اور پکوا لیا پھر تھوڑا سا شوربہ کھایا اور لٹایا اب ہم نے سب سے کھایا اور لٹایا حج تمتع بہتر ہے حج تمتع سے اور وہ بہتر ہے حج استرا سے، میں نے پوچھا حضور نے احرام رات کو باندھا تھا یا دن میں، لٹایا دن میں، میں نے کہا کس وقت فرمایا لوگے وقت، فرمایا رسول اللہ نے ذکر کیا حج کا اور کھانا لوگوں کو جن کا خطا آیا تھا جو لوگ اسلام میں داخل ہوئے تھے کہ رسول اللہ حج کا ارادہ رکھتے ہیں اس کو اطلاع دی جلتے کہ جو حج کرنے کی طاقت رکھتا ہے لوگ آگئے جب منزل شجرہ پر اترے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیلوں کے بال توچیں اور سونے زہار صاف کریں اور غسل کریں اور صرف ازار دردا لباس میں رکھیں یا ازار دعامہ اپنے کندھے پر رکھیں جن کے پاس ردائہ ہو اور پھر اس طرح تلبیہ کیا۔ لیلیک اللھم لیلیک لیلیک لیلیک اور حضرت رسول خدا تلبیہ کرتے جب کوئی مسوار ملتا یا کسی نیل پر چڑھتے یا آخرات کو کسی وادی میں اترتے اور نمازوں کے بعد اور جب عقبہ کے بالائی حصہ سے مکہ میں داخل ہوتے اور جب وادی سے نکلنے والی طوی کی طرف سے ہو کہ جب باب مسجد پر پہنچتے تو کعبہ کا رخ کرتے ایمن سستان سے کہا کہ وہ باب، بنی شعیبہ ہے پس اللہ کی حمد و ثناء کرتے اور درود بھیجتے اپنے جد ابراہیم پر اور پھر کعبہ کے پاس آتے اسے بوسہ دیتے بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھتے پھر نرم نرم برآتے اور اس کا پانی پیئے پھر فرمایا یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں علم نافع اور رزق واسع کا اور ہر دردی شفا کا، اور یہ کعبہ کی طرف رخ کر کے فرماتے پھر آپ نے اصحاب سے فرمایا یہ تمہارے ساتھ میرا کعبہ ہے آخری عہد ہے حجر کو بوسہ دینے کا اس کے بعد حضرت نے بوسہ دیا پھر کہ وہ صفا پر گئے اور فرمایا میں ظاہر کرتا ہوں اس امر کو جو اللہ نے ظاہر کیا پھر صفا پر اتنی دیر قیام کیا جتنی دیر کوئی سورۃ بقرہ پڑھے۔ (ص)

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے نحر کئے اپنے ہاتھ سے ۶۳ اونٹ اور علی علیہ السلام نے اس کے علاوہ میں نے کہا ۳۳ فرمایا ابن۔ (ص)

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کے اونٹوں کی نگہ لانی کرنے والا ناجید بن جندب تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں معمر بن عبد اللہ تھا۔

جب وہ حجتہ الوداع میں رسول اللہ کا سر منڈوا تھا تو قریش نے اس سے کہا کیا رسول اللہ نے اجازت دی تھی کہ تیرے ہاتھ میں استرا ہو، اس نے کہا واللہ میں اپنے لئے خدا کا فضل سمجھتا ہوں یہ معرودہ شخص ہے جو رسول اللہ کے لئے مسوار کا اہتمام کرنا تھا۔

رسول اللہ نے فرمایا۔ اے معمر رات کی سواری ڈھیل گئی تھی ہے اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں

میں نے تو اسی طرح مضبوط باندھا تھا جیسے باندھا کرتا ہوں لیکن آپ کی جزا نظر کر میں اسے اور پہلے لوگوں کو اس پر حسد ہے اور وہ میری جگہ لینا چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا میں ایسا نہیں کروں گا۔ (حسن)

۱۰۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے تین عمرے منفرد کئے ایک ذی قعدہ میں احرام باندھا عسکان سے جو عمرہ بیدہ کہلاتا ہے دوسرے کا احرام باندھا جحفہ سے جو عمرہ قضا تھا اور ایک کا احرام باندھا جعرانہ سے جبکہ آپ طائف غزوہ حنین کے بعد لوٹے۔ (حسن)

۱۱۔ میں نے پوچھا کیا رسول اللہ نے حجۃ الوداع کے علاوہ کوئی اور گنجل کیا تھا فرمایا میں حج اور کئے تھے۔ (رض)  
۱۲۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے چھپ کر میں حج کئے آپ پھر اٹھے مقاموں سے گزرتے تھے اور صرختوں کے لئے اترتے تھے۔ (ص)

۱۳۔ فرمایا رسول اللہ نے عمرہ حدیبیہ کیا اور حدیبیہ سے اگلے سال کیا اور جعرانہ سے طائف آتے ہوئے تین عمرے کئے اور تینوں ماہ ذی قعدہ میں کئے۔ (مشق)  
۱۴۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت رسول خدا نے تین عمرے کئے ہر عمرہ ماہ ذی قعدہ میں۔ (مشق)

### ﴿باب ۲﴾

بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَتَوَابِهِمَا

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن عمرو بن عثمان الخزاز، عن علي بن عبد الله البجلي، عن خالد القلاسي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال علي بن الحسين عليه السلام: حججوا واعتصموا تصح أبدانكم وتنسح أرزاقكم وتكفون مؤونات عيالكم؛ وقال: الحاج مغفور له وموجب له الجنة ومستأنف له العمل ومحفوظ في أهله وماله.

۲۔ عده من أصعبنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن سيف بن عميرة، عن عبد الأعلى قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: كان أبي يقول: من أم هذا البيت حاجاً أو معتمراً مبرأ من الكبير رجوع من ذنوبه كهيفة يوم ولدته أمه ثم قرأ: «فمن تمجدل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه» إن أنقى قلت: وما الكبير؟ قال: قال رسول الله عليه السلام: «إن أعظم الكبير غص الخلق وسفه الحق» قلت: ما غص الخلق وسفه الحق؟ قال: بهجل الحق وبطن على أهله ومن فعل ذلك نازع الله دوابه.

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : ضمان الحاج والمتمتع على الله إن آتاه بكنهه أهله وإن أماته أدخله الجنة .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عن آبائه عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : الحجة نوابها الجنة والعمره كفارة لكل ذنب .

٥ - علي ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن يحيى بن عمرو بن كليع ، عن إسحاق بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إني قد وضعت نفسي على لزوم الحج كل عام بنفسي أو برجل من أهل بيتي بمالي ؟ فقال : وقد عزمت على ذلك ؟ قال : قلت : نعم ، قال : إن فعلت فأبشر بكثرة المال .

٦ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : الحجج يصعدون على ثلاثة أصناف : صنف يمتنع من النار وصنف يخرج من ذنوبه كهشة يوم ولدته أمه و صنف يحفظ في أهله وماله ، فذاك أدنى ما يرجع به الحاج .

٧ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الله بن يحيى الكاهلي قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول و يذكر الحج فقال : قال رسول الله ﷺ : هو أحد الجهادين هو جهاد الضعفاء ونحن الضعفاء أما إنه ليس شيء أفضل من الحج إلا الصلاة وفي الحج للهناصلة وليس في الصلاة قبلكم حج ، لا تدع الحج وأنت تعدد عليه أما ترى أنه يشمت رأسك ويقشف فيه جلدك ويمتنع فيه من النظر إلى النساء وإنا نحن لهنا ونحن قريب ولنا مياه متصلة ما تبلغ الحج حتى يشق علينا فكيف أنتم في بعد البلاد وما من ملك ولا سوقة يصل إلى الحج إلا بشقة في تغيير مطعم أو مشرب أو ريح أو شمس لا يستطيع ردّها وذلك قوله عز وجل : " و تحمل أھالكم إلى بلد لم تكونوا بالغيه إلا بشق الأنفس " إن ربكم لرؤف رحيم .

٨ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حماد بن عيسى ، عن ربيع<sup>٣</sup> ابن عبدالله ، عن الفضيل بن يسار قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : قال رسول الله ﷺ : لا يحالف الفقر والحسنى مدمن الحج والعمرة .

٩ - عدة<sup>٤</sup> من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبي أيوب ، عن سعد الأسكاف قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : إن الحاج إذا أخذ في جهازه لم يحظ خطوة في شيء من جهازه إلا كتب الله عز وجل له عشر حسنات و محي عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات حتى يفرغ من جهازه متى ما فرغ فإذا استقبلت به راحلته لم تضع خفاً ولم ترفمه إلا كتب الله عز وجل له مثل ذلك حتى يقضي نسكه فإذا قضى نسكه غفر الله له ذنوبه ، وكان ذا الحجة والمحرّم وصفر وشهر ربيع الأول أربعة أشهر تكتب له الحسنات ولا تكتب عليه السيئات إلا أن يأتي بموجبة فإذا مضت الأربعة أشهر خلط بالناس .

١٠ - عدة<sup>٥</sup> من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن حسين بن خالد قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : لأي شيء صار الحاج لا يكتب عليه الذنوب أربعة أشهر ؟ قال : إن الله عز وجل أباح المشركين الحرم في أربعة أشهر إذ يقول : « فسيحوا في الأرض أربعة أشهر » ثم ذهب لمن يحج من المؤمنين البيت الذنوب أربعة أشهر .

١١ - أحمد ، عن أبي محمد الحجيل ، عن داود بن أبي يزيد ، عن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الحاج لا يزال عليه نور الحج ما لم يلمّ بذنوب .

١٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي محمد القراء قال : سمعت جعفر بن محمد عليه السلام يقول : قال رسول الله ﷺ : تابعوا بين الحج والعمرة فإنهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد .

١٣ - محمد بن يعقوب ، عن علي بن إسماعيل ، عن علي بن الحكم ، عن جعفر ابن عمران ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الحج والعمرة سوقان من أسواق الآخرة ، اللّازم لهما في ضمان الله إن أبقاه أذاه إلى عياله وإن أماته أدخله الجنة .



۱۴ - محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن عیسیٰ، عن زکریا المؤمن، عن ابراهیم بن صالح، عن رجل من أصحابنا، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الحاج والمُعتمر وفد الله إن سألوه أعطاهم وإن دعوه أجابهم وإن شفّعوا شفّعهم وإن سكتوا ابتدّهم ويموتون بالدرهم ألف [الف] درهم.

۱۵ - وعنه، عن عبد المؤمن، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: درهم تنفقه في الحج أفضل من عشرين ألف درهم تنفقه في حق.

۱۶ - وعنه، عن عبد المؤمن، عن داود بن أبي سليمان الجصاص، عن عذافر قال قال أبو عبد الله عليه السلام: ما يمنعك من الحج في كل سنة؟ قلت: جعلت فداك العيال قال: فقال: إذا مات فمن ليعالك، أطعم عيالك الخل والزيت وحج بهم كل سنة.

۱۷ - الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن علي بن أسباط، عن سليمان الجعفري عن روه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كان علي بن الحسين عليه السلام يقول: بادروا بالسلام على الحاج والمُعتمر ومصافحتهم من قبل أن تغالطهم الذنوب.

۱۸ - محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن عیسیٰ، عن زکریا المؤمن، عن شعيب العقر قوفي، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الحاج والمُعتمر في ضمان الله، فإن مات متوجهاً غفر الله له ذنوبه وإن مات محرماً بمشه الله مليئاً وإن مات بأحد الحرمين بمشه الله من الآتين وإن مات منصرفاً غفر الله له جميع ذنوبه.

۱۹ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن فضال، عن الرضا عليه السلام قال: سمعته يقول: ما وقف أحد في تلك الجبال إلا استجيب له فأما المؤمنون فيستجاب لهم في آخرتهم وأما الكفار فيستجاب لهم في دنياهم.

۲۰ - وعنه، عن أبيه، عن علي بن أسباط، عن بعض أصحابنا قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا أخذ الناس منازلهم بمشي نادى مناد: يا معني قد جاء أهلك فاتسمي في فجاجك واترعي في مثابك. ومناد ينادي: لو تدرون بمن حلتكم لا يقتلهم بالتلف بعد المفرة.

۲۱ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن أبي الجارود،

عن أبي جعفر عليه السلام قال : « فقرأوا إلى الله إنني لكم منه نذير مبين » قال : حجوا إلى الله عز وجل .

٢٢ - علي ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أخذ الناس منازلهم بمنى نادى مناد : لو تعلمون بغناء من حللتم لا يقتنم بالخلف بعد المغفرة .

٢٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن يونس بن يعقوب ، عن خاله عبد الله بن عبد الرحمن ، عن سعيد السمان قال : كنت أحج في كل سنة فلما كان في سنة شديدة أصاب الناس فيها جهد . فقال لي أصحابي : لو نظرت إلى ما تريد أن تصح العام به فتصدقت به كان أفضل قال : قلت لهم : وترون ذلك ؟ قالوا : نعم ، قال : فتصدقت تلك السنة بما أريد لأن أحج به وأقمت قال : فرأيت رؤيا ليلة عرفة وقلت : والله لأعود ولا أدع الحج قال : فلما كان من قابل حججت فلما أتيت منى رأيت أبا عبد الله عليه السلام وعنده الناس مجتمعون فأتيته فقلت له : أخبرني عن الرجل وقصص عليه قصتي وقلت : أيهما أفضل الحج أو الصدقة ؟ فقال : ما أحسن الصدقة - ثلاث مرات - قال : قلت : أجل فأتيهما أفضل ؟ قال : ما يمنع أحدكم من أن يحج أو يتصدق قال : قلت : ما يبلغ ماله ذلك ولا يتسع قال : إذا أراد أن يتفق عشرة دراهم في شيء من سبب الحج أنفق خمسة وتسدت بخمسة أو قصر في شيء من نفقته في الحج فيجعل ما يحبس في الصدقة فإن له في ذلك أجراً قال : قلت : هذا لو فعلناه استقام قال : ثم قال : وأنتي له مثل الحج - فقال لها ثلاث مرات - إن العبد ليخرج من بيته فيعطى قسماً حتى إذا أتى المسجد الحرام طاف طواف الفريضة ثم عدل إلى مقام إبراهيم فصلى ركعتين فأتاه ملك فيقوم عن يساره فإذا انصرف ضرب يده على كتفيه فيقول : يا هذا أما ما مضى فقد غفر لك وأما ما يستقبل فجد .

٢٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيوب ، عن أبي حمزة الثمالی قال : قال رجل لعلني بن الحسين عليه السلام : تركت الجهاد وخشوتته ولزمت الحج ولينه قال : وكان متكئاً فجلس وقال : ويحك أما بلغك ما قال رسول الله ﷺ في حجة الوداع إنه لما وقف بعرفة وهمت الشمس أن تغيب قال رسول الله ﷺ : يا بلال قل للناس

فليصتوا فلما نصتوا قال رسول الله ﷺ : إن ربكم تطول عليكم في هذا اليوم فغفر لمحسنكم وشفع محسنكم في مسيئكم فأفيضوا مغفوراً لكم ؛ قال : - و زاد غير الثمالي أنه قال : إلّا أهل التبعات - فإن الله عدل يأخذ للضعيف من القوي فلما كانت ليلة جمع لم يزل يناجي ربه ويسأله لأهل التبعات فلما وقف بجمع قال لبلال : قل للناس فليصتوا فلما نصتوا قال : إن ربكم تطول عليكم في هذا اليوم فغفر لمحسنكم وشفع محسنكم في مسيئكم فأفيضوا مغفوراً لكم وضمن لأهل التبعات من عنده الرضا .

٢٥ - علي ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : لما أفاض رسول الله ﷺ تلقاه أعرابي بالأبطح فقال : يا رسول الله إني خرجت أريد الحج فعاقتني وأنا رجل ميل - يعني كثير المال - فمرني أصنع في مالي ما أبلغ به ما يبلغ به الحاج قال : فالتفت رسول الله ﷺ إلى أبي قيس فقال : لو أن أباقيس لك زنته ذهب حراء أفقته في سبيل الله ما بلغت ما يبلغ الحاج .

٢٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن إسماعيل ، عن أبي إسماعيل السراج ، عن هارون بن خارجة قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : من دفن في الحرم أمن من الفزع الأكبر ، فقلت له : من بر الناس وفاجرهم ؛ قال : من بر الناس وفاجرهم .

٢٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن العلاء ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن أدنى ما يرجع به الحاج الذي لا يقبل منه أن يحفظ في أهله وماله ؛ قال : فقلت : بأي شيء يحفظ فيهم ؛ قال : لا يحدث فيهم إلّا ما كان يحدث فيهم وهو مقيم معهم .

٢٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جندب ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : الحج جهاد الضعيف ثم وضع أبو عبد الله عليه السلام يده في صدر نفسه وقال : نحن الضعفاء ونحن [ال] ضعفاء .

٢٩ - عِدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن إبراهيم بن ميمون قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إنني أحجُّ سنةً وشريكي سنة ، قال : ما يمنعك من الحجِّ يا إبراهيم ؟ قلت : لا أنفرغ لذلك جعلت فداك أتصدَّق بخمسائة مكان ذلك ؟ قال : الحجُّ أفضل ، قلت : ألف ؟ قال : الحجُّ أفضل ، قلت : فألف وخمسمائة ؟ قال : الحجُّ أفضل ، قلت : ألفين ؟ قال : ألفي ألفيك طواف البيت ؟ قلت : لا ، قال : ألفي ألفيك سعي بين الصفا والمروة ؟ قلت : لا ، قال : ألفي ألفيك بركة ؟ قلت : لا ، قال : ألفي ألفيك رمي الجمار ؟ قلت : لا ، قال : ألفي ألفيك المناسك ؟ قلت : لا ، قال : الحجُّ أفضل .

٣٠ - عِدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال لي أبو عبد الله : قال لي إبراهيم ابن ميمون كنت جالساً عند أبي حمزة فجاءه رجل فسأله فقال : ما ترى في رجل قد حجَّ حجة الإسلام ، الحجُّ أفضل أم يعتق رقبة ؟ فقال : لا بل عتق رقبة ، فقال أبو عبد الله عليه السلام : كذب الله وأثم الحجَّة أفضل من عتق رقبة ورقبة ورقبة حتى عدَّ عشرةً ثم قال : ويحي في أيَّ رقبة طواف بالبيت وسعي بين الصفا والمروة والوقوف بعرفة وحلق الرأس ورمي الجمار لو كان كما قال لعطل الناس الحجَّ ولو فعلوا كان ينبغي للإمام أن يجبرهم على الحجِّ إن شاوروا وإن أبوا فإن هذا البيت إنما وضع للحجِّ .

٣١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن عمر ابن يزيد قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : حجة أفضل من [عتق] سبعين رقبة ، فقلت : ما يعدل الحجَّ شيء ، قال : ما يعدله شيء ولدرهم واحد في الحجِّ أفضل من ألفي ألف درهم فيما سواه من سبيل الله ثم قال له : خرجت على نيف وسبعين بغيراً وبضع عشرة دابة ولقد اشتريت سوداً أكثرها العمد ولقد آذاني أكل الخل والزيت حتى أن حيدة أمرت بدجاجة فشويت فرجعت إلي نفسي .

٣٢ - علي بن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حسين الأحمسي ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : حجة خير من بيت مملوء ذهباً يتصدَّق به حتى يفتنى .

۳۳ - علیؑ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن ربعي بن عبدالله، عن الفضيل قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: لا ورب هذه البنية لا يخالف مد من الحج بهذا البيت حتى ولا قرأبداً .

۳۴ - عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد؛ وأحمد بن محمد جميعاً، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن محمد بن عبدالله قال: قلت للرضا عليه السلام: جعلت فداك إن أبي حدثني عن آبائك عليه السلام أنه قيل لبعضهم: إن في بلادنا موضع رباط يقال له: قزوين وعدوا يقال له: الديلم فهل من جهاد أهل من رباط؟ فقال: عليكم بهذا البيت فحجوه، ثم قال: فأعاد عليه الحديث ثلاث مرات كل ذلك يقول: عليكم بهذا البيت فحجوه ثم قال في الثالثة: أما يرضى أحدكم أن يكون في بيته يتفق على عياله ينتظر أمرنا فإن أدركه كان كمن شهد مع رسول الله ﷺ بدرأ وإن لم يدركه كان كمن كان مع قائمنا في فسطاطه هكذا وهكذا - وجمع بين متابتيه - فقال أبو الحسن عليه السلام: صدق هو على ما ذكر .

۳۵ - عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين، عن غالب، عن ذكره عن أبي عبدالله عليه السلام قال: الحج والعمرة سوقان من أسواق الآخرة والعامل بهما في جوار الله إن أدرك ما يأمل غفر الله له وإن قصر به أجله وقع أجره على الله .

۳۶ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن الحسن زعلان، عن عبدالله بن المغيرة، عن ابن الطيار قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: حجيج تترى وعمر تسمى يدفعن عيلة الفقر وميتة السوء .

۳۷ - علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: أتى النبي ﷺ رجلان رجل من الأنصار ورجل من قيف فقال التميمي: يا رسول الله حاجتي، فقال: سيقك أخوك الأنصاري فقال: يا رسول الله إني على ظهر سفري وإني عجلان وقال الأنصاري: إني قد أذنت له فقال: إن شئت سألتني وإن شئت نبأتك فقال: نبئتني يا رسول الله، فقال: جئت تسألني عن الصلاة وعن الوضوء وعن السجود فقال الرجل: إي والذي بعثك بالحق، فقال: أسبغ الوضوء وأملاً يديك من ركبتك وعقر جينك في التراب

وصل صلاة مودع ، وقال الأنصاري : يارسول الله حاجتي ، فقال : إن شئت سألتني و إن شئت نبأتك ، فقال : يارسول الله نبئتني ، قال جئت تسألني عن الحج وعن الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة ورمي الجمار وحلق الرأس ويوم عرفة فقال الرجل : إي والذي بعثك بالحق ، قال : لا ترفع ناقتك خفّاً إلا كتب الله به لك حسنة ، ولا تضع خفّاً إلا حطّ به غنك سيئة وطواف بالبيت وسعي بين الصفا والمروة تنفثل كما ولدتك أمك من الذنوب ورمي الجمار ذخير يوم القيامة وحلق الرأس لك بكلّ شجرة نور يوم القيامة ويوم عرفة يوم يباهي الله عزّ وجلّ به الملائكة فلو حضرت ذلك اليوم يرمل عالج وقطر السماء وآيات العالم ذنوباً فإنه ثبت ذلك اليوم . وفي حديث آخر له بكلّ خطوة يخطوها إليها يكتب له حسنة ويمعى عنه سيئة ويرفع له بهادرجة .

٣٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن الحسن بن الجهم عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : قال أبو جعفر عليه السلام : ما يقف أحدٌ على تلك الجبال برّاً ولا فاجرّاً إلا استجاب الله له فأما البرّ فيستجاب له في آخرته ودنياه وأما الفاجر فيستجاب له في دنياه .

٣٩ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن المفضل بن صالح ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : الحاجّ ثلاثة فأفضلهم نصيباً رجلٌ غفر له ذنبه ما تقدّم منه وما تأخّر ووقاه الله عذاب القبر و أما الذي يليه فرجلٌ غفر له ذنبه ما تقدّم منه ويستأنف العمل فيما بقي من عمره وأما الذي يليه فرجلٌ حفظ في أهله وماله .

٤١ - ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ما من سفر أبلغ في لحم ولامد ولا جلد ولا شعر من سفر مكة ، وما أحد يبلغه حتى تناله المشقة . ٤٠ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الحاجّ على ثلاثة أصناف : صنف يعتق من النار وصنف يخرج من ذنوبه كهية يوم ولدته أمّه وصنف يحفظ في أهله وماله وهو أدنى ما يرجع به الحاجّ .

٤٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحجاج ، عن داود بن أبي يزيد عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أخذ الناس موطنهم بنى نادى مناد من قبل الله عز وجل : إن أردتم أن أرضى فقد رضيت .

٤٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن عمر بن حفص ، عن سعيد بن يسار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام - عشية من العشيات ونحن بنى وهو يحسن على الحج و يرغبني فيه - : يا سعيد أيسأ عبد رزقه الله رزقاً من رزقه فأخذ ذلك الرزق فأنفقه على نفسه وعلى عياله ثم أخرجهم قد ضحاهم بالشمس حتى يقدم بهم عشية عرفة إلى الموقف فيقبل ، ألم تر فرجاً تكون هناك فيها خلل وليس فيها أحد ؟ قلت : بلى جعلت فداك ؟ فقال : يجيئ بهم قد ضحاهم حتى يشمب بهم تلك الفرج فيقول الله تبارك وتعالى لا شريك له : عبيدي رزقته من رزقي فأخذ ذلك الرزق فأنفقه فضحى به نفسه و عياله ثم جاء بهم حتى شعب بهم هذه الفرجة التماس مغفرتي أغفر له ذنبه وأكفبه ما أهمله وأرزقه . قال : سعيد مع أشياء قالها نحواً من عشرة .

٤٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال : إذا أخذ الناس منازلهم بنى نادى مناد : لوتعلمون بفناء من حلتهم لا يقتنم بالخلف بعد المغفرة .

٤٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من مات في طريق مكة ذاهباً أو جائياً أمن من الفرع الأكبر يوم القيامة .

٤٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن أبي المغراء ، عن سلمة بن محرر قال : كنت عند أبي عبد الله عليه السلام إذ جاءه رجل يقال له : أبو الورد فقال لأبي عبد الله عليه السلام : رحمك الله إنك لو كنت أرحمت بدنك من المحمل ، فقال أبو عبد الله عليه السلام : يا أبا الورد ، إنني أحب أن أشهد المنافع التي قال الله تبارك وتعالى : « ليشهدوا منافع لهم » إنه لا يشهدا أحد إلا نفعه الله أمّا أنتم فترجعون مغفوراً

لکم وأما غیرکم فیحفظون فی أہالیہم وأموالہم .

۴۷ - عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن محمد بن عبد الحمید ، عن عبد اللہ بن جندب ، عن بعض رجالہ ، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام قال : إذا کان الرجل من شأنہ الحج کل سنة ثم تخلف سنة فلم یرج فخرج قالت الملائکۃ الذین علی الأرض للذین علی الجبال : لقد قدنا صوت فلان ، فقولون : اطلبوہ فیطلبوہ فلا یصیبوہ فقولون : اللہم إن کان حبسہ دین فأذعہ أو مرض فاشفہ أو فقر فأغنہ أو حبس ففرج عنہ أو فعل فافعل بہ والناس یدعون لأ نفسہم وهم یدعون لمن تخلف .

۴۸ - أحمد ، عن عمرو بن عثمان ، عن علی بن عبد اللہ ، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام قال : کان علی بن الحسین صلوات اللہ علیہما یقول : یا مہشر من لم یہجج استبشروا بالہاجج واصفحوہم وعظموہم فإن ذلك یجب علیکم ، تشارکوہم فی الأجر .

### باب

## حج و عمرہ کی فضیلت اور انکاثواب

- ۱- فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ حج و عمرہ کہہ ان سے تمہارے بدن تندرست رہیں گے اور رزق وسیع ہوں گے اور تمہارے اہل و عیال کے خرچ میں کفایت ہوگی اور فرمایا حاجی کے گناہ بخش دیئے جائیں گے جنت اس پر واجب ہوگا اور عمل کا نئے سرے سے آغاز ہوگا اور اس کے اہل و مال حفاظت میں رہیں گے۔ (مجموع)
- ۲- فرمایا حضرت نے میرے والد ماجد نے فرمایا جو خانہ کعبہ کے حج کا یا عمرہ کا ارادہ کرے درآئیکہ وہ کبر سے بری ہو اور گناہوں سے باز آئے تو وہ اب گناہ سے پاک ہو جائے گا گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ میں نے پوچھا کہ کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو عیب لگائے اور حق بات کو جانت کچھ اور حق سے جاں پیو اور حق پرستوں کو طعن دے جو اب کرے گا اللہ سے جھگڑا کرے گا اس کی رو میں۔ (خدا نے فرمایا ہے الکبریا ردائی)
- ۳- فرمایا حضرت نے اللہ کی تعانت ہے کہ حج و عمرہ کرنے والے کہ باقی رکھے اور اس کے اہل تک پہنچا دے اور اگر آ موت دے تو جنت میں داخل کرے۔ (رض)
- ۴- فرمایا حضرت رسول خدا نے حج کا ثواب جنت ہے اور عمرہ اس کا کفارہ ہے۔ (رض)



۵- میں نے کہا میں نے یہ فترار دیا ہے کہ ہر سال یا تو خود حج کروں یا اپنے خاندان والوں میں سے کسی سے اپنا مال دے کر نیابت حج کروں منرمایا کیا تو نے ایسا ارادہ کیا ہے، میں نے کہا ہاں، منرمایا یوقین کر تیرے مال میں زیادتی ہوگی۔ (مجمول)

۶- منرمایا حضرت نے حاجی تین قسم کے ہیں ایک وہ جو نادر و زرخ سے آزاد ہوں گے دوسرے وہ جو اپنے گناہوں کے بخشتے جانے کے بعد ایسے ہوں گے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں، حاجی کے لئے یہ کم سے کم ثواب ہے (یعنی)،

۷- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حج کا ذکر کرتے ہوئے کہ رسول اللہ نے منرمایا ہے کہ حج دو وجہاں میں سے ایک جہاد ہے یہ جہاد کمزوروں کا اور کم کمزور ہیں سوائے نماز کوئی عبادت حج سے افضل نہیں اور حج میں نماز ہے اور نماز

میں حج نہیں، حج کو ترک نہ کرو ورنہ تم جیسا کہ تم نہیں دیکھتے کہ اس میں تھکے سر کے بالوں کی پرگندگی ہوتی ہے تمہارا جلد بدن کسختی برداشت کرنا ہوتی ہے، عورتوں پر نظر کرنا ممنوع ہوتا ہے۔ ہم تو یہاں ہیں ہم تو قریب رہنے والے ہیں ہمیں برابر بانی ملتا رہتا ہے اور پھر بھی حج میں نفس کو بڑی تکلیف ہوتی ہے تمہارا نوڈ کہہ گیا۔ جو دور

وراز شہروں میں رہتے ہیں پیردیس، پھر راہوں کی تکلیف اٹھانے کے لئے آتے ہیں، مرمیدار کھانا لٹا ہے نہ پانی پھر سرد و گرم ہوتا ہے اور سخت دھوپ، ان کے روپر تھیں قدرت نہیں، جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ موشی تمہارا بوجھ

اٹھا کر ایک شہر سے دوسرے شہر لے جاتے ہیں اگر تم خود لے جاتے تو بڑی تکلیف اٹھانے کے بعد۔ (حسن)

۸- منرمایا رسول خدا نے فقر اور گریج و عمرہ سے ترک دے، یعنی ان چیزوں کے خوف سے ترک نہ کرو (مجمول)

۹- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب حج کا ارادہ کرنے والا اپنا سامان سفر درست کرنے لگتا ہے تو اس مدت میں اس کے ہر قدم پر دس حسنت لکھے جاتے ہیں اور دس گناہ محو ہو جاتے ہیں اور سامان سفر کی درستی تک دس درجہ اس کے بلند ہوتے ہیں اور جب سواری تیار ہوتی ہے تو سواری ہوتے سے پہلے تک اسی طرہ ہوتا ہے اور جب وہ اپنے شامک حج

پلورے کر لیتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور ذی الحجہ، محرم، صفر، ربیع الاول یہ چار ماہ اس کے لئے حسنت لکھے جاتے ہیں اور گناہ نہیں لکھے جاتے مگر ہاں اگر کوئی خاص سبب پیدا ہو جب یہ چار ماہ گزر جاتے ہیں تو وہ عام آدمیوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ (مختلف فیہ)

۱۰- میں نے پوچھا حاجی کے لئے چار ماہ گناہ کیوں نہیں لکھے جاتے۔ فرمایا مشکوکوں کے چار ماہ خدانے یہ رعایت کی ہے کہ ان سے جنگ نہ کی جائے جیسا کہ فرماتا ہے چار ماہ زمین پر چلے پھر دو، پس مومنین کے لئے یہ رعایت کی ہے کہ چار ماہ ان کے گناہ نہ لکھے جائیں۔ (مجمول)

۱۱- فرمایا جب تک حاجی گناہ نہیں کرتا اس سے نورج زائل نہیں ہوتا۔ (مجمول)

۱۲- فرمایا حضرت رسول خدا نے حج کے بعد عمرہ اور عمرہ کے بعد حج کو کر دینے والوں کو فقر اور گناہ کو اس طرح دور کر

دیتے ہیں جیسے ریتی رکڑ کر لوہے کا رنگ دور کر دیتی ہے۔ (رسول)

۱۳- فرمایا حج و عمرہ آخرت کے بازاروں میں سے دو بازار ہیں اور خدا کی یہ ضمانت ہے کہ حج و عمرہ کرنے والے کو باقی رکھے اور اسے اس کے اہل و عیال تک پہنچا دے اور اگر اس کو مارے تو داخل جنت کرے۔

۱۴- فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کی فرستادہ جماعت ہیں اگر وہ اس سے سوال کریں گے تو وہ ان کو سدا کا

اور اگر وہ اس سے دعا کریں گے تو قبول کرے گا اور اگر وہ سفارش کریں گے تو وہ منظور کرے گا اور اگر چپ رہیں گے تو ابتداء کرے گا اور ایک درہم کے بدلے ہزار درہم دے گا۔ (مجمول)

۱۵- فسرمایا ایک درہم حج میں خرچ کرنا افضل ہے، اور حق میں دس ہزار درہم خرچ کرنے سے۔ (مخ)

۱۶- فرمایا تجھے حج سے ہر سال کیا چیز دہتی ہے اس نے کہا اہل و عیال، فرمایا اگر تو عمر جائے تو اہل و عیال کا کیا ہو گا اہل و عیال کو سسر کہ اور زیور کھلاؤ اور ہر سال حج کرو (مخ)

۱۷- فسرمایا علی بن الحسین نے حج اور عمرہ کرنے والوں پر مسلام کی ابتداء کروانے سے مضائقہ کر دیا، قبل اس کے کہ گناہوں سے آغوشہ ہو کر ملو۔ (مجمول)

۱۸- فسرمایا حاجی اور مستقر اللہ کی ضمانت میں ہے اگر مناسک ادا کرتا ہو اور اسے گا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اگر بھلائی احرام کرے گا تو اللہ اس کو تبلیہ کرنے والوں کی صورت میں معوث کرے گا اور اگر وہ حرم میں مرے گا تو اللہ اسے امن والوں میں معوث کرے گا اور اگر حج سے منٹ کرے گا تو اللہ اس کے سب گناہ بخش دے گا۔ (مخ)

۱۹- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے نہیں سمجھا ان پہاڑوں میں کوئی گریہ کرے کہ اس کی دعا قبول کی گئی اور دیگر مومنین، تو ان کی قبولیت کا تعلق آخرت سے ہو گا اور کفار کی دعائیں ان کی دنیا میں قبول ہوں گی۔ (مخ)

۲۰- فرمایا جب مٹائیں لوگ پہنچتے ہیں تو مٹائیں ایک منادی ندا کرتا ہے تیرے اہل آگئے ہیں اپنی تنگیوں میں کٹا دی پیدا کر اور اپنے ثواب میں رعایت کر اور ایک منادی ندا کرے گا کاش تم جانتے کہ تم کس کے یہاں اترے ہو تو تم یقین کرتے بدلہ مغفرت کے بعد۔ (حسن)

۲۱- فرمایا اللہ کی طرف جلو، میں کلام کھلاؤ رائے والا ہیوں اللہ کی عزت حج کرو۔ (رسول)

۲۲- ترجمہ نمبر ۲۲ میں دیکھو۔

۲۳- رادی کہتا ہے میں ہر سال حج کرتا تھا ایک سال سنت قسط پڑا اور لوگوں کو سخت تکلیف کا سامنا ہوا میرے دوستوں نے کہا کہ اس سال حج کا ارادہ ملتوی کر دو اور یہ رتم صدقہ میں دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہو گا میں نے کہا کیا تم نے اس پر غور کیا ہے انھوں نے کہا ہاں میں نے تصدیق کرنے کا ارادہ کیا، عرفہ کی رات کو پھر غور کیا تو یہ طے کیا کہ میں حج کو ترک نہ کروں گا اگلے سال میں حج کو کیا مقام میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات ہوئی بہت سے لوگ

حضرت کے پاس جمع تھے میں نے یہ واقعہ بیان کیا اور پوچھا حج افضل ہے یا صدقہ؟ آپ نے تین بار فرمایا صدقہ کا کیا کہنا میں نے کہا لیکن ان میں زیادہ بہتر کون ہے۔ فرمایا انہیں کیا چیز حج اور صدقہ سے روکتی ہے میں نے کہا مال کی کمی ان دونوں کو بجالانے کی اجازت نہیں دیتی۔ فرمایا اگر کوئی بسلج کسی امیر میں دس درہم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس میں پانچ درہم خرچ کرے اور پانچ درہم صدقہ دے یا حج کے زمانہ میں اپنے کھانے پینے میں کمی کرے اور جو بچا یا ہے وہ صدقہ دے۔ میں نے کہا ہم اگر اس کریں تو ٹھیک ہے پھر آپ نے تین بار فرمایا حج کے برابر کیا چیز ہو سکتی ہے جب کوئی حج کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو نیکی کا ایک حصہ اسے مل جاتا ہے اور جب مسجد الحرام میں آتا ہے اور طواف فریضہ کرتا ہے اور وہاں سے آکر مقام ابراہیمؑ نماز پر مقصد ہے تو ایک فرشتہ بائیں جانب آتا ہے اور جب وہ نماز پڑھ کر بیٹھتا ہے تو اس کے ساتھ نہ کہ ہلکا کرتا ہے بلکہ گنہ معاف اب آگے نیکی کر۔

۲۴۔ ابو جعفر ثمالی سے روایت ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے ایک شخص نے کہا میں نے جہاد اور اس کی سختی کو چھوڑ کر حج اور اس کی آسانی کو لے لیا ہے امام علیہ السلام کیلئے لگائے ہوئے تھے پس اگر اٹھ بیٹھے اور سہل فرمایا دے ہو تیرے اور پر، کیا تجھ تک یہ حدیث نہیں پہنچی جو بحکمہ انوار میں فرمائی تھی۔ جبکہ عرفہ میں قیام کیا تھا اور سورج غروب ہونے والا تھا۔ حضرت نے ہلال کو حکم دیا کہ لوگوں کو کہو خاموش ہو جائیں جب سب ہمہ تن گوش ہوئے تو حضرت نے فرمایا اس دن اللہ نے بخش دیا تمہارے نیکو کاروں کو اور شفقت قبول کی تمہارے نیکو کی، تمہارے بدی کرنے والوں کے متعلق پس شانہ حاصل کر داس مغفرت کا جو تمہارے لئے ہے اور ابو جعفر ثمالی راوی حدیث کے علاوہ ایک اور راوی نے اس حدیث میں اتنے الفاظ اور زیادہ بیان کئے۔

اسے پہاڑوں کی گھاٹیوں میں رہنے والا اللہ نے عدل کیا ہے کہ وہ قوی سے ضعیف کے بائیں میں مواخذہ کرتا ہے جب رات ہوئی تو آپ اہل شعاب کے متعلق مناجات کرتے رہے رحمت کا سوال کرتے رہے پھر ہلال سے فرمایا لوگوں کو خاموش کر دو جب سب خاموش ہوئے تو فرمایا اللہ نے آج کے دن تم پر بخشش کی ہے تمہارے نیکو کی بخش دیا اور بدوں کے بارے میں تمہارے نیکو کی سفارش قبول کی، پس خدا کی بخشش سے کراستوا اہل شعاب کے لئے خدا کی طرف سے رخصت ہے۔ (حسن)

۲۵۔ جب حضرت پلے تو مقام الطح میں ایک اعرابی ملا اور کہنے لگا میں حج کو نکلا ہوں آپ مجھے معاف کر دیں میں بالدار آدمی ہوں آپ حکم دیں کہ آتما مال سے دوں جو ایک حاجی کے ثواب کے لئے کافی ہو، حضرت نے فرمایا اگر یہ کوہ ابو قیس سونا ہو جلتے اور لو اس کو راہ خدا میں خرچ کرے تب بھی وہ ثواب نہ پاسکے گا جو ایک حاجی کا ہوتا ہے۔ (حسن)

۲۶۔ فرمایا جہرم میں دفن ہو گا قیامت کے وقت سے امن میں رہے گا۔ میں نے کہا ہر نیک و بد فرمایا ہاں ہر نیک و بد (۱۴)

۲۷۔ ادنیٰ بات اس حاجی کے لئے جس کا حج قبول ہو یہ ہے کہ اس کا اہل اور مال محفوظ رہو گا۔ میں نے کہا کس طرح حفاظت

- ہوگی ان میں مسلمان یا ان میں کوئی حادثہ واقع نہ ہوگا مگر جبکہ وہ ان میں مقیم ہو اور کسی حادثہ کا سبب بنے۔
- ۲۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا حج کمزوروں کا جہاد ہے پھر اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ہم ہیں کمزور ہم ہیں کمزور اور انہوں نے
- ۲۹۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا میں خود ایک سال حج کرتا ہوں اور ایک سال میرا شریک حج کرتا ہے فرمایا تمہیں چیز مانع ہوتی ہے۔ میں نے کہا فراغت حاصل نہیں، میں اس کے بدلے پانچ سو روپے صدقہ دیتا ہوں تو فرمایا حج افضل ہے میں نے کہا ایک ہزار دسے دوں گا فرمایا حج افضل ہے میں نے کہا دو ہزار دسے دوں گا فرمایا حج افضل ہے میں نے کہا تیس دو ہزار طواف کے برابر ہو جائیگے میں نے کہا نہیں تو کیا سنی صفا درود کے برابر ہوں گے میں نے کہا نہیں فرمایا تو کیا دو توف عرق کے برابر ہو جائیں گے میں نے کہا نہیں فرمایا کیا رومی ہجرات کے برابر ہوں گے میں نے کہا نہیں فرمایا کیا اور مناسک کے برابر ہوں گے میں نے کہا نہیں، فرمایا تو حج افضل ہے۔ (۳۷)
- ۳۰۔ راوی کہتا ہے میں ابو عقیقہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور سوال کیا کہ ایک شخص کے لئے حج افضل ہے یا غلام آزاد کرنا انھوں نے کہا۔ غلام آزاد کرنا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جھوٹا ہے وہ اور وہ یہ کہہ کر گنگنا رہا ہے شک حج افضل ہے غلام آزاد کرنے سے، غلام آزاد کرنے سے، یہاں تک کہ آپ نے دس تک گنا پور فرمایا دسے ہو اس پر کوئی غلام برابر ہے طواف بیت کے صفا درود کے درمیان سنی کے عرق اور طعن راس کے اگر ایسا ہوتا جیسا اس نے کہا اگر لوگ ایسا ہی کریں تو لوگ حج کرتا ہی چھوڑ دیں اس صورت میں امام کو لازم ہے ان سے جبراً حج کر لے اگر وہ انکار کریں تو کہے کہ یہ کفر حج کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔ (۳۸)
- ۳۱۔ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا حج افضل ہے ستر غلام آزاد کرنے سے، میں نے کہا حج کے بدلہ کئی بھی کوئی چیز ہے مسلمان یا کوئی چیز اس کا عوض نہیں، ایک درہم جو حج میں خرچ کیا جائے وہ لاکھوں ان درہموں سے جو حج کے علاوہ راہِ قرآن میں خرچ کئے جائیں، پھر مسلمان یا حج کے لئے چلا تو ستر سے زیادہ کچھ (اونٹ تھے اور تقریباً دس گھوڑے اور میں نے بہت سے غلام خریدے تھے ایسی حالت میں کہ ستر اور زیتون کا تیل مجھے نقصان دیتا تھا میں کھار ہا تھا (تاکہ حج کے خرچ میں کمی نہ ہو) میری تکلیف دیکھ کر حمیدہ نے عرق پکائی جس سے میری حالت درست ہوئی۔ (حسن)
- ۳۲۔ فرمایا ایک حج کرنا بہتر ہے اس سے کہ سونے سے بھرا ہوا ایک گھر کل کا کل خرچ کر دیا جائے۔ (حسن)
- ۳۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے قسم خدا کی جب تک اس گھر کا حج ہے حاجیوں کی حاجت ہوگی اور ان کے لئے نفع نہ ہوگا۔

۳۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے باپ نے آپ کے آٹائے طاہرین سے یہ حدیث نقل کی کہ کسی نے ان سے کہا کہ ہمارے شہروں میں ایک موضع ہے ربطاٹے جس کو فردین کہا جاتا ہے اور دشمن ہے جس کو دیلم کہتے ہیں پس

ہم اس سے جہاد کریں یا رہا طیس مقرر رہیں فرمایا تم اس گھر کا چکر دو پھر حضرت نے تین مرتبہ اس بات کو دہرایا اور دوسری بار کہا کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کو اپنے گھر میں اپنے عیال پر خرچ کرے اور ہمارے امر کا انتظار کرے اگر اس نے پایا تو ایسا ہے جیسے اس نے جنگ بدر میں رسول اللہ کے ساتھ شہادت پائی اور اگر نہ پایا تو وہ اس شخص کی طرح ہو گا جو ہمارے قاتل کے ساتھ اس طرح ہوا اپنی دو انگلیوں کو ملا کر بتایا امام رضا نے فرمایا جو کچھ اس نے بیان کیا ٹھیک ہے (مقبول)

۳۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کرج دمرہ دوبارہ میں آخرت کے بازداروں میں سے اور ان کو بھالانے والا اللہ کے جو ارہجت میں ہو گا اگر اس نے اپنی امید کو پایا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور اگر موت آگئی تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ (مقبول)

۳۶۔ فرمایا حضرت نے حج میں تواتر ہے یعنی ایک کے بعد دوسرا اور عمرہ میں فصل ہو سکتے ہیں دونوں فقر کو دور کرتے ہیں اور بری موت سے بچاتے ہیں۔ (مقبول)

۳۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا کے پاس دو شخص آئے ایک انصاری اور دوسرا ثقیفی ثقیفی نے کہا یا رسول اللہ میری ایک حاجت ہے فرمایا تم سے پہلے تمہارے بھائی انصاری اپنی ضرورت بیان کرنا چاہتا ہے ثقیفی نے کہا یا رسول اللہ میں حالت صفر میں ہوں اور مجھے جلدی ہے انصاری نے کہا میں نے اجازت دی۔ حضرت نے ثقیفی سے فرمایا چلے تو اپنی حاجت بیان کر چلے تو میں بیان کر دوں۔ میں نے کہا حضور ہی بیان فرمایا فرمایا تو پوچھتے آیا ہے نماز، وضو اور مسجد کے متعلق، اس نے کہا بے شک ایسا ہی ہے وضو میں اعضا پر پانی جاری کر دو، اپنے دونوں ہاتھ نماز میں گھٹنوں پر رکھو اور مسجد میں اپنا ماتھا خاک پر رکھو اور ایسی بڑھوسو جیسی دروازے والے پر سے، انصاری نے کہا میری بھی حاجت ہے تم بیان کر دیا میں، اس نے کہا آپ ہی بیان فرمادیں فرمایا تم پوچھنا چاہتے ہو حج، طواف، سعی، مفادہ کے متعلق اور رمی جہرات اور سہرہ کے متعلق اس نے کہا واللہ ایسا ہی ہے جب تم اونٹ کو چرے کو جانے کے لئے چری موڑو پہناؤ گے تو اللہ ایک حسنہ لکھے گا اور جب ان کو اتارو گے تو ایک گناہ لکھا جائے گا اور جب طواف کر دے اور مفادہ مردہ کے درمیان سستی کر دے تو گناہوں سے اس طرح آزاد ہو جاؤ گے گویا آج ہی مال کے پیسے سے پیدا ہوئے ہو اور جب رمی جہرات کر دے تو نیکیوں کا ذخیرہ ہو گا اور قیامت کے لئے اور حلقہ اس کو آؤ گے تو روز قیامت ہر مال کو اتار دیا ہو گا اور روز قیامت وہ ہے کہ اللہ ملا کر پر سیاہات کرتا ہے اگر اس دن تم وہاں موجود ہو تو اگر گناہ ایک صحرا، بارش کے قطرات اور دنیا کے ایام کے برابر ہوں گے تو معاف ہو جائیں گے۔ (مقبول)

۳۸۔ فرمایا حضرت نے جو کوئی ان پہاڑوں پر سفر کرے گناہ ہو یا بد خدا اس کی دعا قبول کرے گناہ کی آخرت اور دنیا کے

متعلق اور بد کی صحت دنیا کے متعلق۔ (موتقی)

۳۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا حاجی تین ہیں ان میں پہلا ظیفہ افضل وہ ہے جس کے پہلے اور بعد کے سب گناہ بخش دیے گئے ہوں اور عذاب قبر سے اللہ اسے بچائے اور اس کے بعد وہ ہے جس کے پہلے گناہ اللہ بخش دے اور وہ اپنی باقی زندگی میں عمل مشروع کرے اس کے بعد وہ ہے جو اپنے اہل و عیال میں بحفاظت پہنچ جائے۔ (۴۸)

۴۰۔ حضرت نے فرمایا کوئی سفر لمبا خاک و شت و خون و جلد اور بال سفر مکہ سے زیادہ سخت نہیں، بغیر سخت مشقت کے کوئی وہاں نہیں پہنچ سکتا۔ (موتقی)

۴۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے حاجی تین قسم کے ہیں جو نا جنم سے آزاد ہیں دوسرے وہ جو گناہ بخشے جانے کے بعد اپنے ہو جائیں گے جیسے گناہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں تیسرے وہ جن کا نوشتہ بحفاظت جان و مال میرے (امام) صلوات علیہ کا ہے (حسن)

۴۲۔ فرمایا جب لوگ منیٰ کو اپنا وطن بناتے ہیں تو ایک مسافر اللہ کی طرف سے نڈا کرتا ہے اگر تم میرا راضی ہو نا چاہتے ہو تو میں راضی ہوں۔ (۴۹)

۴۳۔ ایک رات جب ہم منیٰ میں تھے حضرت ابو عبد اللہ کم کو حج کے لئے آمادہ کرتے رہے اور رغبت دلاتے رہے مگر فرمایا لے سعید، اللہ بندہ کو اپنے پاس سے رزق دیتا ہے بندہ کو چاہیے کہ اس رزق کو لے اور اپنے عیال پر خرچ کرے پھر ان کو چاہتے وقت کے چلے اور رات کو ان کے ساتھ رو پیئے۔ موتقی ایک تو یہ عبادت مقبول ہو گی کیا تم نے اس کثرت کو نہیں دیکھا جو یہاں ہے کہیں کوئی شے بھی نہیں ہے۔ میں نے کہا بے شک، فرمایا ان کو دھوپ چڑھتے وقت وقت لے آؤ تاکہ یہ کثرت دگی اس شے پر ہو جائے۔ خدائے وعدہ لا شرک فرماتا ہے اے میرے بندے میں نے اسے رزق دیا اس نے اسے لیا۔ اس نے اسے اپنے اور اپنے عیال پر خرچ کیا پھر وہ ان کو حج کے لئے لایا تاکہ وسعت رزق ان پر پر تقیم ہو اس نے میری بخشش کا سوال کیا۔ میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور اس کی ہم کو آسان کیا میں اس کو رزق دیتا ہوں میں نے کم تمام اشیاء کے فرمایا تقریباً دس چیزیں (۵۰)

۴۴۔ فرمایا جب لوگ منیٰ میں جاتے ہیں تو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ کاش تم جانتے کہ کس کے صحن میں اترے ہو تو مغفرت کے بعد اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوتے۔ (حسن)

۴۵۔ فرمایا جو حرم کی راہ میں آتے جاتے مرحلے گا وہ روز قیامت کے عظیم نشان خوف سے امن میں ہے گا (حسن)

۴۶۔ میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابو الورد دناے ایک شخص آیا اور کہنے لگا اے ابو عبد اللہ اللہ کی رحمت آپ پر نازل ہو آپ مجھ میں اپنے بدن کو کچھ دیر آرام دے لیں مگر فرمایا لے ابو الورد، میں پسند کرتا ہوں کہ گواہ بنوں ان منافع کا جن کے لئے اللہ نے کہا ہے کہ وہ گواہی دیں ان منافع کی۔ جو گواہی دے گا اللہ اسے نفع پہنچائے گا تم

حج سے لوٹو گے اس حال میں کہ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا لیکن تمہارے غیر محفوظ رہیں گے اپنے اہل اور مال میں۔ (مجموع)

۴۷۔ فرمایا جب کوئی شخص پوری شرائط کے ساتھ حج کرتا ہے ہر سال، اور ایک سال نہیں جاتا تو ملائکہ ارض و جہاں کہتے ہیں ہمیں فلاں کی آواز سنائی نہیں دیتی، باہم کہتے ہیں اسے تلاش کرو تلاش کرنے پر نہیں پاتے تو کہتے ہیں یا اللہ اگر وہ قرض کی وجہ سے رکا ہے تو اس کا قرض ادا کر، اگر مرض نے رکا ہے تو شفا دے، اگر فقر ہو گیا ہے تو غنی کر دے، اگر قید میں ہے تو اسے رہا کر، اگر کس کام میں ہے تو اسے پورا کر دے، لوگ دعا کرتے ہیں اپنے نفسوں کے لئے اور زشتے دعا کرتے ہیں اس کے لئے جو اپنے نفس کے خلاف کرے۔ (دریں)

۴۸۔ فرمایا حضرت نے اے معشر جس نے حج نہیں کیا ہے اسے بشارت دو حاجی بننے کی، ایسے لوگوں سے مصافحہ کر د، ان کی تعظیم کرو یہ تمہارے اوپر واجب ہے ان سے کہو اور اس کو اس اجر میں شریک کر دو۔ (مجموع)

### باب ۲۹

#### ﴿ فرض الحج والعمرة ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابیہ، عن ابن ابی عمیر، عن عمر بن آذینہ قال: کتبت الی ابی عبد اللہ ؑ بمسائل بعضها مع ابن بکیر وبعضها مع ابی العباس فجاء الجواب بما ملأه: سألت عن قول الله عز وجل: «والله على الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلاً» يعني به الحج والعمرة جميعاً لأنهم مفروضان وسألته عن قول الله عز وجل: «واتموا الحج والعمرة لله» قال: يعني بتمامهما أدائهما واتباع ما يقتضي المنعوم فيها وسألته عن قوله تعالى: «الحج الأكبر» ما يعني بالحج الأكبر؟ فقال: الحج الأكبر الوقوف بعرفة ورمي الجمار والحج الأصغر العمرة.

۲۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان بن عثمان، عن الفضل أبي العباس، عن أبي عبد الله ؑ: «واتموا الحج والعمرة لله» قال: هما مفروضان.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن ابیہ، عن محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان جميعاً عن ابن ابی عمیر، عن عبد الرحمن بن الحججاج قال: قلت لأبي عبد الله ؑ: الحج

على الغني والفقير ، فقال : الحج على الناس جميعاً ، كبارهم وصغارهم فمن كان له عذر عذره الله .

٤ - ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : العمرة واجبة على الخلق بمنزلة الحج على من استطاع لأن الله تعالى يقول : « وأنتموا الحج والعمرة لله » وإنما نزلت العمرة بالمدينة قال : قلت له : « فمن تمتع بالعمرة إلى الحج » أيجزى ذلك عنه ؟ قال : نعم .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن موسى بن القاسم البجلي : و محمد بن يحيى ، عن العمري بن علي جميعاً ، عن علي بن جعفر ، عن أخيه موسى عليه السلام قال : إن الله عز وجل فرض الحج على أهل الجنة في كل عام وذلك قوله عز وجل : « والله على الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلاً » ومن كفر فإن الله غني عن العالمين قال : قلت فمن لم يحج متناً فقد كفر ؟ قال : لا ولكن من قال : ليس هذا هكذا فقد كفر .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن حذيفة بن منصور ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله عز وجل فرض الحج على أهل الجنة في كل عام (١) .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن الفضل بن يونس ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : ليس على المملوك حج ولا عمرة حتى يعتق .

٨ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي جرير القمي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الحج فرض على أهل الجنة في كل عام .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن الحسين ، عن محمد بن سنان ، عن حذيفة بن منصور ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله عز وجل فرض الحج على أهل الجنة في كل عام .



## باب ۲۹ فرض حج و عمرہ

- ۱۔ میں نے چند مسائل حضرت کو لکھے ان میں سے بعض میں ابن کبیر سے بحث تھی اور بعض میں ابوالعباس سے پس حضرت کے قلم سے لکھا ہوا جواب آیا۔ تم نے اس کے متعلق پوچھا ہے۔ لوگوں پر اللہ کی طرف سے حج بیت اللہ ہے اس کے لئے جسے راستہ کی سہولت ہو یعنی حج و عمرہ دونوں کے لئے یہ حکم ہے کیونکہ یہ دونوں فرض ہیں اور یہ سوال کیا کہ حج و عمرہ کو تمام کر دو تو اس سے مراد ہے دونوں کو پوری طرح ادا کرنا اور نہ کہ ان باتوں سے دونوں میں جن سے مجرم ہو جاتا ہے اور سوال کیا تو نے حج اکبر سے توجہ اکبر نام ہے عرفات میں ٹھہرنے کی ہجرت کرنا اور حج اصغر یعنی عمرہ بجالانا۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا حج و عمرہ دونوں فرض ہیں۔ (م)
- ۳۔ میں نے کہا کیا حج، غنی و فقیر دونوں پر ہے فرمایا حج تو سب آدمیوں پر ہے بڑے ہوں یا چھوٹے لیکن اگر کوئی عذر ہے تو اللہ اس کا قبول کرنے والا ہے۔ (حسن)
- ۴۔ فرمایا عمرہ واجب ہے مخلوق پر مثل حج جو استطاعت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حج و عمرہ کو تمام کر دو عمرہ کا حکم مدینہ میں نافذ ہوا میں نے کہا حج تمتع کے ساتھ عمرہ بجالائے تو یہ اس کے لئے کافی ہوگا۔ فرمایا ہاں۔ (حسن)
- ۵۔ فرمایا اللہ نے فرض کیا حج کو مالداروں پر ہر سال اگر ایک سال بجا نہ لائے تو دس سال نہ یہ ہر سال یعنی وجوب مساقط نہ ہوگا جب تک کسی نہ کسی سال بجا نہ لائے اللہ فرماتا ہے اللہ کی طرف سے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو وہاں تک جاسکتا ہو اور حج انکا ذکر ہے تو اللہ تمام عالموں کی عبادت سے بے پردہ ہے جن نے کہا ہم میں سے جو کوئی حج نہ کرے تو کیا وہ کافر ہے فرمایا نہیں، ناں جو یہ کہے کہ یہ کچھ نہیں تو وہ کافر ہے (م)
- ۶۔ اللہ نے پرانے اہل دولت پر حج فرض کیا یعنی اگر ایک سال نہ کرے تو دوسرے سال، دوسرے سال نہ کرے تو تیسرے سال فرض وجوب ہوتا نہیں۔ (م)
- ۷۔ غلام پر نہ حج ہے نہ عمرہ جب تک وہ آزاد نہ ہو (م)
- ۸۔ ترجمہ نمبر ۶ میں مگر ا۔
- ۹۔

## ﴿باب﴾

## ﴿استطاعة الحج﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : «وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا» قال : ما السبيل ؟ قال : أن يكون له ما يهيج به ، قال : قلت : من عرض عليه ما يهيج به فاستحيى من ذلك أهو ممن يستطيع إليه سبيلاً ؟ قال : نعم ما شأنه أن يستحي ولويهج على حمار أجدع أبر ؟ فإن كان يطيق أن يمشي بعضاً ويركب بعضاً فليهج .

٢ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمد بن يحيى الخثعمي قال : سأل حفص الكناسي أبا عبد الله عليه السلام وأنا عنده عن قول الله عز وجل : «وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا» ما يعني بذلك ؟ قال : من كان صحيحاً في بدنه مخلى سربه له زاد وراحلة فهو ممن يستطيع الحج . أو قال : ممن كان له مال . فقال له حفص الكناسي : فإذا كان صحيحاً في بدنه مخلى سربه له زاد وراحلة فلم يهيج فهو ممن يستطيع الحج ؟ قال : نعم .

٣ - عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن خالد بن جرير ، عن أبي الربيع الشامي قال : سئل أبو عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل : «وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا» فقال : ما يقول الناس ؟ قال : فقيل له : الزاد والراحلة ، قال : فقال أبو عبد الله عليه السلام : قد سئل أبو جعفر عليه السلام عن هذا فقال : هلك الناس إذا ، لئن كان من كان له زاد وراحلة قدر ما يقوت عياله ويستغني به عن الناس ينطلق إليه فيسلمهم إياه لقد هلكوا ، فقيل له : فما السبيل ؟ قال : فقال : السعة في المال إذا كان يهيج ببعض ويبقى بعضاً يقوت به عياله أليس قد فرض الله الزكاة فلم يجعلها إلا على من يملك ما تنمي درهم .

٤ - عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف بن

عمیرہ، عن أبي بكر الحضرمي قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إنني شيعت أصحابي إلى القادسية فقالوا لي: انطلق معنا ونقيم عليك ثلاثاً فرجعت وليس عندي نفقة فيستر الله ولحقنهم قال: إنه من كتب عليه في الوفد لم يستطع أن لا يهجع وإن كان فقيراً ومن لم يكتب لم يستطع أن يهجع وإن كان غنياً صحيحاً.

۵۔ محمد بن أبي عبد الله، عن موسى بن عمران، عن الحسين بن يزيد النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سأله رجل من أهل القدر فقال: يا ابن رسول الله أخبرني عن قول الله عز وجل: "ولله على الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلاً" أليس قد جعل الله لهم الاستطاعة؟ فقال: ويحك إنما يعني بالاستطاعة الزاد والراحلة ليس استطاعة البدن، فقال الرجل: أليس إذا كان الزاد والراحلة فهو مستطيع للحج؟ فقال: ويحك ليس كما تظن قد ترى الرجل جل عنده المال الكثير أكثر من الزاد والراحلة فهو لا يهجع حتى يأذن الله تعالى في ذلك.

### باب

## استطاعت حج

- ۱۔ آئیہ واللہ علی الناس کے متعلق فرمایا حج اس پر ہے جسے راستہ کی سہولت ہو، کسی نے پوچھا سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا اس کے لئے وہ سب چیزیں جیسا ہوں جن سے حج کیا جاسکتا ہے میں نے کہا جن کے لئے سب سامان ہیا ہو اس پر بھی وہ باز ہے حالانکہ وہ صاحب استطاعت ہے فرمایا وہ کیوں باز رہتا ہے اگر کن کے دم کے گدھے پر بھی سفر ممکن ہو یا کچھ پیدل یا کچھ سواری تو بھی حج کرے۔ (رحم)
- ۲۔ حفص کناسی نے حضرت ابو جہد اللہ سے پوچھا من استطاع الیہ سبیلاً سے کیا مراد ہے فرمایا جو سفر نہ تندرست ہو اور راستہ صاف نہ ہو زاد و راحلہ موجود نہ ہو تو وہ مستطیع ہے یا یہ کہ اس کے پاس مال ہو۔ (جس سے وہ تمام ضروریات پوری کر سکے) حفص نے کہا: اگر ان سب باتوں کے باوجود وہ حج نہ کرے تو وہ حج کے لئے مستطیع مانا جائے گا۔ (نہر مایا ہاں)۔ (رحم)
- ۳۔ حضرت سے من استطاع الیہ سبیلاً کے متعلق پوچھا گیا: فرمایا لوگ کیا کہتے ہیں جس کے پاس زاد و راحلہ ہو فرمایا

حضرت نے ایسا ہی سوال امام محمد باقر علیہ السلام سے کیا گیا تھا فرمایا اس صورت میں لوگ ہلاک ہو جائیں گے کیونکہ اگر کسی کے پاس زاد و راحلہ اتنا ہی ہو کر ایک میل تک خرچہ کے لئے کافی ہو اور انھیں کسی سے مانگنے کی ضرورت پیش نہ آئے اور ان سے اس کے حج کے لئے لیا جائے تو وہ ہلاک ہو جائیں گے پوچھا پھر سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا مال میں وسعت تاکہ کچھ مال سے حج کر لے اور کچھ اپنے خیال کے لئے چھوڑے کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ نے زکوٰۃ اس پر فرض کی ہے جو دوسروں پر یہ کام مالک ہو۔ (مجمول)

۴۔ میں نے حضرت سے کہا میں اپنے ساتھیوں کے پیچھے چلا تا حد سیدہ کی طرف، انھوں نے کہا تم ہمارے ساتھ چلو، ہم تمہیں ایک تہائی خستہ پہن دیں گے میں واپس آگیا میرے پاس فقرہ سے کچھ نہ تھا پھر خدا نے مجھے آسانی پیدا کی اور میں ان سے جا ملا۔ فرمایا اگر وہ ایک جماعت میں شامل ہو گیا ہے تو اسے حج کرنا ہو گا چاہے غریب ہی ہو اور اگر شامل نہ ہو تو اسے حج ساقط اگر چہ چھٹی ہو۔ (کیونکہ بغیر قافلہ کے سفر نہیں کر سکتا) (حسن)

۵۔ فرمایا ایک قدریر (مفوضہ) نے جن کا عقیدہ ہے کہ اعمال میں تقدیر الہی کو دخل نہیں (رسول اللہ سے آیہ اللہ علی الناس الخ کے متعلق پوچھا کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ نے سب کو استطاعت دی ہے۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر استطاعت سے مراد زاد اور راحلہ ہے بدن کی استطاعت مراد نہیں اس نے کہا تو کیا ایسا نہیں کہ جب زاد و راحلہ ہو تو حج کے لئے مستطیع سمجھا جاتا ہو وائے ہو تجھ پر ایسا نہیں ہے جیسا تو گمان کرتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس کثیر مال ہے اور زاد و راحلہ بھی کافی ہے لیکن وہ حج نہیں کرتا جب تک اللہ کا اذن اس کے لئے نہ ہو،

### ﴿بَاب﴾

﴿من سوف الحج وهو مستطیع﴾

۱۔ أبوعلی الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحیی، عن ذریع المحاذبی، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من مات ولم يحجَّ حجة الإسلام لم يمنعه من ذلك حاجة تصحف به أو مرض لا يطيق فيه الحج أو سلطان يمنعه فليمت يهوديًا أو نصرانيًا.

۲۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمد، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل: «ومن كان في هذه أعمى فهو في الآخرة أعمى وأضل سبيلًا» فقال: ذلك الذي يسوف نفسه الحج. يعني حجة الإسلام حتى يأتيه الموت.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن عبدالرحمن بن اُبی نجران، عن اُبی جبیلہ، عن زید الشحام قال: قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام: التاجر یسوِّف نفسه الحج؟ قال: لیس لہ عذر وإن مات فقد ترک شریعہ من شرائع الإسلام.

۴۔ عہد بن یحییٰ، عن أحمد بن عہد، عن عہد بن اسماعیل، عن عہد بن الفضیل، عن اُبی الصباح الكنانی، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: قلت لہ: أ رأیت الرجل التاجر ذالمال حین یسوِّف الحج کل عام و لیس یشغلہ عنہ إلا التجارۃ أو الدین فقال: لا عذر لہ یسوِّف الحج إن مات وقد ترک الحج فقد ترک شریعہ من شرائع الإسلام.

علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبنی، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام مثله.

۵۔ أحمد بن عہد، عن عہد بن أحمد النہدی، عن عہد بن الولید، عن أبان بن عثمان، عن ذریعہ المہاربی، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: من مات ولم یحج حجة الإسلام لم تمنعہ من ذلك حاجة تعجز بہ أو مرض لا یتطیق فیہ الحج أو سلطان یمنعہ فلیتہ یهودیاً أو نصرانیاً.

۶۔ حمید بن زباد، عن الحسن بن عہد بن سماعة، عن أحمد بن الحسن المیشمی، عن أبان بن عثمان، عن اُبی بصیر قال: سمعت أبا عبد اللہ علیہ السلام یقول: من مات وهو صحیح موسر لم یحج فهو ممّن قال اللہ عزّ وجلّ: «و نحرشہ» یوم القيمة أعمی؟ قال: قلت: سبحان اللہ أعمی؟ قال: نعم إن اللہ عزّ وجلّ أعماه عن طریق الحق.

بَابُ

## بوجود استطاعت حج میں نال منول کرنا

- ۱۔ فرمایا جو بیفرج کئے مرحلے اور کوئی ضرورت ایسی نہ ہو جو اسے حج کرنے سے روکے یا ایسی بیماری جس کی وجہ سے حج کی طاقت نہ رکھتا ہو یا کوئی بادشاہ اسے روکنے والا ہو نہ ہو تو وہ یہودی یا نصرانی کی موت مرے گا۔
- ۲۔ میں نے حضرت سے اس آیت کے متعلق پوچھا جو اس دنیا میں اندھا ہے تو آخرت میں بھی اندھا ہے اور گم کردہ راہ ہے نہ آیا اس سے مراد وہ ہے جو حج میں نال منول کرتا ہے یہاں تک کہ موت اسے آجاتی ہے (خ)

- ۳۔ میں نے کہا ایک تاجر حج میں ٹال مٹول کرتا ہے فرمایا، اگر کوئی عذر نہیں ہے اور اس حالت میں وہ مرجائے گا تو شریعت اسلام کے ایک حکم چھوڑ دیا۔ (م)
- دوسری روایت میں بھی یہی مضمون ہے۔
- میں نے کہا آپ نے غور کیا اس مالدار تاجر پر جو ہر سال حج کو نکلتا ہے اور کوئی امر سوائے تجارت اور فرض کے مانع نہیں، فرمایا ان میں سے کوئی امر مانع حج نہیں، اگر بغیر حج کئے وہ مرجائے گا تو احکام شریعت میں سے ایک حکم کو اس نے ترک کیا۔ (محول)
- ۵۔ ترجمہ نمبر ایک میں دیکھیے۔ (موقوف)
- ۶۔ فرمایا جو بغیر حج کئے بحالت صحت و مالدار ہی مرجائے گا تو اس کو روز قیامت طریق سے اندھا اٹھائے گا۔

### ﴿باب ۱﴾

﴿مَنْ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ لَا يَرِيدُ الْعُودَ إِلَيْهَا﴾

۱۔ علیؑ بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حسين الأحمسي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: مَنْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَهُوَ لَا يَرِيدُ الْعُودَ إِلَيْهَا فَقَدْ اقْتَرَبَ أَجَلُهُ وَدَنَا عَذَابُهُ.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن حسين بن عثمان عن رجل، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: مَنْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَهُوَ لَا يَرِيدُ الْعُودَ إِلَيْهَا فَقَدْ اقْتَرَبَ أَجَلُهُ وَدَنَا عَذَابُهُ.

۳۔ أحمد بن محمد، عن الحجاج، عن حماد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كَانَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ لَوْلَهُ: يَا بَنِي أَنْظِرُوا بَيْتَ رَبِّكُمْ فَلَا يَغْلُوَنَّ مِنْكُمْ فَلَا تَنْظُرُوا.

### باب ۲

## جو مکہ سے نکل جائے اور پھر نہ لوئے

- ۱۔ فہرما جو مکہ سے اس ارادہ سے نکلے کہ واپسی کا ارادہ نہ ہو تو سمجھو اس کی موت قریب ہے اور عذاب نزدیک

ہے۔ (رسن)

۲۔ ترجمہ اور ہے۔

۳۔ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے، اے بیٹو! اپنے رب کے گھر کی طرف نظر رکھو تم میں سے کوئی اس سے غالی نہ رہے اور نہ ڈھیل ڈالے۔ (۴)

### ﴿باب ۲﴾

﴿أَنَّهُ لَيْسَ فِي تَرْكِ الْحَجِّ خَيْرٌ وَأَنَّ مِنْ حَبْسِ عَنْهُ قَبْذَنٌ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسین، عن النضر بن شعیب، عن یونس بن عمران ابن میثم، عن سماعة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال لي: مالك لا تهج في العام؟ فقلت: معاملة كانت بيني وبين قوم وأشغال وعسى أن يكون ذلك خيرة، فقال: لا والله ما فعل الله لك في ذلك من خيرة، ثم قال: ما حبس عبد عن هذا البيت إلا بذنب وما يعفو أكثر.

### باب ۳

## ترک حج میں بہتری نہیں

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اس سال تم حج کیوں نہ کیا۔ میں نے کہا میرے اور قوم کے درمیان کچھ معاملات تھے اور کچھ مفروضیت تھی شاید وہ نیکی میں شمار ہو فرمایا جو کوئی اس گھر کے آگے سے رکاوٹ ہے گا وہ گنہگار ہو گا اس کے اکثر گناہ بخشے نہ جائیں گے۔ (۲)

### ﴿باب ۲﴾

﴿إِنَّهُ لَوْ تَرَكَ النَّاسُ الْحَجَّ لَجَاءَهُمُ الْعَذَابُ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حسين الأحمسي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لو ترك الناس الحج لما نواظروا العذاب۔ اُذ قال: أنزل عليهم العذاب۔

- ۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن حنان بن سدير، عن أبيه قال: ذكرت لأبي جعفر عليه السلام البيت، فقال: لو عطلوه سنة واحدة لم ينظروا
- ۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحجاج، عن حماد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كان علي صلوات الله عليه يقول لولده: يا بني! انظروا بيت ربكم فلا يغفلوا منكم فلا تنظروا

### باب

## ترک حج پر عذاب آئے گا

- ۱۔ اگر لوگ حج کو ترک کریں گے ان کو عذاب کی جہالت نہ دی جائے گی یا یہ فرمایا کہ ان پر عذاب نازل کیا جائے گا۔ (ترمذی)
- ۲۔ میں نے امام محمد یا قریب علیہ السلام سے خوار کعبہ کا ذکر کیا۔ فرمایا اگر اسے لوگ ایک سال کے لئے معطل چھوڑ دیں گے تو ان عذاب سے جہالت نہ ملے گی۔ (مسلم)
- ۳۔ فرمایا حضرت نے کہ علی علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ اے فرزندو اپنے رب کے گھر پر نظر رکھو تم میں سے کوئی اس معاملہ میں بھل سے کام نہ لے ورنہ عذاب سے جہالت نہ ملے گی۔ (مسلم)

### ﴿باب نادر﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن رجل، عن إسحاق بن عمار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام إن رجلاً استشارني في الحج وكان ضعيف الحال فأنشئت إليه إن لا يحج، فقال: ما أخلقك أن تمرض سنة، قال: فمرضت سنة.

### باب

## نادر

- ۱۔ میں نے ابو عبد اللہ سے کہا کہ ایک شخص نے مجھ سے حج کے بارے میں مشورہ کیا وہ مرد ضعیف الحال تھا میں نے کہا تم حج کو نہ جاؤ، فرمایا اگر سال بھر بیمار رہے اس نے کہا میں سال بھر بیمار رہا۔ (حسن)



### باب ۳۱

#### ☆ (الاجبار علی الحج) ☆

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ، عن ابن ابی عمیر، عن حفص بن البختری؛ و  
ہشام بن سالم؛ و معاویہ بن عمار؛ و غیرہم، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: لو أن الناس  
ترکوا الحج لکان علی الوالی أن یجبرہم علی ذلك وعلی المقام عنده ولو ترکوا زیارۃ  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکان علی الوالی أن یجبرہم علی ذلك وعلی المقام عنده، فإن لم یکن لہم  
أموال أنفق علیہم من بیت مال المسلمین .

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن سعید، عن النضر بن  
سويد، عن عبد اللہ بن سنان، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: لو عطّل الناس الحج لوجب  
علی الإمام أن یجبرہم علی الحج إن شأوا وإن أبوا فإن هذا البیت إنما وضع  
للحج .

### باب ۳۲

#### حج پر مجبور کیا جائے

۱۔ فسر یا اگر لوگ حج کو ترک کر دیں تو حاکم انہیں مجبور کرے اس مقام پر جہاں وہ ہے اور جو زیارت نبی ترک  
کریں، حاکم ان کو بھی مجبور کرے (تاکہ ان مقامات مقدسہ کی توہین نہ ہو) اور اگر ان کے پاس خرچ نہ ہو تو بیت المال  
ان کو خرچ دیا جائے۔ (حسن)

### ﴿ باب ۳ ﴾

﴿ ان من لم يطق الحج بيده جهز غيره ﴾

۱۔ عددۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمد الأشعري ، عن عبد الله بن ميمون القداح ، عن جعفر ، عن أبيه عليه السلام أن علياً صلوات الله عليه قال لرجل كبير لم يحج قط : إن شئت أن تجهز رجلاً ثم أبعته أن يحج عنك .

۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن أمير المؤمنين سلام الله عليه أمر شيخاً كبيراً لم يحج قط ولم يطق الحج لكبره أن تجهز رجلاً [ أن ] يحج عنه .

۳۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد عن علي بن أبي حمزة قال : سألت عن رجل مسلم حاز بينه وبين الحج مرض أو أمر يعذره الله فيه ، فقال : عليه أن يحج عنه من ماله ضرورة لآمال له .

۴۔ عددۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن القاسم بن بريد ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كان علي صلوات الله عليه يقول : لو أن رجلاً أراد الحج فمرض له مرض أو خالطه سقم فلم يستطع الخروج فليجهز رجلاً من ماله ثم ليبعته مكانه .

۵۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن كان رجل مؤسرحال بينه وبين الحج مرض أو أمر يعذره الله عز وجل فيه فإن عليه أن يحج عنه ضرورة لآمال له .

### باب

## الركوئي كمزور آدمي خود حج نہ کر سکے تو دوسرا کرے

۱۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ایک بوڑھے آدمی سے جس نے اپنا ملک حج نہیں کیا تھا اگر تم چاہو تو کسی دوسرے کو تیار کر دو کہ وہ تمہاری طرف سے حج کرائے (۱۲۶)

- ۲۔ حضرت علیؓ نے ایک بہت بوڑھے سے فرمایا جس نے کبھی حج نہیں کیا تھا اور ایڑھا پنے کی وجہ سے حج کرنے کی طاقت بھی نہ تھی کہ اپنے بدلے کسی دوسرے سے حج کرا۔ (صن)
- ۳۔ میں نے اس مرد مسلم کے متعلق پوچھا جس کے (اور حج کے درمیان مرض حائل ہو گیا ہو یا کوئی ایسا عذر ہو جسے اللہ قبول کرے۔ فرمایا اسے اپنے مال سے اپنے بدلے ایسے شخص سے حج کرانا چاہیے جس کے پاس مال نہ ہو (مردہ) وہ شخص جو مال جمع نہیں کرتا۔ (۲)
- ۴۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اگر کوئی حج کا ارادہ کرے اور اسے کوئی بیماری عارض ہو جائے یا کوئی سقم پیدا ہو جائے اور خرد حج کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے بدلے کسی دوسرے سے حج کرائے اور اس کو اس کے مکان تک پہنچائے۔
- ۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی مالدار ہو اور اسے حج کے موقع پر اسے کوئی مرض لاحق ہو جائے یا کوئی ایسا عذر ہو جس سے عند اللہ سخت و در ہو تو اسے چاہیے اپنے بدلے حج کرائے ایسے شخص سے جس نے مال جمع نہ کیا ہو غریب ہو۔

### ﴿باب ۳﴾

﴿ما یجزی من حجة الاسلام وما لا یجزی﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَدُوٍّ ، وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعًا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ نَصْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَزْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلًا مَسْرُورًا حُجَّ بِهِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ حُجَّةٌ فَإِنْ أُبْسِرَ بَعْدَ كَلَنِ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَ كَذَلِكَ النَّاصِبُ إِذَا عُرِفَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ وَإِنْ كَانَ قَدْ حُجَّ

۲۔ حمید بن زیاد ، عن ابن سماعة ، عن عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُمَانَ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَحُجَّ بِهِ أَنْاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ أَقْضَى حُجَّةَ الْإِسْلَامِ ؛ قَالَ : نَعَمْ فَإِذَا أُبْسِرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ ، قُلْتُ : وَهَلْ تَكُونُ حُجَّتُهُ تِلْكَ تَامَّةً أَوْ نَاقِصَةً إِذَا لَمْ يَكُنْ حُجَّ مِنْ مَالِهِ ؛ قَالَ : نَعَمْ يَقْضِي عَنْهُ حُجَّةُ الْإِسْلَامِ وَتَكُونُ تَامَّةً وَلَيْسَتْ بِنَاقِصَةٍ وَإِنْ أُبْسِرَ فَلْيَحُجَّ

۳۔ ۳۔ وَسُئِلَ عَنْ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْإِبِلُ يَكْرِهُهَا فَيَصِيبُ عَلَيْهَا فَيَحُجُّ وَهُوَ كَرِيٌّ تَغْنِي عَنْهُ حُجَّتُهُ أَوْ يَكُونُ يَحْمِلُ التَّجَارَةَ إِلَى مَكَّةَ فَيَحُجُّ فَيَصِيبُ الْمَالُ فِي تِجَارَتِهِ أَوْ

يضع . اتكون حجته تامّة أو ناقصة أولاً تكون حتى يذهب به إلى الحج ولا ينوي غيره أو يكون بنويهما جميعاً يقضي ذلك حجته ، قال : نعم حجته تامّة .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل حج عن غيره أيجزه ذلك من حجة الإسلام ، قال : نعم ، قلت : حجة الجمال تامّة أو ناقصة ، قال : تامّة ، قلت : حجة الأجير تامّة أم ناقصة ، قال : تامّة .

٤ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة قال : كتبت إلى أبي عبد الله عليه السلام أسأله عن رجل حج ولا يدي ولا يعرف هذا الأمر ثم من الله عليه بمعرفته والد ينونه به عليه حجة الإسلام أم قد قضى ، قال : قد قضى فريضة الله والحج أحب إلي ، وعن رجل هو في بعض هذه الأصناف من أهل القبلة ناصب متدين ثم من الله عليه فعرف هذا الأمر يقضي عنه حجة الإسلام أو عليه أن يحج من قابل ، قال : الحج أحب إلي .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن مهزيار : قال : كتب إبراهيم بن محمد بن عمران الهمداني إلى أبي جعفر عليه السلام : أنني حججت وأنا مخالف و كنت صرورة فدخلت متمتعاً بالعمرة إلى الحج ، قال : فكتب إليه أعد حجك .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي نجران ، عن عاصم بن حميد ، عن معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل يدر مجتازاً يريد اليمن أو غيرها من البلدان وطريقه بمكة فيدرك الناس وهم يخرجون إلى الحج فيخرج معهم إلى المشاهد أيجزه ذلك من حجة الإسلام ، قال : نعم .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب عن معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل يخرج في تجارة إلى مكة أو يكون له إبل فيكرها حجته ناقصة أم تامّة ، قال : لا ، بل حجته تامّة .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن شهاب ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل أعتق عشيبة عرفة عبداً له أيجزه عن المبد حجة الإسلام ،

قال : نعم قلت : فأُم ولد أحبتها مولاهما أيجزى عنها ؟ قال : لا ، قلت : أله أجر في حجةها ؟ قال : نعم ؛ قال : رسالته عن ابن عشرين يحج ؛ قال : عليه حجة الإسلام إذا احتلم وكذلك الجارية عليها الحج إذا طمئت .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، وعدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد جميعاً ، عن علي بن هزير ، عن محمد بن الفضيل قال : سألت أبا جعفر الثاني عليه السلام عن الصبي متى يحرم به ؟ قال : إذا انفرد .

١١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رثاب ، عن ضريس ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : في رجل خرج حاجاً حجة الإسلام فمات في الطريق ، فقال : إن مات في الحرم فقد أجزمت عنه حجة الإسلام وإن كان مات دون الحرم فليقتض عنه وليه حجة الإسلام .

١٢ - أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رثاب ، عن يزيد العجلي قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن رجل خرج حاجاً ومعه جمل له ونفقة وزاد فمات في الطريق قال : إن كان صرورة ثم مات في الحرم فقد أجزمت عنه حجة الإسلام وإن كان مات وهو صرورة قبل أن يحرم جمل جملته وزاده ونفقته وماله في حجة الإسلام فإن فضل من ذلك شيء فهو للورثة إن لم يكن عليه دين ؛ قلت : أرأيت إن كانت الحجة تطوعاً ثم مات في الطريق قبل أن يحرم لمن يكون جملته ونفقته وماله معه ؟ قال : يكون جميع ماله وما ترك للورثة إلا أن يكون عليه دين فيقتضي عنه أو يكون أوصى بوصية فينفذ ذلك لمن أوصى له ويجعل ذلك من ثلثه .

١٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل نذر أن يمشي إلى بيت الله الحرام أيجزئه ذلك عن حجة الإسلام ؟ قال : نعم ، قلت : وإن حج عن غيره ولم يكن له مال وقد نذر أن يحج ماشياً أيجزى ذلك عنه ؟ قال : نعم .

١٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن عمار بن عميرة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : بلغني أنك قلت : لو أن رجلاً مات ولم يحج حجة الإسلام فصح عنه بعض أهله أجزء ذلك عنه ؟ فقال :

نعم أشهد بها عن أبي أنه حدثني أن رسول الله ﷺ أتاه رجل فقال : يا رسول الله إن أبي مات ولم يحج ؟ فقال له رسول الله ﷺ : حج عنه فإن ذلك يجزي عنه .

۱۵ - عنه ، عن صفوان ، عن حكيم بن حكيم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إنسان هلك ولم يحج ولم يوص بالحج فأحج عنه بعض أهله رجلاً أو امرأة هل يجزي ذلك ويكون قضاء عنه و يكون الحج لمن حج ويوجر من أحج عنه ؟ قال : إن كان الحاج غير ضرورة أجزء عنهما جميعاً وأجر الذي أحجبه .

۱۶ - عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل يموت ولم يحج حجة الإسلام ولم يوص بها أيقضى عنه ؟ قال : نعم .

۱۷ - عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل والمرأة يموتان ولم يحجبا أيقضى عنهما جميعاً الإسلام ؟ قال : نعم .

۱۸ - محمد بن يحيى رفعه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سئل عن رجل مات وله ابن لم يبدأ حج أبوه أم لا ؟ قال يحج عنه فإن كان أبوه قد حج كتب لأبيه نافلة و للابن فريضة وإن كان أبوه لم يحج كتب لأبيه فريضة وللابن نافلة .

۱۹ - عده من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن الحسن بن شمعون ، عن عبد الله بن عبد الرحمن الأنصبي ، عن مسمع بن عبد الملك ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لو أن عبداً حج عشر حجج كانت عليه حجة الإسلام أيضاً إذا استطاع إلى ذلك سبيلاً ولو أن غلاماً حج عشر حجج ثم احتلم كانت عليه فريضة الإسلام ولو أن مملوكاً حج عشر حجج ثم اعتق كانت عليه فريضة الإسلام إذا استطاع إليه سبيلاً .

بَابُ

## حج سے کیا کافی ہے کیا نہیں

۱۔ فرمایا اگر کوئی غریب ہو اور اس کی طرف سے کوئی درسرا جس پر حج واجب ہو حج کرنے اور شخص اول المالدار ہو

- جائے تو اس کو پھر حج کرنا ہوگا ایسے ہی ناہی کی وجہ سے معرفت حاصل ہو تو حج کرنا ہوگا اگرچہ وہ حج کر چکا ہو۔ (نہ)
- ۲۔ میں نے حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو مالدار نہ ہو اور اس کے اصحاب میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کرے تو یہ حج صحیح ہوگا فرمایا ہاں لیکن جب مالدار ہو جائے تو اس پر حج کرنا لازم ہوگا میں نے کہا وہ پہلا حج تام ہوگا یا ناقص جو اپنے مال سے نہیں کیا۔ فرمایا ہاں وہ اس کے لئے پورا ہوگا ناقص نہ ہوگا لیکن جب مالدار ہو جائے تو حج خود کرے۔ (مرسل)
- ۳۔ اس کے بارے میں پوچھا گیا جو اونٹ کرایہ پر چلاتا ہو اور مکہ پہنچ کر حج کرے تو کیا اس کا یہ حج ہو جائے گا یا وہ مال تجارت مکہ لے جاتا ہے اور حج بھی کر لیتا ہے۔ وہ تجارت میں مال بھی حاصل کرتا ہے اور نقصان بھی تو اس صورت میں اس کا حج تام ہوگا یا ناقص یا نہ ہوگا جب تک خود بقصد حج خود نہ جائے اور حج کے سوا دوسری نیت نہ ہو یا دونوں باتوں کی نیت ہو تو اس صورت میں وہ فرفیہ حج سے ادا ہو جائے گا۔ فرمایا ہاں اس کا حج پورا ہوگا۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے پوچھا جو کوئی غیر کی طرف سے حج کرے تو اس کے حج کے لئے کافی ہوگا فرمایا ہاں، میں نے کہا سارا مال حج ناقص ہے یا تام فرمایا تام ہے میں نے کہا اجیر کا حج تاج ہے یا ناقص۔ فرمایا تام ہے۔ (حسن)
- ۵۔ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کو لکھا۔ میں نے سوال کیا اس شخص کے متعلق، جس نے حج تو کیا لیکن وہ اس کے متعلق جانتا کچھ نہیں۔ پھر فرماتے اس پر احسان کیا اور اسے معرفت و دینداری حاصل ہو تو کیا وہ دوبارہ حج کرے یا اس فربہ سے ادا ہوگا فرمایا ادا ہو گیا لیکن میرے نزدیک اصناف اہل قبلہ میں حج کرنا زیادہ محبوب ہے میں نے کہا اگر کوئی ناہی مستدین ہو اور پھر اللہ کا اس پر احسان ہو اور اس کو امر دین کی معرفت حاصل ہو جائے تو اس کا پہلا حج کافی ہوگا یا پھر حج کرے فرمایا حج میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ (نہ)
- ۶۔ میں نے حضرت کو لکھا، میں نے حج کیا اور میں مخالف تھا اور مردہ یعنی بے مال والا تھا، میں نے حج تمتع کا صرف عمرہ کیا حضرت نے جواب دیا کہ اپنے حج کا اعادہ کر دو (حسن)
- ۷۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص راہ سے گزر رہا ہے میں یا اس اور شہر میں جانے کا ارادہ رکھتا ہے مکہ کے راستے میں ہے کچھ لوگ اس کو جاتے ہوئے ملتے ہیں حج کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اس کے ساتھ حج کر لیتا ہے آیا یہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا ہاں۔ (نہ)
- ۸۔ میں نے کہا ایک شخص تجارت کے لئے مکہ کی طرف جاتا ہے یا اپنے اونٹ کرایہ پر لے جاتا ہے کیا اس کا یہ حج کافی ہے یا ناقص ہے۔ فرمایا کافی ہے۔ (نہ)
- ۹۔ میں نے کہا اگر ایک شخص شہر غزا اپنے غلام کو آزاد کرنے اور غلام حج کرے تو کیا یہ حج کافی ہوگا فرمایا ہاں میں

نے کہا اگر کینز کا آفت اس کی طرف سے حج کرے تو کیا یہ کافی ہوگا۔ فرمایا نہیں، میں نے کہا اس حج میں کچھ اجناس کینز کو ملے گا۔ فرمایا ہاں، میں نے کہا اگر دس برس کا لڑکا حج کرے تو کافی ہوگا فرمایا اگر اسے احتلام ہوئے لنگاہے اسی طرح لڑکی جب اسے حیض آئے لنگے۔ (۴)

۱۰۔ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ بچہ کے لئے کیا احرام باندھا جائے۔ فرمایا جب اس کے دانت نکل آئیں۔

۱۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے ہائے میں جوج کے لئے نیکے اور راستہ میں مرحائے۔ فرمایا اگر حرم میں مراہے تو اس

کا حج ہو گیا اور اگر حرم سے باہر مراہے تو اس کے دل کو اس کی طرف سے حج کرنا چاہیے (۵)

۱۲۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس شخص کے ہائے میں پوچھا کہ جوج کو نیکے اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ

نفقہ اور زاد راہ ہو وہ راہ میں مرحائے۔ فرمایا اگر وہ ضرور دوسرے پھر حرم میں مر گیا تو اس کا حج ہو گیا اور اگر وہ

حرم سے باہر مراہے در آنما لیک وہ ضرورہ یعنی غریب تھا قبل احرام باندھنے کے، تو اس کا اونٹ اور نفقہ

اور زاد راہ اور جو اس کے پاس ہے حج کے معاملہ میں حرکت کیا جائے گا اور جو بچے کا وہ اس کے ورنہ کو

ملے گا اگر اس پر فرض نہیں ہے۔ میں نے کہا اگر سنتی حج ہو اور احرام سے پہلے مرحائے راستہ میں تو اس کا

اونٹ نفقہ اور زاد راہ کس کو دیا جائے گا فرمایا جو کچھ اس کے پاس ہوگا اور جو اس کا ترکہ ہوگا وہ

دارتوں کا حق ہوگا اگر اس پر قرض ہوگا تو اس کے مال سے ادا کیا جائے گا اور اگر اس نے کوئی وصیت

کی ہے تو جو وصی ہے وہ اس کے ثلث مال سے پوری کرے گا۔ (حسن)

۱۳۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے یہ نذر کیا کہ وہ بایادہ حج کرے گا کیا حج کے لئے یہ صورت درست

ہوگا فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اگر اسی طرح شخص خیر کے حج کے لئے نذر کرے اور اس کے پاس مال نہ ہو، تو یہ

صورت بھی صحیح ہوگی؛ فرمایا ہاں۔ (بہمول)

۱۴۔ میں نے کہا مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی اس حالت میں مرحائے کہ اس نے حج نہیں کیا اس کی طرف

سے گھر والوں میں سے کوئی حج کرے تو کیا یہ کافی ہو جائے گا حضرت نے فرمایا میرے والد نے یہ بیان کیا کہ ایک شخص

رسول اللہ کے پاس گیا اور کہنے لگا میرا باپ مر گیا اور اس نے حج نہیں کیا فرمایا اس کی طرف سے حج کر دیا جائے تیرے

لئے یہ خدمت کافی ہے۔ (۶)

۱۵۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک شخص ہلاک ہو گیا اس نے حج نہیں کیا اور اس نے حج کے لئے وصیت بھی

نہیں کی، پس اس کے ایک رشتہ دار نے اس کی طرف سے حج کر لیا تو یہ کافی ہو جائے اور رشتہ دار کے دل کو اس کی طرف سے حج کر دیا جائے

جائے گا اور حج کرنے والے کو اجرت ملے گی۔ فرمایا اگر حج کرنے والا غریب دے یا دے تو دونوں کو کافی ہوگا اور حج کیلئے

والے کو اجر ملے گا اور حج کرنے والے کو اجرت دی جائے گی۔ (۷)



- ۱۶۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو مر جائے اور حج نہ کیا ہو اور وصیت بھی نہ کی ہو تو اس کی طرف سے حج کیا جائے۔ فرمایا ہاں۔ (مرفوع)
- ۱۷۔ میں نے پوچھا اگر مرد عورت دونوں مر جائیں اور انھوں نے حج نہ کیا ہو تو آیا ان دونوں کی طرف سے حج کیا جائے۔ فرمایا ہاں۔ (مرفوع)
- ۱۸۔ میں نے پوچھا ایک شخص مر گیا اور اس کے بیٹے کو پتہ نہیں کہ اس کے باپ نے حج کیا یا نہیں۔ فرمایا اس کی طرف سے حج کیا جائے اگر باپ نے حج کر لیا ہو گا تو یہ حج اس کے لئے نافذ ہو گا اور بیٹے کے لئے فریضہ اور اگر نہ کیا ہو گا تو باپ کے لئے فریضہ ہو گا اور بیٹے کے لئے نافذ۔ (مرفوع)
- ۱۹۔ فرمایا اگر کوئی دس حج کر چکا ہو پھر مستطیع ہو جائے تو اس پر حج واجب ہو گا اسی طرح اگر کوئی لڑکا دس حج کرے تو بالغ ہو جانے پر اسے حج کا فریضہ ادا کرنا ہو گا اور اگر کوئی غلام دس حج کرے اور مستطیع ہو جائے تو اسے بھی پھر حج کرنا ہو گا۔

### باب ۳

(عن من لم یحج بین خمس سنین)

۱۔ أحمد بن محمد، عن أحمد بن النہدی، عن محمد بن الولید، عن أبان، عن ذریح عن أبي عبد الله عليه السلام قال من: مضت له خمس سنين فلم يفد إلى ربه وهو موسر أنه لمحروم.

۲۔ علي بن محمد بن بندار، عن إبراهيم بن إسحاق، عن عبد الله بن حماد، عن عبد الله بن مسنن، عن حمران، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إن الله متادياً بنادي: أي عبد أحسن الله إليه وأوسع عليه في رزقه فلم يفد إليه في كل خمسة أعوام مرة ليطلب نوافله إن ذلك لمحروم.

### باب ۳۹

## جس نے پانچ برس تک حج نہ کیا

- ۱۔ فرمایا حضرت نے جس نے مالدار ہو کر پانچ برس تک حج مستحب نہ کیا تو وہ رحمت رب سے محروم ہوا۔ (مرفوع)
- ۲۔ مشہور ہے اللہ کی طرف سے ایک نساوی نذا کرنا ہے کہ کون بندہ ہے کہ اللہ اس پر احسان کرے اور اس کے

رزق میں وسعت ہے پس ہر پانچ برس کے اندر جو اپنے نوافل کو بہتر بنانے کے لئے حج نہیں کرتا وہ محروم رہتا ہے۔ (رم)

### باب ۱۰

عن الرجل يستدين ويحج

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن أبيه، عن أبي طالب، عن يعقوب بن شعيب قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل يحج بدين وقد حج حجة الإسلام، قال: نعم إن الله سيفضي عنه إن شاء الله.
- ۲۔ أحمد بن أبي عبدالله، عن محمد بن علي، عن محمد بن الفضل، عن موسى بن بكر، عن أبي الحسن الأول عليه السلام قال: قلت له: هل يستقرض الرجل ويحج إذا كان خلف ظهره ما يؤدّي عنه إذا حدث به حدث؟ قال: نعم.
- ۳۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن علي بن الحكم، عن عبد الملك ابن عتبة قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرجل عليه دين يستقرض ويحج؟ قال: إن كان له وجه في مال فلا بأس.
- ۴۔ أحمد بن محمد بن عيسى، عن أبي همام قال: قلت للرضا عليه السلام: الرجل يكون عليه الدين ويحضر الشيء أيقضي دينه أو يحج؟ قال: يقضي ببعض ويحج ببعض قلت: فإنه لا يكون إلا بقدر نفقة الحج، فقال: يقضي سنة ويحج سنة، قلت: أعطي المال من ناحية السلطان؟ قال: لا بأس عليكم.
- ۵۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن وهب، عن غير واحد قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: يكون علي الدين فيقع في يدي الدراهم فإن ورعتها بينهم لم يبق شيء أفأحج بها أو أدفعها بين الغرام؟ فقال: تحج بها وادع الله أن يقضي عنك دينك.
- ۶۔ أحمد بن محمد بن عيسى، عن البرقي، عن جعفر بن بشير، عن موسى بن بكر الواسطي قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن الرجل يستقرض ويحج؟ قال: إن كان خلف ظهره مال إن حدث به حدث أدّى عنه فلا بأس.

## باب مقروض کا حج

- ۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے قرض سے حج کیا۔ کیا یہ صحیح ہوگا؟ فرمایا اللہ اسے پورا کرے گا۔ انشاء اللہ۔ (ص)
- ۲۔ میں نے کہا کیا مقروض نے حج کیا جاسکتا ہے جبکہ اس کے لئے کوئی ایسا سہارا ہو کہ اگر کوئی سادہ پیش آئے تو اسے دفع کر سکے۔ فرمایا ہاں۔ (م)
- ۳۔ میں نے پوچھا اگر ایک شخص مقروض ہے اور وہ اور قرضہ لیکر حج کو جائے تو فرمایا اگر اس کے پاس کوئی چیز اور تم مال ایسی ہے کہ وہ قرضہ ادا کر سکے گا تو کیا مضائقہ ہے۔ (م)
- ۴۔ میں نے پوچھا ایک شخص پر قرضہ ہے اور اس کے پاس اتنا اثاثہ ہے کہ وہ قرضہ ادا کرے یا حج کرنے فرمایا کچھ قرضہ ادا کر کے حج کرے۔ میں نے کہا اگر بقدر نفقہ ہی ہو۔ فرمایا ایک سال قرضہ ادا کرے اور ایک سال حج کرے۔ میں نے کہا اگر بادشاہ کی طرف سے کچھ عطیہ ملے فرمایا اس میں کچھ خرچ نہیں۔ (م)
- ۵۔ میں نے کہا اگر میرے (اور میرے قرضہ ہو اور میرے ہاتھ میں کچھ روپیہ آئے جو اتنا ہو کہ اگر قرضہ چکاؤں تو حج کے لئے کچھ بچے تو میں حج کروں یا قرضہ داروں کو تمناؤں، فرمایا اس سے حج کر اور اللہ سے دعا کر کہ وہ تیرا قرضہ ادا کر دے۔ (م)
- ۶۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو قرضہ لے کر حج کرے۔ فرمایا اگر اس کے پاس اتنا اثاثہ ہے کہ اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو وہ اسے سنبھالے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (م)

### ﴿ باب ﴾

#### ﴿ (الفضل فی نفقة الحج) ﴾

۱۔ أبوعلیٰ الآشعری، عن عبد الجبار، عن صفوان بن یحیی، عن إسحاق ابن عمار قال: سمعت أبا عبد الله علیہ السلام يقول: لو أن أحدکم إذا ربح الربح أخذ منه الشيء ففعل له فقال: هذا للربح وإذا ربح أخذ منه وقال: هذا للربح، جاء إيمان الحج وقد اجتمعت له نفقة غزم الله فخرج ولكن أحدکم یربح الربح فینفقه فإذا جاء إیمان الحج أراد أن یرفع ذلك من رأس ماله فیشق علیه.

۲۔ عددۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن البرقي، عن شيخ رفع الحديث إلى أبي عبد اللہ عليه السلام قال: قال له: يا فلان أقلل النفقة في الحج تنشط للحج ولا تنكثر النفقة في الحج فتمل الحج.

۳۔ أحمد بن محمد، عن الحسن بن علي، عن رمعي بن عبد اللہ قال: سمعت أبا عبد اللہ عليه السلام يقول: كان علي صلوات اللہ علیہ لينقطع ركابه في طريق مكة فيشدہ بخوصة ليهون الحج على نفسه.

۴۔ عددۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد رفعه، عن أبي عبد اللہ عليه السلام قال: الهدية من نفقة الحج.

۵۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن يحيى بن المبارك، عن عبد اللہ بن جبلة، عن إسحاق بن عمار، عن أبي عبد اللہ عليه السلام أنه قال: هدية الحج عن الحج.

باب

## حج میں خرچ کی فضیلت

- ۱۔ حضرت نے فرمایا جب تم کو تجارت وغیرہ میں نفع ہو تو اس کا ایک حصہ الگ کر لو کہ یہ حج کے لئے ہے اور جب دوبارہ نفع ہو تو اسے بھی حج کے لئے مخصوص کر لو اور جب حج کا وقت آئے تو تمہارے پاس زاد و راہ جمع ہو جائے گا پس اس سے حج کو جاؤ اگر تم نفع کو خرچ کر کے رہو گے تو وقت حج را اس المال سے خرچ کرنا تمہارے لئے شاق ہوگا۔ (رموئق)
- ۲۔ فرمایا فلاں حج کے لئے کم سے کم خرچ کرو اگر زیادہ خرچ کر بیٹو گے تو حج تمہارے لئے بہت ملال ہوگا۔ (رموئق)
- ۳۔ فرمایا حضرت نے اگر حضرت علی علیہ السلام کی رکاب راہ مکہ میں قطع ہو جاتی تھی تو اسے بخور کی چھال سے باندھ لیتے تھے تاکہ حج ان کے نفس پر بار نہ پڑے۔ (رموئق)
- ۴۔ فرمایا محمد کا شمار نفقہ حج میں ہے۔ (ط)
- ۵۔ فرمایا بدیع حج شامل حج ہے (مجمول)

### ﴿ باب ۱ ﴾

﴿ أنه يستحب للرجل أن يكون متهيئاً للحج في كل وقت ﴾

۱۔ عددہ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن الحسن زعلان، عن عبد اللہ ابن المغيرة، عن حماد بن طلحة، عن عیسیٰ بن اُبی منصور قال : قال لي جعفر بن محمد رحمہ اللہ : يا عیسیٰ انی أحب أن یراک الله عز وجل فيما بین الحجَّ إلى الحجِّ وأنت تهيئاً للحجِّ.

۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حسین بن عثمان؛ ومحمد بن اُبی حمزة؛ وغيرهما، عن إسحاق بن عمار قال : قال أبو عبد اللہ رحمہ اللہ : من اتخذ محلاً للحجِّ كان کمن ربط فرساً في سبیل الله عز وجل.

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن أحمد، عن حمزة بن یعلیٰ، عن بعض الکوفیین، عن أحمد بن عاصم، عن عبد اللہ بن سنان قال : سمعت أبا عبد اللہ رحمہ اللہ يقول : من رجع من مکة وهو ينوي الحجَّ من قابل زيد في عمره.

### باب ۲

## مستحب ہے کہ حج کے لئے ہر وقت تیار رہے

- ۱۔ حضرت نے فرمایا اے عیسیٰ بن ابراہیم اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ تم ایک حج کے بعد اپنے کو دوسرے حج کے لئے تیار رکھو۔ (مجموع)
- ۲۔ فرمایا جو کوئی حج کے جانے کے لئے نکلے اسے ایسا ہے جیسے فی سبیل اللہ حج کے لئے گھوڑا تیار کیا۔ (مجموع)
- ۳۔ جو مکہ سے اس نیت سے لوٹے کہ اگلے سال پھر حج کو آئے گا تو اس کی عمر بڑھ جاتی ہے۔

### ﴿ باب ۳ ﴾

﴿ الرجل یسلم فیحج قبل أن یختن ﴾

۱۔ أبو علی الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن ابراہیم بن میمون، عن اُبی عبد اللہ رحمہ اللہ فی الرجل یسلم فی یدان یحجُّ وقد حضر الحجُّ أیحجُّ أو

یختنن ؛ قال : لا یحجّ حتی یختنن .

۲ - علی بن ابراہیم ، عن ائیہ ، عن حماد بن عیسی ، عن حریر ، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال : لا بأس أن تطوف المرأة غیر المخفضة فأما الرجل فلا يطوف إلا وهو یختنن .

باب

## ایک شخص مسلمان ہو اور ختنہ سے قبل حج کرے

- ۱۔ جو شخص مسلمان ہو جائے اور حج کا ارادہ کرے اور حج کا وقت آجائے تو وہ حج کرے یا ختنہ کرے۔ نہ فرمایا البتہ ختنہ کر کے حج کرے۔ (بجہول)
- ۲۔ عورت غیر ختنہ شدہ طواف کر سکتی ہے مگر مرد غیر ختنہ طواف نہیں کر سکتا۔ (حسن)

﴿ باب ﴾

﴿ المرأة یمنعها زوجها من حجة الاسلام ﴾

۱۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن الحکم ، عن علی بن اُبی حمزة ، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال : سألتہ عن امرأة لها زوج اُبی أن یأذن لها أن تحجّ ولم تحجّ حجة الاسلام فغاب زوجها عنها وقد نهاها أن تحجّ؟ قال : لا طاعة له علیها فی حجة الاسلام فلتحجّ إن شامت .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن ائیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن معاویہ بن عمار ، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال : سألتہ عن المرأة تخرج مع غیر ولی؟ قال : لا بأس فإن کان لها زوج أو ابن [أو] أخ قادرین علی أن یخرجا معها ولیس لها سعة فلا یبغی لها أن یأذن ولا یبغی لہم أن یمنعوا .

۳۔ الحسین بن محمد ، عن معلی بن محمد ، عن الوشاء ، عن أبان ، عن زرارة ، عن اُبی جعفر ؑ قال : سألتہ عن امرأة لها زوج وهي صرورة لا یأذن لها فی الحجّ قال : تحجّ وإن لم یأذن لها .

۴۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن هشام بن سالم، عن سليمان بن خالد، عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة تريد الحج ليس معها عزم هل يصلح لها الحج؟ فقال: نعم إذا كانت مأمونة .

۵۔ علی بن ابراهیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن معاویة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة الحرّة تحجّ إلى مکة بغیر ذمی، فقال: لا بأس تخرج مع قوم قنات .

### باب

## وہ عورت جس کا شوہر حج سے روکے

- ۱۔ میں نے پوچھا ایک عورت کے شوہر نے اس کو حج کرنے سے منع کر دیا اور اس عورت نے حج نہ کیا اس کا شوہر غائب ہو گیا اور حج کرنے سے اسے منع کر گیا۔ فرمایا اس عورت کو اس امر میں شوہر کی اطاعت لازم نہیں، اگر حج کرنا چاہتی ہے تو کرے۔ (ص ۲)
- ۲۔ میں نے پوچھا ایک عورت حج کرنے کی غیرولی کے ساتھ نکلی، فرمایا کوئی حرج نہیں، اگر اس کا شوہر بٹیا یا بھائی ہو اور اس کو حج کرنے کی قدرت ہو تو اس کے ساتھ حج کرنے کو چاہیں درآجھا ایک عورت والدہ زادہ ہو، عورت کو حج سے رکنا نہ چاہیے اور لوگوں کو اسے منع نہیں کرنا چاہیے۔ (ص ۱)
- ۳۔ میں نے پوچھا اس شوہر دار عورت کے متعلق جو حج کیا ہوا مال نہیں رکھتی اور شوہر اسے حج کی اجازت نہیں دیتا فرمایا وہ بے اجازت شوہر حج کو چلی جائے (ص ۱)
- ۴۔ اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو حج کرنا چاہتی ہے لیکن کوئی محرم اس کے ساتھ نہیں، کیا حج کو جانا اس کے لئے درست ہے فرمایا ہاں اگر وہ امن و امان کے ساتھ چائے۔ (ص ۱)
- ۵۔ پوچھا گیا اس آزاد عورت کے متعلق جو مکہ کا سفر بغیر اپنے کسی سرپرست کے کرے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ مستعد اور معتبر لوگوں کے ساتھ چلی جائے۔ (ص ۱)

### ﴿باب﴾

﴿القول اذا خرج الرجل من بيته﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن موسى بن القاسم قال: حدثنا

صباح الحذاء قال : سمعت موسى بن جعفر عليه السلام يقول : لو كان الرجل منكم إذا أراد السفر قام على باب داره تلقاه وجهه الذي يتوجه له فقره فاتحة الكتاب أمامه وعن يمينه وعن شماله آية الكرسي أمامه وعن يمينه وعن شماله ثم قال : اللهم احفظني واحفظ مامي وسلمني وسلم مامي وبلغني وبلغ مامي ببلاغك الحسن ، لحفظه الله وحفظ مامعه وسلمه وسلم مامعه وبلغه وبلغ مامعه ، قال : ثم قال : يا صباح أمارأت الرجل يحفظ ولا يحفظ مامعه ويسلم ولا يسلم مامعه ويبلغ ولا يبلغ مامعه قلت : بلى جمعت فذاك .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى جميعاً ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا خرجت من بيتك تريد الحج والعمرة إن شاء الله فادع دعاء الفرج وهو لا إله إلا الله العظيم الكريم لا إله إلا الله العلي العظيم سبحانه الله رب السموات السبع ورب الأرضين السبع ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين ، ثم قل : اللهم كن لي جاداً من كل جبار عنيد ومن كل شيطان مرید . ثم قل : بسم الله دخلت وبسم الله خرجت وفي سبيل الله ، اللهم أني أقدم بين يدي نسياني وعجلتي بسم الله وما شاء الله في صفري هذا ذكرته أو نسيته ، اللهم أنت المستعان على الأمور كلها وأنت صاحب السفر والخليفة في الأهل ، اللهم هوّن علينا سفرنا واطو لنا الأرض وسيرنا فيها بطاعتك وطاعة رسولك ، اللهم أصلح لنا ظهراً وبارك لنا فيما رزقنا وقنا عذاب النار ، اللهم أني أعوذ بك من عشاء السفر وكآبة المنقلب وسوء المنظر في الأهل والمال والولد ، اللهم أنت عضدي وناصري بك أحل وبك أسير اللهم أني أسألك في صفري هذا السرور والعمل بما يرضيك عني ، اللهم أقطع عني بعده ومشقة وأصحبني فيه واخلفني في أهلي بضرواحول ولا قوة إلا بالله ، اللهم أني عبدك وهذا خلانك والوجه وجهك والسفر إليك وقد أطلعت على ما لم يطلع عليه أحد فاجعل صفري هذا كفارة لما قبله من ذنوبي وكن عوناً لي عليه واكفني وعنه ومشقة ولقسي من القول والعمل رضاك ، فإني أنا عبدك وبك ولك ، فاذا جعلت رجلك



فی الرُّكَّابِ فَقُلْ : « بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ » فَإِذَا اسْتَوَيْتَ عَلَى رَاحِلَتِكَ وَاسْتَوَى بِكَ حِمْلُكَ فَقُلْ : « الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَ عَلَّمَنَا الْقُرْآنَ وَ مِنْ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ ﷺ ، سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُتَّقِلُونَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْحَامِلُ عَلَى الظَّهِيرِ وَالْمُسْتَعَانَ عَلَى الْأَمْرِ ، اللَّهُمَّ بَلِّغْنَا بِلَاغًا يَبْلُغُ إِلَى خَيْرٍ ، بِلَاغًا يَبْلُغُ إِلَى مَغْفِرَتِكَ وَرِضْوَانِكَ اللَّهُمَّ لَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ ، وَلَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا حَافِظَ غَيْرُكَ » .

باب

## گھر سے نکلتے وقت کیا کہنا چاہیے

- ۱- فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی تم میں سے حج کا ارادہ کرے گھر سے نکلتے تو اس کے گھر کے دروازہ پر ایک شخص اس کی طرف رخ کرے سورۃ فاتحہ اس کے آگے پڑھے ، واپسے بائیں پڑھے اسی طرح آیت الکرسی ہر تین طرف پڑھے ، پھر کہے یا اللہ اس کی حفاظت کر اور ہر اس چڑی کو جس کے ساتھ ہے اور صبح سلامت رکھے اس کو اور جو اس کے ساتھ ہے اور منزل پر پہنچا دے اس کو تو جو اس کے ساتھ ہے ہر طرف ہائے صبح (راوی) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حج کرنے والا محفوظ رہا ہو اور اس کے ساتھ کی چیز محفوظ رہی ہو یا وہ سلامت رہا ہو اور ساتھ کی چیز سلامت نہ رہی ہو یا خود پہنچ گیا ہو اور ساتھ والی چیز پہنچی ہو ، میں نے کہا ضرور پہنچی ہے میں آپ پر فدا ہوں۔ (صحیح)
- ۲- فرمایا جب ارادہ حج و عمرہ کرنے کا ہو تو گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھو۔

وَهُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پھر کہو

« اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَمِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ » ثُمَّ قُلْ : « بِسْمِ اللَّهِ دَخَلْتُ وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْتُ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَقْدَمُ بَيْنَ يَدَيْ نَسِيَانِي وَعَجَلْتَنِي بِسْمِ اللَّهِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ فِي سَفَرِي هَذَا ذَكَرْتَهُ أَوْ نَسِيْتَهُ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُسْتَعَانَ عَلَى الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ ، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا وَاطْلُ لَنَا الْأَرْضَ

وسیرنا فیہا بطاعتک وطاعة رسولک ، اللہم اُصلح لنا ظہرنا و بارک لنا فیما رزقنا  
وقنا عذاب النار ، اللہم اِنّی اُعوذُ بِکَ من وعاء السفر و کآبة المقلب و سوء المنظر  
فی الاہل و المال و الولد ، اللہم اَنْتَ عضدّی و ناصرّی بِکَ اُحِلُّ و بِکَ اُسیر اللہم  
اِنّی اَسْأَلُکَ فی سفری هذا السرور و العمل بما یرضیک عنّی ، اللہم اُقطع عَنّی بعدہ و  
مشقتہ و اُصحبْنی فیہ و اُخلّفْنی فی اُہْلِی بِخیر و لا حول و لا قوۃ اِلا باللّٰہ ، اللہم اِنّی عبدک  
و هذا حلالک و الوجه و جہک و السفر الیک و قد اطلعت علی ما لم یطلع علیہ اُحد  
فاجعل سفری هذا کفارة لما قبلہ من ذنوبی و کن عوناً لی علیہ و اُکفنی وعثہ و مشقتہ  
و لَقَسْتی من القول و العمل رضاک ، فَاِنَّمَا اَنَا عبدک و بِکَ و لک

یا اللہ مجھے پناہ دے ہر سخت گیر ظالم سے اور ہر شیطان جبر سے ، کچھ کہتے ہیں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اور راہ  
خدا میں چلنے کو نکلا ہوں یا اللہ میں بھول چک والا ہوں اور مجھ میں جلدی ہے اللہ کے نام سے یہ سفر شریعت کے احکاموں ،  
میں نے اس کا ذکر بھی کیا اور بھولا بھی یا اللہ مجھ ہی سے مدد چاہتا ہوں کل امور میں تو ہی میرا ساتھی ہے سفر میں میرا  
قائم مقام ہے میرے اہل میں ، اس سفر کو مجھ پر آسان کر ، علی الارض کرو اور اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت میں لے چل ،  
یا اللہ ہمارے حال کی اصلاح کر اور ہمارے رزق میں برکت دے اور عذابِ نار سے ہمیں بچالے یا اللہ میں پناہ مانگتا  
ہوں مشقت سفر سے اہم روئے آلام سے اور اپنے اہل و مال و اولاد میں کسی بُرے منظر سے یا اللہ تو ہی میرا مددگار اور ناصر  
ہے میں تیری ہی مدد سے منزل پر اترتا اور راہ میں چلتا ہوں یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اپنے اس سفر میں سرور  
کا اور ایسے عمل کا جو تجھے مجھ سے راضی رکھے یا اللہ بعد سفر اور اس کی مشقت کو میرے اوپر آسان کر اور اس  
سفر میں میرے ساتھ ہوا اور میرے اہل میں میرا قائم مقام ہو ، نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے ، یا اللہ میں تیرا بندہ  
ہوں اور ان چوپاؤں کا رزق دینے والا تو ہی ہے ۔ ذات تیری ہی ذات ہے یہ سفر میرا تیری ہی طرف ہے تو واقف ہے  
اس چیز سے جن سے کوئی واقف نہیں ، بس میرے اس سفر کو میرے گزشتہ گناہوں کا کفارہ قرار دے اور اس میں  
میری مدد کر اور سفر کی تعب و تکلیف سے بچالے اور میرے اور عمل کو اپنی مرضی کے مطابق بنائے میں تیرا ہی بندہ  
ہوں ، تجھی سے میری لوگوں کی اور تیری ہی خوشنودی کے لئے میرا عمل ہے ۔  
جب رکاب پر پیر رکھیں تو کہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، بسم اللہ واللہ اکبر ، فاذا استویت علی  
راحلتک واستوی بِکَ بحملک فقل : « الحمد للہ الذی ہدانا للاسلام و علمنا القرآن و

من علينا ب محمد ﷺ ، سبحان الله الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين  
 وإنا إلى ربنا لمنقلبون والحمد لله رب العالمين ، اللهم أنت الحامل على الظهور والمستعان  
 على الأسر ، اللهم بلغنا بلاغا يبلغ إلى خير ، بلاغا يبلغ إلى مغفرتك ورضوانك اللهم لا طير  
 إلا طيرك ولا خير إلا خيرك ولا حافظ غيرك .

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، بسم اللہ واللہ واکبر ، جب سوار دی درست ہو جائے اور محل میں بیٹھے لگو تو کہو شکریہ ہے  
 اس خدا کا جس نے ہدایت کی اسلام کی طرف اور شران کی تعلیم دی اور محمدؐ جیسے رسول کو بھیج کر احسان کیا۔ پاک  
 ہے وہ ذات جس نے جو پاؤں کو ہمارے لئے رخصت کیا اور ہم سے ان کو تامل و دربار بنا یا ممکن نہ تھا اور سہاڑی گشت اپنے  
 رب کی طرف ہونے والی ہے اور حمد ہے رب العالمین کے لئے ، یا اللہ سوار یوں کی پشتوں پر تو ہی بٹھائے والا ہے  
 ہر امر میں سچ سے مدد ہے یا اللہ فیض سے پہنچا دے اپنی بخشش اور رضا کے ساتھ ، نہیں ہے پروا اگر تیری مدد سے  
 اور نہیں ہے مگر تجھ سے اور تیرے سوا کوئی حافظ نہیں ۔ (حسن)

### ﴿باب الوصیة﴾

۱۔ عذۃ من أصحابنا ، عن سہل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن  
 صفوان الجمال عن أبي عبد الله ﷺ قال : كان أبي يقول : ما يعزوني يوم هذا البيت  
 إذا لم يكن فيه ثلاث خصال : خلق يخالف به من صحبه أو حلم يملك به من غضبه أو  
 ورع يجيزه عن محارم الله .

۲۔ عذۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن علي بن الحكم ، عن أبي  
 أيوب الخزاز . عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر ﷺ قال : ما يعزوني من يسلك هذا  
 الطريق إذا لم يكن فيه ثلاث خصال : ورع يجيزه عن معاصي الله وحلم يملك به غضبه  
 وحسن الصحبة لمن صحبه .

۳۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قال  
 أبو عبد الله ﷺ : وطن نفسك على حسن الصحابة لمن صحبت في حسن خلقك ، وكف  
 لسانك واكظم غيظك وأقل لغوك وتفرش عفوك وتسخو نفسك .

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَابْنِ غَاصٍّ بِأَهْلِهِ فَقَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَحْسِنْ صَحْبَةَ مَنْ صَحَبَهُ وَهَرِاقَةَ مَنْ رَافَقَهُ وَبِمَالِحَةٍ مِنْ مَالِحِهِ وَخَالَقَةٍ مِنْ خَالِقِهِ .

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ النُّوفَلِيِّ، عَنْ السَّكُونِيِّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «الرَّقِيقُ نَمُّ السُّفَرِ»؛ وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: «لَا تَصْحَبَنَّ فِي سَفَرِكَ مَنْ لَا يَرَى لَكَ مِنَ الْفَضْلِ عَلَيْهِ كَمَا تَرَى لَهُ عَلَيْكَ» .

۶۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ ذَكَرِهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا صَحَبْتَ فَاصْصَبْ نَحْوَكَ وَلَا تَصْحَبَنَّ مَنْ يَكْفِيكَ فَإِنَّ ذَلِكَ مَذَلَّةٌ لِلْمُؤْمَنِ .

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ النَّوْلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَنَانَ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ شَهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَدْ غُرِفَتْ حَالِي وَسَعَةُ يَدَيَّ وَتَوَسَّعِي عَلَى إِخْوَانِي فَأُصْحَبُ [أَلَا تُفَرِّسُهُمْ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَاتُوسَّعَ عَلَيْهِمْ] قَالَ: لَا تَفْعَلْ يَا شَهَابُ إِنْ بَسَطْتَ وَبَسَطُوا أَجْحَفْتَ بِهِمْ وَإِنْ أَمْسَكُوا أَذَلَّتْهُمْ فَأُصْحَبْ نَظْرًا .

۸۔ أَحْمَدُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي هِزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يُخْرِجُ الرَّجُلَ مَعَ قَوْمٍ مِيَاوِيرَ وَهُوَ أَقْلَهُمْ شَيْئًا فَيُخْرِجُ الْقَوْمَ النَّفَقَةَ وَلَا يَقْدَرُ هُوَ أَنْ يُخْرِجَ مِثْلَ مَا أَخْرَجُوا، فَقَالَ: مَا أَحَبُّ أَنْ يَذُلَّ نَفْسُهُ لِيُخْرِجَ مَعَ مَنْ هُوَ مِثْلُهُ .

## بات

## وصیت

۱۔ فرمایا حضرت نے میرے والد ماجد نے فرمایا جس شخص میں تین خصوصیات نہ ہوں اُس سے حج بیت اللہ کیا پایا  
اول خوش خلقی، جس کا اثر اپنے دوستوں پر ڈالے، دوسرے علم جس سے اپنے غضب پر قابو پائے، تیسرے

- ۱۔ پرہیزگاری جس سے محارم الہیہ سے بچے، (رض)
- ۲۔ مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔ (م)
- ۳۔ فرمایا حسن صحبت کو اپنے نفس میں جگہ دو خوش خلق سے ملو، اپنی زبان کو رد کو، اپنے عقد کو بیو، لغویات کم کرو عفو کو زیادہ کرو، اپنے نفس پر قابو حاصل کرو (حسن)
- ۴۔ فرمایا در آنجا نیک گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا، ہم میں سے نہیں ہے وہ جو اپنے مصاحبوں سے اچھی صحبت نہ رکھے، نری کا برتاؤ کرنے والوں سے نرمی نہ کرے اور جو کھانا کھلائے اسے کھانا نہ کھلائے اور اپنے خلاف دالے کی مخالفت نہ کر دے۔
- ۵۔ فرمایا رسول اللہؐ سفر سے پہلے اپنا رفق تلاش کرو اور امیر المؤمنینؑ نے فرمایا ایسے شخص کے ساتھ سفر نہ کرو جو تمہاری کوئی فضیلت اپنے اوپر نہیں سمجھتا جیسی کہ تم اپنے لئے اس کی فضیلت جانتے ہو۔ (رض)
- ۶۔ فرمایا جب مصاحب بناؤ تو اپنے جیسے کو اور امت صحبت رکھو اس سے جو تم سے بے پرواہ ہو کہ اس میں میں مبینہ کے لئے ذلت ہے۔ (مرسل)
- ۷۔ میں نے کہا آپ کو معلوم ہے میرا حال افد میری کثادہ دستی اپنے بھائیوں پر تو کیا میں سفر مکہ میں ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے لوں اور ان پر اچھی طرح روپیہ صرفت کروں۔ فرمایا اسے شہاب ایسا نہ کرو اگر تم نے اور انھوں نے پورا ہاتھ کھول دیا تو تمہیں ا، ران کو باز رکھنا پڑے گا اور جب وہ رک جائیں گے تو گویا تم نے ان کو ذلیل کیا۔ پس بہتر یہ ہے کہ اپنے ہی جیسے لوگوں کو اپنے ساتھ رکھو۔ (م)
- ۸۔ میں نے کہا ایک شخص جو قلیل البضاعت ہے ایسے لوگوں کے ساتھ سفر کرے کہ اپنے جو مالدار ہیں وہ لوگ دل کھول کر خرچ کرتے ہیں اور یہ ان کی طرح نہیں کر سکتا فرمایا وہ اپنے نفس کو ذلیل کرنا کیوں پسند کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اپنے ہی جیسے لوگوں کے ساتھ سفر کرے (رض)

### باب ۱۱

الدعاء فی الطريق

- ۱۔ عده من اصحابنا، عن احمد بن أبي عبد الله، عن أبيه، عن محمد بن سنان، عن حذيفة بن منصور قال: صحبت أبا عبد الله عليه السلام وهو متوجه إلى مكة فالتفتا صلي قال: «اللهم خلّ سبيلنا و أحسن تسيرنا و أحسن عاقبتنا و كلّمنا صعد أكمة قال: «اللهم لك الشرف على كل شرف» .
- ۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُبی

عبدالله ﷺ قال : كان رسول الله ﷺ في سفره إذا هبط سبّح وإذا صعد كبر .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن قاسم الصيرفي ، عن حفص ابن القاسم قال : قال أبو عبدالله ﷺ : إن على ذروة كل جسر شيطان فإذا انتهيت إليه فقل : « بسم الله يرحل عنك » .

٤ - عذّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبان بن عثمان عن عيسى بن عبدالله التميمي ، عن أبي عبدالله ﷺ قال : قل : « اللهم إني أسألك لنفسي اليقين والعفو والعافية في الدنيا والآخرة ، اللهم أنت تقني وأنت رجائي وأنت عضدي وأنت ناصري بك أحلّ وبك أسير » قال : ومن يخرج في سفر وحده فليقل : « ما شاء الله لا قوة إلا بالله ، اللهم آنس وحشتي وأعني على وحدتي وأدغي بيتي » .

٥ - أحمد بن أبي عبدالله ، عن محمد بن علي ، عن علي بن حمّاد ، عن رجل ، عن أبي سعيد المكلاري ، عن أبي عبدالله ﷺ قال : إذا خرجت في سفر فقل : « اللهم إني خرجت في وجهي هذا بلا ثقة مني بفيرك ولا رجاء آوي إليه إلا إليك ولا قوة أتسكل عليها ولا حيلة ألجأ إليها إلا طلب فضلك وابتغاء رزقك وتعرّضاً لرحمتك وسكناً إلى حسن عادتك وأنت أعلم بما سبق لي في علمك في سفري هذا مما أحبّ أو أكره فإنما أودعت عليه يادب من قدرك فمحمود فيه بلاؤك ومنصحب عندي فيه قضاؤك وأنت تمحو ما تشاء وتثبت وعندك أم الكتاب ، اللهم فاصرف عني مقادير كلّ بلاء ومقضي كلّ لاؤاء وابسط عليّ كنفاً من رحمتك و لطفاً من عفوك وسعة من رزقك وتماماً من نعمتك وجماعاً من معافاتك وأوقع عليّ فيه جميع قضائك على موافقة جميع هواي في حقيقة أحسن أمني وادفع ما أخطر فيه وما لا أخطر على نفسي وديني و مالي مما أنت أعلم به مني واجعل ذلك خيراً لا آخرتي ودنياي مع ما أسألك يا ربّ أن تحفظني فيمن خلقت ورائي من ولدي وأهلي ومالي ومعيشتي وحرزاتي و قراتي وإخواني بأحسن ما خلقت به غائباً من المؤمنين في تحصين كلّ عودة وحفظ من كلّ مضية وتمام كلّ نعمة وكفاية كلّ مكروه وسرّ كلّ سيئة وصرف كلّ محذور وكمال كلّ ما يجمع لي الرضا والسرور في جميع أموري وافعل ذلك بي بحقّ

غَدُوْا آلَ غَدُوْا وَصَلِّ عَلَى غَدُوْا آلَ غَدُوْا وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ .

## باب ۲

## راستہ میں دعا

- ۱۔ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر مکہ میں تھا آپ نے بعد نماز فرمایا یا اللہ راستہ خالی بنا دے اور ہمارا سفر اچھا بنا دے، ہم کو عاقبت کے ساتھ پہنچا اور پہاڑوں کی چڑھائی کو آسان کر، تیسرے لے ہر قسم کی بلندی ہے۔ (فہر)
- ۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا جب سفر میں سواری سے اترتے تو سب سے پہلے کرتے ہوئے اور جب چڑھتے تو ٹیکہ کھتے ہوئے۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر پہاڑ کی چوٹی پر شیطان ہوتا ہے پس جب تم آخری حد پر پہنچو تو کہو شروع کرنا ہوں اللہ کے نام سے جس نے مجھے تجھ کو پار کرایا۔ (مجموع)
- ۴۔ فرمایا کہو یا اللہ میں تجھ سے اپنے لئے سوال کرتا ہوں یقین کا، عفو کا اور دنیا و آخرت میں عاقبت کا یا اللہ تجھی پر میرا اعتماد ہے تو ہی میری امید ہے تجھی پر میرا بھروسہ ہے تو ہی میرا مہربان ہے تیری مدد دہی سے میں منزل پر اترتا ہوں، راستوں پر چلتا ہوں فرمایا جو سفر کرے تو یہ کہے۔ (دعائیں میں ہے) (حسن)
- ۵۔ فرمایا جب سفر کے لئے گھر سے نکلو تو یہ دعا پڑھو۔

«اللَّهُمَّ إِنِّي خَرَجْتُ

فِي وَجْهِ هَذَا بِلَاغَةِ مَنِّي بِفِرْكَ وَلَا دَجَاءِ آوِي إِلَيْهِ إِلَّا إِلَيْكَ وَلَا قُوَّةَ أَسْتَكِلُ عَلَيْهَا وَلَا حِيلَةَ أَلْبِغِ إِلَيَّ إِلَّا إِلَيْكَ فَضْلُكَ وَابْتَغَاءَ رِزْقِكَ وَتَعَرُّضًا لِرَحْمَتِكَ وَسُكُونًا إِلَى حَسَنِ عَادَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِمَا سَبَقَ لِي فِي عِلْمِكَ فِي سَفَرِي هَذَا تَمَّا أَحَبُّ أَوْ أَكْرَهُ فَإِنَّمَا أَوْقَعْتُ عَلَيْهِ بَابَ مَنْ قَدَّرَكَ فَمَحْمُودٌ فِيهِ بِلاؤُكَ وَمُنْتَصَحٌ عِنْدِي فِيهِ قِضَاؤُكَ وَأَنْتَ تَمَحُّو مَاتَشَاءُ وَتَتَوَكَّلُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكُتَابِ ، اللَّهُمَّ فَاصْرِفْ عَنِّي مَقَادِيرَ كُلِّ بَلَاءٍ وَمَقْضِي كُلِّ لَأْوَاهِ وَأَبْسِطْ عَلَيَّ كَفْفًا مِنْ رَحْمَتِكَ وَ لَطْفًا مِنْ عَفْوِكَ وَسِعَةً مِنْ رِزْقِكَ وَتَمَامًا مِنْ نِعَمَتِكَ وَجَمَاعًا مِنْ مَعَافَاةِكَ وَأَوْقِعْ عَلَيَّ فِيهِ جَمِيعَ قِضَائِكَ عَلَى مَوَاقِفِهِ جَمِيعَ هَوَايَ حَقِيقَةِ أَحْسَنِ أَمَلِي وَادْفَعْ مَا أَحْذَرُ فِيهِ وَمَا لَا أَحْذَرُ عَلَى نَفْسِي وَدِينِي وَدَوْلَتِي مَا أَنْتَ أَعْلَمُ ، وَتَمَّي وَاجْعَلْ ذَلِكَ خَيْرًا لآخرني وَدُنْيَايَ مَعَ مَا أَسْأَلُكَ يَا رَبِّ

اُن تحفظنی فیمن خلّفت ورائی من ولدی و أهلی و مالی و معیشتی و حرّاتی و قرابتی و إخوانی بأحسن ما خلّفت به غائباً من المؤمنین فی تحصین کلّ عودة و حفظ من کلّ مضیعة و تمام کلّ نعمة و کفایة کلّ مکروه و ستر کلّ سیئة و صرف کلّ محذور و کمال کلّ ما یجمع لی الرّضا و السّرور فی جمیع أُموری و افعّل ذلك بی بحقّ عُدو آل عَمَد و صلّ علی عُدو آل عَمَد و السّلام علیہ و علیہم و رحمة اللّٰہ و برکاتہ .

### ❖ باب ۴۸ ❖

#### ❖ (اشهر الحج) ❖

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن مشی الحنّاط ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : « الحج أشهر معلومات شوال و ذوالقعدة و ذوالحجّة لیس لأحد أن یحجّ فیما سواهن . »

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن أبیه ؛ و محمد بن إسماعیل ، عن الفضل بن شاذان جمیعاً عن ابن أبي عمیر ، عن معاوية بن عمّار ، عن أبي عبد اللّٰہ عليه السلام فی قول اللّٰہ عزّ و جلّ : « الحج أشهر معلومات فمن فرض فیمنّ الحجّ » و الفرض التّلبیة و الإشعار و التّقلید فأیّ ذلك فعل فقد فرض الحجّ . ولا یفرض الحجّ إلّا فی هذه الشهور الّتی قال اللّٰہ عزّ و جلّ « الحج أشهر معلومات » و هو شوال و ذوالقعدة و ذوالحجّة .

۳۔ علی بن ابراہیم باسناده قال : أشهر الحجّ شوال و ذوالقعدة و عشر من ذی الحجّة و أشهر السّباحة عشرون من ذی الحجّة و المحرمّ و صفر و شهر ربیع الأوّل و عشر من شهر ربیع الآخر .

### ❖ باب ۴۹ ❖

#### ماہ حج

۱۔ فرمایا حج کے معلوم مہینے ہیں شوال ، ذی قعدہ اور ذی الحجہ ان کے سوا کسی اور مہینے میں حج نہیں (مندی)



- ۲۔ شرایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آیہ الحج اشہر معلومات کے متعلق یہ اس کے لئے ہے جس پر ان ماہ میں حج فرض ہے اور شرعی تلبدہ و اشعار اور تقلید ہے (یعنی احکام حج، تلبدہ، اترام، طواف اور شربانی وغیرہ) اور جس نے دن افعال کو کیا اس نے شرعی حج ادا کیا اور حج فرض نہیں ہوتا مگر ان مہینوں میں شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ (سن) ۳۔ شرایا حج کے پینے شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن حج کے ہیں اور آخری بیس دن اور محرم و صفر اور ربیع الاول اور ربیع الآخر کے بیس دن سیر و سیاحت کے ہیں (برسل)

### ﴿باب ۲﴾

﴿الحج الاکبر والاصغر﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ، عن ابن ائیہ عمیر، عن معاویہ بن عمار قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن يوم الحج الأكبر، فقال: هو يوم النحر والحج الأصغر العمرة.

۲۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن ذريح، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الحج الأكبر يوم النحر.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ؛ و علی بن محمد القاسمی، عن القاسم بن محمد، عن سلیمان بن داود المقرئ، عن فضیل بن عیاض قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحج الأكبر فإن ابن عباس كان يقول: يوم عرفة، فقال أبو عبد الله عليه السلام: قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه: الحج الأكبر يوم النحر ويحتج بقوله عز وجل: «فسيحوا في الأرض أربعة أشهر» وهي عشرون من ذي الحجة والمعتمر وصفر وشهر ربیع الأول وعشر من ربیع الآخر ولو كان الحج الأكبر يوم عرفة لكان أربعة أشهر و يوماً.

### باب ۳

## حج اکبر و اصغر

۱۔ میں نے حضرت سے روز حج کے متعلق پوچھا فرمایا حج اکبر و ذوقربانی ہے اور عمرہ حج اصغر ہے (سن)

۲۔ نہر مایاج اکبر یوم قربانی ہے (مجمول)

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ابن عباس نے بتایا تھا کہ حج اکبر یوم غرقہ ہے لیکن ایسا نہیں بلکہ وہ روز قربانی ہے اور دلیل بیان کی اس آیت سے کہ چلو پھر زمین پر چار ماہ اور یہ چار ماہ ہوتے ہیں اس طرح ذی الحجہ کے بیس روز ایک ہینہ محرم کا، دوسرا صفر کا، تیسرا ربیع الاول کا اور دس دن ربیع الآخر کے اگر یوم عرفہ شال ہو تو یہ چار ماہ ایک دن ہو جاتے ہیں روز

### ﴿باب﴾

#### ﴿أصناف الحج﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن معاویہ بن عمار قال : سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام يقول : الحج ثلاثة أصناف حج مفرد وقرآن وتمتع بالعمرة إلى الحج وبها أمر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم والفضل فيها ولا نأمر الناس إلا بها .

۲۔ أبو علی الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمار ، عن منصور الصيقل قال : قال أبو عبد الله علیہ السلام : الحج عندنا على ثلاثة أوجه حاج متمتع وحاج مفرد سائق للهدى وحاج مفرد للحج .

۳۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن اُبی ایوب الخزّاز قال : سألت أبا عبد الله علیہ السلام أي أنواع الحج أفضل ، فقال : التمتع وكيف يكون شيء أفضل منه و رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول : لو استقبلت من أمري ما استدبرت لم أعتك مثل ما فعل الناس .

۴۔ علی بن ابراہیم ، عن محمد بن عیسی ، عن یونس بن عبد الرحمن ، عن معاویہ ابن عمار قال : قال أبو عبد الله علیہ السلام : ما نعلم حجاً لله غير المتعة إنا إذا لقينا ربنا قلنا ربنا عملنا بكتابتك وستة نبيك ويقول القوم : عملنا برأينا فيجعلنا الله وإياهم حيث يشاء .

۵۔ عده من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن اُبی نصر ، عن اُبی جعفر الثاني علیہ السلام قال : كان أبو جعفر علیہ السلام يقول : المتمتع بالعمرة إلى الحج أفضل من المفرد السابق للهدى وكان يقول : ليس يدخل الحاج بشيء أفضل من المتعة .

۶۔ علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن إسماعيل بن مرار ، عن یونس ، عن معاویہ ،

عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من حج فليتمتع إننا لا نعدل بكتاب الله عز وجل سنة نبيته صلى الله عليه وآله

٧ - عذة من أسعابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، وابن أبي نجران ، عن صفوان الجمال قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن بعض الناس يقول : جرّ الحجّ وبعض الناس يقول : أقرن ومن بعض الناس يقول : تمتع بالعمرة إلى الحجّ فقال : لو حججت ألف عام لم أقرنها إلا متمتعاً

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحجّ فقال : تمتع ثم قال : إننا إذا وقفنا بين يدي الله عز وجل قلنا : يا ربّ أخذنا بكتابك وسنة نبيك ، وقال : الناس رأينا برأينا .

٩ - أحمد بن محمد ، عن علي بن حديد قال : كتب إليه علي بن ميسر يسأله عن رجل اعتسر في شهر رمضان ثم حضر له الموسم أيجب مفرداً للحجّ أو يتمتع ، أيهما أفضل ؟ فكتب إليه يتمتع أفضل .

١٠ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المتعة والله أفضل وبها نزل القرآن و جرت السنة .

١١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال : سألت أبا جعفر عليه السلام في السنة التي حجّ فيها وذلك في سنة ائنتى عشرة ومائتين فقلت : جعلت فداك بأي شيء دخلت مكة مفرداً أو متمتعاً ؟ فقال : متمتعاً ، فقلت له : أيما أفضل المتمتع بالعمرة إلى الحجّ أو من أفرد وساق الهدى ؟ فقال : كان أبو جعفر عليه السلام يقول : المتمتع بالعمرة إلى الحجّ أفضل من المفرد السائق للهدى وكان يقول : ليس يدخل الحاج بشيء أفضل من المتعة .

١٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن عبد الملك بن عمرو أنه سأل أبا عبد الله عليه السلام عن التمتع بالعمرة إلى الحجّ فقال : تمتع قال : فقضى أنه أفرد الحجّ في ذلك العام أو بعده فقلت : أصليحك الله سألتك فأمرتني بالتمتع

وأراك قد أفردت الحج العام فقال : أما والله إن الفضل لفي الذي أمرتك به ولكني ضعيف فشق عليّ طوافان بين الصفا والمروة فلذلك أفردت الحج .

١٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبي ، عن عمه عبيد الله عليه السلام قال : سألت رجل أبي عبد الله عليه السلام وأنا حاضراً فقال : إني اعتمر في الحرم وقدمت الآن متمتعاً فسمعت أبي عبد الله عليه السلام يقول : نعم هاضمت إننا لنعبد بكتاب الله عز وجل وسنة رسول الله صلى الله عليه وآله فإذا بعثنا ربنا أودودنا على ربنا قلنا : يارب أخذنا بكتابك وسنة نبيك صلى الله عليه وآله وقال الناس : رأينا رأينا فضع الله عز وجل بنا وبهم ماشاء .

١٤ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن درست ، عن محمد بن الفضل الهاشمي قال : دخلت مع إخوتي على أبي عبد الله عليه السلام قلنا : إنا نريد الحج وبعضنا ضرورة ، فقال : عليكم بالتمتع فإننا لاتسقي في التمتع بالعمرة إلى الحج سلطاناً واجتناب المسكر والمسلح على الخفين .

١٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إني اعتمر في رجب وأنا أريد الحج أفأسوق المدي وأفرد الحج أو أنمتع ؟ فقال : في كل فضل وكل حسن ، قلت : فأني ذلك أفضل ؟ فقال : تمتع هو والله أفضل ، ثم قال : إن أهل مكة يقولون : إن عمرته عراقية وحجته مكية ، كذبوا أو ليس هو مرتبطاً بحجته لا يخرج حتى يقضيه ، ثم قال : إني كنت أخرج الليلة أو لليلتين بقيان من رجب فتقول : أم فردة أي أبيه . إن عمرتنا شمانية وأقول لها : أي بنية إننا فيما أهلك ولست فيما أحللت .

١٦ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن صفوان الجمال ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من لم يكن معه هدي وأفرد رغبة عن المتعة فقد رغب عن دين الله عز وجل .

١٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية قال : قلت لأبي

عبداللہ ﷺ: انہم يقولون في حجة المتعسف: حجة معكبة وعمرته عراقية، فقال: كذبوا أو ليس هو مرتبطاً بحجته لا يخرج منها حتى يقضي حجته.

۱۸۔ علی بن ابراہیم، عن اسیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریز، عن عبد الملک ابن أعین قال: حجج جماعة من أصحابنا فلما قدموا المدينة دخلوا على أبي جعفر ﷺ فقالوا: إن زيارتنا أمرنا أن نهل بالحج إذا أحرمانا، فقال لهم: تمتعوا، فلما خرجوا من عنده دخلت عليه فقلت: جعلت فداك إثن لم تخبرهم بما أخبرت زيارتنا لناتين الكوفة ولنصبحن به كذا أباً فقال: ردّهم فدخلوا عليه فقال: صدق زيارتنا ثم قال: أما والله لا يسمع هذا بعد هذا اليوم أحد مني

### باب

## اصناف حج

- ۱۔ فرمایا کہ تین قسمیں ہیں حج مفرد، حج قرآن، حج تمتع، عمرہ حج کے ساتھ ہے اور رسول اللہ نے اسی کا حکم دیا ہے اور حضرت نے فرمایا لوگوں کو تم اسی کا حکم دو۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا ہمارے نزدیک حج تین قسم کا ہے حج تمتع، حج مفرد جس میں حاجی ہدی کو چلا تا ہے اور وہ جو مفرد حج ہے۔ (مجموع)
- ۳۔ میں نے پوچھا کون سی قسم حج کی افضل ہے مندرجہ حج تمتع اور کیونکہ کوئی شے اس سے افضل ہو سکتی ہے جس کے رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر تو میرے حکم استقبال کرتا تو مجھے کی طرف نہ بیٹھا اور اسی طرح کہنا چاہیے لوگ کرتے ہیں (حسن)
- ۴۔ مندرجہ حضرت نے ہم حج تمتع کے سوا اور کوئی حج نہیں جانتے، ہم خدا سے ملاقات کرتے ہیں یہ کچھ ہوئے، اسے ہمارے رب ہم نے عمل کیا موانع کتاب خدا اور سنت نبی کے اور ہماری قوم بھتی ہے ہم نے عمل کیا اپنی رائے پر، پس خدا ہمارا اور ان کے درمیان جو چاہے فیصلہ کرے گا۔ (م)
- ۵۔ مندرجہ حضرت نے حج تمتع کی افضل ہے حج مفرد سے اور یہ بھی مندرجہ یا حاجی کے لئے حج تمتع سے بہتر ہے کوئی اور طریقہ نہیں۔ (۶۱)
- ۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو حج بیت اللہ کرے اسے چاہیے حج تمتع کرے۔ ہم کتاب خدا اور سنت رسول اللہ کو عمل نہیں کرتے۔ (مجموع)

- ۷۔ میں نے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں حج مفرد کرنا کچھ کہتے ہیں حج قرآن کرنا اور ہدیٰ لے جاؤ کچھ کہتے ہیں عمرہ کے ساتھ حج تمتع کر دینا یا اگر تم ہزار برس تک حج کر دے تو حج تمتع کی مثل نہ ہوں گے۔
- ۸۔ میں نے حضرت سے حج کے متعلق پوچھا کہ مفرد یا حج تمتع کرنا پھر منہ یا یا ہم جب پیش خدا حاضر ہوں گے تو کہیں گے پروردگار! ہم نے تیری کتاب اور تیرے نبی کی سنت سے اخذ کیا اور لوگ کہیں گے ہم نے اپنی رائے سے کیا۔ (حسن)
- ۹۔ پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ماہ رمضان میں عمرہ کیا اس کے بعد جب موسم حج آئے تو حج مفرد کرے یا حج تمتع منہ یا حج تمتع افضل ہے (م)
- ۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے واللہ متوا افضل ہے وہ مطابق قرآن و سنت ہے۔
- ۱۱۔ ۱۱۔ میں امام علیہ السلام نے حوج کیا میں نے اس کے پاس سے پوچھا آپ نے حج مفرد کیا تھا یا حج تمتع منہ یا حج تمتع میں نے کہا آیا حج تمتع افضل ہے یا حج مفرد منہ یا حج تمتع جو عمرہ کے ساتھ ہو حج مفرد سے بہتر ہے حاکم نے اس سے بہتر صورت نہیں (م)
- ۱۲۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا حج تمتع کے متعلق منہ یا حج تمتع ہی کرنا چاہیے اور فرمایا میں نے اس سال حج افراد کا ارادہ کیا ہے میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے، جب میں نے سوال کیا تو آپ نے تمتع کا حکم دیا اور آپ خود حج مفرد کا ارادہ رکھتے ہیں منہ یا واللہ فضیلت اسی میں ہے جس کا میں نے حکم دیا ہے لیکن میں کر دہوں ہفتاد و ہویہ کے درمیان دو بار طواف کرنا میرے لئے دشوار ہے اس لئے میں حج افراد کرنا چاہتا ہوں۔ (م)
- ۱۳۔ ایک شخص نے پوچھا میں نے حرم میں عمرہ کر لیا ہے اور اب حج تمتع کے لئے آیا ہوں فرمایا ہاں تم نے یہ کیا ہم تو کتاب خدا اور سنت رسول سے ہٹنے والے نہیں، جب روز قیامت پیش خدا جائیں گے تو کہیں گے پروردگار! ہم نے تیری کتاب اور سنت کے مطابق عمل کیا اور وہ لوگ کہیں گے کہ ہم نے اپنی رائے سے عمل کیا پس اللہ ہمارے اور ان کے ساتھ جو چاہے گا کرے گا۔ (م)
- ۱۴۔ ہم نے کہا ہمارا ارادہ حج کا ہے اور ہم میں سے مفلس ہیں منہ یا حج تمتع کر دے، ہم تقیہ نہیں کرتے عمرہ حج میں سلطان کے ڈر سے اور اجتناب لازم ہے مسکرات سے اور موزوں پر مسیح کرنے سے۔ (م)
- ۱۵۔ میں نے کہا میں جب میں عمرہ کر چکا ہوں اور اب حج کا ارادہ ہے پس میں ہدیٰ لے جاؤں اور حج مفرد کر دوں فرمایا ہر ایک صورت افضل و بہتر ہے۔ میں نے کہا زیادہ بہتر کون سا طریقہ ہے۔ منہ یا حج تمتع، پھر منہ یا اہل مکہ کہتے ہیں کہ عمرہ عراقیہ ہے اور حج مکہ ہے وہ جھوٹے ہیں کیا عمرہ حج سے ربطہ نہیں رکھتا جب اسے کہا لا یا جائے پھر فرمایا ایک یا دو رات ماہ رجب کی باقی بقیں کر میں گھر سے نکلاؤم فردہ نے کہا یا ہا ہمارا عمرہ تو شعبان میں ہو گا۔ میں نے کہا بیٹی میں احرام باندھ چکا ہوں اور میں مکہ نہیں ہوا۔ (م)

- ۱۶۔ فرمایا جس کے ساتھ قرآن نہ ہو اور حج تمتع سے نفرت کرے حج افراد بجالانے تو اس نے دین خدا سے نفرت کی۔ (بخاری)
- ۱۷۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں حج کی ہے اور عمرہ عراقی، سفر مایا وہ جھوٹے ہیں کیا وہ مزہلے حج سے نہیں ہے۔ حج بغیر اس کے پورا نہیں ہوتا۔ (ص)
- ۱۸۔ عبد الملک بن اعین نے بیان کیا۔ ہم اسے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے حج کیا جب مدینہ آئے تو ابو جعفر علیہ السلام کی خدمت میں آئے کہا زرارہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ احرام کھول دیں۔ فرمایا فائدہ حاصل کرو واجب وہ لوگ چلے گئے تو راوی کہتا ہے میں حضرت کے پاس آیا اور میں نے کہا کیا آپ نے ان کو بتا دیا ہے جو زرارہ نے بتایا تھا تا کہ جب وہ کوہ آئیں تو جھوٹو کو آگاہ کریں فرمایا ان کو واپس بلاؤ جب آئے تو فرمایا زرارہ نے یہ کہا ہے پھر سفر مایا واللہ آج کے بعد پھر کوئی مجھ سے نہ سنے گا۔ (ص)

نوٹ: ۱۔ شیعہ عموماً حج تمتع کرتے ہیں اس حج میں پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا جاتا ہے اعمال عمرہ بجالانے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے اور چونکہ حج پر حرم ہو جاتی ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کا موقع مل جاتا ہے اس لئے اس کو حج تمتع کہتے ہیں عمرہ بجالانے کے بعد حج کے لئے دوبارہ احرام باندھا جاتا ہے سنی حضرات حج تمتع نہیں کرتے اور ایک ہی احرام سے حج و عمرہ دونوں کر لیتے ہیں رسول اللہ نے اس قسم کا حج کیا تھا مگر حضرت عمرؓ نے حج تمتع کو حرام کر دیا ان کا یہ قول مشہور ہے (سنن ابی داؤد) کافتا فی عمر رسول اللہ وانا احرمھما (متحدہ اور حج تمتع رسول اللہ کے زمانہ میں دونوں رائج تھے۔ میں ان دونوں کو حرام کرتا ہوں۔)

### ﴿باب ۱۸﴾

﴿ما علی المتمتع من الطواف والسعی﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن اُبی عمیر، وصفوان جیعاً، عن معاویہ بن عمار، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: علی المتمتع والمعمرۃ إلى الصبح ثلاثۃ أطواف بالبيت وسعیان بین الصفا والمروة وعلیه إذا قدم مکة طواف بالبيت وركعتان عند مقام ابراہیم ؑ وسعی بین الصفا والمروة ثم یقتصر وفد أهل هذا للعمرة وعلیه للصبح طوافان وسعی بین الصفا والمروة ویسلي عند کل طواف بالبيت ركعتین عند مقام ابراہیم ؑ.

۲۔ عداۃ من اصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن ابن مسکان، عن اُبی بصیر، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: المتمتع علیہ ثلاثۃ أطواف بالبيت وطوافان بین الصفا

والمرود وقطع التلبية من متنته إذا نظر إلى بيوت مكة ويحرم بالحج يوم التروية و  
يقطع التلبية يوم عرفة حين تزول الشمس.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ؛ وعُبد بن إسماعیل، عن الفضل بن شاذان جميعاً،  
عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري، عن منصور بن حازم، عن أبي عبد الله عليه السلام  
قال: على المتمتع بالعمرة إلى الحج ثلاثة أطواف بالبيت ويصلي لكل طواف ركعتين  
وسبعين بين الصفا والمروة.

### باب

## حج تمتع کا طواف اور سعی

۱۔ فرمایا حج تمتع کے عمرہ میں تین طواف بیت ہیں اور صفا و مروه کے درمیان دو بار سعی اور یہ کہ جب وارد مکہ ہو تو نماز کعبہ  
کا طواف کرے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے اور صفا و مروه کے درمیان سعی کرتے ہوئے عمرہ میں بھی یہی ہے  
اور حج کے لئے دو طواف ہیں اور صفا و مروه کے درمیان سعی اور ہر طواف بیت کے ساتھ نماز پڑھنا اور دو رکعت  
نماز مقام ابراہیم پر پڑھنا۔ (حسن)

۲۔ فقہر یا تمتع کرنے والے پر تین طواف ہیں حناۃ کعبہ کے اور دو طواف ہیں صفا و مروه کے درمیان اور جب مکہ  
کے مکانات نظر آئیں تو تلبیہ کو قطع کر دے اور حج کا احرام باندھے نرم تر وہ اور روزِ عسرفہ وقتِ قحط آفتاب  
تلبیہ قطع کر دے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حج تمتع کا عمرہ کرنے والے پر تین طواف ہیں اور ہر طواف پر دو رکعت نماز اور صفا و مروه کے درمیان سعی (حسن)

### ﴿باب﴾

﴿صفة الاقران وما يجب على القارن﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ؛ وعُبد بن إسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن  
أبي عمير، عن حفص بن البختري، عن منصور بن حازم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا يكون  
القارن إلا بسياق الهدي وعليه طوافان بالبيت وسعي بين الصفا والمروة كما يفعل المفرد  
ليس بأفضل من المفرد إلا بسياق الهدي.



۲۔ علیؑ بن ابراہیم، عن اُیہ، عن ابن اُیہ عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُیہ عبد اللہؑ قال: القارن لا یكون إلا بسباق الهندي وعليه طواف بالبيت وركعتان عند مقام ابراہیمؑ وسعی بین الصفا والمروة وطواف بعد الحج وهو طواف النساء.

۳۔ علیؑ، عن اُیہ، عن عبد اللہ بن المغيرة، عن عبد اللہ بن سنان، عن اُیہ عبد اللہؑ قال: قلت له: انني سقت الهندي وقرنت، قال: ولم فقلت ذلك التمتع افضل، ثم قال: يجزئك فيه طواف بالبيت وسعی بین الصفا والمروة واحد. وقال: طف بالكعبة يوم النحر.

### باب

## حج بتران اور قارن پر کیا واجب ہے

۱۔ مترایا حضرت نے حج قرآن کرنے والے پر تشریاتی کرنا اور بیت اللہ کے دو طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے۔ جیسا کہ مفرد والا کرتا ہے مفرد ملے سوائے تشریاتی نے جانے کے اور کوئی نفیلت نہیں (حسن)

۲۔ قرآن حج قرآن کرنے والے پر پڑھنی کا ہے جانا ہے اور بیت اللہ کا طواف اور دو رکعت نماز مقام ابراہیم پر اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف النساء بعد الحج۔

۳۔ میں نے کہا میں حج بتران کے لئے تشریاتی کے گیا نہ رہا یا تو نے ایسا کیوں کیا۔ فرمایا تمتع افضل ہے پھر تشریاتی کا ہے تیرے لئے طواف بیت اور صفا و مروہ کے درمیان سعی ایک بار اور فرمایا دو تشریاتی کعبہ کا طواف کر (حسن)

### ﴿باب﴾

﴿صفة الاشعار والتقليد﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن علی، عن یونس بن یعقوب قال: قلت لأبي عبد اللہؑ: انني قد اشتريت بدنة فكيف أسنع بها؟ فقال: انطلق حتى تأتي مسجد الشجرة فأفص عليك من الماء واللبس نويك ثم انسخهما مستقبل القبلة ثم ادخل المسجد فصل ثم افرض بعد صلاتك ثم اخرج إليها فأشعرها من الجانب

الایمن من سنامها ثم قل : بسم الله اللهم منك و لك اللهم تقبل مني ، ثم انطلق حتى تأتي البيداء فلبه .

۲۔ الحسين بن محمد الأشعري ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان ، عن محمد الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن تجليل الهدي وتقليدها فقال : لا تنال أي ذلك فقلت ، وسألت عن إشعار الهدي ، فقال : نعم من الشق الأيمن ، فقلت : متى نشمرها ؟ قال : حين تريد أن تحرّم .

۳۔ أبان ، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله ؛ وزرارة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن البدن كيف تشمر ومتى يحرم صاحبها ومن أي جانب تشمر ومعقولة تنحر أو باركه ؟ فقال : تنحر معقولة وتشمر من الجانب الأيمن .

۴۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نجران ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت ، عن البدن كيف تشمر ؟ قال : تشمروهي معقولة وتنحروهي قائمة ، تشمر من جانبها الأيمن ويحرم صاحبها إذا قلدت وأشعرت .

۵۔ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن جميل بن دراج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا كانت البدن كثيرة قام فيما بين فنتين ثم أشمر اليمنى ثم اليسرى ولا يشمر أبداً حتى يتيسر للإحرام لأنه إذا أشعر وقُلت وجلّ وجب عليه الإحرام وهي بمنزلة التلبية

۶۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : البدن تشمر من الجانب الأيمن ويقوم الرجل في جانب الأيسر ثم يقلدها بنعل خلق قد صلى فيها .

### باب

## صفت اشعار و تقلید

۱۔ میں نے کہا میں نے سنا ہے کہ اگر آپ نے گلاب کیا کروں تو شرابا ہے اسے کہ سید شہرہ تک جاؤ اور اپنے اوپر پانی

ڈالو اور اپنے دونوں کپڑے پہنو، پھر اپنی شربانی رو بقلعہ بٹھاؤ پھر مسجد میں جاؤ اور نماز پڑھو نماز کے بعد اپنا فرض پورا کرو، پھر شربانی کے پاس جاؤ اور پھر کہو یا اللہ یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لئے ہے یا اللہ تیری طرف سے اسے قبول کر پھر من کرید ارمیں آؤ (نام ہے جنگ کا) پھر تلبیہ کرو۔

۲- میں نے پوچھا ہدی کے ذبح کرنے اور قتلادہ ڈالنے کے متعلق فرمایا اس کے متعلق زیادہ غور نہ کرو جس طرح چاہو کرو میں نے شربانی کے لئے اس کے متعلق پوچھا۔ فتویٰ دیا اپنی جانب کی طرف، میں نے کہا ایسا کب کیا جائے فرمایا جب احرام باندھنے کا ارادہ ہو (مخ)

۳- ہم دونوں نے حضرت سے ہدن کے متعلق سوال کیا کیونکہ ٹکڑیاں لٹائی جائیں اور اس کا مالک کب احرام باندھے اور کس جانب لٹائے یا تھپاؤں باندھ کر کھڑے یا بٹھا کر کھڑے کیا جائے اور اپنی طرف لٹایا جائے۔ (مخ)

۴- میں نے شربانی کے اونٹ کے متعلق پوچھا کیوں کر ذبح کیا جائے۔ فرمایا لٹا کر اور یا تھپاؤں باندھ کر اور کھڑا کر کے بھی خر کسکتے ہو اور لٹاؤ تو داپنی جانب لٹاؤ اور اس کا مالک احرام باندھے ہو جب کہ قتلادہ باندھے اور خسر کرے۔ (مخ)

۵- فرمایا حضرت نے جب بہت سی شربانیاں ہوں تو ابتدا کر دو اس سے جس کے دو دانت ہوں اور پھر اسے داپنی طرف لٹاؤ پھر بائیں طرف بعد نحر لٹاؤ اور اس وقت تک نحر نہ کر جب تک احرام نہ باندھو اور یہ بمنزلہ تلبیہ کے ہے۔ (مخ)

۶- فتویٰ دیا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہدن کر داپنی طرف لٹایا جائے اور خسر کرنے والا بائیں پھر اپنی پڑائی جوتی کا جس میں نماز پڑھی ہو قتلادہ ڈالے (مخ)

### باب الافران

۱ - علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن ابي عمير، عن معاوية بن عمار، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: المفرد بالصحح طواف بالبيت وركعتان عند مقام ابراهيم عليه السلام وسمي بين الصفا والمروة وطواف الزيارة وهو طواف النساء وليس عليه هدي ولا اضحية قال: وسألته عن المفرد للصحح هل يطوف بالبيت بعد طواف القرية قال: نعم ماشاء ويحد التلبية بعد الركعتين والقارن بتلك المنزلة يعقدان ما أحلّا من الطواف بالتلبية.

## باب ۵ حج افسراد

۱۔ سفر یا حج افسراد اے پر بیت اللہ کا طواف ہے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز اور صفا و مروہ کے درمیان سسی اور طواف الزیارات یعنی طواف النساء اس پر ہدی اور قربانی نہیں ہے۔ میں نے پوچھا کیا وہ طواف فریضہ کے بعد طواف بیت کرے۔ سفر یا بااں اگر چاہے اور تجدید تہلیلہ کرے بعد دو رکعتوں کے اور حج تہران کرنے والا اس منزلت پر بیٹھے تو طواف اور تہلیلہ سے محل نہ ہوگا۔

### ﴿باب ۵﴾

﴿فیمن لم ينو المنعة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیم، عن ابن امی عمیر، عن معاویہ بن عمار قال: سألت أبا عبد اللہ ؑ عن رجل لبی بالحج مفرداً فقدم مكة وطاف بالبيت وصلى ركعتين عند مقام ابراہیم ؑ وسمى بين الصفا والمروة قال: فليحل وليجعلها منعة إلا أن يكون ساق الهدى.

۲۔ أحمد، عن الحسن بن علی، عن یونس بن یعقوب، عن أخیرہ، عن امی الحسن ؑ قال: ما طاف بين هذين الحجرين الصفا والمروة أحد إلا أحل إلا ساق الهدى.

## باب ۶ تونیّت تمتع نہ کرے

- ۱۔ فرمایا جو حج مفرد کرنے کے لئے تہلیلہ کرے اور مکہ آئے اور طواف بیت کرے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے اور صفا و مروہ کے درمیان سسی کرے فرمایا وہ محل ہوگا کہ اب نیت تمتع کر کے قربانی لے جائے۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے جو طواف دو پتھروں یعنی صفا و مروہ کے درمیان کرے وہ نہیں محل ہوگا بغیر ہدی کے لے جائے (موسل)

## ﴿ باب ٥ ﴾

﴿ حج المجاورين وقطان مكة ﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن عبد الكريم بن عمرو ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ليس لأهل سرف ولا لأهل من ولا لأهل مكة متعة يقول الله عز وجل : « ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام » .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت : لأهل مكة متعة ؟ قال : لا ، ولا لأهل بستان ولا لأهل ذات عرق ولا لأهل عسفان ونحوها .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : « ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام » قال : من كان منزله على ثمانية عشر ميلاً من بين يديها وثمانية عشر ميلاً من خلفها وثمانية عشر ميلاً عن يمينها وثمانية عشر ميلاً عن يسارها فلا متعة له مثل مر وأشباهها .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن داود ، عن حماد قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن أهل مكة أيتمّعون ؟ قال : ليس لهم متعة ، قلت : فالتاطن بها قال : إذا أقام بها سنة أو سنتين صنع صنع أهل مكة ، قلت : فإن مكث الشهر ؟ قال : يتمّتع ، قلت : من أين ؟ قال : يخرج من الحرم ، قلت : أين يهل بالحج ؟ قال : من مكة نحواً مما يقول الناس .

٥ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إني أريد الجوار فكيف أصنع ؟ قال : إذا رأيت الهلال هلال ذي الحجة فاخرج إلى البصرة فاحرم منها بالحج ، قلت له : كيف أصنع إذا دخلت مكة أقيم إلى يوم التروية لأطوف بالبيت ؟ قال : تقيم عشراً لأنني الكعبة إن عشراً لكثير إن البيت ليس بموجود ولكن إذا دخلت فطف بالبيت واسع بين الصفا والمروة ، قلت له : أليس كل من طاف بالبيت وسمى بين الصفا والمروة

فقد أحل؛ قال: إنك تعقد بالتلبية ثم قال: كلما طفت طوافاً وصليت ركعتين فاعقد بالتلبية، ثم قال: إن سفيان فتيهكم أناني فقال: ما يحملك على أن تأمر أصحابك بأنون الجمراته فيحرمون منها؟ فقلت له: هو وقت من مواقيت رسول الله ﷺ فقال: وأي وقت من مواقيت رسول الله ﷺ هو؟ فقلت له: أحرم منها حين قسم غنائم خيبر ورجعه من الطائف، فقال: إنما هذا شيء أخذته من عبد الله بن عمر كان إذا رأى الهلال صاح بالحج، فقلت: أليس قد كان عندكم مرضياً قال: بلى ولكن أما علمت أن أصحاب رسول الله ﷺ إنما أحرموا من المسجد فقلت: إن أولئك كانوا شتمتين في

أعناقهم الدماء وإن هؤلاء قطنوا بمكة فسادوا كأنهم من أهل مكة وأهل مكة لا متعة لهم فأحببت أن يخرجوا من مكة إلى بعض المواقيت وأن يستغفروا به أياماً فقال لي وأنا أخبره أنها وقت من مواقيت رسول الله ﷺ يا أبا عبد الله فإني أرى لك أن لا تفعل فضحكت وقلت: ولكني أرى لهم أن يفعلوا، فسأل عبد الرحمن عن معنى من النساء كيف يصنعن؟ فقال: لولا أن خروج النساء شهرة لأمرت الصرورة منهن أن تخرج ولكن مر من كان منهن صرورة أن تهل بالحج في هلال ذي الحجة فأما اللواتي قد حجبن فإن شئن فمي خمس من الشهر وإن شئن فيوم التروية فخرج وأقمنا فاعتل بعض من كان معنا من النساء الصرورة منهن تقدم في خمس من ذي الحجة فأرسلت إليه أن بعض من معنا من صرورة النساء قد اعتلن فكيف تصنع؟ فقال: فلتنظر ما بينها وبين التروية فإن طهرت فلتهل بالحج وإلا فلا يدخل عليها يوم التروية إلا وهي عرمة، وأما الأخر فيوم التروية، فقلت: إن معنا صبيئاً مولوداً فكيف تصنع به؟ فقال: مر أمه تلقى حميدة فتسألها كيف تصنع بصبيانها، فأتتها فبألتها كيف تصنع، فقلت: إذا كان يوم التروية فأحرموا عنه وجرده وغسلوه كما يجرده المحرم وقفوا به الموافق فإذا كان يوم النحر فادرموا عنه وأحلقوا عنه رأسه ودرى الجارية أن تطوف به بين الصفا والمروة، قال: وسألت عن رجل من أهل مكة يخرج إلى بعض الأمصار ثم يرجع إلى مكة فيمر ببعض المواقيت أله أن يتمتع؟ قال: ما أزعم أن ذلك ليس له لوفدل وكان الإهلال أحب إلي.

- ٦- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّاد ، عن يونس ، عن عبد الله بن ستان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : المجاور بمكة سنة بعمل أهل مكة يعني يفرد الحج مع أهل مكة وما كان دون السنة فله أن يتمتع .
- ٧- الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان بن عثمان ، عن سماعة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن المجاور أله أن يتمتع بالعمرة إلى الحج ، قال : نعم يخرج إلى مهل أرضه فيلبس إن شاء .
- ٨- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن أخبره ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من دخل مكة بهجة عن غيره ثم أقام سنة فهو مكّي فإذا أراد أن يحج عن نفسه أو أراد أن يعتمر بعد ما انصرف من عرفة فليس له أن يحرم بمكة ولكن يخرج إلى الوقت وكلما حوّل رجع إلى الوقت .
- ٩- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان ، عن أبي الفضل قال : كنت مجاوراً بمكة فسألت أبا عبد الله عليه السلام من أين أحرم بالحج ؟ فقال : من حيث أحرم رسول الله صلى الله عليه وآله من الجمرات أنه في ذلك المكان فتوح فتح الطائف وفتح خيبر وفتح قتلته متى أخرج ، قال : إن كنت صرورة فإذا مضى من ذي الحجة يوم وإن كنت قد حجهت قبل ذلك فإذا مضى من الشهر خمس .
- ١٠- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّاد ، عن يونس ، عن سماعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المجاور بمكة إذا دخلها بعمرة في غير أشهر الحج في رجب أو شعبان أو شهر رمضان أو غير ذلك من الشهور إلا أشهر الحج فإن أشهر الحج شوال وذو القعدة وذو الحجة من دخلها بعمرة في غير أشهر الحج ثم أراد أن يحرم فليخرج إلى الجمرات فيحرم منها ثم يأتي مكة ولا يقطع التلبية حتى ينظر إلى البيت ثم يطوف بالبيت ويصلي الركنين عند مقام إبراهيم عليه السلام ثم يخرج إلى الصفا والمروة فيطوف بينهما ثم يقصر ويحل ثم يعقد التلبية يوم التروية .

## باب

## مجاوروں اور خادموں کا حج

۱۔ فرمایا مقام سمرق (مکہ سے دس میل پر ایک گاؤں) کے رہنے والے عمرو کے رہنے والے اور مکہ والے حج تمتع نہ کریں گے جیسا کہ خدا فرماتا ہے یہ حکم ان کے لئے جو مسجد الحرام کے آس پاس رہنے والے نہیں۔ (۲۸)

۲۔ میں نے کہا کیا اہل مکہ کے لئے حج تمتع ہے فرمایا نہیں، نہ اہل بستان کے لئے نہ اہل ذات العرق کے لئے اور نہ اہل عساف جیہوں کے لئے۔ (۲۹)

۳۔ میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ یہ حکم کس کے لئے نہیں ہے جس کے اہل مسجد الحرام میں موجود ہوں فرمایا مراد ہے وہ جس کا مکان ۸ میل مکہ کے سامنے ہو اتنا ہی اس کے پیچھے اور اٹھارہ میل دابہنی طرف، اتنے ہی بائیں طرف ان کے لئے تمتع نہیں۔ (۳۰)

۴۔ میں نے پوچھا اہل مکہ حج تمتع کریں۔ فرمایا ان کے لئے تمتع نہیں ہے میں نے کہا خدام کے لئے کیا صورت ہے فرمایا اگر وہ سال دو سال رہیں تو ان کے لئے سہی صورت ہے جو اہل مکہ کے لئے ہے میں نے کہا اگر ایک ماہ قیام رہا ہو تو فرمایا ان کو حج تمتع کرنا چاہیئے میں نے کہا یہ کیوں فرمایا وہ حرم سے خارج ہیں میں نے کہا وہ تلبیہ کہاں سے کریں فرمایا جس کو لوگ کنارہ شہر کہتے ہیں۔ (۳۱)

۵۔ میں نے حضرت سے کہا میں جو اہل مکہ ہوں رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو مجھے کیا کرنا چاہیئے فرمایا جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو تو جمرانہ کی طرف جاؤ اور وہاں سے حج کا احرام باندھو، میں نے کہا جب میں مکہ میں داخل ہوں تو کیا کروں یوم ترویہ تک وہاں قیام کروں، خاد کو کعبہ کا طواف ذکر وں فرمایا دس دن رہ کر تم خاد کعبہ میں نہ آؤ گے دس دن تو بہت ہوتے ہیں خاد کعبہ کو چھوڑا نہیں جاسکتا بلکہ جب تم مکہ میں داخل ہو تو خاند کعبہ کا طواف کرو اور مصفا و عمروہ کے درمیان سعی کرو۔ میں نے کہا میں وہ کل لباس پہنوں جو طواف اور سعی کے لئے پہنا جاتا ہے اور محل ہو جاؤں فرمایا تم شہر تلبیہ کے لئے، پھر فرمایا جب تک تم کوئی طواف کرو اور رکعت نماز پڑھو تو تلبیہ کرو پھر فرمایا استیفاء تمہارا فقیہ میرے پاس آیا اور کہا آپ کس وجہ سے اپنے اصحاب کو جمرانہ جانے اور وہاں سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں میں نے کہا یہ وقت برا وقت رسول اللہ سے۔ اس نے کہا یہ کیسے میں نے کہا رسول اللہ نے ہمیں سے احرام باندھنا تھا جب آپ نے غنایم خیلین کی تقسیم کی تھی اور غایم سے لئے تھے اس نے کہا میں نے اس کو عبد اللہ بن عمر سے لیا ہے کہ جب وہ چاند دیکھتے تھے حج کے لئے نکلتے تھے



میں نے کہا تو کیا تمہارا مرضی پر منحصر ہے اس نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ اصحاب رسول مسجد سے احرام باندھنے لگتے ہیں نہ کہا وہ تمتع کرنے والے تھے اور ان کو قربانی دینی ہوتی تھی اور یہ لوگ مکہ میں خدمت گزار ہیں پس یہ شل امانی مکہ میں اور اہل مکہ کے لئے حج تمتع نہیں، پس میں نے ان کو فرار دار کرنا چاہا کہ وہ مکہ سے نکل کر کسی بیقات تک جائیں اور چند روز مکہ سے غائب رہیں اس نے کہا اور میں بتاؤں گا کہ بیقات رسول میرے لئے ابو عبد اللہ مناسب یہ ہے کہ آپ ایسا نہ کریں میں نے نہیں کر کہا میری مناسبت سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا کریں۔

عبد الرحمن نے کہا ہمارے ساتھ کچھ عورتیں ہیں اللہ کو گیارہ نا چاہیے فرمایا اگر عورتوں کا بیقات پر جانے کے لئے نکلنا باعث بدنامی نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بے پردہ عورتیں نکلیں لیکن حکم دو کہ جو ان میں مرد رہے ہیں وہ حج کا قصد کریں ذی الحج کا چاند دیکھ کر لیکن جرج کر چکیں اگر وہ چاہیں تو پانچویں تاریخ اور چاہیں تو روز تریا یا کریں یہ فرما کر آپ چلے گئے اور ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے جو بے پردہ عورتیں (خدمتگاریاں) ہمارے ساتھ تھیں ان میں سے بعض کو حیض آنے لگا جب حضرت پانچویں ذی الحج کو تشریف لائے تو میں نے کہا کہ بھیجا کہ بعض مردہ عورتیں حایض ہو گئی ہیں تو ہم کیا کریں فرمایا وہ یوم ترویہ تک انتظار کریں اور اگر ظاہر ہو جائیں تو حج کی تیاری کریں ورنہ یوم ترویہ سے ان کا تعلق نہ ہو گا رہیں دوسری عورتیں وہ یوم ترویہ سے مناسک ادا کریں۔

میں نے کہا ہمارے ساتھ ایک توڑا ٹیکہ بچہ بھی ہے اس کے لئے کیا کریں فرمایا اس کی مان سے کہو کہ وہ حمیدہ سے ملے اور دریافت کرے۔ وہ آئی اور پوچھا انھوں نے کہا یوم ترویہ اس کی طہ سے احرام باندھو اور اسے ٹھلاؤ اور موافق حج میں لے جاؤ جب روز قربانی آئے تو اس کی طہ سے رمی جمرات کرد اس کا سر منڈو اؤ اور کینئر کو حکم دو کہ صفاد مردہ کے درمیان اس کی طہ سے سہی کرے۔

میں نے کہا ایک شخص گھر سے نکل کر بعض مشہروں میں گیا پھر مکہ کی طہ لوٹا اور بعض مقامات حج کی طہ سے گزارا تو کیا وہ حج تمتع کر سکتا ہے فرمایا تو کیا اس کا گمان ہے کہ اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کا ثواب نہ ملے گا میں پسند کرتا ہوں اس کو کہ وہ اس کا تہیہ کرے۔ (۱۲)

۷۔ منہ مایا مکہ میں جو ایک سال رہے اس کو اہل مکہ کی طرح حج استدا کرنا چاہیے اور جو اس سے کم رہے اسے حج تمتع کرنا ہو گا۔ (مجمول)

۸۔ میں نے پوچھا مکہ میں عارضی رہنے والوں کے متعلق کیا وہ حج تمتع کرے فرمایا۔ ہاں وہ بیقات پر چلے اور اگر چاہے تو تہلیلہ کرے۔ (۱۳)

۹۔ فرمایا جو مکہ میں داخل ہوا اور وہ اپنے بھری طہ سے حج کرے پھر ایک سال مکہ میں رہے تو وہ مکہ ہی سے اپنی طہ سے حج کا ارادہ کرے یا عذر سے لوٹتے ہوئے عمرہ بجالائے تو اس کے لئے مکہ سے احرام باندھنا ضروری

لیکن وقت پر نیک اور جب لوٹے تو وقت پر (مرسل)

۹۔ میں نے کہا میں مکہ میں مجاہدین مکہ سے ہوں تو میں کہاں سے احرام باندھوں فرمایا جہاں سے رسول اللہ نے باندھا یعنی جعران سے، وہ فتح طائف و مکہ کے بعد اس مقام پر پہنچے تھے۔ میں نے کہا میں مکہ سے باہر جاؤں تو فرمایا اگر تم مالدار نہیں ہو تو جب ذی الحجہ کا ایک دن گزر جائے تو نیکو اور اگر اس سے پہلے حج کر چکے ہو تو ذی الحجہ کے پانچ دن گزرنے کے بعد نیکو۔ (۴)

۱۰۔ فرمایا مکہ کا مجاہد جب عمرہ کرے حج کے ہینوں کے علاوہ رجب، شعبان یا رمضان میں کہ یہ جہینے حج کے ہینوں کے علاوہ ہیں حج کے جیسے سوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ ہیں۔ علاوہ حج کے ہینوں کے اگر احرام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جعران جائے اور وہاں سے احرام باندھے پھر مکہ آئے اور جب تک بیت اللہ نظر نہ آئے تلبیہ کو قطع نہ کرے پھر خانہ کعبہ کا طواف کرے پھر صفا و مروہ کے درمیان سو کرے اور تفسیر کے بعد محل ہو جائے پھر یوم ترویہ تلبیہ کرے۔ (مجموع)

### ﴿باب ۵﴾

عن (حج الصبیان والمماليك)

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن مثنیٰ الحنّاط، عن زرارة، عن أحدهما عليهما السلام قال: إذا حجَّ الرجل بابنه وهو صغير فابنه يأمره أن يلبّي ويفرض الحجَّ فإن لم يحسن أن يلبّي لبّي عنه ويطاف به ويصلي عنه قلت: ليس لهم ما يذبحون، قال: يذبح عن الصغار ويصوم الكبار. ويشقى عليهم ما يشقى على المحرم من الثياب والطيب فإن قتل ميّداً فعلى أبيه.

۲۔ أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن عبد الكريم، عن أيوب أخيه أديم قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام من أين يجرد الصبيان؟ فقال: كان أبي يجردهم من فتح.

۳۔ محمد بن يحيى، عن الحسن بن علي، عن يونس بن يعقوب، عن أبيه، قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إن معي صبية صفاداً وأنا أخاف عليهم البرد فمن أين يجردون؟ قال: أنت بهم العرج فيجردوا منها فإنك إذا أتيت العرج وقعت في نهامة ثم قال: فإن حفت عليهم فانت بهم الجحفة.

۴۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي

عبدالله ﷺ قال : انظروا من كان معكم من الصبيان فقدّموه إلى الجحفة أو إلى بطن  
سرّ و يصبغ بهم ما يصبغ بالمحرم و يطاف بهم ويرمى عنهم و من لا يجد منهم هدياً فليصم  
عنه وليه و كان علي بن الحسين عليه السلام يضع السكين في يد الصبي ثم يقبض على يديه  
الرجل فيدبح .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن الفضل بن يونس ، عن  
أبي الحسن عليه السلام قال : ليس على المملوك حج ولا عمرة حتى يعق .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمار  
قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن غلمان لنا دخلوا معنا مكة بعمرة و خرجوا معنا إلى  
عرفات بغير إحرام قال : قل لهم يقتلوا ثم يجرهون و اذهبوا عنهم كما تذهبون عن  
أنفسكم .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حرير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال :  
كل ما أصاب العبد هو عزم في إحرامه فهو على السيد إذا أذن له في الإحرام .

٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن  
علي بن أبي حمزة ، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : سألت عن غلام لنا خرجت به معي وامرته  
فتمشع و أهل بالحج يوم التروية ولم أذبح عنه ، أله أن يصوم بعد النفر و قد ذهبت  
الأيام أنني قال الله عز وجل ؟ فقال : ألا كنت أمرته أن يفرد الحج ؟ قلت : طلبت  
الخير ، فقال : كما طلبت الخير فاذبح شاة سمينة و كان ذلك يوم النحر الأخير .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن  
سماعة أنه سأل عن رجل أمر غلامه أن يتمشعوا ، قال : عليه أن يضحي عنهم ، قلت :  
فإنه أعطاهم دراهم فبعضهم ضحى و بعضهم أمسك الدراهم و صام ، قال : قد أجزأ عنهم  
و هو بالخيار إن شاء تركها ، قال : ولو أنه أمرهم و صاموا كان قد أجزأ عنهم .

## باہج

## بچوں اور غلاموں کا حج

۱۔ فرمایا جب کوئی اپنے بیٹوں کے ساتھ حج کرے اور وہ بچہ ہو تو اسے "بلیسہ" کرنے کو کہے اور اگر وہ نہ کہہ سکے تو کوئی اس کی طرف سے کہے اور اس کی طرف سے طواف کرے اور نماز پڑھے میں نے کہا کیا یہ نہیں کہ وہ ذبح کرے پس فرمایا چھوٹوں کی طرف سے ذبح کریں اور ان کے لئے وہی ہے بچوں اور خوشبو کے متعلق جو محرم کے لئے ہے اگر وہ کوئی شکار کرے گا تو کفارہ باپ پر ہوگا۔

۲۔ کسی نے پوچھا لڑکے کہاں سے احرام کے لئے کپڑے اتاریں فرمایا میرے والد مقام نخ سے کپڑے اتروا تے تھے۔

۳۔ میں نے کہا میرے ساتھ چھوٹی بچیاں ہیں میں ان کو ٹھنڈا لگنے سے ڈرتا ہوں پس کہاں سے احرام بندھواؤں فرمایا ان کو مقام حرج میں لاؤ اور وہاں سے احرام باندھو جب تم حرج تک پہنچو گے تو ہمارے بچے گئے پھر فرمایا اگر بچوں کے بیمار ہونے کا خوف ہو تو انھیں جھگڑے آؤ۔ (مجموع)

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے جو بچے تھے اسے ساتھ ہوں ان کو ہدایت دے اور محمد تک یا علی مدہ تک لاؤ اور ان کے لئے وہی ہے جو ایک محرم کے لئے ہوتا ہے ان کی طرف سے رمی جمرات کی جگہ اور جو قربانی نہ کر سکے تو روزہ رکھے اس کی طرف سے اس کا ولی، حضرت علی بن الحسین بچہ کے ہاتھ میں چاقو دے دیتے تھے اور کوئی اس کے قبضہ کو بیکردہ ذبح کر دیتا تھا۔

۵۔ فرمایا حضرت نے غلام جب تک آزاد نہ ہو نہ اس پر حج ہے نہ عمرہ (مؤتنق)

۶۔ میں نے کہا چند لڑکے ہمارے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور ہمارے ساتھ بغیر احرام عرفات میں آگئے نہ فرمایا ان سے کہو نہایتیں پھر احرام باندھیں اور ان کی طرف سے تم اسی طرح قربانی کرو جیسے اپنی طرف سے کرتے ہو (مؤتنق)

۷۔ فرمایا بحالت احرام غلام کو جو ضرورت پیش آئے گی وہ اس کے آفت کو پیش آئے گی بشرطیکہ اس کے اذن سے احرام باندھا ہو۔ (حسن)

۸۔ میں نے کہا میرا ایک لڑکا ہے میں اس کے ساتھ حج کو نفل میں نے اس کو تمتع کا حکم دیا اس نے الجہل حج کیا روزہ تو یہ بیگم میں نے اس کی طرف سے ذبح نہیں کیا، تو کیا وہ روزہ رکھے مٹی سے چلے آنے کے بعد، حالانکہ وہ وقت گزر چکا جس کا حکم خدا نے دیا ہے فرمایا اگر تم نے حکم دیا ہے حج مفرد کا میں نے کہا میں نے طلب خیر کیا ہے نہ فرمایا طلب خیر کیا ہے تو ایک موٹی نازی بکری ذبح کر دیہ مٹی کا آخری دن ہوگا۔ (ضعف)

۹۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنے چند لڑکوں کو متعین کرنے کا حکم دیا۔ فرمایا اس پر لازم ہے کہ ان کی طرف سے قربانی کرے۔ میں نے کہا اس نے ان کو روپے لے دیئے تھے ان میں سے بعض نے روپے روک لئے اور روزہ رکھ لیا۔ فرمایا یہ ان کے لئے کافی ہے انہیں اختیار ہے قربانی ترک کرنے کا اگر اس نے ان کو روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے تو یہ ان کے لئے کافی ہے۔ (م)

### باب ۵

\*(الرجل يموت ضرورة أو يوصى بالحج)\*

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اسیہ، عن ابن ابی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ فی رجل توفي و اوصى أن يحج عنه قال: إن كان ضرورة فمن جميع المال إنّه بمنزلة الدين الواجب و إن كان قد حج فمن ثلثه و من مات و لم يحج حجة الإسلام و لم يترك إلا قدر نفقة الجمولة وله ورنه فهم أحق بماترك فإن شاوروا أكلوا و إن شاوروا أخرجوا عنه.

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن سعد بن ابی خلف قال: سألت أبا الحسن موسى رضی اللہ عنہ عن الرجل الضرورة يحج عن الميت؟ قال: نعم إذا لم يجد الضرورة ما يحج به عن نفسه فإن كان له ما يحج به عن نفسه فليس يجزى، عنه حتى يحج من ماله و هي تجزى، عن الميت إن كان للضرورة مال و إن لم يكن له مال.

۳۔ أبو علی الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن عمار قال: سألت عن الرجل يموت و يوصى بحجة فيعطى رجل دراهم يحج بها عنه فيموت قيل أن يحج ثم أعطى الدراهم غيره قال: إن مات في الطريق أو بمكة قبل أن يقضي مناسكه فأنه يجزى، عن الأول؟ قلت: فإن ابتلى بشي، يفسد عليه حجه حتى يصير عليه الحج من قابل أو يجزى، عن الأول؟ قال: نعم، قلت: لأن الأجير ضامن للحج؟ قال: نعم.

۴۔ علی بن ابراہیم، عن اسیہ، عن ابن ابی عمیر، عن الحسن بن عثمان، عن ابن ذکریہ، عن ابی عبد اللہ رضی اللہ عنہ فی رجل أعطى رجلاً ما يحج به فحدث بالرجل حدث؟

فقال: إن كان خرج فأصابه في بعض الطريق فقد أجزأت عن الأول وإلا فلا.  
 ۵۔ عن محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن علي بن النعمان، عن سويد القلاء،  
 عن أيوب، عن يزيد العجلي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألت عن رجل استودعني  
 مالا فهلك وليس لولده شيء، ولم يحج حجة الإسلام قال: حج عنه وما فضل  
 فاعطهم.

### باب

## ایک شخص بغیر حج کے مرجعاً ہے اور وصیت حج کر جاتا ہے

۱۔ فرمایا اس شخص کے متعلق جرم جاتا ہے اور حج کی وصیت کر جائے تو اگر اس نے اب تک حج نہیں کیا ہے تو اس  
 کے تمام مال سے خرچ حج بطور قرض واجب دینا ہوگا اور اگر حج کر لیا ہے تو ثلث مال سے دینا ہوگا اور جو بغیر  
 حج کے مرجعاً ہے اور اس نے بقدر نفقہ چھوڑا ہو اور اس کے وارث بھی ہوں تو انھیں اختیار ہوگا چلے کھالیں  
 چاہے اس کے بدلے کاج کر دیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا جو مرد ہو (یعنی جس نے حج نہ کیا ہو) وہ میت کی طرف سے حج  
 کرے فرمایا ہاں جب تک اس کو اتنا مال نہ ملے کہ وہ اپنی طرف سے حج کرے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اپنے  
 لئے حج کر سکے تو دوسرے کے لئے حج کرنا اس کے لئے کافی نہ ہوگا ہاں میت کے لئے کافی ہو جائے گا چاہے حج کرنے  
 والے کے پاس مال ہو یا نہ ہو۔ (م)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص مرتے وقت حج کی وصیت کرتا ہے پس ایک شخص کو حج کے لئے پیسے دیئے جاتے ہیں وہ حج کرنے  
 سے پہلے مرجعاً ہے پھر وہ پیسے دوسرے کو دیتا ہے فرمایا اگر وہ راستہ میں مر یا مکہ میں متا سک حج ادا کرنے  
 سے پہلے مرے تو یہ شخص اول حج کے لئے کافی ہوگا۔ میں نے کہا اگر وہ کسی مہینہ میں مبتلا ہو اور اس سال  
 حج کو نہ جاسکے اور اگلے سال حج کرے تو یہ شخص اول حج کے لئے کافی ہو جائے گا فرمایا ہاں، میں نے کہا اس لئے کہ  
 اخیر ضامن ہوتا ہے فرمایا ہاں۔ (موتقی)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص نے کسی کو حج کے لئے پیسے دیئے اسے کوئی حادثہ پیش آگیا فرمایا اگر حج کے راستہ میں پیش آیا ہے  
 تو شخص اول حج کے لئے کافی ہے۔ ورنہ نہیں (مرسل)

۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے مجھے کچھ مال سونپا اور اس کی اولاد کے پاس کچھ نہیں اور مرنے والے نے حج نہیں کیا تھا

منہمایا اس کی طرف سے حج کر دیا جائے اور جب تک اس کا اولاد کوٹے دیا جائے۔ (۴)

### باب ۵۹

\*(المرأة تحج عن الرجل)\*

۱۔ عدۃٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن الحسن بن محبوب ، عن ابن زباب ، عن مصادف ، عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة تحج عن الرجل الصرورة فقال : إن كانت قد حجت وكالت مسلمة فقيمة قرب امرأة أخته من رجل .

۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قلت : لأبي عبد الله عليه السلام الرجل يحج عن المرأة والمرأة تحج عن الرجل ، قال : لا بأس .

۳۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيوب قال : قلت : لأبي عبد الله عليه السلام : امرأة من أهلنا مات أخوها فأوصى بحجة وقد حجت المرأة ، فقالت : إن صلح حجت أنا عن أخي و كنت أنا أحق بها من غیری ؟ فقال أبو عبد الله عليه السلام : لا بأس بأن تحج عن أخيها وإن كان لها مال ، فلتحج من مالها فإنه أعظم لأجرها .

۴۔ عدۃٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن رفاعۃ ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : تحج المرأة عن أخيها وعن أختها . وقال : تحج المرأة عن ابنها .

### باب ۶۰

## عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

- ۱۔ منہمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عورت اس مرد کی طرف سے جس نے حج نہیں کیا ، کر سکتی ہے منہمایا اگر اس عورت نے حج نہ کیا ہو اور وہ مسلمان جو مسائل دین سے واقف ہو ، بعض عورتیں مرد سے زیادہ فقیہ ہوتی ہیں
- ۲۔ منہمایا کوئی حرج نہیں اگر مرد عورت کے بدلے (اور عورت مرد کے بدلے حج کرے) ، (حسن)
- ۳۔ میں نے کہا ہمارے فائدہ میں ایک عورت کا بھائی مر گیا۔ اس نے حج کی وصیت کی اور عورت حج کر چکی ہے اس نے

کہا اگر حالات درست ہوئے تو میں اپنے بھائی کی طرف سے حج کر دوں گی۔ میں یہ نسبت دوسرے کے زیادہ مقدار ہوں حضرت نے شہر یا کیا حرج ہے وہ اپنے بھائی کی طرف سے حج کرے اور اگر مالدار ہو تو اپنے مال سے کرے کہ اس کا بڑا اجر ہے۔ (نصر)

۴۔ شہر یا عورت حج کر سکتی ہے اپنے بھائی بہن اور بیٹے کی طرف سے۔ (نصر)

### باب ۱۱

﴿من يعطى حجة مفردة فيجتمع أو يخرج من غير الموضع الذي يشترط﴾  
 ۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليه السلام في رجل أعطى رجلاً دراهم يحج بها عنه حجة مفردة أيجوز له أن يجمع بالعمرة إلى الحج ؟ فقال : نعم ، إنما خالفه إلى الفضل .  
 ۲۔ عده من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن حريز قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل أعطى رجلاً حجة يحج بها عنه من الكوفة فحج عنه من البصرة ، قال : لا بأس إذا قضى جميع مناسكه فقد تم حجه .

### باب ۱۲

کیا جس کو حج مفرد کے لئے روپیہ دیا گیا ہے حج جمع کر سکتا ہے

۱۔ پوچھا گیا کہ ایک شخص نے حج تمتع کے کسی کو روپے دیئے آیا اس کے لئے جائز ہے کہ حج تمتع کرے فرمایا ہاں لیکن یہ فضیلت کے خلاف ہے (جس حج کو کہا تھا وہی کرنا چاہیے تھا) (۴)  
 ۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بایں میں جس نے ایک شخص کو اپنا حج ادا کرنے پر اس شہر پر لئے کیا کہ وہ کوثر سے جائے گردہ بصرہ سے گیا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر اس نے پورے مناسک ادا کر لئے تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ (نصر)

### باب ۱۳

﴿من يوصى بشحبة فيجمع عنه من غير موضعه أو يوصى﴾  
 ﴿بشيء قليل في الحج﴾  
 ۱۔ عده من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن



زکریا بن آدم قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل مات وأوصى بحجة أيجوز أن يحج عنه من غير البلد الذي مات فيه ؟ فقال : ما كان دون الميقات فلا بأس .

۲ - علي بن إبراهيم ، عن صالح بن السندي ، عن جعفر بن بشير ، عن أبان بن عثمان ، عن عمر بن يزيد قال : قال أبو عبد الله عليه السلام في رجل أوصى بحجة فلم تكفه من الكوفة : إنهما تجزى حجه من دون الوقت .

۳ - عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن محمد بن عبد الله قال : سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام عن الرجل يموت فيوصي بالحج من أين يحج عنه ؟ قال : على قدر ماله إن وسعه ماله فمن منزله وإن لم يسعه ماله من منزله فمن الكوفة فإن لم يسعه من الكوفة فمن المدينة .

۴ - أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل أوصى أن يحج عنه حجة الإسلام فلم يبلغ جميع متركه إلّا خمسين درهماً قال : يحج عنه من بعض الأوقات التي وقتها رسول الله ﷺ من قرب .

۵ - عده من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن سنان - أو عن رجل عن محمد بن سنان - عن ابن حنبل ، عن أبي سعيد ، عن سأل أبا عبد الله عليه السلام عن رجل أوصى بشترين درهماً في حجة ؟ قال : يحج بها رجل من موضع بلغه .

### باب

## جوج کے لئے وصیت کرے

۱ - میں نے کہا ایک شخص مر گیا اور حج کی وصیت کی علاوہ اس شہر سے چلنے کے جس میں مرا ہے فرمایا اگر میقات کے پاس ہو تو کوئی حج نہیں ۔ (مرد)

۲ - فرمایا اس شخص کے بارے میں جو وصیت کرے حج کی لیکن جو خرچ کو دے وہ کوفہ سے پورا نہ ہو فرمایا قریب کے میقات سے اگر احرام باندھے گا تو حج پورا ہو جائے گا ۔ (مجمول)

۳ - امام علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو مرتے وقت حج کی وصیت کرے تو کہاں سے حج کے لئے چلنا

- چاہیے فرمایا بتنی اس کے مال میں گنجائش ہو اگر نہ ہو تو کوفہ سے سفر کرے درندہ دین سے۔ (مجبور)
- ۴۔ حضرت سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے حج کرنے کی وصیت کی لیکن اس کا کل ترکہ پچاس درہم سے زیادہ نہیں ہوتا مسند یا مینقا توں میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائے ہیں جو سب سے زیادہ قریب ہوا اس سے حج کرے۔ (۴)
- ۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے حج کے لئے بیٹل درہم کی وصیت کی۔ مسند یا اس مقام سے حج کو جائے جو اس سفر کے لئے رقم کافی ہو (۵)

### باب ۲۶

﴿المرجل يأخذ الحجة فلا تكفيه أو يأخذها فيدفعها إلى غيره﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل قال: أمرت رجلاً یسأل أبا الحسن عليه السلام عن الرجل يأخذ من رجل حجة فلا تكفيه أنه أن يأخذ من رجل أخرى ويتسرع بها ويجزي، عنهما جميعاً أو يشرهما جميعاً إن لم تكفه إحدیهما؟ فذكر أنه قال: أحب إلي أن تكون خالصة لواحد فإن كانت لا تكفيه فلا يأخذها.
- ۲۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن يعقوب بن يزيد، عن جعفر الأحول، عن عثمان بن عيسى قال: قلت لأبي الحسن عليه السلام ما تقول في الرجل يعطي الحجة فيدفعها إلى غيره، قال: لا بأس به.
- ۳۔ أبو علي الأشعري، عن أحمد بن محمد، عن عمن بن أحمد، عن أبان، عن عمر ابن يزيد قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: رجل أوصى بحجة فلم تكفه، قال: فيقدّمها حتى يحجّ دون الوقت.

### باب ۲۷

اگر سفر حج کے لئے جو رقم لی ہے وہ کافی نہ ہو

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو حج بدل کا سفر خرچ کسی سے لے مگر وہ پورا نہ ہو تو بقیہ دوست سے لے لے او خرچ پورا کرے تو یہ دونوں کے لئے کافی ہو گا یا در صورت کافی نہ ہونے کے دونوں کو شریک کرے فرمایا میں تو

- ۱۔ اسی کو دوست رکھتا ہوں کہ ایک ہی کے لئے جو اگر خرچ پورا نہ دے تو بے ہی نہیں۔ (مسئلہ)
- ۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا کہتے ہیں اس کے لئے جو کسی کا بھائی ہے اور پھر دوسرے کو دے دیتا ہے فرمایا کیا حرج ہے۔ (رض)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے وصیت کی کہ ایک سو خرچ کے لئے مال کافی نہیں، فرمایا دوسرے وقت کے لئے رکھا جائے۔ (مجموع)

### باب ۶۳

﴿الحج عن المخالف﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائمه، عن ابن ابي عمير، عن وهب بن عبد ربه قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أيجز الرجل عن الناصب فقال : لا، فقلت : فإن كان أبي قال : [فإن كان أباك فتعم]
- ۲۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن علي بن مهزيار قال : كتبت إلى الرجل يجز عن الناصب هل عليه إنم إذا حج عن الناصب وهل ينفع ذلك الناصب أم لا ؟ فكتب لا يجز عن الناصب ولا يجز به .

### باب ۶۴

## مخالف کی طرف سے حج

- ۱۔ میں نے کہا کیا ناصبی کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے فرمایا نہیں، میں نے کہا اگرچہ میرا باپ ہو، فرمایا اگر تمہارا باپ ہے تو فیہ رخصہ
- ۲۔ میں نے کہا کیا ناصبی کی طرف سے حج کیا جائے کیا اس کی طرف سے حج کرنے والے پر گناہ ہوگا اور کیا ناصبی کے لئے عقیدہ ہوگا فرمایا ناصبی کی طرف سے حج نہ کرو اور نہ کیا جائے۔ (رض)
- ﴿باب ۶۵﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن حماد بن عمار، عن ابراہیم بن مہزیار قال : كتبت إلى أبي عبد الله عليه السلام : أن مولانا علي بن مهزيار أوصى أن يجز عنه من ضبعة صيتر ربعها لك في كل

سنة حجة إلى عشرين ديناراً وأنه قد انقطع طريق البصرة فتضاعف المؤونة على الناس  
فليس يكفون بعشرين ديناراً وكذلك أوصى عدة من مواليك في حججهم ؛ فكتب :  
يجعل ثلاث حجج حجتين إن شاء الله .  
۲۔ ابراهيم قال : وكتب إليه علي بن محمد الحصري : أن ابن عمي أوصى أن يحج  
عنه بخمسة عشر ديناراً في كل سنة فليس يكفي فما تأمر في ذلك ؛ فكتب يجعل حجتين  
في حجة إن شاء الله عالم بذلك .

باب

## شرح کی کمی کی صورت میں

- ۱۔ میں نے دو محمد علیہ السلام کو لکھا کہ آپ کے غلام علی بن ہر بار نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے محمد  
نہیں سے جوئے اس کا ایک چوتھائی تیرا ہر سال حج کے لئے بیس دینار اس نے بھرہ کا راستہ منقطع کیا  
تاکہ لوگوں پر خرچ بڑھ جائے اور وہ بیس دینار پر بیس نہ کریں ایسے ہی وصیت کی اس نے چند غلاموں کو ان  
کے حج میں آپ نے جواب میں لکھا اس صورت میں تین حج کی بجائے دو حج کئے جائیں ۔ (مرسل)
- ۲۔ میں نے لکھا میرے چچا زاد بھائی نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے پندرہ دینار میں ہر سال حج کیا جائے لیکن یہ  
رقم کفایت نہیں کرتی۔ آپ نے لکھا دو حجوں کی بجائے ایک حج کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس مجبوری کو عاف ہے  
(مرسل)

﴿باب﴾

﴿ہائینی للرجل أن يقول إذا حج عن غيره﴾

- ۱۔ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن  
عبد الكريم ، عن أبي جعفر ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت : له الرجل يحج عن أخيه  
أو عن أبيه أو عن رجل من الناس هل ينبغي له أن يتكلم بشيء ؟ قال : نعم يقول بعد

ما یحرم : « اللہم ما أصابنی فی سفری هذا من تعب أو شدّة أو بلاء أو شعث فأجر فلاناً فیہ وأجرنی فی قضائی عنہ »

باب

## دوسرے کی طرف سے حج کرنے والا کیا ہے

۱۔ میں نے کہا ایک شخص اپنے بھائی باپ یا کسی اور کی طرف سے حج کرے تو کیا اسے کہنا چاہیے کہ باپا ہاں وہ کہے۔  
احرام کے بعد کہے یا اللہ اس سفر میں جو تکلیف مجھے پہنچی ہے اس مکان، سختی، مصیبت و پریشانی و رحمت کا اجر  
فلاں کو دے اور اس کا ثواب مجھے عطا کر۔ (رحمہ)

### باب

۱۔ أبو علی الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحیی، عن یحیی، عن الأزدی قال: قلت لأبي الحسن عليه السلام: الرجل یحج عن الرجل یصلح له أن یطوف عن أقاربه، فقال: إذا قضی مناسک الحج فلیضع ماشاء.  
۲۔ محمد بن یحیی رفعه قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام عن رجل أعطی رجلاً مالاً یحج عنه فحج عن نفسه فقال: هنی عن صاحب المال.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن أبیه، عن ابن أبی عمیر، عن بعض رجاله، عن أبی عبد الله عليه السلام فی رجل أخذ من رجل مالاً ولم یحج عنه ومات لم یتخلف شیئاً، قال: إن کان حج الأجير أخذت حجه ودفعته إلى صاحب المال وإن لم یکن حج كتب لصاحب المال ثواب الحج.

باب

## کوئی شخص کسی کے لئے حج و طواف کرے

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص کسی کے لئے حج کرتا ہے اور اپنے اقارب کے لئے طواف کرتا ہے فرمایا متا سک حج ادا کرنے کے بعد جو چاہے کرے (۲)
- ۲۔ کسی نے پوچھا کہ کسی نے ایک شخص کو حج کرنے کے لئے مال دیا اس نے اپنے لئے حج کیا فرمایا وہ حج صاحب مال کی طرف سے ہو گا۔ (درمذہب)
- ۳۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس نے کسی سے حج کے لئے مال لیا لیکن حج کرنے سے پہلے مر گیا اور مال سے کچھ نہ چھوڑا فرمایا اگر وہ اخیر تھا تو اس سے مال واپس لے کر صاحب مال کو دیا جائے گا اور اگر اس نے حج نہیں کیا (اور مر گیا) تو صاحب مال کو حج کا ثواب مل جائے گا۔ (حسن)

﴿ باب ﴾

﴿ من حج عن غیرہ ان لہ فیہا شرکتہ ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا بِقَالَ لَهُ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَنَانٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ ثَلَاثِينَ دِينَارًا يَحُجُّ بِهَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَلَمْ يَتْرِكْ شَيْئًا مِنَ الْعِمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَّا اشْتَرَطَهُ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنْ يَسْعَى عَنْ وَادِي مُحَسَّرٍ ثُمَّ قَالَ : يَا هَذَا إِذَا أَنْتَ قَمَلْتَ هَذَا كَانَ لِإِسْمَاعِيلَ حِجَّةٌ بِمَا أَنْفَقَ مِنْ مَالِهِ وَكَانَ لَكَ تَسْعٌ بِمَا أَنْتَ مِنْ بَدَنِكَ .

۲۔ عُمَرُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ عَنْ ابْنِ مَسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : نَلَيْتُكَ : الرَّجُلُ يَحُجُّ عَنْ آخِرِ مَالِهِ مِنَ الْآجِرِ وَالْثَوَابِ ؟ قَالَ : لِلَّذِي يَحُجُّ عَنْ رَجُلٍ أَجْرُ وَثَوَابِ عَشْرِ حَجَجٍ .

## باب ۶۲

# جو غیر کی طرف سے حج کرے اس میں شرکت

- ۱۔ میں حضرت کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا آپ نے اسے ۳۰ دینار دیئے کہ ان سے اسماعیل کے لئے حج کرے اور عمرو سے حج تک کوئی شرط ایسی نہ تھی جو آپ نے نہ کی ہو۔ یہاں تک کہ یہ شرط یہیں کر لی کہ وادی محضر سے سنی کرے۔ پھر لئے شخص جب تو یہ حج کرے تو یہ حج اسماعیل کی طرف سے ہوگا اور اس کے مال سے خرچ ہوگا اس کا نواں حصہ تو لے لینا بدے میں اس تکلیف کے جو تیرے بدن کو پہنچے (۲)
- ۲۔ میرا نے کہا جو کوئی دوسرے کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس کا اجر و ثواب ہے نہ میرا یا ایسے شخص کے لئے دوس حج کا ثواب ہے۔ (۳)

## باب ۶۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَمْرِو ذَكَرَهُ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ : قُلْتُ لَا بَيَّ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : رَجُلٌ دَفَعَ إِلَى خَمْسَةِ نَفَرٍ حِجَّةً وَاحِدَةً فَقَالَ : يَصْحَبُ بَهَا بَعْضُهُمْ فُسُوغَهَا رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَقَالَ لِي : كَلِمَهُمْ شَرَكَاةٌ فِي الْأَجْرِ ، فَقُلْتُ مَنْ الْحَجُّ ؟ قَالَ : مَنْ صَلَّى فِي الْحَرِّ وَالْبَرِّ .

## باب ۶۴

## تادور

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے ایک حج کے لئے پانچ آدمیوں کو پیسے دیئے کہ ان میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کرے ان میں سے ایک نے کر لیا۔ فرمایا کل شریک اگر میں شریک ہوں گے میں نے کہا لیکن حج کس سے منسوب ہوگا تو فرمایا جس نے گرمی و سردی میں نماز پڑھی ہوگی۔ (۲)

### باب ۶۹

﴿الرجل يعطي الحج فيصرف ما اخذ في غير الحج او تفضل﴾  
 ﴿الفضلة مما اعطى﴾

۱۔ عدۃ من اصحابنا ، عن أحمد بن محمد ؛ وسهل بن زیاد جميعاً ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن محمد بن عبد الله القمي قال : سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام عن الرجل يعطي الحجة يحج بها ويوسع على نفسه فيفضل منها أبردّها عليه ؟ قال : لا هي له .

۲۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عمار بن موسى الساباطي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن الرجل يأخذ الدرّاهم ليحج بها عن رجل هل يجوز له أن ينفق منها في غير الحج ؟ قال : إذا ضمن الحج فالدرّاهم له ينضع بها ما أحبّ وعليه حجة .

۳۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان قال : بعثني عمر بن يزيد إلى أبي جعفر عليه السلام بالأحول بدرّاهم وقال : قل له : إن أراد أن يحج بها فليحج وإن أراد أن ينفقها فلينفقها ؛ قال : فأنفقها ولم يحج ، قال حماد : فذكر ذلك أصحابنا لأبي عبد الله عليه السلام فقال : وجدتم الشيخ فقيهاً .

### باب ۷۰

حج کے لئے جو روپیہ دیا جائے وہ اور کام میں صرف ہو تو؟

۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے حج کرانے کے لئے روپیہ دیئے اچھے اپنے نفس پر تنگی کر کے کچھ پیسے بچائے کیا وہ انھیں واپس کر دے نہیں وہ اسی کا مال ہے (مجبور)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے ایک آدمی کو کسی کی طرف سے حج کرنے کے لئے پیسے دیئے آیا وہ رقم حج کے سوا دوسرے کام میں صرف کر سکتا ہے مگر مایا جب وہ حج کا ضامن ہو چکا پس روپیہ کو جیسے چاہے صرف کرے حج کرنا اس پر فرض ہے حماد نے کہا عمر بن یزید نے مجھے ابو جعفر عليه السلام الاحول کے پاس کچھ دے کر بھیجا اور کہا ان سے کہنا چاہیے اس



رقم سے حج کریں پاپہ اپنے خرچ میں لائیں پس انھوں نے وہ رقم خرچ کر لی اور حج نہ کیا۔ ہمارے اصحاب نے اس کا ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا تو فرمایا تمہارا شیخ فقیہ ہے یعنی ان کے لئے ایسا کرنا جائز ہے (حسن)

### باب ۱۰

﴿الطواف والحج عن الائمة عليهم السلام﴾

۱۔ عدد من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن موسى بن القاسم الجعفی قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : یا سیدی ایتي أرجو أن أصوم فی المدینة شهر رمضان، فقال : تصوم بها إن شاء الله، قلت : وأرجو أن یكون خروجنا فی عشر من شوال وقد عود الله زیارة رسول الله صلی الله علیه وآله وأهل بیته و زیارتك فریما حججت عن أیك وریما حججت، عن أی وریما حججت عن الرجل من إخوانی وریما حججت عن نفسي فكیف أصنع ؟ فقال : تمتع، قلت : ایتي مقيم بمكة منذ عشر سنين ؟ فقال : تمتع .

۲۔ أبو علي الأشعري، عن الحسن بن علي الكوفي، عن علي بن مهزيار، عن موسى بن القاسم قال : قلت لأبي جعفر الثاني عليه السلام : قد أردت أن أطوف عنك وعن أیك فقیل لي : إن الأوصياء لا يطاف عنهم، فقال لي : بل طف ما أمكنك فإنه جائز . ثم قلت له بعد ذلك بثلاث سنين : ایتي كنت استأذنتك فی الطواف عنك وعن أیك فأذنت لي فی ذلك فطفعت عنكما ما شاء الله ثم وقع فی قلبي شيء فعملت به قال : وما هو ؟ قلت : طفت بوماعن رسول الله صلی الله علیه وآله فقال : ثلاث مرات صلى الله علیه وآله علی رسول الله، ثم اليوم الثاني عن أمير المؤمنين ثم طفت اليوم الثالث عن الحسن عليه السلام والرابع عن الحسين عليه السلام والخامس عن علي بن الحسين عليه السلام والسادس عن أبي جعفر محمد بن علي عليه السلام واليوم السابع عن جعفر بن محمد عليه السلام واليوم الثامن عن أیك موسى عليه السلام واليوم التاسع عن أیك علي عليه السلام واليوم العاشر عنك یا سیدی وهو لا الذین أدین الله بولايتهم فقال : إذن والله تدین الله بالدين الذي لا یقبل من العباد غیره، قلت : وریما طفت عن أمك فاطمة عليها السلام وریما لم أطف، فقال : استكثر من هذا فإنه أفضل، ما أنت عامله إن شاء الله .

بابت

## حج اور طوافِ آئمہ کی طرف سے

۱۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا، اے میرے سردار میں امید کرتا ہوں کہ ماہ رمضان کے روزے مدینہ میں رکھوں فرمایا انشاء اللہ رکھو گے۔ میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میرا یہاں سے نکلنا، ۲۰ شوال کو ہو اور اللہ مجھے زیارتِ رسولؐ اور اہلبیتؑ رسولؐ اور آپؐ کی زیارت نصیب کرے، اکثر میں نے حج کئے ہیں آپؐ کے والد کی طرف سے، اپنے باپ کی طرف سے اور اپنے بھائیوں اور اپنی ذات کی طرف سے، پس اب میں کیا کروں مشر یا حج تمتع کرو۔ میں نے کہا میں تو مکہ میں مقیم ہوں دس سال سے، فرمایا حج تمتع کرو۔ (۴)

۲۔ میں نے کہا میں نے ارادہ کیا ہے کہ طواف کروں آپؐ کی اور آپؐ کے والد کی طرف سے لوگ کہتے ہیں کہ اولیاء کی طرف سے طواف نہیں ہوتا۔ فرمایا ہاں طواف کرو جتنا تم سے ممکن ہو کیونکہ یہ جائز ہے اس کے بعد میں نے کہا تیس سال ہوئے کہ میں نے آپؐ کی اور آپؐ کے والد کی طرف سے طواف کی اجازت چاہی تھی پس آپؐ نے اس کی اجازت دی تھی اپنی اور اپنے والد کی طرف سے طواف کرنے کی پھر میرے دل میں ایک بات آئی جس پر میں نے عمل کیا۔ فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا ایک دن میں نے رسول اللہؐ کی طرف سے طواف کیا دوسرے روز امیر المؤمنینؑ کی طرف سے تیسرے روز امام حسنؑ کی طرف سے چوتھے روز امام حسینؑ کی طرف سے پانچویں روز علی بن الحسینؑ کی طرف سے چھٹے روز امام محمد باقرؑ کی طرف سے ساتویں دن امام جعفر صادقؑ کی طرف سے آٹھویں دن آپؐ کے والد امام موسیٰ کاظمؑ کی طرف سے نویں روز آپؐ کے والد امام رضاؑ کی طرف سے، دسویں روز آپؐ کی طرف سے، یہ وہ لوگ ہیں جن کی ولایت پر اللہؐ نے ہمارا دین قائم کیا ہے فرمایا اجازت ہے واللہ خدا نے نئے وہ دین عطا کیا ہے جس کے سوا کوئی دین قبول نہ کیا جائے گا میں نے کہا گاہ میں آپؐ کی عدا مجدہ حضرت فاطمہؑ کی طرف سے کرتا ہوں اور کبھی طواف بھی نہیں کرتا۔ مشر یا زیادہ کیا کرو یہ افضل ہے اس عمل سے چتر کرو انشاء اللہ (۵)

﴿باب ۱۱﴾

عن (من يشرك قرابته واخوته في حجة او يصلهم بحجة)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: قلت لہ: اَشْرَکُ اَبَوَیَّ فِی حَجَّتِی، قال: نعم، قلت: اَشْرَکُ اِخْوَتِی

في حجتي؟ قال: نعم إن الله عز وجل جاعل لك حجاً ولهم حجاً ولك أجر لصاتك  
إياهم، قلت: فأطوف، عن الرجل والمرأة وهم بالكوفة؟ قال: نعم تقول حين تفتتح  
الطواف: اللهم تقبل من فلان، الذي تطوف عنه.

٢ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن بعض أصحابنا،  
عن عمرو بن إلياس قال: حججت مع أبي وأنا صردرة قلت: إني أحب أن أجعل  
حجتي عن أمي فأتها قدماءت؟ قال: فقال لي: حتى أسأل لك أبا عبد الله عليه السلام فقال:  
إلياس لأبي عبد الله عليه السلام وأنا أسمع: جعلت فداك إن ابني هذا صردرة وقدماءت  
أمه فأحب أن يجعل حجته لها أفيجوز ذلك له؟ فقال أبو عبد الله عليه السلام: يكتب له  
ولها ويكتب له أجر البر.

٣ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابن أبي نصر، عن صفوان الجمال  
قال: دخلت على أبي عبد الله عليه السلام فدخل عليه الحارث بن المغيرة فقال: بأبي أنت وأمي  
لي ابنة قيمة لي على كل شيء وهي عاتق أفأجعل لها حجتي؟ قال: أما إنّه يكون  
لها أجرها ويكون لك مثل ذلك ولا ينقص من أجرها شيء.

٤ - أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن إسحاق بن  
عمار، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال: سأله عن الرجل يحج فيجعل حجته وعمرته  
أو بعض طوافه لبعض أهله وهو عنه غائب يلد آخر، قال: قلت: فينقص ذلك من  
أجره؟ قال: لا هي له ولصاحبه وله أجر سوى ذلك بما وصل، قلت: وهو ميت هل يدخل  
ذلك عليه؟ قال: نعم حتى يكون مسخوطاً عليه فيفقر له أو يكون مضيقاً عليه فيوسع  
عليه، قلت: فيعلم هو في مكانه إن عمل ذلك لحقه، قال: نعم، قلت: وإن كان ناصباً  
ينفعه ذلك؟ قال: نعم يخفف عنه.

٥ - الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن محمد بن عثمان،  
عن الحارث بن المغيرة قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام وأنا بالمدينة بعد ما رجعت من مكة:  
إني أردت أن أحج عن ابنتي، قال: فأجعل ذلك لها الآن.

٦ - علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن

ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يشرك أباه وأخاه وقرابته في حجته ، فقال : إذا يكتب لك حج مثل حجهم وتزداد أجراً بما وصلت .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن ابن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : من وصل أباه أو ذا قرابة له فطاف عنه كان له أجره كاملاً ولذي طاف عنه مثل أجره ويفضل هو بصلته إياه بطواف آخر . وقال : من حج فجعل حجته عن ذي قرابته بصله بها كانت حجته كاملة وكان للذي حج عنه مثل أجره ، إن الله عز وجل واسع لذلك .

٨ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن بعض أصحابنا ، عن علي بن محمد الأشعث عن علي بن إبراهيم الحضرمي ، عن أبيه قال : رجعت من مكة فلقيت أبا الحسن موسى عليه السلام في المسجد وهو قاعد فيما بين القبر والمئبر ، فقلت : يا ابن رسول الله إني إذا خرجت إلى مكة ربما قال لي الرجل : طف عني أسبوعاً وصل ركعتين فاشتغل عن ذلك فإذا رجعت لم أدر ما أقول له ، قال : إذا أتيت مكة فقصيت نسكك فطاف أسبوعاً وصل ركعتين ثم قل : « اللهم إن هذا الطواف وهاتين الركعتين عن أبي وأمي وولدي عن زوجتي وعن ولدي وعن حامتي وعن جميع أهل بلدي حرهم وعيدهم وأبيضهم وأسودهم » فلا تشاء أن قلت للرجل : إني قد طفت عنك وصليت عنك ركعتين . إلا كنت صادقاً ، فإذا أتيت قبر النبي صلى الله عليه وآله فقصيت ما يجب عليك فصل ركعتين ثم قف عند رأس النبي صلى الله عليه وآله ثم قل : « السلام عليك يا نبي الله من أبي وأمي وزوجتي وولدي وجميع حامتي ومن جميع أهل بلدي حرهم وعيدهم وأبيضهم وأسودهم » فلا تشاء أن تقول للرجل : إني أقرمت رسول الله صلى الله عليه وآله عنك السلام . إلا كنت صادقاً .

٩ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل قال : سألت أبا الحسن عليه السلام كم أشرك في حجتي ، قال : كم شئت .

١٠ - أحمد بن عبد الله ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن أبي عمران الأرميني ، عن علي بن الحسين ، عن محمد بن الحسن ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : لو أشركت ألفاً في حجبتك لكان لكل واحد حجة من غير أن تنقص حجبتك شيئاً .

## باب

# حج میں شرکت

۱۔ میں نے کہا میں اپنے والدین کو حج میں شریک کر لوں فرمایا ہاں میں نے کہا اور بھائی کو کبھی شریک کر سکتا ہوں فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ تیرے لئے بھی حج کا ثواب دے گا اور ان کے لئے بھی اور تیرے لئے زیادہ اجر ہو گا ان کو شامل کرنے کی وجہ سے ، میں نے کہا مرد و عورت دونوں کی طرف سے طواف کروں درآٹھا لیکہ وہ کو نہ نہیں ہوں فرمایا ہاں جب طواف شریعت کرے تو کہو یا اللہ قبول کر فلاں کی طرف سے جس کے بدلے طواف با گیا ہے۔ (حسن)

۲۔ میں نے اپنے باپ کے ساتھ پہلی بار حج کیا۔ میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی ماں کی طرف سے حج کروں جو مرچکی ہے۔ میں حضرت سے پوچھ رہا تھا کہ ایسا س نے کہا درآٹھا لیکہ میں سن رہا تھا میں آپ پر خدا ہوں میرا یہ بیٹا پہلی بار حج کر رہا ہے اس کی ماں مر گئی ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ اپنا حج اس کے لئے کرے کیا یہ جائز ہے فرمایا اس کے نام بھی لکھا جائے گا اور اس کی ماں کے نام بھی اور اس نیکی کا اجر اسے علیحدہ ملے گا (حسن)

۳۔ حارث بن میسرہ حضرت کے پاس آیا اور کہا میرے پاس ایک لڑکی ہے جو سب کام کا حج کرتی ہے اور وہ کنیز آزاد شدہ ہے کیا میں اس کے لئے حج کروں فرمایا اس کو بھی اجر ملے گا اور اتنا ہی تمہیں ، اس کے اجس میں سے کچھ کم نہ ہو گا۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص نے حج کیا پس وہ اس کا اور اپنے عمرہ کا اور بعض طواف کا ثواب اپنے کسی رشتہ دار کو دینا چاہتا ہے اور وہ موجود نہیں دوسرے شہر میں ہے تو کیا اس کے اجر میں کچھ کمی ہو جائے گی فسدایا نہیں اس کے لئے بھی ہو گا اور اس کے رشتہ دار کے لئے بھی اور اس صلہ رحم کا اجر اور ملے گا میں نے کہا اگر وہ مرحلے تو بھی ہو گا فسدایا ہاں جب تک اس پر ناراض نہ ہو ، میں نے کہا کیا اسے بتادیا جائے اس کے مقام پر کہ جو عمل اس کے لئے کیا گیا ہے فرمایا ہاں میں نے کہا اگرچہ وہ تاصبی ہو فرمایا اس صورت میں اس کے ثواب میں کمی اور آجلے کی (دوقن) میں مکہ سے واپسی میں مدینہ آیا میں نے حضرت سے کہا۔ میں اپنی بیٹی کی طرف سے حج کرنا چاہتا ہوں فرمایا ابھی کر لو۔ (حسن)

۶۔ فرمایا اس شخص کے ہاں میں جو اپنے حج میں اپنے باپ بھائی اور قریبہ داروں کو شریک کرے تو اس کو وہی ثواب ملے گا جو ان دوسروں کو ملے گا اور اس کے ماسرا صلہ رحم کا ملے گا۔ (حسن)

۷۔ فرمایا حضرت نے جو صلہ رحم کرے اور وہ اس کا قبول پدار اس کی طرف سے طواف کرے تو اس کو پورا اجر ملے گا اور طواف کرنے والے کو انتہائی اجر اور اس کے علاوہ صلہ رحم کا اجر جو دوسرے طواف کی برابر ہو گا اور فرمایا جو حج کرے اور اسے اپنے رشتہ دار کے لئے قرار دے تو جس نے کسی کے بدلے حج کیا ہے اسے پورا اجر ملے گا بے شک اللہ اس کے اجر میں اضافہ کرے گا۔ (مجموع)

۸۔ میں مکہ سے واپس ہوا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملا آپ مسجد میں قبر رسول اور منبر کے درمیان بیٹھے تھے میں نے کہا یا بن رسول اللہ جب میں مکہ کی طرف جاتا ہوں تو اب اوقات ایک شخص مجھ سے کہتا ہے میری طرف سے ایک ہفتہ طواف کرو اور دو رکعت نماز پڑھو میں اس سے بے پروا ہو جاتا ہوں جب تو بتایوں تو سمجھ میں نہیں آتا اس سے کیا کہوں فرمایا جب تو مکہ جائے اور ناسک حج ادا کرے تو ایک ہفتہ تک طواف کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور کہو یا اللہ یہ طواف اور دونوں رکعتیں میرے باپ ماں اور تمام میرے اہل شہر کی طرف سے ہیں آزاد یا غلام کالے ہوں یا گورے اور میں پسند نہیں کرتا کہ تو کسی سے کہے کہ میں نے تیسری طرف سے طواف کیا ہے اور دو رکعت نماز پڑھی ہے پھر تیری نبی کے سر ہانے کھڑا ہوا اور کہو سلام آپ پر اسے نبی میرے اہل باپ، میری زوجہ اور اولاد اور تمام خاندان والے اور اہل شہر، آزاد و غلام، کالے اور گورے سب کا سلام اور کسی سے یہ نہ کہو کہ میں نے تیسری طرف سے نبی پر سلام پڑھا مگر تو سچا پوچھو گا (مجموع)

۹۔ میں نے کہا میں حج میں کسے شریک کروں فرمایا جتنے چاہو (مجموع)

۱۰۔ فرمایا اگر تم ایک ہزار کوچ میں شامل کرو تو ہر ایک کوچ کا پورا ثواب ملے گا پھر تمہارے اجر میں کسی کمی کے (مجموع)

﴿بیابانی﴾

﴿توفیر الشعر لمن اراد الحج والعمرة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن ابي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن ابي عبد الله عليه السلام قال : الحج أشهر معلومات شوال و ذوالقعدة و ذوالحجة فمن اراد الحج و فتر شعره اذا نظر إلى هلال ذي القعدة ومن اراد العمرة و فتر شعره شهرًا .

۲۔ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يريد الحج يأخذ من رأسه في شوال كله مالم ير الهلال ، قال : لا بأس مالم ير الهلال .

۳۔ أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن بعض أصحابنا ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يأخذ الرجل إذا رأى هلال ذي القعدة و إذا أجزع من رأسه

ولامن لحيته .

۴۔ - علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن عبد اللہ بن سنان ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : أعف شرك للحنج إذا رأيت هلال ذي القعدة للعمرة شهراً .

### باب

## حج وعمرہ کے لئے بال بڑھانا

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حج کے چند معلوم چیزیں ہیں شوال ، ذی قعدہ ، ذی الحجہ ، جو کوئی حج کا ارادہ کرے تو ذی قعدہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال بڑھانے لگے اور اگر عمرہ کا ارادہ کرے تو ایک ماہ پہلے سے بڑھادیں
- ۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو حج کا ارادہ کرتا ہے تو وہ شوال میں اپنے بال کٹوائے جب تک وہ صلاب ذی قعدہ اس نے نہ دیکھا دیکھا ہو مگر یا کیا صریح ہے جب تک ذی قعدہ کا چاند نظر نہ آئے (حسن)
- ۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب ذی قعدہ کا چاند حج کو جانے والا دیکھ لے تو اپنے بال نہ بڑھائے۔ سر اور داڑھی دونوں کے (رسول)
- ۴۔ فرمایا جب حج کا ارادہ ہو تو ذی قعدہ کا چاند دیکھ کر بال کٹوانا چھوڑ دے اور عمرہ کے لئے ایک ماہ پہلے۔

### باب

#### ☆ (مواقیت الاحرام) ☆

۱۔ - علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ؛ و محمد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن اُبی عمیر ؛ و صفوان بن یحیی ، عن معاویہ بن عمار ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : من تمام الحنج والعمرة أن تحرم من المواقیق التي وقتها رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجاوزها إلا وأنت محرمٌ فإنه وقت لأهل العراق ولم يكن يومئذ عراقي بطن العقيق من قبل أهل العراق و وقت لأهل اليمن يللمم و وقت لأهل الطائف قرن المنازل و وقت لأهل المغرب الجحفة وهي مهبة و وقت لأهل المدينة ذا الحليفة ومن كان منزله خلف هذه المواقیق مما يلي مكة فوقعه منزله .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : الإحرام من مواقيت خمسة وقتها رسول الله ﷺ لا ينبغي لحاج ولا لمتم أن يحرم قبلها ولا بعدها ، وقت لأهل المدينة ذا الحليفة وهو مسجد الشجرة يصلي فيه ويفرض فيه الحج وقت لأهل الشام الجحفة وقت لأهل نجد العتيق وقت لأهل الطائف قرن المنازل وقت لأهل اليمن يلملم ولا ينبغي لأحد أن يرغب عن مواقيت رسول الله ﷺ .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن داود بن النعمان ، عن أبي أيوب الخزاز قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : حدثني عن العتيق أوقت وقته رسول الله ﷺ أوشي ، صنع الناس ، فقال : إن رسول الله ﷺ وقت لأهل المدينة ذا الحليفة وقت لأهل المغرب الجحفة وهي عندنا مكتوبة مهية ووقت لأهل اليمن يلملم ووقت لأهل الطائف قرن المنازل ووقت لأهل نجد العتيق وما أتجدت .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليه السلام قال : حد العتيق ما بين المسلخ إلى عقبة ضمرة .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : أوطاس ليس من العتيق .

٦ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن موسى بن جعفر ، عن يونس بن عبد الرحمن قال : كتبت إلى أبي الحسن عليه السلام : أنا نحر من طريق البصرة ولنا نعرف حداً عرض العتيق ، فكتب : أحرم من وجرة .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي بن فضال ، عن يونس بن يعقوب قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الإحرام من أي العتيق أفضل أن أحرم ، فقال : من أوله أفضل .



۶۸۔ عداۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن عبد الله بن سنان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من أقام بالمدينة شهراً وهو يريد الحج ثم بداله أن يخرج في غير طريق أهل المدينة الذي يأخذونه فليكن إحرامه من مسيرة ستة أميال فيكون هذا الشجرة من البیداء؛ وفي رواية أخرى يحرم من الشجرة ثم يأخذ أي طريق شاء.

۹۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أوّل العقیق برید البعث وهو دون المسلخ ستة أميال مما يلي العراق وبينه وبين غمره أربعة وعشرون ميلاً بریدان.

بعض أصحابنا قال: إذا خرجت من المسلخ فأحرم عند أوّل برید يستقبلک.

## باب

## مواقیف احرام

- ۱۔ فرمایا تمام حج و عمرہ یہ ہے کہ اس میقات سے احرام باندھے جس کو رسول اللہ نے معین کر دیا ہے احرام باندھ کر ہی اس سے آگے بڑھے اہل عراق کا میقات بطن عقیق ہے اور اہل یمن کا یلم اور اہل طایف کا قراقرن المنازل اور اہل مغرب کا جحفہ اور اہل مدینہ کا ذوالخليفة اور جس کا ان مواقیف کے پیچے ہر جو مکہ سے بلا ہو تو اس کا گھر ہی اس کا میقات ہے۔ (حسن)
- ۲۔ مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔
- ۳۔ میں نے کہا مجھے عقیق نے بیان کیا کہ یہ میقات رسول اللہ نے بتائے ہیں یا لوگوں نے خود بتائے ہیں حضرت نے فرمایا رسول اللہ نے مقرر کئے ہیں۔
- اہل مدینہ کے لئے ذوالخليفة، اہل مغرب کے لئے جحفہ جو ہمارے پاس مہیہ لکھا ہے اور اہل یمن کے لئے یلم اور اہل طایف کے لئے قراقرن المنازل اور اہل نجد کے لئے عقیق۔ (م)
- ۴۔ فرمایا عقیق کی حد مسلخ سے غمرہ تک ہے (م)
- ۵۔ فرمایا او طاس عقیق سے نہیں ہے (مرسل)
- ۶۔ میں نے پوچھا ہم طریق بصرہ سے احرام باندھتے ہیں اور حد عرض عقیق نہیں جانتے آپ نے فرمایا احرام باندھو

وجہ سے (مجموع)

- ۸۔ میں نے پوچھا میں کون سے عقیقت سے احرام باندھوں فرمایا اقل سے باندھنا افضل ہے۔ (موقوف)
- ۸۔ فرمایا جب ایک ماہ سے مدینہ میں مقیم ہوا درج کے لئے نیکے پھر پتلے کہ وہ اس راستہ پر نہیں جس سے اہل مدینہ جاتے ہیں تو وہ اپنا احرام چھ میل کی مسافت سے باندھ کر یہ کھلے میدان کے درخت کے مقابل ہوا اور ایک دوسری حدیث میں ہے درخت سے باندھ پھر جس راستہ سے چاہے جائے (۴)
- ۹۔ فرمایا اول عقیقت برید البعث ہے اور وہ مسلح سے چھ میل ہے عراق سے ملا ہوا اس کے اور غزہ کے درمیان ۲۴ میل برید تک ہیں ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ جب تم مسلح سے نکلو تو اقل برید آنے پر احرام باندھ لو۔ (حسن)

### باب ۴

۴۔ زمن احرام دون الوقت

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن إبراهيم الكرخي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل أحرم بحجة في غير أشهر الحج دون الوقت الذي وقته رسول الله ﷺ قال: ليس إهرامه بشيء إن أحب أن يرجع إلى منزله فليرجع ورأي على شأن إن أحب أن يمضي فليمض فإذا انتهى إلى الوقت فليحرم منه و يذبح. ع. قال: ذلك أنزل من رجوعه لأنه أعلن الإحرام بالحج.

۲۔ ع. زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: الحج أشهر معلومات شوال وذو القعدة ورواحية ليس لأحد أن يحرم بالحج في سواه. وليس لأحد أن يحرم دون الوقت الذي وقته رسول الله ﷺ. فأنما نزل ذلك مثل من صلى في السفر أربعاً وترك الجمعة.

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن محبوب، عن جميل بن صالح، عن فضيل بن عمار قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل انصرف بنية قبل أن ينهي إلى الوقت الذي يحرم فيه فأشهر عارفاً بما أحب عليه. حين فذلک ما یجب علی المحرم؟

قال : لا دلكن إذا انتهى إلى الوقت فليحرم ثم ليسعرها ويقلدها فإن تقليده الأول ليس بشي .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن أذينة قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : من أحرم بالحج في غير أشهر الحج فلا حج له ومن أحرم دون الميقات فلا إحرام له .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن مهران بن أبي نصر ، عن أخيه رباح قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إننا نردي بالكوفة أن علينا صلوات الله عليه قال : إن من تمام الحج والعمرة أن يحرم الرجل من ديرة أهله فهل قال هذا علي عليه السلام ؟ فقال : قد قال ذلك أمير المؤمنين عليه السلام لمن كان منزله خلف المواقيت ولو كان كما يقولون ما كان بمنع رسول الله صلى الله عليه وآله أن لا يخرج بتيابه إلى الشجرة .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن النعمان ، عن علي بن عتبة عن ميسرة قال : دخلت على أبي عبد الله عليه السلام وأنا متغبر اللون فقال لي : من أين أحرمت قلت : من موضع كذا وكذا فقال : رب طالب خير تزل قدمه ، ثم قال : يسرك أن صليت الظهر في السفر أربعا ؟ قلت : لا ، قال : فهو والله ذاك .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من أحرم دون الوقت وأصاب من النساء والصيد فلا شي . عليه .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : ليس ينبغي لأحد أن يعمر دون المواقيت التي وقتها رسول الله صلى الله عليه وآله إلا أن يخاف فوت الشهر في العمرة .

٩ - أبو علي الأشمري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمار عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن الرجل يجي معتمرا عمرة رجب فيدخل عليه هلال شعبان قبل أن يبلغ الوقت أيحرم قبل الوقت ويجعلها لرجب أو يؤخر الإحرام إلى العتيق ويجعلها لشعبان ؟ قال : يحرم قبل الوقت فيكون لرجب لأن لرجب فضله وهو الذي نوى .

## باب

## جو احرام خلاف وقت باندھے

- ۱۔ میں نے حضرت سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو احرام باندھے حج کے مہینوں کے علاوہ جو رسول اللہ نے بتائے ہیں۔ فرمایا وہ احرام ہی نہیں اگر وہ اپنے گھر لوٹنا چاہتا ہے تو لوٹ جائے اس پر کوئی الزام نہیں اور اگر چلے تو میقات پر پہنچ کر احرام باندھے اور عسرہ کرے یہ افضل ہے اس کے گھر لوٹنے سے کیونکہ وہ احرام حج کا اعلان کر چکا ہے۔ (مجموع)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے حج کے معلوم مہینے میں شراب، ذی قعدہ اور زلیٰ الحرام کی لئے جایز نہیں کہ وہ اس وقت کے خلاف احرام باندھے جو رسول اللہ نے مقرر کیا ہے اور نہ معینہ میقات کے سوا دوسری جگہ سے ورنہ یہ ایسا ہی ہوگا جیسے کوئی سفر میں دو گئے پہلے چار رکعت نماز پڑھے۔ (م)
- ۳۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو احرام باندھنے کے وقت سے پہلے ہرن خریدے اور اشعار و تقلید کرے تو کیا اس پر وہی واجب ہے جو عسرم پر ہوتا ہے مندرجہ بالا نہیں، جب وہ میقات پر پہنچے اور احرام باندھ لے تب اشعار و تقلید کرے پہلا اشعار و تقلید بیکار ہوگا۔ (م)
- ۴۔ فرمایا جو ماہ کے علاوہ کسی ماہ میں احرام باندھے اس کا حج نہیں ہوگا اسی طرح جو میقات معین کے خلاف کہیں سے احرام باندھے گا اس کا احرام بھی صحیح نہ ہوگا۔ (م)
- ۵۔ میں نے حضرت سے کہا ہم کو فہم روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حج و عمرہ کا پورا ہونا اس پر ہے کہ احرام دویرہ سے باندھے۔ فرمایا حضرت نے یہ اس شخص کے لئے فرمایا ہے جس کا گھر موافقت کے نیچے ہو اگر ایسا ہوتا جیسا لوگ کہتے ہیں تو رسول اللہ منع نہ کرتے اس سے کہ اپنے گھر سے نہ آئے شجرہ مکہ (م)
- ۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے در آنجا لیکمیرے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا فرمایا تم نے کہاں سے احرام باندھا میں نے کہا فلاں مقام سے فرمایا بہت سے طالبان خیر کے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں پھر فرمایا کیا تمہیں یہ بات خوش کرے گا کہ سفر میں ٹھہر کر نماز چار رکعت پڑھ لو رہیں نے کہا نہیں فرمایا اللہ ہی ایسا ہی ہے۔ (مجموع)
- ۷۔ فرمایا جو کوئی خلاف وقت احرام باندھے اور عورتوں سے مقاربت کرے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ (م)
- ۸۔ مندرجہ بالا کسی کے لئے جایز نہیں کہ وہ میقات کے علاوہ کہیں اور سے احرام باندھے گریہ کرے کہ عسرہ کے بیٹنے کے چلے جانے کا خوف کرے (م)

۹۔ میں نے پوچھا اس کے بائے میں جو رجب کا عہد کر لے آتا ہے پس اسے ہلال شعبان نظر آتا ہے قبل اس کے کہ وقت پر احرام باندھے تو وہ رجب ہی کا قرار دے اور احرام میں عقیق تک پہنچنے کے لئے تاخیر کرے اور اُسے شعبان کا قرار دے، فرمایا قبل از وقت باندھے تو وہ رجب کا ہوگا۔ کیونکہ رجب کی فضیلت ہے اور اس کی اس نے نیت کی ہے۔ (موثق)

### ﴿باب ۵﴾

﴿من جاوز میقات ارضہ بغير احرام اودخل مكة بغير احرام﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن العلی بن ابی طالب قال : سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل نسي أن يحرم حتى دخل الحرم قال : قال اُبی : يخرج إلى ميقات أهل أرضه فإن خشي أن يفوته الحج أحرم من مكانه فإن استطاع أن يخرج من الحرم فليخرج ثم ليحرم .

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن صفوان بن يحيى، عن اُبی الحسن الرضا علیہ السلام قال : كتبت إليه أن بعض مواليك بالبصرة يحرمون بطن العقيق وليس بذلك الموضع ماء ولا منزل وعليهم في ذلك مؤونة شديدة يصحّلهم أصحابهم ويحالمهم ومن وراء بطن العقيق بخمسة عشر ميلاً منزل فيه ماء وهو منزلهم الذي ينزلون فيه فترى أن يحرموا من موضع الماء لرفقه بهم وخفته عليهم ؛ فكتب : أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وقت المواقيت لأهلها ولمن أتى عليها من غير أهلها وفيها رخصة لمن كانت به علة فلا يجاوز الميقات إلا من علة .

۳۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن سيف بن عميرة، عن اُبی بكر الحضرمي قال : قال أبو عبد الله علیہ السلام : إني خرجت بأهلي ماشياً فلم أهل حتى أتيت الجحفة وقد كنت شاكياً فجعل أهل المدينة يسألون عني فيقولون : لقيناك وعليه ثياب به وهم لا يعلمون وقد رخص رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لمن كان مريضاً أو ضعيفاً أن يحرم من الجحفة .

۴۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد، عن رفاعة بن موسى

عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن الرجل يعرض له المرض الشديد قبل أن يدخل مكة ، قال : لا يدخلها إلا باحرام .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن زرارة ، عن أناس من أصحابنا حجوا بامرأة معهم فقدموا إلى الوقت وهي لا تصلي فجهلوا أن مثلها ينبغي أن يحرم فمضوا بها كما هي حتى قدموا مكة وهي طامث حلال فسألوا الناس ، فقالوا : تخرج إلى بعض المواقيت فتعزم منه وكانت إذا فعات لم تدرك الحج فسألوا أبا جعفر عليه السلام فقال : تحرم من مكانها قد علم الله نيتها .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن عبد الله بن سنان قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل مر على الوقت الذي يحرم الناس منه فمضى أو جهل فلم يحرم حتى أتى مكة فخاف إن رجع إلى الوقت أن يفوته الحج ، فقال : يخرج من الحرم ويحرم ويجزئه ذلك .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل جهل أن يحرم حتى دخل الحرم كيف يصنع ، قال : يخرج من الحرم ثم يهل بالحج .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن بعض أصحابنا ، عن أحدهما عليه السلام في رجل نسي أن يحرم أو جهل وقد شهد المناسك كلها وطاف وسعى قال : تجزئه نيته إذا كان قد نوى ذلك فقد تم حجه وإن لم يهل ؛ وقال في مريض أغشى عليه حتى أتى الوقت ، فقال : يحرم منه .

٩ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الإحرام من غمرة قال : ليس به بأس إن يحرم منها ؛ وكان يريد العقيق أحب إلى .

١٠ - صفوان ، عن معاذ بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة كانت مع قوم فطمعت فأرسلت إليهم فسألتهن ؛ فقالوا : ما ندري أعليك إحرام أم لا وأنت حائض ، فتركوها حتى دخلت الحرم ، قال : إن كان عليها مهلة فلترجع إلى الوقت

فلتحرم منه وإن لم يكن عليها وقت فلترجع إلى ما قدرت عليه بعدما تخرج من الحرم  
بقصد ما لا يفوتها .

۱۱ - علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن عبد اللہ بن المغیرۃ ، عن أحمد بن عمرو بن  
سعید ، عن وردان ، عن اُبی الحسن الأول علیہ السلام قال : من كان من مکة علی مسیرة  
عشرة أميال لم يدخلها إلا باحرام .

۱۲ - علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن جمیل بن درّاج ، عن  
سورۃ بن کلیب قال : قلت لأبی جعفر علیہ السلام : خرجت مع امرأة من أهلنا فجعلت الإحرام  
فلم تحرم حتى دخلنا مکة ونسینا أن نأمرها بذلك : قال : فمروها فللحرم من مكانها  
من مکة أو من المسجد .

### باب

## جو بغیر احرام میقات کے گزے اور بے احرام داخل مکہ ہو

- ۱۔ پوچھا اس شخص کے متعلق جو احرام باندھنا بھول جائے (اور داخل حرم ہو فرمایا میرے والد نے فرمایا ہے کہ اپنی  
بستی والوں کے میقات کی طرت جائے اگر حج کے قوت ہوئے کا قوت ہو تو اسی جگہ سے احرام باندھ لے اگر حرم  
سے جانے کا وقت ہو تو میقات پر جائے اور احرام باندھے۔ (حسن)
- ۲۔ میں حضرت کو لکھا ، میں نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ آپ کے بعض غلام بصرہ (اور بطن عقیق سے احرام  
باندھتے ہیں اور یہ ایسی جگہ ہے جہاں پانی نہیں اور نہ یہ منزل ہے یہاں اترنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے  
اور مسافر اور اونٹوں والے جلدی کرتے ہیں (اور بطن عقیق کے علاوہ پندرہ میل دور ایک منزل ہے جہاں پانی  
ہے اور اس منزل پر لوگ اترتے ہیں پس آپ کی رائے ہے کہ اس مقام آپ سے احرام باندھ لیں تاکہ ان لوگوں کی  
موافقت بھی ہو جائے اور سہولت بھی ، حضرت نے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ نے وہاں کے باشندوں کے لئے  
میقات معین کر دیے ہیں پس ان کے خلاف کہیں سے احرام باندھنے کی اجازت صرف بیماروں کے لئے ہے۔ (ص)
- ۳۔ قربا با حضرت نے میں اپنے اہل کے ساتھ یا پیادہ مدینہ سے چلا اور جگہ پہنچا اور میں بیمار تھا اہل مدینہ کہنے لگے ہم نے  
ان کو حجۃ میں پڑے پہنچے ہوئے دیکھا ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ میں بیمار ہوں رسول اللہ نے اجازت دی ہے بیمار

اور ضعیف کو اس بات کی کہ وہ جحفہ سے احرام باندھے۔ (حسن)

۴۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بامے میں جس کو شدید مرض لاحق ہو مکہ میں داخل ہوتے سے پہلے فرمایا بغیر احرام کے داخل نہ ہو۔ (مرسل)

۵۔ ذرا دیر سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے ایک عورت کے ساتھ حج کیا اور میقات تک آئے اس عورت نے نماز نہ پڑھی انھیں معلوم نہ تھا کہ اسے احرام باندھنا چاہیے پس وہ اسی حالت میں مکہ پہنچے، عورت کو حیض آکر ہاتھ انھوں نے لوگوں سے مسئلہ پوچھا انھوں نے کہا اس کو کسی میقات تک جانا اور وہاں سے احرام باندھ کر آنا چاہیے لیکن اگر وہ جاتی تو حج فوت ہو جاتا جب امام علیہ السلام سے پوچھا تو فرمایا اسی جگہ سے احرام باندھے اللہ اس کی نیت کا جاننے والا ہے۔ (مرسل)

۶۔ میں نے کہا ایک شخص میقات سے گزر رہا تھا اسے لوگ احرام باندھتے ہیں وہ بھول گیا یا جاہل مسئلہ تھا اس نے احرام نہ باندھا اور اسی حالت میں مکہ چلا گیا اب وہ اس سے ڈرا کہ اگر میقات سے احرام باندھ کر آئے گا تو حج فوت ہو جائے گا امام نے فرمایا وہ حرم سے باہر جا کر احرام باندھے یہی اس کے لئے کافی ہے۔ (ص)

۷۔ میں نے پوچھا ایک شخص احرام سے جاہل تھا وہ بے احرام داخل مکہ ہو گیا تو کیا کرے فرمایا حرم سے باہر جائے اور احرام باندھے (اور وہیں سے پہلے حج کرے۔ (مجموع)

۸۔ پوچھا اس شخص کے بامے میں جو بھول گیا یا جاہل تھا کہ اس نے احرام نہ باندھا اور تمام مناسک وطواف و سعی بجا لایا۔ فرمایا اس کی نیت کافی ہے اگر نیت کر لی ہے تو اس کا حج پورا ہو گیا اور پہلہ کرے اور اس رفیق کے متعلق فرمایا جو میقات پر پہنچنے کے وقت پہوش تھا کہ وہ وہیں سے احرام باندھے۔ (مرسل)

۹۔ پوچھا کہ اگر غزوہ سے احرام باندھا جائے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں میرے نزدیک عقیقتی سے زیادہ بہتر ہے (موتقی)

۱۰۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو ایک قوم کے ساتھ ہو اور اسے حیض آجائے اور وہ ان سے معلوم کرے وہ کہیں کہ تو ہمیں جانتی کہ تیرے لئے احرام لازم ہے لیکن تو عافیت ہے پس وہ اسے چھوڑ دیں اور وہ مکہ میں داخل ہو جائے۔ فرمایا اگر اس کا حیض ختم ہو جائے تو وہ میقات پر جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر آئے اور اگر وہاں تک نہ جاسکے تو لوٹے حرم سے دور جتنا جاسکے جائے اور اتنی دور کہ حج فوت نہ ہو۔ (ص)

۱۱۔ فرمایا جو مکہ سے دس میں دور نکل جائے تو وہاں سے احرام باندھ کر آئے۔ (مجموع)

۱۲۔ میں نے کہا ایک عورت ہماری ساتھ تھی وہ احرام سے واقف نہ تھی اس لئے احرام نہ باندھا، ہم مکہ میں داخل ہوئے اور یہ بھول گئے کہ اسے احرام باندھنے کو کہیں، فرمایا اس سے کہو جہاں ہو وہیں احرام باندھ لے مکہ کے اندر یا مسجد سے۔ (حسن)



### باب

في ما يجب لعقد الإحرام

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ؛ وابن أبي عمير جميعاً ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أتيت إلى العقيق من قبل العراق أو إلى الوقت من هذه المواقيت وأنت تريد الإحرام إن شاء الله فانتف إبطيك وقم أطفالك وإطبل عاتك وخذ من شاربك ولا يضرك بأي ذلك بدت ثم استك واغتسل واليس ثوبيك وليكن فراغك من ذلك إن شاء الله عند زوال الشمس وإن لم يكن عند زوال الشمس فلا يضرك غير أنتهي أحب أن يكون ذلك مع الاختيار عند زوال الشمس .

٢ - علي ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : السنة في الإحرام تقليم الأظفار وأخذ الشارب وحلق العانة .

٣ - عبد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة قال : سأل أبو بصير أبا عبد الله عليه السلام وأنا حاضر فقال : إذا طليت للإحرام الأول كيف أصنع في الطلية الأخيرة وكم بينهما ؟ قال : إذا كان بينهما جمعتان خمسة عشر يوماً فأطبل .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن مهزيار قال : كتب الحسن بن سعيد إلى أبي الحسن عليه السلام : رجل أحرم بغير غسل أو بغير صلاة عالم أو جاهل ماعليه في ذلك وكيف ينبغي أن يصنع ؟ فكتب عليه السلام : يعيد .

٥ - بعض أصحابنا ، عن ابن جمهور ، عن محمد بن القاسم ، عن عبد الله بن أبي يعفور قال : كنا بالمدينة فلأحامي زراة في تنف الإبط وحلقه ، فقلت : حلقه أفضل ؛ وقال زراة : تنفه أفضل فاستأذنا علي أبي عبد الله عليه السلام فأذن لنا وهو في الحمام يطلي وقد أطلى إبطيه ، فقلت لزراة : يكفيك ؛ قال : لا أعلمه فعل هذا لما لا يجوز لي أن أفعله ، فقال : فيما أنتمأ ؟ فقلت : إن زراة لأحامي في تنف الإبط وحلقه ، قلت : حلقه

افضل وقال ذرارة : نتفه افضل ، فقال : أصبت السنة وأخطأها ذرارة حلقه افضل من نتفه وطلبه افضل من حلقه ، ثم قال لنا : اطلقيا فقلنا فعلنا منذ ثلاث ، فقال : أعيدا فان الإطلاا طهور .

## باب

## احرام کے وقت کیا واجب ہے

۱۔ فرمایا جب تم عقیقہ پر پہنچو عراق کی طرف سے یا کسی میقات پر، ان میقاتوں میں سے اور احرام کا ارادہ کرو تو اپنی بغلوں کے بال صاف کرو، ناخن تراشو، اپنی شرمگاہ کے بال صاف کرو، اپنی مچھلیں کٹو، کوئی حرج نہیں جس صورت سے ہو پھر مسواک کرو اور غسل کرو اور احرام کے دونوں کپڑے پہنو اور ان سب باتوں سے فراغت زوال سے پہلے ہو جائے اور اگر نہ ہو تو باوجود زوال کفایت ہے پہلے اختیار ہونے کے بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۲۔ فرمایا احرام میں سنت ہے ناخن کاٹنا، مونچھیں کترانا اور موسے زہار صاف کرنا۔ (حسن)

۳۔ راوی نے کہا جب احرام اول کے لئے موسے زہار مونڈنے کو پھر کتنے دن بعد آیا کرے شرمایا دو جمعوں کے بعد یعنی پندرہ دن۔ (ص)

۴۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے بغیر غسل و نماز احرام باندھ لیا۔ عالم ہوا جاہل اسے کیا کرنا چاہیے شرمایا اسے دوبارہ احرام باندھنا چاہیے۔ (ص)

۵۔ ہم مدینہ میں تھے ذرارہ نے مجھ سے بحث کی بغلوں کے بال توچنے اور مونڈنے میں۔ میں نے کہا مونڈنا افضل ہے ذرارہ نے کہا نوچنا۔ ہم نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اذن دخول چاہا آپ نے اجازت دی درنہ خلیک آپ حمام میں تھے او اور اپنی بغلوں میں لوزہ لگائے ہوئے تھے۔ میں نے ذرارہ سے کہا تمہیں سمجھنے کے لئے یہی کافی ہے اس نے کہا ہنسنا یہ حقیر نے وہ جمل کیا ہو جو میرے لئے جایز نہ ہو، حضرت نے فرمایا تم دونوں کے درمیان کیا جھگڑا ہے میں نے کہا ذرارہ کہتے ہیں بغل کے بال نوچنا افضل ہے میں کہتا ہوں مونڈنا افضل ہے فرمایا تم صحیح کہتے ہو ذرارہ غلطی پر ہے مونڈنا افضل ہے توچنے سے اور لوزہ لگانا افضل ہے مونڈنے سے، پھر فرمایا تم دونوں لوزہ لگاؤ۔ پس ہم نے تین ایک کیا فرمایا اب ہی کرنا لوزہ لگانا پائیزگی ہے۔ (ص)

## ﴿باب﴾

﴿ما يجزىء من غسل الاحرام وما لا يجزىء﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن عمر بن يزيد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : غسل يومك ليومك وغسل ليلتك ليلتك .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار ، عن يونس ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سأله عن الرجل يغتسل بالمدينة لإحرامه أيجزئ ذلك من غسل ذي الحليفة ؟ قال : نعم فأناؤه رجلٌ وأنا عنده ، فقال : اغتسل بعض أصحابنا فمرضت له حاجة حتى أمسى ؟ قال : يعيد الغسل يغتسل بها يوماً ليومه ذلك وليلاً لليلته .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سأله عن الرجل يغتسل للإحرام ثم يتم قبل أن يحرم ، قال : عليه إعادة الغسل .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل اغتسل للإحرام ثم لبس قميصاً قبل أن يحرم ، قال : قد انتقض غسله .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل اغتسل للإحرام ثم نام قبل أن يحرم قال : عليه إعادة الغسل .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن ذرّاج ، عن بعض أصحابه ، عن أبي جعفر عليه السلام في رجل اغتسل لإحرامه ثم قلم أظفاره ، قال : يمسحها بالماء ولا يعيد الغسل .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم قال : أرسلنا إلى أبي عبد الله عليه السلام ونحن جماعة ونحن بالمدينة : إننا نريد أن نودعك ،

فَارْسِلْ إِلَيْنَا أَنْ اغْتَسِلُوا بِالْمَدِينَةِ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمُ الْمَاءُ بِذِي الْحَلِيفَةِ ،  
فَاغْتَسِلُوا بِالْمَدِينَةِ وَالْبَسُوا ثِيَابَكُمْ الَّتِي تَحْرَمُونَ فِيهَا ثُمَّ تَعَالَوْا فِرَادَى أَوْ مَنَاهِي .

۸ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحَدِ بْنِ نَعْدٍ ، عَنْ عَزَّازِ بْنِ رَزِينٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَرِيدُ أَنْ يَحْرُمَ فَلْيَبْسُ  
قِمِيصًا قَبْلَ أَنْ يَلْبَسَ فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ .

۹ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ ابْنِ دُرَّاجٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام  
فِي الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ لِلْأَحْرَامِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ بِمَنْدِيلٍ ؛ قَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ .

### باب

## غسل احرام میں کیا کافی ہے کیا نہیں

- ۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دن کا غسل تھا سب سے دن کے لئے اور رات کا غسل تھا وہی رات کے لئے۔ (حسن)
- ۲- میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے مدینہ میں احرام کے لئے غسل کیا آیا ذوالحلیفہ (ملاقات) کے لئے کافی ہے اس نے کہا ہاں ایک شخص کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے ایک ساتھی نے غسل کیا پھر اس کو کوئی ضرورت پیش آگئی یہاں تک کہ شام ہو گئی حضرت نے کہا اس کو (مادہ غسل کرنا چاہیے۔ دن کا غسل دن کے لئے اور رات کا رات کے لئے (رض)
- ۳- میں نے حضرت سے ایک شخص کے متعلق پوچھا جو غسل احرام کر کے بغیر احرام باندھنے سو گیا اور آیا وہ دوبارہ غسل کرے۔ (رض)
- ۴- میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے غسل احرام کیا اور احرام باندھنے سے پہلے قمیض پہن لی۔ نہ فرمایا اس کا غسل ٹوٹ گیا۔ (رض)
- ۵- ترجمہ نمبر ۳ میں گزرا (رض)
- ۶- فرمایا حضرت نے جو غسل احرام کے بعد ناخن تراشے تو اس کو چاہیے کہ ان ناخنوں پر پانی ملے (مادہ غسل کی ضرورت نہیں۔ (مرسل)
- ۷- ہشام کہتے ہیں ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا بھئی کہ ہماری ایک جماعت طبرستان میں ہے ہم آپ سے رخصت کے لئے آنا چاہتے ہیں۔ آپ نے پیغام بھیجا کہ تم لوگ مدینہ میں غسل کرو مجھے ڈر ہے کہ منزل ذوالحلیفہ میں

- پانی نہ ملے لہذا مدینہ میں غسل کر کے احرام کا لباس پہن لو پھر ایک ایک یا دو دو کر کے آؤ۔ (۴)
- ۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب ہر قصد احرام غسل کرے اور تلبیہ سے پہلے قیض پہن لے تو اس کو غسل کرنا چاہیے (۵)
- ۹۔ جو کوئی بقصد احرام غسل کرے پھر رومال سے سر کوٹھے تو کوئی حرج نہیں۔

### ﴿بَابُ﴾

﴿مَا يَجُوزُ لِلْمَحْرَمِ بَعْدَ اغْتِسَالِهِ مِنَ الطَّيِّبِ وَالصَّيْدِ وَغَيْرِ ذَلِكَ﴾  
 ﴿(قَبْلَ أَنْ يَلْبِسَ)﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمد، عن علي بن أبي حمزة قال: سأله عن الرجل يدهن بدهن فيه طيب وهو يريد أن يحرم قال: لا تدهن حين تريد أن تحرم بدهن فيه مسك ولا عنبر يبقی راحته في رأسك بعد ما تحرم وادهن بما شئت من الدهن حين تريد أن تحرم قبل الغسل وبعده فإذا أحرمت فقد حرم عليك الدهن حتى تحل.

۲۔ علی بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا تدهن حين تريد أن تحرم بدهن فيه مسك ولا عنبر من أجل راحته تبقى في رأسك بعد ما تحرم وادهن بما شئت من الدهن حين تريد أن تحرم فإذا أحرمت فقد حرم عليك الدهن حتى تحل.

۳۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان، عن عبد الرحمن ابن أبي عبد الله؛ وفضیل؛ و محمد بن مسلم، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن الطيب عند الإحرام والدهن فقال: كان علي صلوات الله عليه لا يزيد على السليخة -

۴۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن داود بن النعمان، عن أبي أيوب، عن محمد بن مسلم قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: لا بأس بأن يدهن الرجل قبل أن يغتسل للإحرام أو بعده وكان يكره الدهن الخائر الذي يبقی

۵۔ أحمد، عن علي بن الحكم، عن الحسين بن أبي العلاء قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل المحرم يدهن بعد الغسل، قال: نعم فإذا هتأ عنده بسليخة بان؛ و

ذکر أن أباه كان يدهن بعد ما يغتسل للإحرام وأنه يدهن بالدهن من مالم يكن غالية أودهنأ فيه مسك أو عنبير .

۶۔ أبو علی الأشعریؒ، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن عبد الله بن مسكان عن علي بن عبد العزيز قال : اغتسل أبو عبد الله ﷺ للإحرام ثم دخل مسجد الشجرة فصلی ثم خرج إلى الغلمان فقال : هاتوا ماعندكم من لحوم الصيد حتى نأكله .

۷۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن حماد، عن حريز، عن أبي عبد الله ﷺ في الرجل إذا تهيأ للإحرام فله أن يأتي النساء مالم يعتد التلبية أو يلبس .

۸۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن دراج، عن بعض أصحابنا، عن أحدهما ﷺ في رجل صلى الظهر في مسجد الشجرة و عقد للإحرام ثم مس طيباً أو صاد صيداً أو واقع أهله، قال : ليس عليه شيء مالم يلبس .

۹۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن بعض أصحابه قال : كتبت إلى أبي إبراهيم ﷺ وجعل دخل مسجد الشجرة فصلی وأحرم وخرج من المسجد فبداله قبل أن يلبس أن ينقض ذلك بمواقعة النساء أله ذلك ؟ فكتب ﷺ نعم - أولاً بأس به - .

۱۰۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرار، عن يونس، عن زياد ابن مروان قال : قلت لأبي الحسن ﷺ : ما تقول في رجل تهيأ للإحرام وفرغ من كل شيء الصلاة وجميع الشروط إلا أنه لم يلبس أله أن ينقض ذلك و يواقع النساء ؟ فقال : نعم .

باب

## غسل کے بعد محرم کے لئے کیا جایز ہے

۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو سر میں ایسا تیل ڈالے جس میں خوشبو ہو اور وہ احرام کا ارادہ رکھتا ہو فرمایا جب احرام کا ارادہ ہو تو ایسا تیل نہ لگاؤ جس میں مشک یا عنبر ہو اور اس کی خوشبو احرام میں تباہی لے

- سرسر باقی رہے اور تیل ڈالو جیسا چاہو قبل غسل اور اس کے بعد لیکن احرام کے بعد تیل ڈالنا حرام ہے جب تک مکمل نہ ہو۔ (مذہب)
- ۲- فرمایا حضرت نے جب احرام کا ارادہ ہو تو تیل دنگا تو احرام کے بعد تیل کا استعمال حرام ہے جب تک مکمل نہ ہو (حسن)
- ۳- حضرت سے پوچھا احرام میں خوشبو اور تیل کے استعمال کے متعلق، فرمایا حضرت علی علیہ السلام سلجھو (وہ خوشبو جو جلد اڑ جائے) کو زیادہ استعمال نہیں کرتے تھے۔ (مذہب)
- ۴- فرمایا حضرت نے غسل احرام سے پہلے یا اسکے بعد تیل لگانے میں کوئی حرج نہیں اور مکروہ ہے ایسا تیل لگانا جس کی خوشبو باقی رہے (ص)
- ۵- میں نے پوچھا اس مجرم کے متعلق جو بعد غسل تیل لگائے۔ فرمایا ہاں پس ہم نے تیل لگایا ایسی خوشبو کا جو جلد اڑنے والی تھی اور حضرت نے بیان کیا کہ ان کے والد ماجد غسل احرام کے بعد لگاتے تھے لیکن ایسا تیل جس میں کوئی خوشبو نہ ہو اور نہ مشک وغیرہ کی آمیزش ہو۔ (مذہب)
- ۶- راوی کہتا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے احرام کے لئے غسل کیا پھر مسجد شجرہ میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر نوکر مل کے پاس آئے اور منہ پایا تہا لے پاس جو شکار کا گوشت ہے لے آؤ یہاں تک کہ ہم نے اسے کھایا۔ (مجموع)
- ۷- فرمایا جب کوئی احرام کا ارادہ کرے تو جب تک نیت تلبیہ نہ کی ہو یا تلبیہ نہ کیا ہو وہ عورتوں کے پاس جاسکتا ہے۔ (حسن)
- ۸- میں نے کہا ایک شخص نے نماز پڑھی اور نیت احرام کی پھر اگر وہ خوشبو کو کس کرے یا شکار کرے یا عورت کے پاس جائے تو فرمایا جب تک تلبیہ نہ کہے کوئی گناہ نہیں۔ (مکرمل)
- ۹- میں نے حضرت کو لکھا ایک شخص مسجد شجرہ میں داخل ہوا اور نماز پڑھ کر احرام باندھا جب مسجد سے نکلا تو تلبیہ کرنے سے قبل اس پر ظاہر ہوا کہ اس میں نقص واقع ہوا ہے عورتوں سے جماعت پر، حضرت نے لکھا کوئی مضا لکھ نہیں۔ (دیکھو مکروہ احرام سے پہلے تھا)۔ (مکرمل)
- ۱۰- میں نے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے تہیہ احرام کیا ہو اور نماز وغیرہ کے تمام شروط سے فارغ ہو گیا ہو تو کیا جماعت زمان سے نقص واقع ہو گا فرمایا ہاں۔ (مجموع)

## ﴿باب﴾

﴿صلاة الاحرام وعقده و الاشرط فيه﴾

۱- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، و معاوية بن عمار جميعاً، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا يضرك ليل أحرمت أم نهار إلا أن أفضل ذلك عند زوال الشمس.

۲- علي، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، و محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان عن صفوان، عن ابن أبي عمير جميعاً، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبدالله عليه السلام أنه قال: لا يكون إحرام إلا في دبر صلاة مكتوبة أحرمت في دبرها بعد التسليم وإن كانت نافلة. صليت ركعتين و أحرمت في دبرهما فإذا انقلت من صلاتك فأحد الله وإنه عليه وصل على النبي صلى الله عليه وآله وقل: اللهم إني أسألك أن تجعلني ممن استجاب لك و آمن بوعدك و اتبع أمرك فأنتي عبدك و في قبضتك لا أوقى إلا ما وقيت، ولا أأخذ إلا ما أعطيت وقد ذكرت الحج فأسألك أن تعزم لي عليه على كتابك و سنة نبيك و تقويني على ما مضت عنه و تسام مني مناسكي في يسر منك و عافية و اجعاني من وفك الذين رضيت و ارتضيت و سميت و كتبت اللهم فتعزم لي حجي و عمرتي، اللهم إني أريد التمتع بالعمرة إلى الحج على كتابك و سنة نبيك صلى الله عليه وآله فإن عرض لي شيء يحبسني فخلني حيث حبستني لقدرك الذي قدرت علي، اللهم إن لم تكن حجة فعمرة أحرم لك شعري و بشري و لحمي و دمي و عظامي و مخي و عصبي من النساء و الثياب و الطيب أبغني بذلك وجهك و الدار الآخرة قال: و يجوز لك أن تقول هذا مرة واحدة حين تحرّم ثم قم فامش هنيئة فإذا استوت بك الأرض ماشياً كنت أو راكباً قلباً.

۳- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له: إني أريد أن أمتع بالعمرة إلى الحج فكيف أقول: قال: قل: اللهم إني أريد أن أمتع بالعمرة إلى الحج على كتابك و سنة نبيك صلى الله عليه وآله و إن شئت أضمرت الذي تريد.



٤ - عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته أليلاً أحرم رسول الله ﷺ أم نهاراً ؟ فقال : نهاراً ، قلت : أي ساعة ؟ قال : صلاة الظهر ، فسألته متى ترى أن نعزم ؟ فقال : سواء عليكم إنما أحرم رسول الله ﷺ صلاة الظهر لأن الماء كان قليلاً كأن يكون في رؤوس الجبال فيه جر الرّجل إلى مثل ذلك من الدّد ولا يكاد يقدرون على الماء ، وإنما أخذت هذه المياه حديثاً .

٥ - أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمار قال : قلت لأبي إبراهيم عليه السلام : إن أصحابنا يختلفون في وجهين من الحجّ يقول بعض : أحرم بالحجّ مفرداً فإذا طفت بالبيت وسمعت بين الصفا والمروة فأحلّ واجعلها عمرة و بعضهم يقول : أحرم و انوالمتعة بالعمرة إلى الحجّ . أي هذين أحب إليك ؟ قال : انوالمتعة .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن ابن بكير ، عن حمزة بن حمران قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الذي يقول : حلّني حيث حبستني قال : هو حلّ حيث حبسه ؛ قال أولم يقل .

٧ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد بن عثمان ، عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال : هو حلّ إذا حبس اشتراط أولم يشترط .

٨ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن عليّ بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن أبي بكر الحضرميّ ، وزيد الشحام ؛ ومنصور بن حازم قالوا : أمرنا أبو عبد الله عليه السلام أن نلبّي ولا نسقي شيئاً وقال : أصحاب الإضمار أحب إليّ

٩ - أحمد ، عن عليّ ، عن سيف ، عن إسحاق بن عمار أنه سأل أبا الحسن موسى عليه السلام قال : الإضمار أحب إليّ قلب ولا نسق .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكنانيّ قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أرايت لو أن رجلاً أحرم في دير صلاة مكتوبة أكان يجرّته ذلك ؟ قال : نعم .

١١ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ؛ و

عبدالرحمن بن الحجّاج؛ وحماد بن عثمان، عن الحلبيّ جميعاً، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا صليت في مسجد الشجرة قبل رأيت قاعدٌ في دبر الصلاة قبل أن تقوم ما يقول المحرم، ثم قم فامش حتى تبلغ الميل وتستوي بك اليداء، فإذا استوت بك فإياه .

١٢ - عليّ، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرار، عن يونس، عن عبد الله بن سنان أنه سأل أبا عبد الله عليه السلام: هل يجوز للمتتبع بالعمرة إلى الحج أن يظهر التلبية في مسجد الشجرة؟ فقال: نعم إنما لبّي النبي ﷺ على اليداء، لأن الناس لم يكونوا يعرفون التلبية فأحب أن يعلمهم كيف التلبية .

١٣ - أبو عليّ الأشعريّ، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن إسحاق بن عمار، عن أبي الحسن عليه السلام قال: قلت له: إذا أحرم الرجل في دبر المكتوبة ألبّي حين ينهض به بعيره أو جالساً في دبر الصلاة؟ قال: أي ذلك شاء صنع .

قال الكليني: وهذا عندي من الأمر المتوسع إلا أن الفضل فيه أن يظهر التلبية حيث أظهر النبي ﷺ على طرف اليداء ولا يجوز لأحد أن يجوز ميل اليداء، إلا وقد أظهر التلبية وأول اليداء أول ميل يلتصق عن يسار الطريق .

١٤ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: صل المكتوبة ثم أحرم بالحج أو بالمتعة وأخرج بغير تلبية حتى تصعد إلى أول اليداء، إلى أول ميل عن يسارك فإذا استوت بك الأرض راكباً كنت أو ما شئت قلب فلا يضرك ليلاً أحرمت أو نهراً ومسجد ذي الحليفة الذي كان خارجاً عن السقائف عن صحن المسجد ثم اليوم ليس شهر من السقائف منه .

١٥ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابن محبوب، عن عليّ بن رباب عن فضيل بن يسار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: المعتصر عمرة مفردة يشترط على ربه أن يعطيه حيث حبسه، وفرد الحج يشترط على ربه أن لم يكن حجة فعبدة .

١٦ - محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن عثمان بن عيسى، عن أبي المغيرة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كانت بنو إسرائيل إذا قربت قربان تخرج ناراً تأكل قربان من قبل منه وإن الله جعل الإحرام مكان القربان .

## باب نماز احرام

۱۔ فرمایا حضرت نے کوئی عروج نہیں چلے رات میں احرام باندھے چاہے دن میں لیکن افضل یہ ہے کہ زوال شمس کے بعد ہو (حسن)۔

۲۔ فرمایا حضرت نے نماز واجب کے بعد ہو سلام ختم کرنے کے بعد اور اگر نماز نافلہ ہو تو دو رکعت پڑھنے کے بعد احرام باندھے جو بھی نماز سے فارغ ہو تو اللہ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم اور ان کی آل پر درود بھیجے اور کہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ اسْتَجَابَ لَكَ  
وَأَمِنْ بوعَدِكَ وَاتَّبَعَ أَمْرَكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ فِي قَبْضَتِكَ لَا أَوْقِي إِلَّا مَا وَقَيْتَ وَلَا أَخْذُ  
إِلَّا مَا أَعْطَيْتَ وَقَدْ ذَكَرْتُ الْحَجَّ فَأَسْأَلُكَ أَنْ تَعَزِّمَ لِي عَلَيْهِ عَلَى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ  
تَقْوِيَنِي عَلَى مَا ضَعُفْتُ عَنْهُ وَتَسْلِمَ فَنَسِي مَنَاسِكِي فِي بَسْرَمِكَ وَعَافِيَةٍ وَاجْعَلْنِي مِنْ  
وَفْدِكَ الَّذِينَ رَضِيتَ وَارْتَضَيْتَ وَسَمِّيتَ وَكُنْتَ اللَّهُمَّ فَتَمِّمْ لِي حَجَّيَ وَعَمْرَتِي ،  
اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ عَلَى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ فَإِنْ عَرَضَ  
لِي شَيْءٌ يَحْبِسُنِي فَخَلِّنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي لِقَدْرِكَ الَّذِي قَدَّرْتَ عَلَيَّ ، اللَّهُمَّ إِنَّمَا تَكُنْ  
حُجَّةً لِعُمْرَةٍ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَبَشْرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَعَظَامِي وَمَخْطِي وَعَصْبِي  
مِنَ النِّسَاءِ وَالنِّبَاتِ وَالطَّيْبِ أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَكَ وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں تیرے فرمانبردار ہوں تیرے وعدے پر ایمان لاؤں تیرے حکم کو  
بجالاؤں گا میں تجھ پر تیرے فیصلے میں ہوں تجھ جیسا وعدہ کا پورا کرنے والا نہیں اور جو تیرے فیصلے سے کوئی  
لینے والا نہیں تو نے حج کا حکم دیا میرا سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب اور سنت نبی پر میرے ارادہ کو  
قائم رکھے۔ اور اگر مجھ سے کمزوری ظاہر ہو تو مجھے قوت دے اور میرے مناسک کو میری آسانی اور عافیت کے  
ساتھ قبول کرے اور مجھے اپنے گھر کے ان آئے والوں میں قرار دے جن سے تو راضی ہو اور جن کو تو نے پسند  
کیا ہو اور جن کو تو نے نام اور کیفیت سے پکارا ہو میرے حج اور عمرہ کو پورا کر۔ یا اللہ میں عمرہ کے ساتھ حج

تمتع کا ارادہ کرتا ہوں تیری کتاب اور تیرے نبی کی سنت کے مطابق اگر کوئی شے مجھے اس امر سے روکے تو میری اس رکاوٹ کو برطرف کیا اللہ اگرچہ ذکر رکوں تو عمرہ بھی بجا لاؤں میں نے احرام باندھا ہے تاکہ میرے بال میری جلد میرا گوشت، میرا خون، میری ہڈی، میری بینک (اور میرے اعصاب عورتوں کے پاس جانے سے محفوظ رہیں اور خوشبو سے بھی میں تیری خوشنودی اور داراؤت کی صلاح چاہتا ہوں۔

امام نے فرمایا احرام کے وقت یہ دعا ایک بار کر دیکھ کھڑے ہو جاؤ اور پلو جب زمین سمجھاؤ تو سوار ہو یا تبلیہہ کرو۔ (حسن)

۳۔ میں نے پوچھا اگر میں عمرہ تمتع کا ارادہ کروں تو کیا کہوں فرمایا۔ یہ کہو

اللہم اِنِّی اُرید اَنْ اُتمتَعَ بِالْعَمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ عَلٰی کِتَابِكَ وَ سُنَّةِ نَبِیِّکَ

یا اللہ میں تیری کتاب اور سنت کے مطابق تمتع کے عمرہ کو بجا لاتا ہوں اور اگر چاہوں تو یہ نیت میں رکھوں یعنی انفاذ میں نہ کہ ہرج (حسن)

۴۔ میں نے پوچھا آیا رسول اللہ نے رات کو احرام باندھا تھا یا دن میں فرمایا دن میں، میں نے کہا کس وقت فرمایا نماز کے بعد، میں نے کہا ہم کب احرام کی نیت کریں فرمایا تمہیں اختیار ہے رسول اللہ نے تو نماز ظہر کے وقت باندھا تھا کیونکہ پانی کم تھا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر ملتا تھا اس لئے صبح کو لوگ لے آتے تھے اس کے بعد پانی لانے پر قنارہ نہ پہنچتے تھے۔ (حسن)

۵۔ میں نے کہا ہمارے اصحاب مختلف ہیں حج کا دو صورتوں میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ احرام حج مفرد کا باندھو اور جب کعبہ کا طواف کرو اور صرف عمرہ کے درمیان سنی سے فارغ ہو تو احرام کھول دو اور اسے عمرہ قرآنہ دو اور کچھ لوگ کہتے ہیں احرام باندھو اور عمرہ حج تمتع کی نیت کرو، آپ کے نزدیک ان دونوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے تدبیراً تمتع کی نیت کرو (موفق)

۶۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو وقت احرام کہے یا اللہ مجھے آزاد کر جس طرح تو نے مجھے پابند کیا ہے فرمایا وہ اسی طرح آزاد ہے جس طرح پابند ہوا فرمایا کہے یا نہ کہے (مجبور)

۷۔ حضرت نے فرمایا وہ مشرک دے یا نہ کہے وہ محکم ہو گا جس طرح وہ بحالت احرام پابند ہوا ہے۔ (حسن)

۸۔ ہمیں حضرت نے حکم دیا کہ تبلیہہ کریں اور کسی شے کو نامزد نہ کریں اور فت رمایا دل میں رکھنے والوں کو میں دوست رکھتا ہوں۔ (حسن)

۹۔ فرمایا حضرت نے کہا چھپا یا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے پس تبلیہہ کرو نام نہ لو۔ (موفق)

۱۰۔ میں نے حضرت سے کہا ایک شخص نے نماز واجب کے بعد احرام باندھا آیا اس کے لئے یہ کافی ہے فرمایا ہاں (موفق)

- ۱۱- فرمایا ابرہہ اللہ علیہ السلام نے جب مسجد شجرہ میں نماز پڑھ چکو تو مناء کے بعد کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر وہ کہو جو احرام والا کہتا ہے پھر کھڑے ہو جاؤ اور چلو ایک میل جب جنگل آجائے تو کھٹے مقام میں آجاؤ تو تلبیہ کرو (۴)
- ۱۲- میں نے پوچھا حج تمتع کے متعلق کہ تلبیہ کہ مسجد شجرہ سے کچھ فرمایا اہل رسول اللہ نے بیدار مقام سے تلبیہ کیا اس لئے کہ لوگ تلبیہ سے واقف نہ تھے میں چاہتا ہوں کہ لوگ جائیں کہ تلبیہ کیسے کیا جاتا ہے۔ (مجموع)
- ۱۳- میں نے کہا جب کوئی بعد نماز واجب احرام باندھے تو کیا تلبیہ کرے اس وقت جبکہ (دنٹ اٹھے یا بعد نماز بیٹھ کر) فرمایا جیسے چاہے کرے۔ بلکہ علیاً الرحمہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ امر وسعت وقت پر مبنی ہے در نہ فقہیات اس میں سے کہ تلبیہ کرے۔ جیسے نبی نے کیا۔ بیدار کے کھانے سے اور نہیں جائز ہے کسی کے لئے بیدار سے ایک میل آگے جا کر کرنا بلکہ وہیں سے تلبیہ کرے اور بیدار کا اول پہلا میل ہے جو تمنا سے راستہ کے بائیں طرف ہے (موقوف)
- ۱۴- منسرایا حضرت نے تمنا در واجب پڑھو پھر حج یا حج تمتع کا احرام باندھو اور بغیر تلبیہ نکلو یہاں تک کہ تم پڑھو بیدار کے اول حصہ پر بائیں طرف کے پہلے میل پر، جب ہمواد زمین آجائے تو سوار ہو یا پیادہ وہاں سے تلبیہ کرو، کوئی مضائقہ نہیں چاہے تم نے دن میں احرام باندھا ہو یا رات میں اور سب زوی الخلیفہ وہ ہے جو ان چھتوں سے خارج تھی جو معین مسجد کے علاوہ تھیں اب ان چھتوں میں سے کچھ باقی نہیں۔ (رحمن)
- ۱۵- فرمایا عمرہ مفردہ والا اپنے رب سے یہ شرط کرنا ہے کہ محل کرے اس کو جس حیثیت سے اسے باندھ گیا ہے اور حج مفردہ میں وہ اپنے رب سے کہتا ہے اگر حج نہ ہو تو عمرہ ہی ہو جائے۔ (رض)
- ۱۶- منسرایا حضرت نے بنی اسرائیل جب قربانی پیش کرتے تھے تو آگ نکل کر اس قدر تریانی کو کھا جاتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس تریانی کی جگہ احرام قرار دیا۔ (موقوف)

### باب التلبیۃ

- ۱- علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن حماد، عن الحلبي قال :  
سأله لم جعلت التلبية فقال : إن الله عز وجل أوحى إلى ابراهيم عليه السلام أن يأذن في الناس بالحج يأتوك رجالاً وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق ، فنأدى فأجيب من كل وجه يلبون .
- ۲- علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن النوفلي، عن السكوني، عن جعفر، عن  
أيہ عليه السلام أن علياً صلوات الله عليه قال : تلبية الأخرس وتشهده وقرآنه القرآن في الصلاة تحريك لسانه وإشارته بأصبعه .

٣ - عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ وعنه بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان عن صفوان ؛ وابن أبي عمير جميعاً ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : التلبية : «لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك لبيك ذا المعارج لبيك لبيك داعياً إلى دار السلام لبيك لبيك غفار الذنوب لبيك لبيك أهل التلبية لبيك لبيك ذا الجلال والإكرام لبيك لبيك مرهوباً ومرغوباً إليك لبيك لبيك تبتدىء والمعاد إليك لبيك لبيك كشاف الكرب العظام لبيك لبيك عبدك وابن عبدك لبيك لبيك يا كريم لبيك » تقول ذلك في دبر كل صلاة مكتوبة أو نافلة وحين ينهض بك بغيرك وإذا علوت شرفاً أو هبطت وادياً أو لقيت راكباً أو استيقظت من منامك وبالألسان وأكثر ما استطعت منها واجهر بها وإن تركت بعض التلبية فلا يضرك غير أن تمامها أفضل .

واعلم أنه لا بد من التلبيات الأربع في أول الكلام وهي الفريضة وهي التوحيد وبها لبس المرسلون وأكثر من ذي المعارج فإن رسول الله صلى الله عليه وآله كان يكثر منها و أول من لبس إبراهيم عليه السلام قال : «إن الله عز وجل يدعوكم إلى أن تحججوا بيته فأجابوه بالتلبية » فلم يبق أحد أخذ ميثاقه بالموافاة في ظهر رجل ولا بطن امرأة إلا أجب بالتلبية .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن الحسن بن علي بن يقطين ، عن أسد بن أبي العلاء ، عن محمد بن الفضل ، عن رضى أبي عبد الله عليه السلام وهو محرم قد كشف عن ظهره حتى أبداه للشمس وهو يقول : لبيك في المذنين لبيك .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حرير رفعه قال : إن رسول الله صلى الله عليه وآله لما أحرم أتاه جبرئيل عليه السلام فقال له : مر أصحابك بالهج والهج والهج رفع الصوت بالتلبية والهج نحر البدن وقال : قال جابر بن عبد الله : ما بلغنا الرجاء حتى يهت أصواتنا

٦ - علي ، عن أبيه ، عن حماد بن عثمان ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام

قال : لا بأس بأن تلبى وأنت على غير طهر وعلى كل حال .

- ۷۔ علیؑ، عن اُمیہ، عن ابن ابی عمیر، عن اُمی یتوب الخزازی، عن اُمی سعید الکساری، عن اُمی بصیر، عن اُمی عبداللہؑ قال: لیس علی النساء جہر بالتلیۃ۔
- ۸۔ عدۃ من اصحابنا، عن احمد بن اُمی عبداللہ، عن ابن فضال، عن رجال شتبی، عن اُمی جعفرؑ قال: قال رسول اللہؐ: من لبس فی احرامہ سبعین مرۃ ایماناً و احتساباً اشہد اللہ لہ ألف ألف ملک براءۃ من النار و براءۃ من النفاق۔

## باب تلیۃ

- ۱۔ میں نے پوچھا تلیۃ کیوں ہے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے وحی کی ابراہیم علیہ السلام کو کہ تم لوگوں کو حج کے لئے بلاؤ لوگ ہر طرف سے دہلی پہنچے اور ٹنڈیوں پر سوار ہو کر ہر گھری گھاٹ سے اس گھری طرف آئیں گے پس ابراہیم نے ندا کی ہر طرف سے لوگوں نے لبیک کہ اس دعوت کو قبول کیا (حسن)
- ۲۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ گونگے کا تلیۃ اور تشہد اور نماز میں قرأت اس کا زبان کو حرکت دینا اور انگلی سے اشارہ کرنا ہے۔ (غیر)
- ۳۔ میں نے تلیۃ کو پوچھا فرمایا یوں کہے۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ  
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِيَا إِلَى دَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفِيْلُو الذُّنُوبِ  
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلُ التَّلِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَرْهُوْبًا وَ مَرْغُوْبًا  
إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَبْدِءِ وَالْمَعَادِ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ كَشَافِ الْكَرْبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ  
عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا كَرِيْمُ لَبَّيْكَ

اور یہ نماز کے بعد کہو خواہ وہ نماز واجب ہو یا ٹائید اور جب تمہارا ادنٹ تمہیں بے کراٹھے اور جب تم بلند ہو یا جب وادی میں اترو یا کسی سوار سے ٹو یا ٹیڈ سے بیدار ہو، صبح کے وقت اور زیادہ جتنا ممکن ہو یا کو از بلند

کہو اور اگر کچھ حصہ ترک ہو جائے تو کوئی حصر نہیں لیکن پورا کہنا افضل ہے اور جان لو کہ وہ چاروں تعلیمات ضرور  
ہیں جو اول کتاب میں مذکور ہوئیں وہ فریقہ ہے وہ توحید ہے مسلمان نے تبلیغ کیا ہے رسول اللہ اکثر تبلیغ کرتے تھے  
اور سب سے پہلے تبلیغ کرنے والے حضرت ابراہیم ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو حج کرنے کے لئے اپنے گھر بلاتا ہے پس تم تبلیغ  
کے جواب دو، پس کوئی شخص ایسا نہ رہا جس نے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے لبیک نہ کہا ہو خواہ وہ پشت پر درمیں  
بصورت نطق ہو یا رحم مادر میں (م)

۴۔ راوی نے دیکھا ابو عبد اللہ علیہ السلام کو محلات احرام کو دھوپ میں آپ کی پیٹھ کھلی ہوئی ہے اور آپ فرما رہے ہیں  
لبیک ہے گنہگاروں میں لبیک ہے۔ (م)

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جب احرام باندھا تو جبریل نے آکر کہا اپنے اصحاب حج اور حج کا حکم دیکھو حج عین بلند آواز  
سے کہنا تبلیغ کا اور حج یعنی بدن کی قربانی اور جلد رٹنے فرمایا، ہم روحانک نہ پہنچے پاس تھے کہ ہماری آوازیں نہ سنیں اور فرما

۶۔ فرمایا کہ حج نہیں اگر تبلیغ نہ ملے طہارت بھی کیا جائے اور ہر حالت میں کیا جائے۔ (حسن)

۷۔ عورتوں کے لئے باہر بلند تبلیغ نہیں (م)

۸۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو محلات احرام ستر یا تبلیغ کے ایمان اور شمار کے ساتھ تو ہزار ہا فرشتے اُسے  
دور رخ اور نفاق سے بچانے کے لئے اللہ سے درخواست کرتے ہیں۔ (مسوئٹن)۔

### باب ۱۱

﴿ما ينبغي تركه للمحرم من الجدال وغيره﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن الحلبي  
عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: «الحج أشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج  
فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج» قال: «إن الله عز وجل اشترط على الناس  
شروطاً وشرط لهم شروطاً قلت: فما الذي اشترط عليهم وما الذي اشترط لهم؟ فقال: أمّا  
الذي اشترط عليهم فأنه قال: «الحج أشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا  
رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج» وأمّا ما شرط لهم فأنه قال: «فمن جعل في يومين  
فلا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه لمن اتقى» قال: يرجع لأدب له. قال: قلت:  
أنايت من ابتلي بالفسوق ما عليه؟ قال: لم يجعل الله له حداً يستغفر الله ويلبس. قلت:  
فمن ابتلي بالجدال ما عليه؟ قال: إذا جادل فوق مرتين فعلى المصيب دم يهرقه وعلى  
المخطئ بقرة.



۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن عبد الله بن سنان في قول الله عز وجل: «وَأَتَمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ» قال: إتمامها أن لا رقت ولا فسوق ولا جدال في الحج.

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، و محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى؛ وابن أبي عمير جميعاً، عن معاوية بن عمار قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا أحرمت فمليك بتقوى الله وذكرك الله كثيراً وقلة الكلام إلا بخير فإن من تمام الحج والعمرة أن يحفظ المرء لسانه إلا من خير كما قال الله عز وجل: «فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ» وَالرَّفَثُ الْجَمَاعُ، وَالْفُسُوقُ الْكَذِبُ وَالسَّبَابُ، وَالْجِدَالُ قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ، وَبَلَى وَاللَّهِ.

۴۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبيان بن عثمان، عن أبي بصير، عن أحدهما عليه السلام قال: إذا حلف ثلاث أيمان متتابعات صادقاً فقد جادل وعليه دم وإذا حلف يمين واحدة كاذباً فقد جادل وعليه دم.

۵۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن عبد الله بن مسكان، عن أبي بصير قال: سألته عن المحرم يريد أن يعمل العمل فيقول له صاحبه: والله لا نعمله فيقول: والله لا عملته، فيخالفه إراداً أبلغه ما يلزم [صاحب الجدل] قال: لا إنما أراد بهذا إكرام أخيه إنما ذلك ما كان [الله] فيه معصية.

۶۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب، عن أبي المغراء، عن سليمان بن خالد قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: في الجدال شاة وفي السباب والفسوق بقرة والرقت فساد الحج.

باب

## محرم کو کیا کرنا چاہیے

۱۔ مفسر مایا، اس آیت کے متعلق صحیح معلوم ہے چند جیسے ہیں پس جن مہینوں میں حج فرض ہے ان میں نہ نہانے نہ بڑے اعمال اور نہ لڑائی جھگڑا، ایک شرار لوگوں کے لئے رکھ ہے اور ان کے متعلق رکھ ہے جس نے پوچھا لوگوں کے لئے اور

ان کے متعلق کیا ہے فرمایا بشرطِ ما وہی ہے کہ حج میں نہ جماع کرے نہ بدگوئی اور نہ لڑائی جھگڑا، اور رعایت یہ ہے کہ اگر دیوم پہلے کرے تو گناہ نہیں اور دیوم بعد ہو تو گناہ نہیں، مرد متقی کے لئے اور وہ گناہوں سے پاک ہو کر پہلے گا۔ میں نے کہا جو بدگوئی عمل میں لائے گا اس کے لئے کیا سزا ہے فرمایا اللہ نے اس کے لئے کوئی سزا نہیں رکھی ہاں وہ انتظار کرنے کے بعد تلبیہ کرے۔ میں نے کہا جو لڑائی جھگڑا کرے فرمایا اگر دوبار سے زیادہ لئے تو جو حق پر ہو وہ ایک بکری ذبح کرے اور جو غلط پر ہو وہ ایک گائے کی فتر بانی کرے۔ (حسن)

۲۔ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا واما التوالج والعرۃ الحج فربما اتمام حج یہ ہے کہ نہ تجماع کرے نہ جھوٹ بولے اور نہ گالی دے اور نہ جھگڑا کرے (ص)

۳۔ فرمایا حضرت نے جب احرام باندھو تو تقویٰ کے ساتھ باندھو اور اللہ کا ذکر زیادہ کرو اور جو بات کر دینیکی پر مبنی ہو حج و عمرہ کا تمام ہونا مقصود ہے اس امر پر کہ آدمی اپنی زبان کی حفاظت کرے اور خیر کے سوا کچھ نہ کہے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے جن پر حج فرض ہے وہ جماع نہ کریں جھوٹ نہ بولیں اور جدال نہ کریں۔ رقت کے معنی جماع کے ہیں فسوق کے معنی جھوٹ اور گالی ہیں اور جدال جھوٹی قسم لاؤ اللہ دہلی واللہ کہہ کر۔

۴۔ اگر کوئی تین قسمیں سہی کھائے تو اس نے جدال کیا اس پر فتر بانی ہے (بکری کی) اور اگر جھوٹی ایک قسم کھائی ہے تو اس پر ایک فتر بانی ہے۔ (رض)

۵۔ میں نے اس بحکم کے متعلق پوچھا جو ارادہ کرتا ہے کسی عمل کا اس سے اس کا ساتھی کہتا ہے واللہ مدت کر وہ کہتا ہے واللہ میں ضرور کروں گا اس طرح چند بار مخالفت ہوتی ہے تو کیا یہ جدال کی تعریف میں آتا ہے فرمایا نہیں اس نے اس سے اپنے بھائی اکرام کا ارادہ کیا ہے اس میں معصیت نہیں۔ (ص)

۶۔ فرمایا جدال میں ایک بکری کی قربانی ہے اور گال اور بدکاری میں گائے کی (اور جماع کرنا فوج ہے) (رض)

### باب ۱۵

(ما یلبس المحرم من الثیاب وما یتکرہ لہ لباسہ)

۱۔ عدۃ من اصحابنا، عن احدثین عن، عن الحسن بن علی، عن بعض اصحابنا عن بعضهم رضی اللہ عنہ قال: احرّم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوبین کرسف

۲۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ، عن ابن ائیہ غیر، عن معاویہ بن عمّار، عن ائیہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: کان نوبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الّذی احرّم فیہما یمانین عبری وطفار وفیہما کفن

۳۔ علی، عن ائیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر، عن ائیہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال:

كل توب يصلّي فيه فلا بأس أن يحرم فيه .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن عبد الكريم بن عمرو ، عن أبي بصير قال : سئل أبو عبد الله عليه السلام عن الخميصة ، سداها أبريسم ولحمته من غزل ، قال : لا بأس بأن يحرم فيها إنما يكره الخالص منه .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن شعيب أبي صالح ، عن خالد أبي الملا ، الخفاف قال : رأيت أبا جعفر عليه السلام وعليه برد أخضر وهو محرم .

٦ - محمد بن أحمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن حنان بن سعيد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كنت عنده جالسا فسئل عن رجل يحرم في توب فيه حرير فدعا بإزار قربي فقال : أنا أحرم في هذا وفيه حرير .

٧ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يلبس الطيلسان المزور ، فقال : نعم ، وفي كتاب علي عليه السلام لا يلبس طيلسان حتى ينزع إزاره . فحدثني أبي إنما كره ذلك مخافة أن يزره الجاهل عليه .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام مثل ذلك وقال : إنما كره ذلك مخافة أن يزره الجاهل فأما الفقيه فلا بأس أن يلبسه .

٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تلبس توباً له إزار وأنت محرم إلا أن تنكسه ولا توباً تدرعه ولا سراويل إلا أن لا يكون لك إزار ولا خفّين إلا أن لا يكون لك ثلثان ؛ قال : وسأله عن المحرم يقارن بين ثيابه للتي أحرم فيها وغيرها ، قال : لا بأس بذلك إذا كانت طاهرة .

١٥ - علي بن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : لا بأس بأن يغير المحرم ثيابه ولكن إذا دخل مكة لبس توباً إحرامه للذين أحرم فيها وكره أن يبيعهما .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يتردئ بالثوبين ، قال : نعم و الثلاثة إن شاء بقي بها البرد والحر .

١٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن حماد بن عثمان ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المحرم يلبس الخبز ، قال : لا بأس .

١٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أحمد بن عاصم ، عن الحسين بن مختار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : يحرم الرجل في الثوب الأسود ؛ قال : لا يحرم في الثوب الأسود ولا يكفّن به الميت .

١٤ - أحمد ، عن ابن محبوب ، عن العلاء بن رزين ، عن محمد بن مسلم ، عن أحمد بن محمد عليه السلام قال : سألت عن الرجل يحرم في ثوب وسخ ؛ قال : لا ولا أقول : إنه حرام ولكن أحب أن يطهره و طهوره غسله ولا يفصل الرجل ثوبه الذي يحرم فيه حتى يخلو وإن توسخ إلا أن يصيبه جنابة أو شيء فيغسله .

١٥ - أحمد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سئل عن خلوف الكعبة للمحرم أيفصل منه الثوب ؛ قال : لا هو طهور . ثم قال : إن شوي منه لطفاً .

١٦ - أحمد ، عن ابن فضال ، عن المفصل بن صالح ، عن ليث المرادي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الثوب الملمع هل يحرم فيه الرجل ؛ قال : نعم إنما يكره الملمع .

١٧ - أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن عبد الله بن هلال قال : سئل أبو عبد الله عليه السلام عن الثوب يكون مصبوغاً بالمصفر ثم يغسل ألبسه وأنا محرم ؛ قال : نعم ليس العصفور من الطيب ولكن أكره أن تلبس ما يشرك به الناس .

١٨ - أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الثوب يصيبه الزعفران ثم يغسل فلا يذهب أبحرم فيه ؛ قال : لا بأس .

به إذا ذهب ريحه ولو كان مصبوغاً كله إذا ضرب إلى البياض وغسل فلا بأس به

۱۹۔ الحسن بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان، عن إسماعيل بن الفضل قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يلبس الثوب قد أصابه الطيب، قال: إذا ذهب ريح الطيب فليلبسه.

۲۰۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن الحلبي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بأن يحرم الرجل في ثوب مصبوغ بمشق ولا بأس بأن يحول المحرم ثيابه، قلت: إذا أصابها شيء يغسلها؟ قال: نعم وإن احتلم فيها.

۲۱۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن أحمد، عن أحمد بن الحسن بن علي، عن عمرو بن سعيد، عن مصدق بن صدقة، عن عمار بن موسى قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يلبس لحافاً ظمرائه حراء وبطائنه صفراء قد أتى له سنة وسنتان، قال: ما لم يكن له ريح فلا بأس وكل ثوب يصنع ويغسل يجوز الإحرام فيه فإن لم يغسل فلا.

۲۲۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي نصر، عن نجيع، عن أبي الحسن عليه السلام قال: لا بأس بلبس الخاتم للمحرم؛ وفي رواية أخرى لا يلبسه للزينة.

### باب

## لباس محرم

۱۔ فرمایا رسول اللہ اِحرام باندھتے تھے دو سو تکیڑوں سے (مرسل)

۲۔ رسول اللہ کا احرام دو بیس تکیڑوں میں ہوتا عبیری اور اطفارجن کے نام تھے اور ان ہی دونوں میں کفن دیا گیا تھا (حسن)

۳۔ فرمایا جس لباس میں نماز پڑھتا ہے اگر اس کا احرام باندھ لے تو کوئی حرج نہیں (حسن)

۴۔ فرمایا وہ چار درجے کا تانا ریشم کا ہوا اور باناسوت کا اس کا احرام باندھنے میں کوئی مصلحت نہیں غالص ریشم

میں مکروہ ہے۔ (ضعف)

۵۔ میں نے دیکھا امام محمد باقر علیہ السلام بحالت احرام سبز چادر ڈھکے ہوئے تھے (مجبول)

۶۔ حضرت سے پوچھا گیا اس شخص کے ہاتھ میں جو ریشم لباس احرام میں پہنے ہو جس میں کچھ ریشم ہو۔ آپ نے اپنا توبی زیر پا

- منگو اگر فرمایا میں اس کا احرام باندھنا ہوں اس میں کچھ حریم شامل ہے۔ (۴)
- ۷۔ میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو علیہ الطہاسان وہ چار درجہ سترے کندھوں کو شامل کرتے ہوئے ادا ہو جائے۔  
منقش کو احرام میں استعمال کرے۔ فرمایا ہاں کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ طہاسان کو نہ پہننے جب تک ازار کو علیحدہ نہ کر دے میرے والد نے فرمایا یہ اس اندیشہ سے ہے کہ جاہل اس پر ازار کو نہ پہننے۔ (۵)
- ۸۔ فسر مایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بھی یہی اور یہ بھی کہا کہ میں مکہ وہ جا تھا ہوں اس امر کو کہ جاہل اسے بطور زیر ہمار استعمال کرے۔ ہاں تفسیر کی صورت میں مضائقہ نہیں۔ (حسن)
- ۹۔ فرمایا احرام میں ایسا لباس نہ پہن جو میں ازار ہو مگر اس کو علیحدہ کر کے اور نہ ایسا لباس جسے زرہ بنایا ہو اوارہ یا جامہ مگر جبکہ ٹنگ نہ ہو اور نہ سوزے مگر جبکہ جوتا نہ ہو، میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق حیران پختوں میں جن کا احرام باندھنے کوئی کپڑا ملائے فسر مایا کیا مضائقہ ہے اگر پاک ہو (حسن)
- ۱۰۔ فرمایا کوئی حرم نہیں اگر محرم اپنے لباس میں تبدیلی پیدا کرے لیکن جب مکہ میں داخل ہو تو وہ دونوں کپڑے پہن لے جس میں احرام باندھنا ہے اور ان کو نہ دھو نہ دھو کر نہ کرنا مکہ رہے۔ (حسن)
- ۱۱۔ میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو در کپڑے پہنے ہوئے ہے فسر مایا ہاں اگر سردی اور گرمی سے بچانے کے لئے چاہے تو تیسرا کپڑا اور استعمال کرے۔
- ۱۲۔ فرمایا اگر محرم ریشی لباس پہنے تو کوئی مضائقہ نہیں (مگر جب مکہ میں داخل ہو تو سونے کپڑا پہنے) (۴)
- ۱۳۔ فسر مایا سیاہ کپڑوں میں احرام نہ ہو اور نہ میت کو کفن دیا جائے۔ (حسن)
- ۱۴۔ میں نے پوچھا کیا میلے کپڑے میں احرام ہو سکتا ہے فرمایا نہیں میں یہ نہیں کہتا کہ وہ حرام ہے لیکن اسے ظاہر کرنا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اور ظہارت سے مراد اس کا دھونا ہے احرام دالے کپڑے کو مکمل ہونے تک دھویا نہ جائے۔ ہاں اگر جنابت ہو یا کوئی شے لگ جائے تو دھوئے (مجموع)
- ۱۵۔ میں نے پوچھا حرم کچھ کے صابن سے کپڑا دھو سکتا ہے۔ فسر مایا نہیں وہ ظاہر ہوئے پھر نہ مایا اگر کوئی کپڑا لٹھرا ہوا ہو تو خیر۔ (مجموع)
- ۱۶۔ میں نے پوچھا دھاری دار کپڑے میں احرام باندھا جا سکتا ہے فسر مایا ہاں لیکن ریشی تانے تانے کا نہ ہو (حسن)
- ۱۷۔ حضرت سے پوچھا کیا اس کپڑے کے متعلق جو زعفران میں رنگ لگایا ہو کیا میں بحالت احرام اسے پہن لوں فرمایا ہاں زعفران خوشبو میں داخل نہیں لیکن میں ایسے لباس کو ناپسند کرتا ہوں جس سے انگشت نمائی ہو۔ (حسن)
- ۱۸۔ میں نے پوچھا اس کپڑے کے متعلق جس پر اثر زعفران ہو اور اسے دھویا جائے مگر وہ دور نہ ہو کیا اس میں احرام درست ہے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگر اس کی خوشبو دور ہو جائے اگرچہ وہ کل زعفران سے رنگا ہوا ہو اگرچہ دھونے سے سفیدی

آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (صحیح)

- ۱۹۔ میں نے پوچھا ایسا کپڑا احرام میں پہننا جائے جس میں خوشبو ہو، منسرایا جب اس کی خوشبو برطرف ہو جائے تو پہن لو۔ (مستحق)۔
- ۲۰۔ منسرایا کوئی طرح نہیں ایسے کپڑے میں جو سرخ مٹی لگے (گرد) میں رنگا گیا ہو اور کوئی طرح نہیں اگر محرم اپنے کپڑوں کو پلٹ لے۔ میں نے کہا اگر کوئی شے لگا گئی ہو تو اسے دھو ڈالے منسرایا ہاں اگر اس میں احتلا (ہوا ہوا) (جھول)۔
- ۲۱۔ میں نے پوچھا ایک شخص کے پاس ایسا لحاف ہے جس کا اوپر کا حصہ سرخ ہے اور اندر کا حصہ زرد اور ایک یا دو سال اس پر گزر گئے۔ منسرایا اگر بڑا ہی نہیں تو کوئی طرح اور ہر رنگین کپڑا اگر دھو ڈالا جائے تو اس میں احرام صحیح ہے ورنہ نہیں۔
- ۲۲۔ کوئی طرح نہیں اگر محرم انگوٹھی پہنے رہے اور ایک روایت میں ہے کہ نیت کے لئے نہ پہنے۔

### ﴿ باب ﴾

﴿ (المحرم يشد على وسطه الهميان والمنطقة) ﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن صفوان الجمال قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إن معي أهلي وأنا أريد أن أشد نفقتي في حقوي؟ فقال: نعم فإن أبي عليه السلام كان يقول: من قوة المسافر حفظ نفقته.
- ۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن عاصم بن حميد، عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يشد على بطنه الهمامة، قال: لا، ثم قال: كان أبي يقول: يشد على بطنه المنطقة التي فيها نفقته يستوثق منها فإتيا من تمام حجه.
- ۳۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن صفوان، عن يعقوب بن شعيب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يصر الدراهم في ثوبه قال: نعم ويلبس المنطقة والهميان.

باب

## محرم اپنی کمرے ہمیانی باندھ سکتا ہے

- ۱۔ میں نے کہا میرے ساتھ میرے اہل و عیال بھی ہیں میں چاہتا ہوں کہ اپنی رتم کمرے باندھوں نہ فرمایا ہاں میرے والد ماجد فرماتے تھے مسافر کو اپنے نفقہ کی حفاظت بہت ضروری ہے (ص)
- ۲۔ میں نے پوچھا محرم اپنے پیٹ پر عمار لپیٹ لے فرمایا نہیں پھر نہ فرمایا میرے والد نے فرمایا ہے کہ کمر پر پیٹ کا باندھو اور اس میں اپنی رتم رکھ لے کیونکہ یہ امر (تمام حج سے ہے) (ص)
- ۳۔ فرمایا محرم اپنے کمرے میں درہم رکھ سکتا ہے اور اس کے اوپر پیٹ کا باندھ لے۔ (ص)

باب

عن (ما يجوز للمحرم أن تلبسه من الثياب و الحلی و ما يكره لها من ذلك) ۱۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن عيسى بن القاسم قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: المرأة المحرمة تلبس ما شاءت من الثياب غير الحرير. و التفاضين و كره الثقب و قال: تسدل الثوب على وجهها. قلت: خذ ذلك إلى أين؟ قال: إلى طرف الأنف قدر ما تبصر.

۲۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن منصور بن العباس، عن إسماعيل ابن مهران، عن النضر بن سويد، عن أبي الحسن عليه السلام قال: سألت عن المرأة المحرمة أي شيء تلبس من الثياب؟ قال: تلبس الثياب كلها إلا المصبوغة بالزعفران والورس ولا تلبس التفاضين ولا حلياً تترس به لزوجه ولا تكتحل إلا من علة ولا تمنس طيباً ولا تلبس خلياً ولا فرنداً ولا بأس بالعلم في الثوب.

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: مر أبو جعفر عليه السلام بأمرأة متقبة وهي محرمة فقال: أحرمي وأسفري و أرخي ثوبك من فوق رأسك فإني إن تنقبت لم يتغير لونك فقال رجل: إلى أين ترخيه؟ فقال: تغطني عينيها، قال: قلت: يبلغ فمها؟ قال: نعم، وقال أبو عبد الله عليه السلام:



المحرمة لا تلبس الحلي ولا الثياب المصبغات إلا صبح لا يردع .

٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المرأة يكون عليها الحلي والغلخال والمسكة والقرطان من الذهب والورق تحرم فيه وهو عليها وقد كانت تلبسه في بيتها قبل حجتها أتزعه إذا أحرمت أو تتركه على حاله ؟ قال : تحرم فيه وتلبسه من غير أن تظهره للرجال في مركبها ومسيرها .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبي الحسن الأحمسي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن العماغة السابرة فيها علم حرير تحرم فيها المرأة ؟ قال : نعم إن تماركه ذلك إذا كان سداً ولحمته جميعاً حريراً ، ثم قال أبو عبد الله عليه السلام : قد سألتني أبو سعيد عن الخميصة سداها أيرسم أن ألبسها و كان وجد الرد فأمرته أن يلبسها .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن غيره ، عن داود بن الحصين ، عن أبي عبيدة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام ما يحل للمرأة أن تلبس وهي محرمة قال : الثياب كلها ما خلا القفازين والبرقع والحرير ، قلت : تلبس الخز ؟ قال : نعم ، قلت : فإن سداها [أ] أيرسم وهو حرير ؟ قال : ما لم يكن حريراً خالصاً فلا بأس .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن عبد الله بن ميمون ، عن جعفر ، عن أبيه عليه السلام قال : المحرمة لا تنتقب لأن إحرام المرأة في وجهها وإحرام الرجل في رأسه .

٨ - محمد بن زياد ، عن الحسن بن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن إسماعيل بن الفضل قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة هل تصلح لها أن تلبس ثوباً حريراً وهي محرمة ؟ قال : لا ولها أن تلبسه في غير إحرامها .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : مر أبو جعفر عليه السلام بامرأة محرمة قد استقرت بدروحة فأماط المروحة بنفسه عن وجهها .

- ۱۰۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان ، عن حریز ، عن عامر بن جذاعة قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : مصبغات الثياب تلبسه المحرمة ؛ فقال : لا بأس به إلا المقدم المشهور و القلادة المشهودة .
- ۱۱۔ حمید بن زیاد ، عن ابن سماعۃ ، عن غیر واحد ، عن أبان ، عن محمد الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المرأة إذا أحرمت ألبس السراويل ؛ قال : نعم ، إنما تريد بذلك البسترۃ .

بالله

## لباس محرمہ

- ۱۔ فرمایا حضرت نے محرمہ عورت جو چاہے پہنے سوائے ریشم کے اور دستاروں کے اور نقاب ڈالتا مکروہ ہے اور چہرہ پر کپڑا اٹھوڑے ۔ میں نے کہا کہاں تک فرمایا تاکہ کے کنگے تک دیکھ لے ۔ (ص)
- ۲۔ میں نے پوچھا محرمہ عورت کے لباس کے متعلق فرمایا ہر قسم کا لباس پہن سکتی ہے مگر جو زعفران یا درس ( ایک قسم کی گھاس جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں ) سے رنگے ہوں وہ نہ پہنے اور نہ دستارے اور نہ وہ زیور جو اپنے شوہر کے لئے زیارت کی فرض سے ہو اور سرسمر نہ لگائے سوائے مرض کی حالت کے ۔ اور خوشبو کو کس نہ کرے اور زیور نہ پہنے اور ترتر ۔ ایک قسم کا کپڑا نہ پہنے اور کپڑا دھاری دار ہو تو مضائقہ نہیں ۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ایک نقاب پوش محرمہ عورت کی طرف سے گزرتے فرمایا احرام باندھ سفر کر اور اپنے کپڑے اپنے سر کے نیچے ڈال اگر تو نے نقاب ڈالی تو تیرا رنگ متغیر نہ ہو گا کسی نے پوچھا کتنا بچاؤ لے فرمایا اتنا کہ آنکھوں کو ڈھانپے ۔ میں نے کہا اس کے منہ تک پہنچ جائے فرمایا ہاں اور حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مجرّمہ زیور نہ پہنے ، رنگین اور خوشبو دار بھی نہ ہو ۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو زیور یا زینب ، کنگن اور گوشوارے سونے اور چاندی کے پہنتے ہو اور مجرّمہ ہو اور یہ زیور وہ اپنے گھر میں بھی پہنتے رہتی ہو جو حج سے پہلے آیا وہ بحالت احرام آتا تو اسے باہر ستوا پہننے رہے فرمایا پہننے رہے لیکن خواہ سوار ہو یا پیادہ وہ لوگوں پر اس زینت کو ظاہر نہ کرے ۔
- ۵۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا عمامہ یا سیری کے متعلق جس میں ریشم کی دھاری چوٹی ہے کیا عورت احرام میں استعمال کر سکتی ہے فرمایا ہاں لیکن مکروہ ہے اگر اس کا مانا بانا ہو کہ یہ کام ہو ۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے

- کہ مجھ سے ابو سعید نے جیغہ کپڑے کے متعلق پوچھا جس کا تانا ریشم کا ہوتا ہے کیا میں اسے پہن لوں دراصل ایک سروری ہو میں نے اسے پہنے کا حکم دیا (مجموع)
- ۶۔ میں نے پوچھا جو عورت کے لئے کیسا لباس پہرنا چاہیے فخرمایا ہر طرح کا کپڑا پہن سکتی ہے سوائے دستاؤں کے برقع کے اور خیر کے، میں نے کہا خیر پہننے فخرمایا ہاں چاہے اس کا تانا ریشم کا ہو، فخرمایا اگر خالص ریشم نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)
- ۷۔ فخرمایا عورت چہرہ پر نقاب نہ ڈالے کیونکہ احرام عورت اس کے چہرے میں ہے اور دروازہ اس کے سر میں (مجموع)
- ۸۔ میں نے پوچھا احرام میں عورت ریشم کپڑے پہن سکتی ہے فرمایا نہیں ان بغیر احرام پہن سکتی ہے (مجموع)
- ۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام ایک مجروحہ عورت کی طرف سے گزرتے تو ہلکے سے منہ چھپائے ہوئے تھی آپؑ نے اس کے چہرے سے ہٹکھا ہٹا دیا۔ (حسن)
- ۱۰۔ میں نے پوچھا مجروحہ عورت رنگین کپڑے پہن لے۔ فرمایا کیا مضائقہ ہے مگر مقدم مشہور اور قلاوہ مشہورہ (حسن)
- ۱۱۔ میں نے اس مجروحہ کے متعلق پوچھا جو پا چاہے پہنے جو فرمایا ٹھیک ہے جبکہ اس کا مقصد ستر ہو (مدرس)

### باب ۵۱

(۱) المحرم يضطر الى ما لا يجوز له لبسه

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي ابن أبي حمزة، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل هلكت نعلاه ولم يقدر على نعلين، قال: له أن يلبس الخفين إذا اضطر إلى ذلك وليشق من ظهر القدم وإن لبس الطيلسان فلا يردّه عليه فإن اضطر إلى قباء من برد ولا يجد ثوباً غيره فليلبسه مقلوباً ولا يدخل يديه في يدي القباء.

۲۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد، عن رفاعه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سأله عن المحرم يلبس الخفين والجودين، قال: إذا اضطر إليهما.

۳۔ سهل، عن جعفر بن محمد الأشعري، عن عبد الله بن ميمون القداح، عن جعفر عليه السلام أن علياً عليه السلام كان لا يرى بأساً بمقد الثوب إذا قصر ثم يصلّي فيه وإن كان محرماً.

- ۴۔ سہل ، عن أحمد بن محمد ، عن مثنی ، عن ذرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا بأس بأن يحرم الرجل وعليه سلاحه إذا خاف العدو —
- ۵۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علی ، عن مثنی الحنطاط ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من اضطر إلى ثوب وهو محرم و ليس معه إلا قباء ، فليتكسه وليجعل أعلاه أسفله و يلبسه ؛ وفي رواية أخرى یقلب ظهره بطنه إذا لم يجد غيره .
- ۶۔ حید بن زیاد ، عن الحسن بن محمد بن سماعة ، عن غیر واحد ، عن أبان ، عن عبد الرحمن ، عن حران ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : المخرم یلبس السراويل إذا لم یکن معه إزار ویلبس الخفین إذا لم یکن معه نعل .

### باب

## لباس میں محرم کی اضطراری حالت

- ۱۔ پوچھا اس شخص کے بارے میں جس کی جوتی ٹوٹ گئی ہو اور نئی جوتی خریدنے کی طاقت نہ رکھتا ہو فرمایا وہ موزے پہنے جبکہ اس طرف مضطر ہو اور پشت پا کے حصہ کو پھاڑے اور اگر طیلسان (لبی چادر) پہنے ہو تو ازار نہ پہنے اور اگر سردی معلوم ہو اور دوسرا کپڑا نہ ہو ، طیلسان کو الٹ کر پہنے لیکن اپنا ہاتھ قبا کی آستینوں میں نہ ڈالے (م)
- ۲۔ میں نے پوچھا محرم موزے اور جرابیں پہننے سے فسخ آیا بصورت اضطرار (م)
- ۳۔ حضرت علی علیہ السلام کوئی اندیشہ نہ کرتے تھے اس میں کہ جب پیرا چھوٹا ہوتا تو اسے کمر سے باندھ لیتے اگر بڑھ جاتے (م)
- ۴۔ فرمایا اگر کسی کو دشمن سے خوف ہو تو وہ حالت احرام میں ہتھیار باندھ سکتا ہے (م)
- ۵۔ فرمایا جب کسی محرم کے پاس ایک ہی تبا ہو تو وہ اسے ادھر کر نیچے کا حصہ اوپر کرے (اور پہن لے)۔ (حسن)
- ۶۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب دوسرا لباس ہو تو اس کو اٹھا کر کے پہنے یعنی اندر والا حصہ اوپر کر لے ۔
- ۷۔ فسخ آیا لشکی باندھ لے اگر اس کے پاس ازار نہ ہو اور موزہ پہن لے اگر جوتا نہ ہو۔ (مرسل)

## ﴿باب ۱﴾

﴿ما یجب فیہ الفداء من لبس الثیاب﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ؛ و أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن علی بن رئاب ؛ عن زرارة ، عن أبي جعفر علیہ السلام قال : من لبس ثوباً لا ینبغی له لبسه وهو عزم ففعل ذلك ناسياً أو جاهلاً فلا شیء علیه ومن فعله متعمداً فعليه دم .
- ۲۔ علی بن ابراہیم ، عن ائیمہ ، عن حماد ، عن حریر ، عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما علیہ السلام قال : سألتہ عن ضروب من الثیاب مختلفة یلبسها المحرم إذا احتاج ما علیه ؟ قال : لكل صنف منها فداء .

## باب

## فدیہ لباس

- ۱۔ اگر کوئی احرام میں ایسا لباس پہنے جسے نہیں پہننا چاہیے تو بھول کر یا ہوسے یا از روئے جہالت تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر قصداً ایسا کرے تو اس کو قربانی دینا لازم ہوگا۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے کہا اگر محرم جب ضرورت مختلف قسم کا لباس پہنے فرمایا ہر قسم کے لئے فدیہ دینا ہوگا (حسن)

## ﴿باب ۲﴾

﴿الرجل یحرم فی قمیص أو یلبسه بعد ما یحرم﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ائیمہ ، عن ابن ائی عمیر ، عن معاویہ بن عمار ؛ و غیر واحد ، عن ائیمہ عبد اللہ علیہ السلام فی رجل أحرم و علیہ قمیص ، قال : ینزعہ ولا یشقہ وإن کان لبسه بعد ما أحرم شقہ و أخرجه تمایلی رجلیہ .
- ۲۔ أبو علی الأشعری ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن خالد بن محمد الأصم قال : دخل رجل المسجد الحرام وهو محرم فدخل فی الطواف وعلیه قمیص و

کساء، فأقبل الناس عليه يشقون قميصه وكان صلباً فرآه أبو عبد الله عليه السلام وهم يعالجون قميصه يشقونه ، فقال له : كيف صنعت ؟ فقال : أحربت هكذا في قميصي وكسائي ، فقال : انزعه من رأسك ليس ينزع هذا من رجله إن شاء جمل ؛ فأتاه غير ذلك فسأله فقال : ما تقول في رجل أحرم في قميصه ؟ قال : ينزعه من رأسه .

۳- علمی بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال : إن لبست ثوباً في إحرامك لا يصلح لك لبسه قلباً وأعدغسك وإن لبست قميصاً فشقّه وأخرجه من تحت قدميك .

## باب

## قیص میں احرام

- ۱- فرمایا اس شخص کے بارے میں جو محلات احرام قیص پہنے ہوئے رہا اسے تار دے اور پھاڑے نہیں اور اگر بعد احرام اسے پہنے تو اسے پھاڑے اور پیروں کی طرف سے نکالے۔ (حسن)
- ۲- ایک شخص مسجد حرام میں بحالت احرام قیص پہنے ہوئے آیا اور طواف کرنے لگا لوگوں نے اس کی قیص اور چادر کو پھاڑنا شروع کیا اور وہ سخت تھی حضرت نے اسے دیکھا اور وہ قیص کو تار رہے تھے اور پھاڑ رہے تھے آپ نے اس سے کہا کیوں تو نے پہنی ، اس نے کہا یہی قیص پہنے کوئی ضرر یا ایسا اتار اپنے سر کی طرف سے پیروں کی طرف سے نہیں وہ باہل مسئلہ تھا اسے دوسری دی گئی حضرت سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس کے بارے میں جو احرام میں قیص پہنے ہوئے رہا یا وہ تارے سر کی طرف سے۔ (محبول)
- ۳- فرمایا جب تم احرام کا لباس پہنو اور وہ پہننے کے قابل نہ ہو تو تبلیہ کرو اور غسل دوبارہ کرو اور اگر دوسری قیص نہ ہو تو اسے قدیموں کے نیچے سے نکالو۔ (حسن)

## ﴿ باب ﴾

﴿ المحرم يغطي رأسه أو وجهه متعمداً أو ناسياً ﴾

- ۱- عذۃ من أصعابنا ، عن أحمد بن محمد ، و سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن

ابن رئاب، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قلت: المحرم يؤذيه الذباب حين يريد النوم يغطي وجهه؟ قال: نعم، فلا يغمر رأسه؛ والمرأة عند النوم لا بأس بأن تغطي وجهها كله عند النوم.

۲- محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن سنان، عن عبد الملك القمي قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: المحرم يتوضأ ثم يجلل وجهه بالمندبل يغمره كله، قال: لا بأس.

۳- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألت عن المحرم ينام على وجهه على زاملته قال: لا بأس [به]

۴- أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان، عن عبد الرحمن قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن المحرم يجدد البرد في أذنيه يغطي بهما؟ قال: لا.

### باب

## محرم کا قصد یا بھول کر اپنا چہرہ چھپانا

- ۱- میں نے کہا اگر سوتے وقت محرم کو مکھیاں اذیت دیں تو کیا وہ اپنا چہرہ ڈھانپ لے فرمایا یا نہیں سرکونہ ڈھانپے البتہ عورت سوتے وقت اگر گل چہرہ اور سر ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں، (۱۵)
- ۲- پوچھا میں نے اگر کوئی محرم وضو کر کے اپنے پیشے کے کٹے سے اپنا چہرہ صاف کرے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، (۱۶)
- ۳- میں نے پوچھا اگر کوئی اپنے باربرداری کے اونٹ پر چہرہ رکھ کر سو جائے فرمایا کوئی حرج نہیں، (۱۷)
- ۴- میں نے پوچھا اگر کسی محرم کے کانوں کو سر دی گئے تو وہ ڈھک سکتا ہے فرمایا کچھ حرج نہیں، (۱۸)

### ﴿باب﴾

### ﴿الظلال للمحرم﴾

- ۱- عددۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن جعفر بن المنصور الخطيب، عن محمد بن الفضيل، وبشر بن إسماعيل قال: قال لي محمد [بن إسماعيل]: ألا أسرك يا ابن منسى؟

قال : قلت : بلى وقمت إليه ، قال : دخل هذا الفاسق آنفاً . فجلس قبالة أبي الحسن عليه السلام ثم أقبل عليه فقال له : يا أبا الحسن ما تقول في المحرم استظل على المحمل ؟ فقال له : لا ، قال : فيستظل في الخباء ؟ فقال له : نعم ، فأعاد عليه القول شبه المستهزئ ، بضحك فقال : يا أبا الحسن فما فرق بين هذا وهذا ؟ فقال : يا أبا يوسف إن الدين ليس بقياس كقياسكم أنتم تلعبون بالدين إنما صنعنا كما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله وقلنا : كما قال رسول الله صلى الله عليه وآله : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يركب راحلته فلا يستظل عليها وتؤذيه الشمس فيستر جسده بعضه ببعض وربما ستر وجهه بيده وإذا نزل استظل بالخباء وفي البيت وفيه الجدار .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الظلال للمحرم ، فقال : اضح لمن أحرمت له . قلت : إنني عرور وإن الحر يشتد علي ؟ قال : أما علمت أن الشمس تغرب بذنوب المحرمين .

٣ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن علي بن الريان ، عن قاسم الصيقل قال : ما رأيت أحداً كان أشد تشديداً في الظل من أبي جعفر عليه السلام كان يأمر بقطع القبة والحاجين إذا أحرم .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألته عن المرأة يضرب عليها الظلال وهي محرمة ، قال : نعم قلت : فالرجل يضرب عليه الظلال وهو محرّم ، قال : نعم إذا كانت به شقيقة . ويصدق بمد لكل يوم .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع قال : كتبت إلى الرضا عليه السلام : هل يجوز للمحرم أن يمشي تحت ظل المحمل ؟ فكتب : نعم ، قال : وسأله رجل عن الظلال للمحرم من أذى مطر أو شمس وأنا أسمع فأمره أن يفدي شاة ويذبحها بمنى .

٦ - أحمد ، عن علي بن أحمد بن أشيم ، عن موسى بن عمر ، عن محمد بن منصور ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن الظلال للمحرم ، قال : لا يظلل إلا من علة مرض .



٧- أحمد، عن عثمان بن عيسى الكلابي قال: قلت لأبي الحسن الأول عليه السلام: إن علي بن شهاب يشكو رأسه والبرد شديد ويريد أن يحرم؛ فقال: إن كان كما زعم فليظلك ولتجأ أنت فاضع لمن أحرمته له.

٨- أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن إسماعيل بن عبد الخالق قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام هل يستتر المحرم من الشمس؛ فقال: لا، إلا أن يكون شيخاً كبيراً - أرقال ذاعلة -.

٩- أحمد بن محمد، عن إبراهيم بن أبي محمود قال: قلت للرضا عليه السلام: المحرم يظلك على محله ويفتدي إذا كانت الشمس والمطر يضربان به؛ قال: نعم؛ قلت: كم الفداء؛ قال: شاة.

١٠- محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن الكاهلي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بالقبّة على النساء والصبيان وهم مخرمون.

١١- عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن سعيد، عن النظر بن سويد، عن يحيى الحلبي، عن المعلى بن خنيس، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا يستتر المحرم من الشمس بثوب ولا بأس أن يستتر بعضه ببعض.

١٢- عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن بكر بن صالح قال: كتبت إلى أبي جعفر عليه السلام: أن عمتي ممي وهي زميلتي والحر تشتد عليها إذا أحرمت فترى لي أن أظلل علي وعليها فكتب عليه السلام: ظلل عليها وحدها.

١٣- الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان، عن زرارة قال: سألت عن المحرم أين غطى؛ قال: أما من الحر والبرد فلا.

١٤- محمد بن يحيى، عمّن ذكره، عن أبي علي بن راشد قال: سألت عن مخرم ظل في عمرته، قال: يجب عليه دم؛ قال: وإن خرج إلى مكة وظل وجب عليه أيضاً دم لعمرته ودم لحجته.

١٥- علي بن محمد، عن سهل بن زياد، عن ابن أبي نجران، عن محمد بن الفضيل قال: كنت في دهليز يحيى بن خالد بمكة وكان هناك أبو الحسن موسى عليه السلام و

أبو يوسف فقام إليه أبو يوسف وترتب بين يديه فقال : يا أبا الحسن جعلت فداك المعمر  
يظلل ؛ قال : لا ، قال : فيستظل بالجدار والمحمل ويدخل البيت والغبا ؛ قال : نعم  
قال : فيستحك أبو يوسف شبه المستهزي فقال له أبو الحسن عليه السلام : يا أبا يوسف إن الدين  
ليس بالقياس كقياسك وقياس أصحابك إن الله عز وجل أمر في كتابه بالطلاق وأكد  
فيه بشاهدين ولم يرض بهما إلا عدلين وأمر في كتابه بالتزويج وأهمله بلا شهود  
فأقيم شاهدين فيما أبطل الله وأبطلتم شاهدين فيما أكد الله عز وجل وأجزتم طلاق  
المطجئون والسكران ، حج رسول الله ﷺ فأحرم ولم يظلل ودخل البيت والغبا  
واستظل بالمحمل والجدار فعلنا كما فعل رسول الله ﷺ ، فسكت .

باب ۸۹

## حرم کے لئے سایہ

- ۱۔ مجھے سے محمد بن اسمعیل نے کہا ہے ابن شثلیٰ کیا میں تجھے خوش کروں میں نے کہا ہاں بس یہ فاسق مجھے ساتھ لئے امام  
علیہ السلام خدمت میں آیا اور سامنے بیٹھ کر کہنے لگا۔ اے ابوالحسن بتائیے کیا حرم مکہ میں اپنے سر پر سایہ کر سکتا ہے  
فتمایا نہیں ۔ اس نے کہا اور خیمہ میں فرمایا کر سکتا ہے اس نے پھر یہی سوال کیا اگر خود پن کے ساتھ کہنے کا  
لے ابوالحسن پھر ان دونوں میں تفریق کیا ہوا حضرت نے فرمایا لے ابویوسف دین میں قیاس کو دخل نہیں ، تم دین  
کے ساتھ کھیلنے ہو اور ہم وہ کرتے ہیں جو رسول اللہ نے کیا حضرت سواری میں جو سایہ کرنے والی چیز ہوتی اس کے  
سایہ میں نہ بیٹھتے ، جب دھوپ سے اذیت ہوتی تو جسم کے ایک مخصوصے دوسرے عضو کو چھپانے مثلاً چہرہ کا ہاتھ  
رکھ لیتے اور جب سواری سے اترتے تو خیمہ میں یا گھر میں دیوار کے سایہ میں آجاتے (۱)
- ۲۔ میں نے حرم کے سایہ میں جانے کے متعلق پوچھا فرمایا ذرا واضح بیان کرو ، میں نے کہا میں گم مزاج ہوں کڑی میرے  
اوپر زیادہ اثر کرتی ہے تمہارے متعلین معلوم نہیں کہ دھوپ پڑنے کے گناہ دور کر دیتی ہے (۲)
- ۳۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے زیادہ کسی کو گرنی برداشت کرنے والا نہیں پایا احرام کی حالت میں حکم دیتے تھے قبسہ  
اور پردوں کے برطوت کر دینے کا۔ (۳)
- ۴۔ میں نے پوچھا کیا عورت احرام میں ڈیرا یہ ردہ سکتی ہے فتمایا ہاں ، میں نے کہا اور مرد فتمایا اگر اسے درد

شقیقہ لاحق ہو اس صورت میں ہر روز کے لئے ایک صدقہ تصدق کرے۔ (۴)

- ۵- میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا، آیا حجرم کے لئے جائز ہے کہ وہ محل کے سایہ کے نیچے چلے آپ نے لکھا ہاں، ایک شخص نے پوچھا اگر حجرم کو بارش یا دھوپ یا ذیت دے۔ حضرت نے فرمایا ایک پکری بطور کفارہ منی میں ذبح کر دے،
- ۶- مندرایا مرض کی حالت میں سایہ میں آسکتا ہے (مجمول)
- ۷- میں نے کہا علی شہاب درو میں مبتلا ہے اور سخت سردی ہے اور احرام کا ارادہ رکھتا ہے مندرایا اگر یہ صورت ہے تو وہ سایہ میں چلا جائے۔ (موفق)
- ۸- میں نے پوچھا کیا حجرم سوچ سے پچکر سایہ میں آجائے مندرایا نہیں، ہاں اگر زیادہ بوڑھا ہو یا بیمار ہو تو سایہ میں رہ سکتا ہے۔ (۴)
- ۹- میں نے کہا کیا حجرم محل کے سایہ میں رہ سکتا ہے اور فدیہ ہے جبکہ دھوپ یا بارش اس کے لئے مقرر ہو مندرایا ٹھیک ہے میں نے کہا فدیہ کیا ہے مندرایا ایک پکری (۴)
- ۱۰- بحالت احرام عورتیں اور بچے تحت قہرہ سکتے ہیں۔ (حسن)
- ۱۱- مندرایا حجرم دھوپ سے پکچنے کے لئے کپڑے سے سایہ نہ کرے اور کوئی صریح نہیں اگر بعض اعضاء کا بعض اعضا سے سایہ کرے۔ (موفق)
- ۱۲- میں نے لکھا میری بھوپنی بحالت احرام گرمی کی شدت سے سایہ جاتا ہے آیا میں اپنے اور اس کے اوپر سایہ کر لوں مندرایا صحت اس کے ہے اور پر۔ (۴)
- ۱۳- میں نے پوچھا حجرم اپنے کو ڈھاپنے فرمایا اگر وہ سردی کی وجہ سے نہیں۔ (۴)
- ۱۴- میں نے کہا ایک حجرم عمرو کے احرام میں سایہ میں آگیا مندرایا اسے مندرائی کرنا ہوگی میں نے کہا اگر وہ مکہ سے نکل کر سایہ میں آئے مندرایا ایک قرانی عمرو کی اور ایک حج کی کرنا ہوگی۔ (حسن)
- ۱۵- ہم یمنی بنی خالد کے یہاں مکہ میں تھے اور وہاں امام موسیٰ کاظم اور ابو یوسف تھے۔ ابو یوسف پانچ مار کر حضرت کے سامنے بیٹھا اور کہنے لگا اے ابو الحسن کیا حجرم سایہ میں بیٹھ جائے۔ مندرایا نہیں، اس نے کہا ابو یوسف محل کے سایہ میں اگر آجائے اور گھر و خیمہ میں چلا جائے اس کے لئے جائز ہے مندرایا ہاں، اس نے آزماہ تسبیح بنس کر کہہ کیا یہ کیا بات ہوئی۔ مندرایا اے ابو یوسف دین کی بنیاد تمہارے اور تمہارے اصحاب کے قیاس پر نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے طلاق میں یتاکید دو گواہ عادل سننے والے ہوں اور تہ زوج میں گواہوں کی ضرورت نہیں رکھی پس تم دو گواہ لیتے ہو اس میں جس میں خدا نے گواہی کو باطل قرار دیا ہے اور نہیں ضرورت سمجھتے اس میں چہاں خدا نے تاکید کی ہے اور تم نے مجھوں اور تمہیں بے ہوشی کی طلاق کو جائز قرار دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں رسول اللہ نے احرام

وچا ندھا تو سایہ میں نہیں گئے لیکن جب گھر میں داخل ہوئے باخیر میں گئے اور محل اور دیوار کے سایہ میں رہے پس ہم وہ کرتے ہیں جو رسول اللہ نے کیا یہ سرک وہ چپ ہو گیا (رض)

### باب ۹

❦ (ان المحرم لا یرتمس فی الماء) ❦

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن حماد بن عیسیٰ ، عن حریر ، عن اُخیرہ ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : لا یرتمس المحرم فی الماء .
- ۲۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسین ، عن صفوان ، عن یعقوب بن شعیب ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : لا یرتمس المحرم فی الماء ولا الصائم .

### باب ۱۰

## محرم پانی میں غوطہ نہ لگائے

- ۱۔ فرمایا محرم پانی میں غوطہ نہ لگائے۔ (رس)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے محرم اور روزہ دار پانی میں غوطہ نہ لگائے۔ (م)

### باب ۱۱

❦ (الطیب للمحرم) ❦

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن محمد بن اسماعیل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان ، وابن اُبی عمیر ، عن معاویہ بن عمار ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : لا تمس شیئاً من الطیب ولا من الدھن فی إحرامک و اتق الطیب فی طعامک و أمسک علی أنفک من الرائحة الطیبة ولا تمسک عنه من الریح المتنتہ فإتہ لا ینعی للمحرم أن یتلذذ بریح طیبة .
- ۲۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن حماد ، عن حریر ، عن اُخیرہ ، عن اُبی عبد اللہ

عنه قال: لا يمس المحرم شيئاً من الطيب ولا الریحان ولا يبلذ ذبه ولا يریح طيبة فمن ابتلى بشيء من ذلك فليصدق بقدر ما صنع قدر سخته.

٣ - الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان بن عثمان، عن زرارة، عن أبي جعفر عنه قال: من أكل زعفراناً متعمداً أو طعاماً فيه طيب فعليه دم، فإن كان سائياً فلا شيء عليه ويستغفر الله عز وجل.

٤ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عنه قال: المحرم يمسك على أنفه من الریح الطيبة ولا يمسك على أنفه من الریح الملتنة.

٥ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعيل قال: رأيت أبا الحسن عنه كشف بين يديه طيب لينظر إليه وهو محرم فأمسك على أنفه بشو به من ريحه.

٦ - علي بن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن الحكم مثله وقال: لا بأس بالریح الطيبة فيما بين الصفا والمروة من ریح المطارين ولا يمسك على أنفه.

٧ - الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان بن عثمان، عن الحسن بن زياد، عن أبي عبد الله عنه قال: قلت له: الإشتان فيه الطيب اغسل به يدي وأنا محرم؟ قال: إذا أردت الإحرام فانظروا مزادكم فاغزلوا الذي لا تحتاجون إليه، وقال: تصدق بشيء كفارة للإشتان الذي غسلك به يدك.

٨ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبد الله عنه في المحرم يصيب ثوبه الطيب قال: لا بأس بأن يغسله بيد نفسه.

٩ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد، عن عبد الكريم، عن الحسن بن هارون قال: قلت لأبي عبد الله عنه: إني أكلت خبيصاً حتى شبع وأنا محرم فقال: إذا فرغت من مناسكك وأردت الخروج من مكة فابتع بدرهم تمرأ فتصدق به فيكون كفارة لذلك ولما فخل في إحرامك مما لا تعلم.

١٠ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعيل، عن حنان بن سدير،

عن أبيه قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : ما تقول في الملح فيه زعفران للمحرم ؟ قال : لا ينبغي للمحرم أن يأكل شيئاً فيه زعفران ولا شيئاً من الطيب .

١١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى بن عمران الحلبي ، عن الملعلي أبي عثمان ، عن ملعلي بن خنيس ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كره أن ينام المحرم على فراش أصفر أو على مرفقة صفراء .

١٢ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تمس ريحاناً وأنت محرم ولا شيئاً فيه زعفران ولا تطعم طعاماً فيه زعفران .

١٣ - صفوان ، عن أبي المغرا قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يغسل يده بالأشنان ، قال : كان أبي يغسل يده بالحرض الأبيض .

١٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن معاوية بن عمار قال : لا بأس بأن تشم الإذخر والقيصوم والخزامى والشيخ وأشباهه وأنت محرم .

١٥ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن عبد الله بن هلال ، عن عبد الله ابن جبلة ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن المحرم يمس الطيب وهو نائم لا يعلم ؛ قال : يغسله وليس عليه شيء ؛ وعن المحرم يدّنه الحلال بالدهن الطيب والمحرم لا يعلم ما عليه ؛ قال يغسله أيضاً وليحذر .

١٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن العباس بن معروف ، عن علي بن مهزيار قال : سألت ابن أبي عمير ، عن التفاح والأترج والنبق ومطاطب ريحه ، قال : تمسك عن شحمه وتأكله .

١٧ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسين ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عمار بن موسى ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن المحرم يأكل الأترج ؛ قال : نعم ، قلت : له رائحة طيبة ، قال : الأترج طعام ليس هو من الطيب .

۱۸۔ عددٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألت عن الحناء فقال: إنَّ المحرم ليمسَّه ويدادي به بعيره وما هو بطيب وما به بأس.

۱۹۔ أبو علي الأشعري، عن الحسن بن علي الكوفي، عن العباس بن عامر عن حماد بن عثمان قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: إني جعلت ثوبي إحرام مع أنواب قد جئرت فأجد من ربحها، قال: فانشرها في الرِّيح حتى يذهب ربحها.

## باب

## محرم اور خوشبو

- ۱۔ منہ یا محرم خوشبو استعمال نہ کرے اور نہ تیل اور خوشبودار کھانے سے پرہیز کرے اور خوشبو بھی مت سونگھو اور نہ بدبو دار چیز سونگھو، محرم کے لئے زیبا نہیں کہ وہ خوشبو سے لذت حاصل کرے۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے محرم کسی طرح کی خوشبو محسوس نہ کرے (اور نہ یہ جان سے لذت حاصل کرے اور نہ کسی خوشبو سے اگر خوشبو ہو کسی شے کے سونگھنے پر تو تعقد کرے بہ قدر اپنی حیثیت کے۔ (مرسل)
- ۳۔ فرمایا جو قصداً از عفران کھائے یا ایسی چیز جس میں خوشبو ہو تو اس کو تر بانی دینا ہوگی اور اگر بھول کر کھایا ہے تو اس پر کچھ نہیں اللہ سے معافی مانگے۔ (م)
- ۴۔ منہ یا محرم ناک سے نہ کوئی خوشبو سونگھے نہ بدبو (حسن)
- ۵۔ منہ یا محرم کو کوئی خوشبو کھولنا پڑے تو ناک کو پیرے سے بند کرے۔ (م)
- ۶۔ فرمایا کوئی مصافقہ نہیں اگر مصفا مردہ کے درمیان عطاروں کی دکانوں سے خوشبو کی پسے آئے البتہ اپنی ناک سے سونگھے نہیں۔ (حسن)
- ۷۔ میں نے کہا اگر اشتنان گھاس سے جس میں خوشبو ہو میں بحالت احرام اپنے ہاتھ دھو لوں۔ فرمایا جب تم احرام کا ارادہ کرو تو اپنے زائد راہ پر نظر والوجس کی ضرورت نہ ہو اسے علیحدہ کر لو اور اگر اشتنان سے ہاتھ دھوئے ہیں تو بطور کفارہ اس میں سے دو۔ (م)

- ۸۔ فرمایا اگر کسی مجرم کے پکڑوں کہ خوشبو لگ جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے دھو ڈالے۔ (حسن)
- ۹۔ میں نے کہا میں نے شکم سیرخص (رہ) کھا تا جس میں زعفران ہوا کھا یا بے کمالت احرام، نہر یا جب مناسک حج سے فارغ ہو تو ایک درہم کی گھوڑی خرید کر تصدق کر دو یہی کفارہ ہے جسے تم نہیں جانتے تھے۔ (م)
- ۱۰۔ پوچھا کیا مجرم جس میں شکم سیرخص کھائے فرمایا مجرم کو نہیں چاہیے کہ وہ زعفران مل ہوئی کوئی شے کھائے (حسن)
- ۱۱۔ نہر یا مکروہ ہے مجرم کے لئے زرد فرش یا نیکہ پر سونا۔ (مختلف فیہ)
- ۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کمالت احرام خوشبو کو مس نہ کر د اور نہ اس کھانے کو کھاؤ جس میں زعفران ہو (م)
- ۱۳۔ فرمایا مجرم اشتنان سے ہاتھ نہ دھوئے میرے والد اشتنان ابیض سے ہاتھ دھوئے تھے (یہ ایک قسم کی سفید گاس ہے جس سے ہاتھ دھوئے ہیں)۔ (م)
- ۱۴۔ اگر مفکوره خوشبوؤں کو سونگے تو کوئی حسیق نہیں۔ (م)
- ۱۵۔ میں نے پوچھا مجرم یہ حالت خواب لاعلمی میں خوشبو سونگے لے۔ فرمایا اس پکڑے کو دھو ڈالے اس پر کوئی الزام نہیں، میں نے کہا اگر پاک خوشبو اور میں لگائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کیا خوشبو ہے نہر یا اسے بھی دھوئے اور پرہیز کرے۔ (مجمول)
- ۱۶۔ میں نے پوچھا سبب، لیو، ہر اور ہر اس چیز کے متعلق جس کی خوشبو اچھی ہو فرمایا کھانا سو گھوڑت (م)
- ۱۷۔ میں نے کہا اگر مجرم ناگہانی کھائے اس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے نہر یا اس کا شمار غذا میں ہے خوشبو میں نہیں (موقوف)
- ۱۸۔ میں نے ہندی کے متعلق پوچھا نہر یا مجرم اسے ادھ کے بدن پر ملے وہ خوشبو نہیں اور نہ اس سے کوئی خوت ہے۔ (م)
- ۱۹۔ میں نے کہا۔ میں نے احرام کے پکڑے کو دھوئی دی اور اس کی خوشبو لی نہر یا اس پکڑے کو ہوا میں پلاؤ تاکہ اس کی خوشبو نرا مل ہو جائے۔ (م)

### باب ۱۲

﴿ما یکرہ من الزینۃ للمحرم﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حرب، عن ائیہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: لا تنظر فی المرأة وأنت محرم لأنہ من الزینۃ ولا تکتمل المرأة المحرمة بالسواد إن السواد زینۃ.
- ۲۔ علی، عن ائیہ، عن ابن ائیہ عمیر، عن معاویہ بن عمار قال: قال أبو عبد اللہ



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَا يَنْظُرُ الْمُحْرَمُ فِي الْمَرْأَةِ لِزِينَةٍ فَإِنْ نَظَرَ فَلْيَلْبَسْ .

۳۔ علیؑ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله عن الكحل للمحرم قال : أما بالسواد فلا ولكن بالصبر والحضض .

۴۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن عليؑ، عن أبان، عن أخبره، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا اشتكى المحرم عينيه فليكتحل بكحل ليس فيه مسك ولا طيب .

۵۔ علیؑ، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المحرم لا يكتحل إلا من وجع وقال : لا بأس بأن تكتحل وأنت محرم بما لم يكن فيه طيب يوجد ربحه فأما للزينة فلا .

### باب ۹

## کون سی زینت مکروہ ہے

- ۱۔ فرمایا محرم مرد و عورت کی طرف نظر نہ کرے کہ وہ زینت ہے اور محرم عورت سیاہ سرمہ نہ لگائے کہ وہ زینت ہے (حسن)
- ۲۔ مرد و محرم عورت کی طرف زینت کی نظر نہ دیکھے اور اگر نظر پڑ جائے تو تلبیس کرے۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے پوچھا کیا محرم سرمہ لگائے سیاہ سرمہ فرمایا نہیں چاہے وہ ایلو سے (اور رنگ سے بنایا گیا ہو) (حسن)
- ۴۔ فرمایا جب محرم کی آنکھ میں تکلیف ہو تو وہ ایسا سرمہ لگائے جس میں مشک اور خوشبو نہ ہو۔ (حسن)
- ۵۔ فرمایا محرم سرمہ نہ لگائے مگر جب آنکھ میں درد ہو اور نہ فرمایا اگر سرمہ میں خوشبو نہ ہو تو لگائے ہاں زینت کے لئے نہیں۔ (حسن)

### ﴿ باب ۱۰ ﴾

﴿العلاج للمحرم إذا مرض أو أصابه جرح أو خراج أو علة﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعيل، عن محمد بن الفضيل، عن أبي الصباح الكناني، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا اشتكى المحرم فليتدا و بما

يأكل وهو محرم

٢ - عليٌّ، عن أبيه، عن حماد، عن حريز، عن أخبره، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: مرَّ رسول الله ﷺ على كعب بن عجرة والقمل يتناثر من رأسه وهو محرم فقال له: أتؤذيك هوامك؟ فقال: نعم فأنزلت هذه الآية «فمن كان منكم مريضاً أو به أذى من رأسه ففدية من صيام أو صدقة أو نسك» فأمره رسول الله ﷺ أن يعلق وجعل الصيام ثلاثة أيام والصدقة على ستة مساكين لكل مسكين مدّين والنسك شاة؛ قال أبو عبد الله عليه السلام: وكل شيء من القرآن «أو» فصاحبه بالخيار يختار ماشاء وكل شيء من القرآن «فمن لم يجد كذا فعليه كذا» فلا ولي الخيار.

٣ - عدةٌ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن عبد الله بن يحيى الكاهلي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سأله رجلٌ ضرير البصر: وأنا حاضر فقال: أكتحل إذا أحرمت؟ قال: لا ولم تكتحل؟ قال: إني ضرير البصر فإذا أنا أكتحلت نفني وإذا لم أكتحل ضرني؟ قال: فاكتحل، قال: فإذا أتيت أجعل مع الكحل غيره؟ قال: ماهو؟ قال: أخذخرفتين فأربتهما فأجعل على كل عين خرقه وأعصهما بعصاة إلى فقاي فإذا فعلت ذلك نفني وإذا تركته ضرني قال: فاصنه.

٤ - الحسين بن محمد، عن مكي بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان، عن أخبره، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن رجل تشققت يده ورجلاه وهو محرم أيتداوي؟ قال: نعم، بالسمن والزيت وقال: إذا اشتكى المحرم فليتداو بما يحل له أن يأكله وهو محرم.

٥ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألت عن المحرم بعصر الدمل وربط على القرحة، قال: لا بأس.

٦ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن هشام بن سالم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن خرج بالرجل منكم الخراج أو الدمل فليربطه وليتداويزيت أو سمن.

٧ - أحمد، عن علي بن النعمان، عن سعيد الأعرج قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يكون به شجرة أيدأويها أو يعصمها بخرقه؟ قال: نعم وكذلك القرحة

تكون في الجسد .

۸۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن حماد بن عيسى ، عن عمران الحارثي قال :  
سئل أبو عبد الله عليه السلام عن المحرم يكون به الجرح فيتداوي بدواء فيه زعفران ، قال :  
إن كان الغالب على الدواء فلا وإن كانت الأدوية الغالبة عليه فلا بأس .

۹۔ محمد بن یحیی ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن ناجية ، عن محمد بن علی ، عن مروان بن  
مسلم ، عن سباعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن المحرم يصيب أذنه الریح فیخاف  
أن يمرض هل يصلح له أن يسد أذنيه بالقطن ، قال : نعم لا بأس بذلك إذا خاف ذلك و  
إلا فلا .

۱۰۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن معاوية بن  
وهب ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : لا بأس بأن يعصب المحرم رأسه من الصداغ .

## باب

## علاج محرم

۱۔ اگر محرم کو کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کا علاج کھانے سے کیا جائے (مجموع)

۲۔ حضور مایا رسول اللہ ﷺ کے کعب بن جحرہ کی طوت سے در آسمان لیکر اسے سر سے بھارت احوال میں گری تھیں فرمایا یہ کہنے  
تم کو اذیت دے رہے ہیں انھوں نے کہا ہاں پس یہ آیت نازل ہوئی : ”تم میں سے جو مریض ہو یا اس کے سر میں  
کوئی تکلیف ہو تو اس کا قدر تین روزے ہیں یا صدقہ یا عبادت ، حضرت نے اسے حکم دیا سر منڈوانے کا اور روزہ  
رکھنے کا۔ میں نے کہا دنوں کے روزے اور صدقہ چھ مسکینوں کو ، ہر مسکین کو دو دینار نکال یعنی بکری کی قرانی ابو عبد اللہ ﷺ  
نے فرمایا ہر شے مقرر آن میں ہے اور صاحب حج کو اختیار ہے کہ جو شے صورت چاہے اختیار کرے اور ہر شے مقرر آن میں  
ہے جو ایسا نہ کر سکے وہ ایسا کرے اختیار اولی ہے۔ (موسل)

۳۔ ایک کمزور بیٹائی داسے نے کہا کیا بھارت احرام میں سر نہ لگاؤں ، فرمایا نہیں تو سر نہ کیوں لگاتے اس نے کہا  
نظر کی کڑوری کی وجہ سے ، جب میں سر نہ لگاتا ہوں تو فائدہ دیتی ہے نہیں لگاتا تو نقصان پہنچتا ہے فرمایا تو لگاؤ  
اس نے کہا میں سر نہ کے ساتھ کچھ اور بھی چاہتا ہوں مقرر آیا وہ کیا اس نے کہا کپڑے کی دو گدیاں چاہتا ہوں نا کہ ان کی

- چار تہیں کر کے اپنی دونوں آنکھوں پر رکھ لوں اور باندھ لوں ورنہ مجھے تکلیف ہوگی فرمایا ایسا کرو۔ (حسن)
- ۴۔ ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس کے ہاتھ پاؤں پٹے رہے ہوں اور وہ احرام میں ہو یا وہ علاج کر کے فرمایا ہاں لگی اور تیس سے اور فرمایا جب مجرم کو کوئی شکایت ہو تو غذا سے جو حلال ہو اس کا علاج کرے۔ (م)
- ۵۔ اگر کسی مجرم کے دمل بہتا ہو اور زخم پھٹی جھلی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)
- ۶۔ اگر کسی کے زخم یا دمل سے مواد خارج ہو اور وہ پٹی باندھے تو تیل کا استعمال کر سکتا ہے۔ (م)
- ۷۔ مقبوض و ہبہ جو اوپر گزرا۔ (م)
- ۸۔ اگر زخم بڑھا اور دوا میں زعفران ہو تو اگر دواؤں پر زعفران غالب ہو تو استعمال نہ کریں اور اگر نہ ہو تو کریں۔ (حسن)
- ۹۔ اگر کسی مجرم کے کانوں کو ہوا تکلیف دیتی ہو اور کانوں میں روئی رکھ لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

### باب بیس

بہ (المحرم یحتجم أو یلقظ ظفرًا أو شیئاً منه) ﴿۱﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم یحتجم ؛ قال : لا إلا أن لا یجد بدًّا فلیحتجم ولا یخلق مکان المحجم .

۲۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علی ، عن مثنی بن عبد السلام ، عن زرارة ، عن اُبی جعفر عليه السلام قال : لا یحتجم المحرم إلا أن یخاف علی نفسه أن لا یستطیع الصلاة .

۳۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن مغایہ بن عماد قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم تطول أظفاره أو ینکسر بعضها فیؤذیه ذلک قال : لا یقص منها شیئاً إن استطاع فإن کانت تؤذیه فلیقصها و لیطعم مکان کل ظفر قبضة من طعام .

۴۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن حماد ، عن حریر ، عن اُخبره ، عن اُبی جعفر عليه السلام فی محرم قلم ظفرًا قال : یصدق بکف من طعام ، قال : ظفرین ؛ قال :

كفّين ، قلت : ثلاثة ، قال : ثلاثة أكف ، قلت : أربعة ، قال : أربعة أكف ، قلت : خمسة ، قال : عليه دم يهريقه فإن قصّ عشرة أو أكثر من ذلك فليس عليه إلا دم يهريقه .

٥ - حميد بن زياد ، عن حسن بن محمد بن سماعة ، عن علي بن الحسن بن رباط ، عن هاشم بن المنتقى ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : **إِذَا قُلِمَ الْمَجْرَمُ أَظْفَارُ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَاحِدٌ وَإِنْ كَانَتْهُمَا مَفْرَقَتَيْنِ فَعَلَيْهِ دِمَانٌ** .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل نسي أن يقلّم أظفاره عند إحرامه قال : **يَدْعُمَهَا ، قُلِمَتْ فَإِنْ رَجَلًا مِنْ أَصْحَابِنَا أَفْتَاهُ بِأَنْ يَقْلِمَ أَظْفَارَهُ وَيَعِيدَ إِحْرَامَهُ فَعَل** ، قال : **عَلَيْهِ دَمٌ يَهْرِيْقُهُ** .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : **لَا يَأْخُذُ الْمَجْرَمُ مِنْ شَعْرِ الْحِلَالِ** .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وسهل بن زياد جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن ابن رباب ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : **مَنْ حَلَقَ رَأْسَهُ أَوْ تَفَّ إِطْلَهُ نَاسِيًا أَوْ سَاهِيًا أَوْ جَاهِلًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ فَعَلَهُ مُتَعَمِّدًا فَعَلَيْهِ دَمٌ** .

٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : **إِنْ تَفَّ الْمَجْرَمُ مِنْ شَعْرِ لِحْيَتِهِ وَغَيْرِهَا شَيْئًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَطْعَمَ مَسْكِينًا فِي يَدِهِ** .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن الفضل بن صالح ، عن ليث المرادي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يتناول لحيته وهو محرم فيعبت بها فينتف منها الطّافات يتيقن في يده خطأ أو عمدًا قال : **لَا يَضُرُّهُ** .

١١ - أحمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : **إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ أَوْ لِحْيَتِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَقَطَ شَيْءٌ مِنَ الشَّعْرِ فَلْيَتَصَدَّقْ بِكَفِّينَ مِنْ كَعْلِكَ أَوْ سَوِيْقَ** .

## باب ۱

## محرم کا حجامت کرنا ناخن کٹوانا اور بال ترشوانا

- ۱- میں نے پوچھا اس مجرم کے متعلق جو کچھ لگوائے فرمایا نہیں مگر جب مجبور ہو اور کچھ لگنے کی جگہ بال نہ ہو (حسن)
- ۲- فرمایا مجرم کچھ نہ لگوائے جب تک یہ خوف نہ ہو کہ وہ نماز نہ پڑھ سکے گا۔ (حسن)
- ۳- میں نے اس مجرم کے متعلق پوچھا جس کے ناخن بڑھ گئے ہیں یا کوئی حصہ ناخن کا ٹوٹ گیا ہو اور تکلیف دیتا ہو فرمایا جہاں تک ممکن ہو نہ کاٹے اگر تکلیف زیادہ ہو تو کاٹ دے اور ہر ناخن کے بدلے ایک سٹھی اناج دے۔ (حسن)
- ۴- فرمایا مجرم اگر ناخن کاٹے تو ہر ایک کے بدلے میں ایک ایک سٹھی اناج تصدق کرے اور اگر چار سے زیادہ کاٹے یعنی پانچ تو ایک تشریفانی دے اور دس سے زیادہ کاٹے تو بھی ایک تشریفانی دے (مسن)
- ۵- اگر مجرم ایک ہی جگہ ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹے تو اس پر ایک تشریفانی اور اگر دو جگہ کاٹے تو دو تشریفانیاں (مسن)
- ۶- میں نے پوچھا ایک شخص وقت احرام ناخن قلم کرانا کہوں کیا؟ فرمایا اسے چھوڑو، میں نے کہا ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص نے فتویٰ دیا کہ وہ ناخن ترشولے اور احرام کا اعادہ کرے اس نے ایسا ہی کیا۔ فرمایا اس پر تشریفانی ہے (مسن)
- ۷- فرمایا مجرم کو حلال شرع نہ بڑھنے چاہیں (مسن)
- ۸- فرمایا اگر سر کے بال منڈائے یا بغل کے بال نوچے نسیان سے یا سہو سے یا جہالت سے تب تو اس پر کچھ نہیں اور اگر عمدہ ایسا کرے گا تو ایک تشریفانی کرنا ہوگا۔ (۲)
- ۹- فرمایا اگر کوئی اپنی رائی کے بال بھات احرام تو بچے یا اور جگہ سے تو اس کو چاہیے کہ وہ ایک مسکین کو کھانا دے جو اس کے پاس ہو۔ (حسن)
- ۱۰- میں نے کہا ابک جو نرم اپنی دائرہ سے کھیلتا ہے اور ایک ایک کر کے بال توچتا ہے خطا عا یا عمدہ؟ فرمایا کوئی صورت نہیں۔ (۲)
- ۱۱- اگر کوئی سر کے بال یا دائرہ میں سے اور اس سے کوئی بال گر جائے تو دو روئیاں یا سو صدقہ دے (۲)

## ﴿ باب ۱ ﴾

﴿ المحرم یلقى الدواب عن نفسه ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب، عن أبان، عن أبي الجارود قال: سأل رجل أبا جعفر عليه السلام عن رجل قتل قملۃ وهو محرم قال: بش ما صنع، قال: فما فداؤها؟ قال: لا فداء لها۔

۲۔ علی بن ابراہیم، عن آیہ، عن ابن اُمی عمیر، عن معاویہ بن عمار قال: قلت لأبی عبد اللہ عليه السلام: ما تقول فی محرم قتل قملۃ؟ قال: لاشیء، علیہ فی القمل ولا ینبغی أن یتعمد قتلها۔

۳۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي الوشاء، عن أحمد بن عائد، عن الحسين بن أبي الملاء قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: لا یرمی المحرم القملۃ من ثوبه ولا من جسده متمسداً فإن فعل شيئاً من ذلك فليطعم مكانها طعاماً، قلت: كم؟ قال: كفاً واحداً۔

۴۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن ابن اُمی نجران، عن عبد اللہ بن سنان قال: قلت لأبی عبد اللہ عليه السلام: أ رأیت إن وجدت علی قراداً أو حلماً أطرحهما؟ قال: نعم، وصغار لهما إنيهما رقیبا فی غیر مر قاهما۔

## باب ۲

## جَوْنِ مَارِنَا

- ۱۔ اگر برائت احرام کوئی جوں مارنے تو اس نے بڑا کیا اس پر قدرہ نہیں ہے۔ (۲)
- ۲۔ میں نے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں ایک شخص نے جوں باردی۔ منسرایا اس پر کفارہ تو نہیں لیکن عہدا سے ایسا نہیں کرنا چاہیے قضاء و جھولی
- ۳۔ مجرم کو نہیں چاہیے کہ اپنے کپڑے یا جسم سے جوں نکال کر پھینکے اور قصداً ایسا کرے گا تو ایک مٹی اندج اسے دینا چوگا (۲)
- ۴۔ میں نے پوچھا اگر میں اونٹ کے بدن پر چڑھوں یا دوسرا چڑھے گا کیڑا دیکھوں تو اسے لوہ کر پھینک دوں۔ منسرایا یاں لیکن چھوٹے کپڑے چھوڑ دینے جائیں۔ (۲)

## ﴿باب ٥﴾

﴿ما يجوز للمحرم قتله وما يجب عليه فيه الكفارة﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حرير ، عن أنس ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كل ما خاف المحرم على نفسه من السباع والحيات وغيرها فليقتله فإن لم يردك فلا ترده .

٢ - علي ، عن أبيه ، عن محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أحرمت فاتق قتل الدواب كلها إلا الأفعى والمقرب والفارة فإتبعها توهم السقاء وتحرق على أهل البيت وأما المقرب فإن نبي الله صلى الله عليه وآله مديده إلى الحجر فليستعه عقرب قتال : عليك الله لا يرأتدعين ولا فاجراً ، والعحية إذا أردت أن تقتلها فإن لم تردك فلا تزدها والكلب العقور والسبع إذا أردت أن تقتلها فإن لم يردك فلا تردهما والأسود الغدر فاقته على كل حال وادم الغراب ربيعاً والحدأة على ظهر بعيرك .

٣ - علي ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : يقتل في الحرم والإحرام الأفعى والأسود الغدر وكل حية سوء والمقرب والفارة وهي القويسقة ويرجم الغراب والحدأة رجماً فإن عرض لك لصوص امتنعت منهم .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : يقتل المحرم الزنبور والنسر والأسود الغدر والذئب وما خاف أن يعدوا عليه ، وقال : الكلب العقور هو الذئب .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن محرم قتل زنبوراً قال : إن كان خطأ فليس عليه شيء ، قلت : لا ، بل متعمداً قال : يطعم شيئاً من طعام ، قلت : إنّه أرادني ، قال كل شيء أردك فاقته .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن مشي بن عبد السلام ، عن زرارة ، عن أحدهما عليه السلام قال : سألت عن المحرم يقتل البقرة والبرغوث إذا أراداه ، قال : نعم .



۷۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، وسهل بن زیاد، عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب، عن مسمع، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: اليربوع والقنفذ والضب إذا أماته المحرم فيه جدي والجدي خير منه وإنما قلت هذا كي ينكل عن صيد غيرها.

۸۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن حريز، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن القراد ليس من البعير والحلمة من البعير بمنزلة القملة من جسدك فلا تلقها والى القراد.

۹۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألت عن المحرم يقرّذ البعير قال: نعم ولا يترع الحلمة.

۱۰۔ أحمد، عن علي بن الحكم، عن عبد الرحمن بن العرزمي، عن أبي عبد الله عليه السلام عن أبيه، عن علي عليه السلام قال: يقتل المحرم كل ما خشيته على نفسه.

۱۱۔ أحمد، عن ابن فضال، عن بعض أصحابنا، عن زرارة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس يقتل البرغوث والقملة والبقعة في الحرم.

۱۲۔ أحمد بن محمد، عن أحمد القلانسي، عن أحمد بن الوليد، عن أبيان، عن أبي الجارود قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: حككت رأسي وأنا محرم فومت قملة، قال: لا بأس، قلت: أي شيء تجعل علي فيها؟ قال: وما أجعل عليك في قملة ليس عليك فيها شيء.

### باب

## محرم کے لئے کس کا قتل جایز ہے

۱۔ فرمایا اگر کسی دلدے یا سانپ کا خوت ہو تو محرم اسے قتل کر دے پس اگر وہ کہیں ستانے کا ارادہ نہ کرے تو تم بھی اسے قتل کا ارادہ نہ کرو (موسل)

۲۔ فرمایا بحالت احرام حشرات الارض سے کسی کو نہ مارو سوائے سانپ کچھو اور چوہے کے، کیونکہ جو با پانی خراب کرتا ہے اور

گھروں کو کھو دیتے۔ رہا بچھو تو حضرت رسول خدا نے ایک پتھر اٹھائے گا بھٹہ بڑھایا تو بچھو نے کاٹ لیا آپ نے فرمایا تیرے اوپر خدا کی لعن ہو تجھے نہ نیک دوست رکھے گا نہ بد۔ رہا سانپ اگر وہ تمہاری طرف کانٹے کو بڑھے تو مار ڈالو ورنہ نہیں اور کٹ کھینے کتے کو مار دو اور درندہ جب تمہیں ستلنے کو آئے ورنہ مت مار دو اور کالے ناک کو مار ڈالو ہر حالت میں اور کوئے کو تیر مار دو جبکہ وہ تمہاری پس پشت بول رہا ہو۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حرم میں ہو یا احرام کی حالت میں سانپ کو مار ڈالاجائے اور نہ ہریے کالے ناگوں کو اور ملک سانپ کو اور بچھو کو اور جو ہے کہ وہ تکلیف دہ ہے اور کنسکری مار دو کوئے کو اور تو چنے والے کوئے کو اور اگر چور تمہارے پیچھے ہوں گے تو ان کے لئے برک جاتیں گے۔

۴۔ فرمایا قتل کرو پھر مار گدھ (اور نہ ہریے کالے ناک کو اور بھیرے کو اور جس سے حملے کا خطرہ ہو اور کٹ کھانسا جو مثل بھیرے کے ہو۔) (مہول)

۵۔ میں نے پوچھا اس مجرم کے متعلق جس نے بھڑ مار ڈالی ہو، سنر مایا اگر عدا نہیں ماری تو کوئی حرج نہیں میں نے کہا اگر قعداً ہو فرمایا تو تھوڑا سا کھانا سنے۔ میں نے کہا اگر وہ میرے کانٹے کا ارادہ کرے فرمایا تو مار ڈالو۔ (حسن)

۶۔ اگر مجرم ٹھہرا پسو مارے تو حرج نہیں۔ (م)

۷۔ سنر مایا ہر لون پسو اور گوہ کو اگر کھنڈ مار ڈالے تو ایک بھیرے اور یہ اس لئے کہ وہ ان کے علاوہ کسی اور کا شکار نہ کرے۔ (م)

۸۔ فرمایا چوٹی اونٹ کے اجڑا میں نہیں اور حملہ (ایک قسم کی جوں) اور حملہ (چمڑے کا کیرا) بمنزلہ بھیری جگہ ہے تمہارے جسم میں اسے مت توچو البتہ چمڑی کو علیحدہ کر دو۔ (م)

۹۔ چمڑی کو تو چر دے اور حملہ کو چھوڑ دے۔ (م)

۱۰۔ ہر چیز کو مارے جس سے خطرہ ہو۔ (م)

۱۱۔ کوئی مضائقہ نہیں اگر حرم میں پسو، جوں یا ٹھہر کو مار دے۔ (م)

۱۲۔ اگر سر کھانے میں جوں گر جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (م)

### باب ۹

۱۰ (المحرم یذبح ویحش لدابته) ۱۰

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیم، عن ابن ائیم، عن حماد بن عیسیٰ، عن جریر عن ائیم عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: المحرم یذبح البقر والابل والغنم وکلما لم یصف من الطیر

وما اخلّ للحلال أن يذبحه في الحرم وهو محرّم في الحلّ والحرم .

۲ - محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسین ، عن موسیٰ بن سعدان ، عن عبد اللہ بن القاسم ، عن عبد اللہ بن سنان قال : قلت لأبی عبد اللہ علیہ السلام : المحرم ینحر بعبءه أو یذبح شاته ؟ قال : نعم ، قلت له : یحتشّ لدابّته وعبءه ؟ قال : نعم ، ویقطع ماشاء من الشجر حتی یدخل الحرم فإذا دخل الحرم فلا :

باب

## محرم کا ذبح کرنا

- ۱- فرمایا محرم ذبح کرے گاٹے اونٹ اور بکری اور ہر وہ پرندہ جو ہوا میں اڑتا نہیں دبیہ مرغی اور جن کا ذبح کرنا حلال ہے مقام مل میں ہو یا حرم میں۔ (حسن)
- ۲- میں نے کہا محرم اپنا اونٹ بھڑکے اور اپنی بکری ڈنگ کرے فشر یا یا ہاں میں نے کہا اپنے چوپایہ اونٹ کے لئے پتے بھڑاتے فرمایا ہاں اور احرام سے پہلے درخت سے چوپایہ کاٹے (ظہر)

﴿ بَابُ ۱ ﴾

﴿ آداب المحرم ﴾

- ۱ - محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن الحکم ، عن علی بن ابی حمزہ ، عن ابی بصیر ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : إذا حککت رأسک فحکک حکاک رفیقاً ولا تحکنّ بالاطفاز و لكن بأطراف الأصابع
- ۲ - علی بن إبراهیم ، عن أبیه ، عن حماد ، عن حریر ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : إذا اغتسل المحرم من الجنابة صبّ علی رأسه و یبشّر الشعر بأنامله بعضه من بعض .
- ۳ - محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن بعض أصحابنا ، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : لا بأس بأن یدخل المحرم الحمام ولكن لا یتدلک .
- ۴ - محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسین ، عن محمد بن إسماعیل ، عن حماد بن عیسیٰ

عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ليس للمحرم أن يلبس من دعاه حتى يقضي إحرامه ، قلت : كيف يقول ؟ قال : يقول : يا سعد .

٥ - محمد بن يحيى ؛ وأحمد بن إدريس ، عن محمد بن أحمد ، عن أحمد بن الحسن ، عن عمرو بن سعيد ، عن مصدق بن صدقة ، عن عمار بن موسى ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن المحرم يتخلل ؛ قال : لا بأس .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : المحرم يستاك ؟ قال : نعم ، قلت : فإن أدمى يستاك ؟ قال : نعم هو من السنة ؛ وروي أيضاً لا يستدمي .

٧ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غرواحد ، عن أبان ، عن زرارة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام هل يحك المحرم رأسه ويغتسل بالماء ؟ قال : يحك رأسه ما لم يتعمد قتل ذبابة ولا بأس بأن يغتسل بالماء ويصب على رأسه ما لم يكن ملبداً ، فإن كان ملبداً فلا يفيض على رأسه الماء إلا من الاحتلام .

٨ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن حماد بن عثمان عن أبي عبد الله عليه السلام قال : يكره الإحتباء للمحرم ويكره في المسجد الحرام .

٩ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن حفص بن البختري عن أبي حلال الرازي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته ، عن رجلين اقتتلا وهما محرمان قال : سبحان الله بس ما صنعنا ، قلت : قد فعلا فما الذي يلزمهما ؟ قال : على كل واحد منهما دم .

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن العمري بن علي ، عن علي بن جعفر عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألته عن المحرم يصارع هل يصلح له ؟ قال : لا يصلح له تخافة أن يصيبه جراح أو يقع بهن شعره .

١١ - أبو علي الأشعري ، عن الحسن بن علي الكوفي ، عن المباس بن عامر ، عن عبد الله بن جبلة ، عن عبد الله بن سعيد قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم يعالج دبر الجممل قال : فقال : يلقي عنه الدواب ولا يدميه .

۱۲۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن أحمد، عن أحمد بن الحسن، عن عمرو بن سعید عن مصدق بن صدقة، عن عمار بن موسیٰ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألتہ عن المحرم یكون به العجز فیؤذبه، قال: یحکمه فان سال منه الدّم فلا بأس.

## باب ۹۸

### ادبِ محرم

- ۱۔ محرم کو چاہیے کہ سر کو ناخن سے نہ کھائے بلکہ انگلیوں کے پوروں سے۔
- ۲۔ محرم جب غسل جنابت کرے تو سر پر پانی ڈالے اور انگلیوں سے بالوں میں پہنچائے۔ (حسن)
- ۳۔ حمام میں نہانے کا مضائقہ نہیں لیکن دوسرا بدن طے نہیں۔
- ۴۔ جب تک احرام پورا نہ ہو جائے تلبیہ نہ کرے۔
- ۵۔ محرم کے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔
- ۶۔ پوچھا محرم مسواک کرے فسرایا ہاں۔ میں نے کہا اور انا یعنی ہر روز فسرایا ہاں ایک روایت میں ہے کہ روز نہیں میں نے کہا انا محرم سر کھائے اور پانی سے دھو ڈالے فسرایا سر کو کھائے اور حوں وغیرہ مارنے کا ارادہ نہ ہو پانی سے دھونے میں کوئی مضائقہ نہیں اور سر پر پانی ڈالنے میں بھی اگر وہ گندے ہوئے اور چپکے ہوئے نہ ہوں اگر ایسا ہو تو پانی سر پر نہ ڈالے مگر احتلام کی صورت میں۔ (حسن)
- ۸۔ مکروہ ہے محرم کے لئے پھل چننا خصوصاً مسجد الحرام میں، (حسن)
- ۹۔ اگر بجا آئے احرام دو آدمی قتال کریں تو یہ بہت بڑا کام ہے ان میں سے ہر ایک کو ایک قربانی دینی ہوگی۔ (حسن)
- ۱۰۔ بحالت احرام کشتی نہیں لڑنی چاہیے تاکہ کہیں زخم نہ لگ جائے یا کوئی بال نہ گر جائے۔ (حسن)
- ۱۱۔ ایک محرم اونٹ کی دُبر کا علاج کرتا ہے تو وہ کیرے نکالے خون نہ نکالے۔ (درسن)
- ۱۲۔ اگر کسی کے خارش ہو اور وہ کھائے اور خون نکل آئے تو مضائقہ نہیں۔ (حسن)

## باب ۹۹

۱۔ (المحرم یموت) ❦

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن ابن

أبي حمزة ، عن أبي الحسن عليه السلام في المحرم يموت ، قال : يغسل ويكفن ويغسل وجهه ولا يحنط ولا يمس شيئاً من الطيب .

۳۲۔ محمد ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن يونس بن يعقوب ، عن أبي مریم عن أبي عبد اللہ عليه السلام قال : توفي عبد الرحمن بن الحسن بن عليّ بالأبواء ، وهو محرم ومعه الحسن والحسين وعبد اللہ بن جعفر وعبد اللہ وعبد اللہ ابنا العباس فكفّوه وخمروا وجهه ورأسه ولم يحنطوه ، وقال : هكذا في كتاب عليّ عليه السلام .

۳۳۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن عبد اللہ بن حلال ، عن عبد اللہ ابن جبلة ، عن إسحاق بن عماد ، عن أبي عبد اللہ عليه السلام قال : سألت عن المرأة المحرمة تموت وهي طامث ، قال : لا تمس الطيب وإن کن معها نسوة حلال .

### باب

## محرم کی موت

- ۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے مجرم کی موت کے بارے میں کہ اسے غسل دینا جائے اور اس کا چہرہ ڈھانپ دیا جائے نہ تو حنوط کیا جائے اور نہ کسی خوشبو کا استعمال ہو (۱۴)
- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عبد الرحمن بن الحسن بن علیّ الابوار میں وفات پائی بحالت احرام ان کے ساتھ تھے امام حسنؑ و امام حسینؑ اور عبد اللہ جعفرؑ اور عبد اللہ و عبید اللہ پسران عباسؑ پس انھوں نے ان کو کفنایا اور ان کے چہرے اور سر کو ڈھانپ دیا اور حنوط نہ کیا اور حضرت نے فرمایا کتاب علیؑ میں ایسا ہی ہے۔ (موتی)
- ۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک مجرمہ عورت بحالت حیض مر جاتی ہے فرمایا خوشبو اس سے مس نہ کرو اگرچہ اس کے ساتھ کئی عورتیں ہوں۔ (بحرول)

### روایات

﴿المحضور والمصدود وما عليهما من الكفارة﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن ابن أبي نصر ، عن داود بن

سرحان ، عن عبدالله بن فرقان ، عن حمران ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن رسول الله ﷺ حين صد بالحدبية قصر وأحل ونحر ثم انصرف منها ولم يجب عليه الحلق حتى يقضى النسك فأمّا الماحصور فإمّا يكون عليه التنصير .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وعبد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن معمر انكسرت ساقه أي شيء يكون حاله وأي شيء عليه ؟ قال : هو حلال من كل شيء . قلت : من النساء والنياب والطيب ؟ فقال : نعم من جميع ما يحرم على المحرم ؛ وقال : أما بلغك قول أبي عبدالله عليه السلام : حلتني حيث حبستني لقدرك الذي قدّرت عليّ ، قلت : أصلحك الله ما تقول في الحج ؟ قال : لا بد أن يصح من قابل ، قلت : أخبرني عن المحصور والمصدودهما سواء ؟ فقال : لا ، قلت : فأخبرني عن النبي ﷺ حين صدّه المشركون قضى عمرته ؟ قال : لا ولكنه اعتصر بعد ذلك .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ وعبد بن سماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : المحصور غير المصدود المحصور المريض والمصدود الذي يصدّه المشركون كما ردّوا رسول الله ﷺ وأصحابه ليس من مرض والمصدود تحلّ له النساء والمحصور لا تحلّ له النساء ؛ قال : وسألته عن رجل أحصر فبعث بالهدي قال : يواعد أصحابه ميعاداً إن كان في الحج فمحلّ الهدي يوم التحرف إذا كان يوم التحرف قبض من رأسه ولا يجب عليه الحلق حتى يقضى المناسك وإن كان في عمرة فلينظر فقد ارد دخول أصحابه مكة والساعة التي بعدهم فيها فإذا كان تلك الساعة قصر وأحلّ وإن كان مرض في الطريق بعد ما أحرم فأراد الرجوع رجع إلى أهله ونحر بدنة أو أقام مكانه حتى يبرأ إذا كان في عمرة وإذا برأ فعليه العمرة واجبة وإن كان عليه الحج رجع أو أقام ففاته الحج فإن عليه الحج من قابل ؛ فإن الحسين بن علي صلوات الله عليهما خرج معتمراً فمرض في الطريق فبلغ علياً عليه السلام ذلك وهو في المدينة فخرج في طلبه فأدركه بالسقي وهو مريض بها ، فقال : يا بني ما تشكي ؟ فقال : أشتكي رأسي

فدعا علياً عليه السلام ببذنة فنحمرها وحلق رأسه وردّه إلى المدينة فلمّا بره من وجهه اعتمر  
قلت ، أرايت حين بره من وجهه قبل أن يخرج إلى العمرة حلت له النساء قال ، لا  
تحلّ له النساء حتّى يطوف بالبيت وبالصفا والمروة ، قلت : فما بال رسول الله صلى الله عليه وآله  
حين رجع من الحديبية حلت له النساء ولم يطف بالبيت قال : ليسا صواه كان النبي  
عليه السلام مصدوداً والحسين عليه السلام محصوراً .

٤ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، و سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن  
ابن رعب ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا أحصر الرجل بعث يديه فإذا  
أفاق ووجد من نفسه خفة فليمض إن ظنّ أنّه يدرك الناس فإن قدم مكة قبل أن  
ينحر الهدى فليقيم على إحرامه حتّى يفرغ من جميع المناسك [لا ينحر هديه ولا شيء عليه  
و إن قدم مكة وقد نحر هديه فإنّ عليه الحجّ من قابل أو العمرة قلت : فإن مات  
وهو حرم قبل أن ينتهي إلى مكة ؟ قال : يحجّ عنه إن كانت حجة الإسلام ويستمر إن شاء  
هو شيء عليه .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن  
أبي عبد الله عليه السلام أنّه قال في المحصور ولم يسق الهدى قال : ينسك ويرجع فإن لم يجد  
نعم هدي صام .

٦ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن أبي نصر ، عن مشي ، عن زرارة ،  
عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أحصر الرجل فبعث يديه فإذا رأسه قبل أن ينحر هديه  
فإنّه يذبح شاة في المكان الذي أحصر فيه أو يصوم أو يتصدّق بالصوم ثلاثة أيام و  
الصدقة على ستة مساكين نصف صاع لكلّ مسكين .

٧ - سهل ، عن ابن أبي نصر ، عن رفاعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن  
الرجل يشترط وهو يتوي المتعة فيحصر هل يجزئه أن لا يحجّ من قابل ؟ قال : يحجّ  
من قابل والحاجّ مثل ذلك إذا أحصر ، قلت : رجل ساق الهدى ثمّ أحصر ؟ قال :  
يبعث يديه ، قلت : هل يستنشق من قابل ؟ فقال : لا ولكن يدخل في مثل ما خرج منه .

٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الفضل بن يونس ، عن أبي الحسن عليه السلام قال :



سألتهم عن رجل عرض له سلطان فأخذه ظالماً له يوم عرفه قبل أن يعرف فبعت به إلى مكّة فحبسه فلما كان يوم النحر خلى سبيله كيف يصنع قال : يلحق فيقف به جمع ثم ينصرف إلى منى فيرمي و يذبح ويحلق ولا شيء عليه ، قلت : فإن خلى عنه يوم النحر كيف يصنع قال : هذا مصدود عن الحج إن كان دخل مكّة متمتعاً بالعمرة إلى الحج فليطف بالبيت أسبوعاً ثم يسعى أسبوعاً ويحلق رأسه ويذبح شاة فإن كان مفرداً للحج فليس عليه ذبح ولا شيء عليه .

۹۔ حید بن زیاد ، عن الحسن بن محمد بن سماعة ، عن أحمد بن الحسن الميمنی عن أبان ، عن زرارة ، عن أبي جعفر (علیہ السلام) قال : المصدود یذبح حیث صد ویرجع صاحبه فأتی النساء والمحصور یبعث ببذیه وبعدهم يوماً فإذا بلغ الیہدی أحلّ هذا فی مکانہ ، قلت له : أ رأیت إن ردوا علیه دراهمه ولم یذبحوا عنه وقد أحلّ فأتی النساء ؟ قال : فلیعد و لیس علیہ شیء و لم یسک الآن عن النساء إذا بعث .

## باب

## محصور و مصدور ان کا کفارہ

(اصطلاح فقہاء میں محصور اور مصدور لفظاً ہی ختم کے معنی ہیں مرض کی وجہ سے افعال حج کو تمام نہ کر پانا اور حد کے معنی ہیں دشمنی کی وجہ سے رکعت نام)

- ۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے مدینہ کے موقع پر قصر کیا اور حلق ہو گئے اور نحر کرنے کے بعد بیت اُسے اور جب تک مناسبہ ادا نہ ہو جائیں سر منڈوانہ ہم پر واجب نہیں اور محصور کے اور عورت ہاں گناہ ہے (۱۰) (۱۱)
- ۲۔ میں نے پوچھا ایک مجرم کی پندلی ٹوٹ گئی تو وہ کیا کرے اس پر کیا کفارہ ہے فرمایا وہ محل سے ہر شے سے ، میں نے کہا عورتوں ، خوشبو اور کپڑے سب کا استعمال کرے فرمایا ہاں جو چیزیں مجرم پر حرام ہیں وہ سب حلال ہو جائیں گی ؟ فرمایا کیا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کا یہ قول نہیں سنا یا اللہ تعالیٰ قضا و قدر میں طرح طرح کے کچھ چیزیں سے ، ہاں رکھا ہے اسی طرح ان کو حلال کر دے ۔ میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے حج کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں فرمایا اسے اگلے سال حج کرنا چاہیے میں نے کہا آنحضرتؐ نے کیا کیا جب مشرکوں نے آپ کو روکا تھا کیا آپ نے عمرہ ادا کیا اور کیا نہیں بلکہ اس کے بعد عمرہ بجالا دے (۱۲)

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مخصوص غیر مصدود ہے اور مخصوص مرض ہوتا ہے اور مصدود وہ ہے جس کو مشرکین نے حج سے روکا ہو جیسے کہ رسول اللہ کو روکا تھا اس کا تعلق مرض سے تھا اور مصدود پر حلال ہیں عورتیں لیکن مصدود پر حلال نہیں، میں نے پوچھا ایک شخص مصدود ہے وہ بدی کے ساتھ بھی گیا فرمایا اس کے اصحاب کی میناد کا وعدہ کر لیں اگر وہ شخص حج میں ہے تو بدی کا وقت یوم نحر ہے تو اس کو اپنے سر کے بال کٹوانے چاہیں، سر منڈانا واجب نہیں ہوتا جب تک مناسک حج پورے نہ ہوں اور اگر عمرہ میں ہے تو اسے دیکھنا چاہیے اپنے اصحاب کے مکہ میں داخل ہونے کے وقت کو اور اس گدڑی جس میں انھوں نے وہاں پہنچنے کا وعدہ کیا ہے جب وقت آئے تو قصر کر کے عمل ہو جاؤ اور اگر راستہ میں کچھ احرام باندھا تھا کہ بیمار ہو گیا تو اسے چاہیے کہ اپنے اہل کی طرف لوٹ آئے اور قربانی نحر کرے اور اچھے ہونے تک اپنی جگہ پر رہے اگر عمرہ میں ہوتا تھا تو اسے ہی عمرہ واجب ہوا لائے اور اگر حج کا ارادہ تھا تو اسے اور پھر حج جو حج فوت ہوا ہے وہ اگلے سال بجالائے۔

حسین بن علی علیہ السلام عمرہ کرنے نکلے راستہ میں بیمار ہو گئے حضرت علی کو خبر ملی آپ مدینہ میں تھے آپ ان کی تلاش میں نکلے مقام قیامہ جہاں بیمار ہوئے تھے علیؑ کے پوچھا اسے فرزند کیا شکایت ہے انھوں نے کہا درد سر ہے پس حضرت علیؑ نے قربانی منگوائی اور اسے نحر کیا اور امام حسینؑ کا سر منڈا دیا اور ان کو مدینہ کے آئے جب اچھے ہو گئے تو عمرہ بجالائے عورتیں ان پر حلال ہوئیں تندرست ہو گئے تھے تو عمرہ کے لئے جلتے سے پہلے عورتیں ان کے لئے حلال ہو گئی تھیں فرمایا جب تک طواف بیت اور سعی خانہ کعبہ سے فارغ نہ ہوئے عورتیں ان پر حلال نہ ہوں میں نے کہا رسول اللہؐ کے لئے کیا صورت تھی جب حدیبیہ سے لوٹے۔ فرمایا یہ دونوں صورتیں برابر نہیں، رسول اللہؐ مصدود تھے اور حسینؑ مصدور تھے۔ (حسن)

۴۔ فرمایا امام علیہ باقر علیہ السلام نے کہ جب کوئی بیمار ہو جائے تو اپنی ہدی بھیج دے جب افاقہ ہو جائے اور وہ ہلکا بن محسوس کرے تو چلا جائے اگر یہ خیال ہو کہ وہ ساتھیوں کو پائے گا اگر مکہ میں ہدی کے نحر ہونے سے پہلے پہنچ جائے تو اپنے احرام پر قائم رہے یہاں تک کہ تمام مناسک سے فارغ ہو اور پھر اپنی قربانی نحر کرے اس کے سوا اور کچھ اس پر نہیں اور اگر مکہ میں اس وقت پہنچے جب قربانی ہو چکی ہو تو اس پر حج کر لے اگلے سال یا عمرہ کرنا، میں نے کہا اگر وہ حالت احرام مکہ پہنچنے سے پہلے مر جائے۔ فرمایا اگر حج یا عمرہ اس پر ہو تو اس کی طرف سے کرایا جائے۔

۵۔ فقہر مایا اگر مرض لاحق ہو جائے اور ہدی کو نہیں بھیجا ہے تو مناسک ادا کر کے لوٹ آئے اگر قربانی کے لئے رد و پس یا پس نہ ہو تو روزہ رکھ لے۔ (حسن)

۶۔ فرمایا حضرت نے جب کوئی زمانہ حج میں بیمار ہو جائے اور وہ اپنی قربانی بھیج دے تو اگر قربانی کو نحر کرنے سے

- پہلے اس کے سر میں تکیف ہو تو جن ارکان حج میں وہ بیمار ہو یا ہے ایک بکری ذبح کرے یا صدقہ دے، روزے تین دن رکے اور صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا دینا ہے ہر مسکین کو ایک صاع (دسوا تین سیر) (موقوف)
- ۷۔ فرمایا حضرت نے جب میں پوچھا ایک شخص حج تمتع کی نیت کرتا ہے وہ بیمار ہو جاتا ہے تو کافی ہو گا کہ وہ حج نہ کرے مگر اگلے سال۔ فرمایا اگلے سال حج کرے اور ہرج کرنے والے کے لیے ایسا ہی ہے اگر بیمار ہو جائے۔ میں نے کہا ایک شخص قربانی بھیجے اور پھر بیمار ہو جائے، فرمایا قربانی بھیج دے۔ میں نے کہا تو حج تمتع اگلے سال کرے۔ (ذم)
- ۸۔ میں نے پوچھا اس شخص کے باندے میں ہے بادشاہ بھیجے معاشرہ ہو ایک قالم کو روز عرفہ قبل عرفات میں جانے کے حکم بھیجے اور وہاں قید کرے اور پھر خزانے کو ادا کرے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا وہ حج سے روکا گیا ہے اگر مکہ میں آجئے تو حج تمتع نہ کالائے، سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کرے، سات بار سعی کرے اور سر منڈوا دے اور ایک بکری ذبح کرے اور اگر حج مفرد ہو تو ذبح کی ضرورت نہیں اور اس پر اور کچھ نہیں، فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے صدقہ و ذبح کرے گا جس طرح وہ روکا گیا ہے اور جب اس کا ساتھی لوٹ آئے گا تو عورتوں کے پاس آئے جانا جائز ہو گا اور حضور جب شہر بانی بھیجے دے اور کسی دن کا وعدہ کرے پس اگر شہر بانی اپنی جگہ پہنچ گئی تو یہ اپنی جگہ محل ہو جائے گا۔ میں نے کہا اگر لوگ اس کے پیچھے واپس کریں اور اس کی طرف سے ذبح نہ کریں تو وہ محل ہو جائے گا اور عورتوں کے پاس جائے گا؟ فرمایا وہ اعادہ کرے اور اس کے لئے کوئی اور رکاوٹ نہیں سوائے عورتوں کے پاس جانے کے جب وہ کسی کو قربانی کے لئے بھیجے۔ (دموثی)

### باب ۱۱

﴿المحرم یتزوج و یتطلق و یشترى الجوارى﴾

- ۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْمَحْرَمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يَشْهَدُ النِّكَاحَ وَ إِنْ نَكَحَ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ.
- ۲۔ أَحْمَدُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ رَجَلًا مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِكَاحَهُ.
- ۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ ابْنِ بَكِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ الْمَحْرَمُ إِذَا تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَرُقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَتَعَاوَدَانِ أَبَدًا.

۴۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن صفوان، عن معاوية بن عمار قال: المحرم لا يتزوج فإن فعل فنكاحه باطل.

۵۔ عداة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، و سهل بن زیاد، عن ابن محبوب، عن سماعة بن مهران، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا ينبغي للرجل الحلال أن يزوج محرماً وهو يعلم أنه لا يحل له، قلت: فإن فعل فدخل بها المحرم؟ قال: إن كانا عالمين فإن على كل واحد منهما بدنة وعلى المرأة إن كانت محرمة بدنة وإن لم تكن محرمة فلا شيء عليها إلا أن تكون قد علمت أن الذي تزوجها محرم فإن كانت علمت ثم تزوجته فعليها بدنة.

۶۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن عاصم بن حيد، عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: المحرم يطلق ولا يتزوج.

۷۔ أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن حماد بن عثمان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألت عن المحرم يطلق؟ قال: نعم.

۸۔ أحمد بن محمد، عن البرقي، عن سعد بن سعد، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال: سألت عن المحرم يشتري الجوازي و يبيع؟ قال: نعم.

ہائیک

## مرد محرم کا تزویج کرنا اور طلاق دینا

- ۱۔ فقہر ایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے احرام والا نہ خود نکاح کرتا ہے نہ اس کا نکاح کیا جاتا ہے نہ وہ خطہ کرتا ہے اور نہ نکاح کا گواہ ہوتا ہے اگر وہ نکاح کرے تو باطل ہو جاتا ہے۔ (درسن)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے انصاریں سے ایک شخص نے بھالت احرام نکاح کیا تو رسول اللہ نے اسے باطل قرار دیا۔
- ۳۔ فرمایا اگر بھالت احرام تزویج کرے تو ان دونوں کے درمیان جدائی کرانی جائے گی اور وہ کبھی نکاح نہ کر سکیں گے۔ (مجمول)

- ۴- مجرم نہ نزدیک کرے گا نہ اس کی نزدیک کی جائے گی اگر کرے تو اس کا نکاح باطل ہے (حسن)
- ۵- فہرمایا نہیں لائق ہے مرد کے لئے کہ وہ بحالت احرام شادی کرے ورنہ اس ایک وہ جانتا ہے کہ وہ اس کے لئے حلال نہیں، میں نے کہا اگر کرے اور مجرم دخول بھی کرے۔ فرمایا اگر میاں کو دونوں کو علم تھا تو ہر ایک پر مہربانی کا اونٹ ہے اور عورت پر اگر مجرم ہو تو اونٹ قربانی کا ہے اور اگر مجرم نہ ہو تو اس پر کوئی شے نہیں لگا س مورت میں کہ جانتی ہو کہ جس سے نزدیک کی ہے وہ مجرم ہے اگر جان کر نزدیک کی تو اس صورت میں اس پر مہربانی کا اونٹ ہو گا۔ (موثق)
- ۶- فرمایا مجرم طلاق دے سکتا ہے نکاح نہیں کر سکتا (مؤثق)
- ۷- میں نے پوچھا مجرم طلاق دے سکتا ہے فرمایا ہاں۔ (۴)
- ۸- میں نے پوچھا مجرم کبیز تحریر فرحت کر سکتا ہے فرمایا ہاں (۴)

### باب ۲۱

﴿المعمر ۴ یواقع امرأته قبل ان یقضیٰ مناسکہ او محل یقع علی محرمة﴾

۱- علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد، عن حریر، عن زرارة قال: سألت عن معمر غشی امرأته وهي محرمة، قال: جاهلین أو عالمین؛ قلت: أجهلین فی الوجہین جمیعاً، قال: إن کانا جاهلین استغفرا ربہما ومضیا علی حجبہما و لیس علیہما شیء وإن کانا عالمین فرّق بینہما من المكان الذی أحدنا فیہ و علیہما بدنة و علیہما الحج من قابل فأذا بلغا المكان الذی أحدنا فیہ فرّق بینہما حتی یقضیا نسکھما و یرجعا إلی المكان الذی أصابا فیہ ما أصابا، قلت: فأی الحجّین لهما؛ قال الأولی التي أحدنا فیہا ما أحدنا والأخری علیہما عقوبة .

۲- علی، عن اُبیہ، عن حماد، عن أبان بن عثمان رفعہ إلی أحدہما عليهما السلام قال: معنی یفرّق بینہما أي لا یخلوان وأن یکون معہما ثالث .

۳- علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل ابن شاذان، عن ابن اُبی عمیر؛ و صفوان، عن معاویة بن عمار، عن اُبی عبد اللہ عليه السلام فی

المحرم یقع علی أهله قال : إن كان أفضى إليها فعليه بدنة والحج من قابل وإن لم يكن أفضى إليها فعليه بدنة وليس عليه الحج من قابل ، قال : وسألته عن رجل وقع على امرأته وهو محرم قال : إن كان جاهلاً فليس عليه شيء ، وإن لم يكن جاهلاً فعليه سوق بدنة وعليه الحج من قابل فإذا انتهى إلى المكان الذي وقع به افرق عملهما فلم يجتمعا في خبأ واحد إلا أن يكون معهما غيرهما حتى يبلغ الهدي محله .

۴ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان بن عثمان ، عن زرارة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : رجل وقع على أهله وهو محرم ، قال : أجاهل أو عالم ؟ قال : قلت : جاهل ، قال : يستغفر الله ولا يعود ولا شيء عليه .

۵ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن محرم واقع أهله فقال : قد أتى عظيمًا ، قلت : أفنني ، فقال : استكرهها ، أو لم يستكرهها ؟ قلت : أفنني فيهما جميعاً ، فقال : إن كان استكرهها فعليه بدنتان وإن لم يكن استكرهها فعليه بدنة وعليها بدنة ويفترقان من المكان الذي كان فيه ما كان حتى ينتهيا إلى مكة وعليهما الحج من قابل لا بد منه ، قال : قلت : فإذا انتهيا إلى مكة ففي امرأته كما كانت ؟ فقال : نعم هي امرأته كما هي ، فإذا انتهيا إلى المكان الذي كان منهما ما كان افرقا حتى يحلا فإذا أحلا فقد انقضت عنهما ، فإن أبي كان يقول ذلك .

وفي رواية أخرى فإن لم يقدر على فة فإطعام ستين مسكيناً لكل مسكين مد فإن لم يقدر فصيام ثمانية عشر يوماً وعليها أيضاً كمثلها إن لم يكن استكرهها .

۶ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نصر ، عن صباح الحداد ، عن إسحاق بن عمار قال : قلت لأبي الحسن موسى عليه السلام : أخبرني عن رجل محل وقع على أمة له محرمة ؟ قال : موسراً أو معسراً ؟ قلت : أجبنني فيهما ، قال : هو أمرها بالإحرام أولم يأمرها أو أحرمت من قبل نفسها ؟ قلت : أجبنني فيهما ، فقال : إن كان موسراً وكان عالماً أنه لا ينبتني له ركان هو الذي أمرها بالإحرام فعليه بدنة وإن شاء فرة وإن شاء شاة وإن لم يكن أمرها بالإحرام فلا شيء عليه موسراً كان أو معسراً

و إن كان أمرها وهو معسر فعليه دم شاة أو صيام.

۷۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن هشام بن سالم، عن سليمان بن خالد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألت عن رجل باشر أمراته و هما محرمان ماعليهما؛ فقال: إن كانت المرأة أعانت بشهوة مع شهوة الرجل فعليهما الهدي جميعاً و يفرق بينهما حتى يفرغا من المناسك و حتى يرجعا إلى المكان الذي أصابا فيه ما أصابا و إن كانت المرأة لم تمن بشهوة و استكرهما صاحبها فليس عليها شيء.

### باب

## مناسک ادا کرنے سے پہلے حرم کا جماعت کرنا

- ۱۔ میں نے پوچھا اگر حجرہ بنی بنی سے جماعت کرے تو فرمایا دونوں جاہل مسئلہ ہیں یا عالم، اگر جاہل ہیں تو دونوں اپنے رب سے استغفار کریں اور ایٹاج کریں ان پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر عالم مسئلہ ہیں تو ان دونوں کو مناسک حج ادا کرنے تک الگ الگ رکھا جائے اور وہ لوئیں اس جگہ جہاں معاشرت کی تھی میں نے کہا کفارہ میں دو حج کی کیا صورت ہے فرمایا ایک تو اس واقعہ کی وجہ سے جو عمل میں آیا اور دوسرا اس عمل کی سزا ہے۔ (حسن)
- ۲۔ اور فرمایا جدا رکھے جائے یہ ہے کہ وہ خلوت نہ کر سکیں گے ایک تیسرا آدمی ان کے ساتھ رہے گا۔ (رفع)
- ۳۔ میں نے پوچھا اس حرم کے متعلق جو اپنی زوجہ سے جماعت کرے تو فرمایا اگر وہ عورت کی طرف خور بڑھلے تو اس پر اوٹھ کی قرانی ہے اور اگلے سال بھیج کر نلے ہے اور اگر خود نہیں بڑھا تو اس پر ہر نہ ہے اگلے سال حج نہیں اور دریافت کیا اس کے باسے میں جو بھات احرام اپنی عورت سے جماعت کرے فرمایا اگر جاہل مسئلہ ہے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر جاہل نہیں ہے تو اس پر ت ربانی ہے جائے اگلے سال حج نہیں، پ، جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں جماعت کی تھی تو دونوں ایک جگہ میں جگہ نہ ہوں گے اور ان کے ساتھ ایک تیسرا آدمی رہے گا جب تک قرانی اپنی فکر پر نہ پہنچ جائے۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے بھات احرام اپنی عورت سے جماعت کی تو فرمایا وہ جاہل تھا یا عالم، میں نے کہا جاہل منسایا اللہ سے استغفار کرے اور پھر اپنا ذکر کرے اس پر کفارہ کچھ نہیں۔ (رفع)
- ۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس حرم کے متعلق پوچھا جو اپنی زوجہ سے معاشرت کرے تو فرمایا اس نے گناہ عظیم کیا میں

نے کہا آپ مجھے فتویٰ دیجئے۔ فرمایا مجھ سے ہوں مردے عورت کو مجبور کیا ہو گا۔ میں نے کہا دونوں کے متعلق حکم فرمائیے۔ فرمایا اگر مرد نے اسے مجبور کیا ہے تو اس پر دو قربانیاں ادھ کی ہیں اور اگر مجبور نہیں کیا ہے تو ایک ادھ کی قربانی مرد پر ہے اور ایک کی عورت پر۔ اور وہ دونوں اس مقام پر جدا رکھے جائیں جہاں جماع کیا تھا یہاں تک کہ وہ حکم پہنچیں پھر ان دونوں کو اگلے سال حج کرنا ضروری ہو گا۔ میں نے کہا مکہ پہنچ کر عورت دہیسی ہو جائے گی جیسی تھی فرمایا اب جب وہ اس جگہ پر پہنچیں جہاں یہ واقعہ ہوا تھا تو مکمل ہونے تک الگ رہیں جب وہ مکمل ہو جائیں تو ان دونوں کا معاملہ پورا ہو گیا میرے والد نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ (۲)

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اس پر قادر نہ ہو تو سارے مسکینوں کو کھانا دے ہر مسکین کو ایک مد اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو تیرہ دن روزے رکھے۔

۴۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص نے اپنی جرئت سے جماع کیا فرمایا وہ مالدار ہے یا محتاج میں نے کہا دونوں کے متعلق فرمائیے فرمایا کیا اس نے احرام کا حکم دیا تھا یا نہیں یا وہ کینز بافتیا خود مجرم ہوئی۔ فرمایا مجھے دونوں صورتوں میں جواب دیجئے، فرمایا اگر وہ مالدار ہے اور واقف مسئلہ ہے تو اسے ایسا کرنا نہیں چاہیے تھا اور اگر اس احرام کا حکم دیا تھا تو اس کا کفارہ ایک ادھ کی قربانی ہے اگر چاہے تو گائے کی بے سے اور اگر احرام کا حکم نہیں دیا تو کوئی کفارہ نہیں چاہے مالدار ہو یا غریب اور اگر حکم دیا ہے اور غریب ہے تو اس پر ایک قربانی ہے بکری کی یا بچہ روزہ کے اتون میں سے پوچھا ایک شخص نے مباشرت کی اپنی عورت سے اور وہ دونوں مجرم تھے تو ان پر کیا کفارہ ہے فرمایا اگر عورت نے مرد کی خواہش کے ساتھ اپنی خواہش بھی ظاہر کی تو دونوں پر ایک ادھ کفارہ ہے اور ان دونوں کو مناسک حج ادا کرنے تک علیحدہ رکھا جائے گا جب تک وہ مقام مباشرت تک واپس آئیں اور اگر عورت نے اس خواہش میں مرد کی مدد نہیں کی اور مرد نے اسے مجبور کیا تو عورت پر کچھ نہیں۔ (۳)

### ﴿باب ۱﴾

﴿المحرم یقبل امرأته وینظر الیها بثھوة أو غیر شھوة﴾

﴿أو ینظر الی غیرھا﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن أبیه؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبی عمیر؛ و صفوان بن یحیی، عن معاویہ بن عمار، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: سألتہ عن محرم نظر إلی امرأته فأمنی أو أمدنی وهو محرم؛ قال: لا شیء علیہ ولكن لیفتسل



ويستغفر ربّه وإن حملها من غير شهوة فأمنى أو أمدى فلا شيء عليه وإن حملها أو مستها بشهوة فأمنى أو أمدى فعليه دم ، وقال في المحرم ينظر إلى امرأته ويتزلفها بشهوة حتى ينزل ، قال : عليه بدنة .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألت عن المحرم يضع يده من غير شهوة على امرأته ، قال : نعم يصلح عليها خمارها ويصلح عليها ثوبها وعملها ، قلت : أفيستأجرها وهي محرمة ؟ قال : نعم ، قلت : المحرم يضع يده بشهوة ؟ قال : يهريق دم شاة ، قلت : فإن قبّل ؟ قال : هذا أشدّ ينحر بدنة .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن رجل قبّل امرأته وهو محرم ، قال : عليه بدنة وإن لم ينزل وليس له أن يأكل منها .

٤ - سهل بن زياد ، عن محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن ابن رئاب ، عن مسمع أبي سيار قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام : يا أبا سيار إن حال المحرم ضيقة فمن قبّل امرأته على غير شهوة وهو محرم فعليه دم شاة ومن قبّل امرأته على شهوة فأمنى فعليه جزور ويستغفر ربّه ومن مسّ امرأته بيده وهو محرم على شهوة فعليه دم شاة ومن نظر إلى امرأته نظر شهوة فأمنى فعليه جزور ومن مسّ امرأته أو لاذ بها من غير شهوة فلا شيء عليه .

٥ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن عبدالرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المحرم يعبت بأهله حتى يمضي من غير جماع أو يفعل ذلك في شهر رمضان ماذا عليهما ؟ قال : عليهما جميعاً الكفارة مثل ما على الذي يجامع .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عمر بن عثمان الغضائري ، عن صباح الحداد ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : ما تقول في محرم عبت بذكره فأمنى ؟ قال : أرى عليه مثل ما على من أتى أهله وهو محرم بدنة والحج

من قابل .

۷۔ ابو علی الأشعریؒ ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل نظر إلى ساق امرأة فامتنى ، قال : إن كان موسراً فعليه بدنة وإن كان بين ذلك فبقرة وإن كان فقيراً فشاة ، أما إنني لم أجعل ذلك عليه من أجل الماء ولكن من أجل أنه نظر إلى ما لا يحل له .

۸۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن معاذ بن عمار ، فی معمر نظر إلى غیر اہله فأنزل قال : علیہ دم لأنہ نظر إلى غیر ما یحل له وإن لم یکن أنزل فلیتق الله ولا یعد ولیس علیہ شیء .

۹۔ أحمد بن محمد ، عن محمد بن أحمد النہدیؒ ، عن محمد بن الولید ، عن أبان بن عثمان ، عن الحسن بن حماد قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المحرم یقبل أمه ، قال : لا بأس هذه قبلہ رحمة إنما یکره قبلہ الشهوة .

۱۰۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن وهيب بن حفص ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل یسمع كلام امرأة من خلف حائط وهو محرم فتشمس حتى أنزل قال : لیس علیہ شیء .

۱۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسن ، عن أحمد بن محمد بن اُبی نصر ، عن سماعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام فی المحرم تمنعت له المرأة الجميلة الخلفة فیمنی ، قال : لیس علیہ شیء .

بَابُ

محرم کا بوسہ لینا

۱۔ میں نے کہا ایک محرم سے اپنی عورت کو دیکھا اس کا منی یا مڈی نکل آئی۔ مشرما یا اس پر کچھ نہیں لیکن منی کے اندر اپنے رب سے استفادہ کرے اور اگر اسے بدن شہوت اٹھایا اور منی یا مڈی نکل جائے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور

- ۱۔ اگر از روئے شہوت اٹھایا ہو اور منی یا مذی نکل گئی تو اسے قربانی کرنا ہوگا اور جو اپنی عورت کو خواہش سے دیکھے اور عورت کو انزال ہو جائے اور اسے بھی تو اس کو ایک اونٹ قربانی دینا ہوگا۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو بغیر شہوت اپنی عورت پر ہاتھ رکھے فرمایا ہاں اس کی اور صفی یا کپڑا یا نعل درست کرنے کے لئے چھو سکتا ہے۔ میں نے کہا ایسی صورت میں بھی جبکہ عورت تجرمہ ہو فرمایا ہاں میں نے کہا جرم مرد اگر شہوت کے ساتھ نہ اپنا ہاتھ رکھے فرمایا ایک بکری ذبح کرنا ہوگی میں نے کہا بوسہ لے فرمایا یہ تو زیادہ سخت ہے ایک اونٹ خر کرے (حسن)
- ۳۔ میں نے کہا بحالت احرام اپنی عورت کا بوسہ لے فرمایا اس پر ایک اونٹ ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور وہ اس قربانی کا گوشت نہ کھائے گا۔ (من)
- ۴۔ فرمایا ابو سنیار رحمہ اللہ کہ حال تنگ ہے جو اپنی عورت کا بغیر شہوت بوسہ لے بحالت احرام تو کیا ہو فرمایا اس کا کفارہ ایک بکری کی قربانی ہے اور جو شہوت سے بوسہ لے اور منی نکل آئے تو اس کو ایک اونٹ قربان کرنا ہوگا اور اگر بدون شہوت ہے تو کچھ نہیں۔ (م)
- ۵۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے کہا ایک شخص اپنی بی بی سے چھید چھاڑ کر رہا ہے اور اس کی منی نکل آتی ہے بغیر جماع یا بی بی وہ رمضان میں کرتا ہے فرمایا ان دونوں کا کفارہ وہی ہے جو جماعت کرنے کا ہوتا۔ (م)
- ۶۔ میں نے پوچھا اگر کوئی اپنے عضو تناسل پر بحالت احرام مشت زنی کرے اور منی نکل آئے فرمایا اس کا وہی کفارہ ہے جو اپنی بی بی سے جماعت کرنے کا ہے اور وہ ایک اونٹ ہے قربانی کا اور اگلے برس حج۔ (حسن)
- ۷۔ میں نے کہا اگر ایک شخص کسی عورت کی پینڈی دیکھے اور اس کی منی نکل جائے فرمایا اگر والد ارہ ہے تو ایک اونٹ کفارہ میں ذبح کرے اگر درمیانی حیثیت کا ہے تو گائے اور فقیر ہے تو بکری قربانی کرے۔ میں منی نکلنے کو وجہ فساد نہیں دیتا بلکہ اس وجہ سے کہ اس نے اس عورت کی ساق کو دیکھا کیوں جو اس کے لئے حلال نہ تھی۔ (م)
- ۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے بغیر عورت پر نگاہ ڈالی اور اسے انزال ہو گیا فرمایا ایک قربانی ہے اس نے کیوں نامعہرم عورت پر نظر کی اور انزال نہ ہو تو اللہ سے ڈرے اور پھرایا نہ کرے۔ (حسن)
- ۹۔ میں نے کہا کوئی شخص اپنی ماں کو بوسہ دے فرمایا کیا مضائقہ ہے یہ تو رحمت کا بوسہ ہے نہ کہ شہوت کا۔ (متفق علیہ)
- ۱۰۔ اگر کوئی بحالت احرام پس دلوارے کسی عورت کا کلام سنے اور شہوت غالب ہو اور انزال ہو جائے۔ فرمایا اس پر کچھ نہیں۔ (من)
- ۱۱۔ فرمایا اگر کوئی خوبصورت عورت اس کی مدح کرے اور اسے انزال ہو جائے تو اس پر کچھ نہیں۔ (م)

### باب ١٠

\*(المحرم يأتي أهله وقد قضى بعض مناسكه)\*

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيوب الخزاز ، عن سلمة بن حرز قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل وقع على أهله قبل أن يطوف طواف النساء قال : ليس عليه شيء ، فخرجت إلى أصحابنا فأخبرتهم فقالوا : انتكاه ، هذا ميسر قد سأله عن مثل ما سألت فقال له : عليك بدنة ، قال : فدخلت عليه فقلت : جعلت فداك إنني أخبرت أصحابنا بما أجبتني فقالوا : انتكاه هذا ميسر قد سأله عما سألت فقال له : عليك بدنة ، فقال : إن ذلك كان بلغه فهل بلغك ؟ قلت : لا قال ليس عليك شيء .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن أبي خالد التميمي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل وقع على امرأته يوم النحر قبل أن يزور ، قال : إن كان وقع عليها بشهوة فعليه بدنة وإن كان غير ذلك فبقرة ، قلت : أو شاء ؟ قال : أو شاء .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن متمتع وقع على أهله ولم يزور ، قال : ينحر جزوراً وقد خشيت أن يكون قد نكح حجة إن كان عالماً وإن كان جاهلاً فلا شيء عليه . وسألت عن رجل وقع على امرأته قبل أن يطوف طواف النساء قال : عليه جزور سمينة وإن كان جاهلاً فليس عليه شيء ، قال : وسألت عن رجل قبل امرأته وقد طاف طواف النساء ولم تطف هي قال : عليه دم يهرقه من عنده .

٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيسى ابن القاسم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل واقع أهله حين ضجتي قبل أن يزور البيت ، قال : يهرق دماً .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا واقع المحرم امرأته قبل أن يأتي المزدلفة فعليه الحج من قابل .

۶۔ عددۃ من أصحابنا ، عن أحدین محمد ، وسهل بن زیاد ، عن ابن محبوب ، عن ابن رباب ، عن حمران بن أعین ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألت عن رجل كان عليه طواف النساء وحده فطاف منه خمسة أشواط ثم غمزه بطنه فخاف أن يبدده فخرج إلى منزله فنفض ثم غشي جاريته ، قال : يغتسل ثم يرجع فيطوف بالبيت طوافين تمام ما كان قد بقي عليه من طوافه ويستغفر الله ولا يعود وإن كان طاف طواف النساء فطاف منه ثلاثة أشواط ثم خرج فغشي فقد أفسد حجته وعليه بدنة فيغتسل ثم يعود فيطوف أسبوعاً .

۷۔ ابن محبوب ، عن عبد العزيز العبدی ، عن عبيد بن زرارة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت أسبوعاً طواف الفريضة ثم سقى بين الصفا والمروة أربعة أشواط ثم غمزه بطنه فخرج فقضى حاجته ثم غشي أهله . قال : يغتسل ثم يعود فيطوف ثلاثة أشواط ويستغفر ربه ولا شيء عليه ؛ قلت : فإن كان طاف بالبيت طواف الفريضة فطاف أربعة أشواط ثم غمزه بطنه فخرج فقضى حاجته فغشي أهله ، فقال : أفسد حجته وعليه بدنة ويغتسل ثم يرجع فيطوف أسبوعاً ثم يسمى ويستغفر ربه ، قلت : كيف لم تجعل عليه حين غشي أهله قبل أن يفرغ من سعيه كما جعلت عليه هدياً حين غشي أهله قبل أن يفرغ من طوافه ، قال : إن الطواف فريضة وقية صلاة والسمي سنة من رسول الله صلى الله عليه وآله ، قلت : أليس الله يقول : « إن الصفا والمروة من شعائر الله » قال : بلى ولكن قد قال فيهما : « ومن تطوع خيراً فإن الله شاكر عليم » فلو كان السمي فريضة لم يقل : فمن تطوع خيراً .

۸۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن علي بن يقطين ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن رجل قال لاسرائة أول جاريته بعد ما خلق فلم يطف ولم يسع بين الصفا والمروة : أطرحي ثوبك ونظري إلى فرجها ، قال : لاشي عليه إذا لم يكن غير النظار <sup>(۱)</sup> .

باجای

بعض مناسک واکرنے کے بعد وجہ سے ہم بستر ہو

۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی زور سے جماعت کہ قبل طواف نہ رہا لانے کے۔ فرمایا اس پر کچھ نہیں، میں نے اپنے

اصحاب سے یہ خبر بیان کی انھوں نے کہا اپنے کو اس سے بچا یہ میسر نہ ہو تو ہے یہی سوال اس نے کیا تھا تو فرمایا تھا تیرے اوپر ایک بدنہ ہے میں حضرت کے پاس پھر آیا اور یہ واقعہ بیان کیا۔

حضرت نے فرمایا اس کو یہ مسئلہ معلوم تھا اس لئے وہ یہ حکم دیا تھا کیا تم کو بھی معلوم تھا۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا بس تو تم پر کوئی کفارہ نہیں۔ (مجمول)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے جماع کیا اپنی عورت سے یومِ تحریل طوافِ زیارت، فرمایا اگر یہ جماع باشبہوت تھا اور عالمِ مسئلہ تھا تو اس پر ایک بدنہ ہے اور اگر ایسا نہ تھا تو ایک گاسے ہے۔ میں نے کہا یا بکری، انت رایا یا بکری (م)

۳۔ میں نے پوچھا کہ حج تمتع کرنے والے نے اپنی عورت سے جماع کیا اور طوافِ زیارت بجا نہ لایا فترا یا وہ اونٹ نحر کرے اور مجھے خوف ہے اس کا کہ اگر عالمِ تھا تو اس کا حج فاسد ہوا اور اگر جاہل تھا تو کچھ نہیں، میں نے پوچھا اگر قبل طوافِ نحر جماعت کی فترا یا اس کا کفارہ ہوتا تا وہ اونٹ ہے اور اگر جاہل مسئلہ ہے تو اس پر کچھ نہیں، میں نے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو بوسہ دے اور اس نے طوافِ نحر کر لیا ہے مگر عورت نے نہیں کیا۔ فترا یا اس پر اپنے خرچ سے قربانی کرنا ہے (م)

۴۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص نے جماع کیا اپنی عورت سے قبل اس کے کہ وہ بیت اللہ کی زیارت کرے انت رایا قربانی کرے۔ (م)

۵۔ فرمایا جو حرمِ اپنی عورت سے جماع کرے قبل مزدلفہ میں آنے کے تو اس کو اگلے سال حج کرنا ہوگا۔ (حسن)

۶۔ میں نے کہا ایک شخص پر طوافِ نحر نفل تھا اس نے پانچ چکر لگائے کہ اس کے پیٹ میں کھلی ہوئی، اسے خوف ہو کہ پاخانہ نکل نہ جائے وہ اپنے گھر آیا حاجت رفع کی پھر اسے نذر دینی نے ڈھانپ دیا۔ فرمایا وہ غسل کرے اور واپس ہو کر خانہ کعبہ کے باقی چار طواف ہیں وہ پڑے کرے اور اللہ سے استغفار کرے اعادہ نہ کرے اور اگر طوافِ نحر کر رہا ہو اور تین طواف کر چکا ہو اور ڈھانپ دیا جائے تو حج ناقص ہو اس پر ایک بدنہ ہے غسل کرے اور واپس آکر ساتواں طواف کرے (حسن)

۷۔ میں نے کہا ایک شخص نے بیت اللہ کے سات طواف کر لئے اور صفاء و مردہ کے درمیان چار بار ستر کر چکا تھا کہ رفع حاجت کی ضرورت ہوئی وہ وہاں سے نکلنا اور رفع حاجت کی اس کی بی بی نے اس پر کپڑا ڈال دیا۔ فرمایا وہ غسل کرے پھر جائے اور باقی تین چکر لگائے اور اپنے رب سے استغفار کرے اور اس پر کچھ نہیں، میں نے کہا اگر بیت کا طوافِ فریضہ کر رہا ہو اور چار طواف کے بعد یہ صورت پیش آئے فترا یا اس کا حج ناقص ہے اس پر ایک بدنہ دینا لازم ہے پھر غسل کرے جائے اور ساتواں طواف کرے پھر ستر کرے اور اللہ سے استغفار کرے۔ میں نے کہا پہلے حکم میں اور

اس میں اختلاف کیوں ہے فرمایا طواف فریضہ ہے اس میں نماز ہے اور سی سنت رسول اللہ ہے (۴)  
 میں نے کہا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ مضاف و مردہ اللہ کے شعائر میں ہے نہ فرمایا ہاں نہ فرمایا ہے لیکن ان کے  
 بائیں میں یہ بھی تو کہا ہے کہ جو خوشی نیک کرے تو اللہ شکر گزار اور جاننے والا ہے اگر سی فریضہ ہوتی تو یہ  
 نہ فرماتا۔ ومن تطوع خیراً۔ (۵)  
 ۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے سر مردہ اٹے کے بعد بغیر طواف کئے اور صفا و مردہ کے درمیان بغیر سعی کئے اپنی  
 عورت یا لونڈی سے کہا کہ کپڑے اتار اور اس کی مشرگاہ پر نظر کرے۔ نہ فرمایا اگر اس کے سوا کوئی اور امر  
 نہ ہو تو اس پر کوئی کفارہ نہیں (۶)

### بابوا فی الصید ۱۰/۵

#### بابا فی

❦ (النہی عن الصيد وما یصنع به اذا أصابه المحرم والمحل) ❦

❦ (فی الحل و الحرم) ❦

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن أبیہ ؛ و محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد جمیعاً ، عن  
 ابن أبی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال : لا تستحل من  
 من الصيد وأنت حلال فی الحرم ولا تدکن علیہ محلاً ولا حرماً فیصطادوہ  
 ولا تشر إلیہ فیستحل من أهلك فإن فیہ فداء لمن تعمدہ .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن أبیہ ؛ و محمد بن إسماعیل ، عن الفضل بن شاذان جمیعاً ،  
 عن ابن أبی عمیر ، عن حفص بن البختري ، عن منصور بن حازم ، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام  
 قال : المحرم لا یدل علی الصيد فإن دل علیہ فقتل فقیلہ الفداء .

۳۔ ابن أبی عمیر ؛ و صفوان بن یحیی جمیعاً ، عن معاویہ بن عمار ، عن أبی عبد اللہ  
علیہ السلام قال : لا تأکل من الصيد وأنت حرام وإن کان [الذي] أصابه محل أو ایس علیک  
 فداء ما أنتیہ بجماله إلا الصيد فإن علیک فیہ الفداء بجمول کائنات و بعد

۴۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبی نصر ، عن أبی الحسن الرضا  
علیہ السلام قال : سألتہ عن المحرم یصيد الصيد بجماله ، قال : علیہ کفارة ، قلت : فأتہ

أصابه خطأ ، قال : و أي شيء الخطأ عندك ، قلت : يرمي هذه النخلة فيصيب نخلة أخرى ، قال : نعم هذا الخطأ وعليه الكفارة ، قلت : فإنه أخذ طائراً متعمداً فأذبحه وهو عرم ، قال : عليه الكفارة ، قلت : أأست قلت : إن الخطأ والجهالة والعمد ليسوا بسوا ، فلا شيء ، بفضل المتعمد الجاهل والغاطي ، قال : إنه أثم ولنب بدينه .

٥ - عذبة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وأحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن مسمع بن عبد الملك ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا رمى المحرم صيداً فأصاب اثنين فإن عليه كفارتين جزأهما .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية ابن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا أصاب المحرم الصيد في الحرم وهو عرم فإنه ينبغي له أن يدفعه ولا يأكله أحد وإذا أصابه في الحل فإن الحلال يأكله وعليه هو الفداء .

٧ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : رجل أصاب من صيد أصابه محرم وهو حلال ، قال : فليأكل منه الحلال وليس عليه شيء ، إنما الفداء على المحرم .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز بن عبد الله ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن لعموم الوحش تهدي إلى الرجل ولم يعلم صيدها ولم يأمر به أيا كلة ؟ قال : لا ، قال : وسألت أيا كلة قديد الوحش عرم ؟ قال : لا .

٩ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن جليل قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الصيد يكون عند الرجل من الوحش في أهله أو من الطير يحرم وهو في منزله ، قال : لا بأس لا يضرك .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : ما وطنته أو وطنته بغيرك وأنت عرم فمليك فداؤه ، وقال : أعلم أنه ليس عليك فداء شيء ، أتيت وأنت جاهل به وأنت عرم في حجك ولا في عمرتك إلا الصيد فإن عليك فيه الفداء بجهالة كان أو بعد .



۱۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن النوفلی، عن السکونی، عن جعفر، عن  
آبائہ علیہ السلام قال: قال امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ فی المحرم یصیب الصيد فیدمہ ثم  
یرسلہ قال: علیہ جزاؤہ.

## باہنہ شکار

- ۱۔ فرمایا حضرت نے شکاری کوئی صورت بھی حلال نہیں بحالت احرام اور بھل ہونے کی صورت میں بھی حرام میں  
شکار کی اجازت نہیں اور نہ رغبت دلاؤ اس کی طرف خواہ محل ہو یا محرم ہو کہ لوگ شکار کریں اور نہ اس کا  
شورہ دو ورنہ تمہاری وجہ سے حلال سمجھا جائے گا جو قصداً شکار کرے گا قرا سے قذیرہ دینا ہوگا۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے احرام کی حالت میں شکاری رہنمائی نہ کرے اور اگر کی اور جانور قتل ہو گیا تو قذیرہ دینا  
لازم ہوگا۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بحالت احرام شکار کئے ہوئے جانور کا گوشت بھی نہ کھاؤ اگرچہ محل میں ہے شکار کیا  
ہو۔ اگر جہالت سے کھالیا ہے تو خیر لیکن شکار کر کے پر خواہ جہالت سے ہو یا عمداً قربانی ضرور دینی ہوگی۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے کہا مجرم جہالت سے شکار کرے فرمایا اس پر کفارہ ہے میں نے کہا اگر غلطی سے جانگے فرمایا غلط سے کھلے  
میں نے کہا ایک شخص ایک درخت پر تیرہ بھینکتا ہے اور وہ دوسرے درخت پر جا لکھتے فرمایا ہاں یہ خطاب ہے۔ اور  
اس پر کفارہ ہے میں نے کہا اگر وہ قصداً جانور کو بزدل کر دے بحالت احرام۔ فرمایا اس پر کفارہ ہے میں نے کیا  
آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ غلط، جہالت اور عمدہ برابر نہیں پس کیا چیز میں زیادتی رہی عمدہ کر کے والے کو ایک جاہل و غافل  
پر فرمایا وہ گنہگار ہے اور اپنے دین سے کھینچا ہے۔
- ۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر کوئی ایک شکار کو تیرا سے اور اس کی زد میں دو جانور آجائیں تو ان  
کے بدلے دو کفارے ہوں گے۔ (حسن)
- ۶۔ فرمایا اگر حرم میں کوئی مجرم شکار کرے تو چاہیے کہ اسے دفن کرے اور کوئی اسے نہ کھائے اور اگر مقام محل میں  
شکار کیا تو بغیر احرام والا کھا تو سکے گا مگر اس کو قربانی دینا ہوگی۔ (حسن)
- ۷۔ فرمایا اگر کوئی اس شکار کو کھائے جس کو مجرم نے شکار کیا ہو تو وہ حلال ہے اس پر مجرم نہیں ہے اور اس پر

- کوئی کفارہ نہیں، کفارہ تو حج پر ہے۔ (حسن)
- ۸۔ میں نے حضرت سے کہا کہ وحشیوں کے گوشت کے متعلق جو کسی کو بدیر پیچھے اور نہ بتائے اسے کر یہ شک ہے اور اس نے حکم بھی نہیں دیا۔ آیا وہ اسے کھائے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا کیا عسرم وحشی جانور کا گوشت کھائے فرمایا نہیں۔ (م)
- ۹۔ میں نے کہا ایک شخص کے اہل کے پاس وحشی جانور کا گوشت ہے یا پرندہ کا ہے اور وہ اپنے گھر میں ہو تو کھائے نہ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)
- ۱۰۔ نہ فرمایا جس گھاس کو تو رندے یا تیرا اونٹ، بحالت احرام تو کچھ پر اس کا کفارہ ہے اور نہ فرمایا جان لے کر تیرے اوپر کوئی کفارہ نہیں اگر نادانستگی میں ہو جبکہ حج کا احرام ہو اور نہ تیرے عمرہ میں مگر شکار کر اس پر تو کفارہ ہو ہی جائے گا چاہے جہالت سے ہو یا عمداً۔ (م)
- ۱۱۔ نہ فرمایا امیر المؤمنین نے اگر بحالت احرام شکار کرے اور خون اس کے بدن سے نکل رہا ہو اور اس کو پونہی چھوڑ دے تو اس کو کفارہ دینا ہو گا۔ (حسن)۔

### ﴿باب﴾

﴿المحرم يضطر إلى الصيد والميتة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الخلیف، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: سألت عن المحرم يضطر فيجد الميتة والصيد أیہما يأكل؟ قال: يأكل من الصيد ما يحب أن يأكل من ماله؛ قلت: بلی، قال: إنما عليه الفداء فليأكل وليفده.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن یونس بن یعقوب قال: سألت أبا عبد اللہ ؑ عن المضطر إلى الميتة وهو يجد الصيد قال: يأكل الصيد؛ قلت: إن الله قد أحل له الميتة إذا اضطر إليها ولم يحل له الصيد؛ قال: تأكل من مالك أحب إليك أو من فیتة؛ قلت: من مالي؛ قال: هو مالك لأن عليك فداء؛ قلت: فإن لم يكن عندي مال؛ قال: تقتضی إذا رجعت إلى مالك.

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن شہاب، عن

ابن بکر؛ وذراة، عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل اضطر إلى ميتة وصيد وهو عزم، قال: يأكل الصيد ويفدي.

### بَابُ

## بِحَالَتِ احْرَامِ شَكَارٍ يَأْمُرُ دَارَ كِي طَرَفٍ مَضْطَرَّ هُوَا

- ۱- میں نے پوچھا اگر تم اگر مضطر ہو اور وہ مردار یا شکار پالے تو ان میں سے کون سا کھائے فرمایا شکار کھائے لیکن وہ پسند کرے اس کا کھانا اپنے مال سے، میں نے کہا بے شک، فرمایا اس پر فدیہ ہو گا پس کھائے اور فدیہ دے۔ (صحیح)
- ۲- میں نے پوچھا اس مضطر کے متعلق جو مردار کھائے پر مجبور ہو اور اسے شکار بھی ملتا ہو فرمایا پھر تو شکار ہی کھائے میں نے کہا اللہ نے حلال کر دیا ہے مردار کو جب مضطر ہو اور شکار کو حلال نہیں کیا۔ فرمایا یہ بناؤ تم کو اپنے مال سے کھانا پسند ہو گا یا مردار کھانا۔ میں نے کہا اپنے مال سے کھانا۔ فرمایا جب تم نے فدیہ دے دیا تو وہ تمہارا ہی مال ہو گیا اور اگر نہ ہو تو اسے تم سے دینا جب تم اپنے مال کی طرف لوٹ آؤ۔ (موقوف)
- ۳- فرمایا جو مردار اور شکار کھائے کی طرف مضطر ہو وہ شکار کھائے اور فدیہ دیدے۔ (م)

### بَابُ

فِي الْمَحْرَمِ يَصِيدُ الصَّيْدَ مِنْ أَبِي يَفْدِيهِ وَابْنُ يَذْبَحُهُ

- ۱- علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير؛ [وعنه بن إسماعيل، عن الفضل شاذان، عن ابن أبي عمير] و صفوان، عن معاوية بن عمار قال: يفدي المحرم فداء الصيد من حيث أصابه.
- ۲- عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد، عن بعض رجاله، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من وجب عليه هدي في إحرامه فله أن ينحره حيث شاء، إلا فداء الصيد فإن الله عز وجل يقول: «هدياً بالغ الكعبة».
- ۳- أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عبدالله بن سنان قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: من وجب عليه فداء صيداً أصابه وهو محرم فإن كان حاجاً نحر هديه الذي يجب عليه بني وإن كان معتبراً نحر بمكة.

### قبالة الکعبة .

۴ - الحسن بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن أنبان ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام أنه قال في المحرم إذا أصاب صيداً فوجب عليه الفداء فعليه أن ينحره إن كان في الحج بمنى حيث ينحر الناس فإن كان في عمرة نحره بمنى وإن شاء تركه إلى أن يقدم فيشتربه فإنه يجزيه عنه .

### بالحج

## محرم کا شکار کرنا اور فدیہ دینا

- ۱- محرم کو شکار کا فدیہ دینا ہوگا چاہے کسی صورت سے شکار ہو۔ (حسن)
- ۲- فرمایا جس پر بدی واجب ہوئی ہو احرام میں تو وہ صید کے فدیہ میں جس طرح چاہے نحر کرے ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی کعبہ کو پہنچنے والی ہو۔
- ۳- فرمایا جس پر فدیہ کا شکار واجب ہو اور آٹھ ایکہ اس نے احرام میں شکار کیا ہو اگر وہ احرام چھوٹا تو منی میں قربانی کرے اور اگر احرام عمرہ تھا تو مکہ میں کعبہ کے مقابل قربانی کرے۔ (حسن)
- ۴- فرمایا اگر محرم شکار کرے تو اس پر فدیہ دینا واجب ہے اگر اس نے کرنا تھا تو قربانی کو نحر کرے منی میں جہاں سے لوگ کتے ہیں اور اگر عمرہ کرنا تھا تو مکہ میں قربانی کرے اور اگر چاہے تو اس کو مکہ یا منی میں صید کر کے نحر کرے یہ اس کے لیے کافی ہوگا۔ (حسن)

### باب

﴿ کفارات ما اصاب المحرم من الوحش ﴾

- ۱- محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن محرم أصاب نعاماً أو حماراً وحشاً قال : عليه بدنة قلت : فإن لم يقدد على بدنة ؟ قال : فليطعم ستين مسكيناً ، قلت : فإن لم يقدد على أن يصدق ؟ قال : فليصم ثمانية عشر يوماً والصدقة مد علي كل مسكين قال : وسألته عن محرم أصاب بقرة ، قال : عليه بقرة ، قلت : فإن لم يقدد على بقرة ؟

قال : فليطعم ثلاثين مسكيناً ، قلت : فإن لم يقدر على أن يتصدق ، قال : فليصم تسعة أيام ، قلت : فإن أصاب ظمياً ، قال : عليه شاة ، قلت : فإن لم يقدر ، قال : فإطعام عشرة مساكين فإن لم يقدر على ما يتصدق به فعليه صيام ثلاثة أيام .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن محمد ، عن داود الرقي ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرجل يكون عليه بدنة واجبة في فداء ، قال : إذا لم يجد بدنة فسبع شياه فإن لم يقدر صام ثمانية عشر يوماً .

٣ - أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي بن فضال ، عن ابن بكير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عز وجل : «أو عدل ذلك صياماً» قال : يمتن قيمة الهدي طعاماً ثم يصوم لكل مد يوماً فإذا زادت الأمداد على شهرين فليس عليه أكثر منه .

٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، ومحمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين جميعاً ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : المهرم يقتل نعمة قال : عليه بدنة من الإبل قلت : يقتل حار وحش ، قال : عليه بدنة ، قلت : فالبقرة ، قال : بقرة .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن بعض أصحابنا عن أبي عبدالله عليه السلام في محرم قتل نعمة ، قال : عليه بدنة فإن لم يجد فإطعام ستين مسكيناً وقال : إن كان قيمة البدنة أكثر من إطعام ستين مسكيناً لم يزد على إطعام ستين مسكيناً وإن كان قيمة البدنة أقل من إطعام ستين مسكيناً لم يكن عليه إلا قيمة البدنة .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في حرم رمي ظمياً فأصابه في يده فخرج منها قال : إن كان الظمى مشى عليه ورعى فبليه ربع قيمته وإن كان ذهب على وجهه فلم يدر ما منع فعليه الفداء لأنه لا يدرى لمكه قدهلك .

٧ - سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل قتل ثعلباً قال : عليه دم قلت : فأرنباً ، قال : مثل ما على الثعلب

٨ - سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن مسمع بن عبد الملك ، عن أبي عبد الله عليه السلام ؛ وعبد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن أحمد بن علي ، عن مسمع بن عبد الملك ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : اليربوع والقنفذ والضب إذا أصابه المحرم فعليه جدي والجدي خير منه وإنما جعل عليه هذا كي ينكل عن صيد غيره .

٩ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ؛ وعدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن أبي عبيدة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أصاب المحرم الصيد ولم يجد ما يكفر من موضعه الذي أصاب فيه الصيد قوم جزاؤه من النعم دراهم ثم قومت الدراهم طعاماً لكل مسكين نصف صاع فإن لم يقدر على الطعام صام لكل نصف صاع يوماً .

١٠ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن رجل أصاب بيض نعامه وهو محرم ، قال : يرسل الفحل في الإبل على عدد البيض ؛ قلت : فإن البيض يفسد كله ويصالح كله ، قال : ما ينتج من الهدى فهو هدي بالغ الكعبة وإن لم ينتج فليس عليه شيء ، فبين لم يجد إبلاً فعليه لكل بيضة شاة فإن لم يجد فالصدقة على عشرة مساكين لكل مسكين مد فإن لم يقدر فصيام ثلاثة أيام .

١١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن علي بن رباب ، عن أبي عبيدة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألت عن رجل اشترى لرجل محرم ، بيض نعامه فأكله المحرم قال : على الذي اشتراه للمحرم فداء وعلى المحرم فداء ، قلت : وما عليهما ، قال : على المحل جزاء قيمة البيض لكل بيضة درهم وعلى المحرم الجزاء لكل بيضة شاة .

١٢ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رباب

عن أبي عبيدة مثله .

۱۳ - محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسین ، عن محمد بن اسماعیل بن یزید ، عن صالح بن عقیبة ، عن یزید بن عبد الملك ، عن أبي عبد الله عليه السلام فی رجل مرّ وهو محرم فأخذ ظیفة فاحتلبها وشرب لبنها قال : علیه دم وجزاء فی الحرم .

۱۴ - علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن یحییٰ بن المبارك ، عن عبد الله بن جبلة ، عن سماعة بن مهران ، عن أبي بصیر قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن محرم كسر قرن ظیفي ، قال . یجب علیه الفداء ، قال : قلت : فإن كسریده ؟ قال : إن كسریده ولم یرع فعاویه دم شاة .

باب

## وحشی جانور کے شکار کا کفارہ

۱- میں نے کہا اگر کسی حرم نے شتر مرغ یا وحشی گدھا شکار کیا ہو ، فشرایا اس پر بدنہ ہے میں نے کہا اگر وہ بدنہ کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے مسکینوں کو کھانا دے ، میں نے کہا اگر اس پر قادر نہ ہو تو فشرایا اسٹھارہ دن روزے رکھے اور صدقہ ہر مسکین کے لئے ایک مد ہے میں نے کہا اگر گائے ماری تھے تو اس کا کفارہ گائے ہے میں نے کہا اگر اس پر قادر نہ ہو تو فرمایا تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے ، میں نے کہا اگر اس پر قادر نہ ہو تو ۹ دن روزہ رکھے اور اگر ہر ماہ تو اس کا کفارہ ایک بکری ہے اگر نہ کر سکے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو تین روزے رکھے . (د)

۲- فرمایا اگر کسی پر ایک بدنہ دینا واجب ہو فندیہ میں تو اگر بدنہ نہ ملے تو سات بکریاں ذبح کرے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو تین روزے رکھے (مختلف فیہ)

۳- فرمایا حضرت نے اس قول خدا کے متعلق وَأَوْعَدَ ذَلِكَ صِبْغًا یا اس کے برابر روزے فرمایا ہدی کی قیمت کے برابر طعام دیا جائے اور ہر روزہ ایک دن کا ایک مد کے بدلے میں رکھا جائے گا اور اگر مد کی تصدق دوسرا کے روزوں سے زیادہ ہو جائے تو اس سے زیادہ روزے نہ رکھے گا .

۴- فرمایا حرم اگر شتر مرغ کو قتل کرے تو کفارہ اونٹ کا بدنہ ہے اگر چنگلی گدھا مائے تو اس پر ایک بدنہ ہے اور اگر مائے تو کفارہ گائے ہے (د)

- ۵۔ فرمایا جو کوئی شستر مرغ کو مار ڈالے تو اس پر ایک بدنہ ہے اگر بدنہ نہ ملے تو ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اگر بدنہ نہ ملے قیمت ساتھ مسکینوں کے کھانے سے زیادہ ہو تو ساتھ آدمیوں سے زیادہ نہ کھلائے اور اگر بدنہ کی قیمت ساتھ مسکینوں کے کھانے سے کم ہو تو اس پر بدنہ ہی قیمت ہوگی۔ (مرسل)
- ۶۔ فرمایا اگر کوئی مجرم ہرن کو تیرا سے اور اس کی ٹانگ زخمی ہو جائے اور نہ لگڑا لگے فترمایا اگر وہ زمین پر چلتا اور چرتا ہے تو شکاری پر ہرن کی چوٹائی قیمت ہے اگر وہ غائب ہو اور پتہ نہ چلے کہ اس کا کیا حشر ہوا تو اس کو فدیہ دینا لازم ہوگا کیونکہ وہ نہیں جانتا شاید وہ مر ہی گیا ہو۔ (۲۱)
- ۷۔ اگر کوئی مجرم لومڑی کو مار ڈالے تو اسے قربانی دینا ہوگی اور خرگوش کا کفارہ لومڑی کا سا کفارہ ہے۔ (۲۲)
- ۸۔ فرمایا سیہی اور گدہ کو اگر مجرم زخمی کرے تو کفارہ ایک بھیڑ ہے اور یہ اس لئے ہے کہ وہ ان کے علاوہ اور جانوروں کے شکار سے باز رہے۔ (۲۳)
- ۹۔ اگر مجرم شکار کرے اور اس مقام پر کوئی چیز کفارہ دینے کے لئے نہ ہو تو درہمیں میں اس کی قیمت کا تخمینہ کرے اور پھر درہمیں کے لحاظ سے اتنے مسکین کو کھانا دے کہ ہر مسکین کو نصف صاع مل جائے اگر کھانا دینے کی استطاعت نہ ہو تو ہر نصف صاع کے بدلے ایک دن کا روزہ رکھے۔ (۲۴)
- ۱۰۔ میں نے کہا اگر ایک شخص شستر مرغ کے انڈے توڑ دے در آنحالیکہ حرم ہو فرمایا جتنے انڈے توڑے ہوں اتنی ہی بار اونٹ کو اونٹنی پر چھوڑے۔ میں نے کہا انڈے سب کے سب گندے ہیں اور اچھے بھی رہتے ہیں فرمایا جو بھری سے بچے پیدا ہوں وہ قربانی کے لئے کعبہ پہنچائے جائیں گے اور اگر اونٹ نہ ملے تو اس کو ہر انڈے کے بدلے ایک بکری کی فتر دینی ہوگی اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صدقہ دے دس مسکینوں کو، ہر مسکین کو ایک گدہ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو تین دن روزہ رکھے۔ (۲۵)
- ۱۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے مرد مجرم کے لئے شستر مرغ کے انڈے خریدے اور حرم ان کو کھائے۔ فتر دینا دو توں پر فدیہ ہے خریدنے والے پر، ہر انڈے کی قیمت ایک درہم ہے اور مجرم پر ہر انڈے کے بدلے ایک بکری۔ (۲۶)
- ۱۲۔ ابو عبیدہ نے بھی یہ حدیث نقل کی ہے۔
- ۱۳۔ اگر ایک شخص بھالت احرام کسی طعن سے گذرے اور ہرنی کو کچھ کر اسے دوسرے اور اس کا دودھ پئے تو اس کے قربانی کرنا ہوگی اور یہ بدلہ حرم میں دیا جائے گا۔ (۲۷)
- ۱۴۔ اگر کوئی مجرم ہرن کا سینک توڑے تو اسے فدیہ دینا ہوگا اور ٹانگ توڑ دے اور وہ چرے ہمیں تو ایک بکری کی فتر دینی ہے (مجموع)



## ﴿ باب ١ ﴾

﴿ كفارة ما أصاب المحرم من الطير والبيض ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حرب بن عبد الله ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المحرم إذا أصاب حمامة ففيها شاة وإن قتل فراخة ففيه حمل وإن وطئ البيض فعليه درهم .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : في الحمامة وأشباهها إذا قتلها المحرم شاة وإن كان فراخاً ففدلهما عن الحملان وقال في رجل وطئ بيض نعام ففدغها وهو محرم ، فقال : قضى فيه علمي عليه السلام أن يرسل الفحل على مثل عدد البيض من الإبل فما لقم وسلم حتى ينتج كان الشئاج هدياً بالغ الكعبة .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وسهل بن زياد جميعاً ، عن أحمد بن محمد ابن أبي نصر ، عن المفضل بن صالح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا قتل المحرم قطاة فعليه حمل قد فطم من اللبن ورعي من الشجر .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن سنان ، عن ابن مسكان ، عن منصور ابن حازم ، عن سليمان بن خالد قال : سألته عن محرم وطئ بيض قطاة فشدخه قال : يرسل الفحل في عدد البيض من الغنم كما يرسل الفحل في عدد البيض من النعام في الإبل .

٥ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج ، عن سليمان بن خالد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : في كتاب علي صلوات الله عليه في بيض القطاة بكارة من الغنم إذا أصابه المحرم مثل ما في بيض النعام بكارة من الإبل .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل قتل فرخاً وهو محرم في غير الحرم ، فقال : عليه حمل وليس عليه قيمة لأنه ليس في الحرم .

۷۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن یاسین الضریر، عن حریر، عن حدثہ، عن سلیمان بن خالد قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قيمة ما في القمري والدبسي والسماوي والعصفور والبلبل فقال: قيمة فإن أصابه وهو محرم بالحرم فقيمتان ليس عليه فيه دم.

۸۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبد الله عليه السلام في القبرة والعصفور والصعوة يقتلهم المحرم قال: عليه مد من طعام لكل واحد.

۹۔ محمد بن جعفر، عن محمد بن عبد الحمید، عن سيف بن عميرة، عن منصور بن حازم، عن سليمان بن خالد، عن أبي جعفر عليه السلام قال: في كتاب أمير المؤمنين عليه السلام من أصاب قطاة أو حجلة أو ذرأجة أو نظيرهن فعليه دم.

۱۰۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن حماد بن عثمان قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: رجل أصاب طيرين واحد من حمام الحرم والآخر من حمام غير الحرم، قال: يشري بقيمة الذي من حمام الحرم قمحاً فيطعمه حمام الحرم ويتصدق ببزاة الآخر.

### یادداشت

## پرنندوں اور اندوں کا کفارہ

- ۱۔ فرمایا اگر کبوتری کو مارے تو کفارہ ایک بکری ہے اور اگر چوزہ کو قتل کرے تو بھیڑ کا بچہ جو چار لے سے کم نہ ہو اور اگر اندے کچل دے تو ایک درہم ہے۔
- ۲۔ فرمایا کبوتر اور اس کی مثل کے مار ڈالنے کا کفارہ بچہ پر ایک بکری ہے اور اگر نیچے مار ڈالے ہیں تو ان کے برابر دو بھیڑ کے بچے ہوں گے اگر شتر مرغ کے اندے کچل کر حالت احرام توڑ دے تو حضرت علی نے فرمایا کہ اندوں کی تعداد کے مطابق نرا دنت کو ادھنی پر چھوڑے تاکہ وہ گاہن ہو پس اس سے جو بچہ پیدا ہو گا وہ ہدی کی صورت میں کبہ لے جایا جائے گا۔ (مجموع)

- ۳۔ منہ یا حرم اگر تیسرا مار ڈالے تو اس پر بھڑکا اتنا بڑا کچھ ہے جس کا درودھ پھوٹ گیا ہو اور پیر پڑنے لگا ہو (م)
- ۴۔ میں نے کہا اگر حرم تیسرے انڈے کچل ڈالے فرمایا انڈوں کی تعداد کے مطابق بکری پر اس طرح پھوڑے بیسے شتر مرغ کے انڈوں کے کفارہ میں اونٹ کو پھوڑنا۔ (م)
- ۵۔ مقبوض وہی ہے جو اوپر ہے (م)
- ۶۔ اگر حرم حرم کے علاوہ پرندہ کا بچہ مار ڈالے تو اس پر ایک بھڑکا کفارہ ہے قیمت اس کی نہیں کیونکہ وہ حرم میں نہیں۔ (م)
- ۷۔ میں نے پوچھا ہنسی، بطریق تیسرا بڑایا اور بیل کی قیمت کے متعلق منہ یا اگر حرم نے حرم میرا مارا ہے تو دو گنی قیمت دینی ہوگی تیرا ہی نہیں۔ (مجبور)
- ۸۔ فرمایا اگر کوئی چنڈوں، چڑیا یا ممو لا مار ڈالے تو ہر ایک کے بدلے ایک منہ لعلام لے (مسل)
- ۹۔ کتاب امیر المؤمنین میں ہے جو کوئی قنطاریہ (تیسٹر کی ایک قسم) حملہ (ایک پرندہ) اور بڑا تیسرا دران کی مشن اور پرندے مارنے پر قربانی کرنی ہوگی۔ (مجبور)
- ۱۰۔ میں نے کہا ایک شخص نے دو پرندے ہائے ایک کبوتر حرم کا اور دوسرا غیر حرم کا، منہ یا حرم کے کبوتر کی قیمت کا گیسوی خریدے اور وہ حرم کے کبوتروں کی قیمت کا ہندو لے۔ (م)

### باب ۱۰

﴿القوم یجتمعون علی الصید وہم محرمون﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ، وعبد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان جیما عن ابن ائیہ، وصفوان بن یحیی جیما، عن عبدالرحمن بن العجاج قال: سألت أبا الحسن علیہ السلام عن رجلین أصابا صیداً وهما حرمان الجزاء بینهما أو علی کل واحد منهما جزاء، فقال: لا بل علیهما أن یجزی کل واحد منهما الصید، قلت: إن بعض أصحابنا سألني عن ذلك فلم أدر ما علیہ، فقال: إذا أصبتم مثل هذا فلم تدرؤا فلیکم بالاحتیاط حتی تسألوا عنه فتعلموا.
- ۲۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ، عن ابن ائیہ حمیر، عن معاویہ بن عمار، عن ائیہ علیہ السلام قال: إذا اجتمع قوم علی صید وهم محرمون فی صیدہ أو أکلوا حته فلی کل واحد منهم قیمته.
- ۳۔ أبو علی الأشعری، عن عبد الجبار، عن صفوان بن یحیی، عن الحكم

ابن امین ، عن يوسف الطاطري قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام صيد أكله قوم محرمون ؟ قال : عليهم شاة وليس على الذي ذبحه إلا شاة .

۴ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قوم اشتروا صيداً فقالت : رقيقة لهم اجعلوا لي فيه بدرهم فجعلوها ، فقال : على كل إنسان منهم فداء .

۵ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي ولاد الحنطال قال : خرجنا ستة نفر من أصحابنا إلى مكة فأوقدنا ناراً عظيمة في بعض المنازل أردنا أن نطرح عليها الحمأ ذكياً وكنا محرمين فمر بنا طائر صاف - قال : حمامة أو شبيهاً - فأحرقت جناحه فسقط في النار فمات فاعتمنا لذلك فدخلت على أبي عبد الله عليه السلام بمكة فأخبرته وسأله فقال : عليكم فداء واحد دم شاة تشترون فيه جميعاً لأن ذلك كان منكم على غير تعمد ولو كان ذلك منكم تعمداً ليقع فيها الصيد فوقع الزممت كل رجل منكم دم شاة ؛ قال أبو ولاد وكان ذلك منّا قبل أن ندخل الحرم .

۶ - أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن شهاب ، عن زرارة ، عن أحدهما عليه السلام في محرمين أصابا صيداً ، فقال : على كل واحد منهما الفداء .

### باب

## چند آدمیوں کا بل کر شکار کرنا

- ۱- میں نے کہا اگر دو شخص بل کر شکار کریں تو کفارہ دونوں کو دینا ہو گا یا ایک کو ، فرمایا دونوں میں سے ہر ایک کو دینا ہو گا پھر میں نے کہا بعض لوگ ایسے مسائل پوچھ کرتے ہیں اور ہم جواب نہیں جانتے ، فرمایا احتیاط سے کام لو اور بے پوچھے نہ بتاؤ۔ (حسن)
- ۲- فرمایا اگر چند آدمی محلات احرام بل کر شکار کریں یا اس کا گوشت کھائیں تو ان میں سے ہر ایک کو اس کی قیمت دینا ہو گی۔ (حسن)
- ۳- اگر چند محرم ایک شکار کو کھائیں تو ان سب پر ایک ایک بکری ہے اور ذبح کرنے والے پر ایک سے زیادہ نہیں (مجبور)
- ۴- میں نے کہا ایک شکار کو بہت سے لوگوں نے کھایا ہے ان کی ایک ساتھی عورت نے کہا اس میں سے ایک درہم کا مجھے

دسے دو، ان میں سے ہر ایک کو ایک بکری کی قربانی کرنا ہوگی۔ (۴۸)

- ۵۔ اولاد حضا نے بیان کیا کہ ہم چچ آدمی مکہ کو چلے راستہ میں ایک جگہ ہم نے آگ روشن کی تاکہ اس پر پاک گوشت ڈالیں اور ہم سب چمڑے ایک پرندہ اڑاتا ہوا آیا کہ تریا اس جیسا، اس کے دونوں بازو مل گئے اور وہ آگ میں گر کر مر گیا ہم کو صدمہ ہوا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا تم سب پر صرف ایک فدیہ ہے۔ ایک بکری سب کے اشتراک سے، یہ اس لئے ہے کہ بغیر ارادہ ایسا ہوا اور اگر ارادہ ایسا ہوتا تو تم سے ہر ایک کو ایک بکری دینا ہوتی۔ ابو ولاد نے کہا یہ واقعہ ہمارے حرم میں داخل ہونے سے پہلے ہوا تھا۔ (۴۹)
- ۶۔ میں نے کہا دو حرام والوں نے شکار کیا۔ فرمایا ان میں سے ہر ایک پر فدیہ ہے۔ (۵۰)

### باب اللہ

(فصل ما بین صید البر والبحر وما یحل للمحرم من ذلك)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد، عن حربز، عن اُخیرہ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: لأبأس بأن یصید المحرم السمک وبأکل مالحہ وطریہ ویتزوّد۔ وقال: «أحلّ لکم صید البحر وطعامه متاعاً لکم»، قال: مالحہ الذی یا کلون وفصل ما بینہما کل طیر یكون فی الآجام یمض فی البرّ ویفرخ فی البرّ فهو من صید البرّ وما کان من صید البرّ یكون فی البرّ ویمض فی البحر ویفرخ فی البحر فهو من صید البحر۔

۲۔ یحییٰ بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُمی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: کلّ شیء یكون أصله فی البحر ویكون فی البرّ و البحر فلا ینبغی للمحرم أن یقتله فإن قتله فعليه الجزاء کما قال اللہ عزّ وجلّ۔

۳۔ عُدّة من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن اُمی نصر، عن العلاء ابن رزین، عن محمد بن مسلم، عن اُمی جعفر رضی اللہ عنہ قال: سألتہ من محرم قتل جرادة قال: کفّ من طعام وإن کان کثیراً فعليه دم شاة۔

۴۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد، عن حربز، عن اُخیرہ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ فی محرم قتل جرادة، قال: یطعم ثمرة والتمرة خیر من جرادة۔

۵۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُمی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ أنه قال: اعلم أن ما ولّیت من الدبا أو ولّیتہ بعیرک فعليك فداءہ۔

۶۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن العلاء بن رزین، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر علیہ السلام قال: سر علی صلوات الله علیه علی قوم یا کلون جراداً فقال: سبحان الله وأنتم عمرهون! فقالوا: إننا هم من صید البحر، فقال لهم: ارموه فی الماء إذا.

۷۔ علی بن ابراہیم، عن أبیه، عن حماد، عن جریر، عن زرارة، عن أحدهما علیہ السلام قال: المحرم یتنكب الجراد إذا کان علی الطريق فإن لم یجد بداً فقتل فلا شیء علیه.

۸۔ أبو علی الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحییٰ، عن إسحاق ابن عمار، عن أبي بصیر قال: سألتہ عن الجراد یدخل متاع القوم فیدوسونه من غیر تمتع لقتله أو یمرون به فی الطريق فیطأونه، قال: إن وجدت معدلاً فاعدل عنه فإن قتلته غیر متمتع فلا بأس.

۹۔ حمید بن زیاد، عن الحسن بن محمد بن سماعة، عن غیر واحد، عن أبان، عن الطیار، عن أحدهما علیہ السلام قال: لا يأکل المحرم طیر الماء.

### باب

## خشکی اور تری کے جانوروں کے شکار میں فرق

- ۱۔ فرمایا کوئی مصائد نہیں اگر جوڑ پھیل کا شکار کرے اور جوڑا جزا رکھانے کے ہیں وہ کھالے اور جدائی بیان کی بری اور کھری جانوروں میں، ہر وہ پرندہ جو جنگل میں رہے اور خشکی میں اُنڈے پکے وہ خشکی کا شکار کہلائے گا اور جو خشکی میں پایا جائے اور اُنڈے پکے دریا میں نہ تو وہ شکار دریا کی کہلائے گا (مرسل)
- ۲۔ جس جانور کی اصل دریا میں ہو لیکن وہ خشکی اور تری دونوں میں رہتا ہو تو جوڑم کو چاہیے اسے قتل نہ کرے اور اگر مار ڈالے گا تو اس پر حکم خدا بدل دیتا ہو گا (حسن)
- ۳۔ اگر جوڑم کسی ٹڈی کو مار دے تو ارشاد فرمایا ایک مٹھی بکھانا دے کہ بہت سی دریاں جو تری سے کھنڈہ ڈکے
- ۴۔ فرمایا اگر جوڑم ایک ٹڈی کو مار ڈالے گا تو ایک چھوہارہ کسی کو کھلائے اور چھوہارہ ٹڈی سے بہتر ہے (مرسل)

- ۵۔ ایا اگر تم نے ریت دریا یا زچل دیا یا تمہارے اونٹ نے پامال دیا ہو تو تم پر اس کا نذیر دینا ہے (حسن)
- ۶۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت علی علیہ السلام کچھ لوگوں کی طرف سے گزے جو بحالت احرام نمازیں کھا رہے تھے مٹرایا سبحان اللہ تم مجرم ہو یہ تو دریائی شکار ہے ان کو بانی میں ڈال دو (حسن)
- ۷۔ فرمایا عیسیٰ جب راستہ میں نمازیں پائے تو انہیں ہٹا دے اور اگر چارہ کار نہ ہو تو مار ڈالے اس پر کوئی کفارہ نہ ہوگا۔ (حسن)
- ۸۔ میں نے کہا اگر لوگوں کے سامان میں نہ بیا، ہوں اور انہوں نے ان کو بغیر ارادہ کچل دیا ہو یا راہ میں ان کو پامال کر دیں مٹرایا اگر ان سے بچا جائے تو پناہ و رستہ ان کے قتل میں کوئی مضائقہ نہیں (موقوف)
- ۹۔ فرمایا عیسیٰ آبی پر زندہ نہ کھائے (مرسل)

### باب ۱۱

(المحرم یصیب الصيد مرآاً)

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن معاذ بن عمار، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام فی المحرم یصیب الطائر، قال: علیہ الکفارة فی کل ما اصاب.
- ۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام فی عمر اصاب ما اقال: علیہ الکفارة قلت: فان اصاب آخر قال: إذا اصاب آخر فلیس علیہ کفا۔ هو ممن قال اللہ عز وجل: «ومن عاد فینتقم اللہ منه».
- قال ابن اُبی عمیر، عن بعض اصحابہ: إذا اصاب المحرم الصيد خطاً فلیہ ابدأ فی کل ما اصاب الکفارة وإذا اصابه متعمداً فان علیہ الکفارة فان عاد فأصاب ثانیاً متعمداً فلیس علیہ الکفارة وهو ممن قال اللہ عز وجل: «ومن عاد فینتقم اللہ منه».

### باب ۱۲

محرم کا کئی بار شکار کرنا

- ۱۔ اگر محرم بار بار شکار کرے تو ہر بار اسے کفارہ دینا ہوگا۔ (حسن)

۱۔ نہر مایا جو حرم شکار کے اس پر کفارہ ہے اور اگر دوبارہ کرے تو اس پر کفارہ نہیں اور وہ ان میں سے ہے جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اور جو دوبارہ کرے تو اللہ اس سے انتقام لے گا۔ ابن ابی عمیر نے حضرت کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ غلطی سے جو شکار کرے تو ہمیشہ جب شکار کرے گا تو اس پر کفارہ ہوگا اور اگر عمداً کرے گا تو کفارہ ہوگا اور اگر دوبارہ عمداً اعادہ کرے گا تو اس پر کفارہ نہیں بلکہ وہ موافق قول باری ہے ان لوگوں میں سے ہوگا جن سے اللہ انتقام لے گا۔ (مسند)

### ﴿باب ۱۱﴾

﴿المحرم یصیب الصيد فی الحرم﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُیْبہ، عن ابن اُمی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: إن قتل المحرم حمامة في الحرم فعليه شاة و ثمن الحمامة درهم أو شبهه، يتصدق به أو يطعمه حمام مكة فإن قتلها في الحرم وليس بمحرم فعليه ثمنها.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسین، عن محمد بن إسماعیل، عن صالح بن عقیة، عن الحارث بن المغيرة، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: مثل عن رجل أكل بيض حمام الحرم وهو محرم، قال: عليه لكل بيضة دم وعليه ثمنها سدس أو ربع الدرهم - الوهم من صالح - ثم قال: إن الدماء لم تنه لأكله وهو محرم وإن الجزاء لزمه لأخذه بيض حمام الحرم.

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسین، عن محمد بن إسماعیل، عن صالح بن عقیة، عن يزيد بن عبد الملك عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن رجل عزم مرء وهو في الحرم فأتخذ عنق ظبية فاحتلبها وشرب من لبنها قال: عليه دم وجزاؤه في الحرم ثمن اللبن.

۴۔ علی بن ابراہیم، عن اُیْبہ، عن ابن اُمی عمیر، عن محمد بن إسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان، وابن اُمی عمیر، عن معاوية بن عمار، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: إن أصبت الصيد وأنت حرام في الحرم فالقداء مضاعف عليك وإن أصبت وأنت حلال في الحرم فقيمة واحدة وإن أصبت وأنت حرام في الحلال فأثمان عليك فداء واحد.

۵۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن علی، عن بعض رجاله، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: إنما يكون الجزاء مضاعفاً فيما دون البدنة حتى يبلغ البدنة.



فإذا بلغ البدنة فلا تضاعف لأنه أعظم ما يكون ، قال الله عز وجل : و من يضخم شعائره فلا تضاعف من تقوى القلوب .

۶۔ علی بن ابراہیم ، عن محمد بن عیسی ، عن الحسن بن محبوب ، عن ابي ولاد الحنطاط ، عن عمران بن أعین ، عن ابي جعفر علیہ السلام قال : قلت له : محرم تقتل طيراً فیما بین الصفا والمروة عمداً ؛ قال : علیه الفداء والجزاء وبعزّر ، قال : قلت : فإن فعله فی الکعبة عمداً ؛ قال : علیه الفداء والجزاء و يضرب دون الحدّ و یقام للناس کما ینکل غیره .

### باسم

## حرم میں شکار کرنا

- ۱۔ فرمایا حضرت نے اگر محرم قتل کرے کہو تو کہ حرم میں تو اس کا کفارہ بکری ہے اور کہو تو ترکی قیمت ایک درہم یا اس کی مثل تصدق کرے یا وہ نہ کھلائے حرم کے کہو تو اس کو اور اگر قتل کیا ہے حرم میں اور محرم نہیں ہے تو اس کی قیمت دینا ہوگی ۔ (حسن)
- ۲۔ پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جس نے حرم کے کہو تو اس کے (نڈے کھائے ہوں فرمایا اس کو ہر اندے کے بدلے قربانی دینا ہوگی اور اس کو دینا ہوگا چھٹا یا چوتھائی حصہ درہم کا ، یہ راوی صراح کا وہم ہے اچھٹا یا چوتھائی حصہ صراح میں ہے نہ کہ درہم میں) پھر منہ یا قربانی لازم ہوگی جب بحالت احرام کھایا ہو اور بدلہ دینا لازم ہوگا اگر اس نے حرم کے کہو تو اس کا (نڈہ لینا ہے ۔ ۱۲)
- ۳۔ اگر محرم حرم میں ہر فی کو پکڑے اگر اس کا دودھ کر پی لے تو اس پر مستربانی ہے اور دودھ کی قیمت حرم میں دینا ہوگی ۔ (حسن)
- ۴۔ مشربا اگر بحالت احرام حرم میں شکار کیا ہے تو فدیہ دو گنا دینا ہوگا اور اگر محرم میں شکار کیا ہے تو ایک فدیہ ہوگا (حسن)
- ۵۔ فرمایا بدلہ دو گنا ہوگا جبکہ کفارہ بدلہ تک نہ پہنچے اور جب پہنچ جائے تو دو گنا نہ ہوگا کیونکہ یہ سب سے بڑا کفارہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شعایر اللہ کی تعلیم کرے تو یہ نشان ہوگا اس کے ولی تقوے کا (اور بدلہ شعایر

اللہ میں سے ہے۔ (مرسل)

۶۔ میں نے کہا اگر کوئی بڑبڑدہ کو عمداً صفا و مردہ کے درمیان تمیز کرے فخر یا اس پر فخر ہے یہ قیمت بھی اور سزا بھی، میں نے کہا اگر کعبہ میں ایسا کرے فرمایا اس پر فخر ہے یہ بھی، اس کی قیمت بھی اور اس پر حد شرع بھی جاری کی جائے گی لوگوں کے سامنے تاکہ پھر کوئی ایسا نہ کرے۔ (حسن)

### باب النواذر

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، وابن اُبی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل: "لیبلونکم اللہ بشیء من الصید تنالہ ایدیکم ورماحکم"، قال: حشرت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عمرۃ الحدیبیۃ الوحوش حتی نالتہا ایدیہم ورماحہم.

۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبی قال: سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن قول اللہ عز وجل: "یا ایہا الذین آمنوا لیبلو تکم اللہ بشیء من الصید تنالہ ایدیکم ورماحکم"، قال: حشرت علیہم العید فی کل مکان حتی دانمہم لیبلوہم اللہ بہ.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن ابراہیم بن عمر الیمانی عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: سألتہ عن قول اللہ عز وجل: "ذرا عدل منکم"، قال: العدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والإمام من بعدہ ثم قال: هذا مما أخطأت بہ الکتاب.

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، رفعہ فی قولہ تعالیٰ "تنالہ ایدیکم ورماحکم"، قال: ما تنالہ الأیدی البیض والفراخ وما تنالہ الرماح فهو ما تصل إلیہ الأیدی.

۵۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بکیر، عن زرارة قال: سألت ابا جعفر علیہ السلام عن قول اللہ عز وجل: "یحاکم بہ ذرا عدل منکم"، قال: العدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والإمام من بعدہ ثم قال: هذا مما أخطأت بہ الکتاب.

۶۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن سعید، عن بعض أصحابہ، عن اُبی جمیلۃ، عن زید الشحام، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل: "ومن عاد

فینقم الله منه ، قال : إن رجلاً انطلق وهو محرمٌ فأخذ ثعلباً فجعل يقرّب النار إلى وجهه وجعل الثعلب يصيح ويحدث من إسته وجعل أصحابه ينوونه عما يصنع ثم أرسله بعد ذلك فبينما الرجل نائمٌ إذ جاءته حية فدخلت في فيه فلم تدعه حتى جعل يحدث كما أحدث الثعلب ثم خلّت عنه .

۷۔ محمد بن یحیی رفعہ ، عن اُمّی عبد اللہ رضی اللہ عنہ فی رجل أكل من لحم صید لا یدری ما هو وهو محرم ، قال : علیہ دم شاة .

۸۔ محمد بن یحیی ، عن محمد بن الحسن ، عن علی بن عقبہ ، عن اُبیہ عقبہ بن خالد عن اُمّی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : سألت عن رجل قضی حجّہ ثم أقبل حتّٰی إذا خرج من الحرم استقبله صیدٌ قریب من الحرم و الصيد متوجّہ نحو الحرم فرماه فقتله ، ما علیہ فی ذلك ؟ قال : یفدیه علی نحوہ .

۹۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن مہزیار قال : سألت الرجل عن الحرام يشرب الماء من قربة أو سقاء اتّخذ من جلود الصيد هل يجوز ذلك أم لا ، فقال : يشرب من جلودها .

## باب

## نواذر

۱۔ فرمایا اس قول باری تعٰلیٰ کے متعلق یہ وہ تم کو آزمائے گا کچھ اس شکار کے متعلق جسے تمہارے ہاتھ اور نیزہ پالیں ، فرمایا عمرہ حدیبیہ کے وقت دشمن جانور حضرت رسول خدا کے پاس اس طرح جمع ہو گئے تھے کہ وہ ہاتھوں سے پکڑ لیتے تھے اور نیپوں سے مار سکتے تھے ، (حسن)

۲۔ اس آیت کے متعلق پوچھا البیہرہ شکر اللہ الخ

فرمایا ہر طرف سے ان کے گرد وحش جانور جمع ہو گئے تھے تاکہ ان کی دھیر سے اللہ ان کا امتحان لے (حسن)

۳۔ فرمایا آیہ زوراً عدول منسکھہ کے متعلق کہ عدول سے مراد رسول اللہ ہیں ان کے بعد امام نے فرمایا ۔ اس میں کتابت کرنے والے نے خطا کی ہے (یعنی اصل صورت یہ ہے ۔ زور عدول منسکھہ کہ زوراً عدول) (حسن)

- ۴۔ آیہ تنالہ ایدیکم درما حکم کے متعلق فرمایا کہ تنالہ ایدی سے مراد ہے جن چیزوں کو ہاتھ سے پکڑ سکتے ہوں جیسے اندلے اوپنکے اور درما حکم سے مراد ہے وہ شکار جو ہاتھ سے نہ پکڑا جاسکے۔ (درنوع)
- ۵۔ آیہ یحکم بین ذوا عدل منکم کے متعلق فرمایا کہ عدل رسول اللہ ہیں اور ان کے بعد امام، پھر ترمایا یہ آیت منملہ ان آیتوں کے ہے جن میں لکھنے والوں نے خطا کی ہے۔
- ۶۔ فرمایا اس آیت کے متعلق منمن شادالم کو ایک شخص نے لومڑی کو پکڑ کر آگ سے اس کا منہ جھلس دیا لومڑی چیخ چلا رہی تھی اور اس کا مقصد سے پاخانہ نکل رہا تھا اس شخص کے ساتھی ایا کرنے سے منع کر رہے تھے۔ اس کے بعد اسے جھوڑ دیا۔ پس جبکہ یہ شخص سو رہا تھا ایک سانپ آگ اور اس کے منہ میں گھس گیا یہاں تک اس کا پاخانہ نکل گیا جس طرح لومڑی بگ رہی تھی اس کے بعد سانپ نے اسے جھوڑ دیا۔ (دفعہ)
- ۷۔ میں نے پوچھا ایک شخص مجرم نے شکار کا گوشت کھایا اور وہ نہ جانتا تھا کہ ایسا نہ کرنا چاہیے فرمایا اس کو ترانی دینا ہوگی جائز کے لحاظ سے۔ (درنوع)
- ۸۔ سوال کیا ایک شخص ارکان حج ادا کر کے چلنا ناگاہ ایک شکار حرم کی طرف سے جاتا ہوا ملا اس نے تیرنا کر اسے قتل کر دیا اس پر کیا کفارہ ہے فرمایا اس جائز کے لحاظ سے ترانی۔ (حسن)
- ۹۔ میں نے کہا ایک مجرم نے ایسی مشک یا پیارے پانی پیا جو شکار پر چرسے سے بنا ہوا ہے آیا یہ جایز ہے یا نہیں فرمایا پانی سکتا ہے۔ (۴)

### باب ۱۱

#### ☆ (دخول الحرم) ☆

۱۔ عذہ من أصحابنا، عن أحد بن أبي عبد الله، عن أبيه، عن القاسم بن إبراهيم عن أبان بن تغلب قال: كنت مع أبي عبد الله عليه السلام مزاملة فيما بين مكة والمدينة فلما انتهى إلى الحرم نزل واغتسل وأخذ ثعلبه يديه ثم دخل الحرم حافياً فصنعت مثل ما صنع، فقال: يا أبان من صنع مثل ما رأيتني صنعت تواضعاً لله محي الله عنه عامة ألف سيئة وكتب له مائة ألف حسنة وبنى الله عز وجل له مائة ألف درجة وقضى له مائة ألف حاجة.

۲۔ علی بن إبراهيم، عن صالح بن السندي، عن حماد بن عیسی، عن حسین بن المختار، عن أبي عبيدة قال: زاملت أبا جعفر عليه السلام فيما بين مكة والمدينة فلما انتهى

إلى الحرم اغتسل وأخذ نعليه بيديه ثم مشى في الحرم ساعة.

محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن المختار .  
مثله

۳ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ،  
عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا دخلت الحرم فتناول من الإذخر فامضه  
وكان بأمر أم فروة بذلك .

۴ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن  
أبي عبد الله عليه السلام : قال : إذا دخلت الحرم فخذ من الإذخر فامضه .

قال الكليني : سألت بعض أصعابنا عن هذا فقال : يستحب ذلك لطيب بها  
الغم لتقيل الحجر

۵ - أبو علي الأشعري ، محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن ذريح قال  
سألت عن الغسل في الحرم قبل دخوله أو بعد دخوله قال : لا يضرك أي ذلك فعلت  
وإن اغتسلت بمكة فلا بأس وإن اغتسلت في بيتك حين تنزل بمكة فلا بأس .

## باجل

## حرم میں داخل

- ۱- میں مدینہ سے مکہ تک حضرت کا ہمسفر تھا جب آپ حرم کے پاس پہنچے تو سواری سے اترے اور غسل کیا اور اپنے  
جوڑے اپنے ہاتھوں میں لئے اور ننگے پاؤں حرم میں داخل ہوئے۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر مشربا یا اسے ابان چو کوئی  
اس طرح کہے گا جس طرح میں نے کیا ہے اذروئے تو اشیع تو اللہ تم اس کے ایک لاکھ گناہ کو محو کرے گا اور اس کے  
نام ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک لاکھ درجات عطا کرے گا اور ایک لاکھ حاجتیں برائے گا (بخاری)
- ۲- میں مکہ اور مدینہ کے سفر میں حضرت کے ساتھ تھا جب حرم کے قریب پہنچے تو آپ نے غسل کیا اور جوڑے ہاتھ میں  
لئے تب حرم میں داخل ہوئے۔ (بخاری)
- ۳- فرمایا جب حرم میں داخل ہو تو اندر گھاس لے کر چبھاؤ ام فروہ نے یہی حکم دیا ہے۔ (بخاری)

- ۴۔ فرمایا جب حرم میں داخل ہو تو اذکار گیس چھاؤ، کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے اپنے بعض اصحاب سے اس کی وجہ دریافت کی، فرمایا تاکہ حجر اسود کو ہوسہ دیتے وقت منہ خوشبو دار ہو۔ (حسن)
- ۵۔ میں نے پوچھا حرم میں داخلہ کے لئے غسل قبل داخلہ ہے یا بعد میں فرمایا اگر مکہ میں داخل ہو کر غسل کر لو تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر مکہ میں آکر اپنے گھر میں نہالو تو کوئی حرج نہیں۔

### باب ۱۱

#### ﴿قطع تلبیۃ الممتع﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابیہ، عن محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان جمیعاً عن صفوان بن یحییٰ، وابن ابی عمیر، وصفوان، عن معاویہ بن عمار قال: قال أبو عبد اللہ علیہ السلام: إذا دخلت مكة وأنت متمتع فنظرت إلى بيوت مكة فاقطع التلبية وحدتي بيوت مكة التي كانت قبل اليوم عقبه المدينتين وإن الناس قد أحدثوا بمكة ما لم يكن فاقطع التلبية وعليك بالتكبير والتهايل والتحميد والثناء على الله عز وجل بما استطعت.
- ۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن اسماعیل، عن حنان بن سدير عن ابیہ قال: قال أبو جعفر وأبو عبد الله علیہ السلام: إذا رأيت أيات مكة فاقطع التلبية.
- ۳۔ علی بن ابراہیم، عن ابیہ، عن ابن ابی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: اتمتع إذا نظر إلى بيوت مكة قطع التلبية.
- ۴۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن أبي الحسن الرضا علیہ السلام أنه سئل عن المتمتع متى يقطع التلبية، قال: إذا نظر إلى أعراش مكة عقبه ذي طوى، قلت: بيوت مكة؟ قال: نعم.

### باب ۱۲

#### حج تمتع میں قطع تلبیہ

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تمتع کے ارادہ سے تم مکہ میں داخل ہو اور مکہ کے مکانات نظر آنے لگیں اور عقبہ المدينتين ان کی حد ہے لیکن لوگوں نے حرمات نہ تھی وہ پیدا کر لے ہے پس اس وقت تلبیہ قطع کرو اور تکبیر و تہلیل و تحمید و ثنائے الہی بجالاؤ جتنی زیادہ بجالا سکتے ہو۔ (حسن)

۲۔ ستر یا جب تم مکہ کے گھر یا کھوڑے یا بلدیہ بند کر دو (حسن)

۳۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (حسن)

۴۔ مضمون وہی جو اوپر لکھا گیا

### ﴿باب﴾

#### ﴿دخول مكة﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن علی بن فضال، عن یونس ابن یعقوب قال: قلت: لأبي عبد الله عليه السلام: من أين أدخل مكة وقد جئت من المدينة؟ فقال: أدخل من أعلى مكة وإذا خرجت تريد المدينة فأخرج من أسفل مكة.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن یحییٰ، عن طلحة بن زید، عن جعفر، عن أبيه، عن علي عليه السلام أنه كان إذا قدم مكة يده يمشي به يمشي قبل أن يطوف.

۳۔ حمید بن زیاد، عن ابن سباعة، عن غیر واحد، عن أبان بن عثمان، عن محمد الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن الله عز وجل يقول في كتابه: «ووطئ يميني للطائفتين والعاكفين والركع السجود» فينبغي للعبد أن لا يدخل مكة إلا وهو طاهر قد غسل عرقه والأذى وتطهر.

۴۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا انتهيت إلى الحرم إن شاء الله فاعسل حين تدخله وإن تقدمت فاعسل من يميني أو من فم أو من منزلك بمكة.

۵۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن الحلبي قال: أمرنا أبو عبد الله عليه السلام أن ننسل من فتح قبل أن ندخل مكة.

۶۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد جميعاً، عن الحسن بن علي، عن أبان بن عثمان، عن عجلان أبي صالح قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا انتهيت إلى يميني أو برئ عبد الصمد فاعسل داخل يمينك وامش خافياً وعليك السكينة والوقار.

۷۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد؛ وسهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي الحسن عليه السلام قال: قال لي: إن اغتسلت بمكة ثم نمت قبل أن تلوف فاعد غسلك.

۸۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال: سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن الرجل يغتسل لدخول مكة ثم ينام فينوشأ قبل أن يدخل أبعزته ذلك أو بعيد؟ قال: لا يبعزته لأنه إنما دخل بوضوء.

۹۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال: من دخلها بسكينة غفر له ذنبه، قلت: كيف يدخلها بسكينة؟ قال: يدخل غير متكبر ولا متجبّر.

۱۰۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان، عن إسحاق بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا يدخل مكة رجل بسكينة إلا غفر له، قلت: ما السكينة؟ قال: يتواضع.

### پاک

## دخول مکہ

۱۔ میں نے کہا مکہ میں کدھر سے داخل ہوں مدینہ سے آئے ہوئے فرمایا آتے ہوئے اونچے حصہ سے اور باتے وقت نیچے سے۔ (موتقی)

۲۔ حضرت علی علیہ السلام جب مکہ آتے تو شروع کرتے اس کی منزلت کا اظہار طواف سے قبل۔ (حسن)

۳۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرمایا ہے اے ابراہیم واسماعیل میرے گھر کو صاف ستھرا رکھو طواف کرنے والوں، اختلاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے، پس بندہ کو چاہیے کہ سر زمین مکہ پر نہ داخل ہو مگر پاک و طاہر ہو کر، اپنے پیسے کو دھوئے اور اپنے بدن کو پاک کرے۔ (مسلم)

۴۔ جب حرم کے پاس پہنچو انشاء اللہ تو داخلہ کے وقت غسل کرو اور شہر سے باہر ہو تو بیڑیوں یا مٹاؤ یا



- مکہ کے پاس والی منزل پر سے غسل کر کے داخل ہو۔ (حسن)
- ۵۔ حضرت نے مجھے حکم دیا غسل کرنے کا مقام حج سے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے۔ (حسن)
- ۶۔ فرمایا تبتیر میمون یا ہر عبد الصمد پر پہنچو تو وہیں غسل کرو اور جوئے اتار کر ننگے پاؤں چلو اور سکیئہ اور وقار سے چلو۔ (موقوف)
- ۷۔ مشہرہ آیا جب مکہ کے داخلہ کے لئے غسل کرو اور اطراف سے پہلے سو جاؤ تو غسل کا اعادہ کرو (م)
- ۸۔ فرمایا اگر کوئی دخول مکہ کے لئے غسل کرے پھر سو جائے پھر داخلہ سے پہلے وضو کرے آیا یہ کافی ہوگا یا اعادہ غسل کرنا ضروری ہے کیونکہ اس نے وضو ہی تو کیا ہے۔ (م)
- ۹۔ فرمایا جو مکہ میں سکیئہ کے ساتھ داخل ہوگا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔ میں نے کہا سکیئہ سے کیا مراد فرمایا (ازراہ تکبر و تجبر داخل نہ ہو۔ (حسن)
- ۱۰۔ فرمایا مکہ میں جو کوئی سکیئہ سے داخل ہوگا اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔ میں نے کہا سکیئہ کیا ہے مشہرہ آیا تو واضح اختیار کرے۔ (م)

### ﴿بَابُ﴾

#### ﴿دخول المسجد الحرام﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه؛ وعبد بن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان جميعاً، عن صفوان بن يحيى؛ وابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا دخلت المسجد الحرام فادخله حافياً على السكينة والوقار والخشوع، وقال: ومن دخله بخشوع غفر الله له إن شاء الله، قلت: ما الخشوع؟ قال: السكينة، لا تدخله بتكبر فإذا انتهيت إلى باب المسجد قم وقل: «السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته» بسم الله وبالله ومن الله وما شاء الله والسلام على أنبياء الله ورسله والسلام على رسول الله والسلام على إبراهيم والحمد لله رب العالمين، فإذا دخلت المسجد فارفع يديك واستقبل البيت وقل: «اللهم إني أسألك في مقامي هذا في أول مناسكتي أن تقبل توبتي وأن تجاوز عن خطيئتي وتضع عني وزري، الحمد لله الذي بلغني بيته الحرام، اللهم إني أشهد أن هذا بيتك الحرام الذي جعلته منابة للناس وأمناباراً وأهدى للعالمين،

اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بِلَدِكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُكَ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَأُؤَمِّ طَاعَتَكَ ، هَاطِعاً  
لَا مَرَكَ ، رَاضِئاً بِقُدْرِكَ ، أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمَضْطَرِ إِلَيْكَ الْخَائِفِ لِعَقُوبَتِكَ ، اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي  
أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمَلْنِي بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ .

دروى أبو بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تقول وأنت على باب المسجد :  
”بسم الله وبالله ومن الله وما شاء الله وعلى ملة رسول الله عليه السلام وخير الأسماء لله والحمد لله  
والسلام على رسول الله صلى الله عليه وآله ، السلام على محمد بن عبد الله السلام عليك أيها النبي  
ورحمة الله وبركاته السلام على أنبياء الله ورسله ، السلام على إبراهيم خليل الرحمن السلام  
على المرسلين والحمد لله رب العالمين ، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين ، اللّٰهُمَّ صَلِّ  
على محمد وآل محمد وبارك على محمد وآل محمد وارحم محمد وآل محمد كما صليت وباركت وترحمت  
على إبراهيم وآل إبراهيم إنك حميدٌ مجيدٌ ، اللّٰهُمَّ صَلِّ على محمد وآل محمد عبدك ورسولك  
وعلى إبراهيم خليلك وعلى أنبيائك ورسلك وسلم عليهم و سلام على المرسلين والحمد لله رب  
العالمين ، اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمَلْنِي فِي طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ واحفظني بحفظ  
الإيمان أبداً ما أبقيتني ، جلّ ثناء وجهك ، الحمد لله الذي جعلني من وفده وزوّاره و  
جعلني ممن يعمر مساجده وجعلني ممن ينجيه ، اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَذَائِرُكَ فِي بَيْتِكَ  
وعلى كلّ مائتي حقّ لمن أتاه وزاره وأنت خير مائتي وأكرم مزار فأسألك يا الله يا رحمن  
بأنك أنت الله الذي لا إله إلا أنت وحدك لا شريك لك وبأنك واحد أحد صمد لم يلد  
ولم تولد ولم يكن له كفواً أحد وأنّ محمداً عبدك ورسولك صلى الله عليه وعلى أهل بيته  
يا جواد يا كريم يا ماجد يا جبار يا كريم ، أسألك أن تجعل تحمّلك إني بزيارتي  
إيّاك أو لشئ تعطيني فكأقربتي من النار ، اللّٰهُمَّ فكأقربتي من النار - تقولها ثلاثاً -  
وأوسع علي من رزقك الحلال الطيب وادره عني شرّ شياطين الإنس والجن و شرّ  
فسقة العرب والعجم .

باب ۱۱

## مسجد الحرام میں داخلہ

۱۔ فرمایا جب مسجد الحرام میں داخل ہو تو ننگے پیر سکیں دو قمار و خجور کے ساتھ اور منہ یا جگر سے طہر

داخل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔ میں نے کہا شروع کیا ہے فرمایا سکنین تکبیر سے اس میں نہ جاؤ جب باب مسجد پر پہنچو تو گھر سے ہو کر کہو،

السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته

بسم الله وبالله ومن الله وما شاء الله والسلام على أنبياء الله ورسله والسلام على رسول الله والسلام على إبراهيم والحمد لله رب العالمين

میرا سلام ہوئے نبی اور اللہ کی رحمت و برکت آپ بسم اللہ وبالله ومن اللہ ما شاء اللہ اور سلام ہو انبیاء و مرسلین خدا پر اور سلام ہو رسول اللہ پر اور سلام ہو حضرت ابراہیم اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جب مسجد میں داخل ہو تو اپنے ہاتھ بلند کر دو اور غنائے کعبہ کی طرحت رخ کر کے کہو "اللهم اني أسألك في مقامي هذا في أول مناسكتي أن تقبل توبتي وأن تجاوز عن خطيئتي وتضع عني وذري الحمد لله الذي بلغني بيته الحرام، اللهم اني أشهد أن هذا بيتك الحرام الذي جعلته مثابة للناس وأماناً مباركاً وهدياً للعالمين، اللهم اني عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك جئت أطلب رحمتك وأؤم طاعتك، مطيعاً لأمرك، راضياً بقدرتك، أسألك مسألة المضطر إليك الخائف لعقوبتك، اللهم افتح لي أبواب رحمتك واستعملني بطاعتك ومرضاتك"

یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس مقام میں جو میری پہلی عبادت ہے کہ میری توبہ قبول کر اور میری خطیئہ سے درگزر کر اور میرے گناہوں کے بوجھ کو مجھ سے ہٹا دے۔ حمد ہے اس ذات کے لئے جس نے مجھے اپنے حرمت والے گھر بھیجا۔ میں گواہی دیتا ہوں یہ تیرا صاحب حرمت والا گھر ہے جسے تو نے لوگوں کے لئے ثواب پہننے کی جگہ بنایا ہے اور امن و برکت والا اور تمام عالموں کے لئے ہدایت، میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے اور یہ گھر تیرا گھر ہے میں تیری رحمت کا طالب ہوں اور تیری اطاعت کا خواستگار، تیرے حکم کا مطیع اور تیری قدر پر راضی، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری معطر ہو کر اور تیرے عذاب سے ڈر کر یا اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھ سے اپنی اطاعت اور مرضی کا عمل کرا، اور ابوبکر میرے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر علیہ السلام نے فرمایا کہ یوں کہے جس مسجد کے دروازے پر پہنچے

بسم الله وبالله ومن الله وما شاء الله وعلى منة رسول الله ﷺ وخير الأسماء لله والحمد لله والسلام على رسول الله صلى الله عليه وآله، السلام على عباد الله السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام على أنبياء الله ورسله، السلام على إبراهيم خليل الرحمن السلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، اللهم صل

علیٰ غُذُو آلِ غُذُو وَبَارِكْ عَلٰی غُذُو آلِ غُذُو وَارْحَمْ غُذُو آلِ غُذُو کَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَآلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی غُذُو آلِ غُذُو اَعْبَدْکَ وَرَسُوْلَکَ وَعَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِکَ وَعَلٰی اَنْبِیَاکَ وَرَسَلِکَ وَسَلِّمْ عَلَیْهِمْ وَسَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاسْتَعْمَلْنِیْ فِی طَاعَتِکَ وَمَرْضَاتِکَ وَاحْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ ، جَلَّ ثَنَا وَجْهُکَ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ مِنْ وَفْدِهِ وَزُوْرِهِ وَجَعَلَنِیْ تَمَنٍّ یُعْمَرُ مَسَاجِدَہُ وَجَعَلَنِیْ تَمَنٍّ یُنَاجِیْہِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَزَائِرُکَ فِی بَیْتِکَ وَعَلٰی کُلِّ مَآئِیْتٍ حَقٍّ لِّمَنْ اَتَاہُ وَزَارَہُ وَاَنْتَ خَیْرُ مَآئِیْتٍ وَاَکْرَمُ مَزُوْرٍ فَاسْأَلْکَ یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِأَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیکَ لَکَ وَبِأَنَّکَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَدَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوَلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہُ کُفُوًا اَحَدٌ <sup>(۲۱)</sup> وَاَنْ غُذُو اَعْبَدْکَ وَرَسُوْلَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰہْلِ بَیْتِہِ یَاجُوَادُ یَا کَرِیْمُ یَا حَاجِدٍ یَاجَبَّارُ یَا کَرِیْمُ ، اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ تَحَقُّقَکَ اِنْجَآئِیْ بِزَیْلَاتِیْ اِبْسَآکَ اَوْ لَشِیْءٍ تَعْطِیْنِیْ فَکَاکَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ ، اَللّٰهُمَّ فَکَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ - تَقُولُہَا ثَلَاثًا - وَاَوْسَعُ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ وَاَدْرَہُ عَنِّیْ شُرَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَشَرِّ فِسْقَةِ الْعَرَبِ وَالْمَعِیَمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مِنْ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَدْرَمْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

پرا در بہترین اسماء اللہ کی کے لئے ہیں اور محمد بھی اللہ ہی کے لئے ہے اور سلام ہو رسول خدا پر اور محمد بن عبد اللہ پر اور سلام ہو آپ پر لے ہی اور اللہ کی رحمت و برکت ہو سلام ہو تمام انبیاء و مرسلین پر سلام ہو ابراہیم خلیل پر سلام ہو مرسلین پر اور محمد ہے اللہ کے لئے جو رب العالمین ہے اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر یا اللہ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور برکت نازل کر محمد و آل محمد پر اور رحم کر محمد و آل محمد پر جسے تو نے برکت و رحمت نازل کی ابراہیم و آل ابراہیم پر ، تو حمید و مجید ہے یا اللہ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر ، وہ محمد جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور ابراہیم پر جو تیرے خلیل ہیں اور اپنے انبیاء اور مرسلین پر اور سلام ہو ان پر اور مرسلین پر اور محمد کا سترہ اور ابراہیم خلیل ہے یا اللہ تیرے لئے ابواب رحمت کو کھول دے اور توفیق دے کہ تیری اطاعت اور حق کا عمل مجھے سے صادر ہو اور امان کی حفاظت کے ساتھ میری حفاظت کر اور یہ محمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے اپنے گھر بلایا اور اس کا زائر بنایا اور مجھے ان لوگوں میں سے سترہ اور چار جو مساجد کو آباد کرتے ہیں اور مناجات کرنے والوں میں سے بنایا یا اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرے گھر کا زائر ہوں اور تو ان میں سب سے بہتر ہے جس کے پاس آیا جائے تو مستحق ہے اس کا کہ بندہ تیرے

پاس آئے اور تیرے گھر کی زیارت کرے۔ میں سوال کرتا ہوں اسے رخصت اور اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تھا کوئی شریک نہیں تو واحد و احد و حمد ہے نہ تو کسی کو پیدا کیا نہ کچھ کسی نے پیدا کیا۔ کوئی تیرا کفو نہیں۔ محمدؐ تیرے بند رسول ہیں لے جو اردو کریم اسے عاجد، اس پر اور ان کی آل پر صلوة ہو۔

اسے جب اسے کریم میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لئے قرارداد میری زیارت کو اپنا تحفہ اور سب پہلے عطا کر میری گردن کی آزادی تار جہنم سے اور میرے رزق حلال و طیب میں وسعت دے اور درر کے مجھ کو شربت شایاں و انس و جن سے اور فاسقان عرب و عجم کے شریک سے۔ (حسن)

### باب ۱۱

عن ائمة عند استقبال الحجر واستلامه

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن ابي عمير؛ و محمد بن اسماعيل، عن الفضل ابن شاذان، عن ابن ابي عمير؛ و سفوان بن يحيى، عن حماد بن عمار، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: إذا دنوت من الحجر الأسود فادفع يديك واحد الله و اثن عليه و صل على النبي ﷺ و اسأل الله أن يتقبل منك ثم استلم الحجر و قبله فإن لم تستطع أن تتقبله فاستلمه بيدك فإن لم تستطع أن تستلمه بيدك فاشرب به و قل: «اللهم أمتي أديتها و هيئاتي تعاهدته لتشهدي بالموافاة، اللهم تصديقاً بكتابك و على سنة نبيك أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له و أن محمداً عبده و رسوله آمنتم بالله و كفرت بالجب و الطاغوت و بالآلات و العزى و عبادة الشيطان و عبادة كل تدعى من دون الله» فإن لم تستطع أن تقول هذا كله فبعضه و قل: «اللهم إليك بسطت يدي و فيما عندك عظمت رغبتي فأقبل بيمينتي و اغفر لي و ارحمني، اللهم إني أعوذ بك من الكفر و الفقر و موافق الخزي في الدنيا و الآخرة»

۲۔ في رواية أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا دخلت المسجد الحرام فامش حتى تدنو من الحجر الأسود فتستقبله و تقول: «الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله سبحانه الله و الحمد لله و لا إله إلا الله و الله أكبر، أكبر من خلقه و أكبر ممن أخصى و أحذر و لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك و له الحمد يحيي و يميت و يميت و يحيي بيده الخير و هو على كل شيء قدير» و تسلي على النبي و آل النبي

[صلی اللہ علیہ وسلم] اذ تسلم علی المرسلین كما فعلت حين دخلت المسجد ثم تقول :  
 « اللهم انی اومن بوعذک و اوفی بعهدک » ثم ذکر كما ذکر معاوية .  
 ۳ - علي بن ابراهيم ، عن ابيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن ذكره ،  
 عن ابي جعفر (عليه السلام) قال : اذا دخلت المسجد الحرام وحاذيت الحجر الأسود فقل :  
 « أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله آمنت بالله و  
 كفرت بالطاغوت وباللآئ والعزى وبعبادة الشيطان و بعبادة كل نذ يدعى من دون  
 الله » ثم اذن من الحجر واستلمه فيمينك ثم تقول : « بسم الله والله أكبر ، اللهم أمانتي  
 أدبتها وميثاقی تعاهدته لتشهد عندک لی بالموافاة » .

### باب

## دعائے استقبال حجر

۱- فرمایا جب حجر اسود سے قریب ہو تو ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد و ثنا کر دو اور تیری پرورداری بھیج اور اللہ سے سوال کر دو کہ وہ  
 تمہاری عبادت قبول کرے پھر حجر اسود کو بوسہ دو اگر ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے بوسہ دو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو  
 تو اس کی طرف اشارہ کر دو اور کہو یا اللہ میں نے اپنی امانت کو ادا کیا اور اپنے عہد کو پورا کیا تاکہ تو پورا ہونے کی  
 گواہی دے یا اللہ میں تصدیق کرتا ہوں تیری کتاب کی اور میں تیرے نبی کی سنت پر ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا  
 کوئی معبود نہیں ۔ وہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے عہد و رسول میں ہیں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے  
 انکار کیا ہے شیا طین لات و عزرائل سے اور شیا طین کی عبادت سے اور ہر اس ذات کی عبادت سے جسے اللہ کے سوا  
 پوجا جاتا ہے اور یہ سب کہتا ممکن نہ ہو تو کہو یا اللہ میں نے تیری بارگاہ میں ہاتھ پھیلا یا ہے اور تجویر سے یہ قدرت  
 میں ہے اس کی طرف پوری رغبت کی ہے ۔ پس تو میری تیری کو قبول کر اور مجھے بخش دے اور رحم کر ۔ یا اللہ میں تجھے سے پناہ  
 مانگتا ہوں کفر و فتنے سے اور ذلت کے مواقع سے دنیا و آخرت میں ۔

۲- حضرت نے فرمایا جب مسجد الحرام میں داخل ہو پس چلو اور حجر اسود کے قریب آؤ اسے بوسہ دو اور کہو  
 الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله سبحانه الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ، أكبر من خلقه وأكبر ممن أخشى وأحذر ولا إله إلا الله وحده لا شريك له

، له الملك وله الحمد يحيي ويميت ويحيي بينه وبينه وهو على كل شيء قدير حمد ہے اس اللہ کی جس نے ہمیں ہدایت کی اور اگر وہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، ایک ہے اللہ اور سزاوار حمد ہے اللہ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکبر ہے اپنی مخلوق سے اور اکبر ہے ہر اس چیز سے جس نے اسے پیدا کیا وہ وعدہ لا شریک ہے ملک اسی کہے حمد کا سزاوار وہی ہے وہ جلتا اور ماتلے اور ماتا اور جلتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور دردیجہ محمدؐ و آل محمدؐ پر اور سلام بھیجو مسلمان پر اس طرح جس طرح مسلمان دامن ہوتے وقت بیجا تھا پھر کہو یا اللہ تیرے وعدہ پر ایمان لایا ہوں تیرے عہد کو پورا کرتا ہوں پھر آپؐ نے ذکر کیا اس کا جو معاویہ ذکر کیا کرتا تھا۔ (مرسل)

۳۔ فرمایا حضرت نے جب تم مسجد الحرام میں داخل ہو اور محاذ حجر الاسود میں پہنچو تو کہو اشہدان لا الہ الا اللہ وعدہ لا شریک لا واشہدان محمدؐ و عبدہ و رسولہ، میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے انکار کیا شیاطین اور لات دعویٰ کا اور عبادت شیاطین کا اور ہر اس کی عبادت کا جس کو خدا کا مثل قرار دے کر پوجا جاتا ہے پھر حجر کے قریب جا کر داہنے ہاتھ سے مس کرو اور کہو بسم اللہ واللہ واللہ واللہ اکبر یا اللہ یہ میری امانت تھی جسے میں نے پورا کیا اور عہد تھا جسے میں نے پورا کیا تاکہ تو پورا ہونے کی گواہی دے۔ (مرسل)

### باب ۱۲

﴿الاستلام والمسح﴾

۱۔ عن محمد بن یحیی، عن محمد بن الحسن، عن صفوان بن یحیی، عن یعقوب بن شعيب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن استلام الركن قال: استلامه أن تلمس بطنك به والمسح أن تمسحه بيده.

### باب ۱۳

## چومنا اور چھونا

۱۔ میں نے استلام رکن کے متعلق پوچھا۔ فرمایا استلام کی صورت یہ ہے کہ اپنے شکم کو اس سے ملا دے اور مس یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے اسے چھوئے۔

### باب ۱۴

﴿المزاحمة على الحجر الاسود﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار قال:

قال أبو عبد الله عليه السلام : كنا نقول : لا بد أن نستفتح بالحجر ونختم به فأمّا اليوم فقد كثر الناس .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، وعنه بن إسماعيل عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، وابن أبي عمير ، عن عبد الرحمن بن الحجاج عن أبي عبد الله عليه السلام : قال : كنت أطوف وسفيان الثوري قريب مني فقال : يا أبا عبد الله كيف كان رسول الله صلى الله عليه وآله يصنع بالحجر إذا انتهى إليه ، فقلت : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يستلمه في كل طواف فريضة وناقلة ، قال : فتخلف عني قليلاً فلمّا انتهيت إلى الحجر جرت ومشييت فلم أستلمه فلحقني فقال : يا أبا عبد الله ألم تخبرني أن رسول الله صلى الله عليه وآله كان يستلم الحجر في كل طواف فريضة وناقلة ؟ قلت : بلى ، قال : فقد مررت به فلم تستلم ، فقلت : إن الناس كانوا يرون لرسول الله صلى الله عليه وآله ما لا يرون لي و كان إذا انتهى إلى الحجر أفرجوا له حتى يستلمه وإني أكره الزحام .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى ، عن سيف التمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أتيت الحجر الأسود فوجدت عليه زحاماً فلم ألتق إلا رجلاً من أصحابنا فسأله فقال : لا بد من استلامه فقال : إن وجدته خالياً وإلا فسلم من بعيد .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل حجّ ولم يستلم الحجر ، فقال : هو من السنة فإن لم يقدر فالله أولى بالعذر .

٥ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إني لأخلص إلى الحجر الأسود فقال : إذا طفت طواف الفريضة فلا يضرّك .

٦ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن محمد الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحجر إذا لم أستطع مسّه وكثر الزحام ؟ فقال : أمّا الشيخ الكبير والضعيف والمريض فمرّخص وما أحب أن تدع مسّه إلا أن لا تعبد بدا .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن أحمد بن محمد بن



ابی نصر ، عن محمد بن عیید اللہ قال : سئل الرضا علیہ السلام عن الحجر الأسود وهل یقاتل علیہ الناس إذا كثروا ؟ قال : إذا كان كذلك فأوم إلیہ إیماء یدک .

۸۔ علی بن ابراہیم ، عن ائیین امی عمیر ، عن امی ابوب الخزاز ، عن امی بصیر ، عن امی عبداللہ علیہ السلام قال : لیس علی النساء جهر بالتلییة ولا استلام الحجر ولا دخول البیت ولا سعی بین الصفا والمروة - یعنی المروة - .

۹۔ عدۃ من اصحابنا ، عن أحمد بن امی عبداللہ ، عن أحمد بن موسی ، عن علی ابن جعفر ، عن محمد بن مسلم ، عن امی عبداللہ علیہ السلام قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : استلموا الرکن فانہ یمین اللہ فی خلقہ یصافح بها خلقہ مصافحة العبد - أو الرجل - یشهد لمن استلمہ بالموافاة .

۱۰۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن النعمان ، عن سعید الأعرج ، عن امی عبداللہ علیہ السلام قال : سألتہ عن استلام الحجر من قبل الباب ، فقال : ألیس إنما تريد أن تستلم الرکن ؟ قلت : نعم ، قال : یجزئک حیث مانالت یدک .

## باب

## من اتمت حجر اسود

- ۱۔ حضرت نے فرمایا افتتاح حجر اسود سے کرو اور اسی پر قسم کرو لوگوں کی (ب کثرت ہے)۔
- ۲۔ حضرت نے فرمایا میں طواف کر رہا تھا اور سفیان ثوری میرے قریب تھا مجھ سے کہنے لگا۔ اے ابوعبداللہ ، رسول اللہ کا عمل حجر اسود کے پاس اگر کیا ہونا تھا۔ میں نے آنحضرت پر طواف میں خواہ فریضہ ہو یا ناساں استلام کرتے تھے یہ سن کر وہ مجھ سے کچھ دیر ہٹ گیا جب میں حجر کے پاس گیا تو آگے بڑھ گیا استلام نہ کیا۔ اس نے کہا۔ اے ابوعبداللہ کیا آپ نے یہ نہیں بتایا کہ رسول اللہ پر طواف کے بعد استلام حجر اسود کیا کرتے تھے ناساں ہو یا فریضہ لیکن آپ بغیر استلام کے گزرتے ہیں نے کہا ہاں ایسا ہی ہوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ رسول اللہ کے لئے جو رو اڑھتے تھے ہمارے لئے روا نہیں رکھتے۔ جب حضرت حجر کے پہنچتے تھے لوگ پھٹ جاتے تھے اور آپ استلام کر لیتے تھے ہمیں اذہام مانع ہے۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے حضرت سے کہا جب میں حجر اسود کے پاس آیا تو میں نے بہت ہجوم پایا اپنے ایک دوست سے اس کے متعلق

- پوچھا اس نے کہا: استلام ضروری ہے فرمایا اگر خالی جگہ ہو تو کرو ورنہ دور سے بوسہ دے لو۔ (۴)
- ۴۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص نے حج کیا استلام نہیں کیا۔ فرمایا وہ سنت ہے اگر قدرت نہ ہو تو اللہ بہتر عزادار کا جائے والا ہے۔
- ۵۔ میں نے کہا میں حجر اسود تک نہیں پہنچ سکا فرمایا جب تم نے طواف خریفہ (اداکر یا تو کوئی حرج نہیں)۔ (۵)
- ۶۔ میں نے حضرت سے کہا اگر حجر کو مس کرنا ممکن نہ ہو اور پھوم فرما دے ہو۔ فرمایا شیخ، کبیر اور ضیف اور مدین کے لئے اجازت ہے اور میں مس کرنے کے ترک کو پسند نہیں کرتا مگر جب چارہ کار نہ ہو۔ (درسل)
- ۷۔ امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا حجر اسود کے بارے میں کوئی واجب لاگوں کی کثرت ہو تو ان کو بزدلی سے بچنے کے لئے لڑائی کی جائے فرمایا اگر ایسی صورت ہو تو ہاتھ سے اشارہ کیا جائے۔ (مجمول)
- ۸۔ فرمایا عورتیں باؤ (ارلین) تلبیہ نہ کریں اور نہ استلام حج کریں اور نہ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوں اور نہ سعی صفا و مرودہ میں ہر دو لے کریں۔ (حسن)
- ۹۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے استلام حجر کرو کہ وہ بمنزلہ خدا کے دہانے ہاتھ کے ہے اس کی مناسق میں جس سے وہ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے یہ مصافحہ مندر کا خدا سے ہے یہ حج پر ہے استلام کرنے والے کے عہد پر در کرنے کی گواہی دے گا۔ (مجمول)
- ۱۰۔ میں نے استلام حجر کے متعلق پوچھا دروازہ کی طرف سے۔ فرمایا ایسا نہیں کہ تم کسی سے استلام کا ارادہ رکھتے ہو یا میں نے کہا ہاں ارادہ تو ہے مگر فرمایا تو یہ کافی ہے اگر ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچتا۔ (۶)

### ﴿بَابُ الطَّوْفِ﴾

#### ﴿الطَّوْفُ وَاسْتِلَامُ الْأَرْكَانِ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيہ، عن ابن ابي عمير؛ وعنه بن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان عن ابن ابي عمير؛ وصفوان بن يحيى، عن معاوية بن عمار، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: طِفُّ بِالْبَيْتِ سَبْعَةُ أَضْوَاطٍ وَقَوْلُ فِي الطَّوْفِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي بِمَشْيِ بِهِ عَلَى طُلُلِ الْمَاءِ كَمَا يَمْشِي بِهِ عَلَى جِدِّ الْأَرْضِ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي يَهْتَزُّ لَهُ عَرْشُكَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تَهْتَزُّ لَهُ أَقْدَامُ مَلَائِكَتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ مُوسَى مِنْ جَانِبِ الطُّورِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَأَلْقَيْتَ عَلَيْهِ حَبَّةَ مِنْكَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي غَفَرْتَ بِهِ لِمُحَمَّدٍ ﷺ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَأَتَمَمْتَ عَلَيْهِ نِعْمَتَكَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَ

كذا - ما أحببت من الدعاء - ، وكلما انتهيت إلى باب الكعبة فصل على النبي ﷺ وتقول فيما بين الركن اليماني والحجر الأسود : «ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار» ، وقل في الطواف : «اللهم إني إليك فقير وإني خائف مستجير فلا تغير جسمي ولا تبدل اسمي» .

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن محمد بن سنان عن عبد الله بن مسكان قال : حدثني أيوب أخو آدم ، عن الشيخ قال : قال لي أبي : كان أبي عليه السلام إذا استقبل الميزاب قال : «اللهم اعتق رقبتي من النار وأوسع علي من رزقك الحلال وادره عني شر فسقة الجن والإنس وأدخلني الجنة برحمتك» .

٣ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن إبراهيم بن أبي البلاد ، عن عبد السلام ابن عبد الرحمن بن نعيم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : دخلت طواف القرينة فلم يفتح لي شيء من الدعاء إلا الصلاة على محمد وآل محمد وسعيت فكان كذلك ؟ فقال : ما أعطى أحد ممن سأل أفضل مما أعطيت .

٤ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ما أقول إذا استقبلت الحجر ؟ فقال : كبر واصل على محمد وآله ، قال : وسعته إذا أتى الحجر يقول : «الله أكبر السلام علي رسول الله ﷺ» .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن عاصم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان علي بن الحسين عليه السلام إذا بلغ الحجر قبل أن يبلغ الميزاب يرفع رأسه ثم يقول : «اللهم أدخلني الجنة برحمتك - وهو ينظر إلى الميزاب - وأجرني برحمتك من النار وعافني من السم وأوسع علي من الرزق الحلال وادره عني شر فسقة الجن والإنس وشر فسقة العرب والعجم» .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول لما انتهى إلى ظهر الكعبة حين يجوز الحجر : «يا ذا المن والطول والجود والكرم إن عملي ضعيف فضاعفه لي وتقبله مني إنك أنت السميع العليم» .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن

سويد ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : يستحب أن تقول بين الركن والحجر : «اللهم آتاني الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار» وقال : إن ملكاً موثقاً يقول : آمين .

۸ - أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن جعفر ، عن أبيه عليه السلام قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله لا يستلم إلا الركن الأسود واليماني ثم يقبلهما ويضع خده عليهما ورأيت أبي يفعله .

۹ - أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن صالح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كنت أطوف بالبيت فإذا رجل يقول : ما بال هذين الركنين يستلمان ولا يستلم هذان ؟ قلت : إن رسول الله صلى الله عليه وآله استلم هذين ولم يعرض لهذين فلا تعرض لهما إذا لم يعرض لهما رسول الله صلى الله عليه وآله ! قال جميل : ورأيت أبا عبدالله عليه السلام يستلم الأركان كلها .

۱۰ - أحمد بن محمد ، عن البرقي ، رفعه ، عن زيد الشحام أبي أسامة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كنت أطوف مع أبي عبدالله عليه السلام وكان إذا انتهى إلى الحجر مسحه بيده وقبله وإذا انتهى إلى الركن اليماني التزمه قلت : جعلت فداك تمسح الحجر بيدك وتلتزم اليماني ؟ فقال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما أتيت الركن اليماني إلا وجدت جبرئيل قد سبقني إليه يلتزمه .

۱۱ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن علي ، عن ربعي ، عن العلاء بن المقعد قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إن الله عز وجل وكل بالركن اليماني ملكاً هجيراً يؤمن على دعائكم .

۱۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن العلاء بن المقعد قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إن ملكاً موثقاً بالركن اليماني منذ خلق الله السموات والأرضين ليس له هجير إلا التأمين على دعائكم فلينظر عبد بما يدعو ، قلت له : ما الهجير ؟ فقال : كلام من كلام العرب أي ليس له عمل . وفي رواية أخرى ليس له عمل غير ذلك .

۱۳ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية [بن عمار] ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الركن اليماني باب من أبواب الجنة لم يفلقه الله منذ خلقه . وفي رواية أخرى بابنا إلى الجنة الذي منه ندخل .

۱۴ - عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن الحسن بن علي بن النعمان ، عن إبراهيم بن سنان ، عن أبي مریم قال : كنت مع أبي جعفر عليه السلام أطوف فكان لا يمر في طواف من طوافه بالرُّكن اليماني إلّا استلمه ثم يقول : اللهم تب عليّ حتّى أتوب و اعصمني حتّى لأعود .

۱۵ - عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن أبي الفرج السندی ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كنت أطوف معه بالبيت فقال : أي هذا أعظم حرمة ؟ قلت : جعلت فداك أنت أعلم بهذا مني فأعاد عليّ فقلت له : داخل البيت ، فقال : الرُّكن اليماني على باب من أبواب الجنة مفتوح لشيعه آل محمد ، مسدود عن غيرهم ، وما من مؤمن يدعو بدعاء عنده إلّا ضعد دعاؤه حتّى يلصق بالعرش ، ما بينه وبين الله حجاب .

۱۶ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن في هذا الموضع - يعني حين يجوز الرُّكن اليماني - ملكاً أعطي سماع أهل الأرض فمن صلى على رسول الله صلى الله عليه وآله حين يبلغه أبلغه إياه .

۱۷ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي - أو غيره - عن حماد ابن عثمان قال : كان بمكة رجل مولى لبني أمية يقال له : ابن أبي عوانة له عتادة وكان إذا دخل إلى مكة أبو عبد الله عليه السلام أو أحد من أشياخ آل محمد عليهم السلام يمشي به وإنه أتى أبا عبد الله عليه السلام وهو في الطواف فقال : يا أبا عبد الله ما تقول في استلام الحجر ؟ فقال : استلم رسول الله صلى الله عليه وآله فقال له : ما أراك استلمته ، قال : أكره أن أؤدي ضعيفا أو أتأذي قال : فقال : قد زعمت أن رسول الله صلى الله عليه وآله استلمه ، قال : نعم ولكن كان رسول الله صلى الله عليه وآله إذا رآه عرفوا له حقّه وأنا فلا يعرفون لي حقّي .

۱۸ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن جعفر ، عن آبائه عليهم السلام أن علياً صلوات الله عليه سئل كيف يستلم الأقطع الحجر ، قال : يستلم الحجر من حيث القطع فإن كانت مقطوعة من الرفق استلم الحجر بشماله .

۱۹۔ عہد بن یحییٰ، عن ذکرہ، عن عہد بن جعفر النوفلی، عن ابراہیم بن عیسیٰ عن ابيه، عن أبي الحسن علیہ السلام أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالكعبة حتى إذا بلغ الركن اليماني رفع رأسه إلى الكعبة ثم قال: «الحمد لله الذي شرَّفَكَ وعظَّمَكَ والحمد لله الذي بعثني نبياً وجعل علياً إماماً، اللهم اهدله خيار خلقك وجنبه شرار خلقك».

### باب ۱۲

## طواف واستلام ارکان

۱۔ فرمایا غار کعبہ کا طواف سات بار کرو اور طواف میں کہو۔

یا اللہ میں تیرے اس نام سے سوال کرتا ہوں جس کی برکت سے پانی میں اور ناہموار زمین چلتے ہیں اور اس نام سے سوال کرتا ہوں جو عرش کو حرکت دیتا ہے اور عرش اس سے جھوکتا ہے اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے ملاکہ وہ ہمدیں آتے ہیں اور دعا کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے موسیٰ نے طور پر دعا کی تھی اور تو نے اس کو قبول کیا اور ان پر رحمت نازل کی اور دعا کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ گناہ معاف کئے اور لغتوں کو ان پر تمام کیا۔ میرے ساتھ ایسا اب کر جو کچھ میری دعا سے تو پسند کرے اور جب دروازہ کعبہ پہنچے تو درود بھیجے جی پر اور ان کی آل پر اور درکن بیان اور حجرہ اسود کے درمیان کہے۔ اے ہمارے رب دنیا و آخرت میں نیکی دے اور عذاب و دوزخ سے بچا اور طواف میں کہو یا اللہ میں تیری بارگاہ کا فقیر ہوں تجھ سے خائف ہوں اور تیری پناہ چاہئے والا میرا جسم مستغیر نہ کرنا اور میرے نام کو نہ بلانا۔ (حسن)

۲۔ فرمایا میرے والد ماجد جب پرنا کر کعبہ کے سامنے آئے تو کہتے یا اللہ میری گردن نار سے آزاد کر اور اپنے رزق حلال کو میرے اوپر زیادہ کر اور ناسخ جن دامن کے شر کو مجھ سے دور کر اور اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل کر۔ (غیر)

۳۔ میں نے کہا میں نے طواف فرمایا اور اکیس سو اسی محمد و آل محمد پر درود بھیجے کے میں نے کوئی دعا نہیں پڑھی اسی طرح سنی کہ فرمایا تمہیں سب سے بہتر اس کی جزائے گا۔ (حسن)

۴۔ میں نے کہا میں جو اسود کے مقابلہ کر میں کیا کہوں فرمایا کیسے کہ محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور ادی کہتا ہے میں نے سنا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو فرمایا اللہ اکبر اور سلام ہو رسول اللہ پر۔ (م)

۵۔ حضرت میزاب یک پہنچے سے پہلے جب حجرہ کے پاس آئے تو آپ نے سرائحاکر نہ فرمایا اللہ اپنی رحمت سے مجھے جنت میں

- داخل کر اور آپ میزاب کی طرت دیکھتے جاتے تھے اور مجھے نارود ووزخ سے پناہ دے اور بیماری سے بچا اور رزق حلال میں زیادتی کر (اور ناستق جن و انسان اور عرب و عجم کے شہر سے بچاے۔ (ص)
- ۶۔ میں نے حضرت سے سنا جب آپ پشت کبر کی طرت آئے تو یہ دعا کی۔ اے صاحب احسان و طاقت حمد و کرم میرا عمل کمزور ہے اسے زیادہ کر اور مجھے سے قبول کر بے شک تو سمیع و علیم ہے (حسن)
- ۷۔ فرمایا مستحب ہے یہ کہنا رکمن وجر کے درمیان یا اللہ مجھے دنیا و آخرت میں نیک شے اور عذاب نار سے بچاے فرمایا کہ اس کا ملک موکل آئین کہتا ہے۔ (ص)
- ۸۔ فرمایا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں کرتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کا پھران دونوں کو بوسہ دیتے اور اپنا رخسارہ اس پر رکھتے، میرے والد بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مخوف)
- ۹۔ فرمایا میں طواف کر رہا تھا کہ ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ کیا بات ہے کہ ان دونوں رکنوں کا استلام کرتے ہیں اور ان دو کا نہیں کرتے میں نے کہا رسول اللہ انہی دو کا استلام کرتے تھے پس تم بھی ان دو سے تعرض نہ کرو جبکہ رسول اللہ نے نہیں کیا۔ جمیل کہتا ہے میں نے دیکھا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام تمام رکنان کا استلام کرتے تھے (ص)
- ۱۰۔ فرمایا راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ طواف کر رہا تھا جب آپ حجر کے پاس پہنچے تو آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور بوسہ دیا اور جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو اس سے چمکے گئے میں نے کہا میں آپ خدا ہوں آپ نے حجر کو تو اپنے ہاتھ سے لمس کیا اور رکن یمانی کو چمکے گئے فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب میں رکن یمانی کے پاس آیا تو جبریل نے مجھ سے آگے بڑھ کر اسے پسنے بتلایا (ص)
- ۱۱۔ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو رکن یمانی پر معین کیا ہے جو اس سے پیشا ہو لے اور تمہاری دعاؤں پر آئین کہتا ہے۔ (مخوف)
- ۱۲۔ فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو رکن یمانی پر معین کیا ہے جب سے اس نے آسمان و زمین کو خلق فرمایا ہے اس کا کام صرف یہ ہے کہ وہ صرف تمہاری دعاؤں پر آئین کہے لہذا ابندہ کو سوچ سمجھ کر دعا کرنی چاہیے رعین نے کہا بچہ کیا ہے فرمایا یہ ایک کلام ہے کلام عرب سے یعنی اس کا کوئی عمل نہیں۔ (حسن)
- ۱۳۔ فرمایا رکن یمانی ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں سے جب سے خدا نے اسے کھولا ہے بند نہیں کیا اور ایک روایت میں ہے وہ ہمارا دروازہ ہے جنت کی طرت جس سے ہم داخل ہوں گے (حسن)
- ۱۴۔ میں امام باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا حضرت ہر طواف میں جب رکن یمانی کی طرت سے گزرتے تو اس سے پٹ جاتے پھر فرماتے یا اللہ جب میں توبہ کروں میری توبہ قبول کر اور بچا مجھے جب میں نہ لوں۔ (ص)
- ۱۵۔ میں حضرت کے ساتھ طواف کر رہا تھا فرمایا خدا کی قسم یہ بڑی حرمت والا ہے میں نے کہا میں آپ کے خدا ہوں آپ اس کو مجھ سے بہتر جانتے ہیں اس کا حضرت نے پھر اعادہ فرمایا میں نے کہا کیا اس سے داخل بیت مراد ہے نہ فرمایا

رکن یمانی مراد ہے جو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو کھلا ہوا ہے شیطان آل محمدؐ کے لئے ذکر ان کے غیر پر جو بندہ مومن اس کے پاس دعا کرتا ہے اس کی دعا عرش تک پہنچتی ہے اور اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں رہتا۔ (ض)

۱۷۔ فرمایا کہ وہ جگہ یعنی جب رکن یمانی کسی فرشتہ کو گزرتا یا اس پر تو جہاں ارض سے سنا ہے وہ اسے جانتا ہے پس

جو محمدؐ آل محمدؐ پر درود بھیجتا ہے اور اس تک پہنچتا ہے تو وہ اس فرشتہ تک پہنچتا ہے۔ (حن)

۱۸۔ مکہ میں ایک شخص ابن ابی عروہؓ سے رہتا تھا جو بنی امیہ کا غلام تھا جبکہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام یا آل محمدؐ سے کوئی حدیث نہ آئے تو ان سے بحث کرتا وہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا جبکہ آپ طواف میں تھے کہنے لگا۔ اے ابوجعفر اللہ آپ استلام جو اسود کے متعلق کیا ہے ہیں فرمایا رسول اللہؐ نے اس کا استلام کیا اس نے کہا میں نے آپ کو تو استلام کرتے نہیں دیکھا۔ فرمایا میں نے اچھا نہ سمجھا کہ کسی کزور کو ایذا دوں یا ایذا پاؤں اس نے کہا رسول اللہؐ تو استلام کرتے تھے فرمایا لیکن ان کا حق پہچانتے تھے اور میں ہوں کہ لوگ میرا حق نہیں پہچانتے۔

۱۸۔ میں نے کہا جس کا ہاتھ کٹ گیا ہو وہ استلام کیسے کرے۔ فرمایا اگر گھنی سے کٹ گیا ہے تو بائیں ہاتھ سے کرے۔ (پ)

۱۹۔ فرمایا حضرت رسول خداؐ نے کہہ کا طواف کیا جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو کعبہ کی طرف سر اٹھا کر فرمایا حمد ہے اس کی جس نے مجھے نبی اور علیؓ کو امام بنایا یا اللہ اس کی طرف نیک بندوں کو بھیج اور شریر بندوں سے اسے بچا (رسول)

### ﴿باب ۱۲﴾

﴿الملتزم و الدعاء عندہ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن العلاء بن رزین، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر علیہ السلام قال: قلت له: من أين استلم الكعبة إذا فرغت من طوافي؟ قال: من دبرها.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن محمد بن الفضیل، عن أبي الصباح الكنانی، عن أبي عبد الله علیہ السلام أنه سئل عن استلام الكعبة فقال: من دبرها.

۳۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن عبد الله بن سنان قال: قال أبو عبد الله علیہ السلام: إذا كنت في الطواف السابع فائت المتوّد وهو إذا قمت في دبر الكعبة هذا الباب فقل: «اللهم البيت بيتك و



العبد عبدك و هذا مقام العائذ بك من النار ، اللهم من قبلك الروح والفرج ، ثم استلم الركن اليماني ثم أتت الحجر فاختتم به .

۴ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه كان إذا انتهى إلى الملتزم قال لمواليه : أميطوا عني حتى أقرأ لربي بذنوبي في هذا المكان فإن هذا مكان لم يقرأ عبد لربه بذنوبه ثم استغفر الله ألا غفر الله له .

۵ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفيان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا فرغت من طوافك وبلغت مؤخر الكعبة - وهو بهذا المستجار دون الركن اليماني بقليل - فابسط يدك على البيت والصق بطنك وخذك بالبيت وقل : اللهم ألبت بيتك والعبد عبدك وهذا مكان العائذ بك من النار ، ثم أقرأ لربك بما علمت فإنه ليس من عبد مؤمن يقرأ لربه بذنوبه في هذا المكان إلا غفر الله له إن شاء الله و تقول : اللهم من قبلك الروح والفرج والمافية ، اللهم إن عملي ضعيف فضاعفه لي و اغفر لي ما اطلعت عليه مني وخفي على خلقك ، ثم تستجير بالله من النار وتخبر نفسك من الدعاء ثم استلم الركن اليماني ثم أتت الحجر الأسود .

### باب ۱۳

## ملتزم اور اس کے قریب دعا

۱ - میں نے پوچھا جب میں طواف کر چکوں تو استلام کہاں سے کروں فرمایا آگے کی طرف سے . (۸)

۲ - ترجمہ اور ترجمہ . (بجھول)

۳ - فرمایا جب تم ساتویں طواف میں ہو اور کعبہ کی پچھلے اُردہ کے مقابلہ تو کہو

اللهم ألبت بيتك و العبد عبدك و هذا مقام العائذ بك من النار ، اللهم من

قبلك الروح والفرج  
یا اللہ گھر تیرا ہی گھر ہے اور بندہ

تیرا بندہ ہے اور یہ جگہ ہے تجھ سے پناہ مانگنے کی دوزخ سے یا اللہ تیری طرف سے روح ہے فرحت ہے اس کے بعد رکن یمانی کا استلام کرے پھر حجر کے پاس اگر شتم کرے۔ (۴)

۴۔ حضرت جب ملقترم کے پاس آتے تو اپنے غلاموں سے فرماتے میرے پاس سے ہٹ جاؤ تاکہ میں اپنے رب کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کروں اس جگہ، یہ جگہ ہے کہ جس بندہ نے اپنے رب کے سامنے افسوس ادا کیا، اللہ نے اس کا گناہ بخش دیا۔ (حسن)

۵۔ فرمایا جب تم طواف سے فارغ ہو اور کعبہ کے منہ حرم میں پہنچو جو مستجار کے مقابل ہے رکن یمانی کے علاوہ کچھ دورا پس اپنے ہاتھ کعبہ پر پھیلاؤ اور اپنا بدن اور رخسارے اس سے لگاؤ اور کہو

«اللهم! البيت بيتك والعبد عبدك وهذا حكان العاصم بك من النار»

یا اللہ گھر تیرا گھر ہے اور بندہ

تیرا بندہ ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں بندہ نار دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہے پھر اپنے رب کے سامنے جو گناہ کئے ہیں ان کا اقرار کر دو جو بندہ مؤمن رہا کرے گا اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے انشاء اللہ اور کہو

«اللهم! من قبلک الروح والفرج والعافیة، اللهم! إن عملي ضعیف أفضاعه لی و اغفر لی ما اطلعت علیہ منی و غفر لی علی خلقک»

یا اللہ تیری

طرف سے راحت ہے فرحت ہے عافیت ہے یا اللہ میرا عمل کمزور ہے اسے زیادہ کر اور مجھے بخش دے تو میرے ہر عمل پر مطلع ہے اور تیرا مخلوق ہے پوشیدہ ہے پھر نار دوزخ سے پناہ مانگ اور اپنے نفس کے لئے دعا کر پھر استلام رکن یمانی کر پھر حجر اسود کے پاس آ۔ (حسن)

﴿ باب ۱۲ ﴾

﴿ فضل الطواف ﴾

۱۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبد الله، عن الحسن بن يوسف، عن ذكرينا المؤمن، عن علي بن ميمون الصائغ قال: قدم رجل علي بن الحسين (عليه السلام)

فقال : قدمت حاجباً ، فقال : نعم ، فقال : أتدري ما للحاج ؟ قال : لا ، قال : من قدم حاجباً طاف بالبيت وصلى ركعتين كتب الله له سبعين ألف حسنة وعفى عنه سبعين ألف سيئة ورفع له سبعين ألف درجة وشفعه في سبعين ألف حاجة وكتب له عتق سبعين ألف رقبة قيمة كل رقبة عشرة آلاف درهم .

۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن إبراهيم بن عمر اليماني عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان أبي يقول : من طاف بهذا البيت أسبوعاً وصلى ركعتين في أيّ جوانب المسجد شاء كتب الله له ستّة آلاف حسنة وعفى عنه ستّة آلاف سيئة ورفع له ستّة آلاف درجة وقضى له ستّة آلاف حاجة ، فما عجل منها فبرحه الله وما أخر منها فشوقاً إلى دعائه .

۳ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن أخبره ، عن العبد الصالح عليه السلام قال : دخلت عليه وأنا أريد أن أسأله عن مسائل كثيرة فلمّا رأته عظم عليّ كلامه فقلت له : ناولني يدك أو رجلك قبلها فناولني يده فقيل لي : هذا كرت [قول رسول الله صلى الله عليه وآله فدمعت عيناها فلمّا رأني مطأطأ رأسي قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما من طائف يطوف بهذا البيت حين تزدول الشمس حاسراً عن رأسه حافياً يقارب بين خطاه ويقض بصره ويستلم الحجر في كلّ طواف من غير أن يؤذي أحداً ولا يقطع ذكر الله عزّ وجلّ عن لسانه إلّا كتب الله عزّ وجلّ له بكلّ خطوة سبعين ألف حسنة وعفى عنه سبعين ألف سيئة ورفع له سبعين ألف درجة وأعتق عنه سبعين ألف رقبة ثمن كلّ رقبة عشرة آلاف درهم وشفع في سبعين من أهل بيته وقضيت له سبعون ألف حاجة إن شاء فعاجله وإن شاء فاجله .

### باب

## فقيدت طواف

۱ - ایک شخص علی بن الحسین علیہ السلام کے پاس گیا آپ نے اس سے پوچھا کیا تم حج کو آئے ہو اس نے کہا ہاں سہرا یا کیا تم جانتے ہو کہ حج کا کیا ثواب ہے اس نے کہا نہیں ، فرمایا حج مکملے اور طواف بیت کرے اور دو رکعت نماز

پڑھے تو اللہ اس کے نام پر ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور ستر ہزار برائیاں محو کرتا ہے اور ستر ہزار درجات بلند کرتا ہے اور ستر ہزار حاجتیں بر لاتا ہے اور ستر ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے جس میں ایک غلام کی قیمت دس ہزار درہم ہو۔ (ص)

۲۔ فرمایا میرے والد ماجد نے فرمایا ہے جو اس گھر کے سات طواف کرے اور دو رکعت نماز مسجد کے کسی جانب پڑھے اللہ اس کے لئے پچھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور پچھ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور پچھ ہزار درجے بلند کرتا ہے اور پچھ ہزار حاجتیں بر لاتا ہے پس جلدی کی جائے اللہ کی رحمت کے لئے اور زیادہ دیر بچھرا جائے شوق دعائیں (ص)

۳۔ میں ایک دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ چند مسائل دریافت کروں جب میں نے حضرت کو دیکھا تو ان کے کلام کی عظمت میرے دل میں قائم ہوئی۔ میں نے کہا اپنا ہاتھ یا پیرا بٹھائیے تاکہ میں بوسہ دوں، حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے بوسہ دیا پھر میں نے قول رسولی ذکر کیا۔ میری آنکھوں میں ہنسوتے تھے اور سر جھکا ہوا تھا حضرت نے فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے جو اس گھر کا طواف کرے اس طرح کہ ننگے سر اور ننگے پیر ہو اور پاس پاس قدم رکھے اور آنکھیں جھکائے ہو اور ہر طواف میں استسلام تجسّد کرے بغیر اس کے کہ کسی کو ایذا دے اور اپنی زبان پر ذکر خدا برابر جاری رکھے تو اللہ اس کے ہر قدم پر ستر ہزار حسنہ لکھتا ہے اور ستر ہزار گناہ محو کرتا ہے اور ستر ہزار درجے باندھ کر دیتا ہے اور ستر ہزار ایسے غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے جبکہ ہر غلام کی قیمت دس ہزار درہم ہوں اور شفاعت کرتا ہے اس کے خاندان کے ستر آدمیوں کے لئے ان کی ستر حاجتیں بر لاتا ہے خواہ جلد یا دیر۔ (مرسل)

### باب ۲۵

[عن ان الصلاة والطواف ایہما افضل]

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن اُبی عمیر، عن هشام بن الحکم، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: من أقام بمكة سنة فالطواف أفضل له من الصلاة ومن أقام سنتین خلط من ذا ومن ذا ومن أقام ثلاث سنین كانت الصلاة أفضل [له من الطواف]۔

۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد بن عیسیٰ، عن حریر بن عبد اللہ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: الطواف لغیر أهل مكة أفضل من الصلاة و الصلاة لأهل مكة أفضل۔

۳۔ عددۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابن فضال، عن ابن القدرّاح، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: طواف قبل الحج أفضل من سبعين طواف بعد الحج.

### باب ۱۲۱

## صلوة و طواف دونوں میں کیا افضل ہے

- ۱۔ فرمایا جو اقامت کرے مکہ میں ایک سال تو اس کا طواف نماز سے افضل ہوگا اور دو سال قیام کرے تو برابر صورت ہوگی اور جو تین سال قیام کرے تو نماز افضل ہوگی (حسن)
- ۲۔ فرمایا جو لوگ مکہ نہیں ان کا طواف نماز سے افضل ہے اور اہل مکہ کی نماز افضل ہے۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا طواف قبل حج افضل ہے ستر طوافوں سے بعد حج۔ (حسن)

### باب ۱۲۲

#### حد موضع الطواف

۱۔ محمد بن یحییٰ؛ وغیرہ، عن محمد بن أحمد، عن محمد بن عیسیٰ، عن یاسین الضریر عن حریر بن عبد اللہ، عن محمد بن مسلم قال: سألتہ عن حد الطواف بالبيت الذي من خرج منه لم يكن طائفاً بالبيت، قال: كان الناس على عهد رسول الله ﷺ يطوفون بالبيت والمقام وأنتم اليوم تطوفون ما بين المقام وبين البيت فكان الحد موضع المقام اليوم فمن جازہ فليس بطائف والحد قبل اليوم واليوم واحد قدر ما بين المقام وبين البيت من نواحي البيت كلها فمن طاف فتابعد من نواحيه أبعد من مقدار ذلك كان طائفاً بغیر البيت بمنزلة من طاف بالمسجد لانه طاف في غیر حد ولا طواف له.

### باب ۱۲۳

## حد موضع طواف

- ۱۔ میر نے پوچھا حد طواف بیت کے متعلق اس کے لئے جو اس سے نیچا بیٹھ طواف بیت کے فرمایا عہد رسول میں لوگ طواف

کرتے تھے بیت اور مقام ابراہیم کا اور اب تم طواف کرتے ہو درمیان مقام اور بیت کے۔ پس اب حد ہے جائے مقام جو درس سے تہجد ذکر سے اس کا حج نہیں اور حد آج سے پہلے کی ہے اور اب ماہین مقام و بیت ہے تمام نواہی بیت سے، پس جس نے طواف کیا وہ دور ہوا انکے نواہی سے اور اس کی دوری بقدر اس کے ہوگی اور وہ بیت کا طواف کرنے والا نہ ہوگا بلکہ مسجد الحرام کا طواف کرنے والا ہوگا کیونکہ وہ حد میں کے خلاف طواف کرے گا۔ پس اس کا طواف نہ ہوگا۔ (مجموع)

### ﴿ باب ۱۱ ﴾

﴿ (حد المشی فی الطواف) ﴾

۱۔ عده من اصحابنا ، عن احدثين محمد بن عيسى ، عن البرقي ، عن عبد الرحمن ابن سبابة قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الطواف فقلت : أسرع وأكثر أو أبطئ ؟ قال : مشى بين المشيين .

### باب ۱۲

## طواف میں چلنے کی حد

۱۔ میں نے پوچھا کہ طواف میں تیز دوڑے یا آہستہ چلے نہ فرمایا دونوں کے درمیان چال ہو۔

### ﴿ باب ۱۳ ﴾

﴿ (الرجل يطوف فترض له الحاجة أو العلة) ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن جبیل ، عن ابان بن تغلب ، عن ابی عبد اللہ عليه السلام فی رجل طاف شوطاً أو شوطین ثم خرج مع رجل فی حاجة فقال : إن كان طواف نافلة بنی علیہ وإن كان طواف فريضة لم یبن علیہ .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن بعض اصحابنا ، عن احمدہما عليهما السلام فی الرجل یحدث فی طواف الفريضة وقد طاف بعضه قال : یرجع فیتوضأ فان كان

جازا النصف بنى على طوافه وإن كان أقل من النصف أعاد الطواف .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن فضال عن حماد بن عيسى ، عن عمران الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت ثلاثة أشواط من القرية ثم وجد دخلة من البيت فدخله كيف يصنع ؟ فقال : يقضي طوافه وقد خالف السنة فليعد طوافه .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا طاف الرجل بالبيت أشواطاً ثم اشتكى أعاد الطواف - يعني القرية - .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي الحسن عليه السلام في رجل طاف طواف القرية ثم اعتل علة لا يقدر معها على تمام الطواف ، فقال : إن كان طاف أربعة أشواط أمر من يطوف عنه ثلاثة أشواط فقدم طوافه وإن كان طاف ثلاثة أشواط ولا يقدر على الطواف فإن هذا مما غلب الله عليه فلا بأس بأن يؤخر الطواف يوماً ويومين فإن حلت العلة عاد فطاف أسبوعاً وإن طال علة أمر من يطوف عنه أسبوعاً ويصلي هودكتين ويسعى عنه وقد خرج من إحرامه وكذلك يفعل في السعي وفي رمي الجمار .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن عبد العزيز ، عن أبي عزة قال : مر بي أبو عبد الله عليه السلام وأنا في الشوط الخامس من الطواف فقال لي : انطلق حتى نودهننا رجلاً . فقلت له : إنما أنا في خمسة أشواط فأتهم أسبوعي قال : أقطعه واحفظه من حيث تقطع حتى تعود إلى الموضع الذي قطعت منه فتبني عليه .

٧ - أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل بن يزيد ، عن أبي إسماعيل السراج ، عن سكين بن عمار ، عن رجل من أصحابنا يكتسب أبا أحمد قال : كنت مع أبي عبد الله عليه السلام في الطواف يده في يدي إذ عرض لي رجل له إلي حاجة فأومأت إليه يدي فقلت له : كما أنت حتى أفرغ من طوافي ، فقال لي أبو عبد الله عليه السلام : ما هذا ؟ قلت : أصلمك الله

رجل جاءني في حاجة ، فقال لي : مسلم هو ؛ قلت : نعم ، فقال لي : اذهب معه في حاجته ،  
فقلت له : اصلحك الله فأقطع الطواف ؛ فقال : نعم ، قلت : وإن كنت في المفروض ؛  
قال : نعم وإن كنت في المفروض ؛ قال : وقال أبو عبد الله عليه السلام : من مشى مع أخيه المسلم  
في حاجته كتب الله له ألف ألف حسنة و عي عنه ألف ألف سيئة و رفع له ألف ألف  
درجة .

بَابُ

## اگر طواف میں کوئی حاجت یا بیماری ہو

- ۱۔ پوچھا اس شخص کے پاس سے جس نے طواف کا ایک چکر یا دو لگائے کے بعد وہ ایک شخص کے ساتھ کسی ضرورت سے باہر نکلے۔ فرمایا اگر طواف کا نفل تھا تو بقیہ شوط پورا کرے اور اگر فریضہ تھا تو شروع سے کرے۔ (حسن)
- ۲۔ کسی نے پوچھا اگر طواف فریضہ میں حدث صا در ہو جائے فرمایا باہر آ جائے اور وضو کرے اگر نصف سے زیادہ طواف کر چکا تھا تو باقی اور کرے اور اگر نصف سے کم تھے تو اسر طواف کرے (حسن)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ میں سے تین شوط کئے تھے کہ اسے بیت اللہ خالی نظر آیا وہ اس میں داخل ہو گیا فرمایا طواف کا اعادہ کرے۔ (موثق)
- ۴۔ اگر طواف فریضہ میں چند شوط کے بعد کوئی شکایت پیدا ہو تو طواف کا اعادہ کرے۔ (حسن)
- ۵۔ پوچھا ایک شخص طواف فریضہ کر رہا تھا کہ بیمار ہو گیا اور اس قابل زہر ہا طواف پورا کرے فرمایا اگر چار شوط کر لئے تھے تو کسی نے کہے کہ اس کی طرف سے تین شوط کرے اس طرح اس کا طواف پورا ہو جائے گا اور اگر تین شوط کئے ہیں اور طواف پر قادر نہیں تو چونکہ یہ اللہ کی طرف رکاوٹ ہے لہذا کوئی مضائقہ نہیں ، اگر ایک یا دو روز تاخیر سے بجالائے اگر بیماری در ہو جائے تو اعادہ کرے اور سات شوط کرے اور بیماری اگر طول پکڑ جائے تو کسی اور سے طواف کرنے کو کہے کہ آئے چاہے کہ دو رکعت نماز پڑھے اور اس کی طرف سے سنی کرے احرام کے ساتھ اسی طرح رمی الجمرات کرے۔ (ص)
- ۶۔ حضرت میری طرف سے گزرے جبکہ میں طواف کا پانچواں شوط کر رہا تھا فرمایا چلے آؤ تاکہ یہاں سے دوسرے شخص کو لوٹاؤ۔ میں نے کہا میں پانچواں شوط کر رہا ہوں سات پورے ہو جائے دیجئے۔ فرمایا قطع کرو اور یاد رکھو جہاں سے قطع کیا ہے تاکہ واپس آکر وہیں سے سر شروع کرو اور پہلے پر بنار کھو (مجبور)



۴۔ میں حضرت کے ساتھ طواف میں تھا حضرت کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا کہ ایک شخص میرے سامنے آیا جس کی کوئی حاجت تھی میں نے کہا ٹھہرنا کہ میں طواف سے فارغ ہو جاؤں حضرت نے پوچھا کیا معاملہ ہے میں نے کہا اس کی کچھ سے کوئی حاجت ہے فرمایا کیا یہ کوئی مسلمان ہے میں نے کہا ہاں، فرمایا تو اس کے ساتھ حاجت پوری کرنے جاؤ۔ میں نے کہا تو کیا میں طواف قطع کر دوں فرمایا ہاں میں نے کہا چاہے طواف فریضہ ہو، فرمایا ہاں چاہے طواف فریضہ ہو اور حضرت نے تسبیح پڑھ کر کوئی بندہ مسلم کی حاجت براری کو جانے گا اللہ اس کے لئے ہزاروں حسنة لکھے گا اور ہزاروں گناہ معاف کرے گا اور ہزار بار درجات بلند کرے گا۔

### ﴿ باب ۱۲ ﴾

﴿الرَّجُلُ يَطُوفُ فِيعَمِي أَوْ تَقَامُ الصَّلَاةُ أَوْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ وَقْتُ الصَّلَاةِ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن شہاب، عن هشام عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال في رجل كان في طواف فريضة فأدركته صلاة فريضة قال: يقطع طوافه ويصلي الفريضة ثم يعود ويتم ما بقي عليه من طوافه.

۲۔ أبو علي الأشمعي، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عبد الرحمن بن الحجاج، عن أبي إبراهيم عليه السلام قال: سألت عن الرجل يكون في الطواف قد طاف بعضه وبقي عليه بعضه فيطلع الفجر فيخرج من الطواف إلى الحجر أو إلى بعض المسجد إذا كان لم يوتر فيوتر ثم يرجع إلى مكانه فيتم طوافه أفترى ذلك أفضل أم يتم الطواف ثم يوتر وإن أسفر بعض الإسفار؟ قال: أبده بالوتر واقطع الطواف إذا خفت ذلك ثم أتم الطواف بعد.

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبد الله بن المغيرة، عن عبد الله بن سنان قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل كان في طواف الفريضة فأقيمت الصلاة، قال: يصلي معهم الفريضة فإذا فرغ بنى من حيث قطع.

۴۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن علي بن رباب قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: الرجل يصلي في الطواف أنه أن يستريح، قال: نعم يستريح ثم يقوم فيبني على طوافه في فريضة أو غيرها و يفعل ذلك في سعيه و جميع

مناسکہ .

۵۔ الحسن بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن الرجل يستريح في طوافه فقال : نعم أنا قد كانت توضع لي مرفقة فأجلس عليها .

## باب ۱۲

## وقت طواف ووقت نماز آجنا

- ۱۔ فرمایا اگر کوئی طواف فریضہ کر رہا ہو اور نماز فریضہ کا وقت آجائے تو طواف کو قطع کر کے نماز ادا کرے اس کے بعد جو طواف باقی رہ گیا ہے اسے پورا کرے ۔ (م)
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف کر لیا ہے اور کچھ باقی ہے صبح طلوع ہوتے لگی اور وہ طواف سے باہر آ کر حجر کی طرف یا کسی مسجد کی طرف جبکہ نماز وتر اس نے ادا نہ کی ہو ، پس ادا کرے پھر اپنی جگہ پر آ کر طواف پورا کرے تو آیا آپ کے نزدیک یہ افضل ہے یا طواف کو ختم کر کے نماز وتر پڑھنا ، فرمایا پہلے وتر پڑھے اور پھر طواف کرے اگر وقت جانے کا خوف ہو نماز کے بعد طواف پورا کرے ۔ (م)
- ۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک طواف فریضہ ادا کر رہا ہے کہ نماز جماعت کے لئے اقامت ہوتے لگی فرمایا لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے بعد نماز جہاں سے طواف قطع کیا تھا پورا کرے (حسن)
- ۴۔ میں نے کہا ایک شخص طواف میں تھک جاتا ہے کیا جایز ہے کہ وہ آرام کرے فرمایا ہاں کرے پھر جہاں سے چھوٹا ہے طواف پجالے فریضہ ہو یا نافلہ ، ایسا ہی سعی اور تمام مناسک میں کرے ۔ (م)
- ۵۔ حضرت سے پوچھا کیا طواف میں وقت نکال آرام کر سکتا ہے فرمایا ہاں ۔ (م)

## باب ۱۳

(السهو فی الطواف)

- ۱۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور ابن حازم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف طواف الفريضة فلم يدر منه

طاف أم سبعة ، قال : فليعد طوافه ، قلت : ففاته ؛ قال : ما أرى عليه شيئاً والا إعادة أحب إليّ وأفضل .

٢ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل لم يدرك ستة طواف أو سبعة ؛ قال : يستقبل .

٣ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار قال : سأله ، عن من طاف بالبيت طواف الفريضة فلم يدر ستة طواف أو سبعة ؛ قال : يستقبل ، قلت : ففاته ذلك ؛ قال : ليس عليه شيء .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عليّ بن أبي حمزة عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل شك في طواف الفريضة قال : يعيد كلماً شك ، قلت : جعلت فداك شك في طواف نافلة ؛ قال : يدين على الأقل .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبي ، عن هارون بن خازجة ، عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت ثمانية أشواط المفروض ، قال : يعيد حتى يثبتته .

٦ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار ، عن يونس ، عن سماعة ابن مهران ، عن أبي بصير قال : قلت : رجل طاف بالبيت طواف الفريضة فلم يدر ستة طواف أم سبعة أم ثمانية ؛ قال : يعيد طوافه حتى يحفظ ، قلت : فأنه طاف وهو متطوع ثمانية مرات وهو ناس ؛ قال : فليتمه طوافين ثم يسلكي أربع ركعات فأما الفريضة فليعد حتى يتم سبعة أشواط .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن حنان بن سدير قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ما تقول في رجل طاف فأوهم - فقال : طفت أربعة أو طفت ثلاثة - ؛ فقال أبو عبد الله عليه السلام : أي الطوافين كان طواف نافلة أم طواف فريضة ؛ قال : إن كان طواف فريضة فليلق ما في يده وليستأنف وإن كان طواف نافلة فاستقين ثلاثة وهو في شك من الرابع أنه طاف فليبن على الثلاثة فإنه يجوز له .

۸۔ أبو علی الأشعریؒ، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحییٰ، عن إسحاق ابن عمار قال: قلت لأبي عبد اللهؑ: رجل طاف بالبيت ثم خرج إلى الصفا فطاف بين الصفا والمرءة فینما هو يطوف إذ ذکر أنه قد ترك بعض طوافه بالبيت؟ قال: یرجع إلى البيت فیتتم طوافه ثم یرجع إلى الصفا والمرءة فیتتم ما بقی.

۹۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ، عن ابن ائی عمیر عن الحسن بن عطیة قال: سألہ سلیمان بن خالد و أنا معہ عن رجل طاف بالبيت ستة أشواط، قال أبو عبد اللهؑ: وكيف يطوف ستة أشواط؟ قال: استقبل الحجر و قال: الله أكبر و عقد واحداً فقال أبو عبد اللهؑ: يطوف شوطاً، قال سلیمان: فإنتہ فاته ذلك حتی أتى أهله قال: یا امرئ من يطوف عنه.

۱۰۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن علی بن عقیبة، عن ائی کہمس قال: سألت أبا عبد اللهؑ عن رجل نسي طواف ثمانية أشواط، قال: إن ذکر قبل أن یبلغ الركن فلیتطمه.

## باب

## طواف میں سہو

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ ادا کیا لیکن یہ یاد نہ رہا کہ چھ شوط کئے ہیں یا سات فرمایا طواف کا اعادہ کرے۔ میں نے کہا وہ اگر ختم کر چکا ہو فرمایا اس پر کہ نہیں لیکن میں اعادہ کو اچھا اور افضل سمجھتا ہوں (م)۔
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف کیا مگر اسے شک ہو کہ چھ شوط کئے ہیں یا سات، فرمایا اسے پورا کرے۔
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص، طواف فریضہ ادا کرتے کرتے بھول گیا کہ چھ شوط کئے ہیں یا سات فرمایا اسے چھ قرار دے کر پورا کرے میں نے کہا اگر ختم کر چکا ہو فرمایا تو کچھ نہیں (م)۔
- ۴۔ میں نے کہا اگر طواف فریضہ میں کسی کو شک ہو۔ فرمایا جب شک ہو اعادہ کرے۔ میں نے کہا اگر طواف ناقضہ میں شک ہو فرمایا کم پر شمار کیے۔ (م)۔
- ۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے آٹھ شوط طواف واجب کے لئے فرمایا اعادہ کرے تاکہ طواف درست ہو جائے۔ (م)۔

- ۶۔ میں نے کہا ایک شخص نے طوافِ زلیفہ ادا کیا لیکن ٹھیک کر یہ شرط چھٹا ہے یا ساتواں یا آٹھواں فرمایا اپنے طواف کا اعادہ کرے اور یاد رکھے۔ میں نے کہا اگر طوافِ نافلہ ہو اور سبھوں کو آٹھ شوط کر کے فرمایا وہ طوافِ تمام کرے پھر چار رکعت نماز بجالائے اگر زلیفہ ہو تو اعادہ کرے تاکہ سات شوط پڑے ہوں۔ (مجمول)
- ۷۔ میں نے کہا ایک شخص کو طواف میں شک ہو کہ چوتھا ہے یا تیسرا، فرمایا دو طوافوں میں سے کون سا طواف تھا طوافِ نافلہ یا طوافِ زلیفہ، اگر طوافِ زلیفہ تھا تو جب تک کہ چکاپے آئے چھوڑے اور پھر سے طواف کرے اور اگر طوافِ نافلہ ہے تو یقین کرے کہ تیسرا ہے اور اس کے بعد چار طواف اور کرے یہ اس کے لئے بائز ہے (موتقی)
- ۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے طواف کیا پھر مصفا کی طرت کیا اور مصفا و مردہ کا طواف اٹھائے طواف میں یاد آیا کہ طواف بیت میں کچھ چھوٹ گیا ہے فرمایا پلٹ آئے اور طواف کو پورا کر کے پھر مصفا و مردہ کی طرت آئے اور باقی کو پورا کرے (موتقی)
- ۹۔ ایک شخص نے چھ شوط کئے حضرت نے فرمایا وہ ایک اور کرے اس نے کہا وہ ختم کر کے گھر چلا گیا فرمایا کسی سے کہے کہ اس کی طرت سے ایک طواف کرے۔ (حسن)
- ۱۰۔ میں نے کہا ایک شخص نے بھول کر آٹھ شوط کر لئے۔ فرمایا اگر کن تک پہنچے سے پہلے یاد آیا ہے تو اسے قطع کرے۔ (مجمول)

### باب ۳۱

#### ☆ (الاقراء بین الاسامیع) ☆

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن سعید، عن محمد بن سنان، عن عبد اللہ بن مسکان، عن زرارة قال: قال أبو عبد اللہ علیہ السلام: إنما یکرہ أن یجمع الرجل بین الأسبوعین والطوافین فی الفریضة فأمّا فی النافلة فلا بأس.
- ۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد، عن علی بن ابی حمزة قال: سألت أبا الحسن علیہ السلام عن الرجل یطوف بقرن بین أسبوعین فقال: إن شئت ودیت لك عن أهل مکة، قال: فقلت: لا والله مالی فی ذلك من حاجة جمعت فذلك ولكن اروی ما أدین الله عز وجل به، فقال: لا تقرن بین أسبوعین کما طفت أسبوعاً فصل رکعتین وأما أنا فربما قرنت الثلاثة والأربعة، فنظرت إليه، فقال: إننی مع هؤلاء.

۳۔ أحمد بن محمد، عن محمد بن أحمد النہدی، عن محمد بن لید، عن عمر بن یزید قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إنما يكره القرآن في الفريضة فأما السافلة فلا والله ما به بأس.

### باب

## دو طوافوں کو ملانا

- ۱۔ منہمایا مکرر ہے کہ کوئی دو طوافوں کو جو تریفہ ہوں بغیر دو رکعت پہلے میں پڑھے ملا دے۔ اس طواف نافلہ میں کوئی حرج نہیں۔ (۲۵)
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص طواف کرتا ہے اور دو سات شوٹوں کو ملا دیتا ہے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم سے عمل اہل مکہ بیان کروں میں نے کہا لا واللہ مجھے اس کی ضرورت نہیں، لیکن آپ مجھ سے بیان فرمادیں تاکہ معلوم ہو کہ حکم خدا کیا ہے فرمایا دو سات شوٹوں کو ملت ملاؤ جب سات شوٹ پورے کرو تو دو رکعت نماز پڑھو لیکن ملا دیتا ہوں تین اور چار کو، یہ سن کر میں نے حضرت کی طرف دیکھا۔ فرمایا (مجبوراً) میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں (خدا) میں نے حضرت سے سنا مکرر ہے ملا کر تریفہ میں لیکن نافلہ میں حرج نہیں۔ (مجموع)

### ﴿ باب ۱۳ ﴾

﴿ من طاف واختصر في الحج ﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن حفص بن البختری، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یطوف بالیت [فاختصر] قال: یقضي ما اختصر من طوافه.
- ۲۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: من اختصر فی الحج فلیحد طوافه من الحجر الأسود إلى الحجر الأسود.

## باب ۳۲

## تو طواف کو حجہ تک مختصر کرے

- ۱- فرمایا جو بیت کا طواف کرے وہ پورا کرے جو اس نے کم کیا ہے۔ (حسن)
- ۲- فرمایا جو مختصر کرے طواف حج میں اس کا اعادہ کرنا چاہیے حج اسودے حج اسودیک۔ (حسن)

## باب ۳۳

﴿من طاف علی غیر وضوء﴾

۱- عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد، عن مشی، عن زوائد، عن أبي جعفر عليه السلام قال: سألته عن الرجل يطوف علی غیر وضوء أبعث بذلك الطواف؟ قال: لا

۲- سهل بن زیاد، عن الحسن بن محبوب، عن أبي حمزة، عن أبي جعفر عليه السلام أنه سئل أينسك المناسك وهو علی غیر وضوء؟ فقال: نعم إلا الطواف بالبيت فإن فيه صلاة

۳- محمد بن یحیی، عن محمد بن الحسن، عن صفوان بن یحیی، عن علاء بن رزین، عن محمد بن مسلم قال: سألت أحدهما عليهما السلام عن رجل طاف طواف الفريضة وهو علی غیر طهور، قال: يتوضأ ويعيد طوافه وإن كان تطوعاً توضأ وصلى ركعتين

۴- محمد بن یحیی، عن العمرکي بن علي، عن علي بن جعفر، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال: سألته عن رجل طاف بالبيت وهو جنب فذكر وهو في الطواف قال: يقطع طوافه ولا يمتد بشي. ثم طاف؛ وسألته عن رجل طاف ثم ذكر أنه علی غیر وضوء قال: يقطع طوافه ولا يمتد به

## باب ۱۳

## بغیر وضو طواف کرنا

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص بغیر وضو طواف کرتا ہے کیا یہ طواف میں شمار ہوگا۔ فرمایا نہیں۔ (ترمذی)
- ۲۔ پوچھا کیا مناسک حج بے وضو ادا کر سکتے ہیں فرمایا ہاں سوائے طواف بیت کے کہ اس میں نماز ہے (ترمذی)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص طواف بے وضو ادا کرتا ہے فرمایا وضو کر کے طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف نافلہ ہے تو وضو کر کے دو رکعت نماز نافلہ پڑھے۔ (ترمذی)
- ۴۔ میں نے کہا ایک شخص نے بحالت جنابت طواف بیت کیا اور طواف میں ذکر کیا فخرمایا وہ طواف کو قطع کرے اس کو کسی شمار میں نہ لایا جائے۔ میں نے کہا اگر کسی کو آٹھائے طواف یاد آئے کہ اس نے وضو نہیں کیا ہے۔ فرمایا طواف قطع کرے وہ کسی شمار میں نہیں۔ (ترمذی)

## ﴿باب ۱۴﴾

﴿من بدأ بالمعی قبل الطواف أو طاف و آخر المعی﴾

۱۔ أبو علی الأشعریؒ، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحیی، عن إسحاق بن عمار قال: قلت لأبي عبد اللهؑ: رجل طاف بالكعبة ثم خرج فطاف بين الصفا والمروة فینما هو یطوف إذ ذکر أنه قد ترك من طوافه بالبيت قال: يرجع إلى البيت فینم طوافه ثم يرجع إلى الصفا والمروة فینم ما بقی، قلت: فإنه بدء بالصفا والمروة قبل أن یبدء بالبيت؟ فقال: يأتي البيت فیطوف به ثم یتأنف طوافه بین الصفا والمروة، قلت: فما فرق بین هذین؟ قال: لأن هذا قد دخل فی شیء، من الطواف وهذا لم یدخل فی شیء، منه .

۲۔ محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن یحیی، عن منصور ابن حازم قال: سألت أبا عبد اللهؑ عن رجل طاف بین الصفا والمروة قبل أن یطوف بالبيت، فقال: یطوف بالبيت ثم یعود إلى الصفا والمروة فیطوف بینهما .

۳۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن سعید، عن النضر بن



سويد، عن عبدالله بن سنان قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يقدم حاجاً وقد اشتد عليه الحر فيطوف بالكعبة ويؤخر السعي إلى أن يبرد فقال : لا بأس به وربما فعلته .

۴ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يطوف بالبيت ، فيدخل وقت العصر أيسمى قبل أن يصلي أو يصلي قبل أن يسعي ، قال : لا بل يصلي ثم يسعي .

۵ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزبن قال : سأله عن رجل طاف بالبيت فأعياى أو أخر الطواف بين الصفا و المروة إلى غد ، قال : لا .

## باب سعی قبل طواف

۱ - میں نے کہا ایک شخص نے کہہ کر کا طواف کیا پھر وہاں سے نکل صفا و مروه کے درمیان طواف کیا ، کمال طواف یاد آیا کہ اس نے طواف بیت نہیں کیا فرمایا وہ بیت کی طرف لوٹ آئے اور اپنا طواف پورا کر کے صفا و مروه کی طرف جائے اور باقی کو تمام کرے ۔ میں نے کہا اس نے صفا و مروه سے ابتداء کی قبل بیت فرمایا بیت کی طرف آئے اور طواف کرے پھر صفا و مروه کے درمیان طواف شروع کرے میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہے فرمایا یہ داخل ہو چکا تھا طواف میں اور وہ داخل نہیں ہوا تھا ۔ (رواق)

۲ - فرمایا اگر کوئی قبل طواف بیت صفا و مروه کا طواف کرے تو اسے پہلے طواف بیت کرنا چاہیے پھر صفا و مروه کے درمیان طواف کرے ۔ (مجموع)

۳ - میں نے کہا ایک شخص حج کو آ رہا تھا گرمی کا اس پر اثر ہو گیا پس اس نے کہہ کر کا طواف تو کر لیا مگر سب میں گرمی کا اثر زائل ہونے تک تاخیر کر فرمایا کوئی مضائقہ نہیں کہیں میں بھی ایسا کرتا ہوں ۔ (۴)

۴ - میں نے کہا ایک آدمی طواف بیت کر رہا ہے کہ وقت نماز غرر داخل ہو گیا آیا وہ نماز سے پہلے سب کرے یا سب سے پہلے نماز پڑھے فرمایا سب سے پہلے نماز پڑھے ۔ (۵)

۵۔ میں نے کہا ایک شخص نے بیت کا طوطا کیا اور تمک گیا تو کیا وہ کل سنی کر سکتا ہے فرمایا نہیں۔ (۲)

### باب ۳۱

فی طواف المریض وعن یطاف به محمولاً من غیر علة

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن عبد بن الفضیل، عن الرئیص بن خنیم قال: شهدت أبا عبد الله عليه السلام وهو یطاف به حول الکعبة فی عمل وهو شدید المرض فكان کلما بلغ الرکن الیمانی أمرهم فوضعوہ بالأرض فأخرج يده من کوة المحمل حتی یجرها علی الأرض ثم یقول: ارفعونی فلما فعل ذلك مرأ فی کل شوط قلت له: جعلت فداک یا ابن رسول الله إن هذا یشق عليك فقال: إني سمعت الله عز وجل یقول: «لیشهدوا منافع لهم» فقلت: منافع الدنیا أو منافع الآخرة فقال: الكل.

۲۔ علی بن إبراهیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمیر، عن عبد الرحمن بن العجاج ومعاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: المیطون والکسیر یطاف عنهما یرمی عنهما الجمار.

۳۔ أبو علی الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحییٰ، عن إسحاق بن عمار، عن أبي إبراهیم عليه السلام قال: سألت عن المریض المفلوب یطاف عنه بالکعبة قال: لا، ولكن یطاف به.

۴۔ علی بن إبراهیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمیر، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الصبیان یطاف بهم ویرمی عنهم، قال: وقال أبو عبد الله عليه السلام: إذا كانت المرأة مریضة لا تعقل یطاف بها أو یطاف عنها.

۵۔ علی بن إبراهیم، عن أبيه، عن حماد بن عیسیٰ، عن إبراهیم بن عمر الیمانی عن إسماعیل بن عبد الخالق قال: كنت إلى جنب أبي عبد الله عليه السلام وعنده ابنه عبد الله وابنه الذي یلبه فقال له رجل: أصلحك الله یطوف الرجل عن الرجل وهو مقیم بمكة لیس به علة فقال: لا، لو كان ذلك بجوز لا مرت ابني فلانا فطاف عتی - ستمی الأصغر - وهما یسمعان

## باب ۱۳

## طواف مریض

- ۱۔ میں حاضر خدمت حضرت ابو عبد اللہ ہوا آپ محل میں بیٹھے ہوئے کعبہ کے گڑھوں فرما رہے تھے اور سخت بیمار تھے جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو آپ نے حکم دیا کہ محل کو زمین پر رکھو پھر آپ نے اپنا ہاتھ محل کے دو شندان سے نکالا اور اس کو زمین پر کھینچا پھر فرمایا مجھے اتنا دُوب جب چند بار ایسا ہی ہر شولہ میں ہوا تو میں نے کہا میں آپ پر قرا ہوں یہ تو آپ کے لئے بڑا تکلیف دہ امر ہے فرمایا میں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چاہے کہ لوگ حاضر ہوں اپنے منافع کے لئے میں نے کہا منافع دنیا یا منافع آخرت فرمایا دونوں۔
- ۲۔ فرمایا استسقاء کا بیمار جس کے اعضاء شکست ہو گئے ہوں ان کی طرف سے دوسرا طواف وری جرات کرے۔ (رحمن)
- ۳۔ میں نے اس مریض کے متعلق جو مرض سے مغلوب ہو پوچھا کہ اس کی طرف سے طواف کیا جائے نہ فرمایا نہیں بلکہ وہ خود کرے۔ (موقوف)
- ۴۔ فرمایا جو عورت مریض ہو اور صاحب عقل کامل نہ ہو تو وہ خود کرے یا اس کی طرف سے کوئی کرے۔ (رحمن)
- ۵۔ میں حضرت کے پہلو میں بیٹھا تھا اور میرے پاس آپ کے فرزند عبد اللہ اور دو سر فرزند ان کے پاس بیٹھے تھے۔ ایک شخص نے آکر پوچھا کیا اس شخص کی طرف سے طواف کیا جا سکتا ہے جو مکہ میں مقیم ہو اور اس کو کوئی بیماری بھی نہ ہو فرمایا اگر یہ جائز ہو تا تو میں اپنے بیٹے فلاں کو حکم دیتا کہ وہ میری طرف سے طواف کرے بیٹے کا نام امفر لیا اور وہ دونوں صاحبزادے سن رہے تھے۔ (رحمن)

باب ۱۴

ثم ركعتي الطواف ووقتھما و القراءۃ فیھما والدعاء

- ۱۔ علم بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير؛ وعبد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى؛ وابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إذا فرغت من طوافك فانت مقام إبراهيم عليه السلام فصل ركعتين واجعله أمتعاً وأقرباً في الأولى منه سورة التوحيد قل هو الله أحد، وفي الثانية قل يا أيها الكافرون، ثم تشهد واحمد الله وان عليه وصل على النبي ﷺ واسأله أن يتقبل منك و هاتان الركعتان هما الفريضة ليس يكره لك أن تصليهما في أي الساعات شئت، عند طلوع

الشمس وعند غروبها ولا تؤخرهما ساعة تطوف وتفرغ فصلهما .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان قال : رأيت أبا الحسن موسى عليه السلام يصلي ركعتي طواف الفريضة بحيال المقام قريباً من ظلال المسجد .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز بن عبدالله ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن رجل طاف طواف الفريضة وفرغ من طوافه حين غربت الشمس قال : وجبت عليه تلك الساعة الركعتان فليصلهما قبل المغرب .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن إبراهيم بن أبي محمود قال : قلت للرضا عليه السلام : أصلي ركعتي طواف الفريضة خلف المقام حيث هو الساعة أو حيث كان علي عهد رسول الله ﷺ ؟ قال : حيث هو الساعة .

٥ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمار ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : ما رأيت الناس أخذوا عن الحسن والحسين عليهما السلام إلا الصلاة بعد العصر وبعد الغداة في طواف الفريضة .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، عن بعض أصحابنا قال : قال أحدهما عليه السلام : يصلي الرجل ركعتي الطواف طواف الفريضة والنافلة بقل هو الله أحد وقل يا أيها الكافرون .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يطوف الطواف الواجب بعد العصر يصلي الركعتين حين يفرغ من طوافه قال : نعم أما بلفظ قول رسول الله ﷺ : يا بني عبد المطلب لا تمنعوا الناس من الصلاة بعد العصر فتمنعوهم من الطواف .

٨ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن بعض أصحابنا ، عن إسماعيل بن عثمان ، عن زرارة ، عن أحدهما عليه السلام قال : لا ينبغي أن تصلي ركعتي طواف الفريضة إلا عند مقام إبراهيم عليه السلام فأمسا التطوع فحيث شئت من المسجد .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن حماد بن عثمان ،

عن یحییٰ الأزرق ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : إنني طفت أربعة أسابيع فأغيت أفأصلي ركعاتها وأنا بالس : قال : لا ، قلت : فكيف يصلي الرجل إذا اعتلّ ووجد فترة صلاة الليل جالساً وهذا يصلي : قال : فقال : يستقيم أن تطوف وأنت جالسٌ قلت : لا ، قال : فصل وأنت قائمٌ .

### باب ۱۳۶

## دور کعت طواف الن کا وقت اور ان میں قرأت

- ۱- فرمایا جب تم اپنے طواف سے فارغ ہو جاؤ تو مقام ابراہیم پر آؤ اور دو رکعت نماز پڑھو مقام کو سامنے رکھ کر رکعت اول میں سورہ قل ہو اللہ اور رکعت ثانی میں قل یا ایہا الکافرون ، پھر تشهد پڑھ کر بعد حمد و ثنائے الہی کرو اور حمد و آل محمد پر درود بھیجو اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے عمل کو قبول کرے ، یہ دو رکعتیں فرض ہیں کوئی مجبوری نہیں ، جب چاہو طلوع فجر سے قریب تک پڑھ لو لیکن یہ خیال رہے کہ طواف سے فارغ ہوتے ہی ان کو پڑھا جائے۔ (حسن)
- ۲- میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا دو رکعت نماز طواف فریضہ کی پڑھتے ہوئے مقام جبال میں غلام المسجد کے قریب (حسن)
- ۳- میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ ادا کیا ، اراکے بعد سورج مغرب ہو گیا فرمایا اس پر واجب تھیں دو رکعت جو اسے قبل مغرب پڑھنی چاہیے تھیں۔ (حسن)
- ۴- میں نے کہا طواف میں واجب کی دو رکعت پڑھتا ہوں غلام مقام اس حیثیت سے کہ وہ وقت ہوتا ہے یا اس حیثیت سے کہ وہ بعد رسول میں تھا فرمایا اس حیثیت سے کہ وہ (اس کا وقت ہے)۔ (م)
- ۵- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ لوگوں نے نہیں لیا امام حسن اور امام حسین علیہم السلام سے مگر بعد نماز عصر اور بعد نماز صبح طواف فریضہ میں۔ (مستثنیٰ)
- ۶- فرمایا نماز طواف فریضہ ہو یا نافلہ سورہ قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون پڑھنی چاہیے (مسل)
- ۷- میں نے کہا ایک شخص طواف واجب کرتا ہے بعد عصر ، کیا وہ دو رکعت طواف سے فارغ ہوتے ہی ادا کرے فرمایا ہاں ، کیا تم تک رسول خدا کا یہ کلام نہیں پہنچا ، آپ نے فرمایا اے اولاد عبدالمطلب لوگوں کو نماز بعد عصر سے منع نہ کرو

اور ان کو طواف سے فائدہ اٹھانے دو۔ (رحمہ)

- ۸۔ فرمایا طواف تریفہ کی نماز مقام ابراہیم کے پاس پر ہوا اور تافیلہ طواف کی جس مسجد میں چاہے پڑھ لو۔ (رحمہ)  
 ۹۔ میں نے کہا میں نے سات شوط والے چار طواف کئے اور میں تکبیر کیا تو کیا ان کی رکعات بیٹھ کر پڑھ لوں فرمایا  
 نہیں، میں نے کہا یہ کیسے جبکہ ایک بیمار آدمی جو سست پڑ گیا ہو نماز شب بیٹھ کر پڑھتا ہے اور یہ نہیں پڑھ سکتا، کیا تم  
 طواف بیٹھ کر کر سکتے ہو میں نے کہا نہیں فرمایا تو نماز بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ (رحمہ)

### ﴿باب ۱۱﴾

﴿السَّهْوُ فِي رُكْعَتِي الطَّوَّافِ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن محمد بن الفضیل، عن  
 أبي الصباح الكناني قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل نسي أن يصلي الرُّكْعَتَيْنِ  
 عند مقام إبراهيم عليه السلام في طواف الحجِّ والعمرة، فقال: إن كان بالبلد صلى رُكْعَتَيْنِ  
 عند مقام إبراهيم عليه السلام فإنَّ الله عزَّ وجلَّ يقول: «وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى  
 وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَدَرٍ مَعَلَّامٍ» فَلَآ أَمْرَهُ أَنْ يَرْجِعَ

۲۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير؛ و محمد بن إسماعیل، عن الفضل  
 ابن شاذان، عن ابن أبي عمير؛ و صفوان بن یحییٰ، عن معاوية بن عمار قال: قلت  
 لأبي عبد الله عليه السلام: رجل نسي الرُّكْعَتَيْنِ خلف مقام إبراهيم عليه السلام فلم يذكر حتى ارتحل  
 من مكة؛ قال: فليصلهما حيث ذكر وإذ ذكرهما وهو في البلد فلا يبرح حتى يقضيهما.

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بكير، عن عبيد بن  
 زرارة، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل طاف طواف الفريضة ولم يصل الرُّكْعَتَيْنِ حتى  
 طاف بين الصفا والمروة ثم طاف طواف النساء ولم يصل الرُّكْعَتَيْنِ حتى ذكر بالآبطح  
 فصلَّى أربع ركعات، قال: يرجع فيصلِّي عند المقام أدباً.

۴۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن المنشئ قال:  
 نسيت رُكْعَتِي الطَّوَّافِ خلف مقام إبراهيم عليه السلام حتى انتهيت إلى منى فرجعت إلى  
 مكة فصلَّيتهما فذكرنا ذلك لأبي عبد الله عليه السلام، فقال: ألا صلَّاهما حيث ذكر

۵۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عيسى، عن  
ذکرہ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال: في رجل طاف طواف الفريضة ونسي الركتين  
حتى طاف بين الصفا والمروة قال: يُعلم ذلك الموضع ثم يعود فيصلي الركتين ثم يعود  
مكانه.

۶۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن صفوان بن يحيى، عن العلاء بن رزبن،  
عن محمد بن مسلم، عن أحدهما عليه السلام قال: سئل عن رجل طاف طواف الفريضة ولم  
يصل الركتين حتى طاف بين الصفا والمروة وطاف بعد ذلك طواف النساء ولم يصل  
أيضاً لذلك الطواف حتى ذكر بالآبطح، قال: يرجع! مقام إبراهيم عليه السلام فيصلي.  
۷۔ محمد بن يحيى، عن أحمد، عن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي حمزة،  
عن أبي إبراهيم عليه السلام قال: سألت عن رجل دخل مكة بعد العصر فطاف بالبيت وقد  
علمناه كيف يصلي ففقد حتى غابت الشمس ثم رأى الناس يطوفون فقام فطاف  
طوافاً آخر قبل أن يصلي الركتين لطواف الفريضة، فقال: جاهل! قلت: نعم، قال:  
ليس عليه شيء.

۸۔ أحمد بن محمد، عن محمد بن الحسين زعلان، عن الحسين بن بشار، عن هشام بن  
المنثري، وحنان قال: طفنا بالبيت طواف النساء ونسينا الركتين فلما صرنا بمنى  
ذكرناهما فأتينا أبا عبد الله عليه السلام فسالناه، فقال: صليهما بمنى.

### باب ۱۲

## رکعات طواف میں سہو

- ۱۔ میں نے کہا طواف حج عمرہ کے بعد ایک شخص دو رکعت مقام ابراہیم پر پڑھتی سمجھ لیا۔ فرمایا اگر وہ شہر میں ہے تو دو  
رکعت مقام ابراہیم پر پڑھے کیونکہ اللہ تعالیٰ شہر مابین کے مقام ابراہیم پر نماز پڑھو اور چلا گیا ہے تو اسے لڑنے کے لئے  
میں نہیں کہتا۔ (مجموع)
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص مقام ابراہیم پر نماز پڑھنا سمجھ لیا اور اسے یاد دہرایا اور مکہ سے چلا گیا شہر آیا جہاں یاد آئے

- دور رکعت پڑھے اور اگر اس وقت یاد آئے جبکہ وہ شہر میں ہو تو جب اذان نہ کرے وہاں سے نہ جائے (حسن)
- ۳۔ فرمایا اگر کوئی طواف واجب کرے اور دو رکعت نماز نہ پڑھے پھر صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے پھر ترمیمی کرے اور دو رکعت نماز نہ پڑھے ایط میں پہنچ کر یاد آئے تو چار رکعت نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ لوٹے اور چار رکعت مقام ابراہیم پر پڑھے (مسئلہ)
- ۴۔ راوی کہتا ہے مقام ابراہیم پر طواف کی دو رکعتیں پڑھنی سمجھیں گے اور مٹی میں پہنچ گیا وہاں سے مکہ آیا اور دو رکعت پڑھیں اس کا ذکر ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ہم نے کیا۔ فرمایا جہاں یاد آتا وہیں پڑھ لیتے۔ (بھول)
- ۵۔ سنا دیا جو شخص طواف فریضہ کرے اور دو رکعت بھول جائے پھر طواف صفا و مروہ کرے تو اس کو اپنی جگہ یا رکھنی چاہیے اور وہاں سے لوٹ کر آئے اور دو رکعت پڑھ کر پھر وہیں چلا جائے۔ (مرسل)
- ۶۔ پوچھا گیا ایک شخص نے طواف فریضہ کیا اور دو رکعت نماز نہ پڑھی پھر طواف صفا و مروہ کیا اور اس کے بعد طواف نکار کیا اور نماز نہ پڑھی طواف واجب کی مقام البساط پر یاد آ کر فرمایا وہ مقام ابراہیم پر پلٹ کر جائے اور نماز پڑھے (م)
- ۷۔ میں نے کہا ایک شخص بعد عصر مکہ میں داخل ہوا اور اس نے فاذ کہد کا طواف کیا اور ہم نے اسے بتا دیا تھا کہ بعد طواف نماز پڑھنی ہے وہ بھول گیا اور بیٹھ رہا۔ سوچ غروب ہو گیا۔ پھر اس نے لوگوں کو طواف کرنے دیکھا کھڑا ہوا اور دوسرا طواف کیا قبل اس کے کہ وہ دو رکعت نماز طواف فریضہ کی پڑھے فرمایا کیا وہ جاہل ہے میں نے کہا ہاں، سنا دیا تو اس پر کچھ نہیں۔ (م)
- ۸۔ ہم دونوں نے طواف بیت کیا اور دو رکعت نماز پڑھنا سمجھیں گے ہم نے ابو عبد اللہؓ سے پوچھا۔ فرمایا مٹی میں پڑھ لو۔

### ﴿ باب ۱۱ ﴾

#### ﴿ نوادر الطواف ﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ ؛ وغیرہ ، عن أحمد بن [محمد بن] ہلال ، عن أحمد بن محمد ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : أدل ما يظہر القائم من العدل أن بنادي مناديه أن يسلم صاحب النافلة لصاحب الفريضة الحجر الأسود والطواف .
- ۲۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن النعمان ، عن سعيد الأعرج قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الطواف أيكفي الرجل بإحصاء صاحبه ؟ فقال : نعم
- ۳۔ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن عبد الكريم بن



عمرو ، عن أيوب أخي أديم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : القراءة وأنا أطوف أفضل أو أذكر الله تبارك وتعالى ؟ قال : القراءة ، قلت : فإن مرُّ بسجدة وهو يطوف ؟ قال : يؤمى برأسه إلى الكعبة .

٤ - سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن مثنى ، عن زياد بن يحيى الحنظلي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تطوفن بالبيت وعليك برطلة <sup>(٤)</sup> .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبي الفرج قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام : أكلن لرسول الله صلى الله عليه وآله طواف يعرف به ؟ فقال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله يطوف بالليل والنهار عشرة أسابيع ثلاثة أوّل الليل وثلاثة آخر الليل واثنتين إذا أصبح واثنتين بعد الظهر وكان فيما بين ذلك راحته .

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن علي بن النعمان ، عن داود بن فرقد ، عن عبد الأعلى قال : رأيت أمة فريدة تطوف بالكعبة عليها كساء ، متشجرة فاستلمت الحجر بيدها اليسرى فقال لها رجل ممن يطوف : يا أمة الله أخطأت السنة ، فقالت : إنما لأعنياء عن علمك .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد قال : قال أبو الحسن عليه السلام : أتدري لم سميت الطائف ؟ قلت : لا ، قال : إن إبراهيم عليه السلام لما دعا ربه أن يرزق أهله من التمرات قطع لهم قطعة من الأردن فأقبلت حتى طافت بالبيت سبعاً ثم أفرها الله في موضعها وإنما سميت الطائف للطواف بالبيت .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن زياد القندي قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : جعلت فداك إنني أكون في المسجد الحرام وأنظر إلى الناس يطوفون بالبيت وأنا قاعد فأنتم لذلك ، فقال : يا زياد لا عليك فإن المؤمن إذا خرج من بيته يؤمّ الصحيح لا يزال في طواف وسعي حتى يرجع .

٩ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن هيثم التميمي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : رجل كان معه صاحبة لا تستطيع القيام على رجلها فحملها زوجها في حمل فطاف بها طواف الفريضة بالبيت وبالصفا والمروة أبجزته

ذلك الطواف عن نفسه طوافه بها، فقال: إياها الله إذا .

١٠ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبي عمير، عن محمد بن أبي حمزة،

عن بعض أصحابنا، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: دع الطواف وأنت تشتهي .

١١ - محمد بن يحيى، وغيره، عن محمد بن أحمد، عن العباس بن معروف، عن موسى

ابن عيسى الديقبي، عن محمد بن ميسرة، عن أبي الجهم، عن أبي عبد الله، عن آباءه، عن

علي عليه السلام أنه قال في امرأة نذرت أن تطوف على أربع، قال: تطوف أسبوعاً ليديها

وأسبوعاً لرجليها .

١٢ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن صفوان قال: سألته عن ثلاثة دخلوا في

الطواف فقال واحد منهم لصاحبه: تحفظوا الطواف فلما ظنوا أنهم قد فرغوا قال

واحد: معي ستة أشواط، قال: إن شكوا كلهم فليستأنفوا وإن لم يشكوا وعلم

كل واحد منهم ما في يده فلينبأوا .

١٣ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البخثري، عن أبي

عبد الله عليه السلام في المرأة تطوف بالصبي وتسمى به هل يجزئ ذلك عنها وعن الصبي؟

فقال: نعم .

١٤ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن

أبي عبد الله عليه السلام قال: يستحب أن تطوف ثلاثمائة وستين أسبوعاً عدداً أيام السنة فإن

لم تستطع فثلاثمائة وستين شوطاً فإن لم تستطع فما قدرت عليه من الطواف

١٥ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن يونس بن يعقوب قال:

قلت لأبي عبد الله عليه السلام: هل تشرب وتنعن في الطواف؟ قال: نعم .

١٦ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن عبد الله بن يحيى

الكاهلي قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: طاف رسول الله صلى الله عليه وآله على ناقته العضب

وجعل يستلم الأركان بمحجنه ويقبل المحجنين .

١٧ - أحمد بن محمد، عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله عليه السلام أن

طواف في المشرق أفضل من سبعين طوافاً في الحج .

۱۸۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن النوفلی، عن السکونی، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: قال امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ فی امرأۃ نذرت أن تطوف علی أربع فقال: تطوف أسبوعاً لیحببها وأسبوعاً لرجلیها

### باب ۱۲

## نوا اور طواف

- ۱۔ فرمایا سچے پہلے جب حضور قائم آل محمد ہر گاہ ایک منادی ندا کرے گا جس پر طواف ناقض ہے وہ سلام کرے اس کو جس پر استسلام مجرد طواف واجب ہے۔ (بخاری)
- ۲۔ پوچھا گیا حضرت سے آیا یہ کافی ہے کہ طواف میں شوط کو اس کا ساتھی لگتا جائے فرمایا ہاں۔ (بخاری)
- ۳۔ میں نے کہا طواف میں سورہوں کی قرات بہتر ہے یا ذکر خدا۔ فرمایا قرات، میں نے کہا اگر طواف میں کوئی سجدہ دسمجدہ مشہور بنانا بر تقیہ کرے۔ فرمایا اپنے سر سے کعبہ کی طرف اشارہ کرے۔ (بخاری)
- ۴۔ فرمایا طواف بیت میں اونچی محووظی شکل کی تلندرانہ ٹوپی سر پر نہ رکھے۔ (بخاری)
- ۵۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ طواف کرتے تھے فرمایا ولات اور دن میں دس مرتبہ سات سات شوط تین بار اول شب میا تین بار آخر شب اور دو بار صبح کو اور دو بار بعد ظہر اور ان دونوں کے درمیان آپ آرام فرماتے تھے۔ (بخاری)
- ۶۔ میں نے دیکھا آم فروہ (نار نارام جعفر صادق) کعبہ کا طواف ایک بار نما چادر میں کرتی تھیں تاکہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں، پس آپ نے استسلام حج بائیں ہاتھ سے کیا۔ ایک شخص نے کہا اے کبیر خدا تم نے یہ طواف خلاف سنت کیا، فرمایا ہم تمہارے علم پر اعتماد نہیں کرتے۔ (حسن)
- ۷۔ فرمایا ابو الحسن علیہ السلام نے کہا تم جانتے ہو کہ طایف کا نام طایف کیوں ہوا میں نے کہا نہیں فرمایا ابراہیم نے اپنے رب سے دعا کی کہ اہل کو ان کے ثمرات کا رزق دے پس خدا نے ارفوں (یہ جگہ شام میں ہے) کا قطع ان کے لئے معین کیا یہ سسر ترین چلی اور طواف بیت کیا سات بار پھر خدا نے اس کو اس کی جگہ پر فستر ار دیا اس لئے اس کا نام طایف ہوا۔ (بخاری)
- ۸۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں مسجد الحرام میں ہوتا ہوں اور لوگوں کو طواف کرتے دیکھتا ہوں در آنحالیکہ میں بیٹھا ہوتا ہوں فرمایا اے زیاد یہ گناہ نہیں، جب بندہ مومن بقصد رجوع کرے نکلتا ہے تو وہ واپس ایک طواف رسمی میں شمار ہوتا ہے۔ (حسن)

- ۹- میں نے کہا ایک شخص کے ساتھ اس کی لمبی ہے جو اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہو سکتی اس کے شوہر نے اسے محل میں اٹھایا اور طواف فریضہ بیت و طواف صفاء مروہ ادا کیا آیا یہ اس کے لئے اپنی طرف سے طواف بھی کافی ہو گا اسٹرایا ہاں۔ (۴)
- ۱۰- فرمایا طواف کو چھوڑ دو اگر لوگوں کی کثرت کی وجہ سے اسے پورا نہیں کر سکتے۔ (مرسل)
- ۱۱- میں نے کہا ایک عورت نے چار طواف کی نذر کی سرفرایز نہیں سات کی کرنی چاہئے سات اپنے ہاتھوں کے اور سات اپنے پیروں کے۔ (مجموع)
- ۱۲- میں نے کہا تین شخص طواف میں داخل ہوئے ایک نے ان میں سے اپنے ساتھی سے کہا طواف گنتے رہنا جب انھوں نے گنا کیا کہ وہ قاصد ہو گئے تو ان میں سے ایک نے کہا میرا شمار تو چھ شوہ کا ہے حضرت نے فرمایا اگر سب نے شک کیا ہے تو پھر سے طواف کریں اور اگر سب نے شک نہیں کیا ہے اور ہر ایک کو اپنا شمار یاد ہے تو اسی پر بنا کریں۔ (حسن)
- ۱۳- میں نے کہا ایک عورت نے اپنے بچے کے ساتھ طواف دکن کی یہ اس کے لئے اور بچہ کے لئے کافی ہے فرمایا ہاں۔ (حسن)
- ۱۴- فرمایا مستحب ہے کہ تین سو ساٹھ بار ایک سال کے دنوں کے برابر طواف کیا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین سو ساٹھ شوہ ہی کر لے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو بیٹنے زیادہ کر سکتا ہو کرے۔ (حسن)
- ۱۵- میں نے کہا کیا ہم اٹھائے طواف میں پانی پی سکتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ (موقوف)
- ۱۶- میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے ناقہ غبار پر طواف کیا اور ادا کان کا اسلام اور پر سے دیا بھن کو۔ (حسن)
- ۱۷- فرمایا کہ ذی الحجہ کے عشرہ اولیٰ میں افضل ہے طواف حج کے زمانہ میں ستر طوافوں سے (۴)
- ۱۸- فرمایا حضرت نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں جس نے چار شوہ نذر کی ہو۔ فرمایا وہ سات کہہ اپنے ہاتھوں کے لئے اور سات اپنے پیروں کے لئے۔ (۴)

### باب ۱۳

❦ استلام الحجر بعد الرکعتین و شرب ماء زمزم قبل الخروج الی ❦

❦ (الصفاء والصروة) ❦

۱- علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر؛ وعبد بن اسماعیل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان بن یحییٰ؛ وابن اُبی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: إذا فرغت من الرکعتین فانت الحجر الأسود وقبله واستلمه أو أشر إليه

فإنه لا بد من ذلك ، وقال : إن قدرت أن تشرب من ماء زمزم قبل أن تخرج إلى الصفا فافعل وتقول حين تشرب : « اللهم اجعله علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاءً من كل داء و سقم » قال : وبلغنا أن رسول الله ﷺ قال حين نظر إلى زمزم : « لولا أنني أشق على أمتي لأخذت منه ذنوباً أو ذنوبين »

۲ - علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن اُبی عبد الله ﷺ قال : إذا فرغ الرجل من طوافه وصلى ركعتين فليأت زمزم وليستق منه ذنوباً أو ذنوبين وليشرب منه وليصب على رأسه وظهره وبطنه ويقول : « اللهم اجعله علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاءً من كل داء وسقم » ثم يعود إلى الحجر الأسود .

۳ - محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن علی بن مہزیار قال : رأیت اُبا جعفر الثاني ﷺ ليلة الزيادة طاف طواف النساء وصلى خلف المقام ثم دخل زمزم فاستقى منها يديه بالذئ الذي يلي الحجر وشرب منه وصب على بعض جسده ثم أطلع في زمزم مرتين . وأخبرني بعض أصحابنا أنه رآه بعد ذلك بسنة فعل مثل ذلك .

### باب ۳۰

## استلام حجر

- ۱- فرمایا جب طواف کی دو رکعتوں سے فارغ ہو تو حجر کے پاس آؤ اسے بوسہ دو اور اس سے لپٹو اور اس کی طرف اشارہ کر دیے ضروری ہے اور نہ پایا اگر یہ ممکن نہ ہو تو صفا جائے زمزم کا پانی پیو اور کہو یا اللہ میرے علم کو نافع قرار دے اور رزق کو واسع اور شفاء قرار دے ہر دو رکعتوں کے بعد اذان علیہ السلام ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ کی نظر زمزم پر گئی اگر میری امت پر میری یہ سنت مشاق نہ ہو تو میں چاہوں کہ زمزم سے ایک یا دو ڈول نکالتا۔ (حسن)
- ۲- نہ پایا جب آدمی طواف سے فارغ ہو اور دو رکعت نماز پڑھے تو زمزم پر آئے ایک یا دو ڈول اس سے نکالے اور اس کو پیئے اور اپنے سر پر پشت اور شام پر ڈالے اور کہے یا اللہ اس کو علم نافع ، رزق واسع اور ہر دور

کہ دو استرا دہ پھر حجر اسود کی طرت آئے۔ (حسن)  
 سر میں شے شب زیارت میں امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا طوائف سا کرتے ہوئے اور مقام ابراہیم کے نیچے نماز پڑھتے  
 ہوئے پھر آپ زمزم پر آئے اور آپ نے وہ ڈول جو حجر کے پاس تھا بھرا اور پانی پیا اور اپنے جسم پر حجر کا دوبارہ  
 پھر زمزم پر آئے۔ میرے ایک دوست نے خبر دی کہ چھ بار دیا ہی کیا (۲)

### باب (۱۱)

(۱) الوقوف علی الصفا والدعاء

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، و محمد بن اسماعیل، عن الفضل  
 ابن شاذان، عن صفوان بن یحیی، عن ابن اُبی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن اُبی عبد اللہ  
 ؑ أن رسول اللہ ﷺ حين فرغ من طوافه وركعتيه قال: أبداً بما بدء الله عز وجل  
 به من إتيان الصفا، إن الله عز وجل يقول: «إن الصفا والمروة من شعائر الله». قال  
 أبو عبد الله ؑ: ثم أخرج إلى الصفا من الباب الذي خرج منه رسول الله ﷺ وهو  
 الباب الذي يقابل الحجر الأسود حتى تقطع الوادي وعليك السكينة والوقار فاصعد  
 على الصفا حتى تنظر إلى البيت وتستقبل الركن الذي فيه الحجر الأسود واحمد الله  
 وانن عليه ثم اذكر من آلائه وبلائه وحسن ما صنع إليك ما قد دلت على ذكره ثم كبر الله  
 سبعاً واحمده سبعاً وهلكه سبعاً وقل: «لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك  
 وله الحمد يحيى ويميت وهو حي لا يموت وهو على كل شيء قدير» ثلاث مرات، ثم  
 صل على النبي ﷺ وقل: «الله أكبر على ما هدانا والحمد لله على ما أولانا والحمد لله  
 الحي القيوم والحمد لله الحي الدائم» ثلاث مرات، وقل: «أشهد أن لا إله إلا  
 الله وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، لا نعبد إلا إياه مخلصين له الدين ولو كره المشركون»  
 ثلاث مرات اللهم إني أسألك العفو والعافية واليقين في الدنيا والآخرة ثلاث مرات اللهم  
 آتني في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ثلاث مرات ثم كبر الله مائة مرة  
 وهلك مائة مرة واحمد الله مائة مرة وسبح مائة مرة وقل: «لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
 نصر عبده وغلب الأعداء وحده فله الملك وله الحمد وحده اللهم بارك لي في الموت»

في ما بعد الموت ، اللهم إني أعوذ بك من ظلمة القبر و وحشته ، اللهم أظلني في ظل عرشك يوم لا ظل إلا ظلك ، وأكثر من أن تستودع ربك دينك ونفسك وأهلك ، ثم تقول : « أستودع الله الرحمن الرحيم الذي لا يضيع ودائعه نفسي وديني وأهلي ، اللهم استعملني على كتابك وسنة نبيك وتوفني على ملته وأعزني من الفتنة » ثم تكبر ثلاثاً ثم تميدها مرتين ثم تكبر واحدة ثم تميدها فإن لم تستطع هذا فبعضه ؛ و قال أبو عبد الله عليه السلام : إن رسول الله صلى الله عليه وآله كان يقف على الصفا بقدر ما يقر ، سورة البقرة مترتلاً .

٢ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : حدثني جميل قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : هل من دعاء موقوت أقوله على الصفا والمروة ؟ فقال : تقول إذا وقفت على الصفا : « لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو على كل شيء قدير » ثلاث مررات .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام كيف يقول الرجل على الصفا والمروة ؟ قال : يقول : « لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو على كل شيء قدير » ثلاث مررات .

٤ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الحميد ابن سعيد قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن باب الصفا قلت : إن أصحابنا قد اختلفوا فيه بعضهم يقول : الذي يلي السقاية وبعضهم يقول : الذي يلي الحجر ، فقال : هو الذي يلي السقاية حدث صنعه داود وفتحته داود .

٥ - أحمد بن محمد ، عن علي بن حديد ، عن علي بن النعمان يرفعه قال : كان أمير المؤمنين عليه السلام إذا صعد الصفا استقبل الكعبة ثم رفع يديه ثم يقول : « اللهم اغفر لي كل ذنب أذنبته قط » فإن عدت فعد علي بالمغفرة فإنك أنت الغفور الرحيم ، اللهم اغفر لي ما أنت أهله فإنك إن تفعل بي ما أنت أهله ترحمني وإن تعد بني فأنت غني عن عذابي وأنا محتاج إلى رحمتك فيما من أنا محتاج إلى رحمتك ارحمني ، اللهم لا تفعل بي

ما أنا أهله فأتك إن تفعل بي ما أنا أهله تعذبني ولم تظلمني ، أصبحت أتقي عدلك ولا أخاف جورك فإنا من هو عدل لا يجوز راحمني .

۶۔ محمد بن یحییٰ ، عن حمدان بن سلیمان ، عن الحسن بن علی بن الولید رفعہ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من أراد أن يكثر ماله فليطل الوقوف على الصفا والمروة .

۷۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسين ، عن الحسن بن أبي الحسن ، عن صالح ابن أبي الأسود ، عن أبي الجارود ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : ليس على الصفا شيء موقت .

۸۔ عده من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن أسباط ، عن مولى أبي عبد الله عليه السلام من أهل المدينة قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام صعد المروة فالتقى نفسه على الحجر الذي في أعلاها في ميسرتها واستقبل الكعبة .

۹۔ علي بن محمد ، عن صالح بن أبي حماد ، عن أحمد بن الجهم الخزاعي ، عن محمد بن عمر بن يزيد ، عن بعض أصحابه قال : كنت وراء أبي الحسن موسى عليه السلام على الصفا - أو على المروة - وهو لا يزيد على حرفين « اللهم إني أسألك حسن الظن بك في كل حال وصدق النية في التوكل عليك » .

## باب

## کوه صفا پر وقوف

۱۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب طواف اور اس کی دو رکعتوں سے فارغ ہوئے تو فرمایا میں تمہارا کرتا ہوں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے صفا و مروه شعائر اللہ ہیں فرمایا ابو جبر اللہ علیہ السلام نے پھر کلمہ صفا کی طرف اس دروازہ سے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور وہ دروازہ مقابل میں حجر اسود کے ہے یہاں تک کہ خودادی کو ملے کہ اس کیلئے اور وفار کے ساتھ صفا پر چڑھو یہاں تک کہ خانہ کعبہ نظر آنے لگے اور استیصال کرو اس رکن کا جس میں حجر اسود ہے اللہ کی حمد و ثناء کرو اور اس کی نعمتوں اور آزادانہ نشوں کو یاد کرو اور ان کو جو تم پر احسانات کئے ہیں جس قدر تم میں قوت ہو اس کا ذکر دو پھر سات تکبیریں کہو سات بار الحمد للہ کہو سات بار لا اِلهَ اِلاَ اللہ



وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت وهو حی لا یموت وهو علی کل شیء قدير پھر محمد و آل محمد پر درود بھیج کر کہو : اللہ اکبر علی ما ہدانا والحمد للہ علی ما اولانا والحمد للہ الہی القیوم والحمد للہ الہی الدائم تین بار اور پھر کہو : اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ واشہد اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہ ورسولہ ، لانعبد اِلَّا اِیَّہ مخلصین لہ الدِّین ولو کرہ المشرکون، تین بار پھر کہو : اللہم ! اِنِّیْ اَسْأَلُکَ العفو والعافیۃ والیقین فی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃ تین بار پھر : اللہم ! اَتَنَا فی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَفی الْآخِرَۃ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تین بار پھر اللہ واکبر سو بار ، لا اِلا اللہ سو بار ، الحمد للہ سو بار ، تسبیح یعنی سبحان اللہ سو بار اور پھر : لا اِلا اللہ وحدہ اُنجز وعدہ و نصر عبدہ و غلب الا حزاب وحدہ فله الملک ولہ الحمد وحدہ وحدہ اللہم یداک لی فی الموت و فی ما بعد الموت ، اللہم ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ظَلَمَۃِ الْقَبْرِ وَحَشَۃِ الْبَحْرِ تیکر کے تین بار پھر دو مرتبہ دعا پڑھے پھر ایک بار اللہ اکبر کے پھر دعا پڑھے ، اللہم ! اَظْلَمْنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ ، وَاکْثَرْ مِنْ اَنْ تَسْتَوْدِعَ رَبِّکَ دِیْنَکَ وَنَفْسَکَ وَاهْلَکَ ، پھر کہو : اَسْتَوْدِعُ اللہ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ الَّذِیْ لَا یُضِیْعُ دَعَائِہُ نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ وَاهْلِیْ ، اللہم ! اسْتَعْمَلْنِیْ عَلٰی کِتَابِکَ وَسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَتَوْفِیْ نِیْیَ عَلٰی مِلَّتِہِ وَأَعِزَّنِیْ مِنَ الْفِتْنِۃِ الْکَرِیْمَۃِ بِرَحْمَۃِکَ تُو بَعْضُ پڑھے فرمایا احمد نے کہ رسول اللہ کو مصفا پر کھڑے ہوئے اور ترتیل کے ساتھ سورہ بقرہ پڑھتے۔

۲۔ میں نے کہا کیا کو مصفا پر پڑھنے کے لئے کوئی مخصوص دعا ہے فرمایا تین بار یہ دعا پڑھو لا اِلا اللہ وحدہ لا شریک لہ ، لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت وهو علی کل شیء قدير

۳۔ ترجمہ نمبر ۱۵ میں دیکھو۔ (۱۵)

۴۔ میں نے پوچھا کس دروازہ سے مصفا پر جایا جائے بعض کہتے ہیں جو متصل مصفا پر ہے بعض کہتے ہیں متصل حجر ہے فرمایا جو متصل مصفا پر ہے وہ جدید ہے مجھے داؤد نے بتایا اور اسی نے کھولا ہے نہ مجھ کو!

۵۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام جب مصفا پر چڑھتے تکیعہ کی طرٹ رخ کرتے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر فرماتے (۴)

اللہم اغفر لی کل ذنب اذنبته قط فان عدت فعد علی بالمغفرة فان تک انت الغفور الرحیم ، اللہم ! اَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُہ فَاَنْتَ اِنْ فَعَلْتَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُہ تَرْضٰہِیْ وَاِنْ تَعَذَّبْتَنِیْ فَانْتَ غَنٰی عَنِ عَذَابِیْ وَاَنَا مَحْتَاجٌ اِلَیْ رَحْمَتِکَ فِیَا مَنْ اَنَا مَحْتَاجٌ اِلَیْ رَحْمَۃِ اِرْحَمْنِیْ ، اللہم ! لَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُہ فَاَنْتَ اِنْ فَعَلْتَ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُہ تَعَذَّبْتَنِیْ وَلَمْ تَظْلَمْنِیْ ، اَصْبَحْتَ اَتَّقِیْ عَدْلَکَ وَلَا اَخَافُ جَوْدَکَ فِیَا مَنْ هُوَ عَدْلٌ لَا یَجُور اِرْحَمْنِیْ ۔

- ۴۔ فرمایا جو مال کی زیادتی چاہتا ہو وہ صفاد مردہ پر زیادہ ٹھہرے۔ (مجموع)
- ۵۔ فرمایا صفاد پر عمل کے لئے کوئی مخصوص چیز نہیں۔ (۲۱)
- میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ کوہ مردہ پر چڑھے اور اپنے کوس پتھر پر گرایا جو اس کی چوٹی پر بائیں طرف تھا اور کعبہ کی طرف رخ کیا۔ (ض)
- ۶۔ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پین پینت تھا صفاد مردہ پر آپ نے ان کلموں سے زیادہ فرمایا۔ (ض)
- اللهم انی أسألك حسن الظن بك في كل حال وصدق النية في التوكل عليك

### باب الثانی

(۱) السعی بین الصفا والمروة وما يقال فیہ (۲)

۱۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن الحسن، عن زرعة، عن سماعة قال: سألته عن السعی بین الصفا والمروة، قال: إذا انتهیت إلى الدار التي على يمينك عند أول الوادي فاسع حتى تنتهي إلى أول زقاق عن يمينك بعد ما تجاوز الوادي إلى المروة فإذا انتهیت إليه فكف عن السعی وامش مشياً وإذا جئت من عند المروة فابعد من عند الزقاق الذي وصفت لك فإذا انتهیت إلى الباب الذي من قبل الصفا بعد ما تجاوز الوادي فاكف عن السعی وامش مشياً فإذا نسأ السعی على الرجال وليس على النساء سعي.

۲۔ أحمد بن محمد، عن محمد بن يحيى، عن غياث بن إبراهيم، عن جعفر، عن أبيه عجلت قال: كان أبي يسعی بین الصفا والمروة ما بين باب ابن عباد إلى أن يرفع قدميه من المسيل لايبلغ زقاق آل أبي حسين.

۳۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن محمد بن أسلم، عن يونس، عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: ما من بقعة أحب إلى الله من المسقى لأنه يذل فيها كل جبار. وروي أنه سئل لم جعل السعی؟ فقال: مذلة للعجبارين.

۴۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد رفعه قال: ليس لله منسك أحب إليه من

السمي وذلك أنه يدل فيه الجبارين .

٥ - أحمد بن محمد ، عن التيمي ، عن الحسين بن أحمد الحلبي ، عن أبيه ، عن رجل ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : جعل السمي بين الصفا والمروة مذلة للجبارين .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : انهدد من الصفا ماشياً إلى المروة وعليك السكينة والوقار حتى تأتي المنارة وهي على طرف المسعى فاسمع ما فرودك . وقول : « بسم الله والله أكبر وصلى الله على محمد وعلى أهل بيته ، اللهم اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم وأنت الأكرم » حتى تبلغ المنارة الأخرى فإذا جاوزتها فقل : « يا ذا المن » والفضل والكرم والنعماء والوجود اغفر لي ذنوبي إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت » ثم امش وعليك السكينة والوقار حتى تأتي المروة فاصعد عليها حتى يبدو لك البيت واضع عليها كما صنعت على الصفا وطف بينهما سبعة أشواط تبده بالصفا وتختتم بالمروة .

٧ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن أسباط ، عن مولى لأبي عبد الله عليه السلام من أهل المدينة قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام يبتدىء بالسمي من دار القاضى المخزومي ، قال : وبمضي كما هو إلى زقاق العطارين .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن معاوية بن حكيم ، عن محمد بن أبي عمير ، عن الحسن بن علي الصيرفي ، عن بعض أصحابنا قال : سئل أبو عبد الله عليه السلام عن السمي بين الصفا والمروة فريضه أم سنة ؟ فقال : فريضة ، قلت : أو ليس قال الله عز وجل : « فلا جناح عليه أن يطوف بهما » قال : كان ذلك في عمرة القضاء إن رسول الله صلى الله عليه وآله شرط عليهم أن يرفعوا الأصنام من الصفا والمروة فتشاغل رجل وترك السمي حتى انقضت الأيام وأعيدت الأصنام فجاءوا إليه فقالوا : يا رسول الله إن فلاناً لم يسع بين الصفا والمروة وقد أعيدت الأصنام فأنزل الله عز وجل : « فلا جناح عليه أن يطوف بهما » أي وعليهما الأصنام .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن مالك بن عطية ، عن سعيد الأعرج قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل ترك شيئاً من الرَّمَل

فی سبیلہ بین الصفا والمروة ، قال : لاشیء علیہ ، و روی أن المسمی کان أوسع تمامہ  
اليوم ولكن الناس ضيقوه .

۱۰۔ علی بن ابراہیم ، عن ائیہ ، عن ابن اُمی عمیر ، عن معاویہ بن عمار ، عن  
أبی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل ترك السعی متعمداً ، قال : علیہ الحج من قابل .

### باب ۱۱

## سعی بین الصفا والمروة

- ۱۔ میں نے صفا و مروه کے درمیان سعی کو پوچھا فرمایا جب تم اس گھٹنگ پہنچو تو تہا ہی دہائی طرف شروع وادی میں ہے  
توسی کرو ، جب پہنچو دہائی طرف دائیں تنگ راستہ میں وادی سے گزر کر مروه کی طرف توسی کو دروک دو اور معمولی چال  
چلو جب مروه کے پاس پہنچو تو شروع کر داس تنگ راستہ سے جو میں نے بیان کیا جب اس دروازہ پر پہنچو جو صفا کی طرف  
ہے وادی سے گزرنے کے بعد توسی ختم کرو اور معمولی چال چلو ، سعی مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں ملاوثنی
- ۲۔ سفرمایا میرے والد سعی کرتے تھے صفا و مروه کے درمیان اور جہاں باب ابن عباد کے درمیان ہے یہاں تک کہ جب بڑھتے  
میل سے تو پہنچتے آل ابی صین دائیں تنگ راستہ تک ۔ (موتقی)
- ۳۔ میں نے حضرت سے سنا کہ اللہ کو سعی سب سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ وہ ہر سرکش کو ذلیل کرتی ہے اور ایک روایت  
میں ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا کہ سعی کس لئے ہے سفرمایا جاو دوں کو ذلیل کرنے کے لئے ۔ (ضر)
- ۴۔ فرمایا ارکان حج میں اللہ کو سب سے زیادہ سعی محبوب ہے کہ اس سے سرکش لوگ ذلیل ہوتے ہیں ۔ (ضر)
- ۵۔ اللہ نے سعی کو اس لئے رکھا ہے کہ اس سے سرکش لوگ ذلیل ہوتے ہیں ۔ (مسل)
- ۶۔ فرمایا حضرت نے صفا سے مروه کو جاتے ہوئے سکینہ و قار سے چلو جب میدان تک آؤ تو وہاں سے سعی کرو اور کہو

بسم اللہ واللہ اکبر وصلی اللہ علی

محمد و علی أهل بيته ، اللهم اغفر وارحم و تجاوز عما تعلم وأنت الأعز الأكرم ، حتى  
تبلغ المنارة الأخری فاذا جاوزتها قتل : «بأذا المن والفصل والکرم والنعماء والجود  
اغفر لی ذنوبی إنه لا یغفر الذنوب إلا أنت

- پھر سیکڑہ و قار سے چلو اور مردہ آؤ اور اس پر چڑھو یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگے پس دیر ہی غل کر دینا صفا پر کیا تھا اور دونوں کے درمیان طوائف کو سات بار صفا سے شتر مرغ کو اور مردہ پر ختم۔ (حسن)
- ۷۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو دیکھا کہ انھوں نے دار قاضی مخدومی سے سنی کی ابتداء کی اور وہ عطاروں کے کوچہ کی طرف سے گزرے۔ (م)
- ۸۔ میں نے پوچھا کہ صفا و مردہ کے درمیان سنی کرنا فرض ہے یا سنت، فرمایا فرض ہے میں نے کہا آیت سے تو ایسا نہیں معلوم ہوتا اس میں توبہ ہے کہ کوئی گناہ نہیں اس پر جو ان دونوں کا طوائف کرے نہ فرمایا یہ آیت عمرہ و قفا کے متعلق ہے۔
- رسول اللہ نے کفار مکہ سے شتر مرغ کی تھی کہ وہ صفا و مردہ سے بٹ بٹا دیو، ایسا مسلمان اور کام میں مشغول ہو گیا بہانہ کیا کہ ایام حج گزر گئے اور بت اپنی جگہ پر پھر آگئے۔ لوگوں نے رسول اللہ سے کہا تھلاں سے صفا و مردہ کے درمیان سنی نہیں کی اور بت پھر اپنی جگہ پر گئے۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ نہیں ہے گناہ اس کے لئے جو دونوں کا طوائف کرے در آسمانی ایک ان دونوں پر بیت رکھے ہوئے ہوں۔ (مرسل)
- ۹۔ میں نے کہا ایسا شتر مرغ سنی صفا و مردہ کے درمیان رمل (درمیان چال) چھوڑ کر آس پر کوئی گناہ نہیں اور یہ بھی فرمایا سنی میں پہلے آج سے زیادہ سہولت تھی لوگوں نے اسے ٹک بنا دیا ہے۔
- ۱۰۔ فرمایا اگر کوئی عمدہ اسی کو ترک کر دے تو اس کو سال آئندہ پھر حج کرنا ہو گا۔ (حسن)

### باب (۱۲)

﴿من بدء بالمروة قبل الصفا او صهى في الصعي بينهما﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي حمزة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل بدء بالمروة قبل الصفا، قال: يعيد الأثرى أنه لو بدء بشماله قبل يمينه في الوضوء، أو أن يعيد الوضوء۔
- ۲۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عبد الرحمن بن الحجاج، عن أبي إبراهيم عليه السلام في رجل سعى بين الصفا والمروة ثم أعاد ما عليه، فقال: إن كان خطأ أطرح واحداً واعتد بسبعة۔
- ۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن جميل بن دراج قال: حججتنا ونحن سرودة فسمعتنا بين الصفا والمروة أربعة عشر شوطاً فالتفتنا بأب عبد الله عليه السلام عن ذلك، فقال: لا بأس بسبعة لك وسبعة تطرح۔

۴۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن اسماعیل بن مرّار، عن یونس، عن علی الصائغ قال: سئل أبو عبد اللہ علیہ السلام وأنا حاضر عن رجل بده بالمرؤۃ قبل الصفا، قال: یبعد الا ترى أنه لو بده بشماله قبل یمینہ کان علیہ أن یمیدہ یمینہ ثم یمید علی شمالہ.

۵۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر؛ وصفوان بن یحیی، عن معاویۃ ابن عمار قال: من طاف بین الصفا والمرؤۃ خمسۃ عشر شوطاً طرح ثمانیۃ واعتد بسبعۃ وإن بده بالمرؤۃ فلیطرح ولیمیدہ بالصفا.

### باب ۱۲۲

## ہر وہ سے ابتدا

- ۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک شخص نے سعی کی ابتدا مردہ سے کی۔ فرمایا وہ دوبارہ سعی کرے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حج کوئی وضو میں بایاں ہاتھ دہنے سے پہلے دھوئے اسے وضو دوبارہ کرنا چاہیے (رض)
- ۲۔ فرمایا اگر کسی نے غلطی سے بجائے سات بار کے آٹھ بار سعی کی ہے تو ایک کو نظر انداز کر کے سات ہی شمار کرے (۴)
- ۳۔ ہم نے پہلی بار حج کیا اور صفا و مردہ کے درمیان ۱۴ بار سعی کی حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا سترمایا کرئی مضائقہ نہیں سات کو نظر انداز کر دو
- ۴۔ ترجمہ نمبر ۱ میں دیکھو (۲)
- ۵۔ فرمایا جو صفا و مردہ کے درمیان پندرہ شوٹ کرے تو آٹھ کو نظر انداز کر کے سات کو شمار کرے اور اگر ابتدا مردہ سے کی ہے تو صفا سے ابتدا کرے اور حجر کو پکارتے اسے نظر انداز کرے۔ (۴)

### باب ۱۲۳

﴿(الاستراحة في السعي والركوب فيه)﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: سألتہ عن السعي والمرؤۃ علی الدأبۃ، قال: نعم و علی المحمل.

۲۔ معاویہ بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن الرجل يسعى بين الصفا والمروة راكباً ، قال : لا بأس والمشي أفضل .

۳۔ ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يطوف بين الصفا والمروة أسترشح ؟ قال : نعم إن شاء جلس على الصفا والمروة وبينهما فيجلس .

۴۔ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن بعض أصحابنا ، عن أبان ، عن عبد الرحمن ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يجلس بين الصفا والمروة إلا من جهد .

۵۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا الحسين عليه السلام عن النساء يطفن على الإبل والدواب أجزعن أن يقفن تحت الصفا والمروة ؟ قال : نعم بحيث يرين البيت .

۶۔ وعنه ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ليس على الراكب صمي ولكن ليسرع شيئاً .

### پارا ۱۲

## سعی میں استراحت

- ۱۔ میں نے کہا کیا مجبوری میں چوپایہ پر سعی کر سکتے ہیں فرمایا ہاں چوپایہ پر بھی اور گھل میں بھی۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا صفا و مروه کے درمیان سعی سوار ہو کر ہو سکتی ہے لیکن چلتا افضل ہے۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص صفا و مروه کے درمیان طواف کرتا ہے ، دو آرام چاہتا ہے کیا آرام کرے فرمایا ہاں اگر چاہے تو صفا و مروه پر بیٹھ جائے یا ان دونوں کے درمیان۔ (حسن)
- ۴۔ فرمایا صفا و مروه کے درمیان نہ بیٹھے مگر اذراہ چالت۔ (حسن)
- ۵۔ میں نے کہا کچھ عورتیں اونٹ یا چوپاؤں پر سعی کر رہی ہیں کیا ان کو اجازت ہے کہ وہ صفا و مروه کے نیچے ٹہریں فرمایا ہاں بشرطیکہ کہہ کر دیکھتی رہیں۔ (حسن)
- ۶۔ فرمایا نہیں ہے راہ پر سعی مگر جبکہ جلدی ہو (حسن)

### باب ۳۱

❖ (من قطع السعی للصلاة أو غیرها أو السعی بغير وضوء) ❖

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل يدخل في السعی بین الصفا والمروة فيدخل وقت الصلاة أبعف أو يقطع ويصلي ويعود أو يثبت كما هو على حاله حتى يفرغ ؟ قال : أو ليس عليهما مسجد لا ، بل يصلي ثم يعود ، قلت : يجلس عليهما ؟ قال : أو ليس هوذا السعی على الدواب ؟

۲۔ عده عن أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن حماد بن عثمان ، عن يحيى الأزرق ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : الرجل يسعى بين الصفا والمروة ثلاثة أشواط أو أربعة ثم يقول أیتم سعيه بغير وضوء ؟ قال : لا بأس ولو أتم نسكه بوضوء كان أحب إلي .

### باب ۳۲

## نماز کے لئے سعی کو قطع کرنا

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص سعی کرنے لگا مفا و مروہ کے درمیان ناگاہ وقت نماز آگیا۔ کم کر کے یا قطع کرے اور نماز پڑھ کر پھر لوٹ آئے یا بدستور سعی کرتا رہے مگر فرمایا کیا دونوں پہاڑوں پر مسجد نہیں۔ اسے چاہیے کہ نماز پڑھے پھر واپس اگر سعی کرے۔ میں نے کہا ان دونوں پر بیٹھ سکتا ہے فرمایا اگر چہ پایہ پر سعی نہیں کر رہا۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص مفا و مروہ کے درمیان تین چار شوط کر چکا ہے کہ اس نے پیشاب کیا، کیا بغير وضوء اپنی سعی پوری کرے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں لیکن وضو کے ساتھ مجھے زیادہ پسند ہے۔ (مرثیہ)

### باب ۳۳

❖ (تقصیر المتمتع وأحلاله) ❖

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن محمد بن إسماعيل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان بن يحيى، وابن أبي عمير، وعده عن أصحابنا، عن أحمد بن محمد



عن الحسن بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن حماد بن عيسى جميعاً ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا فرغت من سعيك وأنت متمتع فقصّر من شعرك من جوانبه ولحيّتك وأخذ من شاربك وقلم أظفارك وأبق منها لحجّك وإذا فعلت ذلك فقد أحللت من كلّ شيء يحلّ منه المهرم وأحرمت منه فطف بالبيت تطوّعاً ما شئت .

۲۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل قال : رأيت أبا الحسن عليه السلام أحلّ من عمره وأخذ من أطراف شعره كلّه على المنط ثم أشار إلى شاربهِ فأخذ منه الحجم ثم أشار إلى أطراف لحيّته فأخذ منه ، ثم قام .

۳۔ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن رفاعة ابن موسى قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يطوف بالبيت ويسعى أبتطوّع بالطواف قبل أن يقصّر ، قال : ما يعجبني .

۴۔ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج ، وحفص ابن البختري ؛ وغيرهما ، عن أبي عبد الله عليه السلام في حرم يقصّر من بعض ولا يقصّر من بعض ، قال : يجزّئ .

۵۔ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن أسلم قال : لما أراد أبو جعفر - يعني ابن الرضا عليه السلام - أن يقصّر من شعره للعمرة أراد الحجم أن يأخذ من جوانب الرأس فقال له : ابد بالنّاصية فيه بها .

۶۔ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، و صفوان بن يحيى ، عن معاوية ابن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن متمتع قرّض أظفاره وأخذ من شعر رأسه بشقص ، قال : لا بأس ليس كلّ أحد يجد جلعاً .

باب

تقصير متمتع

۱۔ فرمایا جب تم کسی سے فارغ ہو جاؤ گے متمتع میں تو ہر طرف سے اپنے سر کے بال کوٹاؤ اور اپنی داڑھی اور مونچھوں

- کے ہاں ترشواؤ اور ناخن کٹواؤ اور باقی رکھوان کو اپنے رخ کے لئے اور جب تم یہ کر چکو تو جو چیزیں احرام میں آتی ہیں  
 حرام ہو گئی تھیں وہ حلال ہو گئیں پس اب اپنی خوشی سے جتنی بار چاہو بیت اللہ کا طواف کرو۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو دیکھا جب عمرہ سے فارغ ہوئے تو پورے سر کے بال لنگھنے سے کٹوائے پھر آپ نے اشارہ  
 کیا مگر پھون کی طرف تھامنے ان کی اصلاح کی پھر داڑھی کے بال کٹوائے پھر اچھے ٹوٹے ہوئے۔ (۴)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص طواف بیت کرتا ہے اور سنی کرتا ہے آیا قبل تقییر وہ طواف مندوب کر لے فرمایا مجھے تعجب نہ آ رہا ہے  
 قبل تقییر طواف مندوب کرنا۔ (۵)
- ۴۔ میں نے کہا ایک محرم کچھ بال کٹواتا ہے اور کچھ نہیں کٹواتا۔ فرمایا کاتی ہے (حسن)
- ۵۔ امام رضا علیہ السلام کے صاحبزادہ ابو جعفر نے عمرہ کے لئے جب بال کٹوائے چاہے تو حجام نے اطراف سر سے کاٹنے کا  
 ارادہ کیا۔ فرمایا پیشانی سے ابتداء کرو اس نے ایسا ہی کیا۔ (بخاری)
- ۶۔ میں نے کہا ایک شخص کرنے والے نے اپنے ناخن کاٹے اور سر کے بال تیر کے پکیاں سے کاٹے۔ منہ پایا کیا حرام ہے ہر ایک  
 کو تو قیچی نہیں ملتی۔ (حسن)

### باب ۱۲

﴿المتمتع ينسى أن يقصر حتى يهل بالحج أو يعلق رأسه أو يقع أهله﴾  
 ﴿قبل أن يقصر﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ  
 سُوَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ رَجُلٍ مَتَمَّعَ نِسِي أَنْ يَقْصُرَ حَتَّى  
 أَحْرَمَ بِالْحَجِّ ، قَالَ : يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ .

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ معاوية بن عمار : عَنْ  
 أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ وَنَسِيَ أَنْ يَقْصُرَ حَتَّى دَخَلَ فِي الْحَجِّ  
 قَالَ : يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَتَمَّتْ عَمْرَتُهُ .

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صفوان بن يحيى ، عَنْ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُعْجَاجِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام عَنْ رَجُلٍ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى  
 الْحَجِّ لَمْ يَدْخُلْ مَكَّةَ وَطَافَ وَسَمِيَ وَلَبَسَ ثِيَابَهُ وَأَهَلَ وَنَسِيَ أَنْ يَقْصُرَ حَتَّى خَرَجَ إِلَى  
 عَرَفَاتٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ يَنْتَهِى عَلَى الْعُمْرَةِ وَطَوَّافُهَا وَطَوَّافُ الْحَجِّ عَلَى أَثَرِهِ .

۴۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت ثم بالصفاء والمروة وقد تمتع ثم عجل فقبل امرأته قبل أن يقصر من رأسه، فقال: عليه دم يهرقه وإن جامع فعليه جزور أو بقرة.

۵۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن معاوية بن عمار قال: سألت: أبا عبد الله عليه السلام عن تمتع وقع على امرأته ولم يقصر؛ فقال: ينحر جزوراً وقد خفت أن يكون قد نلم خجته إن كان عالماً وإن كان جاهلاً فلا شيء عليه.

۶۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: جعلت فداك إني لما قضيت نسكي للعمرة أتيت أهلي ولم أقصر قال: عليك بدنة، قال: قلت: إني لما أردت ذلك منها ولم تكن قصرت امتنعت فلما غلبتها قرضت بعض شعرها بأسنانها، فقال: رحم الله كانت أفعه منك عليك بدنة وليس عليها شيء.

۷۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن حديد، عن بجيل بن دراج، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سأله عن تمتع حلق رأسه بمكة، قال: إن كان جاهلاً فليس عليه شيء، وإن تمتد ذلك في أول أشهر الحج بثلاثين يوماً منها فليس عليه شيء، وإن تمتد بعد الثلاثين التي يوفّر فيها الشعر للحج فإن عليه دماً يهرقه.

۸۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حفص بن البختري، عن غير واحد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ينبغي للمتمتع بالعمرة إلى الحج إذا أحل أن لا يلبس قميصاً وليتشبه بالمحرمين:

### باب ۱۴

## حج تمتع میں تقصیر کا بھول جانا

۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے پاس سے جس نے حج تمتع والا حج کر لیا اور وہ بال کٹوائے بھول جائے اور حج کا احرام باندھ لے فرمایا وہ اللہ سے استغفار کرے۔ (م)

- ۲۔ میں نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو عمرہ کرے اور بال کٹوانے بھول جائے اور حج کے مناسک میں داخل ہو فرمایا اللہ سے استغفار کرے اس پر کوئی الزام نہیں اس کا عمرہ پورا ہو گیا۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے عمرہ تمتع کیا اور مکہ میں داخل ہو کر طواف کیا اور سعی کی اور اپنا لباس پہنا اور منیٰ ہو گیا اور تقصیر کرنا بھول گیا یہاں تک کہ وہ عرفات چلا گیا فرمایا کوئی حصر حج نہیں وہ اپنے طواف کی بنا عمرہ پر گئے اور اس کے بعد طواف حج کرے۔ (۱۴)
- ۴۔ پوچھا ایک شخص نے طواف بیت کیا پھر صفا و مروہ میں سعی کی اور یہ عمرہ تمتع تھا پھر جلد بازی سے کام لے کر اس نے اپنی بی بی کا بوسہ لیا قبل سر کے بال کٹوانے کے، فرمایا وہ قربانی ہے اور اگر جماعت کرتی ہے تو ایک اونٹ دے یا ایک گائے۔ (حسن)
- ۵۔ میں نے پوچھا اس تمتع کرنے والے کے متعلق جو جماعت کرے اپنی عورت سے در آگیا لیکہ اس نے بال نہیں کٹوائے فرمایا وہ ایک اونٹ خر کرے اور مجھے ڈر ہے کہ وہ اگر عالم مسئلہ تھا تو اس کے حج میں رخصت نہ جائے گا اور اگر جاہل تھا تو کچھ نہیں۔ (حسن)
- ۶۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے عمرہ کے مناسک ادا کیے اور پھر بغیر تقصیر کے میں نے اپنی زمرہ سے مقاربت کی فرمایا تجھ پر ایک اونٹ کی قربانی ہے۔ میں نے کہا جب میں نے اس سے واپس ارادہ کیا تو اس نے تقصیر نہیں کی تھی تو مجھے مقاربت سے منع کیا مگر میں اس پر غالب آیا اس نے اپنے کچھ بال اپنے دانتوں سے کاٹے۔ فرمایا اللہ اس پر رحم کرے وہ تجھ سے زیادہ فقیہ ہے تجھ پر ایک اونٹ ہے اس پر کچھ نہیں۔ (حسن)
- ۷۔ میں نے کہا ایک حج تمتع کرنے والے نے مکہ میں اپنا سر منڈوا دیا فرمایا اگر وہ جاہل تھا تو کچھ نہیں اور اگر عذر حج کے ہوتا ہے تو اس سے عذر کے اندر ایسا کیا ہے تو کچھ نہیں اور اگر تیس دن کے بعد ان ایام میں جن میں حج کے لئے بال منڈانا ضروری ہوتا ہے ایسا کیا ہے تو اس کو ایک قربانی دینا ہوگی۔ (۱۵)
- ۸۔ فرمایا حج تمتع کا عمرہ کرنے والے کو چاہیے کہ جب عمرہ سے منیٰ ہو تو قمیص نہ پہنے اور حج کے ایام تک اپنے کو منیٰوں کے مشابہ نہ لگے

### ﴿ باب ۱۱ ﴾

﴿ المتمتع تعرض له الحاجة خارجاً من مكة بعد احلاله ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيہ، عن حماد بن عیسی، عن ابي عبد اللہ ؑ قال :

من دخل مكة متمتعاً في أشهر الحج لم يكن له أن يخرج حتى يقضي الحج فان عرجت له

حاجة إلى عسفان أو إلى الطائف أو إلى ذات عرق خرج محرماً ودخل ملتبساً بالحج فلا يزال على إحرامه فإن رجع إلى مكة رجع محرماً ولم يقرب البيت حتى يخرج مع الناس إلى منى على إحرامه وإن شاء كان وجهه ذلك إلى منى ، قلت : فإن جهل وخرج إلى المدينة أو إلى نحوها بغير إحرام ثم رجع في إتيان الحج في أشهر الحج يريد الحج أبداً فله أن يدخلها محرماً أو بغير إحرام ، فقال : إن رجع في شهره دخل بغير إحرام وإن دخل في غير الشهر دخل محرماً ، قلت : فأما الجرامين والمتعتين ، متعة الأولى أو الأخيرة ، قال : الأخيرة وهي عمرته وهي المحتبس بها التي وصلت بحجته ، قلت : فما فرق بين المفردة وبين مرة المتعة إذا دخل في أشهر الحج ، قال : أحرم بالعمرة وهو ينوي العمرة ثم أحل منها ولم يكن عليه دم ولم يكن محتبساً بها لأنه لا يكون ينوي الحج .

٢ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق ابن عمار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن المتمتع بجبى ، فيقضي متعته ثم تبدوله الحاجة فيخرج إلى المدينة أو إلى ذات عرق أو إلى بعض المعادن ، قال : يرجع إلى مكة بعمرة إن كان في غير الشهر الذي يتمتع فيه لأن لكل شهر عمرة وهو مرتين بالحج ، قلت : فإن دخل في الشهر الذي خرج فيه ، قال : كان أبي مجاوراً ههنا فخرج متلبساً بعض هؤلاء ، فلمّا رجع بلغ ذات عرق ، أحرم من ذات عرق بالحج ودخل وهو محرم بالحج .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يتمتع بالعمرة إلى الحج يريد الخروج إلى الطائف قال : يهل بالحج من مكة وما أحبّ له أن يخرج منها إلا محرماً ولا يتجاوز الطائف إنها قريبة من مكة .

٤ - ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل قضى متعته ثم عرضت له حاجة أراد أن يخرج إليها ، قال : فقال : فليقتل للأحرام وليهل بالحج وليمض في حاجته وإن لم يقدر على الرجوع إلى مكة مضى إلى عرفات .

٥ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن ذكره ، عن أبان ، عن ابن أخيه عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المتمتع [هو] محتبس لا يخرج من مكة حتى يخرج إلى الحج .

إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ غَلَامُهُ أَوْ تَضِلُّ رَاحِلَتَهُ فَيُخْرِجُ حَرِّمًا وَلَا يَجَاوِزُ إِلَّا عَلَى قَدَرِ مَا لَا نَفْوَةَ عَرَفَةَ .

### باب ۱۲

## اگر حج تمتع کرنے والے کو مکہ سے باہر جانا پڑے

- ۱۔ فرمایا جو تمتع کے لئے حج کے مہینوں میں داخل مکہ ہو تو حج کرنے سے پہلے اسے مکہ سے نہ جانا چاہیے اگر کوئی ضرورت عسکان، طائف یا ذات العرق جانے کے لئے پیش آجائے تو احرام باندھے نکلے اور تلبیہ کرتا ہوا حج کے لئے آئے، احرام برابر جاری رہے اگر مکہ لوٹے تو بحالت احرام لوٹے اور بیت کے قریب رہ جائے جب تک وہ ان کے ساتھ بھانٹ احرام منیٰ کی طرف روانہ نہ ہو یا خود منیٰ کی طرف روانہ ہو۔ میں نے کہا اگر وہ جاہل ہو اور بغیر احرام مدینہ وغیرہ کی طرف چلا جائے اور پھر حج کے ارادہ سے حج کے مہینوں میں لوٹے تو آیا احرام ہے داخل ہو یا بغیر احرام فرمایا اگر وہ لوٹے حج کے مہینوں میں تو داخل ہو بغیر احرام اور اگر ماہ حج کے علاوہ داخل ہو تو حرم داخل ہو، میں نے کہا ان دونوں احراموں اور دونوں تمتع میں کون ٹیک سمجھا جائے، مندرمایا آخر والا ہی اس کا عمرہ ہے اور وہی اس حج کے ساتھ والا عمرہ ہوگا، میں نے کہا کیا فرق ہے عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع میں جب وہ حج کے مہینوں میں داخل ہو فرمایا احرام عمرہ تمتع عمرہ پر ہے پھر اس سے عمل ہو اگر حج کی نیت نہیں گنتا میں نے پوچھا ایک تمتع کرنے والے نے مکہ آکر عمرہ تمتع کیا پھر اس کو کوئی ضرورت پیش آئی، وہ مدینہ یا ذات عرق یا بعض معادن کی طرف چلا گیا۔ فرمایا وہ مکہ عمرہ کے لئے لوٹے اگر وہ چہنہ علاوہ ان مہینوں کے ہے جس میں عمرہ تمتع کیا جاتا ہے ہر چہنہ کا عمرہ ہے اور وہ وہن ہے حج کے ساتھ، میں نے کہا اگر وہ اسی مہینہ میں آجائے جس میں وہ گیا تھا فرمایا میرے والد یہاں رہتے تھے وہ بعض لوگوں کی ملاقات کو باہر گئے جب وہ واپسی میں ذات عرق آئے تو وہاں سے انھوں نے احرام باندھا وہ اسی صورت سے مکہ آکر ارکان حج بجالائے۔ (مشق)
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص عمرہ حج تمتع کرنا چاہتا ہے وہ طائف کی طرف چلا گیا فرمایا وہ حج کے لئے بغیر مکہ (اور اسے نہیں چاہئے تھا کہ بغیر احرام نکلے اور اسے طائف سے آئے نہ بڑھنا چاہئے۔ وہ مکہ سے قریب ہے حج کے وقت ہونے کا اندیشہ نہیں) (حسن)
- ۳۔ پوچھا ایک شخص نے عمرہ تمتع کیا پھر کسی ضرورت سے اسے وطن سے جانا پڑا فرمایا اسے چاہئے کہ غسل کرے اور بغیر احرام گئے اور اپنی ضرورت کو جائے پھر اگر مکہ نہ آ سکے تو عرفات چلا جائے۔ (حسن)
- ۴۔ فرمایا حج تمتع کرنے والا مکہ میں رہے گا یا بند ہے وہ حج کرنے تک مکہ سے نہ جائے مگر اس صورت میں کہ غلام بھاگ گیا ہو یا سواری کا جانور کم ہو گیا ہو اور جائے تو اتنی دور نہیں کہ عرفہ فوت ہو جائے۔ (حسن)

### باب ۱۸۸

﴿الوقت الذي يفوت فيه المتعة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن هشام بن سالم ؛ ومراراً وشعیب عن اُبی عبد اللہ ؓ عن الرَّجُلِ الْمُتَمَتِّعِ بِدُخُلِ لَيْلَةِ عَرَفَةَ فَيَطُوفُ وَيَسِيْءُ ثُمَّ يَحِلُّ ثُمَّ يَحْرُمُ وَيَأْتِيْ مَنْى ، قَالَ : لَا بَأْسَ .

۲۔ عدۃٌ من اصحابنا ، عن اُحد بن غنم ، عن الحسن بن سعید ، عن حماد بن عیسی ، عن غنم بن میمون قال : قدم اُبو الحسن ؓ متمتعا ليلة عرفة فطاف و أحلّ وأتی بعض جواریه ثم أهل بالصبح وخرج .

۳۔ اُحد بن غنم ، عن ابن فضال ، عن ابن مکیر ، عن بعض اصحابنا أنه سأل اُبا عبد اللہ ؓ عن المتعة متى تكون ؟ قال : يتمتع حاطن أنه يدرك الناس بمنى .

۴۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن اسماعیل بن مرار ، عن یونس ، عن یعقوب بن شعیب المیثمی قال : سمعت اُبا عبد اللہ ؓ يقول : لا بأس للمتمتع إن لم یحرم من ليلة الترویة متى ما تيسر له مالم يخف فوت الموقوفین .

۵۔ عدۃٌ من اصحابنا ، عن سهل بن زیاد رفعه ، عن اُبی عبد اللہ ؓ فی متمتع دخل يوم عرفة فقال : متمتع تامّة إلى أن تقطع التلیة .

### باب ۱۸۹

## وقت فوت متع

۱۔ پوچھا ایک متع کرنے والا شخص عرفہ کی رات میں آتا ہے طواف و سعی کرتا ہے پھر احرام باندھ کر منیٰ میں آتا ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ (حسن)

۲۔ امام رضا علیہ السلام حج تمتع کرنے عرفہ کی رات کو آئے طواف کیا اور عمل ہو گئے اور اپنی ایک کینز سے ہم بستری کی پھر حج کی تکبیر کہی اور وہاں سے چلے آئے۔ (مجموع)

- ۳۔ حضرت سے پوچھا تمتع کے متعلق کب تک ہو لایا است یا واجب لوگ منہ سے نہ جائیں۔ (مرسل)
- ۴۔ میں نے حضرت سے سنا کوئی حرج نہیں تمتع کرنے والے کے لئے اگر احرام نہ باندھے شب ترویہ سے جب تک اسے موقوفین کے قوت ہونے کا خوف نہ ہو۔ (مجموع)
- ۵۔ فرمایا حضرت نے تمتع کرنے والے کے متعلق جو پریم عزم آیا کہ اس نے تمتع پورا کیا یہاں تک کہ وہ تبلیہ کو قطع کرے (م)

### باب ۱۴۹

#### ﴿احرام الحائض والمستحاضة﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن یونس بن یعقوب قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحائض تريد الإحرام ، قال : تغتسل و تستنفر و تحتشي بالكركسف و تلبس ثوباً دون ثياب إحرامها و تستقبل القبلة و لا تدخل المسجد و تهل بالحج بغير صلاة .

۲۔ عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن عمر بن أبان الكلبي قال : ذكرت لأبي عبد الله عليه السلام المستحاضة فذكر أسماء بنت عميس فقال : إن أسماء ولدت محمد بن أبي بكر بالبيداء ، و كان في ولادتها البركة للنساء لمن ولدت منهن أو طعنت فأمرها رسول الله صلى الله عليه وآله فاستنفرن و تنطقن بمنطقة و أحرمت .

۳۔ عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن صفوان بن يحيى ، عن منصور بن حازم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : المرأة الحائض تحرم وهي لاتصلي ، قال : نعم إذا أتت الوقت فلتحرم .

۴۔ محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن علي بن الحكم ، عن محمد بن زياد ، عن محمد بن مروان ، عن زيد الشحام ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سئل عن امرأة حائض وهي تريد الإحرام فطعنت قال : تغتسل و تحتشي بكرسف و تلبس ثياب الإحرام و تحرم فإذا كان الليل خلعت ثيابها و لبست ثيابها الآخر حتى تطهر .



باب ۱۳۰

## احرام حایض و مستحاضہ

- ۱۔ میں نے حضرت سے حایض عورت کے متعلق پوچھا جو احرام کا ارادہ کرتی ہے نہر یا وہ اپنا خون روئی سے صاف کر کے فرج کو سنگوٹ سے کس کر باندھے کو خون باہر نہ آئے اور احرام کے لباس کے علاوہ اور کپڑے پہنے، رو بقبلہ ہو اور پھر نماز میں داخل نہ ہو اور حج کے لئے پہلہ کرے، (مسوئق)۔
- ۲۔ میں نے حضرت سے مستحاضہ کے متعلق پوچھا آپ نے اس سلسلے میں ایک واقعہ اسما بنت عمیس کا سنا یا کہ جب محمد بن ابی بکر کو انھوں نے جنگل میں جٹنا اور اس ولادت میں برکت ہوئی تھیں وہ ان کو اور حیض والی عورتوں کے لئے مسئلہ معلوم ہونے سے حضرت نے ان کو حکم دیا کہ فرج کو صاف کرنے کے بعد کس کر باندھ لیں اور پھر انھوں نے احرام باندھا، (م)۔
- ۳۔ میں نے ابی حنیفہ والی عورت احرام باندھے در آنکھ لیکر وہ نماز نہیں پڑھتی، فرمایا ہاں جب وقت آئے احرام باندھے۔ (م)۔
- ۴۔ میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو حایض ہو اور احرام باندھنا چاہتی ہو اور اسے خون آجائے، فرمایا غسل کرے وہی باندھے اور احرام کا لباس پہنے جب رات آئے تو اسے انا کرے اور اپنے درستر کپڑے پہنے جب تک ظاہر ہو (م)۔

## بیان

عن (ما یجب علی العائض فی أداء المناسک)

- ۱۔ عده من أصعبنا، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن محمد بن أبی عمیر، عن حفص ابن البغتری، عن العلاء بن صبیح، و عبد الرحمن بن العجاج، و علی بن دقاب، و عبد الله بن صالح کلهم یروونه عن أبی عبد الله علیه السلام قال: المرأة المتستحاضة إذا قمت مكة ثم حاضت تقيم ما بینها و بین الترویة فإن طهرت طافت بالبيت و سعت بین الصفا و المروة وإن لم تطهر إلى يوم الترویة اغتسلت و احتشت ثم سعت بین الصفا و المروة ثم خرجت إلى منی فإذا قمت المناسک و زارت البیت طافت بالبيت طوافاً لعمرتها ثم طافت طوافاً للصحیح ثم خرجت فسمعت فإذا فعلت ذلك فقد أحلت من کل شیء یحل منه المحرم إلا فراش زوجها فإذا طافت أسبوعاً آخر حل لها فراش زوجها .

٢ - أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن درست الواسطي ، عن عجلان أبي صالح قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة متمتعة قدمت مكة فرأت الدم ، قال : تطوف بين الصفا والمروة ثم تجلس في بيتها ، فإن طهرت طافت بالبيت وإن لم تطهر فاذا كان يوم التروية أفاضت عليها الماء وأهلت بالحج من بيتها وخرجت إلى منى وقضت المناسك كلها فاذا قدمت مكة طافت بالبيت طوافين ثم سعت بين الصفا والمروة فاذا فعلت ذلك فقد حل لها كل شيء . ملخلاً فرأى زوجها .

٣ - محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن ابن رباط ، عن درست بن أبي منصور ، عن عجلان قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : متمتعة قدمت فرأت الدم كيف تصنع ؟ قال : تسعي بين الصفا والمروة وتجلس في بيتها فإن طهرت طافت بالبيت وإن لم تطهر فاذا كان يوم التروية أفاضت عليها الماء وأهلت بالحج وخرجت إلى منى فقضت المناسك كلها فاذا فعلت ذلك فقد حل لها كل شيء ، ما عدا فرأى زوجها ، قال : وكنت أنا و عبيد الله بن صالح سمعنا هذا الحديث في المسجد فدخل عبيد الله على أبي الحسن عليه السلام فخرج إلي فقال : قد سألت أبا الحسن عليه السلام عن رواية عجلان فحدثني بنحو ما سمعنا من عجلان .

٤ - محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن علي بن الحسن ، عن علي بن رباط عن عبيد الله بن صالح ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت له : امرأة متمتعة تطوف ثم طمئت قال : تسعي بين الصفا والمروة وتقضي متعتها .

٥ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن حذاف ، عن ابن أبي نجران ، عن منسى العنشاط ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : في المرأة المتمتعة إذا أحرمت وهي طاهر ثم حاضت قبل أن تقضي متعتها سعت ولم تطف حتى تطهر ثم تقضي طوافها وقد قضت عمرتها وإن هي أحرمت وهي حائض لم تسع ولم تطف حتى تطهر .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن علي بن أسباط ، عن درست عن عجلان أبي صالح أنه سمع أبا عبد الله عليه السلام يقول : إذا اعتمرت المرأة ثم اعتلكت قبل أن تطوف قدمت السعي وشهدت المناسك فاذا طهرت وانصرفت من الحج قضت

طواف العمرة وطواف الحج<sup>۳</sup> وطواف النساء تم أحلت من كل شيء.

۷ - محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن یونس بن یعقوب، عن رجل أنه سمع أبا عبد الله عليه السلام يقول وسئل عن امرأة متمتع طمئت قبل أن تطوف فخرجت مع الناس إلى منى [فقال]: أليس هي على عمرتها وحجتها فلتطف طوافاً للعمرة وطوافاً للحج.

۸ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن محمد بن أبي حمزة، عن بعض أصحابه، عن أبي بصير قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: المرأة تجبی، متمتع طمئت قبل أن تطوف بالبيت فيكون طهرها يوم عرفة فقال: إن كانت تعلم أنها تطهر و تطوف بالبيت وتحل من إحرامها وتلحق بالناس فلتفعل.

۹ - محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب عن معاوية بن عمار قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة طافت بالبيت ثم حاضت قبل أن تسمى، قال: تسمى، قال: وسألته عن امرأة سعت بين الصفا والمروة فحاضت بينهما، قال: تتم سعيها.

۱۰ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابن أبي نجران، عن مشي الخنط، عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول في المرأة المتمتع إذا أحرمت وهي طاهر ثم حاضت قبل أن تقضي متعتها سعت ولم تطف حتى تطهر ثم تقضي طوافها وقد تمت متعتها وإن هي أحرمت وهي حائض لم تسع ولم تطف حتى تطهر.

بَابُ

## ادائے مناسک میں حائض پر کیا واجب ہے

۱۔ نہ مایہ حرج تسبیح کرے اگر وہ مکہ میں آئے کے بعد حائض ہو قیام کرے تردید تک اگر وہ ہر ہو جائے بیت اللہ کا طواف کرے اور صفاد مردہ کے درمیان سنی کرے اور اگر طاهر نہ ہو تو یوم تردید تک تو سئل کرے فرجاً پر درونی باندھے پھر صفاد مردہ کے درمیان سنی کرے پھر منی کی طرت جلتے جب مناسک پورے کرے اور کعبہ کی زیارت کرے تو

بیت اللہ کا طواف عمرہ کرے۔ پھر طواف حج کرے پھر چلے اور سعی کرے جب یہ کر چکے تو اس کے لئے ہر وہ شے حلال ہوگئی جو حرام تھی سوائے اپنے شوہر کے فرش پر جانے کے جب سات طواف کر لے تو یہ بھی حلال ہو جائے گا۔ (۴)

۷۔ میں نے کہا ایک عورت حج تمتع کے لئے مکہ آنی تو اسے خون آنے لگا۔ فرمایا وہ صفاد مردہ کے درمیان طواف کرے پھر اپنے گھر بیٹھے۔ اگر پاک ہو جائے تو بیت اللہ کا طواف کرے اور اگر ظاہر ہو تو جب یوم تردی آئے تو اپنے اوپر پانی ڈالے اور قصد حج کرے اپنے گھر سے اور سعی کی طرت جائے اور کل مناسک ادا کرے جب مکہ آئے تو بیت اللہ کے دو طواف کرے پھر صفاد مردہ میں سعی کرے۔ جب یہ کر چکے تو سوائے شوہر کے پاس جانے کے ہر شے اس پر حلال ہے۔ (۵)

۳۔ ترجمہ اوپر گزرا (۶)

راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو سعید الخدری سے یہ حدیث مسجد میں سنی فقید اللہ امام رضا کی خدمت میں آیا اس نے میری طوت آکر کہا میں نے امام علیہ السلام سے روایت عجلان (صابتہ بن زبیر) کے متعلق پوچھا۔ آپ نے وہی فرمایا جو روایت عجلان میں ہے۔

۴۔ میں نے کہا حج تمتع کرنے والی ایک عورت نے طواف کیا اس کے بعد اسے حیض آنے لگا فرمایا وہ صفاد مردہ کے درمیان سعی کرے اور پورا کرے تمتع کو۔ (۶)

۵۔ حضرت نے فرمایا تمتع والی عورت اگر احرام بکالت ظہارت باندھے۔ پھر تمتع سے پہلے حیض آنے لگے تو وہ سعی کرے اور پاک ہوئے تک طواف نہ کرے، پھر طواف کرے عمرہ پورا ہو گیا اور اگر احرام کے ساتھ ہی حیض آئے تو سعی نہ کرے اور ظہارت سے پہلے طواف نہ کرے۔ (۷)

۶۔ فرمایا جب عورت عمرہ کر رہی ہو اور اسے حیض آنے لگے طواف سے پہلے تو وہ سعی کرے اور مناسک میں موجود رہے جب ظہار ہو جائے اور حج سے لوٹے تو ادا کرے طواف عمرہ اور طواف حج اور طواف ناپس ہر شے اس کے لئے حلال ہے۔ (۸)

۷۔ تمتع والی عورت اگر طواف سے قبل حائض ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ سختی کی طرت جائے تو یہ اس کا عمرہ اور حج نہیں، اسے ایک طواف عمرہ کا اور ایک طواف حج کا کرنا چاہیے۔ (۷)

۸۔ میں نے کہا ایک عورت تمتع کے لئے آئی اور وہ طوائفیت سے پہلے حائض ہو گئی اور اس کا ظہار یوم عزم ہو گا فرمایا اگر وہ اپنے ظہار کو جانتی ہے تو کعبہ کا طواف کرے اور اپنا احرام فسخ کرے اور لوگوں سے مل جائے اسے یہی کرنا چاہیے۔ (۷)

۹۔ میں نے کہا ایک عورت نے بیت کا طواف کیا۔ پھر سعی سے قبل حائض ہو گئی فرمایا سعی کرے، میں نے کہا جو عورت صفاد مردہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے حائض ہو جائے فرمایا اپنی سعی کو تمام کرے۔ (۴)

۱۰۔ فرمایا جو تمتع عورت بکالت ظہارت احرام باندھے پھر حیض آنے لگے قبل تمتع پورا کرنے کے تو سعی تو کر لے لیکن ظاہر ہوئے

نک کہہ کا طواف نہ کرے پاک ہونے پر طواف کرے تو اس کا تیس پورا ہوا اور طہارت سے پہلے طواف نہ کرے رخصہ

### باب ۱۵

#### ۱۵ (المرأة تحيض بعد ما دخلت في الطواف)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعيل، عن محمد بن الفضيل، عن أبي الصباح الكناني قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة طافت بالبيت في حج أو عمرة ثم حاضت قبل أن تصلي الركعتين، قال: إذا طهرت فلتصل ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام وقد قضت طوافها.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن سلمة بن الخطاب، عن علي بن الحسن، عن علي بن أبي حمزة؛ وعن محمد بن زياد، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا حاضت المرأة وهي في الطواف بالبيت أو بين الصفا والمروة فجازت النصف فعملت ذلك الموضع فإذا طهرت رجعت فأنتمت بقية طوافها من الموضع الذي علمته فإن هي قطعت طوافها في أقل من النصف فعليها أن تستأنف الطواف من أوله.

۴۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن ابن مسكان، عن إسحاق بن يسار الكؤلؤ قال: أخبرني من سمع أبا عبد الله عليه السلام يقول: المرأة المتمتعة إذا طافت بالبيت أربعة أشواط ثم رأت الدم فمتممتها تامة.

### باب ۱۶

#### طواف میں حیض آنا

۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا جس نے حج یا عمرہ کا طواف کیا پھر حیض ہو گیا تو اس کے کہ دو رکعت نماز طواف پڑھے فرمایا جب ظاہر ہو جائے تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھے پس اس کا طواف پورا ہو گیا

۲۔ فرمایا عورت طواف بیت کر رہی ہو یا صفا و مروه کے درمیان ہو اور نصف کرچکی ہو اور اسے معلوم ہو وہ جسکے تو پاک ہونے کے بعد وہاں آئے اور بقیہ طواف پورا کرے جہاں سے اسے حیض کا علم ہوا تھا پس اگر اس نے طواف کو نصف

اول میں قیل کیا تھا تو اسے چاہیے کہ اسے فوطان کرے۔ (۴)  
 ۳۔ اگر کوئی عورت کعبہ کے چار طوان کرے اور پھر حایض ہو تو اس کا تمتع پورا ہو گیا۔ (مجمول)

### ﴿ باب ۱۵۲ ﴾

﴿ ان المستحاضة تطوف بالبيت ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن حماد ، عن حریز ، عن زرارة ، عن اُبی جعفر  
 ؑ أن أسماء بنت عمیس نفست بمحمد بن اُبی بکر فأمرها رسول الله ﷺ حين  
 أرادت الإحرام من ذي الحليفة أن تحتشي بالكرفس والخرق وتهل بالصبح فلما  
 قدموا مكة وقد نسكوا المناسك وقد أتواها فمائة عشرة يوماً فأمرها رسول الله  
 ﷺ أن تطوف بالبيت وتصلی ولم ينقطع بها الدم ففعلت ذلك .

۲۔ محمد بن یحیی ، عن محمد بن الحسین ، عن محمد بن أسلم ، عن یونس بن یعقوب ،  
 عن حدیثہ ، عن اُبی عبد الله ؑ قال : المستحاضة تطوف بالبيت وتصلی ولا تدخل  
 الکعبة .

### باب ۱۵۳

## طوان مستحاضہ

- ۱۔ فرمایا اسماء بنت عمیس کو خون نفاس آیا ولادت محمد بن ابی بکر میں پس جب انھوں نے احرام کا ارادہ کیا منزل  
 ذی حلیفہ سے تو رسول اللہ نے حکم دیا کہ روئی سے صاف کر کے گدی باندھیں اور حج کا ہاتھ کریں۔ جب لوگ مکہ میں آئے  
 اور مناسک ادا کرنے لگے تو بنت عمیس کو اختارہ دن ہو گئے تھے رسول اللہ نے حکم دیا کہ وہ طوان بیت کریں اور  
 نماز پڑھیں حالانکہ خون بند نہ ہوا تھا انھوں نے ایسا ہی کیا۔ (۴)
- ۲۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ مستحاضہ وال عورت طوان کرے کعبہ کا اور نماز پڑھے مگر کعبہ کے اندر داخل نہ ہو۔ (۴)

### ﴿ باب ۱۵۴ ﴾

۱۔ اُبو علی الأشعری ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن یحیی ، عن

اسحاق بن عمار قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن جارية لم تحصن خرجت مع زوجها وأهلها فحاضت فاستحيت أن تعلم أهلها وزوجها حتى قضت المناسك وهي على تلك الحال فواقها زوجها ثم رجعت إلى الكوفة فقالت لأهلها: كان من الأمر كذا وكذا، قال: عليها سوق بدنة وعليها الحج من قابل وليس على زوجها شيء.

۲ - محمد بن يحيى، عن سلمة بن الخطاب، عن علي بن الحسين، عن محمد بن زياد، عن حماد، عن رجل قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إذا طافت المرأة الحائض ثم أردت أن تودع البيت فلتقف على أدنى باب من أبواب المسجد وتودع البيت.

۳ - أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال: أرسلت إلى أبي عبد الله عليه السلام أن بعض من معنا من ضرورة النساء قد اعتلن فكيف تصنع؟ فقال: تنتظر ما ينهين وبين التروية فإن طهرت فلتهل وإلا فلا تدخلن عليها التروية إلا وهي محرمة.

۴ - حميد بن زياد، عن ابن سماعة، عن غير واحد، عن أبان بن عثمان، عن فضيل ابن يسار، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إذا طافت المرأة طواف النساء وطافت أكثر من النصف فحاضت نفرت إن شاءت.

۵ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن أبي أيوب النخعي قال: كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فدخل عليه رجل ليلاً فقال: أصلحك الله امرأة مننا حاضت ولم تطف طواف النساء، فقال: لقد سنلت عن هذه المسألة اليوم، فقال: أصلحك الله أنا زوجها وقد أحببت أن أسمع ذلك منك، فأطرق كأنه يناجي نفسه وهو يقول: لا يقيم عليها جمالها ولا يستطيع أن يتخلف عن أصحابها، تمضي وقد تم حجها.

### باب

### نادر

۱ - امام رضا عليه السلام سے ہیں نے کہا کہ ایک کینز جس کو حیض نہیں آیا تھا اپنے شوہر اور گروہوں کے ساتھ حج کو

چلی اور اسے حیض آنے لگا مگر شرم کی وجہ سے نہ تو اپنے گھر والوں سے کہا نہ اپنے شوہر سے اسی حال میں مناسک حج ادا کیے پھر وہ کوئی آئی تب گھر والوں کو بتایا کہ معاملہ یہ ہے نہ مایا وہ شربانی کا ایک اونٹ بیچے اور اگلے سال دوبارہ حج کرے۔ اس کے شوہر پر کچھ نہیں (موتی)

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب عورت طوات کرے حیض میں پھر خانہ کعبہ کو رخصت کرنا چاہے تو ابواب مسجد میں جو دروازہ سے زیادہ قریب ہو اس سے رخصت کریں۔ (رض)

۳۔ میں نے اس عورت کے متعلق پوچھا جسے حیض آ رہا ہو فرمایا وہ انتظار کرے اس کے اور ترویہ کے درمیان اگر ظاہر ہو جائے تو حج کرے ورنہ نہیں مگر جبکہ وہ محرم ہو۔ (رض)

۴۔ فرمایا حضرت نے اگر عورت طوات نہ نصف سے زیادہ کچلے ہو اور وہ حایض ہو جائے۔ پس اگر وہ چاہے تو مکہ سے چل جائے۔ (مسن)

۵۔ میں حضرت کی خدمت میں تھا کہ رات کو ایک شخص آیا اور کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے ایک عورت ہمارے ساتھ ہے وہ حایض ہو گئی ہے ورنہ اسی کے طوات نہ نہیں کر پائی تھی۔ فرمایا تم نے یہ مسئلہ آج پوچھا۔ اس نے کہا میں اس کا شوہر ہوں چاہتا ہوں کہ اس کا جواب آپ سے سنوں حضرت نے سمجھ کر دیر تا مل کے بعد فرمایا اگر اس کا اونٹ والا نہیں ٹھہر سکتا اور وہ اپنے ساتھیوں کو نہیں چھوڑ سکتی تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ (حسن)

### باب ۱۵۴

#### ☆ (علاج الحائض) ☆

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد - أو غيره - عن الحسن بن علي بن يقطين، عن أخيه الحسين قال: حججت مع أبي دمع [أ] أخت لي فلما قدمنا مكة حاض فجزعت جزعاً شديداً خوفاً أن يفوتها الحج فقال لي أبي: انتأبأ الحسن عليه السلام وقل له: إن أبي يقرئك السلام ويقول لك: إن فتاة لي قد حججت بها وقد حاضت وجزعت جزعاً شديداً أمخافة أن يفوتها الحج فما تأمرها؟ قل: فأتيت أبا الحسن عليه السلام وكان في المسجد الحرام فوقفت بعده فلما نظر إلي أشار إلي فأتيته وقلت له: إن أبي يقرئك السلام - وأدبني إليه ما أمرني به أبي - فقال: أبلغه السلام وقل له فليأمرها أن تأخذ قطنة بماء اللبن فلتستدخلها فإن الدم سيقطع عنها و تقضي مناسكها كلها، قال: فأنصرفت إلى أبي



فَأَذِيتَ إِلَيْهِ قَالَ : فَأَمَرَهَا بِذَلِكَ فَفَعَلَتْهُ فَإِنْ قَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ وَشَهَدَتْ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا فَلَمَّا  
أَنَّ ارْتَحَلَتْ مِنْ مَكَّةَ بَعْدَ الْحَجِّ وَصَارَتْ فِي الْمَحْمَلِ عَادَ إِلَيْهَا الدَّمُ .

### باب ۱۵۱

## علاج حائض

۱۔ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کو گیا میرے ساتھ میری اسن تھی مکہ پہنچے تو وہ حائض ہو گئی وہ سخت مضطرب تھی اس خیال سے کہ اب وہ حج نہ کر سکے گی میرا باپ نے کہا ابراہیمؑ علیہ السلام کے پاس جاؤ اور یہ واقعہ بیان کرو اور پوچھو آپ کیا فرماتے ہیں۔ میں حضرت کے پاس گیا آپ مسجد الحرام میں تھے میں آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور جو کچھ میرے باپ نے کہا تمہا بیان کیا۔ فرمایا اپنی بہن سے کہہ دو کہ کو آپ مشیر میں بھگو کر رکھو خون بند ہو جائے گا اور وہ مناسک حج ادا کر سکے گی چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا خون بند ہو گیا اور اس نے سب مناسک ادا کئے۔ حج کے بعد جب مکہ سے نکلی اور محل میں بیٹھی تو نبیؐ پر جباری ہو گئی۔ (مرسل)

### ﴿ باب ۱۵۱ ﴾

﴿ دعاء الدم ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُمیہ ؛ وعبد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن یحیی ، وابن اُمی عمیر ، عن معاویة بن عمار ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : إذا أشرفت المرأة علی مناسکها وهي حائض فلتغتسل وتحتش بالکرسف وتلقف هي ونسوة خلفها فيؤمن علی دعائها وتقول : «اللهم إني أسألك بكل اسم هو لك أو تستبیت به لأحد من خلقك أو استأفرت به في علم الغیب عندك وأسألك باسمك الأعظم الأعظم وبكل حرف أنزلته علی موسى وبكل حرف أنزلته علی عیسی وبكل حرف أنزلته علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم إلا أذهبت عني هذا الدم» وإذا أرادت أن تدخل المسجد الحرام أو مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فليكن مثل ذلك ، قال : وتأتي مقام جبریل عليه السلام وهو تحت المیزاب فاتيه كان مكانه إذا استأذن علی نبي صلی اللہ علیہ وسلم قال : فذلك مقام لا تدعو الله فيه

حائض تستقبل القبلة وتدعو بدعاء الدم إلا رأت الطهر إن شاء الله .

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ذكره ، عن ابن بكير ، عن عمر بن يزيد قال : حاضت صاحبتى وأبنا بالمدينة وكان معادجتنا وإبان مقامنا وخرجنا قبل أن تطهر ولم تقرب المسجد ولا القبر ولا المنبر فذكرت ذلك لآبي عبد الله عليه السلام فقال : مرها فلتغتسل ولتأت مقام جبرئيل عليه السلام فإن جبرئيل كان يحيى ، فيستأذن على رسول الله صلى الله عليه وآله وإن كان على حال لا ينبغي أن يأذن له قام في مكانه حتى يخرج إليه وإن أذن له دخل عليه ، فقلت : وأين المكان ؟ فقال : حيال الميزاب الذي إذا خرجت من الباب الذي يقال له : باب فاطمة بهذا القبر إذا رفعت رأسك بهذا الميزاب والميزاب فوق رأسك والباب من وراء ظهرك وتجلس في ذلك الموضع وتجلس معها نساء ولتدع ربها ويؤمن على دعائها ، قال : فقلت : وأي شيء تقول ؟ قال : تقول : « اللهم إني أسألك بأنك أنت الله ليس كمثلك شيء أن تفعل لي كذا وكذا » قال : فصنعت صاحبتى الذي أمرني فطهرت و دخلت المسجد ، قال : وكان لنا خادم أيضاً فصنعت فقالت : يا سيدي ألا أذهب أنا زيادة فأنصع كما صنعت سيدي ، فقلت : بلى ، فذهبت فصنعت مثل ما صنعت مولاتي فطهرت ودخلت المسجد .

٣ - محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن علي بن الحسن ، عن عبد الله بن عثمان ، عن عبد الله بن مسكان ، عن بكر بن عبد الله الأزدي شريك أبي حزة الثمالي قال : قلت لآبي عبد الله عليه السلام : جعلت فداك إن امرأة مسلمة صحبتني حتى انتهيت إلى بستان بني عامر فحرمت عليها الصلاة فدخلها من ذلك أمر عظيم فعرفت أن تذهب متعتها فأمرتني أن أذكر ذلك لك وأسألك كيف تصنع ، فقال : قل لها فلتغتسل نصف النهار وتابس ثياباً نظافاً وتجلس في مكان نظيف وتجلس حولها نساء يؤمنن إذا دعت وتعاهد لها زوال الشمس فإذا زالت فمرها فتدع بهذا الدعاء وليؤمنن النساء على دعائها حولها كلما دعت تقول : « اللهم إني أسألك بكل اسم هو لك وبكل اسم سميت به لأحد من خلقك وهو مرفوع مخزون في علم الغيب عندك وأسألك باسمك الأعظم الأَعْظَم الذي إذا سئلت به كان حقاً عليك أن تجيب أن تقطع عني هذا الدم » فإن انقطع

الدّم وَاِلَّا دَعَتْ؛ ذَا الدَّعَاءِ الثَّانِي فَقُلْ لَهَا فَلْتَقُلْ: «اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ حَرْفٍ اَنْزَلْتَهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ وَبِكُلِّ حَرْفٍ اَنْزَلْتَهُ عَلٰی مُوسٰی ﷺ وَبِكُلِّ حَرْفٍ اَنْزَلْتَهُ فِیْ كِتَابٍ مِنْ كِتَابِكَ وَبِكُلِّ دَعْوَةٍ دَعَاكَ بِهَا مَلَكٌ مِنْ مَلَائِكَتِكَ اَنْ تَقْطَعَ عَنِّیْ هَذَا الدَّمُ» فَاِنْ انْقَطَعَ فَلَمْ تَرْبُومَهَا ذَلِكَ شَيْئًا وَاِلَّا فَلْتَقْتَسِلْ مِنَ الْغَدَفِ مِثْلَ تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِیْ اغْتَسَلْتَ فِيْهَا بِالْأَمْسِ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَلْتَصِلْ وَلْتَدْعُ بِالْأَعْدَاءِ وَلِیُؤْمِنَنَّ النِّسْوَةُ اِذَا دَعَتْ، فَفَعَلْتَ ذَلِكَ الْمَرْأَةُ فَارْتَفَعَ عَنْهَا الدَّمُ حَتّٰی قَضَتْ مَتَعَتَهَا وَحُجَّتْهَا وَانْصَرَفَا رَاجِعِیْنِ فَلَمَّا اتَتْهُمَا اِلٰی بَسْتَانِ بَنِي عَامِرٍ عَاوَدَهَا الدَّمُ فَقُلْتُ لَهُ: اُدْعُوْا بِهَذِیْنِ الدَّعَاوِیْنِ فِیْ دِیْرِ صَلَاتِیْ فَقَالَ: اَدْعُ بِالْأَوَّلِ اِنْ اُحْبِبْتَ وَاَمَّا الْآخَرُ فَلَا تَدْعُ بِهِ اِلَّا فِی الْاَمْرِ الْفَظِیْمِ یَنْزِلُ بِكَ.

## باب دوم دعائے دم

۱۔ فرمایا واجب حج کے ایام عورت کو جس شخص سے تودہ منسل کرے اور اپنی گدی بدستے اور وہ کھڑے اور عورتیں اس کے پیچھے اس کی دعا پڑھیں وہ یوں دعا کرے۔ «اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هَوَّلَكَ اَوْ تَسْمِعْتَ بِهِ لَا حُدُودَ مِنْ خَلْقِكَ اَوْ اسْتَأْذَنْتَ بِهِ فِیْ عِلْمِ الْغِیْبِ عِنْدَكَ وَاَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ وَبِكُلِّ حَرْفٍ اَنْزَلْتَهُ عَلٰی مُوسٰی ﷺ وَبِكُلِّ حَرْفٍ اَنْزَلْتَهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ

پھر وہ مقام جبرئیل پر آئے جو تخت میرزا بنے وہ جگہ جہاں جبرئیل نے حضرت رسول خدا سے آنے کی اجازت چاہی تھی حایض رو بقبلہ ہو کر یہاں خدا سے دعا کرے اور دعائے دم کرے کہ بعد اس کو پھر ہر جگہ جائے گا۔  
۲۔ جب میں مدینہ میں تھا تو میری زوجہ حایض ہو گئی اور رہائے اونٹ والے سے چلنے کا وقت مقرر تھا اور ہمارا گھر بنا اور چلنا اس کے ظاہر ہونے سے پہلے ہونا تھا میں نے اس کا ذکر ابوجہد اللہ علیہ السلام سے کیا۔ فرمایا اس سے کہو کہ منسل کرے اور مقام جبرئیل پر آئے۔ جبرئیل علیہ السلام جب آئے تھے تو رسول اللہ سے اذن طلب کرتے تھے اگر حضرت مشغول ہوتے تو

ان کو اذن نہ دیتے اور اپنے مقام پر کھڑے رہتے یہاں تک کہ حضرتؑ کے پاس آئے اگر اذن مل جاتا تو داخل ہوتے، میں نے کہا وہ مقام کہاں ہے فرمایا میزاب کے پاس یہ وہ جگہ ہے کہ جب تم اس دروازہ سے نکلو جو اب ناظم کہلاتا ہے مقابل قبر مبارک تو جب سر اٹھاؤ گے تو مقابل میزاب کے ہو گے اور میزاب تمہارے سر پر ہو گا اور دروازہ تھری پشت پر، پس عورت اس جگہ بیٹھے اور اس کے ساتھ کچھ اور عورتیں ہوں جو اس کی دعا پڑھتیں کہیں، میں نے کہا کیا کہے وہ کچھ یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں تو اللہ ہے تیری مثل کوئی شے نہیں، پس ڈھیرے ساتھ ایسا کر، رادی کہتا ہے میری ساتھی نے ایسا ہی کیا اور وہ پاک ہو گئی اور وہ مسجد میں داخل ہو گئی اور ہمارے ساتھ ایک خادمہ بھی تھی وہ بھی حائض ہو گئی اس نے کہا اے میرے سردار میں بھی نہیں جاسکتی کیا بھی ایسا ہی کروں جیسا میری مالک نے کیا ہے۔ میں نے کہا اہاں پس اس نے بھی ایسا ہی کیا وہ بھی پاک ہو گئی اور داخل مسجد ہوئی۔ (مرسل)

۳۔ میں نے کہا ایک مسلمان عورت ہمارے ساتھ تھی جب بہستان بنی عامر پہنچے تو وہ نماز سے محروم ہو گئی حیض آنے لگا اس سے اسے بڑا صدمہ ہوا اور یہ خوف ہوا کہ وہ حج تمتع نہ کر سکے گی اس نے مجھ سے کہا کہ اس کا ذکر میں آپ سے کروں اور پوچھوں کہ وہ کیا کرے۔ شربا یا اس سے کہو کہ وہ غسل کرے دوپہر کو اور پاک پڑھے پینے اور پاک جگہ پر بیٹھے اور اس کے گرد آمین کہنے کے لئے کچھ عورتیں ہوں وہ زوال شمس تک انتظار کرے جب زوال پذیر ہو جائے تو اس طرح دعا کرے اور اس کے گرد والی عورتیں آمین کہیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ تَسْمَعُ بِهِ لَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِكَ وَهُوَ مَرْفُوعٌ مَخْرُوجٌ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سَأَلْتُ بِهِ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ أَنْ تَجِيبَ أَنْ تَقْطَعَ عَنِّي هَذَا الدَّمَّ

اگر خون بند ہو جائے تو خیر ورنہ یہ دوسری دعا کرے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكُلِّ حَرْفٍ أَنْزَلْتَهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَبِكُلِّ حَرْفٍ أَنْزَلْتَهُ عَلَى عِيسَى ﷺ وَبِكُلِّ حَرْفٍ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابٍ مِنْ كِتَابِكَ وَبِكُلِّ دَعْوَةٍ دَعَاكَ بِهَا مَلَكٌ مِنْ مَلَائِكَتِكَ أَنْ تَقْطَعَ عَنِّي هَذَا الدَّمَّ

اگر خون بند ہو جائے اور دن کچھ نہ دیکھے تو خیر ورنہ پھر دعا کرے اور عورتیں آمین کہیں اس نے ایسا ہی کیا خون بند ہو گیا اس نے حج تمتع کر لیا جب وہاں سے لوٹ کر بہرستان بنی عامر میں آئے تو پھر جاری ہو گیا۔ میں نے حضرت سے کہا کیا نماز کے بعد میں بھی یہ دعا پڑھ لیا کروں سنا یا اگر چاہو تو پہلے دعا پڑھ لیا کرو، یہی تو اسے کسی سخت مصیبت کے وقت پڑھو

## ﴿باب ١٥٦﴾

﴿الاحرام يوم التروية﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ وصفوان ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا كان يوم التروية إن شاء الله فاغتسل وألبس ثوبيك وادخل المسجد حائفاً وعليك السكينة والوقار ، ثم صل ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام أو في الحجر ثم أقعد حتى تزدل الشمس فصل المكتوبة ثم قل في دبر صلاتك كما قلت حين أحرمت من الشجرة وأحرم بالحج ، ثم امض وعليك السكينة والوقار فإذا انتهيت إلى الرضاء دون الردم قلب فإذا انتهيت إلى الردم وأشرقت على الأبطح فابيع صوتك بالتلبية حتى تأتي منى .

٢ - وفي رواية أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أردت أن تحرم يوم التروية فاصنع كما صنعت حين أردت أن تحرم من ذي الحجة خذ من شاربك ومن أظفارك وأطل عاتك إن كان لك شعر واتف إبليك واغتسل وألبس ثوبيك ثم ائت المسجد الحرام فصل فيه ست ركعات قبل أن تحرم وتدعوا لله وتساله العون وتقول : «اللهم إني أريد الحج فيسره لي وحلني حيث حبستني لقدرك الذي قدّرت علي» وتقول : «أحرم لك شعري وبشري ولحمي ودمي من النساء والطيب والنياب أريد بذلك وجهك والدّار الآخر وحلني حيث حبستني لقدرك الذي قدّرت علي» ثم تلبّ من المسجد الحرام كما لبّيت حين أحرمت وتقول : «لبّيك بحجة تمامها وبلاغها عليك» وإن قدّرت أن يكون [في] رواحك إلى منى ذوال الشمس وإلا فتى ما تيسر لك من يوم التروية .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سأله عن رجل أتى المسجد الحرام وقد أزمع بالحج يطوف بالبيت ؟ قال : نعم ما لم يحرم .

٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن أبي أحمد عمرو بن حريث الصيرفي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : من أين أهل بالحج ؟ فقال : إن شئت من رحلك وإن شئت من الكعبة وإن شئت من الطريق .

۵۔ عہد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن یونس بن یعقوب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام من أي المسجد أحرم يوم التروية؟ فقال: من أي المسجد شئت.

۶۔ عہد بن یحییٰ، عن عہد بن الحسن، عن سلیمان بن عہد، عن حریر، عن زرارة قال: قلت لأبي جعفر عليه السلام: متى ألبسني بالحج؟ فقال: إذا خرجت إلى منى، ثم قال: إذا جعلت شعب دُبَّ علي يمينك والعقبة عن يسارك فلبَّ بالحج.

## باب

### احرام روتہ ترویہ

- ۱۔ فرمایا جب یوم ترویہ پہنچ کر کے دروں پہنے اور نئے پاؤں مسجد میں داخل ہو اور سکیڑے دو قار کے ساتھ آؤ اور مقام ابراہیم یا حجر کے پاس دو رکعت نماز پڑھو پھر زوال شمس تک بیٹھو پھر نماز فریضہ پڑھو اور نماز کے بعد وہی کبر جو شجرہ سے احرام باندھتے وقت اور احرام کے وقت کیا تھا پھر سکیڑے دو قار سے چلو جب روم کے قریب مقام فسا پہنچو تو تلبیہ کرو اور جب روم پر اور ابلج پر آؤ تو بلند آواز سے تلبیہ کرو یہاں تک کہ منی پہنچو۔ (ص ۱)
- ۲۔ فرمایا اگر تم یوم ترویہ احرام باندھنا چاہو تو وہی کبر جو تم نے احرام کے وقت کیا تھا اپنی مونچیں کڑواؤ، ناخن خوشاؤ، بظلوں کے بال صاف کرو اور سونے زار صاف کرو، غسل کرو اور دوڑوں پہنے پہنو اور مسجد حرام میں آؤ وہاں چھ رکعت نماز پڑھو قبل احرام کے اور اللہ سے دعا کرو مدد چاہو اور کہو

«اللهم إني أريد الحج فيستره لي وحلني حيث حبستني لقد ذك الذي قدوت علي»

پھر کہو

«أحرم لك شعري وبشري ولحمي ودمي من النساء والطيب والنبأ أريد بذلك وجهك والدار الآخرة وحلني حيث حبستني لقد ذك الذي قدوت علي»

پھر تلبیہ کرو مسجد الحرام سے اسی طرح جیسے تلبیہ احرام کے وقت کیا تھا اور کہو :

لَبَّيْكَ بِحُجَّةِ تَمَامِهَا وَ بِلَاغِهَا عَلَيْكَ، وَإِنْ قُدْرَتِ

اگر زوال آفتاب کے وقت مٹا جاسکو تو جاؤ ورنہ جب ممکن ہو یوم ترویہ سے ۔ (درسل)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص مسجد الحرام میں آیا اور حج کا ارادہ رکھتا ہے وہ طواف بیت کرتا ہے تو یہ ٹھیک ہے فہرہ مایا ہاں

جب تک احرام نہ باندھے ۔ (من)

۴۔ میں نے کہا کہاں سے پہلے کرے فرمایا اگر چاہے تو اپنی سواری سے اگر چاہے تو رکبہ سے اگر چاہے تو راستہ سے (م)

۵۔ میں نے کہا یوم ترویہ کس مسجد سے احرام باندھوں فرمایا جس مسجد سے چاہو (مثنیٰ)

۶۔ میں نے کہا کب تلبیہ پڑھ کر دوں فرمایا جب مٹا کو چلو پھرتے پایا جب شعیب درہ تہاکے داہنی طرف ہو اور عقبہ یا بنی

طرف توجہ کے لئے تلبیہ کر دو ۔ (مجموع)

### ﴿ بَابُ ۱۵ ﴾

الحج ماشياً والقطاع مشياً الماشی

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن فضال ، عن ابن بكير قال : قلت

لأبي عبد الله عليه السلام : إنا نريد أن نخرج إلى مكة مشاة ، فقال لنا : لا تمشوا إذا خرجوا ركبانا

قلت : أصلحك الله إنه بلغنا عن الحسن بن علي صلوات الله عليهما أنه كان يصحح ماشياً

فقال : كان الحسن بن علي عليه السلام يصحح ماشياً وتماق معه المحامل والرحال .

۲۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن

سيف التمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إنا كنا نخرج مشاة فبلغنا عنك شيء فماترى ؟

قال : إن الناس ليصحبون مشاة وبركبان ، قلت : ليس عن ذلك أسألك ، قال : فعن

أبي شيء سألت ، قلت : إني أحب إليك أن تصنع ، قال : تركبون أحب إلي فإني

ذلك أقوى لكم على الدعاء والعبادة .

۳۔ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ،

عن أبي بصير قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المشي أفضل أم الركوب ؟ فقال : إذا كان

الرجل موسراً فمشى ليكون أقل لتفقه فالركوب أفضل.

۴۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن ابي عمير، عن رفاعه؛ وابن بكير، عن ابي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن الحج ماشياً أفضل أوركاباً، قال: بل ركباً فإن رسول الله صلى الله عليه وآله حج ركباً.

۵۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب، عن رفاعه قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن مشي الحسن عليه السلام من مكة أو من المدينة، قال: من مكة. وسأله إذا زرت البيت أركب أو أمشي؟ فقال: كان الحسن عليه السلام يزور ركباً. وسأله عن الركوب أفضل أو المشي؟ فقال: الركوب، قلت: الركوب أفضل من المشي؟ فقال: نعم لأن رسول الله صلى الله عليه وآله ركب.

۶۔ عده بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن إسماعيل بن همام، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال: قال أبو عبد الله عليه السلام في الذي عليه المشي في الحج: إذا رمى الجمال ذار البيت ركباً وليس عليه شيء.

## باب

## پایادہ حج

- ۱۔ میں نے کہا ہم پایادہ مکہ جانا چاہتے ہیں فرمایا پیادہ نہ جاؤ سواری پر جاؤ، میں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ امام حسن پایادہ حج کیا کرتے تھے فرمایا ضرور ایسا تھا لیکن ان کے ساتھ عملیں ہوتی تھیں لوگ ہوتے تھے (موتقی)
- ۲۔ میں نے کہا ہم پیادہ حج کرتے تھے ہم نے آپ کے متعلق کچھ سنا ہے تو آپ کی کیا رائے ہے فسرمایا لوگ پیادہ حج کرتے ہیں اور سوار ہو کر سب میں نے کہا میرا یہ سوال نہیں، فسرمایا پھر کیا ہے میں نے کہا میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کے نزدیک کون سا طریقہ بہتر ہے فرمایا سوار ہو کر جانا تمہارے لئے یہی بہتر ہے تاکہ تم ایسی طرح دعا اور عبادت کر سکو۔ (۱۴)
- ۳۔ میں نے حج پیادہ کرنا افضل ہے یا سواری پر، فسرمایا اگر وہ مالدار ہے تو تبدیل چلے تاکہ اپنے خرچ میں کمی کرے اور سواری پر چلنا زیادہ بہتر ہے۔ (۱۵)
- ۴۔ میں نے پوچھا حج پیادہ کرنا افضل ہے یا سواری پر فسرمایا سواری پر، رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ حج سوار ہو کر کرنا



- ۵۔ میں نے کہا اہام حسنؒ کا پیدل چلنا مکہ سے ہوتا تھا یا مدینہ سے فرمایا مکہ سے، میں نے کہا جب خانہ کعبہ کی زیارت کرتے تھے تو سوار ہوتے تھے یا پیدل فرمایا سواری سے زیارت کرتے تھے۔ میں نے کہا سواری افضل ہے یا پیادہ چلنا، فرمایا سواری افضل ہے کیونکہ رسول اللہؐ سوار ہو کر جاتے تھے (ترمذی)
- ۶۔ فرمایا ری بھرات پیادہ کرے اور زیارت کعبہ سوار ہو کر تو کوئی گناہ نہیں

### باب ۱۵۸

﴿تقديم طواف الحج للمتمتع قبل الخروج الى منى﴾

۱۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن عمار قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن المتمتع إذا كان شيخاً كبيراً أو امرأة تخاف الحيض تمجّل طواف الحج قبل أن تأتي منى؟ فقال: نعم من كان هكذا يعجل. قال: وسألت عن الرجل يحرم بالحج من حجة ثم يرى البيت خالياً فيطوف به قبل أن يخرج عليه شيء؟ فقال: لا، قلت: المفرد بالحج إذا طاف بالبيت و بالصفاء والمرودة يعجل طواف النساء؟ فقال: لا إنما طواف النساء بعد ما يأتي منى.

۲۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي حمزة قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل يدخل مكة ومعه نساء قد أمرهن فتمتنعن قبل التروية يوم أديوهن أو ثلاثة فخصمي على بعضهن الحيض، فقال: إذا فرغن من متمنن وأحلن فليتنظر إلى التي يخاف عليها الحيض فأمرها فتغتسل وتمول بالحج من مكانها ثم تطوف بالبيت وبالصفاء والمرودة فإن حدث بها شيء قضت بقية المناسك وهي طامث فقلت: أليس قد بقي طواف النساء؟ قال: بلى، قلت: فهي مرتبة حتى تفرغ منه؟ قال: نعم، قلت: فلم لا تتركها حتى تقضي مناسكها؟ قال: يبقى عليها منسك واحد أهن عليها من أن تبقى عليها المناسك كلها غافلة الحدنان، قلت: أباي الجمال أن يقيم عليها والرفقة؟ قال: ليس لهم ذلك تستعدي عليهم حتى يقيم عليها حتى تطهر وتقصي مناسكها.

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرار، عن يونس، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت: رجل كان متمتعاً أهل بالحج

قال : لا يطوف بالبيت حتى يأتي عرفات فإذا طواف قبل أن يأتي منى من غير علة فلا يعتد بذلك الطواف .

۴۔ - علی بن ابراہیم ، عن اسیہ ، عن اسماعیل بن مرار ، عن یونس ، عن اسماعیل ابن عبد الخالق قال : سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول : لا بأس أن یسجل الشیخ الکبیر والمریض والمرأة والمعلول طواف الحج قبل أن یمخرج إلى منی .

### باب

## منیٰ جانے سے پہلے طواف حج تمتع

۱۔ میں نے پوچھا اس تمتع سے متعلق جو بہت بوڑھا ہو یا وہ عورت جو حیض سے ڈر کر جلدی کرے طواف حج میں قبل منیٰ جانے کے ، فتر دیا یا نہیں جو دیا ہو تو وہ جلدی کر سکتا ہے میں نے کہا نہ کئے گئے مکہ سے احرام باندھ آئے پھر بیت اللہ کو خالی پا کر طواف کرتا ہے قبل اس کے کہ کچھ اور کرے فتر دیا نہیں ، میں نے کہا ہاں افراد میں طواف بیت کرے اور صفاد مردہ میں سعی کرے اور جلدی سے طواف تشریف لے کرے طواف تشریف لے کرے ۔ (موثق)

۲۔ میں نے کہا ایک شخص مکہ میں داخل ہوا اس کے ساتھ کچھ عورتیں ہیں اس نے حکم دیا کہ وہ یوم ترویہ (۸ رزی الحجہ) سے ایک دن یا دو دن یا تین دن پہلے ارکان تمتع بجالائیں کیوں کہ اسے بعض کے حایض ہونے کا خوف تھا فتر دیا یا جب تمتع سے فارغ ہو کر قبل ہو جائیں تو ان پر نفل کرے جن سے حیض آئے کا خوف تھا پس انھیں حکم دے کہ غسل کر کے اپنی جگہ جاکر پہلے کریں پھر طواف بیت کریں ۔ اور صفاد مردہ کا اگر کوئی شے حادث ہو تو بحالت حیض یقینہ مناسک ادا کرے ۔ میں نے کہا طواف تشریف لے کر رہ جائے گا ، فرمایا ہاں میں نے کہا وہ تو فارغ ہونے تک پابند ہے فرمایا ہاں میں نے کہا تمام مناسک ادا کرنے تک اسے ترک کیوں نہ کرے فرمایا ایک ہی عبادت تو اس کی باقی رہ جائے گی جس کا ادا کرنا اس کے لئے آسان ہو گا بہ نسبت سب مناسک ادا کرنے کے ، دو دن حدیثوں کے خوف سے اگر مہانہ لائے ۔ میں نے کہا اگر اونٹ یا ٹھہرا نہیں چاہتا اور ہربانی نہیں کرتا ، فرمایا لوگ اسے مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ عورت کے ظاہر ہونے اور مناسک ادا کر کے تک نہ کرے ۔ (ضم)

۳۔ میں نے کہا ایک تمتع والے نے پہلے جاکر فرمایا جب تک عرفات نہ جائے طواف بیت نہ کرے اگر بغیر کسی علت کے تھا میں نے کہا اسے پہلے طواف کرے گا تو وہ طواف شمار نہ ہو گا ۔ (حسن)

۴۔ فرمایا کوئی حدیث نہیں اگر بوڑھا آدمی ، بیمار آدمی ، عورت یا مجبور منیٰ میں جانے سے پہلے طواف کرے ۔ (ضم)

## ﴿ باب ۱۵ ﴾

﴿ تقدیم الطواف للمفرد ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بکیر، عن زرارة قال: سألت أبا جعفر علیه السلام عن المفرد للحج بدخل مكة يقدم طوافه أو يؤخره فقال: سواء

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن صفوان بن یحییٰ، عن حماد بن عثمان قال: سألت أبا عبد الله علیه السلام عن مفرد الحج يقدم طوافه أو يؤخره فقال: هو والله سواء عجله أو أخره.

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن علی، عن ابن بکیر، عن زرارة قال: سألت أبا جعفر علیه السلام عن مفرد الحج يقدم طوافه أو يؤخره، قال: يقدمه فقال رجل إلى جنبه: لكن شیخی لم يفعل ذلك، كان إذا قدم أقام بفنح حتى إذا رجع الناس إلى منى راح معهم، فقلت له: من شیخك؟ قال: علي بن الحسين علیه السلام، فسألت عن الرجل فإذا هو أخو علي بن الحسين علیه السلام لأمته

## باب ۱۶

## تقدیم طواف برائے مفرد

۱۔ میں نے کہا حج مفرد کرنے والا مکہ میں آتا ہے اور طواف کو مقدم کرتا ہے یا موخر فرمایا برابر ہے (موتقی)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے۔

۳۔ میں نے حج مفرد کے متعلق پوچھا، طواف مقدم ہے یا موخر، فرمایا مقدم، ایک شخص جو پہلو میں بیٹھ نکلتے دگا لیکن میرا شیخ ایسا نہیں کرتا وہ مقام نماز میں رہتا ہے جب تک لوگ نماز پڑھیں وہ ان کے ساتھ جاتا ہے میں نے کہا تمہارا شیخ کون ہے کہا علی بن الحسین میں نے کہا یہ شخص کون ہے، معلوم ہوا وہ حضرت علی بن الحسین کے سوتیلے بھائی ہیں۔

## باب ۱۶

### ☆ (الخروج الى مكة) ☆

۱۔ أبو علي الأشمري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن عمار، عن أبي الحسن عليه السلام قال: سأله عن الرجل يكون شيئاً كبيراً أو مريضاً يخاف ضغاط الناس وزحامهم يحرم بالحج ويخرج إلى منى قبل يوم التروية قال: نعم، قلت: يخرج الرجل الصحيح يلمس مكاناً ويترشح بذلك المكان، قال: لا، قلت: بمجئ يوم؟ قال: نعم، قلت: يومين؟ قال: نعم، قلت: ثلاثة؟ قال: نعم، قلت: أكثر من ذلك؟ قال: لا.

۲۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جيل بن دراج، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: على الإمام أن يصلي الظهر بمنى ثم بيت بها ويصبح حتى تطلع الشمس ثم يخرج إلى عرفات.

۳۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد، عن رفاعه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سأله هل يخرج الناس إلى منى غدوة؟ قال: نعم إلى غروب الشمس.

۴۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا توجهت إلى منى قل: «اللهم إني أدعوك وأدعوك فإني أملئ وأصلح لي عملي».

## باب ۱۷

### منى کو جانا

۱۔ میں نے کہا ایک شخص بہت بوڑھا ہے یا مریض ہے وہ لوگوں کے ازدحام اور کثرتِ کثش سے گھبراتا ہے احرام حج باندھتا ہے اور یومِ ترویہ سے پہلے منی جاتا ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا ایک تندرست آدمی مکان کی تلاش میں نکلتا ہے اور وہاں پہنچ جاتا ہے فرمایا نہیں میں نے کہا ایک دن کی قبل ہو سکتی ہے فرمایا ہاں میں نے کہا دو دن کی ضرورت ہے فرمایا ہاں میں نے کہا اس سے زیادہ فرمایا نہیں (مسئلہ)

- ۲۔ فرمایا امام ظہری نماز میں پڑھتا ہے اور رات کو وہاں رہتا ہے صبح کو سوچ نکلتے پر وہاں سے عسقرات جاتا ہے۔ (ص)
- ۳۔ میں نے کہا کیا لوگ بوقت صبح نماز جاسکتے ہیں فرمایا عشر رب شمس تک (۱۶)
- ۴۔ فرمایا میں پہنچو تو کہو۔

اے اللہ میری امید تجھ سے ہے اور میری دعا تجھ سے ہے پس میری امید پوری کر اور میرے عمل کو درست کر۔ (ص)

### ﴿ باب ۱ ﴾

﴿ نزول منی وحدودھا ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، وعبد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن یحیی ، وابن ابي عمیر ، عن معاویة بن عمارة قال : قال ابو عبد الله علیہ السلام : إذا انتهیت إلى منی فقل : " اللهم هذه منی وهي مما حنت بها علینا من المناسک فأسألك أن تمن علینا بما حنت به علی أنبیاءک ، فأتمنا أناعبدک وفي قبضتک " ثم تصلي بها الظہر والعصر والمغرب والعشاء الآخرة والفجر والإمام يصلي بها الظہر لیسعه إلا ذلك و موصح عليك أن تصلي بغيرها إن لم تقدر ثم تدركهم بعرفات ، قال : وحد منی من العقبة إلى وادي محسر .

### باب ۱

## نزول منی اور اس کے حدود

۱۔ فرمایا جب منی پہنچو تو کہو۔

اللهم هذه منی وهي مما حنت بها علینا من المناسک فأسألك أن تمن

علینا بما حنت به علی أنبیاءک ، فأتمنا أناعبدک وفي قبضتک

یا اللہ یہ تمنا ہے اور اس سے قویٰ احسان کیا ہمارے اور مناسک کا، پس یہ تمنا  
سے سوال کرتا ہوں کہ بہت احسان کر جیسے تو نے اس کی دیگر احسان کیا ہے اپنے انہی سیار پر، میں یہاں بندہ ہوں اور  
تیرے قبضے میں ہوں، پھر ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور صبح کی نمازوں میں پڑھو اور امام وہاں ظہر کی نماز پڑھیں ان  
کے لئے اس سے زیادہ کی وسعت نہیں تمہارے لئے توسیع ہے کہ اگر قدرت نہیں اس کے علاوہ پڑھنے کی قوت  
پڑھو، پھر لوگوں سے عرفات میں مل جاؤ اور مئی کی حد وادی عقیدہ سے وادی محرم ملک ہے۔

### ﴿باب ۱۴۲﴾

#### ﴿الفدوالی عرفات وحدودھا﴾

۱۔ حمید بن زیاد، عن ابن سماعہ، عن ذکرة، عن أبان، عن عبد اللہ بن عبد اللہ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من السنة ألا يخرج الإمام من منى إلى عرفة حتى تطلع الشمس.

۲۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن يحيى بن عمران الحلبي، عن عبد الحميد الطائفي قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إنما مائة فكيف نضع؟ قال: أما أصحاب الرحال فكانوا يصلون العدة بنى وأما أنتم فامضوا حتى تصلوا في الطريق.

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ وعن ابن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير؛ وصفوان بن يحيى، عن معاوية بن عماد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا غدوت إلى عرفة فقل: وأنت متوجه إليها: اللهم إليك صمدت وإياك اعتمدت ووجهك أدت فأسألك أن تبارك لي في رحلتني وأن تقضي لي حاجتي وأن تجعلني اليوم ممن تباري به من هو أفضل مني، ثم تلب وأنت غاد إلى عرفات فإذا انتهيت إلى عرفات فاشرب خبأك بنمرة۔ ونمرة هي بطن عُرنة دون الموقف ودون عرفة۔ فإذا زالت الشمس يوم عرفة فاغتسل وصل الظهر والعصر بأذان واحد وإقامتين وإنما تسبيل العصر وتجمع بينهما لتفرغ نفسك للدعاء فإنه يوم دعاء ومسالمة؛ قال: وجد عُرنة من بطن عُرنة ونوبة ونمرة إلى ذي المجاز وخلف الجبل موقف.

۴۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: الغسل يوم عرفة إذا زالت الشمس وتجمع بين الظهر والعصر

بأذان وإقامتين .

۵۔ علی بن ابراہیم ، عن ایہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حفص بن البختری ؛ وهشام ابن الحكم ، عن اُبی عبد اللہ ؑ أنه قيل له : أيما أفضل الحرم أو عرفة ؟ فقال : الحرم فقيل : وكيف لم تكن عرفات في الحرم ؟ فقال : هكذا جعلها الله عز وجل .

۶۔ عدۃ عن أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن اسماعیل ، عن علی بن النعمان عن ابن مسکان ، عن اُبی بصیر ، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال : حدث عرفات من المأذنين إلى أقصى الموقف .

## باب ۱۲۲

### عرفات میں اگلا دن اور اس کے حدود

- ۱۔ فرمایا سنت ہے کہ امام مئی سے عرفات نہ جائے جب تک سورج نہ نکلے (درمسل)
- ۲۔ میں نے کہا یہ بدل ہوں تو کیا کروں فرمایا جو سواریوں داے ہیں دو صبح کی نماز میں پڑھیں اور تم لوگ چلتے رہو اور نماز صبح راستہ میں پڑھو۔ (۵)
- ۳۔ فرمایا جب عرفہ میں صبح کر دو تو اس کی طرف متوجہ ہو کر کہو "اللهم ! إليك متممات وإيّاك اعتمدت ووجهك أدت فأنا لك أن تبارك لي في رحلتني وأن تقضي لي حاجتي وأن تجعلني اليوم ممن تباهي به من هو أفضل مني"
- پھر تبلیغہ کر دو صبح عرفات پہنچ تو غمرہ میں ٹھہرو اور غمرہ بطین عرفہ میں ہے موقف کے پاس اور عرفہ کے نزدیک ، جب عرفہ میں روزِ شمس ہو جائے تو غسل کرو اور نماز ظہر و عصر ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھو اور عصر کی نماز میں جلدی کرو اور دو روز نمازیں ایک ساتھ پڑھو تاکہ تم فارغ ہو جاؤ دعا کے لئے کیونکہ یہ دن دعا اور سوال کا ہے فرمایا حد عرفہ بطین عرفہ و ثوبہ وغیرہ سے دُعا لِحاجت تک ہے اور یہاں تک کے عقب میں موقف ہے (۶)
- ۴۔ فرمایا یوم عرفہ غسل کرے جب روزِ شمس ہو جائے تو ظہر و عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھے ایک اذان اور دو اقامتیں (۷)
- ۵۔ حضرت نے پوچھا کیا کروں افضل ہے حرم یا عرفہ ، فرمایا حرم ، اس نے کہا عرفات حرم میں کیوں نہیں مشرایا اللہ نے اس

کویا ہی قرار دیا ہے۔ (صحن)  
۶۔ فرمایا عدد غرات ماضیین سے انتہائی موقف تک ہے (۲)

### ﴿باب ۱۳۳﴾

﴿قطع للبية الحاج﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن العلاء بن رزین، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر علیہ السلام أنه قال: الحاج يقطع التلبية يوم عرفة ذوال الشمس.
- ۲۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: قطع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم التلبية حين زالت الشمس يوم عرفة وكان علي بن الحسين علیہ السلام يقطع التلبية إذا زالت الشمس يوم عرفة؛ قال: أبو عبد الله علیہ السلام: فإذا قطعت التلبية فعليك بالتهليل والتحميد والتمجيد والثناء على الله عز وجل.

### باب ۱۳۴ قطع تلبیہ

- ۱۔ فرمایا حاجی ذوال آفتاب کے بعد یوم عرفة تلبیہ قطع کرے (۲)
- ۲۔ فرمایا ذوال آفتاب کے وقت رسول اللہ نے تلبیہ قطع کیا عرفہ کے دن اور علی بن الحسن علیہما السلام تلبیہ کو قطع کرتے تھے جب سورج ڈھلک جاتا سورف کے دن، حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تلبیہ بند کرو تو اس کے بعد اللہ کی تہلیل و تحمید و تجید و ثناء کرو۔ (صحن)

### ﴿باب ۱۳۵﴾

﴿الوقوف بعرفة وحده الموقف﴾

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن ابن محبوب، عن ابن رباب، عن سمع، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: عرفات كلها موقف وأفضل الموقف سفح الجبل.



٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا وقفت بعرفات فادن عن الهضاب - والهضاب هي الجبال - فإن النبي صلى الله عليه وآله قال : إن أصحاب الأراك لا حج لهم - يعني الذين يقفون عند الأراك - .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله في الموقف : ارتفعوا عن بطن عرفة ؛ وقال : أصحاب الأراك لا حج لهم .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، و محمد بن اسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ و صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قف في ميسرة الجبل فإن رسول الله صلى الله عليه وآله وقف بعرفات في ميسرة الجبل فلما وقف جعل الناس يتددرون إخفاف ناقته فيقفون إلى جانبه فتحاها ففعلوا مثل ذلك فقال : أيها الناس إنه ليس موضع إخفاف ناقتي الموقف ولكن هذا كله موقف [ وأشار بيده إلى الموقف ] وفعل مثل ذلك في المزدلفة ؛ فإذا رأيت خللاً فسد به نفسك وراحتك فإن لله عز وجل يحب أن تسد تلك الخلال وانتقل عن الهضاب واتق الأراك فإذا وقفت بعرفات فاحذر الله وملكه ومجده واثق عليه وكبره مائة تكبيرة و اقرأ قل هو الله أحد مائة مرة و تخير لنفسك من الدعاء ما أحببت واجتهد فإِنَّه يوم دعاء ومسألة وتعوذ بالله من الشيطان فإن الشيطان لن يذهلك في موضع أحب إليه من أن يذهلك في ذلك الموضع وإياك أن تشتغل بالنظر إلى الناس وأقبل قبل نفسك وليكن فيما تقول : « اللهم رب المشاعر كلها فك رقبتي من النار وأوسع علي من الرزق الحلال وادد عني شر فسقة الجن والإنس اللهم لا تمكربي ولا تخدعني ولا تستدرجني بأسمع السامعين وبأبصر الناظرين وبأسرع الحاسنين ويا أرحم الراحمين أسألك أن تصلي علي محمد وآل محمد وأن تفعل بي كذا وكذا » وليكن فيما تقول وأنت رافع يديك إلى السماء : « اللهم حاجتي التي إن أعطيتها لم يضرني مامتعتي وإن منعتها لم ينفعني ما أعطيتني أسألك خلاص رقبتي من النار اللهم إني عبدك وملك يدك وناصيتي بيدك وأجلي بعامك أسألك أن توفقني لما برزيك عني وأن تسلم مني مناسكي التي أريتها إبراهيم خليلك ودلت عليها حبيك

عَنْهُ أَفْعَلُ اللَّهُ ، وَلَيْكُنْ فِيمَا تَقُولُ : « اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي بَيْنَ رَضِيئَةِ عَمَلِهِ وَأَطْلَتِ عَمْرِهِ وَأَحْيَيْتِهِ بَعْدَ الْمَوْتِ حَيَاةً طَيِّبَةً » .

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ بِعِرْقَاتٍ فَلَمَّا هَمَّتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ قَبْلَ أَنْ تَنْدَفِعَ قَالَ : « اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمَنْ تَشَدَّقْتَ الْأَمْوَالَ مِنْ شَرِّ مَا يَبْدُؤُكَ بِالْكَيْلِ وَالنَّهَارِ أَمْسَى ظِلْمِي مُسْتَجِيرًا بِعَفْوِكَ وَأَمْسَى خَوْفِي مُسْتَجِيرًا بِأَمَانِكَ وَأَمْسَى ذُلِّي مُسْتَجِيرًا بِعِزِّكَ وَأَمْسَى وَجْهِي الْفَانِي مُسْتَجِيرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِي يَا خَيْرَ مَنْ سَأَلَ وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى جَلَنِي بِرَحْمَتِكَ وَأَلْبَسَنِي عَافِيَتِكَ وَأَصْرَفَ عَنِّي شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ » ؛ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ : وَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : « يَا خَيْرَ مَنْ سَأَلَ وَيَا أَوْسَعَ مَنْ أَعْطَى وَيَا أَرْحَمَ مَنْ اسْتَرْحَمَ » ثُمَّ سَأَلَ حَاجَتَكَ .

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَسود ، عَنْ أَبِي الْجَارود ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ عَشِيَّةٌ عَرَفَةُ شَيْءٍ مَوْقِفٌ .

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَنْدَبٍ بِالْمَوْقِفِ فَلَمْ أَرِ مَوْقِفًا كَانَ أَحْسَنَ مِنْ مَوْقِفِهِ مَا زَالَ هَادِيًا يَدِيهِ إِلَى السَّمَاءِ وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى خَدَيْهِ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَرْضَ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّاسُ قُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا جَنْدَبٍ مَا رَأَيْتُ مَوْقِفًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْ مَوْقِفِكَ ، قَالَ : وَاللَّهِ مَا دَعَوْتُ إِلَّا لِإِخْوَانِي وَذَلِكَ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مِنْ دُعَاءِ أَخِيهِ بَطْنُ الْعَرَبِ نُودِيَ مِنَ الْعَرْشِ : وَلَكَ مِائَةُ أَلْفِ ضِعْفٍ مِثْلُهُ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعِيَ مِائَةَ أَلْفِ ضِعْفٍ مِثْلَهُ لِوَأَحَدٍ لَا أَدْرِي يَسْتَجَابُ أَمْ لَا .

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَمِيرٍ قَالَ : كَانَ عِيسَى بْنُ أَبِي عَيْنٍ إِذَا حَجَّ قَصَّارًا إِلَى الْمَوْقِفِ أَقْبَلَ عَلَى الدُّعَاءِ لِأَخْوَانِهِ حَتَّى يَفِيضَ النَّاسُ . قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : تَتَفَقَّحُ الْمَالِكُ وَتَتَعَبُ بِدُكِّكَ حَتَّى إِذَا صُرْتَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي تَبْتَ فِيهِ الْحَوَائِجَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَقْبَلْتَ عَلَى الدُّعَاءِ لِإِخْوَانِكَ وَتَرَكْتَ نَفْسَكَ ؛ قَالَ : إِنِّي عَلَى نَفْثَةٍ مِنْ دُمُوعِ الْمَلِكِ لِي وَفِي شَكٍّ مِنَ الدُّعَاءِ لِنَفْسِي .

٩ - أَحَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ السَّلْمِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَادِ - أَوْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَنْدَبٍ - قَالَ : كُنْتُ فِي الْمَوْقِفِ فَلَمَّا أَفْضَتِ أَقْبَيْتُ

ابراہیم بن شعیب فیسمت علیہ و کلن مصاباً باحدی عینیہ و إذا عینہ الصّحیحة حراہ  
کانتہا علقة دم قفلت، لہ : قد أصبت باحدی عینیک و أنا واللہ مشفق علی الأخری قلو  
قصرت من البکا، قلیلاً ؟ فقال : واللہ یا أبا عبد ماعدوت لنفسی الیوم بدعوة ، قفلت : فلن  
دعوت ؟ قال : دعوت لاخوانی لا نسی سمعت أبا عبد اللہ علیہ السلام یقول : من دعا لأخیہ بظہر  
الغیب و کل اللہ بہ ملکاً یقول : ولک مثلاً ، فأردت أن أكون إنما أَدعوا لاخوانی و  
یکون الملک یدعونی لا نسی فی شک من دعائی لنفسی ولست فی شک من دعاء الملک لہ .

۱۰۔ محمد بن یحیی ، عن محمد بن الحسین ، عن النضر بن سويد ، عن عمرو بن  
أبی المقدام قال : رأیت أبا عبد اللہ علیہ السلام یوم عرفة بالموقف و هو ینادی بأعلى صوته :  
أیتہا الناس إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الإمام ثم کان علی بن أبی طالب ثم الحسن ثم  
الحسین ثم علی بن الحسین ثم محمد بن علی علیہ السلام ثم ھو فینادی ثلاث مرآت لمن بین  
یدیه و عن یمینہ وعن بشارہ ومن خلفہ اثنتی عشر صوتاً وقال عمرو : فلما أتیت منی سألت  
أصحاب العریة عن تفسیر ھو ، فقالوا : ھو لعة بنی فلان : أنا فسألونی . قال : ثم سألت  
غیرھم أيضاً من أصحاب العریة فقالوا مثل ذلك .

۱۱۔ عده من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد ، عن سماعة قال :  
قلت لأبی عبد اللہ علیہ السلام : إذا ضاقت عرفة کیف یصنعون ؟ قال : یرتفعون إلی العجل .

## باب

## عرفہ میں وقوف اور حملہ موقف

۱۔ فرمایا کہ عرفات پر اور افضل موقف دیریں جبل ہے (۴)

۲۔ فرمایا جب عرفات میں وقوف ہو تو شہاب پہاڑ سے قریب ہو رسول اللہ نے فرمایا چہ کہ اصحاب کے لئے حج نہیں اور

یہ وہ لوگ ہیں جو اراک کے پاس ٹھہرتے ہیں (۵)

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ بطن عرت سے بلند ہی پر رہو اور اصحاب اراک کا حج نہیں ہوتا (حسن)

۴۔ فرمایا پہاڑ کی بائیں طرف ٹھہرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات میں وقوف اسی طرح کیا تھا جب لوگ آپ  
کے ناقہ کو تڑو پہناتے ہیں جلدی کرنے لگے اور ٹھہرنے میں بھی اس کی ایک طرف پس ناقد کر رہا لوگوں نے ایسا ہی کیا

تب آپ نے فرمایا کہ اگر یہ جگہ میرے ناقہ کو موزہ پہننے کی تہیں ہے یہ سب کاسب موقوف ہے اور موقوف کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا یہ کل موقوف ہے اور ایسا ہی مرد لغز میں کیا اگر کوئی غفلت دیکھو تو اپنی سواری کو روک لو، خدا پسند کرتا ہے اس روکنے کو پھر منتقل ہو بہ مصاب سے اور پورا رک سے، جب عرفات میں ٹھہرو تو اللہ کی حمد کرو تہلیل و تکبید و ثنا کرو اور سو بار تکبیر کہو اور سو بار قل ہو اللہ پر ٹھہرو پھر جو دعا چاہو کرو اور دیر تک مانگو کیونکہ یہ دن دعا و سوال کا ہے شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ شیطان ایسی جگہ تمہیں غافل نہ کرے جو خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے اور اپنے کو اس سے بچاؤ کہ لوگوں کی طرف نظر کرو اور اپنے نفس کی طرف توجہ کرو اور یہ کہنا چاہیے۔

اللَّهُمَّ رَبُّ الْمَشَاطِرِ كُلِّهَا رَقِبْتِي مِنَ النَّارِ وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَعْ عَنِّي شَرَّ فِسْقَةِ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ، اللَّهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِي وَلَا تَخْذَعْنِي وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ النَّاطِرِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَصَلِّيَ عَلَيَّ عِنْدَ آلِ عَجْدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي

اور یہ بھی کہنا چاہیے در آغاییکہ تمہارے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھیں ہوں

اللَّهُمَّ حَاجَتِي الَّتِي إِنْ أَعْطَيْتَهَا لَمْ يَضُرَّنِي مَا مَتَّعْتَنِي وَإِنْ مَنَعْتَهَا لَمْ يَنْفَعْنِي مَا أَعْطَيْتَنِي أَسْأَلُكَ خِلَاصَ رَقِبْتِي مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَمَلِكُ يَدِكَ وَنَاصِيَتِي بِيَدِكَ وَأَجَلِي بَعْلَمُكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَوْفِّقَنِي لِمَا يَرْضَاكَ عَنِّي وَأَنْ تَسَلِّمَ مِنِّي مَنْاسِكِي الَّتِي أُرِيدُهَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَدَلَّتْ عَلَيْهَا حَبِيبُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ

اور یہ بھی کہنا چاہیے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيَتْ عَمَلُهُ وَأَطْلَتْ عَمْرُهُ وَأَحْيَيْتَهُ بَعْدَ الْمَوْتِ حَيَاةً طَيِّبَةً

فرمایا کہ رسول اللہ نے جب عرفات میں قیام کیا تو سورج غروب ہوئے سے دُعا پڑھی کہ اللہم! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَدُّتِ الْأُمْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَمْسَى ظَلَمِي مُسْتَجِيرًا بِعَفْوِكَ وَأَمْسَى خَوْفِي مُسْتَجِيرًا بِأَمَانِكَ وَأَمْسَى ذُلِّي مُسْتَجِيرًا بِعِزِّكَ وَأَمْسَى وَجْهِي الْفَانِي مُسْتَجِيرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِي يَا خَيْرَ مَنْ سَأَلَ وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى جَلَلَنِي بِرَحْمَتِكَ وَالْبَسَنِي عَافِيَتِكَ وَأَصْرَفَ عَنِّي شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ

اور عبد اللہ بن میمون نے کہا۔ میں یہ کہتے

۷۔ فرمایا عزتات کی رات سے بہتر دعا کے لئے وقت نہیں (۲۰)

۷۔ میں نے عبد اللہ بن جندب کو موقف میں دیکھا میں نے اس سے بہتر موقف میں کسی کو نہیں پایا اس کے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھے ہوئے تھے رخساروں سے آنسو ڈھلک کر زمین تک پہنچ گئے تھے جب لوگ چلے گئے تو میں نے کہا۔ اے ابو محمد میں تم سے بہتر موقف میں کسی کو نہیں پایا۔ انھوں نے کہا میری دعا صرف اپنے بھائیوں کے لئے تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ ابو الحسن موسیٰ بن جعفر نے مجھے بتایا کہ انھوں نے شہزادہ دعا اپنے بھائی کے لئے کی۔ تحت عرض سے ندا اُٹھائی کہ اے لاکھوں اجر ہیں پس میں نے بڑا جانا اس امر کو کہ ایک دعا کے عوض اتنا کثیر ثواب جس کا ہوا اسے ترک کر دوں میں نہیں جانتا کہ یہ دعا قبول ہوگی یا نہیں۔ (حسن)

۸۔ راوی نے کہا یسعی بن اعیان جب حج کر کے موقف میں آئے تو اپنے بھائیوں کے لئے دعا کرتے رہے جب تک لوگ وہاں رہے۔ میرے کہا تم نے اپنا مال قرب کیا اور اپنے بدن کو تکلیف دی، جب تم اس مقام پر کہے جہاں اللہ سے حاجتیں بیاں کی جاتی ہیں تو تم اپنے بھائیوں کے لئے دعا مانگنے لگے اور اپنے لئے کوئی دعا نہیں مانگے انھوں نے کہا تجھے دوسرے کے لئے دعا کے قبول ہونے کا یقین ہے اور اپنے میں شک ہے۔ (حسن)

۹۔ میں موقف سے جب فارغ ہوا تو ابراہیم بن شعیب سے ملا۔ میں نے ان پر سلام کیا ان کا ایک آنکھ جاتی رہی تھی اور صبح آنکھ خون کے تھوڑے کی طرح سرخ ہو رہی تھی، میں نے کہا آپ ایک آنکھ تو میرے بیٹے، مجھے دوسری کا بھی ڈر ہے۔ بہتر ہو گا کہ آپ رونا کچھ کم کر دیں انھوں نے کہا واللہ اللہ ابو محمد میں اپنے نفس کے لئے کوئی دعا نہیں مانگتا میں نے کہا پھر کس کے لئے انھوں نے کہا اپنے بھائیوں کے لئے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا ہے جو اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرتا ہے خدا ایک فرشتہ کو مومل کرتا ہے وہ کہتا ہے اس کا دو گنا تجھ کو ملے گا اس لئے میں نے اپنے بھائیوں کے لئے دعا کی اور ایک فرشتہ میرے لئے دعا کرتا ہے میں اپنے نفس کے لئے اپنی دعا کے قبول ہونے میں شک کرتا ہوں اور میرے لئے جو دعا فرشتہ کرتا ہے اس میں مجھے شک نہیں۔ (ابو جہول)

۱۰۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو روز عرفہ دیکھا کہ بلند آواز سے فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نام تھے ان کے بعد علی ابن ابی طالب تھے ان کے بعد حسن اور ان کے بعد حسین ان کے بعد محمد بن علی ان کے بعد احمد تین بار آپ نے یہی فرمایا سانسے اور دہانے اور بائیں طرف دائیں سے بارہ مرتبہ نیچے وارے سے فرماتے تھا جب میں میں آیا تو میں نے عرب کے لغت دانوں سے لفظ احمد کے معنی پوچھے ایک نے کہا بنی فہل کی زبان میں اس کے معنی میں کے ہیں پھر میں نے اور لوگوں سے پوچھا۔ انھوں نے بھی یہی بتایا۔ (حسن)

۱۱۔ میں نے کہا اگر وقت عرفہ تک ہو جائے تو لوگ کیا کریں فرمایا ہاڑ پر چڑھیں۔ (حسن)

## باب ١٧

❦ (الإفاضة من عرفات) ❦

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن يونس بن يعقوب قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : متى الإفاضة من عرفات ؟ قال : إذا ذهب الحمرة - يعني من الجانب الشرقي - .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إن المشركين كانوا يفيضون من قبل أن تغيب الشمس فخالفهم رسول الله ﷺ فأفاض بعد غروب الشمس قال : وقال أبو عبد الله عليه السلام : إذا غربت الشمس فأفيض مع الناس وعليك السكينة والوقار وأفيض بالاستغفار فإن الله عز وجل يقول : «ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس واستغفروا الله إن الله غفور رحيم» فإذا انتهيت إلى الكتيب الأحمر عن يمين الطريق قل : «اللهم ارحم موقفي وزد في علمي وسلم لي ديني وتقيل مناسكي» وإياك والوجيف الذي يصنعها الناس فإن رسول الله ﷺ قال : أيها الناس إن الحج ليس بوجيف الخيل ولا بإضاع الأبل ولكن اتقوا الله وسيروا سيراً جليلاً ، لا توطئوا ضعيفاً ولا توطئوا مسلماً وثناً ، دوا واتصدوا في السبر فإن رسول الله ﷺ كان يكف ناقته حتى يصيب رأسها مقدماً الرجل ويقول أيها الناس عليكم بالدعة فسنة رسول الله ﷺ تنسج ، قال معاوية : وسمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : «اللهم أعطني من النار» وكرها حتى أفاض ، فقلت : ألا تفيض فقد أفاض الناس ؟ فقال : إني أخاف الزحام وأخاف أن أشرك في عنت إنسان .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عثمان بن عيسى ، عن هارون بن خارجة قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول في آخر كلامه حين أفاض : «اللهم إني أعوذ بك أن أعظم أو أعظم أو أقطع رجاً أو أؤذي جاراً» .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، وأحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن ضريس الكناسي ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن رجل أفاض من عرفات قبل أن تغيب الشمس ، قال : عليه بدنة ينحرها يوم النحر فإن لم يقدّر

صام ثمانية عشر يوماً بمكة أو في الطريق أو في أهله .

۵۔ أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله (علیہ السلام) قال : يوكل الله عز وجل ملكين بمأزمي عرفة فيقولان : سلم سلم .

۶۔ وعنه ، عن علي بن النعمان ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبد الله (علیہ السلام) قال : ملكان يفرجان للناس ليلة مزدلفة عند المأزمين الضيقين .

## باب

## عرفات سے چلنا

۱۔ میں نے حضرت سے کہا عرفات سے کب چلیں فرمایا جب مشرق کی سرفی غائب ہو جائے (موقوف)

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سورج غروب ہو جائے تو لوگوں کے ساتھ چل دو مگر سیکڑ اور وقار کے ساتھ اور استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چلو جس طرف لوگ چلیں اور اللہ سے استغفار کرو بڑے شک اللہ غفور و رحیم ہے۔ جبہ کشید احمر پہنچے جو راستہ کے داہنی طرف ہے تو کہو خداوند امیر سے موقوف پر دم کر ، میرے علم میں زیادتی کر اور میرے دیں کو سالم رکھ اور مناسک کو قبول کر ، اور تیز چلانے سے اونٹوں کے پچور رسول اللہ نے فرمایا ہے لوگوں کے ساتھ چلو اور نہ کسی مسلمان کو یا زمانہ کو بلکہ دوسرے چال اختیار کرو ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نادر کو اس طرح دو کہتے تھے کہ اس کا سر پیروں سے مل جاتا تھا اور فرماتے تھے دو گاہی چال چلو ، پس سنت رسول کا اتباع کرنا چاہیے۔ معاویہ نے کہا حضرت ابو عبد اللہ کو میں نے فرماتے سنا ، یا اللہ مجھے نادر سے آداب کر ، جب چلتے یہی فرماتے۔ میں نے کہا لوگ چلنے لگے آپ کیوں نہیں چلتے۔ فرمایا میں ہجوم سے ڈرتا ہوں مجھے خوف ہے کہیں کسی انسان کو تکلیف دینے میں مشرک نہ ہو جاؤں۔ (ص)

۳۔ رد الگی کے وقت میں نے آخر بار حضرت کو فرماتے سنا یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں کسی بظلم کر دوں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے اور قلع و حرم کرنے یا کسی پر کسی کو ستانے سے پناہ مانگتا ہوں۔ (موقوف)

۴۔ میں نے کہا ایک شخص قبل غروب آفتاب عرفات سے چل پڑا۔ فرمایا اس کو ایک ہزار ستہ زانی کے دن خر کرنا ہوگا اور اس کا مقدمہ نہ ہو تو اسٹارہ دن حکم میں یا راستہ میں یا اپنے گھر کا روزے رکھے۔ (د)

۵۔ فرمایا اللہ تعالیٰ عرفات کے ایک تنگ مقام پر دو فرشتوں کو معین کرتا ہے جب کہتے ہیں سلامتی سے سلامتی۔ (۱۶)

۶۔ زیادہ فرشتے لوگوں کے لئے مرد لہر کی رات میں شاہد گاہ پر اترتے ہیں دو تنگ راستوں میں (ترمذی)

### ﴿ باب ۱۲۶ ﴾

﴿ لیلۃ المزدلفۃ والوقوف بالمشعر والافاضۃ منه وچدودہ ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن ابی عمیر ، عن معاویہ ؛ وحماد ، عن الحلبي ، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال : قال : لا تصل المغرب حتی تأتي جمعا فصلی بہا المغرب والعشاء الآخرة بأذان واحد وإقامتين وأنزل بطن الوادي عن يمين الطريق قريبا من المشعر ويستحب للصورة أن يقف على المشعر الحرام ويطأه برجله ولا يجاوز الحياض لیلۃ المزدلفۃ و يقول : « اللهم هذه جمع ، اللهم إني أسألك أن تجمع لي فيها جوامع الخير ، اللهم لا تؤنسني من الخير الذي سألتك أن تجمع له لي في قلبي وأطلب إليك أن تعرفني ما عرفت أوليائك في منزلي هذا وأن تبقي جوامع الشر وإن استطعت أن تحيي تلك الليلة فافعل فإنه بلغنا أن أبواب السماء لا تفتح تلك الليلة لأصوات المؤمنين ، لهم دوي كدوي النحل يقول الله جل ثناؤه : إذا همكم وأنتم عبادي أدبتم حقوقي وحق علي أن أستجيب لكم فيحط الله تلك الليلة عمن أراد أن يحط عنه ذنوبه ويفر لمن أراد أن يفترله .

۲۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن ابن مسكان ، عن عنبسة بن مضعب قال : سألت أبا عبد الله ؑ عن الركعات التي بعد المغرب لیلۃ المزدلفۃ ، فقال : صلها بعد العشاء أربع ركعات .

۳۔ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان بن عثمان ، عن رجل ، عن أبي عبد الله ؑ قال : يستحب للصورة أن يطأ المشعر الحرام وأن يدخل البيت .

۴۔ علي بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن ابی عمیر ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله ؑ قال : أصبح على طهر بعد ما تسلي الفجر فقف إن شئت قريبا من الجبل وإن شئت حيث شئت فإذا وقعت فاحمد الله وإن عليه واذكر من آلائه وبلائه ما قدرت عليه وصل على النبي ﷺ وليكن من قولك : « اللهم رب المشعر الحرام فك رقبتي



من النار وأوسع علي من رزقك الحلال وادبر عني شر فسقة الجن والانس ، اللهم أنت خير مطلوب إليه وخير مدعو وخير مسؤول ولكل وافد جائزة فاجعل جائزتي في موطني هذا أن تقبلي عترتي وقبلي معذرتي وأن تتجاوز عن خطيئتي ثم اجعل التقوى من الدنيا زادي ثم أفصح حين يشرق لك نير وترى الإبل موضع إخفافها .

۵۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمار قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام أي ساعة أحب إليك أن أفوض من جمع ؟ فقال : قبل أن تطلع الشمس يقليل فهي أحب الساعة إلي ، قلت : فإن مكنتها حتى تطلع الشمس ، قال : ليس به بأس .

۶۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تتجاوز وادي عسرة حتى تطلع الشمس .

## باب

## شب مزدلفہ

۱۔ فرمایا حضرت نے مت ملاؤ مغرب کو جب تم تمام حج ہو جاؤ تو مغرب و عشاء کی نماز ایک ساتھ ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھو اور لیٹن وادی میں راستہ کے دائیں طرف مشرق کے قریب اتر دو اور مردہ کے لئے مستحب ہے کہ مشعر الحرام میں قوت کرے اور اپنے پیروں سے اس پر چلے اور شب مزدلفہ تباہی سے آگے نہ بڑھے اور کہے یا اللہ یہ حج ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لئے نیکیوں کو تجھ کو یا اللہ جس نیکی کا میں نے تجھ سے سوال کیا ہے اس سے مایوس نہ کر اور اس کو میرے دل میں جم کر دینا تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے معرفت کا مجھے اس منزل میں اس چیز کی معرفت کرائے ہے تو نے اپنے ادیب ، کہ اور مجھ کو بچا مشرک جمع کرنے والی چیز سے ، اور حضرت نے فرمایا اگر طاقت ہو تو اس رات کو عبادت میں گزار دو ، ہم کو یہ خبر ملی ہے کہ اس رات کو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ان زمینین کی آوازوں کے لئے جن کی آوازوں کی کوئی مشہد کی کمیوں کی طرح ہوتی ہے اور اللہ فرماتا ہے میرے اوپر فرض ہے کہ میں ان کی دعاؤں کو قبول کر دو میں تمہارا رب ہوں تم نے میرا حق ادا کیا ، پس اللہ نگاہ معاف کرنا ہے اس کے جو گناہ معاف کرنا چاہے اور بڑھتا ہے اسے جو بخشو انا چاہتا ہوں ۔ (م)

۲۔ میں نے کہا شب مزدلفہ بعد مغرب کتنی کمیتیں پڑے فرمایا بعد عشاء چار رکعت ۔ (م)

- ۳۔ فرمایا مردہ کے لئے مستحب ہے کہ مشعر الحرام میں چلے اور بیت اللہ میں داخل ہو۔ (ص)
- ۴۔ فرمایا صبح کو طہارت کے ساتھ نماز صبح پڑھنے کے بعد اور اگر چاہو تو قریب جبل نمہ و کعبہ جہاں چاہو، پس جب کلمہ گو اللہ کی حمد و ثنا کر اور اس کی نعمتوں اور بلاؤں کو یاد کرو یعنی تریس طاقات ہو اور حمد دال محمد پر درود بھیجو اور یہ کہنا چاہئے اللھم رب المشعر الحرام فک رقبتی من النار وأوسع علی من رزقك المحلل وادر عني شر فسقة الجن والانس، اللھم أنت خیر مطلوب إلیہ وخیر مدعو وخیر مسؤول ولكل وافد جائزة فاجعل جائزتي فی موطنی هذا أن تقبلني عثرتي و تقبل معذرتي وأن تجاوز عن خطيئتي ثم اجعل التقوی من الدنيا زادي
- یا اللہ! نے مشعر الحرام کے رب میری گردن مار دو رزق سے آؤ اور اگر اور رزق حلال کو زیادہ کر اور فاسق جن و انس کے شر کو مجھ سے دور رکھ دیا اللہ تو سب سے بہتر طلب کرنے والوں کو دیتے والا ہے، سب سے بہتر دعاؤں کا سننے والا ہے، سب سے بہتر سوال کا پورا کرنا خواہاں ہے ہر آیتوں کے لئے تیسہ ہاں اٹھا ہے، میرے لئے بھی اس مقام پر انعام قرار دے اور میری خوشن کو دور کر اور میری معذرت قبول کر اور میری خطاؤں سے درگزر کر اور دنیا کا زور راہ میرے لئے تقویٰ کو مستر اور میرے کلمہ پر واجب کوہ شیر دکھائی دے تو یہ جگہ انہوں کو سوزہ پہنانے کی ہے (یعنی سفر کے لئے انہوں کو تیار کر نام (ص))
- ۵۔ میں نے کہا کونسا وقت آپ کے نزدیک چلنے کے لئے بہتر ہے فرمایا طلوع آفتاب سے پہلے میرے نزدیک یہ بہترین وقت ہے میں نے کہا اگر طلوع تک ٹھہر جائیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ (موثق)
- ۶۔ فرمایا وادی محسر سے مت گزر واجب تک طلوع شمس نہ ہو۔ (ص)

### باب ۱۶۶

﴿السعی فی وادی محسر﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حفص بن البختري؛ وغیرہ عن اُبی عبد اللہ ؑ اُتہ قال لیض ولدہ: هل سمیت فی وادی محسر فقال: لا، قال: فامرہ أن یرجع حتی یسعی، قال: فقال له ابنہ: لا أعرفہ، فقال له: سل الناس .
- ۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحجّال، عن بعض أصحابنا قال: مر رجل بوادی محسر فامرہ أبو عبد اللہ ؑ بہ: الانصراف إلی مکة أن یرجع فیسعی .
- ۳۔ علی بن ابراہیم، عن اُیہ؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن

ابن ابی عمیر، وصفوان بن یحییٰ، عن معاویہ بن عمار، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: إذا مررت بوادی محسر - وهو: أدهظیم بین جمع ومنی وهو إلى منی أقرب - فاسع فيه حتى تجدواوه فإن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حرك ناقته و قال: «اللهم سلم لي عهدي و اقبل توبتي و أجب دعوتي و اخلقني فيه من تركت بعدي» .

۴ - علی بن ابراہیم، عن اویہ، عن محمد بن اسماعیل، عن ابی الحسن علیہ السلام قال: الحركة في وادي محسر مائة خطوة .

محمد بن یحییٰ، و غیرہ، عن أحمد بن محمد، و محمد بن اسماعیل، عن علی بن النعمان، عن عبد اللہ بن مسکان، عن ابی بصیر، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: حد المزدلفة من محسر إلى المأزمین .

۵ - أبو علی الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحییٰ، عن إسحاق بن عمار، عن ابی الحسن علیہ السلام قال: سألتہ عن حد جمع، قال: مایین المأزمین إلى وادي محسر .

۷ - محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسین؛ و عدہ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد جیمًا، عن ابن ابی نصر، عن سماعة قال: قلت لأبی عبد اللہ علیہ السلام: إذا کثر الناس بجمع وضاقت علیہم کیف یصنعون؟ قال: یرتفعون إلى المأزمین .

۸ - أحمد بن محمد العاصمی، عن علی بن الحسن التیملی، عن عمرو بن عثمان الأزدي، عن محمد بن عذافر عن عمر بن یزید قال: الرَّمْل في وادي محسر قدر مائة ذراع .

### باب

## وادی محسر میں سی

- ۱ - حضرت نے اپنے ایک لڑکے سے سنا یا تم نے وادی محسر میں سی کہ انھوں نے کہا نہیں سنا یا یا پڑا کر باؤ اور سی کے آدھا جزا رہ گئے کہا میں اس کو نہیں جانتا، فرمایا لوگوں سے پوچھ لینا۔
- ۲ - ایک شخص وادی محسر سے گذرنا حضرت ابو عبد اللہ سے اس کے مکہ میں آنے کے بعد فرمایا پلٹ کر باؤ اور سی کر دو۔ (مسل)
- ۳ - سنا یا یا جب تم وادی محسر سے گذر کر سی کو یہ بہت بڑی وادی ہے جس اور سی کے درمیان، وہ منی سے زیادہ قریب

- ۳۔ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے حرکت دی اپنے تاقہ کو اور سترایا اللہ میرے ہند کو یہ قرار رکھ اور میری توبہ کو قبول کر اور میری دعا قبول کر اور میرا فیلہ بنا جو میں نے چھوڑا ہے اپنے بعد (حسن)
- ۴۔ وادی محسر میں سو قدم چلے (حسن)
- ۵۔ فرمایا حد مزدلفہ عشرے ازین تک ہے۔ (رم)
- ۶۔ فرمایا حج کی حد ازین سے وادی محسر تک ہے (موشق)
- ۷۔ میں نے کاعجب و گنج میں زیادہ ہو جائیں اور جگہ تنگ ہو فرمایا ازین پر حدودہ جائیں۔ (موشق)
- ۸۔ وادی محسر میں ریت سوا تھ تک ہے۔ (رجل)

### ﴿باب ۱۶﴾

عن (من) جهل أن يقف بالمشر

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن حماد بن عثمان ، عن محمد بن حَكيم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل إذا أفاض والمرأة الضعيفة يكونان مع الجمال الأعرابي فإذا أفاض بهم من عرفات مر بهم كما مر بهم إلى منى ولم ينزل بهم جمعا ، فقال : أليس قد صلوا بها فقد أجزأهم ، قلت : وإن لم يصلوا بها ، قال : ذكروا الله فيها فإن كانوا ذكروا الله فيها فقد أجزأهم .

۲۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن عثمان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : جعلت فداك إن صاحبي هذين جهلا أن يقفا بالمزدلفة ، فقال : يرجعان مكانهما فيقفان بالمشر ساعة ، قلت : فإن لم يغيرهما أحد حتى كان اليوم وقد نفر الناس ، قال : فنكس رأسه ساعة ثم قال : أليسا قد صليا الفداء بالمزدلفة ، قلت : بلى ، فقال : أليسا قد قننا في صلاتهما ، قلت : بلى ، فقال : ثم حجتهما ، ثم قال : المشر من المزدلفة والمزدلفة من المشر وإنما يكفيهما السير من الدعاء .

۳۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن يونس بن يعقوب قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : رجل أفاض من عرفات فمر بالمشر فلم يقف حتى انتهى إلى منى ورمى الجمرة ولم يعلم حتى ارتفع النهار ، قال : يرجع إلى المشر فيقف به ثم يرجع فيرمي الجمرة .

۴۔ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية

ابن عباس قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ما تقول في رجل أفاض من عرفات فأنى منى ؟ قال : فليرجع فيأني بجمعاً فيقف بها وإن كان الناس قد أفاضوا من جمع .

۵۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن محمد بن يحيى الخثعمي ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : في رجل لم يقف بالزدلفة ولم يبت بها حتى أتى منى فقال : ألم ير الناس [و] لم ينكر منى حين دخلها ؟ قلت : فإن جهل ذلك ؛ قال : يرجع ، قلت : إن ذلك قد فات ؛ فقال : لا بأس .

۶۔ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن حربز ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من أفاض من عرفات مع الناس ولم يلبث معهم بجمع ، ومضى إلى منى متعمداً أو مستخفاً فعليه بدنة .

### باب

## توقف مشعر سے ناواقف ہو

۱۔ میں نے کہا ایک مجاہد کے ساتھ ایک شخص نے غریبی وہ دونوں ایک مقام پر علی کے ساتھ تھے جب عرفات سے چلے تو زمر گئے ان کے ساتھ جیسے منی کی طرف گئے تھے مقام جمع میں نہ آئے اگر انہوں نے نماز پڑھ لی تو کافی ہے میں نے کہا اگر نہیں پڑھی ۔ منبر یا اگر ذکر خدا کر لیتے تو بھی کافی ہے ۔ (م)

۲۔ میں نے کہا میرے دوست سہیل مزدلفہ میں ٹھہرے ، منبر یا وہ لوٹ کر جائیں اور مشعر میں کچھ دیر توقف کریں ۔ میں نے کہا اگر ان کو کسی نے بتایا ہی نہ ہو تو انہیں کہہ دن گزر گیا اور لوگ وہاں سے چلے گئے حضرت نے تھوڑی دیر سر ہٹا کر پھر انہوں نے منبر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی تھی ۔ میں نے کہا ان منبر یا تو ان دونوں کا چ پورا ہو گیا پھر منبر یا مزدلفہ اور مشعر ایک ہی ساتھ ہیں اور ان کو تھوڑی دیر دعا کرنا بھی کافی ہو تا ۔ (م)

۳۔ میں نے کہا ایک شخص عرفات سے چلا ، مشعر کی طرف سے گزرا مگر ٹھہرا انہیں اور منی چلا گیا اور رومی حجرات کی اور اس کو گم نہ ہوتا ایک دن چھڑ گیا فرمایا وہ لوٹ کر جائے اور وہاں ٹھہرے پھر لوٹ کر آئے اور رومی حجرات کے (موتی)۔

۴۔ میں نے کہا ایک شخص عرفات سے چلا اور منی آیا فرمایا وہ لوٹ جائے اور منی میں آئے اور وہاں ٹھہرے اگر وہ لوگ حج سے چلے گئے ہوں ۔ (میں نے کہا) ایک شخص نے مزدلفہ میں قیام نہ کیا اور وہاں شب بامش نہ ہوا اور منی چلا آیا فرمایا کیا اس نے اور لوگوں کو بتائے نہیں دیکھا تھا اور اس نے منی سے انکار نہیں کیا جب اس میں داخل ہوا ۔ میں نے کہا وہ اس مسئلہ سے جاہل تھا فرمایا وہ لوٹ جائے میں نے کہا

۶۔ یہ موقع تو اس سے ہاتھ مارا۔ فرمایا تو مضافاً نہیں۔ (حسن)  
 فرمایا جو شخص وضو سے لوگوں کے ساتھ ملے اور ان کے ساتھ نہ ٹھہرے اور ایسا لدا یا استغنا قائم کرے تو اس کا کفارہ  
 ایک بدنہ ہے۔ (حسن)

### باب ۱۲

﴿من تعجل من المزدلفة قبل الفجر﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن الحسن بن محبوب، عن علی بن  
 رماب، عن مسمع، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل وقف مع الناس بجمع ثم أفاض قبل أن  
 يفيض الناس قال: إن كان جاهلاً فلا شيء عليه وإن كان أفاض قبل طلوع الفجر فعليه  
 دم شاة .

۲۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي الوشاء، عن أبيان بن  
 عثمان، عن سعيد السمان قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إن رسول الله صلى الله عليه وآله  
 عجل النساء ليلاً من المزدلفة إلى منى وأمر من كان ممنهن عليها هدي أن ترمي ولا  
 تبرح حتى تذبح ومن لم يكن عليها ممنهن هدي أن تضي إلى مكة حتى تزور .  
 ۳۔ علی بن ابراہیم، عن ائیہ، عن ابن ائی عمیر، عن جلیل بن دراج، عن بعض  
 أصحابنا، عن أحدهما عليهما السلام قال: لا بأس بأن يفيض الرجل بليل إذا كان خائفاً .

۴۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد، عن علی بن  
 أبي حمزة، عن أحدهما عليهما السلام قال: أيما امرأة أورد رجل أفاض من المشعر الحرام  
 ليلاً فلا بأس فليزيم الجمرۃ ثم ليمض وليأمر من يذبح عنه وتقص المرأة ويعلق  
 الرجل ثم ليطف بالبيت وبالصفاء والمرءۃ إلى منى فإن أتى منى ولم يذبح  
 عنه فلا بأس أن يذبح هو وليحمل الشعر إذا حلق بمكة إلى منى وإن شاء قصر إن كان قد  
 حج قبل ذلك .

۵۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن أبي المغراء،  
 عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: رخص رسول الله صلى الله عليه وآله للنساء والصبيان أن  
 يفيضوا بليل ويرموا الجمار بليل وأن يسلوا الغداة في منازلهم فإن خفن الحيض مضى  
 إلى مكة و كلن من يضحى عنهن .

۶۔ أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن عبد الله بن مسكان، عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: لا بأس بأن تقدم النساء إذا زال الليل فيقفن عند المشعر الحرام ساعة، ثم ينطلقن بهن إلى منى فيرمين الجمرة، ثم يصبرن ساعة، ثم يقصرن و ينطلقن إلى مكة فيطفن إلا أن يكن يردن أن يذبح عنهن فإنهن يوكلن من يذبح عنهن.

۷۔ وعنه، عن علي بن النعمان، عن سعيد الأعرج قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: جعلت فداك معنا نساء فأفيض بهن بليل، قال: نعم تريد أن تصنع كما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم؟ قال: قلت: نعم، فقال: أفض بهن بليل ولا تقص بهن حتى تقف بهن بجميع ثم أفض بهن حتى تأتني بين الجمرتين العظيمين فيرمين الجمرات فإن لم يكن عليهن ذبح فلأخذن من شعورهن ويقصرن من أظفارهن و يمتصن إلى مكة في وجوههن و يطفن بالبيت ربعتين بين الصفا والمروة ثم يرجعن إلى البيت و يطفن أسبوعاً، ثم يرجعن إلى منى وقد فرغن من حجتهن، و قال: إن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أرسل معهن أسامة.

۸۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري، و غيره، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: رخص رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم للنساء والضعفاء أن يفيضوا من جمع بليل وأن يرموا الجمرات بليل فإن أرادوا أن يزوروا البيت وركلوا من يذبح عنهن.

## باب مزدلفہ سے قبل فجر چلنا

- ۱۔ جو لوگوں کے ساتھ جمع میں نکلا اور لوگوں سے پہلے چل دیا پس اگر وہاں نماز اسی پر کچھ نہیں اور اگر عالم ہو کر چلا جائے تو اس پر ایک بکرہ کا قربانی ہے۔ (بخاری)
- ۲۔ فرمایا کہ حضرت رسول خدا جلاری کرتے تھے عورتوں کو مزدلفہ سے مٹائے چلنے میں اور جن عورتوں پر ہدی ہوتی تھیں ان کو حکم دیتے کہ وہ رمی نہ کریں جب تک قربانی نہ کر لیں اور جن پر قربانی نہ ہوتی ان کو حکم ملکہ جانے لادیتے تاکہ وہ زیارت مکہ کریں۔ (بخاری)

- ۳۔ فرمایا اگر کوئی خائف ہو تو کوئی حرج نہیں اگر وہ رات ہی کو چل دے۔ (مسلم)
- ۴۔ فرمایا اگر کوئی مرد یا عورت خائف ہو اور مشرک الخوام سے رات ہی پہلے یا تو کوئی حرج نہیں اور مردی ہجرات کہہ اور کسی سے کہہ کر وہ اس کی طرف سے ذبح کرنے اور عورت بال کٹوائے اور مرد دوسرے مذدائے پھر طواف بیت کہہ اور مفاد مردہ میں سنی کرے پھر منی کی طرف آئے اگر منی یا مکہ معلوم ہو کر اس کی طرف سے ذبح نہیں کیا گیا تو خود ذبح کرے اور مشرک ہلے جب سفر منظر آئے مکہ میں تو منی جہاں سے اور اگر چلے تو بال کٹوائے اگر اس سے پہلے حج کر لیا ہے۔ (ترمذی)
- ۵۔ رسول اللہ نے اجازت دی ہے عورتوں اور بچوں کو کہ وہ رات ہی کو چل دیں (اور رات ہی کو مردی ہجرات کریں اور صبح کی غاد اپنی منسٹر لڑ لیں پھر عورتوں کو حیض کا خون ہو تو وہ مکہ جائیں اور کسی کو اپنی طرف سے تشریف لے جانے سے معین کریں۔ (ترمذی)
- ۶۔ فرمایا کوئی حرج نہیں جب رات قریب زوال ہو تو عورتوں کو آگے پیچھے دیں وہ مشرک الخوام میں توقف کریں ایک گھڑی پھر وہاں سے منی کی طرف جائیں مردی ہجرات کریں پھر ذرا ٹھہریں بال کٹوائیں پھر مکہ کی طرف جائیں طواف کریں مگر ایسی صورت میں کہ چاہیں ان کی طرف سے کوئی قربانی کرے تو اسے اپنی طرف سے معین کریں۔ (ترمذی)
- ۷۔ میں نے کہا میرے ساتھ عورتیں ہیں میں رات کو ان کے ساتھ چل دیتا ہوں فرمایا تم ایسا ہی کرتے ہو میرا رسول اللہ نے کیا تھا میں نے کہا صحیح ہے فرمایا ان کے ساتھ رات کو جاؤ لیکن ان کے ساتھ ٹھہرو نہیں، تم ان کے ساتھ جمعہ میں ٹھہرو، پھر ان کے ساتھ حج و عمرہ مکہ چلے اور وہاں رہی ہجرو کریں اگر ان کو تشریف دینا نہیں ہے تو بال کٹوائیں، ناخن تراشیں، اور مکہ چل جائیں اور طواف بیت کریں اور مفاد مردہ کے درمیان سنی کریں پھر بیت کی طرف آئیں اور سات بار طواف کریں پھر منی کی طرف لڑیں پس مکہ الوداع کا تمام ہو گیا۔ فرمایا رسول اللہ نے عورتوں کے ساتھ اسامہ کو بھیجا تھا۔ (ترمذی)
- ۸۔ فرمایا رسول اللہ نے اجازت دی ہے عورتوں اور بچوں کو کہ رات ہی سے رات چلیں مکہ جائیں اور رات ہی کو مردی ہجرات کریں اور اگر بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ رکھتی ہوں تو اپنی طرف سے کسی کو قربانی کرنے کے لئے معین کریں (حسن)

### باب ۱۱

(۱) من فاته الحج

۱۔ عذۃ من أصحابنا، عن أحمد بن حنبل، وسويل بن زياد، عن الحسن بن محبوب عن داود الرقي قال: كنت مع أبي عبد الله عليه السلام إذ جاء رجل فقال: إن قوماً قدموا يوم النحر وقد فاتهم الحج فقال: سأل الله العافية وأدى أن يهريق كل واحد منهم دم شاة ويحلون وعليهم الحج من قابل إن انصرفوا إلى بلادهم وإن أقاموا



حتیٰ تمضي اَبَہام التشریق بمسکۃ ثم یمخرجوا إلى وقت أهل مکة و أحرموا منه و اعتمروا فليس عليهم الحج من قابل .

۲ - علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، و محمد بن إسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن یحییٰ ، و ابن اُمی عمیر ، عن معاویہ بن عمار ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : من أدرك جمعا فقد أدرك الحج و قال : ایما قارن او مفرد او متمتع قدم و قد فاته الحج فلیحل بعمرة و علیہ الحج من قابل ؛ قال : و قال فی رجل أدرك الإہام و هو یجمع فقال : إن ظن أنه يأتي عرفات فیقف بها قليلا ثم یدرك جمعا قبل طلوع الشمس فلیأتها و إن ظن أنه لا یأتها حتی یفیضوا فلا یأتها ولیقم بجمع فقد تم حجہ .

۳ - علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُمی عمیر ، عن جمیل بن دراج ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : من أدرك المشرع الحرام يوم النحر من قبل زوال الشمس فقد أدرك الحج .

۴ - عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ ، عن ابن فضال ، عن عبد اللہ ابن المغیرہ ، عن إسحاق بن عمار ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : من أدرك المشرع الحرام و علیہ خمسة من الناس قبل أن تزول الشمس فقد أدرك الحج .

۵ - أحمد بن محمد ، عن ابن اُمی عمیر ، عن هشام بن الحکم ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : من أدرك المشرع الحرام و علیہ خمسة من الناس فقد أدرك الحج .

۶ - علی بن ابراہیم ، عن اُیہ ، عن ابن اُمی عمیر ، عن بعض أصحابہ ، عن اُمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : قال : تمذیلم جعل ثلاث هنا ؛ قال : قلت : لا ؛ قال : فمن أدرك شیئا منهم فقد أدرك الحج .

## باب

## حس کا حج فوت ہو جائے

۱ - میں حضرت کے ساتھ تھا ایک شخص کا اور کہنے لگا کہ وہ قربانی کے دن آئے اور ان کا حج فوت ہو گیا پس مایام رہا کہ اسے حاجت کا سوال کرتے ہیں اور ان سے یہ کہہ کر ایک بکری خرید کر کے محل ہو جانا چاہیے اور اگلے سال حج کرنا چاہیے اگر وہ

اپنے مشہوروں کو بلت جائیں اور اگر قیام کریں تو یہاں تک کہ ایام تشریق (عید کے بدترین دن) تک میں گزریں پھر وہ اہل مکہ کے وقت پر عمرہ کا اسرام باندھیں اور عمرہ کریں گان پر اگلے سال حج نہ ہوگا۔ (مختلف فیہ)

۲۔ منسرایا حج کو پہنچ جائے اس نے حج کو پایا اور تشرایا حج قرآن یا حج مفرد یا حج تمتع کے لئے آئے اور حج فوت ہو جائے تو عمرہ کے بعد عمل ہو جائے۔ اگلے سال اسے حج کرنا ہوگا اور اس کے ہاں سے فرمایا جہان دونوں کو ہائے وہ جمع میں ہو منسرایا اگر اس کو یہ گمان ہو کہ وہ وضو میں کچھ درپیش کرے گا، پھر جمع میں آ جائے گا طورا شمس سے پہلے تو آ جائے اور اگر یہ گمان ہو کہ وہ نہیں آ پائے گا تو وہاں نہ جائے لوگوں کے جانے تک تو جمع میں نسیام کرے اس کا حج پورا ہو گیا۔ (حسن)

۳۔ فرمایا جو مشرک اور ام بیچ گیا روز قرائی روز الہ آفتاب سے پہلے تو اس کا حج پورا ہو گیا (حسن)

۴۔ فرمایا جس نے مشرک اور ام کو پایا روز قرائی آفتاب سے قبل پانچ آدمی ہیں احفان کے لئے اس کے پاس ہوں تو اس نے حج

کو پایا۔ (دعوتی)

۵۔ ترجمہ نمبر ۱۱ ہے (۱۱)

۶۔ منسرایا تم جانتے ہو کہ یہ دعوت کے تین مقام کیوں رکھے گئے ہیں میں نے کہا نہیں، فرمایا ان میں سے جس نے تھوڑا سا ٹھہراؤ بھی پایا اس نے حج کو پایا۔ (حسن)

### باب الحاکم

(حصى الجمار من أين تؤخذ وقد اوتها)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار قال: خذ

حصى الجمار من جمع وإن أخذته من رحلك بمنى أجزأك .

۲۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد، عن منى الحنابلة

عن زرارة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألت عن الحصى التي يرمي بها الجمار، فقال:

تؤخذ من جمع و تؤخذ بعد ذلك من منى .

۳۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن حماد، عن ربعي، عن أبي عبد الله عليه السلام

قال: خذ حصى الجمار من جمع وإن أخذته من رحلك بمنى أجزأك .

۴۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي

حزرة، عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: التلط الحصى ولا تكسرن منهن

شیخاً

۵۔ علی بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل، عن زرارة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: حصى الجمار إن أخذته من الحرم أجزأك وإن أخذته من غير الحرم لم يجزئك، قال: وقال: لا ترمي الجمار إلا بالحصى .

۶۔ ابن أبي عمير، عن هشام بن الحكم، عن أبي عبد الله عليه السلام في حصى الجمار قال: كره الصم منها وقال: خذ البرش .

۷۔ عدة من أصعابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن أبي الحسن عليه السلام قال: حصى الجمار تكون مثل الأنملة ولا تأخذها سوداء ولا بيضاء ولا حرا، أخذها كحالية منقطة تخذفن خذفاً وتضعها على الإبهام وتدفعها بظفر السبابة وأرمها من بطن الوادي واجعل يمينك ككهن ولا ترم على الجمرة وتقف عند الجمرتين الأثنتين ولا تقف عند جمرة العقبة .

۸۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعيل، عن حنان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يجوز أخذ حصى الجمار من جميع الحرم إلا من المسجد الحرام ومسجد الخيف .

۹۔ محمد بن يحيى، عن محمد بن أحمد، عن محمد بن عيسى، عن ياسين الضرير، عن حريز، ممن أخبره؛ عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته من أين ينبغي أخذ حصى الجمار قال: لا تأخذه من موضعين: من خارج الحرم ومن حصى الجمار ولا بأس بأخذه من سائر الحرم .

باب

## جمار کے سنگ پرے کہاں سے لئے جائیں

۱۔ جمار کی سنگریاں مقام جح سے لی جائیں اور اگر تم نے تمنا میں ترک کر لی ہیں تو کافی ہے (حسن)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (حق)

۳۔ مضمون واحد (حسن)

- ۴۔ کسکریاں چنوا اور اس کا کوئی حصہ توڑ دینیں (۱۲)
- ۵۔ فسر یا اگر کسکریاں حرم سے لگی ہیں تو کانی میں در نہ تھیں اور فسر یا بجا رکھنا کو سسٹکار نہ کرو مگر کسکریوں سے (حسن)
- ۶۔ فسر یا سسٹ کسکریاں مکروہ ہیں اور فسر یا نقطہ دار (لو (حسن)
- ۷۔ فسر یا کسکریاں مثل انگلی کے بیوں کانی، سفید اور سرخ نہ ہو، نقطہ دار ہوں (گوشت پر رکھو اور انگشت سب کے ناخن سے مارو۔ اور پر جڑ کے نہ جاؤ بلکہ بطن وادی سے مارو، تمام کسکریاں داہنے ہاتھ سے مارو اور جڑ پر بائیں ہاتھ سے مارو، پہلے در جڑوں کے پاس، کھڑے ہو جڑ و عقبہ کے پاس نہ کھڑے ہو۔ (موشن)
- ۸۔ فسر یا جان بڑے کسکریاں لینا تمام حرم سے مگر مسجد الحرام اور مسجد حنیف سے نہ لی جائیں (موشن)
- ۹۔ فسر یا دو جڑوں سے کسکریاں نہ لو آؤں حرم کے باہر سے دوسرے جڑوں پر سے، باقی تمام جڑوں سے لے سکتے ہو (جہول)

### باب ثانی

﴿یوم النحر و منیہ الرمی و فضله﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایبہ، عن ابن ابی حمیر، عن معاویہ بن عمار، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: خذ حصی الجمار ثم ائت الجمرۃ القصویٰ الّتی عند العقبة فلا تمہا من قبل وجہہا ولا ترہما من أعلاہا تناول والحصى فی یدک: اللّٰہم هؤلاء حصیانی فاحصن لّی و ارفعن فی علی، ثم ترمی و تناول مع کل حصاة: اللّٰہم اکبر، اللّٰہم ادر عینی الشیطان اللّٰہم تصدیقاً بکتابک و علی سنۃ نبیک صلی اللہ علیہ وسلم، اللّٰہم اجعلہ حجاً مبروراً و عملاً مقبولاً و سباً مشکوراً و ذنباً مغفوراً و لیکن فیما بینک و بین الجمرۃ قد عشرۃ أذرع أو خمسۃ عشر ذراعاً فإذا أنیت رحلک و رجعت من الرمی قتل: اللّٰہم بک و حق و علیک توکلت فنعّم الرّب و نعم المولی و نعم النصیر. قال: و يستحب أن یرمی الجمار علی ظهر.

۲۔ غنبد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علی بن حذیف، عن جمیل بن دراج، عن زرارة، عن أحدہما علیہما السلام قال: سألتہ عن رمی الجمرۃ یوم النحر ما لہا ترمی و حدھا ولا ترمی من الجمار غیرھا یوم النحر؟ قال: قد کن یرمین کلّین و لکنہم ترکوا ذلک، فقلت لہ: جعلت فداک فأرہبن؟ قال: لا ترمین! أما ترضی أن نضع مثل ما صنع.

۳۔ غنبد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بکیر، عن زرارة،

عن حمران قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن رمي الجمار فقال : كن يرمين جميعاً يوم النحر ، فرميتها جميعاً بعد ذلك ، ثم حدثته فقال لي : أما ترضى أن تصنع كما كان علي عليه السلام يصنع ، فتركنه .

۴ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أحدهما عليه السلام ؛ وعن ابن أذينة ، عن ابن بكير قال : كانت الجمار ترمي جميعاً ، قلت : فأرميها ، فقال : لا أما ترضى أن تصنع كما صنع .

۵ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن سعيد الرضمي قال : رمى أبو عبد الله عليه السلام الجمرة العظمى فرأى الناس وقوفاً فقام وسطهم ثم نادى بأعلى صوته : أيها الناس إن هذا ليس بموقف - ثلاث مرات - ففعلت .

۶ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن محمد بن قيس ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ لرجل من الأنصار : إذا رميت الجمار كان لك بكل حصاة عشر حسنات تكتب لك لما تستقبل من عمرك .

۷ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن أبي عبد الله ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حربز ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رمي الجمار قال : له بكل حصاة يرمي بها تحط عنه كبيرة موقية .

باق

یوم نحر

۱- فرمایا لشکریاں لو اور جمرہ تقویٰ کے پاس آؤ جو مقدمہ کے پاس پہنچیں اسے سامنے کی طرف سے سٹما کر دھاس کے اوپر سے نہیں اور ہاتھ میں شکاریاں کے کرکڑی اللہم هؤلاء حصیاتی فاحصون لہو دار فہین فی عملی ثم ترمی و تقول مع کل حصاة : اللہ اکبر ، اللہم ادحر عینی الشیطان اللہم تصدیقاً بکتابک و علی سنة نبیک ﷺ ، اللہم اجمعہ حجاً غیر درأ و عملاً مقبولاً وسیعاً مشکوراً و ذنباً مغفوراً ، ولیکن فیما بینک و بین الجمرۃ قد در عشرۃ اذرع أو خمسۃ عشر ذراعاً فاذا أنیت رحلتک و رجعت من الرمی قل : اللہم بک وقت و علیک توکلت فنعم

الرَّبُّ دَنَعَم المولى و نعم النصير يا الله یہ میری کشمکشوں میں دن کو (شیطان سے) میری حفاظت قرار دے اور میرے علم میں دن کو بلند کر، پھر رادر اور کبوتر کشمکش پر اللہ اکبر یا اللہ ددر رکھ مجھے سے شیطان کو یا اللہ میری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں اور میں تیرے بس کے طریقہ پر ہوں یا اللہ میرے حق کو ہر در میرے عمل کو مقبول اور میری سنی کو مشکور قرار دے اور میرے گناہوں کو بخش دے اور تیرے اور میرے کے درمیان دس یا پندرہ یا تھکان کا صلہ ہو جب سوائی کی طرٹ آؤ اور رسی سے لٹو تو کہو یا اللہ میں نے تجھ پر استعاذ کیا ہے اور تجھ پر بھروسہ کیا تو کیا اچھا رب اور کیا اچھا مولا ہے اور کیا اچھا مددگار ہے اور مستجاب ہے کہ رسی طہارت سے ہو۔ (حسن)

- ۲۔ میں نے کہا یوم کو کیا ایک ہی جہرہ کو رسی کرے اور اس کے سوا دہاں دوسرے جہروں کو رسی نہ کرے وہ سب رسی کو مانتے تھے لیکن لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا میں نے کہا پھر میں رسی کروں فرمایا نہیں وہی کر دو جو ہم کرتے ہیں۔ (۱۶۰) سی
- ۳۔ سوال کیا گیا رسی جہرے سے فرمایا یوم کو سب کو رسی کیا جاتا تھا پس میں نے اس کے بعد سب کو رسی اور حضرت نے یہ بیان کیا فرمایا کیا تم دس پر رانی نہیں کرتے وہ کر دو جو حضرت علی نے کیا۔ پس میں نے ترک کیا۔ (موقوف)
- ۴۔ فرمایا یوم تمام جہروں کو رسی کیا جاتا تھا۔ جس نے کہا تو میں ان کو رسی کروں فرمایا نہیں وہی کر دو جو ہم کرتے ہیں (حسن)
- ۵۔ حضرت ابو عبد اللہ نے جہرہ عثمانی کو رسی کیا اور لوگوں کو دہاں ٹھہرا ہوا پایا آپ نے ان کے درمیان کوڑے ہو کر کہا بلند آؤ رسی سے لوگوں کو وقف نہیں ہے پس میں نے ایسا ہی کیا۔ (درا)
- ۶۔ رسول اللہ نے ایک مرد انصاری سے جو رسی کر رہا تھا پھر کشمکش پر دس جہرہ تیرے نام پر تیری ہاتھ مبارک لکھے جائیں گے۔ (۱۶۱)
- ۷۔ فرمایا رسی و بجزاز کے متعلق کہ ہر کشمکش پر ایک سخت گناہ کیسے ہو گیا جاتا ہے (۱۶۲)

### باب الح

(رمی الجمار فی أيام التشريق) (۱۶۳)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير؛ و محمد بن اسماعيل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان بن يحيى؛ و ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ارم في كل يوم عند زوال الشمس وقل كما قلت حين رميت جمرة العقبة فابعد بالجمرة الأولى فارمها عن يسارها في بطن المسيل وقل كما قلت يوم النحر، قم عن يسار الطريق فاستقبل القبلة فاحد الله وانن عليه وصل على النبي ﷺ ثم تقدم

قليلاً فتدعو وتساله أن يتقبل منك ثم تقدم أيضاً ثم افعل ذلك عند الثانية واصنم كما صنعت بالأولى وتقف وتدعو الله كما دعوت ثم تمضي إلى الثالثة عليك السكينة والوقار فارم ولا تفت عندها .

٢ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن يعقوب بن شعيب قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الجمار ، فقال : قم عند الجمرتين ولا تقم عند جمرة العقبة ، قلت : هذا من السنة ؟ قال : نعم ، قلت : ما أقول إذا رميت ؟ فقال : كبر مع كل حصاة .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : خذ حصي الجمار بيدك اليسرى و ارم باليمنى .  
٤ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي بصير ، و صفوان ، عن منصور بن حازم جيباً ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : رمي الجمار من طلوع الشمس إلى غروبها .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام أنه قال للحكم بن عتيبة : ما حد رمي الجمار ؟ فقال الحكم : زوال الشمس ، فقال أبو جعفر عليه السلام : أرايت لو أنهما كانا دجلين فقال أحدهما لصاحبه : احفظ علينا ما كنا حتى أراجع أكان يفوته الرمي ؟ هو والله ما بين طلوع الشمس إلى غروبها .  
٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : رخص رسول الله ﷺ لرعاة الإبل إذا جازوا بالكيل أن يرموا .

٧ - أحمد بن محمد ، عن إسماعيل بن همام قال : سمعت أبا الحسن الرضا عليه السلام يقول : لا ترمي الجمرة يوم النحر حتى تطلع الشمس ؛ وقال : ترمي الجمار من بطن الوادي و تجعل كل جمرة عن بينك ثم تنقل في الشق الآخر إذا رميت جمرة العقبة .

٨ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن أبيان ، عن محمد الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الفسل إذا أراد أن يرمي ، فقال : ربما انفصلت فأمسا من السنة فلا .

- ۹۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : سألتہ عن الغسل إذا رمى الجمار ، فقال : زبمافعلت وأما [من] السنة فلا ولكن من الحر والعرق .
- ۱۰۔ عہد بن یحیی ، عن أحمد بن عہد ، عن علی بن الحکم ، عن العلاء بن رزین ، عن عہد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر رضی اللہ عنہ عن الجمار ، فقال : لا نرم الجمار إلا وأنت علی طهر .

## باب ایام تشریق میں رمی الجمار

- ۱۔ فرمایا ہر روز ترمذی شمس کے وقت رمی کرو اور وہی کو جو حجرۃ العقیقہ کی رمی کے وقت کہا تھا حجرہ اولی سے ابتداء کرو بائیں طرف سے اس کے رمی کے دبلن میں اور وہی کو جو لیم تحرک کا تھا راستہ کے بائیں جانب رو قبضہ کرنے ہو محمد دشنام خدا کرو ، محمد آل محمد پر درود بھیجو پھر تھوڑا آگے بڑھو ، دعا کرو اور سوال کرو کہ وہ تمہاری دعا قبول کرے ، پھر آگے بڑھو اور وہی کرو جو دوسرے حجرہ پر کیا تھا اور وہی کو جو پہلے پر کیا تھا اور پھر کہ اللہ سے دعا کرو جیسے دعا کی تھی پھر سکینہ و وقار سے تیسرے کے پاس جاؤ ، رمی کرو اور اس کے پاس ٹھہرو نہیں دس ،
- ۲۔ میں نے حضرت سے حمار کے متعلق پوچھا کہ آیا دونوں جردوں کے قریب کھڑے ہو حجرہ عقیقہ کے قریب نہ کھڑے ہو میں نے کہا کیا یہ سنت ہے فرمایا ہاں ، میں نے کہا رمی کے وقت کیا کہوں فرمایا ہر کنکری پر تکبیر کہو ۔ (۴)
- ۳۔ فرمایا کنکریاں بائیں ہاتھ میں رکھو اور داہنے سے پھینکو ۔ (۵)
- ۴۔ فرمایا رمی جمرات کا وقت طلوع شمس سے غروب تک ہے (موتقی)
- ۵۔ فرمایا حضرت نے رمی کی حد ترمذی کے نزدیک ہے ، فرمایا حضرت نے اگر دو شخص ہوں ان میں سے ایک دوسرے کے جب تک میں لوٹوں تم میرے سامان کی حفاظت کرنا اگر طلوع شمس سے غروب تک وہ لوٹے تو اس کی رمی فیت نہ ہوگا اور
- ۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دس لکھ اٹے اونٹوں کے چرما ہوں سے کہا کہ جب وہ رات میں آئیں تو رمی کریں ۔ (۶)
- ۷۔ فرمایا مرد ترمذی طلوع فجر سے پہلے حجرہ کو رمی دے کہ وہ در فرمایا حمار کو رمی کے دبلن وادی سے اور ہر حجرہ کو داہنی طرف کو پھر منتقل ہو دوسری طرف جب حجرہ عقبہ پر رمی کرو ۔ (۷)



- ۸- میں نے کہا کیا رمی کا ارادہ کرے تو غسل کرے فرمایا سنت نہیں ہے لیکن اکثر غسل کرتے ہیں (موتقی)
- ۹- میں نے غسل کے متعلق سوال کیا رمی ہجرات کے لئے فرمایا میں اکثر ایسا کرتا ہوں لیکن یہ سنت نہیں ہے لیکن گرمی اور سینہ کے لئے کر لیا جائے (دوسرے)
- ۱۰- میں نے پوچھا جمار کے لئے غسل کرنے کے متعلق فرمایا جمار بغیر ہجرات مذکورہ (موتقی)

### باب آٹھ

عن (من خالف الرمي أوزاد أولئك)

۱- عذۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد؛ وأحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن ابن رئاب، عن مسمع، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل نسي رمي الجمار يوم الثاني فبذره بجمرة العقبة ثم الوسطى ثم الأولى يؤخر ما رمى بما رمى ويرمي الجمرة الوسطى ثم جمرة العقبة.

۲- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار؛ وحماد، عن الحلبي جميعاً، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل يرمي الجمار منكوسة، قال: يعيد علي الوسطى وجمرة العقبة.

۳- عذۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد، عن عبد الكريم بن عمرو؛ عن عبد الأعلى، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: رجل رمى الجمرة بست حصيات ووقعت واحدة في الحصى، قال: يعيدها إن شاء من ساعته وإن شامن الفدا إذا أراد الرمي ولا يأخذ من حصى الجمار؛ قال: وسألته عن رجل رمى جمرة العقبة بست حصيات ووقعت واحدة في المحمل، قال: يعيدها.

۴- محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي بصير قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: ذهبت أرمي فإذا في يدي ست حصيات فقال: خذ واحدة من تحت رجلك.

۵- علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال: في رجل أخذ إحدى وعشرين حصاة فرمى بها فزاد واحدة فلم يدر من أين تنقص، قال: فليرجع فليرم كل واحدة بحصاة، فإن سقطت من رجل حصاة فلم يدر أين تنقص، قال: يأخذ من تحت قدميه

حصۃ فرمی بہا، قال: و إن رمیت بمحصاة فوقعت فی محل فأعد مکانها فان ہی أصابت إنساناً أوجماً ثم وقعت علی الجمار أجزأک؛ وقال فی رجل رمی [الجمار فرمی] الأولى بأربع والأخیرین بسبع سبع قال: يعود فرمی الأولى بثلاث وقد فرغ و إن کان رمی الأولى بثلاث ورمی الأخیرین بسبع سبع فلیعد و لیرمهن جمیعاً بسبع سبع و إن کان رمی الوسطی بثلاث ثم رمی الأخری فلیرم الوسطی بسبع و إن کان رمی الوسطی بأربع رجع فرمی ثلاث؛ قال: قلت: الرجل ینکس فی رمی الجمار فیکبہ بجمرة العقبة ثم الوسطی ثم العظمی؛ قال: يعود فرمی الوسطی ثم یرمی جمرة العقبة و إن کان من الغد.

## بابی رمی خلاف کرنا یا کم وزیادہ کرنا

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص پر ثمانی ری جرات کھول گیا پس اس نے ابتدا رک چڑھ عقبہ سے پھر درمیانی پھر اول فرمایا نہیں رک کی اس نے جردی کی وہ رک سے جمرہ وسطی سے پھر رک سے جمرہ عقبہ پر (۴)
- ۲۔ ایک شخص نے انہی رک کی فرمایا وہ نوے وسطی کی طوت، پھر عقبہ پر آئے۔ (رم)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص ری جرات کرنا چھ کنسکریوں سے اور ایک رہ جاتی ہے فرمایا اعادہ کرے چاہے اس کے وقت میں چاہے دوسرے روز اور جب رمی کرنا چاہے تو جمرہ پر پڑی ہوئی کنسکریاں ملے۔ میں نے کہا ایک شخص نے جمرہ عقبہ پر چھ کنسکریاں باریں اور ایک رہ گئی اور مکمل میں جائے۔ فرمایا اس کا اعادہ کرے۔ (۴)
- ۴۔ میں نے کہا میں رمی کرنے گیا دیکھا تو میرے ہاتھ میں چھ کنسکریاں تھیں فرمایا ایک پیروں کے نیچے سے اٹھالے۔ (رم)
- ۵۔ جو شخص رکس کنسکریاں لے اور رمی کرے تو ایک زیادہ معلوم ہو اور یہ نہ جائے کہ کس جمرہ پر ایک کم لگا کر فرمایا نوے اور ہر ایک پر ایک ایک کنسکری اور مائے اگر کسی سے ایک کنسکری گر جائے اور نہ جائے کہ کہاں کم مائے تو اپنے پیروں کے نیچے سے ایک کنسکری اٹھالے اور اسے مائے اگر کوئی کنسکری مکمل میں رہ جائے تو اس کا اعادہ کرے اگر کسی انسان کو جائے یا مکمل میں لگ جمرہ پر جا پڑے تو کافی ہے فرمایا اس شخص کے متعلق جو جمرہ اولی پر جا کر کنسکریاں مائے اور دوسرے دو پر سات سات تو وہ نوے اور جمرہ اولی پر تین اور مائے، پس رمی پوری ہوئی اور اگر تین ماری ہیں اولی پر اور سات سات دوسروں پر تو سات سات مائے اور اگر درمیانی پر تین ماری ہیں پھر آخر پر ماری ہیں

تو در میان پر سات مائے اور در میان پر سات مائے تو لے اور ری کرے۔ میں نے کہا ایک شخص نے اہل ری کی اس  
نے حجر عقبہ سے شرم کیا پھر در میان پر پھر بڑے پر فرمایا لے اور دوبارہ مائے اول، دسلی پر پھر عقبہ پر اگر  
دوسرے دن ہو: (من)

### ﴿ باب ۱۱ ﴾

عن نسی رمی الجمار أو جهل

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن معاویہ بن عمار، عن  
ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: قلت لہ رجل نسی أن یرمی الجمار حتی أتت مکة قال: یرجع  
فیرمیها بفصل بین کل رمتین بساعة، قلت: فأنه ذلک وخرج؟ قال: لیس علیہ شیء؛ قال:  
قلت: فرجل نسی السعی بین الصفا والمروة؟ فقال: یعید السعی، قلت: فأنه ذلک حتی  
خرج؟ قال: یرجع فیعید السعی إن هذا لیس کرمی الجمار إن الرمی سنة والسعی  
بین الصفا والمروة فریضة.

۲۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن سعید، عن النضر بن  
سويد؛ وغيره، عن عبد اللہ بن سنان، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام فی رجل أفاض من جمع  
حتى انتهى إلى منى فعرض له عارض فلم یرم البجرة حتى غابت الشمس قال: یرمی  
إذا أصبح مرتین إحداهما بكرة وهي للامس والأخرى عند زوال الشمس وهي  
لیومه.

۳۔ علی بن ابراہیم، عن ایہ، عن ابن ابی عمیر، عن جمیل، عن زوارة؛ وعبد بن  
مسلم، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام أنه قال فی الخائف: لا بأس بأن یرمی الجمار باللیل و  
یضحی باللیل ویفرض باللیل.

۴۔ وعنه، عن فضالة بن أيوب، عن معاویة بن عمار قال: سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام  
ما تقول فی امرأة جهلت أن ترمی الجمار حتی نفرت إلى مکة؟ قال: فلترجع و لترم  
الجمار كما كانت ترمی والرجل كذلك.

۵۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن سعید، عن أخيه الحسن،  
عن زرعة، عن سماعة، عن أبي عبد اللہ علیہ السلام أنه كره رمی الجمار باللیل وخص  
للعبد والراکع فی رمی الجمار لیلاً.

باب

## رحمی الجمار بھول جائے

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص رحمی ہجرات بھول گیا اور مکہ چلا آیا فرمایا لوٹ جائے اور رحمی کرے اور دونوں دسیوں کے درمیان ایک گھڑی کا فرق ہو، میں نے کہا وقت جاتا رہا، فرمایا اس پر کچھ نہیں میں نے کہا وہ صفا درود کے درمیان سعی بھول گیا فرمایا اتنا دہ کرے میں نے کہا اس کا وقت جاتا رہا، کہا لوٹے اور دوبارہ سعی کرے یہ رحمی ہجرات کی طرح نہیں رحمی سنت ہے اور سنی واجب ہے (رحمن)
- ۲۔ نصرا یا اس شخص کے پاس میں جو جمع سے چلے اور سنی پہنچے پھر کوئی عارضہ ہو جائے وہ رحمی ہجرہ نہ کرے یہاں تک کہ سویر غروب ہو جائے اور نصرا یا جب صبح ہو تو دوبارہ رحمی کرے ایک صبح کو کل کے بدلے میں اور دوسرا ذوال آفتاب کے وقت آن کے بدلے (رحم)
- ۳۔ مخالف کے لئے فرمایا وہ رات ہی میں رحمی کرے۔ رات میں نہ رحمی کرے اور رات ہی میں چلا جائے۔ (رحمن)
- ۴۔ اگر کوئی عورت رحمی ہجرات کرنا بھول جائے اور مکہ چلی جائے نصرا یا وہ لوٹے اور رحمی جمار کرے اور مرد کے لئے بھی یہی ہے (رحم)
- ۵۔ حضرت مکہ وہ جانتے تھے رات گری جمار کرنے کو اور اجازت دی ہے رحمی کرنے کی رات کو غلام اور چرواہے کو (موتقی)

﴿باب﴾

﴿الرحمی عن العلیل والصبيان والرحمی را کتباً﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، و عبد الرحمن بن الحجاج، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الكسير و المبطون یرمی عنہما قال: والصبيان یرمی عنہم.
- ۲۔ أبو علی الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحیی، عن إسحاق ابن عمار قال: سألت أبا ابراہیم عليه السلام عن المريض یرمی عنه الجبار، قال: نعم یحمل إلى الجمرة و یرمی عنه.
- ۳۔ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن عاصم بن حميد، عن عتبة بن مصعب قال: رأيت أبا عبد الله عليه السلام یرمی بمنشی

و یرکب فحدت نفسی أن أسأله حين أدخل عليه فابتدأني هو بالحديث فقال : إن علي بن الحسين عليه السلام كان يخرج من منزله ماشياً إذا رمى الجمار ومنزلي اليوم أنفس من منزله فأركب حتى آتني منزله فإذا انتهت إلى منزله مشيت حتى أرمي الجمرۃ

۴۔ أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن مشق ، عن رجل ، عن أبي عبدالله ، عن أبيه عليه السلام أن رسول الله ﷺ كان يرمي الجمار ماشياً .

۵۔ أحمد بن محمد ، عن علي بن مهزيار قال : رأيت أبا جعفر عليه السلام يمشي بعد يوم النحر حتى يرمي الجمرۃ ثم ينصرف راكباً و كنت أراه ماشياً بعد ما يحاذي المسجد بمنى .

قال : وحدثني علي بن محمد بن سليمان النوفلي ، عن الحسن بن صالح ، عن بعض أصحابه قال : نزل أبو جعفر عليه السلام فوق المسجد بمنى قليلاً عن دابته حتى توجه ليرمي الجمرۃ عند مضرب علي بن الحسين عليه السلام فقلت له : جعلت فداك لم نزلت هنا ؟ فقال : إن هنا مضرب علي بن الحسين عليه السلام و مضرب بني هاشم و أنا أحب أن أمشي في منازل بني هاشم .

### باب

## رمی کرنا پیما صبیان کا اور راکب کا

- ۱۔ شکستہ اعضاء اور مبطلوں کی طرف سے اور بچوں کی طرف سے کوئی اور رمی کرے۔ (حسن)
- ۲۔ مریض کی طرف سے دوسرا رمی کرے۔
- ۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو دیکھا وہ منیٰ میں چلتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا حضرت کے پاس جاؤں گا پوچھوں گا جب میں آیا تو حضرت نے خود ہی وہ بات بیان کر دی قریباً علی بن الحسین علیہ السلام اپنی منزل سے پیادہ چلتے تھے جب رمی جمرات کو آتے تھے آج میری منزل ان کی منزل سے دور ہے پس میں سوار ہو کر اپنی منزل پر آتا ہوں اور ان کی منزل پر پہنچتا ہوں تو پیادہ ہو کر رمی جمرات کرتا ہوں۔ (ضعف)
- ۴۔ رسول اللہ پیادہ رمی جمرات کرتے تھے۔ (درسل)
- ۵۔ میں نے حضرت کو دیکھا یوم نحر کے بعد بیدل چلتے دیکھا رمی جمرہ کے لئے ، پھر سوار ہو کر چلتے ، میں نے دیکھا تھا بیدل

جیکہ مسجد منی کے سامنے آئے تھے اپنی سواری سے کچھ دور پیڑ توڑ دیے اور بکرہ کی طرف حضرت علی بن الحسینؑ کی خیمہ گاہ کے پاس سے گئے کہا آپ یہاں سواری سے کیوں اترتے۔ فرمایا یہ مقام ہے خیمہ نعب کرنے کا علی بن الحسینؑ اور بنی ہاشم کے پس میں نے یہاں پیدل چلنا پسند کیا۔

### باب ۱۷۷

☆ (أَيَّامُ النَّحْرِ) ☆

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن كليب الأسدي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن النحر ، فقال : أمّا بمنى فتلاثة أيام و أمّا في البليدان فيوم واحد .
- ۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حميل بن درّاج ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : الأضحية يومان بعد يوم النحر و يوم واحد بالأمصار .

### بَابُ أَيَّامِ نَحْرِ

- ۱۔ مٹا میں شربانی تین دن ہے اور شہر میں ایک دن و حسن
- ۲۔ شربانی یوم تحر کے بعد شربانی دو دن ہے اور شہر میں ایک دن و حسن

### باب ۱۷۸

☆ (أَدْنَى مَا يَجْزِي مِنَ الْهَدْيِ) ☆

- ۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وأحمد بن محمد جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن ابن رباب ، عن أبي عبيدة ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : «فمن تمتع بالعمرة إلى الحج فما استيسر من الهدى» قال : شاة .
- ۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ؛ و ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : يجزى في المتعة شاة .

## باب ۱۵۱ ہدی کی کم سے کم صورت

۱۔ فرمایا حضرت نے حج تمتع میں ہدی کی کم سے کم صورت بکری ہے (۴)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے (حسن)

### باب ۱۵۲

عن (من یجب علیہ الہدی و این ینذبعہ) \*

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن ابن مسکان ، عن سعید الأعرج قال : قال أبو عبد الله علیہ السلام : من تمتع في أشهر الحج ثم أقام بمكة حتى يحضر الحج من قابل فعليه شاة ومن تمتع في غير أشهر الحج ثم جاور حتى يحضر الحج فليس عليه دم إنما هي حجة مفردة و إنما الأضحية على أهل الأقطار .

۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال : سئل عن الأضحية أوجب على من وجد لنفسه وعياله ، فقال : أما لنفسه فلا بدعه و أما لعِياله إن شاء تركه .

۳۔ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، وأحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن إبراهيم الكرخي ، عن أبي عبد الله علیہ السلام في رجل قدم بهديه مكة في العشر فقال : إن كان هدياً واجباً فلا ينحره إلا بمضى وإن كان ليس بواجب فلا ينحره بمكة إن شاء وإن كان قد أشعره وقلده فلا ينحره إلا يوم الأضحية .

۴۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال : قلت له : الرجل يخرج من حجته شيئاً يلزمه متعمداً بجزءه أن يذبحه إذا رجع إلى أهله ؟ فقال : نعم ، وقال - فيما أعلم - : يتصدق به ، قال : إسحاق ، و قلت لأبي إبراهيم علیہ السلام : الرجل يخرج من حجته ما يجب عليه الدم ولا يهرقه حتى يرجع إلى أهله ؟ فقال : يهرقه في أهله و يأكل منه الشيء .

۵۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن يونس بن يعقوب ، عن

شعیب الغرقومی قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: سقت في العمرة بدنة أين أنحرها؟ قال: بمكة، قلت: أي شيء أعطيت منها؟ قال: كل ثلثاً واحد ثلثاً وثلثاً وثلثاً بثلث.

۶۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن معاویة بن عمار قال: قلت: لأبي عبد الله عليه السلام: إن أهل مكة أنكروا عليك أنك ذبحت هديك في منزلك بمكة فقال: إن مكة كلها منحر.

### باب

## ہدی کس پر واجب ہے اور کہاں فسخ کرے

- ۱۔ شریایہ جو عمرہ تہجد کے پہنوں میں کرے پھر مکہ میں اقامت کرے اور اگلے سال حج کو آئے تو اس پر ایک بکری ہے اور جو حج کے پہنوں کے علاوہ عمرہ تہجد کرے وہ چند سال بعد حج کو آئے تو اس پر کوئی شریانی نہیں پر حج مفصل ہے شریانی شہر والوں پر ہے۔ (مخ)
- ۲۔ حضرت سے شریانی کے متعلق پوچھا گیا آیا واجب ہے اس پر جو اپنے اہل و عیال کے لئے نفقہ رکھتا ہو۔ فرمایا اپنے لئے تو کرے اہل و عیال کے لئے اختیار ہے اگر چاہے۔ ذکر ہے۔ (دع)
- ۳۔ فرمایا جو شریانی کو مکہ میں دس دن کے اندر لے آئے اور قلاوہ بھی ڈال لے تو اس کو وہ یوم قربانی ہی ذبح کر (مجبور)
- ۴۔ میں نے کہا ایک حج کر چکتا ہے اور اس پر شریانی کا کفارہ ہے تو کیا اپنے گھر آجانے کے بعد ذبح کرے فرمایا ہاں۔
- اس مسئلے کے ابو ابراہیم علیہ السلام سے کہا۔ ایک حج کرنا ہے اور اس پر کفارہ میں شریانی واجب ہے اور اس نے وہ شریانی نہیں کی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر آ گیا کیا اب وہ شریانی کرے شریایا ہاں ذبح کرے اور اس سے کچھ کھائے بھی۔ (موتقی)
- ۵۔ میں نے کہا میں عمرہ میں مدی کو لے گیا پس کہاں ذبح کروں شریایا مکہ میں، میں نے کہا کیسے فقیر کر د فرمایا ایک ثلث کھاؤ ایک ثلث ہدیہ اور ایک ثلث تصدق کرو۔ (موتقی)
- ۶۔ میں نے کہا آپ نے جو مکہ کے اندر اپنے گھر میں قربانی کی تو اہل مکہ نے اسے برا سمجھا شریایا مکہ کی لاٹھ جلتے ہوئے دھن،

### باب

﴿ما يستحب من الهدى وما يجوز منه وما لا يجوز﴾

۱۔ الحسين بن عبد، عن معلى بن عبد، عن حدثه، عن حماد بن عثمان قال:



سالت أبا عبد الله عليه السلام عن أدنى ما يجزى من أسنان الغنم في الهدي فقال: الجذع من الضأن، قلت: فالعز؟ قال: لا يجزى، الجذع من المعز، قلت: ولم؟ قال: لأن الجذع من الضأن يلقح والجذع من المعز لا.

٢ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الإبل والبقر أيهما أفضل أن يضحي بها؟ قال: ذوات الأرحام، فسألته عن أسنانها، فقال: أما البقر فلا يضرك بأي أسنانها ضحيته وأما الإبل فلا يصلح إلا الثني فافوق.

٣ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي نجران، عن محمد بن حران، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أسنان البقر جميعها وحسنها في الذبيح سواء.

٤ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي قال: حدثني من سمعه يقول: ضح بكثرة أسود أقرون فحل فإن لم تجد أسود فأقرن فحل يأكل في سواد ويشرب في سواد وينظر في سواد.

٥ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن النعجة أحب إليك أم الماعز؟ قال: إن كان الماعز ذكراً فهو أحب إلي وإن كان الماعز أنثى فالنعجة أحب إلي، قال: قلت: فالخصي يضحي به؟ قال: لا إلا أن لا يكون غيره؛ وقال: يصلح الجذع من الضأن فأما الماعز فلا يصلح، قلت: الخصي أحب إليك أم النعجة؟ قال: المروض أحب إلي من النعجة وإن كان خصياً فالنعجة.

٦ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا اشتري الرجل البدنة مهزولة فوجدها سمينة فقد أجزأت عنه وإن اشتراها مهزولة فوجدها مهزولة فأتى بها لا تجزى عنه.

٧ - حميد بن زياد، عن ابن سماعة، عن غير واحد، عن أبيان بن عثمان، عن سلمة أبي حفص، عن أبي عبد الله عليه السلام عن أبيه عليه السلام قال: كان علي عليه السلام يذكره التفرغ في الآذان والمغرم ولا يرى به بأساً إن كان ثقب في موضع الوسم وكان يقول: يجزى من البدن الثني ومن المعز الثني ومن الضأن الجذع.

٨ - أبيان، عن عبد الرحمن، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال: الكيش في أركمكم أفضل

من الجوزور .

٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل يشتري هدباً وكان به عيب - عور أو غيره - قال : إن كان نقد ثمنه فقد أجزء عنه ، وإن لم يكن نقد ثمنه رده ، واشترى غيره : قال : وقال أبو عبد الله عليه السلام : اشتر فحلاً سميناً للمتعة فإن لم تجد فموجوء ، فإن لم تجد فمن فحولة المعز فإن لم تجد فنجعة فإن لم تجد فما استيسر من الهدي ، قال : ويجزى في المتعة الجذم من الضأن ولا يجزى جذع المعز ، قال : وقال أبو عبد الله عليه السلام في رجل اشترى شاة ثم أراد أن يشتري أسمن منها ، قال : يشتريها فإذا اشتراها باع الأولى . قال : ولا أدري : شاة قال أدبرة .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن جعفر ، عن أبيه ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : صدقة رقيق خير من نسك موزلة .

١١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الضحية تكون الأذن مشقوقة فقال : إن كان شقياً ورسماً فلا بأس وإن كان شقاً فلا يصلح .

١٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن جعفر ، عن أبيه ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال النبي صلى الله عليه وآله : لا تضحي بالرجاء بين عرجها ولا بالهيفاء ولا بالجرباء ولا بالخرقاء ولا بالجداء ولا بالعضباء .

١٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الأضحية يكسر قرناتها قال : إذا كان القرن الداخل صحيحاً فهو يجزى .

١٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، وصفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا رميت الجمرة فاشتر هدبك إن كان من البدن أو من البقر وإلا فاجعل كبشاً سميناً فحلاً فإن لم تجد فموجوء من الضأن فإن لم تجد فنبساً فحلاً فإن لم تجد فما [أس] عيسر عليك وعظم شعائر الله عز وجل فإن رسول الله صلى الله عليه وآله ذبح عن أمهات المؤمنين بقرة بقرة ونحر بدنة .

١٥ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن

عمر بن القاسم ، عن أبي عبد الله (عليه السلام) في الهرم الذي وقعت ثناباه أنه لا بأس به في الأضاحي وإن اشتريته مهزولاً فوجدته سميناً أجزأك وإن اشتريت مهزولاً فوجدته مهزولاً فلا يجزي.

۱۶۷- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إبراهيم بن محمد ، عن السلمی ، عن دادود الرقي قال : سألني بعض الخوارج عن هذه الآية « من الضان اثنين و من المعز اثنين قل آذنين حرّم أم الاثنتين » . « ومن الإبل اثنين و من البقر اثنين » ما الذي أحلّ الله من ذلك وما الذي حرّم ؟ فلم يكن عندي شيء ، فدخلت على أبي عبد الله (عليه السلام) و أنا حاج فأخبرته بما كان فقال : إن الله عز وجل أحلّ في الأضحية بمنى الضانّ والمعز الأهلّية و حرّم أن يضحي بالجبلية وأمّا قوله : « ومن الإبل اثنين و من البقر اثنين » فإن الله تبارك وتعالى أحلّ في الأضحية الأبل العراب و حرّم فيها البغاتي وأحلّ البقر الأهلّية أن يضحي بها و حرّم الجبلية ، فانصرفت إلى الرجل فأخبرته بهذا الجواب ، فقال : هذا شيء حملته الإبل من الحجاز .

### باب

## ہدی میں کیا مستحب ہے

- ۱- میں نے کہا ہدی میں کم سے کم کس عمر کا ہو فرمایا پھر دو سال کی میں نے کہا اور بکری ، فرمایا بکری دو سال کی کافی نہیں کیونکہ دو سال کی پھر گائیں ہو جاتی ہے اور بکری نہیں . (م)
- ۲- میں نے پوچھا کہ آیا اونٹ کی قربانی افضل ہے یا بیل کی ، فرمایا دونوں مادہ ہوں میں نے پوچھا اونٹوں کے متعلق فرمایا گائے میں کوئی نقصان نہیں کتھے ہیں اونٹوں کی ہو مگر اونٹ دو یا زیادہ دانٹوں کا ہو . (حسن)
- ۳- فرمایا گائے دو سال کی ہو یا تین سال کی ذبح کے لئے برابر ہے (مجبور)
- ۴- فرمایا قربانی کر دے ایسے مینڈک سے کی جو کالا ہو ، بے سینک ہو ، نہ ہو ، اگر کالا ہو تو بے سینک کا نہ ہو اچھی طرح چرنے والا ہو نا تازہ اور تند رست ہو . (مرسل)
- ۵- میں نے کہا پھر آپ کو زیادہ پسند ہے یا بکری ، فرمایا بکری میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے اگر بکری تو کبیرہ بہتر ہے میں نے کہا ختنی کی قربانی کی جائے فرمایا نہیں مگر دین سموت کہ دوسرا جانور ملے فرمایا بکیرہ کا پھر بہتر ہے اور

بکری شناسب نہیں، میں نے کہا فحش زیادہ بہتر ہے یا بھیر، فرمایا عرض (چھوٹے فحشیم، والا) بہتر ہے بھیر سے اور اگر فحش ہو تو بھیر بہتر ہے۔ (رض)

۷۔ فرمایا اگر کوئی دہلا اونٹ خریدے اور وہ مونا ہو جائے تو کافی ہے اور اگر دہلا خریدے اور دہلا ہی ہے تو کافی نہیں (من)  
۸۔ حضرت ابو عبد اللہ نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام مکہ مکرمہ جاتے تھے قرانی کن پئے او اور کن کنے کی اور نہیں بڑا جانتے تھے اگر داغ دینے کی جگہ سو ناخ ہوا اور ستر یا بد نہ کا سن دو سال کا اور بھیر کا دو سال کا ہونا کافی ہے۔ (مجموع)

۸۔ فرمایا میتھنا تھا تھا سہ شہر میں افضل ہے کتری ہوئی دن والی بھیر سے۔ (رس)

۹۔ فرمایا اگر کوئی قرانی کا جانور خریدے اور وہ کاٹا وغیرہ ہو تو اگر قیمت سے چلا ہے تو خریدنا اسے واپس کر کے دوسرا خریدنا چاہیے نہ مونا تازہ قتلہ والے کو اگر نہ لے تو کزور اگر اونٹ دینا نہ لے تو بکر، اگر نہ لے تو بھیر اگر یہ بھی نہ لے تو جو میسر آجائے۔ قتلہ میں کافی ہے بھیر کا بچہ نہ کہ بکری کا بچہ اور اگر کوئی بکری خریدے پھر اس سے زیادہ مونی پئے تو پسلی کو فروخت کر کے دوسری خرید لے۔ راوی نے کہا میں ناٹا بکری کہا تھا یا لگائے۔ (درسل)

۱۰۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک روٹی صدقہ میں دینا بہتر ہے دلی قرانی سے۔ (دسن)

۱۱۔ فرمایا قرانی پر اگر داغ دینے سے اگر کھال جل ہی ہے تو مضافہ نہیں اور اگر ویسے بھٹ گئی ہے تو قرانی نہ کرے۔ (من)

۱۲۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قرانی نہ کی جائے ایسے جانور کی جو سٹکا ہو، دہلا ہو، خارش ہو، سینک لڑنا ہو۔ (م)

۱۳۔ ستر یا سینگ لڑنے کی قرانی نہ ہوگی ہاں اگر داخلی حصہ صحیح ہے تو ہو سکتی ہے۔ (من)

۱۴۔ فرمایا میری جمرہ کے بعد اپنی قرانی خرید لو خواہ اونٹ ہو یا لگائے ورنہ مونا میتھنا فر اگر نہ لے تو دہلا بھیر اگر نہ لے تو میں نہ دہن اور بکری کے لئے سے جو بچہ پیدا ہو) اگر نہ لے تو جو میسر آئے، شکار اللہ کی تعلیم کرد رسول اللہ ﷺ اہبات المؤمنین کی طرف سے ایک ایک لگائے قرانی کرتے اور اپنی طرف سے اونٹ بخر کرتے تھے۔ (م)

۱۵۔ فرمایا سترانی ہو سکتی ہے ایسے بوڑھے جانور کی جس کے اگلے دو دانت گر گئے ہوں اگر تم نے دہلا جانور خرید اور وہ مونا ہو گیا تو کافی ہے اور اگر دہلا خرید اور دہلا ہی رہا تو کافی نہیں۔ (م)

۱۶۔ حج سے ایک تابعی نے اسن آیت کا مطلب پوچھا۔ بھیر کا جوڑا (نرا اور مادہ) بکری کا جوڑا ان سے کہیں یا حرام کئے ہیں یا مادہ اور اونٹ کا جوڑا اور لگائے کا جوڑا۔ پس بتاؤ اللہ نے ان میں سے کس کو حلال کیا ہے اور کس کو حرام، میرے پاس اسن کا جواب نہ تھا میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں آیا۔

میں حج کر رہا تھا حضرت کو میں نے یہ سوال بتایا، ستر یا اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے قرانی کے لئے مونا میں بھیر اور بکری پالتو اور حرام کی ہیں پہاڑی اونٹ اور لگائے میں اللہ نے سترانی کے لئے حلال کیا ہے یا ستر اونٹ کو اور حرام کیا ہے

بخا قی نسل کو اور دینی کا دس کو حلال کیا ہے اور یہاں دس کو حرام، یہ سن کر میں اس شخص کے پاس گیا اور یہ جواب بیان کیا ہے اس نے کہا یہ جواب مجاز سے اونٹوں پر آیا ہے۔ (رجہول)

### ﴿ باب ۱۸ ﴾

☆ (الهدی بنتج او یحلب او یرکب) ☆

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن اسماعیل، عن محمد بن الفضیل، عن أبي الصباح الكناني، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: «لکم فیہا منافع إلى أجل مسمى»، قال: إن احتاج إلى ظہر ہار کہا من غیر أن یغنف علیہا وإن کان لہا لبنٌ حلبہا حللاً یا لا یشکھا۔

۲۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن هشام بن سالم، عن سليمان بن خالد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن نتجت بدنتک فاحلبہا ما لا یضر بولدہا ثم انحرہما جميعاً، قلت: أشرب من لبنہا وأستقی؟ قال: نعم، وقال: إن علیاً أمير المؤمنين عليه السلام کان إذا رأى [أ] ناساً یشون قد جہدہم المشی حلہم علی بدنہ، و قال: إن ضلت راحلۃ الرجل أو هلکت و معہ ہدی فلیرکب علی ہدیہ۔

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن العلاء، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام قال: سألتہ عن البدنة تنتج أنحلبہا؟ قال: احلبہا حلباً غیر مضر بالولد ثم انحرہما جميعاً، قلت: يشرب من لبنہا؟ قال: نعم و یسقی إن شاء۔

### بالحلب

## ہدی کا دودھ دینا اور اس پر سوار ہونا

۱۔ سنا یا اس آیت کے متعلق ایک وقت معین کہ تمہارے لئے ان سے نفع حاصل کرنا ہے: "اگر ضرورت ہو تو اس کی پشت پر سواری کر کے بغیر اس پر ظلم کے اور اگر دودھ والی ہو تو دودھ لے کر اتنا کہ اس کا بچہ دودھ سے محروم نہ رہے۔ (رجہول)

- ۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تمھارے بدن کے پیر پیرا ہو تو اس کا دودھ دودھ لو لیکن اس کے بچہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے اسے بچہ کر دے میں نے کہا میں اس کا دودھ پی لوں اور دوسروں کو پلاؤں مٹرایا ہاں، اور مٹسرایا امیرالمومنین نجف راستہ میں کسی کو تھکا ہوا دیکھتے تو اپنے بکرتہ پر بیٹھا لیتے اور حضرت نے مٹسرایا اگر کسی کی سواری کا اونٹ کھرجائے یا مٹسرایے اور اس کے ساتھ باری ہو تو اس پر سوار ہو جائے (۴)
- ۳۔ میں نے کہا اگر بدن نے بچہ بیا ہے آیا اس کا دودھ پیا جائے فرمایا دودھ لو مگر اس کے بچہ کو نقصان نہ پہنچے پھر دونوں کو بچہ کر دے میں نے کہا اس کا دودھ پی لے اور پلائے فرمایا ہاں اگر چاہے۔ (۴)

### ﴿بَابُ ۱۱﴾

﴿الهدی يعطى اولى ملك قبل ان يبلغ محله والاكل منه﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن حماد، عن حریر، عن اُخبرہ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: کل من ساق هدیا تطوعاً فعط ہدیہ فلا شیء علیہ ینحرہ ویأخذ نعل التقلید فیتمسک فی الدم ویضرب بہ صفحۃ ستامہ ولا بدل علیہ وما کان من جزاء صید أو نذر فعط بل مثل ذلك وعلیہ البدل وکل شیء إذا دخل الحرم فعط بل بدل علی صاحبہ تطوعاً أو غیرہ۔
- ۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، و محمد بن اسماعیل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان بن یحییٰ جمیعاً، عن معاویہ بن عمار قال: سألت اُبا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل اشترى أضعیة فماتت أو سرق قبل أن یدبسها، فقال: لا بأس وإن أبدلها فهو أفضل وإن لم یشتتر فلیس علیہ شیء۔
- ۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن رجل قال: سألت اُبا عبد اللہ علیہ السلام عن البدنة یهدیها الرجل فنکسر أو تہلک، فقال: إن کان هدیا مضموناً فإن علیہ مکانہ وإن لم یکن مضموناً فلیس علیہ شیء؛ قلت: أو يأکل منه قال: نعم۔
- ۴۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن حماد، عن الحلبي، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: سألتہ عن الہدی الواجب إذا أصابه کسر أو عطب اُبیہ صاحبہ ویستعین بشئہ علی ہدی آخر؟ قال: بیعہ ویصدق بشئہ ویہدی ہدی آخر۔
- ۵۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسن، عن صفوان بن یحییٰ، عن العلاء بن

ورزين ، عن محمد بن مسلم ، عن أحدهما عليه السلام قال : إذا وجد الرجل هدياً ضالاً فليعترفه يوم النحر واليوم الثاني واليوم الثالث ثم يذبحه عن صاحبه عشية يوم الثالث ؛ وقال في الرجل يبعث بالهدي الواجب فيهلك الهدى في الطريق قبل أن يبلغ وليس له سعة أن يهدي ، فقال : الله سبحانه أولى بالعدر إلا أن يكون يعلم أنه إذا سأل أعطى .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج قال : سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن رجل اشترى هدياً لمثعته فأتى به أهله و ربطه ثم انحل وهلك هل يجزئه أو يعيد ؟ قال : لا يجزئه إلا أن يكون لاقوة به عليه .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن رجل اشترى كيشاً فهلك منه ؛ قال : يشتري مكانه آخر ، قلت : فإن اشترى مكانه آخر ثم وجد الأول ؛ قال : إن كانا جميعاً قأمين فليذبح الأول وليبيع الآخر وإن شاء ذبحه وإن كان قد ذبح الآخر فليذبح الأول معه .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن منصور بن حازم ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يضل هديه فيجده ورجل آخر فينحره فقال : إن كان نحره بمنى فقد أجزء عن صاحبه الذي ضل منه وإن كان نحره في غير منى لم يجز عن صاحبه .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن حديد ، عن جميل ، عن بعض أصحابنا ، عن أحدهما عليه السلام في رجل اشترى هدياً فنحره فمر به رجل فخرفه فقال : هذه بدنتي ضلت مني بالأمس وشهد له رجلان بذلك ، فقال : له لخمها ولا يجزئ ، عن واحد منهما ، ثم قال : ولذلك جرت السنة بأشمارها وتقليدها إذا عرفت .

بالکتاب

## اگر ہدی اپنی جگہ پہنچنے سے پہلے تھک جائے یا مرجے

- ۱۔ مقرر کیا جب کوئی استحباً ہدی کو سہلے اور بدل ہلاک ہو جائے تو اس کو لازم نہیں، قتلہ وہ کے جوتے لے اور اس کے خون میں ڈبوئے اور اس کے کوٹان پر اسے اور کوئی دوا لیں وجوب بخیر اس پر نہیں اگر وہ بدن بدلہ شکار کا ہو یا نذر ہو اور یہی صورت واقع ہو تو اس پر بدل ہوگا اور اگر حصر میں داخل ہوئے کے بعد مر جائے تو اس پر بدل نہیں استحباً ہو یا وجوباً (مسن)
- ۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے مقرر کیا کہ کئے جانے والے ہدیہ کو اگر نہ خریدے تو لازم نہیں (مسن)
- ۳۔ پوچھا گیا کہ ایک شخص قرآن لے کر چلا پس اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا ہلاک ہو گیا فرمایا اگر وہ کسی مرد سے لے لیا تو اس کا بدلہ کرنا ہوگا اور اگر نہیں تھا تو اس پر کچھ نہیں ہونے کا (مسن)
- ۴۔ میں نے کہا ایک شخص ہدیہ واجب لے کر چلا ناگاہ اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا وہ تھک کر بیٹھ رہا تو کیا اس کا مالک اس کو بیچ کر اس کی قیمت سے دوسرا اجا تو خریدے، مقرر کیا اس کی قیمت تصدق کر دے اور دوسری ہدیہ لے (مسن)
- ۵۔ فرمایا اگر کوئی گم کردہ ہدیہ کو اپنے پاس لے کر اس کا تعارف کرائے مقرر بانی کے پہلے دن اور دوسرے دن اور تیسرے دن (اگر چہ نہ چلے تو) تیسرے دن کی شام کو اس کی طرف سے خر کرے اور اس کے پاس میں مقرر کیا جو ہدیہ واجب بھیجے راستہ میں ہدیہ ہلاک ہو جائے ہے اور اپنے مقام تک نہیں پہنچتی اور اس کے پاس دوسرا اجا تو خریدنے کے لئے پیسہ نہیں فرمایا اللہ عذر کا قبول کرنے والا ہے (۴)
- ۶۔ میں نے کہا ایک شخص نے حج تمتع کے لئے ہدیہ کو خرید لیا اسے خر کر لیا اور باندھا وہ کھل گئی اور لاپتہ ہو گئی آیا یہ کافی ہے فرمایا نہیں کافی مگر اس صورت میں کہ اسے قدرت نہ ہو۔
- ۷۔ میں نے کہا ایک شخص نے ایک مینڈھا خرید لیا وہ گم ہو گیا مقرر کیا اس کی جگہ دوسرا خریدے اسی نے کہا اگر وہ دوسرا خریدے اور پھر ہلاک جائے۔ فرمایا اگر وہ دونوں پھو تو پہلے کو ذبح کرے اور دوسرے کو بیچ دے اور اگر دوسرے کو ذبح کیا ہے تو پہلے کو بھی ذبح کرے (مسن)
- ۸۔ فرمایا اگر کسی کی ہدیہ گم ہو گئی ہے اور دوسرے نے اسے پالیا ہے اور اس نے خر کیا ہے فرمایا اگر اس نے نئی ہی خر کیا ہے تو قربان اس کے کافی ہوگی جس نے اسے گم کیا تھا اور اگر مٹی کے علاوہ کہیں اور خر کیا ہے تو کافی نہ ہوگی (مسن)



۹۔ فرمایا اگر کوئی یہ خریدے اور کوئی اسے بیچے یہ میرا بند ہے جو اس کو گایا تھا اور دو آدمی گواہی بھی دیں فرمایا گوشت اس کے لئے ہوگا لیکن دونوں میں سے ایک کے لئے بھی یہ قرآن کافی نہ ہوگا اسی لئے قرآن اعلان کرنے اور پھر ڈالنے کا حکم ہے کہ پہچان ہو سکے۔ (نہ)

### ﴿ باب ۱۸۲ ﴾

﴿ البذنة و البقرة عن کم تجزی ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُمی عمیر ، عن عبد اللہ بن سنان قال : کان رسول اللہ ﷺ یذبح يوم الأضحیٰ كبشین أحدهما عن نفسه و الآخر عن لم یجد من أمته ؛ و کان امیر المؤمنین علیہ السلام یذبح كبشین أحدهما عن رسول اللہ ﷺ و الآخر عن نفسه .

۲۔ أبو علی الأشعری ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن یحیی ، عن عبد الرحمن بن الحبّاج قال : سألت أبا ابراہیم علیہ السلام عن قوم غلت علیہم الأضحیٰ و هم متمتعون و هم مترافقون و لیسوا بأهل بیت واحد وقد اجتمعوا فی مسیرہم و مضربہم واحد ، ألهم أن یذبحوا بقرة ؟ فقال : لا أحبّ ذلك إلّا من ضرورة .

۳۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علی ، عن رجل بسمی سوادۃ قال : کنّا جماعۃ یعنی فمزّت الأضحیٰ فنظرنا فإذا أبو عبد اللہ علیہ السلام واقف علی قطیع یسارم بغنم و بما کسہم مکاساً شدیداً فوقفنا ننظر فلما فرغ أقبل علینا فقال : أظنّکم قد تعجبتم من مکاسی ؟ قلنا : نعم ، فقال : إنّ المغبون لا محمود ولا مأجور ألکم حاجة ؟ قلنا : نعم أصلحك اللہ إنّ الأضحیٰ قد عزّت علینا ، قال : فاجتمعوا فاشترؤا جزوراً ، فیما بینکم ، قلنا : و لا تبلغ نفقتنا ، قال : فاجتمعوا و اشترؤا بقرة فیما بینکم فاذبحوها ، قلنا : و لا تبلغ نفقتنا ، قال : فاجتمعوا فاشترؤا فیما بینکم شاة فاذبحوها فیما بینکم ، قلنا : تجزی عن سبعة ؟ قال : نعم و عن سبعین .

۴۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُمی عمیر ، عن عمر بن اذینۃ . عن حران قال : عزّت البدن سنة بمنی حتی بلغت البدنة مائة دینار فسنل أبو جعفر علیہ السلام عن ذلك فقال : اشترکوا فیها ، قال : قلت : کم ؟ قال : ماخف هو أفضل ، قلت : عن کم تجزی ؟

## باب بدنہ اور بقر میں کتنے شریک ہوں

- ۱۔ رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک اپنی طرف سے دوسرا اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف سے جنت بانی نہیں کر سکتے اور اگر ان لوگوں نے وہ میت کو ذبح کرتے تھے ایک اپنی طرف سے دوسرا رسول اللہ کی طرف سے (حسن)
- ۲۔ میں نے کہا کچھ لوگوں کو یہ سلسلہ حج تمتع قربانی کرنا ہے اور وہ رفیق و درازات سے پیش آئے واپس ہیں لیکن ایک خاندان سے ہیں بلکہ راہ میں ایک جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں کیا وہ سب مل کر ایک گائے کو لیں شریک یا میں یہ پسند نہیں کرتا مگر بوقت ضرورت (حسن)
- ۳۔ ہماری ایک جماعت عثمان بن عفان سے فرمائی کہ جانوروں کی قیمت بہت گراں تھی ہم کھڑے تک رہے تھے تاکہ حضرت ابو عبد اللہؐ کو کبیروں کے گلے کے پاس کھڑے دیکھا اور ان پر سخت نیکس لگا پورا لوں کے پاس جب آپؐ فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم قریب کر رہے ہو نیکسوں پر، ہم نے کہا جی ہاں فرمایا مضمون (خرید و فروخت میں دھوکا دینے والا) پسندیدہ نہیں اور نہ اسے اجر ملے گا۔ کیا تمہاری کوئی حاجت ہے کہنے لگا ہاں، اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ فقیر بانی کے جانوروں کی قیمت بہت گراں ہے فرمایا مل کر ایک اونٹ خرید لو اور جو کہ اپنے درمیان بانٹ لو میں نے کہا زاد راہ اتنا نہیں فرمایا تو مل کر ایک گائے خرید لو فرمایا اس کی بھی گنجائش نہیں، فرمایا سب مل کر ایک بکری خرید لو اور اسے ذبح کر کے تقسیم کر لو میں نے کہا کیا سات آدمیوں کی شرکت ہو سکتی ہے فرمایا (اں بلکہ ستر تک کی)۔ (مقبول)
- ۴۔ ایک سال اونٹوں کی قیمت مٹی میں بہت زیادہ ہو گئی حضرت ابو جعفرؑ علیہ السلام سے اس کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا قربانی میں شریک ہو جاؤ میں نے کہا کتنے لوگ ہوں فرمایا جتنے کم ہوں اچھا ہے میں نے کتنے ہو سکتے ہیں فرمایا ستر۔ (حسن)

## باب الذبح

۱۔ ابو علیؑ الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحییٰ، عن عبد اللہ ابن سنان، عن أبي عبد اللہؑ فی قول اللہ عز و جل: «فاذکروا اسم اللہ علیہا صواف» قال: ذلک حین تصف للتحريم تربط یديها ما بين الخف إلى الركبة و وجوب جنوبها إذا وقعت على الأرض.

٢ - عُذْرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَدَدٍ ، عَنْ عُذْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُذْرُ بْنُ الْفَضِيلِ ، عَنْ أَبِي الصَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام كَيْفَ تَنْحَرُ الْبَدَنَةَ ، فَقَالَ تَنْحَرُ وَهِيَ قَائِمَةٌ مِنْ قَبْلِ الْيَمِينِ .

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : النَّحْرُ فِي اللَّبَةِ وَالذَّيْبُ فِي الْحَلْقِ .

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَمَّادٍ ، عَنْ الْحَلْبِيِّ قَالَ : لَا يَذْبَحُ لَكَ الْيَهُودِيُّ وَلَا النَّصْرَانِيُّ أَضْحِيَّتَكَ فَإِنْ كَانَتْ امْرَأَةً فَلْتَذْبَحْ لِنَفْسِهَا وَتَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَتَقُولُ : « وَجْهَتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ، اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ » .

٥ - عَنْهُ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يُجْعَلُ السَّكِينُ فِي يَدِ الصَّبِيِّ ثُمَّ يَقْبِضُ الرَّجُلُ عَلَى يَدِ الصَّبِيِّ فَيَذْبَحُ .

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعُذْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ وَابْنِ أَبِي عَمِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا اشْتَرَيْتَ هَدِيَّكَ فَاسْتَقْبِلْ بِهَ الْقِبْلَةَ وَانْحَرِ وَأَذْبَحْهُ وَقُلْ : « وَجْهَتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، إِنَّ صَلَوَتِي وَنَسْكَي وَحَيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أَمَرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي » ثُمَّ أَمَرَ السَّكِينُ وَلَا تَنْخَعْهَا حَتَّى تَمُوتَ .

٧ - عُذْرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عُذْرُ بْنُ أَحْمَدَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ الْبَغْدَادِيِّ ، عَنْ بَجِيلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَبْدَأُ بِمَعْنَى الذَّيْبِ قَبْلَ الْحَلْقِ وَفِي الْعَقِيقَةِ بِالْحَلْقِ قَبْلَ الذَّيْبِ .

٨ - عُذْرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عُذْرُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَهُوَ يَنْحَرُ يَدَتَهُ مَعْقُولَةً يَدِهَا الْيَسْرَى ثُمَّ يَقُومُ مِنْ جَانِبِ يَدِهَا الْيَمْنَى وَيَقُولُ : « بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُمَّ هَذَا مِنْكَ وَلَكَ ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّي » ثُمَّ يَطْعُنُ فِي لَبَتِهَا ثُمَّ يَخْرِجُ السَّكِينُ يَدَهُ فَإِذَا وَجِبَتْ قَطَعَ مَوْضِعَ الذَّيْبِ يَدَهُ .

## باب

## ذبح

- ۱۔ فرمایا اس آیت کے متعلق جب نحر کے لئے لٹایا جائے اس کے پیر کھڑوں سے ہیکر گھٹنوں تک باندھ دینے جائیں اور جب وہ زمین پر لیٹ جائے تب اس کے پہلو پاک کئے جائیں۔ (۴)
- ۲۔ پوچھا حضرت سے کیسے نحر کیا جاتا ہے نحر کو اس کے کھڑے ہونے کی حالت میں اور نحر کرنے والا داہنی طرف کھڑا ہو کر پوچھا فرمایا نحر ہوتا ہے بلکہ (گردن کا گرہا) اور ذبح ہوتا ہے حلق میں۔ (حسن)
- ۳۔ فرمایا یہودی یا نصرانی نحر نہ کرے اگر عورت ہے تو ذبح اپنے لئے دو قبیلہ ہو کر کہے اور کہے (حسن)
- ۴۔ «وَجْهَتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ»
- ۵۔ فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام ان کے ہاتھ میں چھری دیتے تھے پھر ایک شخص اس کے ہاتھ کو پکڑ کر ذبح کر دیتا تھا۔ (حسن)
- ۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب قربانی کا جانور خریدو تو اسے قبلہ رخ کر کے نحر یا ذبح کر دو اور کہو (حسن)
- ۷۔ «وَجْهَتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَواتِي وَنَسِيكِي وَحِبَائِي وَمِمَّا تَبَى اللَّهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُسْمِتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي»
- ۸۔ پھر چھری چلا دو اور جب تک مرزہ جائے اسے ادھیر نہ مت۔
- ۹۔ فرمایا منی میں حلق سے پہلے ذبح کرو۔ اور عقیقہ میں ذبح سے پہلے حلق ہو۔ (مجموع)
- ۱۰۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو بدلتہ نحر کرتے دیکھا اس کا بایاں اگلا پیر بندھا ہوا تھا آپ اس کے داہنی طرف کھڑے ہوئے اور فرمایا

بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ هَذَا مِنْكَ وَلَكَ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّي

پھر آپ نے اس کے بعد پرجا تو مارا پھر اپنے ہاتھ سے چھری نکال اور اس کے ذبح کرنے کی جگہ کو اپنے ہاتھ سے کاٹا۔

## ﴿باب ١٩﴾

﴿الاكل من الهدى الواجب والصدقة منها و اخراجه من منى﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن ابن أبي عمير ؛ و صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : أمر رسول الله ﷺ حين نحر أن تؤخذ من كل بدنة حذوة من لحمها ثم تطرح في برمة ثم تطبخ و أكل رسول الله ﷺ و علي عليه السلام منها و حسبنا من سرقها .

٢ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله تعالى : «فاذا وجبت جنوبها» قال : إذا وقعت على الأرض فكلوا منها و أطعموا القانع والمعترة . قال : القانع الذي يرعى بما أعطيته ولا يسخط ولا يكلف ولا يلوى شدقه غضباً والمعترة المار بك لتطمعه .

٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن عبد بن إسماعيل ، عن محمد بن الفضيل عن أبي الصباح الكناني قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن لحوم الأصاحي ، فقال : كان علي بن الحسين و أبو جعفر عليه السلام يتصدقان بنك على جيرانهم و نك على السواك و نك بمسكونه لأهل البيت .

٤ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ؛ و حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد جميعاً ، عن أبان بن عثمان ، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الهدى ما يأكل منه الذي يهديه في منته و غير ذلك ، فقال : كما يأكل من هديه .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن فداء الصيد يأكل صاحبه من لحمه فقال : يأكل من أضحيته و يتصدق بالفداء .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : «فاذا وجبت

جنوبہا فکلوا منها وأطعموا القانع والمعتز قال : القانع الذي يقنع بما أعطيته والمعتز الذي يبتريك والسائل الذي يسألك في يديه والبائس هو الفقير .

۷ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن إخراج لحوم الأضاحي من منى فقال : كنّا نقول : لا يخرج منها شيء ، لحاجة الناس إليه فأما اليوم فقد كثر الناس فلا بأس بإخراجها .

۸ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إسماعيل بن مراد ، عن يونس ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير قال : سألت عن رجل أهدي هدباً فانكسر فقال : إن كان مضموناً - والمضمون ما كان في يمين يميني نذراً أو جزاءً - فعليه فداؤه قلت : أياكل منه ؟ فقال : لا إنما هو للمساكين ، فإن لم يكن مضموناً فليس عليه شيء ، قلت : أياكل منه ؟ قال : يأكل منه .

و روي أيضاً أنه يأكل منه مضموناً كان أو غير مضمون . .

۹ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن أسباط ، عن مولى أبي عبد الله عليه السلام قال : رأيت أبا الحسن الأول عليه السلام دعا بيده فتحرها فلمّا ضرب الجزأ دون عراقيبها فوقعت إلى الأرض وكشفوا شيئاً عن سنمها قال : اقطعوا واكلوا منها [وأطعموا] فإن الله عز وجل يقول : « فإذا وجبت جنوبها فكلوا منها وأطعموا » .

۱۰ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن حنان بن سدير ، عن أبي جعفر عليه السلام ؛ و عن محمد بن الفضل ، عن أبي الصباح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : نهانا رسول الله ﷺ عن لحوم الأضاحي بعد ثلاث ثم أذن فيها وقال : كلوا من لحوم الأضاحي بعد ثلاث وأدخروا .

باعت

## پدی واجب کا حکمانا

۱ - اگر کسی ہدیہ رسول اللہ نے مکہ دیا کہ ہر زبان کا سمجھتا سمجھتا اگر شت دین اور اس کو ہانڈی میں ڈال کر پائیں رسول اللہ

نے اور حضرت عائشہؓ نے اس میں سے کچھ کھایا اور شور پایا۔ (حسن)

۲۔ ایکہ فاذ وجبت جنتی بھا الخ فرمایا جب اس کا گوشت کاٹ لیا جائے تو اس میں سے قانع اور معزہ دونوں قسم کے مٹھا جوں کو دیا جائے۔ قانع وہ ہے کہ جو کچھ تم اسے دودھ نہ اس پر غصہ کرے اور نہ دل گرفتہ ہو اور نہ غصہ میں ہو نہ چڑھے اور معزہ پیشہ در فقیر ہے (برسل)

۳۔ میں نے قربانی کے گوشت کے متعلق سوال کیا فرمایا حضرت علی بن حسین اور امام محمد باقر علیہ السلام تصدیق کرتے تھے ایک تہائی پڑوسیوں کو اور ایک تہائی سوال کرنے والوں کو اور ایک تہائی رکھتے تھے اپنے اہل بیت کے لئے۔

۴۔ میں نے کھانچ قتیع وغیرہ میں جو گوشت ہدیہ میں اسے تو اس سے کیا کھائے فرمایا جیسے اپنی ہدیہ سے کھائے (موقوف)

۵۔ میں نے پوچھا شکار کے بدلہ قربانی کے متعلق کیا قربانی کرنے والا اس کا گوشت کھائے۔ فرمایا وہ اپنی قربانی کا کھائے اور فقیر والی کا گوشت تصدیق کر لے۔ (حسن)

۶۔ ایکہ فاذ وجبت الخ کے متعلق فرمایا قانع وہ ہے کچھ تم لے دو اس پر قانع ہو اور معزہ پیشہ در فقیر ہے جو زیادہ لینے پر بحث کرے اور سائل وہ ہے جو سوال کرے اس کا بچہ اس کے ساتھ ہے اور اس فقیر ہے۔ (حسن)

۷۔ میں نے سوال کیا منی میں قربانی کے گوشت نہ کھائے لا۔ منہر یا پہلا ہم کہتے تھے اس سے کچھ نہ نکالا جائے کیونکہ لوگوں کو اس کی احتیاج ہے لیکن اب حاجیوں کی کثرت ہے اس کے نکالنے میں کوئی حرج نہیں۔ (حسن)

۸۔ میں نے کہا اگر کوئی ہدیہ بھیجے اور وہ مر جائے۔ منہر یا اگر وہ نذر یا فدیہ ہے تو اس پر اس کا بدلہ ہے میں نے کہا کیا اس سے کھائے فرمایا نہیں وہ حق مساکیں ہے (موقوف)

۹۔ ایک روایت میں ہے کوئی حالت ہو کھانا جائز ہے۔

۱۰۔ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ کو دیکھا کہ آپ نے بکڑہ منگایا اور اس کو بکڑیا جب اذانوں کے ضرب لگائی تو ان کی گردن کے موٹے پٹے کاٹ گئے اور کو ان کا کچھ حصہ کھل گیا۔ فرمایا اسے کاٹو اور کھاؤ۔ اللہ قربان ہے جب اس کے دست و بازو کاٹ چکے تو خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھاؤ۔ (حسن)

۱۱۔ منہر یا امامینؑ نے کہ رسول اللہؐ نے منع کیا ہم گوشت قربانی کا گوشت کھائے اسے آئینہ دن کے بعد پھر اجازت دی تبین دن کے بعد کھائے کی اور فقیر کاٹنے کی۔ (موقوف)

### باب ۸۲

☆ (جلود الہدی) ☆

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ، عن ابن اُمی عمر، عن حفص بن البختری، عن اُمی عبد اللہؓ قال: نہی رسول اللہ ﷺ أن يعطى الجزأ من جلود الہدی وأجلالہا

شیئاً

۲۔ فی روایۃ معاویۃ بن عمار، عن امی عبداللہ رضی اللہ عنہ قال: ینتفع بجلد الأضحیۃ و یشترى به المتاع و إن تصدق به فهو أفضل وقال: نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنة ولم یعط الجزلین جلودهما ولا قلائدہما ولا جلالہا ولكن تصدق به ولا تعط السلاخ منها شیئاً ولكن أعطه من غیر ذلك.

## بابلہ ہدی کی کھال

۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کیا ہے کہ کھاب کہ ہدی کی کھال اس کی جھول سے کچھ بھی دینے کو، ایک روایت میں ہے کہ قربانی کی جلدوں سے سامان ضروریہ لیا جائے اور اگر صدقہ میں دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ شریک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد بخ کیا اور تھاپوں کو نہ لکھا میں دین نہ قلائد نہ جھولیں بلکہ ان کا صدقہ دیا اور نہ کھال اتارنے والے کو اس میں سے کچھ دیا

## ﴿ بابکھا ﴾

﴿ الحلق والتقصیر ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن الحسن، عن إبراهيم بن مسلم، عن أبي شبل، عن امی عبداللہ رضی اللہ عنہ قال: إن المؤمن إذا حلق رأسه بمعنى ثم دفنه جاء يوم القيامة وكل شعرة لها لسان طلق تلبی باسم صاحبها.

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن مفضل بن صالح، عن أبان بن تغلب قال: قلت لأبي عبداللہ رضی اللہ عنہ: للرجل أن يغسل رأسه بالخطمي قبل أن يحلقه؟ قال: يقصر و يغسله.

۳۔ حید بن زیاد، عن ابن سماعۃ، عن غیر واحد، عن أبان بن عثمان، عن عبدالرحمن بن امی عبداللہ، عن امی عبداللہ رضی اللہ عنہ قال: كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يوم التمر يحلق رأسه ويقلم أظفاره ويأخذ من شاربہ ومن أطراف لحيته.

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي الحسن رضی اللہ عنہ قال: إذا اشتريت أضحيتك ووزنت منها وصادرت في رحلك فقد



بلغ الهدي عله فان أحببت أن تحلق فاحلق .

۵- و باسناده ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سألته عن رجل جمل أن يقصر من رأسه أو يحلق حتى ارتحل من منى قال : فليرجع إلى منى حتى يحلق بها شعره أو يقصر وعلى الضرورة أن يحلق .

۶- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ينبغي للضرورة أن يحلق و إن كان قدحج فان شاء قصر و إن شاء حلق ، قال وإذا لبس شعره أو قصه فان عليه الحلق و ليس له التقصير .

۷- عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : على الضرورة أن يحلق رأسه ولا يقصر و إنما التقصير لمن حج حجة الاسلام .

۸- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي الصباح الكناني قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل نسي أن يقصر من شعره و هو حاج حتى ارتحل من منى ، قال : ما يعجبني أن يلقي شعره إلا بمنى ، و قال : في قول الله عز وجل : « ثم ليقتضوا نفسهم » قال : هو الحلق و ما في جلد الإنسان .

۹- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل يحلق رأسه بمكة ، قال يرد الشعر إلى منى .

۱۰- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن غياث بن إبراهيم ، عن جعفر ، عن آبائه ، عن علي عليه السلام قال : السنة في الحلق أن يبلغ العظمين .

۱۱- أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تقصر المرأة من شعرها لعمرتها قدر أنملة .

۱۲- أحمد بن محمد ، عن ابن أبي بصير قال : قلت لأبي الحسن الرضا عليه السلام : إننا حين نفرنا من منى أقمنا أياماً ثم حلق رأسنا طلب التلذذ فدخلني من ذلك شيء ، فقال : كان أبو الحسن صلوات الله عليه إذا خرج من مكة فأتى بثيابه حلق رأسه ، قال : و قال في قول الله عز وجل : « ثم ليقتضوا نفسهم وليوفوا نذورهم » قال : التفث تقليم الأظفار و طرح

الوضو وطرح الإحرام .

۱۳۔ عن عبد بن یحییٰ ، عن عبد بن أحمد ، عن عبد بن عیسیٰ ، عن یاسین الضریح ، عن حریز ، عن زوائد أن رجلاً من أهل خراسان قدم حاجاً وكان أقرع الرأس لا يحسن أن يلبس فاستفتى له أبو عبد الله عليه السلام فأمر أن يلبس عنه و يمس الموصى على رأسه فإن ذلك يجزئ عنه .

## باقی حلق و تقصیر

- ۱۔ سترایا جس میں منی میں سر منڈوانے کا اور دن ہو گا تو روز قیامت اس کا بال صاف زبان میں تلبیہ کرے گا اس کا نام لے کر۔ (مجموع)
- ۲۔ فرمایا مرد کو چاہیے اپنا سر خلی سے دھوئے قبل سر منڈوانے کے اور فرمایا بال کٹوانے اور غسل کرے۔ (۴۰)
- ۳۔ رسول اللہ یوم نحر سر منڈوانے سے ناخن کٹوانے سے مونچھیں ترشوانے سے اور دانتوں کے اطراف کو کٹوانے سے (رسول)
- ۴۔ فرمایا جب تم قرانی کا جانور خرید لو اور قیمت بے دو اور وہ تمہاری سواری کے ساتھ ہو اور بڑی اپنے مقام پر پہنچ جائے تو اگر چاہو تو سر منڈا لو (۴۱)
- ۵۔ میں نے کہا ایک شخص نہیں کہ بال کٹوانے یا سر منڈوانے اور منی سے چل دیتا ہے فرمایا وہ لوٹے سر منڈوانے یا بال کٹوانے اور مردہ کو بال منڈوانے چاہئیں۔ (بخاری)
- ۶۔ فرمایا مردہ کو بال منڈوانے چاہئیں اگرچہ کر لیا ہے تو اختیار ہے چاہے کٹوانے یا منڈوانے اور فرمایا جس کے بال منڈا ہوئے ہوں گے وہ مردہوں اس کو منڈوانے چاہئیں نہ کٹوانے۔ (حسن)
- ۷۔ فرمایا مردہ کو سر منڈوانا چاہیے کٹوانے نہیں کٹوانا اس کے لئے ہے جو کٹوانے۔
- ۸۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جرح میں اپنے بال کٹوانے بول ملے یہاں تک کہ وہ مٹلے کو کھجے فرمایا کسی قدر مجھے تعجب ہو تا ہے کہ وہ مٹلے کے علاوہ بال کٹوانے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چاہے وہ اپنی کثافت دور کرے اور وہ سر منڈوانا اور جلد بدن کا میل صاف کر لے۔
- ۹۔ فرمایا جو کوئی مکہ میں سر منڈوانے وہ منی میں بھی منڈوانے۔ (حسن)
- ۱۰۔ حضرت علی نے فرمایا سنت ہے دو کانوں کی جڑوں تک سر منڈوانے۔ (موفقی)

۱۱۔ فرمایا عہ میں عورت بقدر ایک انگلی کے بال کٹوائے ۱۲۔

۱۲۔ امام رضا علیہ السلام جب مکہ سے نکلتے تو اپنے کپڑے پہنے ہوئے اور سر مٹا ہوا ہوتا اور یہ آیت پڑھتے  
 ليقضوا نفثهم وليوفوا نذرهم، قال: النفث تقليم الأظفار وطرح الوسخ و طرح الإحرام فرما حضرت  
 نے نفث سے مراد ہے ناخن کٹوانا، میلہ دور کرنا اور احرام اتارنا، رکھ پول

۱۳۔ ایک شخص خراسان سے حج کرنے آیا اس کے سر پر بال نہ تھے اور اچھی طرح تلبیہ نہیں کر سکتا، بقا حضرت سے اس کے  
 مشعلت پر چھا گیا آپ نے حکم دیا کہ کوئی اس کی طرف سے تلبیہ کرے اور اس کے سر پر استراہم وادینا لگائی جے۔

### باب ۱۸

عن (من قدم شيئاً أو أخره من مناسكه)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اسیہ، عن ابن اُمی عمیر، عن جلیل بن دراج قال: سألت  
 أباعبدالله عليه السلام عن الرجل يزور البيت قبل أن يحلق، قال: لا ينبغي إلا أن يكون ناسياً  
 ثم قال: إن رسول الله ﷺ أتاه أناس يوم النحر فقال بعضهم: يا رسول الله إني حلفت  
 قبل أن أذبح وقال بعضهم: حلفت قبل أن أرمي فلم يتركوا شيئاً كان ينبغي لهم أن  
 يؤخروه إلا قدموه، فقال: لا حرج.

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال: قلت  
 لأبي جعفر الثاني عليه السلام: جعلت فداك إن رجلاً من أصحابنا رمى الجمره يوم النحر و  
 حلق قبل أن يذبح فقال: إن رسول الله ﷺ لما كان يوم النحر أتاه طوائف من  
 المسلمين فقالوا: يا رسول الله ذبحنا من قبل أن نرمي وحلقنا من قبل أن نذبح،  
 ولم يبق شيء مما ينبغي لهم أن يقدموه إلا أخرروه ولا شيء مما ينبغي لهم أن يؤخروه  
 إلا قدموه، فقال رسول الله ﷺ: لا حرج لا حرج.

۳۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد؛ و سهل بن زیاد جميعاً، عن ابن محبوب،  
 عن أبي أيوب الغزاز، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام في رجل زار البيت قبل  
 أن يحلق، فقال: إن كان زار البيت قبل أن يحلق وهو عالم أن ذلك لا ينبغي له فإن  
 عليه دم شاة.

۴۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن معاوية

ابن عسار، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل نسى أن يذبح بمنى حتى زاد البيت فاشتري بمكة ثم ذبح، قال: لا بأس قد أجزء عنه.

### باب ۱۸۸

## مناسک میں مقدم و موخر کرنا

- ۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو نہ کعبہ کی زیارت کرے قبل طح کر لیا نہیں آیا چاہے تھا بھول ہو جائے تو خیر پھر منبر آیا یوم نحر رسول اللہ کے پاس کچھ لوگ آئے ایک نے کہا رسول اللہ میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ایک نے کہا میں نے رسی سے پہلے طح کر لیا انہوں نے ہر شے جو موخر تھی مقدم کر دیا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں (حسن)
- ۲۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں ہمارا ایک ساتھی ہے جس نے رسی جڑ کی یوم نحر اس کے پاس کچھ مسلمان آئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے رسی سے پہلے ذبح کر لیا اور ذبح سے پہلے سر منڈوا لیا کوئی چیز ایسی نہ ہو جو مقدم تھی اسے موخر کر دیا ہو اور جو موخر تھی اسے مقدم ذکر دیا ہو حضرت نے فرمایا کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص نے طح سے پہلے بیت اللہ کی زیارت کی۔ منبر آیا اگر عالم مسئلہ تھا اور اس نے ایسا کیا تو ایک بکری ذبح کر کے (حسن)
- ۴۔ منبر آیا اس شخص کے ہاں میں جو بھول گیا میں ذبح کرنا اور اس نے کعبہ کی زیادت کی پھر اس نے مکہ میں جانور خرید کر کے ذبح کیا فرمایا کافی ہے (حسن)

### باب ۱۸۹

﴿ما یحل للرجل من اللباس والطیب اذا حلق قبل أن یزور﴾

۱۔ أبوعلیٰ الأشعری، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحیی، عن سعید ابن یسار قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المتمتع إذا حلق رأسه قبل أن یزور البيت یطلیه بالحناء قال: نعم الحناء والنیاب والطیب وکل شيء إلا النساء۔ رد دھا علی مرتین أو ثلاثہ۔ قال: وسألت أبا الحسن عليه السلام عنها فقال: نعم الحناء والنیاب والطیب وکل شيء إلا النساء۔

۲۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن یونس بن یعقوب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام قلت: المتمتع یطلی رأسه إذا حلق؛ فقال: یا بش! حلق رأسه

اعظم من تقطیته ایساہ .

۳۔ عثد بن یحییٰ، عن أحمد بن عثد، عن الحسن بن علی بن یقطین، عن یونس مولى علی، عن أبی یسویب الخزازی قال: رأیت أبا الحسن علیه السلام بعد ما ذبح حلق ثم ضمد رأسه بمسک و زار البیت و علیہ قمیص و کان متمتعاً .  
علی بن ابراهیم، عن آئیہ، عن إسماعیل بن مراد، عن یونس، عن أبی یسویب نحوه .

۴۔ أبو علی الأشعری، عن عثد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحییٰ، عن الزعم بن الحجاج قال: ولد لأبی الحسن علیه السلام مولود بمنی فأرسل إلینا یوم النحر بغیص فیہ زعفران و کنّا قد حلقنا، قال عبد الرحمن: فأکلت أنا و أبی الکاهل و مرأزم أن پاکلا و قالوا: لم نزر البیت فسمع أبو الحسن علیه السلام کلما فقال لمصادف و کان هو الرسول الذی جاءنا به: فی أي شیء کاوا یتکلمون قال: أکمل عبد الرحمن و أبی الآخران و قالوا: لم نزر بعد، فقال: أصاب عبد الرحمن ثم قال: أما یدکر حین أوتینا به فی مثل هذا الیوم فأکلت أنا منه و أبی عبد الله أخی أن یا کل منه فلم یجاء أبی حره علی فقال: یا آبه إن موسی أکل خبیصاً فیہ زعفران ولم یزر بعد، فقال أبی: هو أفتة منك ألیس قد حلقتم رؤوسکم .

۵۔ صفوان، عن إسحاق بن عمار قال: سألت أبا ابراهیم علیه السلام عن المتمتع إذا حلق رأسه ما یحل له، فقال: کل شیء إلا النساء .

### باب

## ہر دو کے لئے کیا لباس ہو

- ۱۔ میں نے پوچھا تیسرے کرنے والے کے لئے جب زیارت سے پہلے اپنا سر منڈوا لے ہندی لگا نا جائز ہے فرمایا حنا، لہبس اور خوشبو اور ہر شے سوائے عود تو لے کے دو یا تین بار حضرت کے ہر فرمایا میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس کے مشافعت پوچھا فرمایا ہاں حنا کپڑے اور خوشبو سب جائز ہے عورتوں کے سوا۔ (۴)
- ۲۔ میں نے کہا تیس کرنے والا حلق کے بعد اپنا سر منڈوا لے کر فرمایا لے کر حلق راس اعظم ہے بہ نسبت سر چھپانے کے (سرقہ)
- ۳۔ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو دیکھا حج کے بعد حلق کرایا پھر سر پر مشک کا ضماد کیا اور بیت اللہ کی زیارت کی ایک

تمیض پہنے ہوئے حج تمتع میں کی۔ (۲۰)

ابو ایوب نے بھی یہی روایت کی ہے۔

۴۰۔ راوی نے کہا امام رضا علیہ السلام کے نما میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت نے ہمارے لئے اس کے گزشت کا ایک کھانا پکوا کر بھیجا جس میں زعفران تھا اور ہم سرسبز دریا چلے گئے عبد الرحمن راوی نے بیان کیا میں نے تو کھانا کابی اور مرازم نے کھانے سے انکار کر لیا اور کہا کہ ہم نے ابھی بیت اللہ کی زیارت نہیں کی۔ ابو الحسن علیہ السلام نے ہمارا کلام سنا ، مصداق نے جو حضرت کی طرف سے کھانا لایا تھا ہم سے یہ کہا یہ کس امر پر گفتگو کر رہے ہیں۔ عبد الرحمن نے کہا کہ اس کے بعد زیارت نہ ہو گی اس نے کہا کہ وہ یاد نہیں جب ہم لائے گئے تھے حضرت کی طرف سے فلاں دن تو میں نے اس میں سے کھانا کھا لیا جس میں زعفران عبد اللہ نے انکار کیا تھا اس کے کھانے سے۔ جب ابی ذر آیا تو اس نے کہا ہا جان مولا نے وہ کھانا کھا لیا جس میں زعفران تھا اور اس نے بعد میں زیارت بیت زکیہ سے باپ نے کہا وہ تجھ سے زیادہ فقیر ہے کیا تم نے اپنے سر نہیں مسخڑوا لئے تھے۔ (مشوئین)

۵۔ فرمایا تمتع کرنے والا جب سرسبز والے تو اس پر ہم شے سولے عورتوں کے حلال ہو جاتی ہے (مشوئین)

### باب ۱۱

﴿صوم الممتع اذا لم یجد الہدی﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ؛ و سهل بن زیاد جمیعاً ، عن رفاعۃ بن موسی قال : سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام عن الممتع لا یجد الہدی ، قال : یصوم قبل الترویۃ یوم و یوم الترویۃ و یوم عرفة ، قلت : فإِنَّہ قدیم یوم الترویۃ ، قال : یصوم ثلاثة آیام بعد التشریق ، قلت : لم یقم علیہ جمالہ ، قال : یصوم یوم العصبۃ و بعدہ یومین ، قال : قلت : و ما الحصۃ ؟ قال : یوم نفرہ ، قلت : یصوم و هو مسافر ؟ قال : نعم ألیس ہو یوم عرفة مسافراً إنا أهل بیت نقول ذلك لقول اللہ عز و جل : « فصیام ثلاثة آیام فی الحج » یقول فی ذی الحجۃ .

۲۔ أحمد بن محمد بن أبی نصر ، عن عبد اللہ بن عمر و ، عن زرارة ، عن أحمد بن علیہ السلام أنه قال : من لم یجد هدیاً و أحب أن یقدم الثلاثة الأيام فی أوّل العشر فلا بأس .

۳۔ علی بن إبراهیم ، عن أبیہ ؛ و غنبد بن إسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، عن

صفوان بن يحيى؛ وابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن متمتع لم يجد هدباً قال: يصوم ثلاثة أيام في الحج يوماً قبل التروية ويوم التروية ويوم عرفة، قال: قلت: فإن فاتته ذلك، قال: يتسحر ليلة الحصة ويصوم ذلك اليوم ويومين بعده، قلت: فإن لم يقم عليه جماله يصومها في الطريق، قال: إن شاء صامها في الطريق وإن شاء إذا رجع إلى أهله.

٤ - أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن عيص بن القاسم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن متمتع يدخل يوم التروية وليس معه هدي، قال: فلا يصوم ذلك اليوم ولا يوم عرفة ويتسحر ليلة الحصة فيصبح صائماً وهو يوم النفر ويصوم يومين بعده.

٥ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن بعض أصحابه، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال: قلت له رجل: متمتع بالعمرة إلى الحج فيعبته ثياب له يبيع من ثيابه ويشتري هديه، قال: لا هذا يترتب به المؤمن، يصوم ولا يأخذ شيئاً من ثيابه.

٦ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن حرير، عن أبي عبد الله عليه السلام في متمتع بجدة الثمن ولا يجد الغنم قال: يخلف الثمن عند بعض أهل مكة ويأمر من يشترى له و يذبح عنه وهو يجزى عنه فإن مضى ذر الحجة أخر ذلك إلى قابل من ذي الحجة.

٧ - أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن يحيى الأزرق قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن متمتع كان معه ثمن هدي وهو يجد بمثل ذلك الذي معه هدباً فلم يزل يتوانى ويؤخر ذلك حتى إذا كان آخر النهار غلت الغنم فلم يقدر أن يشتري بالذي معه هدباً، قال: يصوم ثلاثة أيام بعد أيام التشريق.

٨ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن عبد الكريم، عن أبي بصير قال: سألته عن رجل متمتع فلم يجد هدباً فصام الثلاثة الأيام فلما قضى نسكه بداله أن يقيم بمكة، قال: ينتظر مقدم أهل بلاده فإذا ظن أنهم قد دخلوا فليصم السبعة الأيام.

٩ - أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن عبد الكريم، عن أبي بصير، عن أحدهما عليه السلام

قال : سأله عن رجل تمتع فلم يجد ما يهدي [به] حتى إذا كان يوم النفر وجد ثمن شاة  
أيذبح أو يصوم ؟ قال : بل يصوم فإن أيام الذبح قد مضت .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن  
منصور ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من لم يصم في ذي الحجة حتى يهل هلال المحرم  
فعليه دم شاة وليس له صوم و يذبحه بمنى .

١١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عبد الله بن  
بهر ، عن حماد بن عثمان قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن تمتع صام ثلاثة أيام في الحج  
ثم أصاب هدياً يوم خرج من منى ، قال : أجزأه صيامه .

١٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن  
أيوب ، عن معاوية بن عثمان قال : من مات ولم يكن له هدي لمتعته فليصم عنه وليه .

١٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن  
أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن رجل تمتع بالعمرة إلى الحج ولم يكن له هدي فصام  
ثلاثة أيام في الحج ثم مات بعد ما رجع إلى أهله قبل أن يصوم السبعة الأيام أعلی  
وليّه أن يقضي عنه ؟ قال : ما أرى عليه قضاء .

١٤ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن عبد الله بن هلال ، عن عتبة بن  
خالد قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل تمتع وليس معه ما يشتري به هدياً فلمّا  
أن صام ثلاثة أيام في الحج أيسر أيشترى هدياً فينحره أو يدع ذلك و يصوم سبعة  
أيام إذا رجع إلى أهله ؟ قال : يشتري هدياً فينحره و يكون صيامه الذي صامه نافلاً  
له .

١٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه رفعه في قوله عز وجل : « فمن لم يجد فصيام  
ثلاثة أيام في الحج » سبعة إذا رجعت تلك عشرة كاملة . قال : كمالها كمال  
الأضحية .

١٦ - بعض أصحابنا ، عن محمد بن الحسين ، عن أحمد بن عبد الله الكرخي قال :  
قلت للرضا عليه السلام : الم تمتع يقدم وليس معه هدي أو يصوم ما لم يجب عليه ؟ قال : يصير  
إلى يوم النحر فإن لم يصب فهو ممن لم يجد .



## باب تمتع کرنے والے کا روزہ

- ۱۔ میں نے حضرت سے اس حج تمتع کرنے والے کے متعلق پوچھا جو قربانی نہ کر سکا اور یا وہ تین روزے رکھے ایک قبل ترویہ (۸ روزی الحج) اور ایک روز ترویہ اور ایک روز عرفہ، میں نے کہا اگر وہ کیا ہی روز ترویہ ہو، فرمایا ہجرت تین دن یوم تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ روزی الحج) میں رکھے۔ میں نے کہا اس کا اونٹ والا اتنا نہیں پھرتا فرمایا پھر ایک یوم حصبہ اور دو دن اس کے بعد، میں نے کہا حصبہ کیا ہے فرمایا تمہارے چلنے کا دن، میں نے کہا کیا سفر میں روزہ رکھے فرمایا ہاں کیا یوم عرفہ وہ مسافر نہیں تھا اور ہم اہلبیت، یہ اس آیت کے مطابق کہتے ہیں پس حج میں (یعنی ذی الحجہ) میں دن کو روزے نہ پکڑو (۱۴)
- ۲۔ فرمایا جو بدی نہ پاسکے تومیر سے نزدیک یہ پسندیدہ ہے کہ دو دن عرفہ میں تین دن مقدم رکھے۔ (دعوت)
- ۳۔ میں نے اس تمتع کے متعلق سوال کیا جو بدی کو نہ پاسکے اور یا وہ حج میں تین دن روزہ رکھے ایک دن قبل ترویہ ایک دن ترویہ کا اور ایک یوم عرفہ، میں نے کہا اگر یہ موقع ہاتھ سے نکل جائے اور یا پھلنے کی رات کو سو سہی کھائے اور اس دن روزہ رکھے اور دو دن اس کے بعد، میں نے کہا اگر اس کا اونٹ والا نہ ٹھہرے۔ فرمایا کچا ہے تو راستہ میں روزہ رکھے ورنہ گھر جا کر۔ (حسن)
- ۴۔ میں نے تمتع کے متعلق پوچھا کہ وہ یوم ترویہ داخل ہوتا ہے اور اس کے پاس بدی نہیں ہے اور یا وہ اس روزہ رکھے، عرفہ کے دن نہیں اور کوہ کی رات کو سو سہی کھائے اور اس دن کو کچا کرے، روزہ رکھے اور دو دن بعد میں۔ (۱۵)
- ۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ایک شخص حج تمتع کا عمرہ کرتا ہے اس کی گھڑی میں کھڑے ہیں اسے بچ کو ہوا خیرتا ہے۔ فرمایا مومن کی قیمت ان چیزوں سے نہیں ہوتی وہ روزہ رکھتا ہے اور اپنے کپڑوں سے کچھ نہیں لیتا۔ (مرسل)
- ۶۔ فرمایا اس تمتع کے بارے میں جس کے پاس قیمت تو ہر لیکن بکری نہ ملے۔ فرمایا وہ قیمت کو کسی اہل مکہ کو دے اور اسے بکری خریدے کہ کچھ اور یہ کہ وہ اس کی طرف سے ذبح کرنے کو یہ اس کی طرف سے کافی ہوگا اور منہ پایا اور یہ کام وہ گزشتہ ذی الحجہ سے آخری ذی الحجہ تک کرے۔ (حسن)
- ۷۔ میں نے کہا اس تمتع کے لئے جس کے پاس بدی کی قیمت ہو اور اسے اس قیمت کی ہادی مل جائے وہ بھی ہو لیکن وہ خریدنے میں تاخیر کرے اور دن کے آخری حصہ میں بکری کی قیمت گراں ہو جائے اور وہ اس رقم سے جو اس کے پاس ہے نہ خریدے تو

نہرایا ایام تشریق کے بعد تین دن روزے رکھے۔ (۲)

۸۔ میں نے اس تہنہ کرنے والے کے متعلق پوچھا ہے ہدی نہیں لی اس نے تین دن روزے رکھے جب وہ اپنے مناسک ادا کر چکا تو اسے مکہ میں قیام کرنا پڑا نہرا یا وہ اپنے شہر والے لوگوں کے آنے کا انتظار کرے جب معلوم ہو کہ وہ آگئے تو سات روزے رکھے۔ (۳)

۹۔ میں نے کہا ایک تہنہ کرنے والے نے ہدی نہ پائی جب چلنے لگا تو بکری کی قیمت اس کے پاس آگئی تو آیا وہ ذبح کرے یا روزہ رکھے فرمایا روزہ رکھے کیونکہ ذبح کا وقت گزر گیا۔ (مثنیٰ)

۱۰۔ فرمایا جو ذی الحج میں روزے نہ رکھے اور حرم کا چاند نظر آجائے تو اس کا کفارہ ایک بکری ذبح کرنا ہے اس کے روزہ نہیں، اسے مثنیٰ میں نے ہاکر ذبح کرے۔ (حسن)

۱۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے تین روزے رکھ لئے پھر اسے ہدی لی گئی جس دن وہ مثنیٰ سے چلا فرمایا روزہ کافی ہیں (خو)

۱۲۔ فرمایا جو مرنے والے اور قربانی نہ کی ہو تو اس کے دل کو چاہئے کہ روزہ رکھے۔ (۴)

۱۳۔ میں نے پوچھا ایک شخص نے عمرہ حج تمتع کیا لیکن قربانی نہ کی اس نے ذی الحج میں تین روزے رکھے پھر خرگیا اس کے بعد وہ

اپنے گھر آیا وہ سات روزے نہ رکھ پایا تو کیا اس کے دل پر قضا ہے فرمایا میرے نزدیک قضا نہیں۔ (حسن)

۱۴۔ میں نے کہا ایک شخص نے حج تمتع کیا لیکن ہدی قربانے کو اس کے پاس پیسہ نہیں پس آیا تین دن روزہ رکھنا اس کے لئے آسان ہے یا ہدی خرید کر ذبح کرنا یا ان دونوں کو چھوڑ کر سات دن روزے رکھنا اپنے گھر جا کر فرمایا ہدی کو

خرید کر خر کرنا اور جو روزے رکھے ہوں گے وہ نافذ قرار پائیں گے۔ (مجبول)

۱۵۔ اس آیت کے متعلق فرمایا کمال قربانی میں ہے

فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتَ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

۱۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ایک شخص حج تمتع کے لئے آیا مگر ہدی اس کے ساتھ نہیں تو کیا روزہ رکھے جو اس پر واجب نہیں فرمایا ہجرت مکہ کرے اگر نہ ملے تو وہ مثل اس کے ہے جس نے نہ پایا۔ (مجبول)

### ﴿باب ۱۹﴾

#### ﴿الزَّيَّارَةُ وَالْفِطْرُ فِيهَا﴾

۱۔ الحسين بن عثد، عن معلى بن عثد، عن الحسن بن عليّ الوشاء، عن أحمد بن

عائذ، عن الحسين بن أبي العلاء قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الفطر إذا زار البيت

من منى ، فقال : أنا أفقتل من منى ثم أزور البيت .

٢- أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن إسحاق بن عمار قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن غسل الزبارة يغتسل الرجل بالليل ويزور في الليل بغسل واحد أيجزئ ذلك ؟ قال : يجزئ ما لم يحدث [ ما يوجب ] وضوءاً فإن أحدث فليغسله بالليل .

٣- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ينبغي للمتمتع أن يزور البيت يوم النحر أو من ليلته ولا يؤخر ذلك .

٤- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، و صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام في زيارة البيت يوم النحر قال : زره فإن شغلت فلا يضرك أن تزور البيت من الغد ولا تؤخره أن تزور من يومك فإنه يكره للمتمتع أن يؤخره و موسع للمفرد أن يؤخره فإذا أتيت البيت يوم النحر فقم على باب المسجد قلت : اللهم أعني على نسكك و سلمني له وسلمه لي أسألك مسألة الليل الذليل المعترف بذنبه أن تغفر لي ذنوبي وأن ترجعني بحاجتي ، اللهم إني عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك جئت أطلب رحمتك و أؤم طاعتك متعباً لأمرك راضياً بقدرك أسألك مسألة المضطر إليك المطيع لأمرك المشفق من عذابك الخائف لعقوبتك أن تبغيني عفوك و تجبرني من النار برحمتك ثم تأتني الحجر الأسود فاستلمه و تقبله ، فإن لم تستطع فاستلمه يديك و قبل يديك ، فإن لم تستطع فاستقبله و كبر و قل كما قلت حين طفت بالبيت يوم قدمت مكة ثم طف بالبيت سبعة أشواط كما وصفت لك يوم قدمت مكة ثم صل عند مقام إبراهيم عليه السلام ركعتين تقرأ فيهما بقل هو الله أحد و قل يا أيها الكافرون ثم أرجع إلى الحجر الأسود فقبله إن استطعت و استقبله و كبر ثم أخرج إلى الصفا فاصعد عليه و اصنع كما صنعت يوم دخلت مكة ثم أتت المروة فاصعد عليها و طف بينهما سبعة أشواط ، تبده بالصفا و تختم بالمروة فإذا فعلت ذلك فقد أحللت من كل شيء أحرمت منه إلا النساء ثم أرجع إلى البيت و طف به أسبوعاً آخر ثم صل ركعتين عند مقام إبراهيم عليه السلام ثم أحللت من كل شيء و فرغت من حجتك كله و كل شيء أحرمت منه .

۵۔ عن أحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن زكريا، قال: قلت لأبي الحسن عليه السلام: جعلت فداك متمتع ذار البيت طواف الحج ثم طواف النساء ثم سعى؟ فقال: لا يكون السعي إلا قبل طواف النساء.

## باب زیارت

- ۱۔ میں نے پوچھا خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے مٹی میں غسل کیا جائے فرمایا میں مٹی میں غسل کر کے زیارت کرتا ہوں، سوچا؟
- ۲۔ میں نے غسل زیارت کے متعلق سوال کیا، مرد غسل کرے رات کو اور زیارت کرے رات میں ایک غسل سے تو کیا یہ کافی ہے فرمایا کافی ہے جب تک ناقص وضو حدیث صادر نہ ہو اگر ہو جائے تو رات میں پھر غسل کرے (موتقی)
- ۳۔ فرمایا متمتع کو چاہیے کہ روزِ قرآنی زیارت بیت کرے یا اسی رات میں اور اس میں تاخیر نہ کرے (حسن)
- ۴۔ فرمایا یومِ تحریث اللہ کی زیارت کرو اگر ہجوم کی وجہ سے رات کو موقع نہ ملے تو صبح کو پہلا در تائید نہ کرو اور زیارت کرو کسی روز کیونکہ مکہ میں شمس کے لئے تاجِ مکہ وہ ہے اور توسیع ہے حج مفرد اے کے لئے اگر وہ تائید کرے اور جب یومِ تحریث اللہ کے پاس آؤ تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کہو۔

اللهم أعني على نسكك و

سكني له وسلمه لي أسألك مسألة اللبيل الذليل المعترف بذنبه أن تغفر لي ذنوبي وأن ترجعني بحاجتي، اللهم إني عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك جئت أطلب رحمتك وأزعم طاعتك متبعاً لأمرك راضياً بقدرتك أسألك مسألة المضطر إلبك المطيع لأمرك المشفق من عذابك الخائف لعقوبتك أن تبغيني عفوك وتجبرني من النار برحمتك

پھر حجرِ اسود کے پاس آؤ اسے چھاتی سے لگاؤ اسے بوسہ دو اور اگر یہ زاکر سکو تو اس کا استلام اپنے ہاتھ سے کر کے اپنے ہاتھ کو بوسہ دو اور تکبیر کہو اور دہری کہو جو مکہ آنے کے دن طوافِ بیت کرتے وقت کیا تھا پھر سات بار طوافِ بیت کرو، جیسا میں نے بتلایا تھا اس دن جب تم مکہ آئے تھے، پھر مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھو دو رکعت قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون کے ساتھ، پھر حجرِ مکہ کی طرف آؤ اور اس کا استلام کرو، بوسہ دو اور تکبیر کہو پھر صفائی طواف آؤ اور اس پر چڑھو اور وہی کردجو مکہ آئے وقت کیا تھا پھر مردہ پر چڑھو اور ان کے درمیان چھ بار طواف کرو

صفائے اہتدار کرو اور مردہ پر ختم، اس کے بعد وہ سب چیزیں تم پر طلال ہو گئیں جو حرام ہو گئی تھیں سوائے عورتوں کے، پھر خانہ کعبہ کی طرف آؤ اور سات بار آفری طواف کرو پھر دو رکعت نماز پڑھو مقام ابراہیم پر، اب تم پر ہر شے طلال ہو گئی اور تم حج سے فارغ ہو گئے (حسن)

۵۔ میں نے کہا تم تنگ کرنے والے نے بیت اللہ کی زیارت کی اور طواف حج کیا پھر طواف ناکر کیا اب کچھ اور بات ہے فرمایا نہیں سنی ہوئی مگر قبل طواف ناکر کے۔ (درسن)

### ﴿باب ۱۹﴾

#### ﴿طواف النساء﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلْيَطُوفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ» طَوَافُ الْفَرِيضَةِ طَوَافُ النِّسَاءِ.

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عُمَرَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلْيَطُوفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ» قَالَ: طَوَافُ النِّسَاءِ.

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَنَانٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَوْلَا مَا مِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّاسِ مِنْ طَوَافِ النِّسَاءِ لَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ وَلَيْسَ يَحِلُّ لَهُ أَهْلُهُ.

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ الْخُصْيَانِ وَالْمَرْأَةِ الْكَبِيرَةِ أَعْلَيْهِمْ طَوَافُ نِسَاءٍ، قَالَ: نَعَمْ عَلَيْهِمُ الطَّوَافُ كُلُّهُمْ.

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ معاوية بن عمار قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: رَجُلٌ نَسِيَ طَوَافَ النِّسَاءِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُهُ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ حَتَّى يَزُودَ الْبَيْتَ؛ وَقَالَ: يَا مَرْءُ أَنْ يَقْضِيَ عَنْهُ إِنْ لَمْ يَحْجْ فَإِنْ تَوَقَّضَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُفَ عَنْهُ فَلْيَتَمَنَّ عَنْهُ وَلْيَهْ أَوْغِرْهُ.

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَنَانٍ، عَنْ ابْنِ مَسْكَانٍ، عَنْ

الحلیؒ قال: سألت أبا عبد اللهؑ عن المرأة المتمتعة تطوف بالبيت و بالصفاء والمرودة للحج ثم ترجع إلى منى قبل أن تطوف بالبيت، فقال: أليس تزور البيت، قلت: بلى، قال: فلتطف.

۷۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن إسحاق بن عمار، عن سماعة، عن أبي إبراهيمؑ قال: سألته عن رجل طاف طواف الحج وطواف النساء قبل أن يسعى بين الصفا والمرودة، فقال: لا يضره يطوف بين الصفا والمرودة وقد فرغ من حجته.

## باب ۱۹۲ طواف النساء

- ۱۔ فرمایا اس آیت کے متعلق طواف کہ در بیت عقیق کا۔ اس مراد طواف واجبہ ہے۔ (م)
- ۲۔ ترجمہ (وہ ہے۔ م)
- ۳۔ فرمایا اگر اللہ کا احسان نہ ہوتا طواف نساء کے متعلق تو مرد اپنے گھر کی طرف اس حال میں لوٹتا کہ اس کی بی بی اس پر حلال نہ ہوتی۔ (موتقی)
- ۴۔ میں نے کہا خفی مرد اور بزرگی عورت پر بھی طواف نساء ہے فرمایا ہاں ان پر تمام طواف ہیں (م)
- ۵۔ میں نے کہا ایک شخص طواف نساء بھول گیا اور اپنے گھر آگیا فرمایا جب تک زیارت کعبہ نہ کرے گا عود میں اس پر حلال نہ ہوں گا اس کو چاہیے کہ کس دوسرے سے یہ طواف کرائے اگر بغیر طواف کرائے وہ مر جائے تو اس کے دل وغیرہ پر طواف کرنا لازم ہوگا۔ (حسن)
- میں نے کہا ایک کشتہ کرنے والی عورت نے طواف بیت کیا، طواف صفا و مرودہ کیا پھر نماز کی طرف چلی گئی قبل بیت کا طواف کرنے کے۔ فرمایا کیا اس نے زیارت بیت نہیں کی۔ میں نے کہا ہاں، فرمایا اسے طواف کرنا چاہیے۔ (م)
- میں نے کہا ایک شخص نے طواف حج اور طواف نساء طواف صفا و مرودہ کی کس سے پہلے کر لیا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں، صفا و مرودہ کے درمیان طواف کر کے چ پورا ہو گیا۔ (موتقی)

## باب ١٩٣

❖ (من بات عن منى في لياليها) ❖

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان ؛ وابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تبت ليالي التشریق إلا بمنى فإن بت في غيرها فعليك دمٌ وإن خرجت أول الليل فلا تنتصف لك الليل إلا وأنت بمنى إلا أن يكون شغلك بنسكك [أ] وقد خرجت من مكة وإن خرجت نصف الليل فلا يضرك أن تصبح بفيرا ؛ قال : وسألته عن رجل زار عشاء فلم يزل في طوافه ودعائه وفي السعي بين الصفا والمروة حتى يطلع الفجر ، قال : ليس عليه شيء كان في طاعة الله .

٢ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عيص ابن القاسم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الزيادة من منى ، قال : إن زار بالنهار أو عشاء فلا ينفجر الفجر إلا وهو بمنى وإن زار بعد نصف الليل وأمسح فلا بأس أن ينفجر الفجر وهو بمكة .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن بعض أصحابنا في رجل زار البيت فنام في الطريق قال : إن بات بمكة فعليه دمٌ وإن كان قد خرج منها فليس عليه شيء ولو أصبح دون منى .

وفي رواية أخرى عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يزور فينام دون منى قال : إذا جاز عقبة المدينين فلا بأس أن ينام .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا زار الحاج من منى فخرج من مكة فجاوز بيوت مكة فنام ثم أصبح قيل أن يأتي منى فلا شيء عليه .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن ابن بكير ، عن أخيره ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : لا تدخلوا منازلكم بمكة إذا زرتهم - يعني أهل مكة .

## باب ۱۹ منیٰ میں شب باشی

- ۱۔ فرمایا حضرت نے ایام تشریق میں شب باشی منیٰ میں ہونا چاہیے اگر کہیں اور ہوئے تو ایک بکری متروانی دینا ہوگی اور اگر تم اول رات میں نکلو تو اسی رات نہ ہونے پائے مگر یہ کہ تم منیٰ میں ہو مگر یہ کہ تم مناسک کی ادائیگی میں معذور ہو اور تم مکہ سے چل دیے ہو اور اگر کھف شب میں چلے ہو تو کوئی صریح نہیں اگر تم اس کے علاوہ کہیں سفر کرو، میں نے پوچھا ایک شخص عشا کے بعد دیر تک طواف و دعا و سعی صفا و مردہ میں مشغول رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی، فرمایا اس کے اوپر کچھ نہیں کیونکہ وہ طاعتِ خدا میں تھا۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے پوچھا زیارت منیٰ کے متعلق، فرمایا دن میں جیسے زیارات میں مگر صبح منیٰ میں طلوع ہونی چاہیے اور اگر نصف شب کو جائے اور صبح وہاں کرے تو کوئی مضائقہ نہیں اگر صبح ہی مکہ آجائے۔ (حسن)
- ۳۔ ایک شخص نے بیت اللہ کی زیارت کی اور راستہ میں سو گیا، فرمایا اگر اس نے مکہ میں شب باشی کی ہے تو اس کو قرانی دینا ہوگی اور اگر وہاں سے نکل گیا ہے تو اس پر کچھ نہیں اگرچہ صبح منیٰ کے قریب ہو اور ایک روایت ابو جہد اللہ سے مروی ہے کہ جو زیارت کرنے والا ہو اور منیٰ میں سو جائے پس جب عقبہ مدینہ سے گزر جائے تو کوئی خرچ نہیں اگر وہ سو جائے۔ (مرسل)
- ۴۔ جب حج کرنے والا منیٰ کے مکہ سے چلے اور مکہ کے گھروں سے آگے نکل جائے اور سو جائے اور منیٰ پہنچنے سے پہلے صبح ہو جائے تو اس پر الزام نہیں۔ (حسن)
- ۵۔ فرمایا مت داخل ہوا اپنے مکہ کے گھروں میں جب اہل مکہ تم سے ملے آئیں۔ (مرسل)

## باب ۲۰

﴿(۱) اتيان مكة بعد الزياره للطواف﴾

- ۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن الفضل بن صالح، عن ليث المرادي قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يأتي مكة أتيام منى بعد فراقه من زيارة البيت فيطوف بالبيت تطوعاً، فقال: المقام بمنى أفضل وأحب إليّ.
- ۲۔ أبو عليّ الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن



عبس بن القاسم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الزيادة بعد زيارة الحج في أيام التشريق ، فقال : لا .

۱۹۴

## بعد زیارت طواف کو مکہ آنا

- ۱۔ میں نے کہا ایام مثالیں بعد نہراخت زیارت بیت ایک شخص میں آتے اور استہاباً طواف بیت کرتے فرمایا اس کا سنتی میں ٹھہرنا افضل ہے۔ (۱۶)
- ۲۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا زیارت کے متعلق ایام تشریق کے بعد فرمایا نہیں۔ (۱۷)

### باب ۱۹۵

(التکبیر ایام التشریق)

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز ، عن غدير مسلم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل : " واذكروا الله في أيام معدودات " قال : التكبير في أيام التشريق من صلاة الظهر من يوم النحر إلى صلاة الفجر من يوم الثالث وفي الأضراس عشر صلوات ، فإذا نهر بعد الأولى أمسك أهل الأضراس ومن أقام بمنى فصلى بها الظهر والعصر فليتكبر .
- ۲۔ حماد بن عيسى ، عن حريز بن عبد الله ، عن زائدة قال : قلت لأبي جعفر عليه السلام : التكبير في أيام التشريق في دبر الصلوات ؛ فقال : التكبير بمنى في دبر خمسة عشر صلاة وفي سائر الأضراس في دبر عشر صلوات وأول التكبير في دبر صلاة الظهر يوم النحر يقول فيه : " الله أكبر ، الله أكبر ، لا إله إلا الله والله أكبر ، الله أكبر ، والله الحمد ، الله أكبر على ما هدانا ، الله أكبر على ما رزقنا من بهيمة الأنعام " وإنما جعل في سائر الأضراس في دبر عشر صلوات لأنه إذا نفر الناس في النفر الأولى أمسك أهل الأضراس عن التكبير وكبر أهل منى ماداموا بمنى إلى النفر الأخير .
- ۳۔ أبو علي الأشعري ، عن غدير بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن

منصور بن حازم، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: «و اذكروا الله في أيام معدودات» قال: هي أيام التشريق، كانوا إذا أقاموا بنى بعد النحر تفاخروا، فقال الرجل منهم: كلنا أبي يفعل كذا وكذا، فقال الله جل ثناؤه: «فإذا أفنتم من عرفات فاذكروا الله كذا ذكركم آباءكم أو أشدّ ذكرًا» قال: والتكبير «الله أكبر، الله أكبر، لا إله إلا الله والله أكبر، الله أكبر، والله الحمد، الله أكبر على ما هدانا، الله أكبر على ما رزقنا من بيمّة الأنعام».

۴۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ؛ و غنّین اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن یحیی؛ و ابن اُبی عمیر، عن معاویة بن عمّار، عن اُبی عبد الله عليه السلام قال: التكبير أيام التشريق من صلاة الظهر يوم النحر إلى صلاة العصر من آخر أيام التشريق إن أنت أقمتم بنى وإن أنت خرجت فليس عليك التكبير والتكبير أن تقول: «الله أكبر، الله أكبر، لا إله إلا الله والله أكبر، الله أكبر، والله الحمد، الله أكبر على ما هدانا، الله أكبر على ما رزقنا من بيمّة الأنعام، والحمد لله على ما أبانا».

۵۔ غنّین یحیی، عن غنّین الحسین، عن صفوان بن یحیی، عن العلاء بن رزین، عن غنّین مسلم، عن أحدهما عليهما السلام قال: سألته عن رجل فاتته ركعة مع الإمام من الصلاة أيام التشريق، قال: ينمّ صلاته ثم يكبّر؛ قال: و سألته عن التكبير بعد كل صلاة، فقال: كم شئت، إنه ليس شيء موقوت - یعنی في الكلام -.

باب

## ایام تشریق میں تکبیر

- ۱۔ میں نے حضرت سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا کہ تو یاد کرو کہ کتنی کے چند دن اس پر یا یہ تکبیر: ایام تشریق کے متعلق ہے اور نماز پڑھنے کے یوم تحریم کی نماز تکبیر سے دن اور شہروں میں دس صلوات کے متعلق، جب پہلے پہلے روز و شہر والوں کو اور ان کو جو مٹی میں مقیم ہوں روکے اور ان کے ساتھ تہنید و غیر کی نماز پڑھے اور تکبیر کے رخصت میں نے پوچھا ایام تشریق میں نمازوں کے بعد تکبیروں کی کیا صورت ہے فرمایا مٹی میں پندرہ نمازوں کے بعد اور تمام
- ۲۔

شہروں میں پندرہ نمازوں کے بعد اور پہلی تکبیر روزِ آخر بعد نمازِ ظہر سے یوں کہے۔

اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، لا إله إلا الله والله أكبر ، الله أكبر ، والله الحمد ، الله أكبر على ما هدانا ، الله أكبر على ما رزقنا من بيممة الأنعام

۱۔ یہ قرار دیا ہے تمام شہروں میں بعد دس نمازوں کے کیونکہ جب اول نظر میں اہل مصادر کو پا کر تو ان کو تکبیر سے روکو اور تکبیر کہیں اہل منیٰ جب تک وہ مغلیں رہیں کوپ کے آؤ ورنہ تک رخصت

۳۔ فرمایا اس قولِ خدا کے بارے میں اللہ کا ذکر دگنی کے چند دن ، فرمایا وہ ایام تشریق ہیں جب معنی میں لوگ بعدِ ظہر سے ہوئے تھے آپس میں ٹکر کرنے لگے ایک نے ان میں سے کہا میرا باپ ایسا کہتا ہے حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب تم عرفات سے چلو تو اللہ کا ذکر دوسری طرح جیسے تم اپنے آباؤ کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے کہیں زیادہ اور فرمایا تکبیر یوں کہو (۴)

اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، لا إله إلا الله والله أكبر ، الله أكبر ، والله الحمد ، الله أكبر على ما هدانا ، الله أكبر على ما رزقنا من بيممة الأنعام ،

۴۔ فرمایا تکبیر ایام تشریق میں سے یومِ ثانی نمازِ ظہر سے عترتِ اکرامِ تشریق میں اگر تم سخا میں ٹھہرے ہو اور اگر چلے دیئے ہو تو کہیں تکبیر نہیں کہنی اور تکبیر یہ ہے۔

اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، لا إله إلا الله والله أكبر ، الله أكبر ، والله الحمد ، الله أكبر على ما هدانا ، الله أكبر على ما رزقنا من بيممة الأنعام ، والحمد لله على ما أبلانا ،

۵۔ میں نے کہا ایک شخص ایام تشریق کی نماز میں ایک رکعت امام کے ساتھ نہ پڑھ سکا فرمایا نماز کو تمام کہے پھر تکبیر کہے میں نے پوچھا پھر نماز کے بعد گفتگو تکبیر کی جائی فرمایا جتن چاہو کوئی عیب نہیں (۵)

### ﴿بَابُ ۱۹﴾

﴿الصلوة في مسجد منى ومن يجب عليه التقصير والتمام بمنى﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن معاویہ بن عمار ، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : [إن أهل مكة إذا زادوا البيت و دخلوا منازلهم أتوا وإذا لم يدخلوا منازلهم قصرُوا]

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حماد ، عن العلاء ، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : [إن أهل مكة إذا خرجوا حجاجاً قصرُوا وإذا زادوا و رجعوا

إلى منازلهم أتموا .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : حج النبي صلى الله عليه وآله فأقام بمنى ثلاثاً يصلي ركعتين ثم صنع ذلك أبو بكر وصنع ذلك عمر ثم صنع ذلك عثمان ستة سنين ثم أكملها عثمان أربعاً فصلى الظهر أربعاً ثم تمارض ليشد بذلك بدعته فقال للمؤذن : اذهب إلى علي فقل له فليصل بالناس العصر ، فأتى المؤذن علياً عليه السلام فقال له : إن أمير المؤمنين عثمان بأمرك أن تصلي بالناس العصر فقال : إذن لا أصلي إلا ركعتين كما صلى رسول الله صلى الله عليه وآله فذهب المؤذن فأخبر عثمان بما قال علي عليه السلام ، فقال : اذهب إليه فقل له : إنك لست من هذا في شيء ، اذهب فصل كما تؤمر ، قال علي عليه السلام : لا والله لا أفعل فخرج عثمان فصلى بهم أربعاً فلما كان في خلافة معاوية واجتمع الناس عليه وقتل أمير المؤمنين عليه السلام حج معاوية فصلى بالناس بمنى ركعتين الظهر ثم سلم فنظرت بنو أمية بعضهم إلى بعض وتوقف ومن كان من شعبة عثمان ، ثم قالوا : قد قضى على صاحبكم وخالف وأشمت به عدوه فقاموا فدخلوا عليه فقالوا : أتدري ما صنعت ما زدت على أن قضيت على صاحبنا وأشمت به عدوه و رغب عن سنيعه وسنته ، فقال : وبلكم أما تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وآله صلى في هذا المكان ركعتين وأبو بكر وعمر صلى صاحبكم ست سنين كذلك فتأسروني أن أدع سنة رسول الله صلى الله عليه وآله وما صنع أبو بكر وعمر وعثمان قبل أن يحدثوا فقالوا : لا والله ما نرضى عنك إلا بذلك ، قال : فأقبلوا فأتني مشفقكم وراجع إلى سنة صاحبكم فصلى العصر أربعاً فلم يزل الخلفاء والأمراء على ذلك إلى اليوم .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : صل في مسجد الخيف وهو مسجد منى وكان مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله على عهد عند المنارة التي في وسط المسجد وفوقها إلى القبلة نحواً من ثلاثين ذراعاً وعن يمينها وعن يسارها وخلفها نحواً من ذلك فقال : فتحر ذلك فإن استطعت أن يكون مصلاك فيه فافعل فإنه قد صلى فيه ألف نبي وإنما سمي الخيف لأنه مرتفع عن الوادي وما ارتفع عنه يسمى خيفاً .

٥ - معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن أهل مكة يتمون الصلاة

بمرقات ، فقال : ویلہم - وأبی سقر أشد منه ، لا یتیم .  
 ۶ - محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن سعید ، عن القاسم بن محمد ،  
 عن علی بن أبي حمزة ، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال : صل ست رکعات فی مسجد منی فی  
 أصل الصومعة

## باب ۱۹۶ مسجد منی میں نماز

- ۱ - فرمایا اہل مکہ جب زیارت بیت کر کے اپنے گھروں میں داخل ہو جائیں تو ان کا چھ قدام ہوا اور جب مکہ داخل نہ ہوں فقصر کریں (ہاں گھر آئیں) (حسن)
- ۲ - فرمایا اہل مکہ جب اپنے گھروں سے نکلیں تو قصر کریں اور جب زیارت کعبہ کریں اور گھروں کو واپس آئیں تو حج ختم ہوا۔ (حسن)
- ۳ - حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے حج کیا تین دن قیام فرمایا منی میں آپ دو رکعت نماز پڑھتے تھے پھر ابو بکر عثمان نے ایسا کیا عثمان نے چھ سال ایسا ہی کیا اس کے بعد عثمان نے فجر کی پوری چار رکعت پڑھیں ، پھر بکلاف رضی بن گئے۔ کیونکہ اپنی بدعت سخت معلوم ہوئی ، مؤذن نے کہا علی کے پاس جاؤ اور کہو کہ لوگوں کو عصر کی نماز پڑھاہیں ، مؤذن نے اگر کہا امیر المومنین عثمان نے آپ کو نماز عصر پڑھانے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا کہ دو میں تو اسی طرح دو رکعت پڑھاؤں گا جیسے رسول اللہ پڑھتے تھے مؤذن نے یہی حکم بیان کر دیا عثمان نے کہا پھر جاؤ کہو کہ آپ کا اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں جیسا حکم دیا گیا ہے بجالائیے حضرت نے فرمایا واللہ میں ایسا ہر کوئی کہوں گا پس عثمان نے چار ہی رکعت پڑھا دیں جب معاویہ کی حکومت کا زمانہ آیا اور امیر المومنین قتل کر دیئے گئے تو معاویہ حج کے لئے آیا اور اس نے منی میں دو رکعت نماز پڑھی فجر کی اور سلام پڑھ کر دی ، بنی امیہ ، بنی ثقیف اور شعیب بن عثمان نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر کہنے لگے تمہارے صاحب نے غلطی کی ہے اور خلافت عثمان گیا اور دشمن کو شہادت کا موقع دیا ، وہ سب معاویہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ نے کیا کیا۔ آپ نے خلافت علی عثمان کیا دشمن کو شہادت کا موقع دیا ان کے عمل اور سنت سے نفرت کی معاویہ نے کہا تمہارا براہ ہو کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ نے ہی جگہ دو رکعت پڑھی تھی اور ابو بکر اور عمر نے بھی اور قبل اس بدعت کے عثمان نے بھی ، انھوں نے کہا خدا کی قسم تم سے راضی نہ ہوں گے مگر اس عمل کے بعد معاویہ نے کہا اچھا آدمی تمہاری سفارش کروں گا اور تمہارے صاحب کی سنت کو پورا کروں گا اس کے بعد عصر کی چار رکعت پڑھا دیں اس کے بعد خلفاء

اور امرار آج تک اس سنت پر قائم ہیں (رحمہ)

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ نے مسجد خیف میں نماز پڑھی اور وہ مسجد بنی ہے اور حضرت رسول خدا نے بھی یہاں نماز پڑھی ہے اس منارہ کے پاس جو وسط مسجد میں ہے اور اس کے اوپر قبلہ کی طرف تقریباً پائیس ہاتھ اور پداہنے بائیں اور دیکھے بھی اتنا ہی پس واپس جاؤ اور اگر طاققت ہو تو اس میں نماز پڑھو کیونکہ اس میں ایک درازی نے نماز پڑھی ہے اس کا نام خیف اس لئے ہے کہ یہ بلند ہے وادی سے اور جو بلند ہو اس کو خیف کہتے ہیں (حسن)

۵۔ میں نے کہا اہل مکہ نماز کو عرفات میں تمام کر دیتے ہیں فرمایا وہ اسے مہوان پر کون سا سفر اس سے زیادہ سخت ہے ان کا نماز تمام نہیں ہوتی (رحمہ)

۶۔ فرمایا چھ رکعت نماز مسجد منی میں پڑھو اصل عبارت گاہ میں (رحمہ)

### ﴿ باب ۱۹ ﴾

﴿ النفر من منی الاول و الاخر ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن داود بن النعمان عن أبي أنسب قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إنا نريد أن نتعجل السير - و كانت ليلة النفر حين سألته - فأني ساعة نفر؟ فقال لي: أمّا اليوم الثاني فلا تنفر حتى تزدل الشمس وكانت ليلة النفر وأما اليوم الثالث فإذا ابضت الشمس فانفر على بركة الله فإن الله جلّ ثنائه يقول: «فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه» فلو سكت لم يبق أحد إلا تعجل ولكن قال: «و من تأخر فلا إثم عليه».

۲۔ أحمد بن محمد، عن علی بن الحکم، عن أبي الفرج، عن أبان بن تغلب قال: سأله أبقدام الرجل رحله وقله قبل النفر؟ فقال: لا أما يخاف الذي يقدم قلّه أن يحبس الله تعالى؟ قال: ولكن خلف منه ماشاء لا يدخل مكة، قلت: أفأ تعجل من النسيان أفنسي مناسكي وأنا أبادر به إهلاً وإحلالاً؟ قال: فقال: لا بأس.

۳۔ علی بن إبراهيم، عن أبيه؛ ومحمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن معاوية بن حماد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا أردت أن تنفر في يومين فليس لك أن تنفر حتى تزدل الشمس وإن تأخرت إلى آخر أيام التشريق وهو يوم النفر الأخير فلا عليك أي ساعة نفرت و رميت قبل الزوال أو بعده.

فإذا نفرت وانتهيت إلى الحصة وهي البطحاء فشئت أن تنزل قليلاً فإن  
أبا عبد الله عليه السلام قال : كان أبي ينزلها ثم يحمل فيدخل مكة غير أن ينام بها .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار ، وعن حماد  
عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من تعجل في يومين فلا ينفر حتى تزول الشمس  
فإن أدركه المساء بات دلم ينفر .

٥ - علي بن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله  
عليه السلام قال : يصلي الإمام الظاهر يوم النفر بمكة .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جيل بن دراج ، عن  
أبي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس أن ينفر الرجل في النفر الأول ثم يقيم بمكة .

٧ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية  
ابن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا نفرت في النفر الأول فإن شئت أن تقيم بمكة  
وتبيت بها فلا بأس بذلك ؛ قال : وقال : إذا جاء الليل بمد النفر الأول فبت بمنى وليس  
لك أن تخرج منها حتى تصبح .

٨ - محمد بن يحيى ، عن عبد الله بن جعفر ، عن أيوب بن نوح قال : كتبت إليه : أن  
أصحابنا قد اختلفوا علينا فقال بعضهم : إن النفر يوم الأخير بعد الزوال أفضل ، وقال  
بعضهم : قبل الزوال ؛ فكتب : أما علمت أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صلي الظاهر والعصر بمكة  
ولا يكون ذلك إلا وقد نفرت قبل الزوال .

٩ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن منصور بن العباس ، عن علي بن  
أسيباط ، عن سليمان بن أبي زينة ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان  
أبي يقول : لو كان لي طريق إلى منزلي من منى ما دخلت مكة .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعلي بن محمد القاساني جميعاً ، عن القاسم بن محمد  
عن سليمان بن داود المنتري ، عن سفيان بن عيينة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت  
رجل أبي بعد مصرفة من الموقف فقال : أتري يحب الله هذا الحلق كله ؟ فقال أبي :  
ما دقق بهذا الموقف أحد إلا غفر الله له مؤمناً كان أو كافراً إلا أنهم في مغفرة علي ثلاث  
منازل مؤمن غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر واعتقه من النار وذلك قوله عز وجل  
«وربنا آتانا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقمنا عذاب النار » أولئك لهم نصيب مما

کسبوا واللہ سریع الحساب ۱۰ ومنہم من غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وقيل لہ :  
 أحسن فيما بقي من عمرک وذلك قوله عز وجل : « فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن  
 تأخر فلا إثم عليه » يعني من مات قبل أن يمضي فلا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه  
 لمن اتقى الكبائر وأما العامة فيقولون : « فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه يعني في النفر  
 الأول ومن تأخر فلا إثم عليه يعني لمن اتقى الصيد أفترى أن » الصيد بحر مہ اللہ بعدما أحله  
 في قوله عز وجل : « وإذا حلتهم فاصطادوا » وفي تفسير العامة معناه وإذا حلتهم فاتقوا  
 الصيد . وكأثر وقف هذا الموقف زينة الحياة الدنيا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ إن تاب  
 من الشرك فيما بقي من عمره وإن لم يتب وفاء أجره ولم يحرمه أجر هذا الموقف وذلك  
 قوله عز وجل : « من كان يريد الحياة الدنيا وزينتها نوف إليهم أعمالهم فيها وهم فيها لا  
 يبخسون » أولئك الذين ليس لهم في الآخرة إلا النار وحبط ما صنعوا فيها وباطل  
 ما كانوا يعملون ۱۱ .

۱۱ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن محمد بن المستنير ، عن  
 أبي عبد اللہ علیہ السلام قال : من أتى النساء في إحصاءه لم يكن له أن ينفر في النفر الأول .  
 وفي رواية أخرى الصيد أيضاً .

۱۲ - محمد بن زياد ، عن الحسن بن محمد بن سماعة ، عن أحمد بن الحسن الميثمي ،  
 عن معاوية بن وهب ، عن إسماعيل بن نجیح الرماح قال : كنت عند أبي عبد اللہ علیہ السلام  
 ليلة من الليالي فقال : ما يقول هؤلاء ؟ في « فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخر  
 فلا إثم عليه » قلنا : ما ندرى ، قال : بلى يقولون : من تعجل من أهل البادية فلا إثم  
 عليه ومن تأخر من أهل الحضر فلا إثم عليه ، وليس كما يقولون قال اللہ جل ثناؤه :  
 « فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ألا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه ألا إثم عليه لمن  
 اتقى إثمها في لكم والناس سواد وأنتم الحاج .

ہاجی

مئی سے روانگی

۱۔ میں نے کہا ہمیں جلد سفر کرنا ہے اور جب میں نے پوچھا وہ سفر کی رات تھی پس کس وقت کر کے گیا جائے فرمایا دوسرے



روزی تو سفر نہ کر جب تک زوال نہ ہو جائے اور کوچ رات کو ہونا چاہیے ہاں تیسرے دن جب سوچ چمک جائے تو بکرت خدا کے ساتھ روانہ ہو جاؤ اللہ تم پر اتم ہے جو دو دن جلدی کرے تو اس پر بھی گناہ نہیں اور جزا قریب کرے پس اگر کھڑے اور ہر ایک جلدی میں ہو مگر وہ رک جائے تو اس تاخیر میں گناہ نہیں۔ (۶)

۲۔ میں نے کہا کیا کوئی چلنے سے پہلے اپنی سواری اور سامان بھیجے فرمایا نہیں کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ اسے روک لے لیکن کچھ بھیجے خود مکہ میں داخل نہ ہو اگر کم بھول جلدی کریں اور ہم نے منار تک کو پورا کر لیا محض عظمت شان کے لئے جلدی کی۔ فسر مایا حرج نہیں۔ (محبول ۱)

۳۔ فرمایا اگر تم دو دن میں پہلے چلے کا ارادہ کرو تو زوال سے پہلے نہیں اور اگر ایام تشریق کے آخر تک رہو کہ یہ کوچ کا آخری دن ہے تو پھر جس وقت چاہو جلدو، تین زوال ہو یا بعد زوال، جب تم چلو اور حصہ یعنی بٹھا پہنچو تو اگر چاہو تو وہاں ٹھہرو دیر بٹھرا جاؤ۔ حضرت نے فسر مایا میرے والد یہاں (ترستے تھے پھر سوار ہو کر مکہ میں آتے تھے بغیر اس کے کہ مقام حصہ میں سوئیں۔

۴۔ فسر مایا جو دو دن کے اندر ہی چلے تو زوال شمس سے پہلے نہ چلے اگر شام ہو جائے تو وہ بھی شب باش ہو۔ وہاں سے پہلے نہیں۔ (حسن ۱)

۵۔ فرمایا امام نماز و ارگاہ کے دن پڑھ کر چلے۔ (حسن ۱)

۶۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر کوئی سب سے پہلے چل دے اور پھر مکہ میں قیام کرے۔ (۶)

۷۔ جب پہلے ہی چلو تو چاہو مکہ میں قیام کرو اور وہاں رات کو رہو تو کوئی حرج نہیں اور فسر مایا جب کوچ کے بعد رات آئے تو منیٰ میں شب باش ہو اور نہیں چائے نہ ہے کہ صبح سے پہلے منیٰ سے چلو (محبول)۔

۸۔ میں نے حضرت کو لکھا کہ ہمارے اصحاب میں اختلاف ہو گیا ہے بعض کہتے ہیں کہ چلنا آخر دن ہے بعد زوال اور یہ افضل ہے بعض کہتے ہیں قبل زوال چلنا چاہیے حضرت نے لکھا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے نماز ظہر و عصر مکہ میں پڑھی پس یہ نہیں ہو سکتا جب تک قبل زوال نہ چلا جائے۔ (مذ)

۹۔ فسر مایا کہ میرے والد نے فرمایا اگر تم اسے میرے گھر لکھو کوئی راستہ ہوتا تو میں مکہ نہ جاتا۔ (مذ)

۱۰۔ فرمایا ایک شخص نے میرے پدر بزرگوار سے پوچھا موقف سے لڑنے پر کیا اللہ اپنی تمام مخلوق کو تو اب سے محروم کرتا ہے

میرے والد نے فسر مایا نہیں بلکہ کوئی مگر اللہ نے اس کے گناہ بخش دیے مومن جو یا کافر مگر ان کی حضرت کی

تین صورتیں ہیں مومن کے مقدم و موخر گناہ بخش دیے جائیں گے جیسا کہ اس آیت میں ہے،

وَرَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ اُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا

کسبوا واللہ سميع الحساب

لئے ہمارے رب ہم کو دنیا میں

بھی نیکی ہے اور آخرت میں بھی، اور ہم کو مذہبِ نارسے پہاڑے پر ان کا حصہ ہے اس چیز سے جو انھوں نے حاصل کیا اور اللہ جلہ حساب کرنے والا ہے اور دوسرے لوگ ہیں جن کے ان کے پچھلے گناہ بخشے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ اپنی بقیہ عمر میں نیکی کر اور یہ ہے اس قولِ باری میں

وَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِمَّ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِمَّ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِمَّ عَلَيْهِ

مَنْ اتَّقَى الْكِبَارَ

کہ جو دو دن کے اندر ہی چلے گئے تو اس پر الزام نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر الزام نہیں، جو پہلے سے پہلے چلے اس پر الزام نہیں اور نہیں، ہے الزام تاخیر میں اس شخص پر جو گناہ کبیرہ سے بچے۔ اہل سنت کہتے ہیں جو دو دن کے اندر چلے گئے تو اس پر سب سے پہلے چلنے پر کوئی الزام نہیں اور جو تاخیر سے چلے تو اس کے لئے گناہ نہیں اگر وہ شکار کرنے سے بچا رہے۔ کیا تم غور نہیں کرتے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے عملی ہونے کے بعد شکار کو حرام نہیں کیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے

وَإِذَا حُلِلْتُمْ فَاصْطَادُوا

جب محل ہو جاؤ تو شکار کرو، اہلسنت کی تفسیر اس آیت کے متعلق یہ ہے کہ جب محل ہو جاؤ تو کبھی شکار سے بچو۔ اب رہا کافرا لا معاملہ اگر وہ اس موقع پر کٹھن کا تو زینت حیات دنیا مل جائے گی اور مقدم و موخر گناہ بخشے جائیں گے بشرطیکہ وہ اپنی بقیہ عمر تک سے بچا رہے۔ تو یہ کہہ کرے اور اگر تو یہ نہ کرے گا تو ان دنیا اجر میں مل جائے اس جگہ قیام کر دے اور اسے مسروم نہ رہا، یہی تفسیر اس آیت میں ہے جو حیات دنیا اور اس کی زینت چاہتا ہے تو ان کو ان کے اعمال کے لحاظ سے ہم بدلہ دے گا اور وہ نقصان میں نہ رہیں گے یہ ایسے لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور ہم کچھ انھوں نے عمل کیا ہے وہ سب جہاں ہو جائے گا۔ حسن،

۱۱۔ فرمایا جو احرام میں گھورت کے پاس جائے گا وہ پہلے چلنے والوں میں نہیں ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ شکار بھی نہ کرے گا (مکہ میں)۔

۱۲۔ ہم حضرت ابو عبد اللہ کے ساتھ منیٰ میں تھے منہ پایا یہ لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ جو دو دن کے اندر چلے گئے اس پر گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر بھی گناہ نہیں، ہم نے کہا میں معلوم نہیں فرمایا وہ کہتے ہیں جو حیوانِ جلدی چلے ہیں کہ اس پر گناہ نہیں اور جو مشہری تاخیر سے چلے اس پر گناہ نہیں، اب نہیں جیسا کہ کہتے ہیں۔ اللہ سے جو فرمایا ہے اس پر گناہ نہیں جو جلدی کرے اور نہ اس پر جو تاخیر کرے تو ضرور گناہ نہیں مگر اس پر جو گناہ سے بچے، یہ آیت تم سے متعلق ہے نہ کہ سواہ

اعظم سے حاجی تم پر۔ (مکہ میں)

### ﴿بَابُ ۱۹﴾

﴿نزول الحمۃ﴾

۱۔ الحسن بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبيان، عن

ابی مریم، عن ابي عبدالله عليه السلام أنه سئل عن الحصة، فقال: كان أبي ينزل الأبطح قليلاً ثم يعجى، ويدخل البيوت من غير أن ينالم بالأبطح؛ فقلت له: أ رأيت أن تعجل في يومين إن كان من أهل اليمن عليه أن يحصب قال: لا.

باب

## حصة میں نزول

۱۔ حضرت سے حصہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا میرے والد ابطح میں تقریباً دیر کے لئے اترتے تھے پھر آتے تھے اور گھروں میں داخل ہوتے تھے بغیر اس کے کہ ابطح میں سوئیں۔ میں نے کہا اگر اہل یمن دو دن میں چلیں تو کیا وہ حصہ میں اتریں فرمایا نہیں۔ (۴)

﴿ باب ۱۹ ﴾

﴿ إتمام الصلاة في الحرمين ﴾

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، وسهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن إبراهيم بن شبة قال: كنت إلى أبي جعفر عليه السلام أسأله عن إتمام الصلاة في الحرمين فكشف إلي: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يحب إكثار الصلاة في الحرمين فأكثر فيهما وأنتم.

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن عثمان بن عيسى قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن إتمام الصلاة والصيام في الحرمين فقال: أنتم ولو صلاة واحدة.

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرار، عن يونس، عن علي بن يقطين قال: سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن التقصير بمكة فقال: أنتم وليس بواجب إلا أنتم أحب لك ما أحب لنفسي.

۴۔ يونس، عن زياد بن مروان قال: سألت أبا إبراهيم عليه السلام عن إتمام الصلاة في الحرمين فقال: أحب لك ما أحب لنفسي أنتم الصلاة.

۵۔ يونس، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبدالله عليه السلام إن من المذخور الإتمام في الحرمين.

۶۔ محمد بن يعقوب، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن الحسين بن المختار

عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : قلت له : إنا إذا دخلنا مكة والمدينة تم أو نقصر ؟ قال : إن قصرت فذاك وإن أتممت فهو خير زاد .

۷ - حید بن زیاد ، عن ابن سماعہ ، عن غیر واحد ، عن أبان بن عثمان ، عن مسعم عن أبي إبراهيم عليه السلام قال : كان أبي يرى لَهْذِينَ الْحَرَمِينَ مالا يراه لغيرهما ويقول : إن الإتمام فيهما من الأمر المذخور .

۸ - عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ؛ و أحمد بن عبد جیم ، عن علي بن مهزيار قال : كتبت إلى أبي جعفر عليه السلام : أن الرواية قد اختلفت عن آباءنا عليهم السلام في الإتمام والتقصير في الحرمين فمنها بأن يتم الصلاة والوصلة واحدة ومنها أن يقصر مالم ينو مقام عشرة أيام ولم أزل على الإتمام فيها إلى أن صدرنا في حجتنا في عامنا هذا فإن فقهاء أصحابنا أشاروا علي بالتقصير إذ كنت لأنوي مقام عشرة أيام فصرت إلى التقصير وقد ضقت بذلك حتى أعرف رأيك ؛ فكتب إلي بخطه : قد علمت يرحمك الله فضل الصلاة في الحرمين على غيرهما فإنني أحب لك إذا دخلتهما أن لا تقصر وتكثر فيهما الصلاة ؛ فقلت له بعد ذلك بستين مشافهة : إنني كتبت إليك بكذا وأجبتني بكذا فقال : نعم ، فقلت : أي شيء تعني بالحرمين ؛ فقال : مكة والمدينة .

### باب ۱۹۹

## حرمین میں اتمام نماز

- ۱- میں نے حضرت کو لکھا کہ حرمین میں اتمام نماز کے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ دست رکھتے تھے حرمین میں زیادہ نمازوں کو اور وہاں زیادہ پڑھتے تھے۔ (مجمول)
- ۲- میں نے پوچھا حرمین میں اتمام نماز کے متعلق فرمایا تمام پڑھو اگرچہ ایک ہی نماز ہو (موتقی)
- ۳- میں نے پوچھا کیا مکہ میں نماز قصر پڑھی جیسے فرمایا پوری پڑھو واجب تو نہیں لیکن میں تمہارے لئے یہی درست رکھتا ہوں جو چاہئے ہے۔ (موتقی)
- ۴- ترجمہ اور پر ہے (مجمول)
- ۵- فرمایا تفسیر حرمین میں اتمام نماز ہے (مجمول)
- ۶- میں نے کہا جب ہم مکہ یا مدینہ میں داخل ہوں تو پوری نماز پڑھیں یا قصر فرمایا اگر قصر پڑھو تو ٹھیک ہے اور اگر تمام پڑھو تو

باعث ثواب ہے۔ (مرسل)

- ۷۔ فرمایا میں ان مقاموں میں وہ دیکھتا ہوں جہاں کفر میں نہیں فرمایا اور دونوں میں تمام الرقیقہ ہے (مرسل)
- ۸۔ میں نے حضرت سے کہا آپ کے آباؤے حرمین میں نماز کے اتمام و قصر کے متعلق مختلف روایتیں ہیں بعض میں یہ ہے کہ نماز تمام پڑھ کر اگرچہ ایک ہی نماز ہو اور بعض میں یہ ہے قصر کر جب تک دس دن کے قیام کی نیت نہ ہو، میں تو برابر اتمام ہی کرتا ہوں جب تک کہ ہجرت کے لئے نکلیں ہم اسے اصحاب میں چونقہا ہیں انھوں نے مجھ سے قصر کے لئے کہا جبکہ میرا نیت دس دن قیام کی نہ تھی میں قصر نماز پڑھی، اس مسئلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں حضرت نے اپنے نکتہ سے مجھے لکھا خدا تو پر رحم کرے، تم کو معلوم ہے کہ حرمین میں نماز افضل ہے بر نسبت دیگر مقامات کے، میں تمہارے لئے یہ پسند کرتا ہوں کہ جب تہران و مقامات میں داخل ہو تو قصر نہ کرو اور زیادہ نماز ہی پڑھو، دو سال بعد میں نے مدد در حضرت سے کہا میں نے آپ کو ایسا لکھا تھا آپ نے اس جواب دیا تھا فرمایا ہاں۔ میں نے کہا حرمین سے کیا مراد ہے فرمایا مکہ اور مدینہ۔ (مرسل)

### ﴿باقی﴾

#### ﴿فضل الصلاة في المسجد الحرام وأفضل بقعة فيه﴾

۱۔ عذۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن الحسن بن الجهم قال: سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام عن أفضل موضع في المسجد يصلي فيه، قال: الحطيم ما بين الحجر وباب البيت، قلت: والذي يلي ذلك في الفضل فذكر أنه عند مقام إبراهيم عليه السلام قلت: ثم الذي يليه في الفضل، قال: في الحجر، قلت: ثم الذي يلي ذلك، قال: كلما دنى من البيت.

۲۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن أبي أيوب الخزاز، عن أبي عبيدة قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: الصلاة في الحرم كله سواء، فقال: يا أبا عبيدة ما الصلاة في المسجد الحرام كله سواء، فكيف يكون في الحرم كله سواء، قلت: فأبي بقاعه أفضل، قال: ما بين الباب إلى الحجر الأسود.

۳۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن يونس قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الملتزم لأي شيء يلتزم وأي شيء يذكر فيه؟ فقال: عنده نهر من أنهار الجنة تلقى فيه أعمال المباد عند كل خميس.

۴۔ أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن الكاهلي قال: كنا عند أبي عبد الله عليه السلام

فقال : أكثر وأمن الصلاة والدعاء في هذا المسجد أما إن لكلَّ عبدٍ رزقاً يَجْزِيهِ جُوراً .

٥ - أحمد بن محمد ، عن علي بن أبي سلمة ، عن هارون بن خارجة ، عن صامت ، عن أبي عبد الله ، عن أبيه عليه السلام قال : الصلاة في المسجد الحرام تعدل مائة ألف صلاة .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله ، عن أبيه عليه السلام قال : الصلاة في المسجد الحرام تعدل مائة ألف صلاة .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن معاوية بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أقوم أصلي بمكة والمرأة بين يدي جالسة أو مارة ؟ فقال : لا بأس إنما سميت بمكة لأنها تيك فيها الرِّجَال والنساء .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل بن دراج قال : قال له الطيار وأنا خاضع : هذا الذي زُيد هو من المسجد ؟ فقال : نعم إنهم لم يبلغوا بعد مسجد إبراهيم وإسماعيل صلى الله عليهما .

٩ - عدةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن أبان ، عن زرارة قال : سألته عن الرجل يصلي بمكة يجعل المقام خلف ظهره وهو مستقبل القبلة ، فقال : لا بأس يصلي حيث شاء من المسجد بين يدي المقام أو خلفه وأفضله الحطيم والحجر وعند المقام والحطيم هذا الباب .

١٠ - فضالة بن أيوب ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : حق إبراهيم عليه السلام بمكة ما بين العزرة إلى المسمى فذلك الذي عليه السلام يعني المسجد .

١١ - عدةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن الرجل يصلي في جماعة في منزله بمكة أفضل أو وحده في المسجد الحرام ؟ فقال : وحده .

١٢ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن ابن فضال ، عن ثعلبة ، عن معاوية قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الحطيم ، فقال : هو ما بين الحجر الأسود وبين الباب ؛ وسألت لم سمي الحطيم ؟ فقال : لأنَّ الناس يحطم بعضهم بعضاً هناك .

## باب

## فضیلت نماز مسجد الحرام میں

- ۱۔ میں نے حضرت سے سوال کیا کہ نماز کے لئے سب سے زیادہ فضیلت کس مقام کو ہے فرمایا حلیم کو حجر اور باب البیت کے درمیان ہے میں نے کہا اس کے بعد فرمایا مقام ابراہیم کے پاس، میں نے کہا پھر فرمایا حجر کے پاس، میں نے کہا پھر فرمایا جو جگہ بیت سے زیادہ قریب ہو۔ (موقوف)
- ۲۔ میں نے کہا کیا مسجد الحرام میں ہر جگہ نماز پڑھنا برابر ہے فرمایا اسے ابو عبیدہ ایسا نہیں ہے میں نے کہا پھر کوئی جگہ زیادہ فضیلت کی ہے فرمایا باب اودحجر کے درمیان (موقوف)
- ۳۔ میں نے حضرت سے مندرجہ کے متعلق پوچھا کس وجہ سے اسے فضیلت ہے اور کہا وہاں پڑھا جائے فرمایا اس کے مقرب جنت کی نہروں میں سے ایک نہر ہے جس میں ہر شخص پڑھنے کو لوگوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں۔ (موقوف)
- ۴۔ حضرت نے فرمایا مسجد الحرام میں بہت زیادہ نماز پڑھو اور دعا کرو، ہر بندہ کے لئے رزق ہے جو اس کی طوت آتا ہے یعنی تجارت وغیرہ کے مشغلہ میں ترک نہ کر (موقوف)
- ۵۔ فرمایا مسجد الحرام میں ایک نماز برابر ہے ایک لاکھ نمازوں کی۔ (مجمول)
- ۶۔ ترجمہ اور ہے (موقوف)
- ۷۔ میں نے کہا میں ملک میں نماز پڑھ رہا تھا ایک عورت سامنے بیٹھی تھی یاگز رہی تھی مندر یا کوئی حرج نہیں دس کا نام بتا ہے جہاں سرکش مردوں اور عورتوں کی گزیریں لگتی ہیں۔ (موقوف)
- ۸۔ طیارے میری موجودگی میں کیا یہ جگہ مسجد میں زیادہ کی گئی ہے مندر یا ہاں، لوگ نہیں پہنچے بعد مسجد ابراہیم اور سامعین کے بعض ترانے کو بھی فضیلت ہے کیونکہ یہ جگہ ان دونوں کے زیاد میں نہ تھی اور مسجد تھی (موقوف)
- ۹۔ میں نے کہا ایک شخص مکہ میں مقام ابراہیم کے کچے نماز پڑھ رہا ہے اور وہ توبہ قبلہ ہو، مندر یا کوئی حرج نہیں جہاں چاہے مسجد الحرام میں نماز پڑھے، مقام ابراہیم کے چاہے سامنے ہو یا پیچھے اور افضل حلیم و مجرد مقام ابراہیم کے پاس ہے اور حلیم متاثر ہوا وہاں کے ہے۔
- ۱۰۔ فرمایا حضرت نے کہ حضرت ابراہیم کی سنی مکہ، جزیرہ کے درمیان تھی یہ وہ جگہ ہے جہاں ابراہیم نے مسجد کا خطہ دیا تھا۔ (موقوف)
- ۱۱۔ میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو ملک میں اپنے گھر کے اندر جماعت سے نماز پڑھتا ہے آیا یہ افضل ہے یا مسجد الحرام

میں تنہا پرھنا فرمایا تنہا پرھنا۔ (م)  
۱۲۔ میں نے پوچھا عظیم کیا ہے جسے مایا جمرہ سود اور اب کے دربان میں سے کہا عظیم کیوں نام ہوا۔ جسے مایا اس  
نے کہ وہاں لوگوں کی بھیڑ نہ رہتی ہے (موتی)

### ﴿باب ۲﴾

#### ﴿دخول الکعبة﴾

۱۔ عذۃ من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبد الله، عن عمرو بن عثمان، عن علي بن خالد، عن حماد بن عمار، عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان أبي يقول: الدّاخل الکعبة بدخل والله راض عنه ويخرج عطلاً من الذّنوب.

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن أحمد، عن یعقوب بن یزید، عن ابن فضال، عن ابن التّدّاح، عن جعفر، عن أبيه عليه السلام قال: سألت عن دخول الکعبة، قال: الدّخول فیها دخول فی رحمة الله والخروج منها خروج من الذّنوب، معصوم فیما بقي من عمره مفعود له ما سلف من ذنوبه.

۳۔ علی بن ابراهیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، ومحمد بن إسماعیل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان، وابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا أردت دخول الکعبة فاغتسل قبل أن تدخلها ولا تدخلها بعدة. وتقول: إذا دخلت: «اللهم إنيك قلت: ومن دخله كان آمناً» فامتنى من عذاب النار ثم تصلي ركعتين بين الأسطوانتين على الرخامة الحمراء تقرأ في الركعة الأولى حم السجدة وفي الثانية عدد آياتها من القرآن وتصلّي في زواياه وتقول: «اللهم من تبيأ أو تبيأ أو أعد أو استعد لو فادة إلى مخلوق رجاء رفته وجازته ونوافله وفواضله فأليك يا سيدي تبيتي وتعتبي وإعادي واستعادي رجاء رفته ونوافلك وجازتك فلا تخبب اليوم رجائي يا من لا يخيب عليه سائل ولا ينقصه نائل فأبني لم آتک اليوم بمصلح قدّمته ولا شفاعة مخلوق رجوته ولكنّي أتيتك مقراً بالظلم والإساءة علی نفسي فأنت لا حاجة لي ولا عذر فأسألك يا من هو كذلك أن تصليتي مسألتي وتقبلني عترتي وتقبلني برغبتی ولا تردني مجبوهاً ممنوعاً ولا خائباً، يا عظیم يا عظیم يا عظیم أرجوک العظیم



أسالك يا عظيم أن تغفر لي الذنوب العظمى ، لا إله إلا أنت قال : ولا تدخلها بهذا ولا تبرق فيها ولا تمتخط فيها . ولم يدخلها رسول الله ﷺ إلا يوم فتح مكة .

٤ - عبد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام وذكرت الصلاة في الكعبة قال : بين العمودين تقوم على البلاطة الحمراء . فإن رسول الله ﷺ صلى عليها ثم أقبل على أركان البيت وكبر إلى كل ركن منه .

٥ - أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن معاوية بن عمار قال : رأيت العبد الصالح عليه السلام دخل الكعبة فصلى ركعتين على الرخامة الحمراء ثم قام فاستقبل التحائط بين الركن اليماني والغربي فوقع يده عليه ولزق به ودعا ، ثم تحول إلى الركن اليماني فلفظ به ودعا ثم أتى الركن الغربي ثم خرج .

٦ - وعنه ، عن علي بن النعمان ، عن سعيد الأعرج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا بد للمسروعة أن يدخل البيت قبل أن يرجع فإذا دخلته فادخله بسكينة ووقار ثم أمت كل زاوية من زواياه ثم قل : «اللهم إنيك قلت : «ومن دخله كان آمناً» فأمتني من عذاب يوم القيامة وصل بين العمودين اللذين يليان على الرخامة الحمراء وإن كثر الناس فاستقبل كل زاوية في مقامك حيث صليت وادع الله واسأله .

٧ - وعنه ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن عبد الله بن سنان قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام وهو خارج من الكعبة وهو يقول : «الله أكبر الله أكبر» حتى قالها ثلاثاً ثم قال : «اللهم لا تعبد بلاءنا ربنا ولا تشمت بنا أعداءنا فإنه إنك أنت الضار النافع» ثم هبط فصلى إلى جانب الدارجة جعل الدارجة عن يساره مستقبل الكعبة ليس بيننا وبينه أحد ثم خرج إلى منزله .

٨ - وعنه ، عن إسماعيل بن همام قال : قال أبو الحسن عليه السلام : دخل النبي ﷺ الكعبة فصلى في زواياها الأربع ، صلى في كل زاوية ركعتين .

٩ - وعنه ، عن ابن فضال ، عن يونس بن يعقوب قال : رأيت أبا عبد الله عليه السلام قد دخل الكعبة ثم أراد بين العمودين فلم يقدر عليه فصلى دونه ثم خرج فمضى حتى خرج من المسجد .

۱۰۔ وعنه ، عن ابن فضال ، عن یونس قال : قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام : إذا دخلت الکعبة کیف أصنع ؟ قال : خذ بحلقتي الباب إذا دخلت ثم أمض حتى تأتي العمودین فصل علی الرخامة الحمراء ثم إذا خرجت من البيت فنزلت من الدرجة فصل عن یمینک رکعتین .

۱۱۔ وعنه ، عن صفوان بن یحیی ، عن معاوية بن عمار فی دعاء الولد قال : نفض علیک دلواً من ماء زمزم ثم ادخل البيت فإذا قمت علی باب البيت فخذ بحلقة الباب ثم قل : « اللهم إن البيت یتک والعبد عبدک وقد قلت : « ومن دخلک کان آمناً » فأمننی من عذابک وأجرنی من سخطک » ثم ادخل البيت فصل علی الرخامة الحمراء رکعتین ثم قم إلی الأسطوانة الّتی بهذا الحجر وألصق بها صدرک ثم قل : « یا واحد یا أحد یا ماجد یا قریب یا بید یا عزیز یا حکیم لا تذرني فرداً وأنت خیر الوارین هب لی من لدنک ذریة طيبة إنک سميع الدعاء » ثم در بالأسطوانة فألصق بها ظہرک وبتک و تدعو بهذا الدعاء فإن یرد الله شیئاً کان .

## باب دخول کعب

- ۱۔ منہ یا واجب کعبہ کوئی کعبہ میں داخل ہو تا ہے تو اللہ اس سے راضی ہوتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے ۔ (در سن)
- ۲۔ میں نے دخول کعبہ کے متعلق پوچھا تو یہ پایا اس میں داخل ہونا اور دروازے نکلتا گناہوں سے باہر آ جانا ہے اس کی باقی عمر کے گناہ اور جو پہلے ہو چکا ہے وہ سب بخشے جاتے ہیں ۔ (دعوت)
- ۳۔ فرمایا واجب کعبہ میں داخل ہو کر پہلے غسل کرو اور سے داخل نہ ہو اور وقت دخول کعبہ  
 « ومن دخله کان آمناً فأمننی من عذاب النار »  
 یا اللہ تو نے کہا ہے جو اس میں داخل ہوا اس سے رہا پس مجھے عذاب النار سے ایمان دے پھر وہ لوں ستونوں کے درمیان  
 رخسارہ حرار پر نماز پڑھو ، پہلی رکعت میں تم صبحہ اور دوسری میں شہادتین کی چند آیات اور اس کے چاروں گوشوں  
 میں نماز پڑھو اور کہو  
 « اللهم من توبتاً أو تخبأ .  
 أو أعد أو استعدت لفائدة إلی مخلوق رجاء زفده وجائزته ونوافله وفواضله فأبیک یا

سیدی تہیشتی و تمبشتی و اعدادی و استعدادی رجاء و نوافلک و جانتک فلاتختیب  
 الیوم رجائی یا من لا یخیب علیہ سائل ولا ینقصه نائل فإنی لم آتک الیوم بعمل صالح  
 قدمته ولا شفاعة مخلوق رجوته ولكنی آتیئتک مقراً بالظلم والإساءة علی نفسی فإنته  
 لاحیة لی ولا عذر فأسألك بامن هو كذلك أن تعطينی مسألتی وتقبلنی عثرتی وتقبلنی برغبتی  
 ولا تردنی معیوها ممنوعاً ولا خائباً ، یا عظیم یا عظیم یا عظیم أرجوک للعظیم  
 أسألك یا عظیم أن تغفر لی الذنب العظیم ، لا إله إلا أنت

اور صبر یا جو نے پہن کر داخل نہ ہو وہاں تنہا کو نہیں آپ ہی نہ ڈالو، رسول اللہ کعبہ میں یوم فتح تک داخل ہوئے  
 تھے۔ (رحمن)

۴۔ میں نے حضرت کعبہ کے اندر نماز کا ذکر کیا۔ صبر یا دو دنوں ستونوں کے درمیان سرخ پتھر پر کھڑے ہو رسول اللہ نے  
 اس پر نماز پڑھی تھی پھر ارکان بیت کی طرت آؤ اور ہر رکن پر کعبہ کہو۔ (رحمن)

۵۔ میں نے امام سیدی کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ کعبہ میں داخل ہوئے اور رخسار چہرہ پر دو رکعت نماز پڑھی پھر اس دیوار کی  
 طرت رخ نکلیا جو رکن یمانی اور غربی کے درمیان ہے آپ نے اسی پر ہاتھ رکھ کر کھلا اور دعا کی، پھر رکن یمانی سے پست کر دیا  
 کہ پھر رکن غربی کی طرت آئے، اس کے بعد باہر نکل گئے۔ (رحم)

۶۔ فرمایا صبر کہ لئے ضروری ہے کہ کعبہ کے اندر جائے قبل ٹوٹنے کے جب داخل ہو تو سبکدوش و قار سے داخل ہو پھر ہر گوشہ  
 میں جاؤ اور یہ کہو۔

«اللهم إني أتك قلت : ومن دخله كان آمناً» «فأنت من عذاب يوم القيامة»  
 پھر درون ستونوں کے درمیان نماز پڑھو جو متعلق باب میں فراہم ہے اگر لوگ زیادہ ہوں تو ہر زاویہ کی طرت رخ کر کے  
 دعا کرو اور خدا سے سوال کرو۔ (رحم)

۷۔ حضرت بیرون کعبہ فرما رہے اللہ اکبر (تین بار) پھر فرمایا  
 «اللهم لا تعبد بلاءنا ربنا ولا تشمت بنا أعداءنا فإتک أنت الضار النافع

پھر جانب درجہ اپنے بائیں طرت رد قبلہ ہو کر نماز پڑھی در آنجا کہ ان کے اور اس کے درمیان کوئی نہ تھا پھر وہاں سے  
 اپنی منزل کی طرت گئے۔ (رحم سیدھی) (رحم)

۸۔ حضرت رسول خدا نے کعبہ میں داخل ہو کر اس کے گوشہ میں دو رکعت نماز پڑھی۔ (رحم)

۹۔ حضرت : انکب میں داخل ہوئے آپ نے دونوں ستونوں کے درمیان آجا جا لیکن ممکن نہ ہوا پس آپ نے اس کے قریب نماز پڑھی پھر بائیں نکل آئے۔ (ہرمز)

۱۰۔ میں نے کہا جب کعبہ کے اندر داخل ہوں تو کیا کروں مگر یا انکبہ کے حلقہ در کبریا وادرجب اندر جاؤ تو عودین یک پہنچو اور رخامہ حرار پر نماز پڑھو اور جب نکل کر سیٹھ سیٹھوں پر آؤ تو دائیں طرف در کعبہ نماز پڑھو۔ (موتقی)

۱۱۔ دعائے ولید کے متعلق فرمایا آپ نرم زم سے ایک ڈول پر کر و پھر کعبہ میں داخل ہو جب دروازہ پر پہنچو تو حلقہ در کو پکڑو اور کہو اللہم ! ان البيت بیتک والعبد عبدک وقد قلت : «ومن دخله کان آمناً»

فأمتنی من عذابک وأجرنی من سخطک، یا اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے تو نے میرا پابے جراس گھر میں داخل ہوا اسے امان ملی پس اپنے غضاب سے مجھے نجات دے۔ اور اپنے غصہ سے پناہ دے اور کعبہ کے اندر

داخل ہو کر رخامہ حرار پر در کعبہ نماز پڑھو پھر کھڑے ہو اس ستون کے پاس چوکی کے مقابلے پر اور اسے سیدھے پہنچاؤ اور کہو یا واحد یا أحد یا ماجد یا قریب یا بعید یا عزیز یا حکیم لا تذرني فرداً وأنت خير الوارثين هب لي من لدنک ذریۃ طیبۃ أنتک سمیع الدعاء، اسے دعا واحد، اے قریب وبعید

اے عزیز و حکیم مجھے ایسا ذرہ کہ تو سب سے بہتر وارث ہے مجھے ایک پاک نفس کا لڑکا دے جو دعاؤں کا سننے والا ہو پھر اسطورا کے پاس آؤ اور پیش پیشہ اور بطن کو اس سے ملائے اور یہیں دعا کرو اگر اللہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ ہوتا ہے

۱۲

### ﴿ باب ۱۲ ﴾

﴿ وداع البيت ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه؛ و محمد بن اسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى؛ و ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا أردت أن تخرج من مكة وتأتي أهلك فودع البيت وطف بالبيت أسبوعاً وإن استطعت أن تستلم الحجر الأسود والركن اليماني في كل شوط فافعل وإلا فافتح به واختم به فإن لم تستطع ذلك فموسم عليك، ثم تأتي المستجد فتصنع عنده كما صنعت يوم قدمت مكة وتعيير لنفسك من الدعاء، ثم استلم الحجر الأسود ثم ألصق بطنك بالبيت تضع يدك على الحجر والأخرى على الباب واحداً وتضع عليه وتقول يا ربنا محمد بن عبد الله صلى الله عليه وسلم النبي صلى الله عليه وسلم قل: «اللهم صل على محمد وعبدك ورسولك وبيتك وأمينك وحبيبك ونبيك وخيرتك من خلقك اللهم كما بلغ رسالتك وجاهد في سبيلك وصدع بأمرك وأدذي في جنبك وعبدك حتى أتاه اليقين، اللهم اقلبني مقلحاً محتججاً مستجاباً لي

بأفضل ما يرجع به أحدٌ من وفدك من المغفرة والبركة والرحمة والرضوان والعافية ،  
 اللهمَّ إن أمتني فاغفر لي وإن أحيتني فادزنيه من قابل ، اللهمَّ لا تجعله آخر العهد  
 من بيتك ، اللهمَّ إني عبدك وابن عبدك وابن أمتك ، جعلتني على دوابك وسيررتني  
 في بلادك حتى أتد متني حرمك وأمنك وقد كان في حسن ظني بك أن تغفر لي ذنوبي  
 فإن كنت قد غفرت لي ذنوبي فادد عني رضا قرّني إليك زلفى ولا تباعدني وإن  
 كنت لم تغفر لي فمن الآن فاغفر لي قبل أن تنأى عن بيتك داري فهذا أدان انصرافي  
 إن كنت أذنت لي غير راضٍ عنك ولا عن بيتك ولا مستبدل بك ولا به ، اللهمَّ أحفظني  
 من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي حتى تبلغني أهلي فإذا بلغني أهلي  
 فاكفني مؤونة عيالك وعبالك فأنت وليّ ذلك من خلقتك وحسي .

ثم أتت زمزم فاشرب من حائها ثم أخرج وقل : « آميرون تآمرون عابدون لرَبِّنا  
 حامدون إلى ربِّنا راغبون إلى الله راجعون إن شاء الله » ؛ قال : « وإن أبا عبد الله عليه السلام  
 لما ودَّعها وأراد أن يخرج من المسجد الحرام خرَّ ساجداً عند باب المسجد طويلاً  
 ثم قام فخرج .

٢- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن إبراهيم بن أبي محمد قتل : رأيت أبا الحسن  
عليه السلام ودَّع البيت فلما أراد أن يخرج من باب المسجد خرَّ ساجداً ثم قام فاستقبل  
 الكعبة فقال : « اللهمَّ إني أُنقلب على ألا إله إلا أنت » .

٣- عدةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، وأبوعلي الأشمري ، عن الحسن بن  
 علي الكوفي ، عن علي بن مهزيار قال : رأيت أبا جعفر الثاني عليه السلام في سنة خمس و  
 عشرين ومائتين ودَّع البيت بعد ارتفاع الشمس وطاف بالبيت ، يستلم الرُّكن  
 اليماني في كلِّ شوط فلما كان في الشوط السابع استلمه واستلم الحجر ومسح بيده  
 ثم مسح وجهه بيده ثم أتى المقام فصلى خلفه ركعتين ثم خرج إلى دبر الكعبة إلى  
 الملتزم فالتزم البيت وكشف الثوب عن بطنه ثم وقف عليه طويلاً يدعو ثم خرج من  
 باب الصنّاطين وتوجّه ؛ قال : فرأيتُه في سنة سبع عشرة ومائتين ودَّع البيت ليلاً يستلم  
 الرُّكن اليماني والحجر الأسود في كلِّ شوط فلما كان في الشوط السابع التزم البيت  
 في دبر الكعبة قريباً من الرُّكن اليماني وفوق الحجر المستطيل وكشف الثوب عن

بطنه ، ثم أتى الحبر فقبله و مسح و خرج إلى المقام فصلّى خلفه ثم مضى ولم يعد إلى البيت و كان وقوفه على الملتزم بقدر ما طاف بعض أصحابنا سبعة أشواط و بعضهم ثمانية .

۴ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن أبان ، عن أبي إسماعيل قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : هوذا أخرج جعلت فداك فمن أين أودع البيت ؟ قال : تأتي المستجار بين الحبر و الباب فتودعه من ثم ثم تخرج فتشرب من زمزم ثم تمضي ، فقلت : أصبأ على رأسي ؟ فقال : لا قرب الصبأ .

۵ - الحسين بن محمد ، عن محمد بن أحمد النهدي ، عن يعقوب بن يزيد ، عن عبد الله بن جبلة ، عن قثم بن كعب قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إنك لتدمن الحج ، قلت : أجل ، قال : فليكن آخر عيدك بالبيت أن تضع يدك على الباب و تقول : « المسكين على بابك فتصدق عليه بالجنة » .

## پایان

## وداع بیت

۱- تقریبا جب فکر سے جانا ہو تو کعبہ کو رس طواف رکعت کر و کمرسات بار طواف کر و اور اگر ممکن ہو تو استلام حبر کر و اور درکن کا ہر شوط پر ، درود چھان سے شروع کر و وہیں پر ختم کر و پھر ستمار آؤ اور درپہی کر و جب فکر آئے گے دن کیا تھا اور اپنے لئے دعا کر و اور استلام حبر کر و اور اپنا شکم پر بت سے ملو ، اپنا ہاتھ حبر پر رکھو اور دوسرا ہاتھ سے ملے ہوئے حصہ پر ، خدا کی حمد و ثنا اور درود کے بعد کہو ۔

«اللهم صلّ علی محمد عبدک و رسولک و نبیک و أمینک و حبیبک

و نحبیبک و خبرتک من خالقک اللهم کما بلغ رسالاتک وجاهد فی صلیک وصدع بأمرک و أودی فی جنبک و عبدک حتی أتاه البقین ، اللهم اقلبنی مقلعاً مستجاباً لی بأفضل ما یرجع به أحد من وفدک من المغفرة و البرکة و الرّحمة و الرّضوان و العافیة ، اللهم إن أمتنی فاغفر لی و إن أحيیتنی فارزقنی من قابل ، اللهم لا تجعله آخر العهد من بیتک ، اللهم إني عبدک و ابن عبدک و ابن أمتک ، جعلتني علی ذابک و سیرتني

فی بلادک حتی أقدمتني حرمک و أمنک وقد کان فی حسن ظنتی بک أن تغفر لی ذنوبی  
فإن كنت قد غفرت لی ذنوبی فإزدد عتبی رضاو قرّ بی إلیک ذلفی و لا تباعدنی و إن  
كنت لم تغفر لی فمن الآن فأغفر لی قبل أن تنأی عن بیتک داری فهذا أوان انصرافی  
إن كنت أذنت لی غیر راعب عنک ولا عن بیتک ولا مستبدل بک و لا به ، اللهم أحفظنی  
من بین یدی و من خلفی وعن یمنی و عن شمالي حتی تبغفنی أهلی فأذا بلغفنی أهلی  
فأکفنی مؤنة عبادک و عیالی فأنت ذلی ذلك من خلقک و منی .

پھر نرم نرم پر آؤ اس کا پانی پیو پھر چلتے ہوئے کہو

آمینو تائبون عابدون لربنا حامدون إلی ربنا راغبون إلی الله راجعون إن شاء الله  
حضرت ابو سعید اللہ علیہ السلام جب کعبہ کو رخصت کر کے مسجد الحرام سے نکلتے تو قبر شامہ مسجد کے پاس دیر تک مسجد میں  
رہتے پھر کھڑے ہوتے اور وہاں سے نکلتے۔ (حسن)

۲۔ میں نے دیکھا امام رضا علیہ السلام کو کہ جب دواع کر کے باب مسجد سے نکلتے تو مسجد میں جلتے پھر کعبہ کی طرف منظر کرتے کتے  
" اللهم إني أعقلب على ألا إله إلا أنت

۳۔ میں نے حضرت کو ۲۷۵ھ میں کعبہ وداع کرتے ہوئے بلند ہی آفتاب کے وقت دیکھا کہ آپ نے بیت کا طواف کیا رکھ  
مائی، کو ہر شرط کے بعد آغوش میں لیا ساتویں شرط پر اسے بھی آغوش میں لیا اور حجر اسود کو بھی اور ہاتھ سے  
مسک کر کے ہاتھ منہ پر پھیرا پھر مقام ابراہیم پر آئے اس کے نیچے دو رکعت نماز پڑھی پھر پشت کعبہ پر ملتمز کے پاس آئے  
اور اپنے شکم پر سے کپڑا ہٹا کر کعبہ کو پسٹے لگے پھر وہاں ٹھہرے طویل عرصہ تک دعا کرتے رہے پھر باب الحناطین سے نکلے میں نے  
مشاہدہ میں یہ دیکھا حضرت نے بیت کو رات میں رخصت کیا رکھ میانی کو آغوش میں لیا اور حجر مستطیل کو اوپر سے لیا  
شکم مبارک کو گھولا اور حجرے پاس آکر بوسہ دیا اور س کیا پھر مقام ابراہیم پر آکر دو رکعت نماز اس کے نیچے پڑھی  
پھر چلے اور بیت کی طرف لوٹے نہیں، آپ کا قیام ملتمز پر اتنی دیر تھا جتنی دیر سات یا آٹھ بار طواف کیا جائے (دو)  
۴۔ میں نے کہا بیت کو کہاں سے رخصت کیا جائے فرمایا مستحار کے پاس آؤ جو حجر اور باب کے درمیان ہے یہاں سے رخصت  
کر دو پھر نرم نرم پر آؤ اس کا پانی پیو، میں نے کہا میری کبھی چوڑک لوں فرمایا نہیں (دو)

۵۔ فرمایا تم درائی حج چاہتے ہو میں نے کہا ہاں فرمایا حج تمام کرنے کے بعد سب سے آخر میں یہ کر کہ اپنا ہاتھ دروازہ  
پر رکھ کر کہو مسکین بندہ تیرے دروازہ پر ہے پس اسے جنت عطا کر (محبول)

### ﴿باب ۳﴾

﴿ما يستحب من الصدقة عند الخروج من مكة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُمیہ ، عن ابن اُمی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن معاوية بن عمار ، وحفص بن البختري ، عن ابي عبد الله عليه السلام : انه قال : ينبغي للحاج إذا قضى نسكه وأراد أن يخرج أن يتناح بدرهم تمرأً يتصدق به فيكون كفارة لما لعله دخل عليه في حجه من حك أو قسلة ستطت أو نحو ذلك .

۲۔ حمید بن زیاد ، عن ابن سماعہ ، عن ذکریہ ، عن أبان ، عن اُمی بصیر قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا أردت أن تخرج من مكة فاشتر بدرهم تمرأً فتصدق به قبضة قبضة ، فيكون لكل ما كان منك في إخراجك وما كان منك بمكة .

### باب ۴

## مکہ سے چلتے وقت کیا صدقہ دیا جائے

- ۱۔ سفر یا حج کرنے والا حج کا رکن چکے اور چلنے کا ارادہ ہو تو ایک درہم کے خرے خریدے اور تصدق کرنے سے کفارہ ہے اس کو تا ہی کا خروج میں واقع ہو گئی ہو ، جیسے بدن کو کھانا ، جوں کا بدن سے گھانا وغیرہ (حسن)
- ۲۔ سفر یا واجب مکہ سے چلنے کا ارادہ ہو تو ایک درہم کے خرے خریدو اور ایک ایک مسی صدقہ دو تا کہ احرام میں یا مکہ کے قیام میں اگر کوئی چوک ہو گئی ہو تو اس کا کفارہ ہو جائے (درسن)

### ﴿باب ۵﴾

﴿ما یجزی من العمرۃ المفروضۃ﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُمیہ ، عن ابن اُمی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن ابي عبد الله عليه السلام : قال : إذا استباح الرجل بالمعرة فقد قضى ما عليه من فريضة المعرة .
- ۲۔ عدۃ من اصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن اُمی نصر قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن العمرۃ أواجبة هي ؟ قال : نعم ، قلت : فمن تمتع بجزی غنہ ؟ قال : نعم .



## باب ۲

## عمرہ مفسر و ضہ میں کیا کافی ہے

- ۱۔ سفر یا جب حج تمتع کا عمرہ پورا ہو گیا تو فریضہ عمرہ سے جو اس پر واجب ہے وہ پورا ہو گیا۔ (حسن)
- ۲۔ میں نے کہا کیا عمرہ واجب ہے سفر یا ادا میں نے کہا جو حج تمتع کرے اس کے لئے یہ عمرہ کافی ہو گا فرمایا ہاں (حسن)

## باب ۳

## ☆ (العمرۃ المبتولۃ) ☆

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن یونس بن یعقوب قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إنَّ علياً عليه السلام كان يقول : في كلِّ شهرِ عمره .

۲۔ أبو علي عليه السلام الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل ابن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الرحمن بن الحجاج ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : في كتاب علي عليه السلام : في كلِّ شهرِ عمره .

۳۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرزبان ، عن يونس ، عن علي بن أبي حمزة قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن رجل يدخل مكة في السنة المرأة أو المراتين أو الأربعة كيف يصنع قال : إذا دخل فليدخل وليلاً وإذا خرج فليخرج محلاً قال : ولكلِّ شهرِ عمره ، فقلت : يكون أقل ؟ قال : لكلِّ عشرة أيامِ عمره ، ثم قال : وحقك لقد كان في عامي هذه السنة ستِّ عمر ، قلت : لم ذاك ؟ فقال : كنت مع محمد بن إبراهيم بالطائف فكان كلما دخل دخلت معه .

## باب ۴

## وہ عمرہ جو حج سے علیحدہ کیا جائے

- ۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام سفر ہونے میں عمرہ ہو سکتا ہے۔ (حسن)
- ۲۔ فرمایا کتاب علی میں ہے کہ ہر ماہ میں عمرہ ہے۔ (حسن)
- ۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص مکہ میں داخل ہوتا ہے ایک سال کے اندر ایک بار دو بار یا چار بار

تو وہ کیا کرے، مندرایا داخل ہو لیکر کہہ کر اور نکلے محل ہو کر اور فرمایا ہر ہینہ عروسہ میں نے کہا اس سے کم مدت میں چہ فرمایا  
دس دن میں ایک عمرہ پھر مندرایا تیرہ دن کی قسم میں نے چھ عمرے کئے ہیں میں نے کہا وہ کیسے فرمایا میں محمد بن ابراہیم کے ساتھ  
طائف میں تھا جب وہ مکہ آیا میں بھی اس کے ساتھ آیا۔ (نہ)

### باب ۲۰

﴿العمرۃ المبتولۃ فی أشهر الحج﴾

۱۔ عنده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن عبد الله بن  
سنان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بالعمرۃ المفردة في أشهر الحج ثم يرجع إلى  
أهله

۲۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن عبد الله بن سنان،  
عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بالعمرۃ المفردة في أشهر الحج ثم يرجع إلى أهله  
إن شاء.

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ و محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن  
حماد بن عيسى، عن إبراهيم بن عمر اليماني، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن رجل  
خرج في أشهر الحج متمراً ثم رجع إلى بلاده، قال: لا بأس وإن حج في عامه ذلك  
وأفرد الحج فليس عليه دم فإن الحسين بن علي عليه السلام خرج قبل التروية يوم إلى  
العراق وقد كان دخل متمراً.

۴۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرار، عن يونس، عن معاوية  
ابن عمار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: من أين افترق المتمتع والمعتصم؟ فقال: إن  
المتمتع مرتبط بالحج والمعتصم إذا فرغ منها ذهب حيث شاء وقد اعتمر الحسين بن علي عليه السلام  
في ذي الحجة ثم راح يوم التروية إلى العراق والناس يروحون إلى حنى ولا بأس بالعمرۃ  
في ذي الحجة لمن لا يريد بالحج

## باب ۲۹

## عمرہ و مقصودہ حج میں

- ۱- فرمایا اگر ماہ حج میں صوفت عمرہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں عمرہ کے بعد اپنے گھر لوٹ آئے۔ (۱)
- ۲- ترجمہ اور یہ ہے (۲)
- ۳- میں نے پوچھا ایک شخص حج کے بیٹھے میں عمرہ کرتا ہے اور پھر اپنے شہر کو لوٹ جاتا ہے فرمایا کچھ حرج نہیں اگر اس سال حج کرے اور علیحدہ حج کرے تو اس پر ستر ہائی نہیں۔ امام حسین علیہ السلام یوم ترویہ سے ایک دن قبل قازم عراق ہوئے اور آپ عمرہ بجالائے۔ (حسن)
- ۴- میں نے کہا کہاں سے اختراق ہوتا ہے۔ متنبغ اور محترمیں انشاء پائتہ کرنے والا مرتبط ہے جس سے اور عمرہ کرنے والا قارغ ہو کر جاں چاہے جاسکتا ہے امام حسین علیہ السلام نے عمرہ کیا ذی الحجہ میں پھر یوم ترویہ راہی عراق ہوئے رجرع کا ارادہ نہ کرے وہ ذی الحجہ میں عمرہ بجالائے تو کوئی حرج نہیں۔ (مجمول)

## ﴿باب ۳﴾

﴿الشهور التي تستحب فيها العمرة ومن أحرَم في شهر وأحل في آخر﴾

۱- عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن أحمد بن محمد، عن حماد بن عثمان، عن الوليد بن صبيح قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: بلغنا أن عمرۃ في شهر رمضان تعدل حجة، فقال: إنما كان ذلك في امرأة وعددها رسول الله ﷺ فقال لها: اعتصري في شهر رمضان فهي لك حجة.

۲- عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد؛ وأحمد بن محمد جميعاً، عن علي بن مهزيار، عن علي بن حديد قال: كنت مقيماً بالمدينة في شهر رمضان سنة ثلاث عشرة ومائتين فلما قرب الفطر كتبت إلى أبي جعفر عليه السلام أسأله عن الخروج في عمرۃ شهر رمضان أفضل، أو أقیم حتى ينقضي الشهر وأتم صومي؛ فكتب إلي كتاباً قرأته بخطه سألت رجلاً لله عن أي العمرۃ أفضل عمرۃ شهر رمضان أفضل يرحمك الله.

۳- محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بكير، عن عيسى

القرآن، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا أهل بالعمرة في رجب وأهل في غيره كانت عمرته لرجب وإذا أهل في غير رجب وطاف في رجب فعمرته لرجب.

۴ - الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن حماد بن عثمان قال: كان أبو عبد الله عليه السلام إذا أراد العمرة انتظر إلى صبيحة ثلاث وعشرين من شهر رمضان ثم يخرج مهلاً في ذلك اليوم.

۵ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري، عن عبد الرحمن بن الحجاج، عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل أحرّم في شهر وأهل في آخر فقال: يكتب له في الذي قد نوى أو يكتب له في أفضلها.

۶ - محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: المعتمر يعتمر في أيّ شهر السنة شاء وأفضل العمرة عمرة رجب.

۷ - الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي الوشاء، عن أبان بن عثمان، عن عبد الرحمن بن أبي عبد الله، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: العمرة بعد الحج؟ قال: إذا أمكن الموسى من الرأس.

### بَابُ

## عمرہ کے حقیقت

- ۱- میں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ماہ رمضان میں عمرہ کو تاج کے برابر ہے بشرط یہ تھا اس عورت کے لئے جس سے رسول اللہ نے وعدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ تو ماہ رمضان میں عمرہ کر وہ تیرے ایک حج کے برابر ہوگا۔ (صحیح)
- ۲- میں ماہ رمضان میں مسافر میں مدینہ میں مقیم تھا جب عید الفطر کا وقت قریب آیا تو میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا میں ماہ رمضان میں عمرہ جا کر کروں یا عید تک بیس رو کر دوڑے ہوئے کروں کون ان میں افضل ہے حضرت نے اپنے قلم سے تحریر کیا کہ شہر رمضان کے عمرہ سے افضل کون سا عمرہ ہو سکتا ہے۔ (ص ۱۸)
- ۳- شہر ماہ رجب میں عمرہ کا باہلہ کرے اور مکہ میں اس کے غیر میں تو اس کا عمرہ رجب میں شامل ہوگا اور اگر باہلہ غیر رجب میں کرے اور طواف کرے رجب میں تو عمرہ رجب ہوگا۔ (مجموع)

- ۴۔ حضرت جب عمر کا ارادہ کرتے تو ۷۳ دس رمضان کا انتظار کرتے پھر تشریف لے جاتے۔ (مؤ)
- ۵۔ بڑھاپا حضرت سے اس شخص کے متعلق جو اہرام باندھے ایک ہینے میں اور کھوئے دو ستر ہینے میں، فرمایا لکھا جائے گا اس ہینے میں جس میں نیت کی ہے یا اس میں جو انفل ہوگا۔ (مؤ)
- ۶۔ تشریایا عمر ۷۳ ماہ میں چاہے کرے مگر انفل وہ پہلے جو حرجب میں ہو۔
- ۷۔ میں نے کہا عمر (مرفودہ) حج کے بعد کرے جب سر کے لئے استر دل جائے (مؤ)

### ﴿بَاب﴾

﴿قطع تلبیۃ المحرم وما علیہ من العمل﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ائیہ ، عن ابن ائی عمیر ، عن مرآزم ، عن ائی عبد اللہ ؓ قال : یقطع صاحب العمرة المفردة التلبیة إذا وضعت الإبل أخفافها في الحرم .
- ۲۔ عتید بن زیاد ، عن ابن سماعۃ ، عن غیر واحد ، عن أبان ، عن زرارة ، عن ائی حمفر ؓ قال : یقطع تلبیۃ المعتمر إذا دخل الحرم .
- ۳۔ علی بن ابراہیم ، عن ائیہ ، عن صفوان بن یحیی ، عن معاویۃ بن عمار ، عن ائی عبد اللہ ؓ قال : من اعتمر من التعمیم فلا یقطع التلبیۃ حتی ینظر إلى المسجد .
- ۴۔ الحسن بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علی ، عن أبان بن عثمان ، عن زرارة قال : سمعت أبا جعفر ؓ يقول : إذا قدم المعتمر مكة وطاف وسعى فإن شاء فليمض على راحلته وليلحق بأهله .
- ۵۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن ابن مسکان ، عن ائی بصیر ، عن ائی عبد اللہ ؓ قال : العمرة المبتولة يطوف بالبيت وبالصفا والمروة ثم یحل فإن شاء أن یرتحل من ساعته ارتحل .
- ۶۔ أبو علی الأشعری ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن یحیی ، عن عبد اللہ بن سنان ، عن ائی عبد اللہ ؓ فی الرجل یجعی ، معتمرأ عمرة مبتولة قال : یجزئه إذا طاف بالبيت وسعى بین الصفا والمروة وحلق أن یطوف طوافاً واحداً بالبيت ومن شاء أن یقصر قصر .

۷۔ عہد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعیل ، عن إبراهيم بن عبد الحمید ، عن عمر أویغرہ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : المعتسر يطوف ويسعى ويحلق قال : ولا بد له بعد الحلق من طواف آخر .

۸۔ علی بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن إسماعیل بن ربیع ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : سألتہ عن مفرد العمرۃ علیہ طواف النساء ؛ قال : نعم .

۹۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن أحمد ، عن محمد بن عیسیٰ قال : کتب أبو القاسم محمد بن موسى الرّازیّ إلى الرّجل يسأله عن العمرۃ المبتولة هل علی صاحبها طواف النساء ، و العمرۃ التي يتمتع بها إلى الحج فکتب أمّا العمرۃ المبتولة فعلى صاحبها طواف النساء ، و أمّا التي يتمتع بها إلى الحج فليس علی صاحبها طواف النساء .

### باب ۲۱۵

## قطع تلبیہ محرم

- ۱۔ نسا یا عمرہ مفردہ والا تلبیہ کو قطع کرے حرم میں پہنچ کر اونٹ کے چریشے کے مونہ سے آمار لے جائیں (حسن)
- ۲۔ فرمایا جب عمرہ کرنے والا حرم میں داخل ہو تو تلبیہ قطع کرے
- ۳۔ جو عمرہ کا احرام منزل تنعیم سے باندھے جب تک اسے مسجد الحرام نظر نہ آئے تلبیہ کو قطع نہ کرے (حسن)
- ۴۔ جب سفر کے لئے مکہ آئے اور طواف و سئل کر لے تو پھر چاہے تو اپنی ساری لپکرا اور اپنے اہل و عیال سے جا ملے (م)
- ۵۔ عمرہ مفردہ والا طواف بیت و سعی صفاد عمرہ کے بعد مکمل ہو جاتا ہے اگر چاہے تو چلا جائے۔ (م)
- ۶۔ جو عمرہ مفردہ کے لئے آئے تو اس کے لئے کافی ہے طواف بیت اور سعی صفاد مزدہ اور سر منڈوانا اور بیت کا ایک طواف اگر چاہے تو تقصیر کرے۔ (م)
- ۷۔ عمرہ والا طواف کرے سعی کرے سر منڈوائے اور اس کے بعد طواف آخر کرنا ضروری ہے۔ (مجمول)
- ۸۔ میں نے کہا عمرہ مفردہ والا طواف نسا کرے فرمایا ہاں۔ (مجمول)
- ۹۔ فرمایا عمرہ مفردہ والے پر طواف نسا ہے اور عمرہ تمتع والے پر نہیں۔ (م)

## باب ۱

﴿المعتمر يطأ أهله وهو محرم والكفارة في ذلك﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن اُحد بن اُبی علی ، عن اُبی جعفر ؑ فی رجل اعتمر عمرة مفردة فوطى أهله و هو محرم قبل أن يفرغ من طوافه وسعيه قال : عليه بدنة لفساد عمرته وعليه أن يقيم بمكة حتى يدخل شهر آخر فيخرج له إلى بعض المواقيت فيحرم منه ثم يعتمر .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علی بن رباب ، عن مسطح ، عن اُبی عبد اللہ ؑ فی الرجل يعتمر عمرة مفردة ويطوف بالمبيت طواف الفريضة ثم ينشئ أهله قبل أن يسعى بين الصفا والمروة ، قال : قد أفسد عمرته وعليه بدنة و يقيم بمكة عملاً حتى يخرج الشهر الذي اعتمر فيه ثم يخرج إلى الوقت الذي وقته رسول اللہ ﷺ لأهل بلاده فيحرم منه و يعتمر .

۳۔ حمید بن زیاد ، عن ابن سماعۃ ، عن غیر واحد ، عن أبان ، عن زرارة قال : قال : من جاء بهدي في عمرة في غير حج فلينحره قبل أن يحلق رأسه .

۴۔ محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن صفوان بن يحيى ، عن معاوية ابن عمار ، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال : المعتمر إذا ساق الهدي يحلق قبل أن يذبح .

۵۔ أبو علي الأشعري ، عن الحسن بن علي الكوفي ، عن علي بن حمزة ، عن فضالة بن أيوب ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد اللہ ؑ : من ساق عدياً في عمرة فلينحره قبل أن يحلق و من ساق هدياً و هو معتمر نحر هديه بالمنحر و هو بين الصفا والمروة هي الحزورة ، قال : و سألته عن كفارة العمرة أين تكون ، فقال : بمكة إلا أن يؤخرها إلى الحج فيكون بمنى و تمجيلها أفضل و أحب إلى .

## باب ۲

## کفارة اس عمره والے کا جو احرام میں جماع کرے

۱۔ فرمایا کہ عمرہ مفردہ کرنے والا اپنا مالی سے جماعت کرے بحالت احرام قبل طواف تکبیر سے فارغ ہوئے تو اس

لا کفارہ ایک بدنہ ہے عمرہ کے فاسد ہونے کی وجہ سے اور اسے لازم ہے کہ دو سر پہنیوں کے داخل ہونے تک مکہ میں قیام کرنے پر بعض موافقت کے لئے نکلے اور احرام کے ساتھ عمرہ کرے۔ (مجموع)

۶- فرمایا جو کوئی عمرہ مفروضہ کرے اور طواف فریضہ کرنے کے بعد اپنی بی بی سے مباشرت کرے سعی سے پہلے تو اس کا عمرہ فاسد ہو گیا اس کا کفارہ ایک بدنہ ہے اور وہ محل ہو کہ مکہ میں رہے اور جو وقت رسولؐ مزارے اہل مشہرہ کے لئے عمرہ کا معین کیا ہے اس میں مکہ سے نکلے احرام باندھے اور عمرہ بجالائے۔ (ترمذی)

۳- جو بغیر فرائض کے عمرہ کے لئے ہدی لے کر آئے تو اسے چاہیے کہ طاق را س سے پہلے نحر کرے۔ (درسل)

۴- فرمایا جو عمرہ کے لئے ہدی لائے وہ ذرا سے پہلے سر منڈوائے (مجموع)

۵- فرمایا جو عمرہ کے لئے ہدی لے کر آئے تو سر منڈوانے سے پہلے اس کو نحر کرے اور جو عمرہ میں ہدی لائے وہ اس کو صفاد مردہ کے درمیان خروہ کے نام سے جو مندرج ہے وہاں نحر کرے۔ میں نے کہا عمرہ کا کفارہ کہاں ہو، فرمایا مکہ میں مگر گناہ کے وقت تک اسے روکے رکھے اور سعی میں ہو اور اس میں جلدی کرنا افضل ہے اور بچے پسند ہے (رم)

### ﴿ باب ۱ ﴾

(۱) الرجل یبیت بالہدی تطوعاً و یقیم فی اہلہ

۱- محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعیل، عن ابن الفضیل، عن أبي الصباح الكنانی قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل یبیت بالہدی مع قوم و واعدہم یوم یتکدون فیہ ہدیہم و یحرمون فیہ، فقال: یحرم علی ما یحرم علی المحرم فی الیوم الذی واعدہم حتی یتبلغ الہدی محلہ؛ فقلت: أرايت إن اختلفوا فی میعادہم و أبطوا فی السیر علیہ جناح فی الیوم الذی واعدہم؛ قال: لا یصل فی الیوم الذی واعدہم.

۲- جید بن زیاد، عن الحسن بن محمد بن سماعۃ، عن غیر واحد، عن أبان، عن سلمۃ، عن أبي عبد الله عليه السلام أن علیاً عليه السلام کان یبیت بالہدیہ ثم یمسک عما یمسک عنہ المحرم غیر أنه لا یلبس یوم یواعدہم یوم یشتر فیہ بدتہ فیحل.

۳- علی بن إبراہیم، عن أبیہ؛ و محمد بن إسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمیر، عن معاویۃ بن عمار قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل یبیت بالہدی مطوعاً لیس بواجب، قال: یواعد أصحابہ یوماً فیقتلونہ فاذا كانت تلك الساعۃ اجتنب



ما یجنب المحرم إلى يوم النحر فإذا كان يوم النحر أجزء عنه .

۴۔ أبوعلیٰ الأشعریؒ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن یحییٰ ، عن هارون بن خازجة قال : إن مراداً بعث بیدنة وأمر أن تقلد و تشعر فی يوم کذا و کذا فقلت له : إنما یبغی أن لا یلبس الثیاب فبعثنی إلى أمی عبد الله رضی اللہ عنہ بالحیرة فقلت له : إن مراداً صنع کذا و کذا و إنه لا یستطیع أن یتروک الثیاب مکان زیاد ، فقال : مره أن یلبس الثیاب ولیذبح بقرة يوم الأضحی عن نفسه .

## باب ہدی کو تطوعاً بھیجنا

- ۱۔ میں نے کہا ایک شخص نے کچھ لوگوں کے ساتھ ہدی بھیجی اور ان سے وعدہ لیا کہ فلاں روز وہ ہدی کے قلا وہ ڈالیں اور احرام باندھیں فسر یا وہ اپنے اوپر حرام کریں ہر اس چیز کو جو حرام ہو تو ہے اور جب تک ہدی اپنے مقام پر پہنچے وہ احرام میں رہیں میں نے کہا اگر وہ اس وعدہ کے خلاف کریں اور چلنے میں تاخیر کریں تو کیا وعدہ کے دن پہنچے گا اس پر کفارہ ہو گا فرمایا نہیں ، وہ محل ہو گا اس دن جس کا وعدہ اس نے ان سے کیا ہو گا۔ (مجمول)
- ۲۔ فسر یا حضرت نے کہ حضرت علیؓ علیہ السلام ہدی بھیجتے تھے اور ہار جتے تھے ان تمام چیزوں سے جن سے ایک حرم ہار ہوتا ہے سوائے اس کے کہ تلخیص نہیں کرتے تھے اور لے جانے والوں سے وعدہ لیتے تھے کہ روزِ نحر، نحر کے محل ہو۔ (مجمول)
- ۳۔ میں نے کہا ایک شخص استیلاً ہدی بھیجنا چاہتا ہے فسر یا وہ اپنے اصحاب سے وعدہ لے کہ یومِ معین پر اس کی گردن میں قلا وہ ڈالے ، جب وہ وقت آئے تو ان تمام چیزوں سے ہر چیز کرے جن سے ایک حرم پر ہرگز تاسے روزِ نحر تک ، جب روزِ نحر نہ ہو جائے تو اس کی طرف سے کافی ہو گا۔ (حسن)
- ۴۔ راوی نے کہا مراد ہے ہدی بھیجنا اور کہا فلاں فلاں دن اس کے پہنچنے والا جائے اور اشعار کیا جائے ، میں نے کہا کیا وہ پاس نہ پہنچے اس نے مجھے ابو عبد اللہؓ کے پاس جرو بھیجا میں نے ان سے کہا مراد ہے ایسا کیا کہ وہ مکان زیادہ میں ہونے کی وجہ سے پہنچ نہ سکتا فرمایا اے حکم وہ کہ کہ پہنچے رہے اور روزِ نحر ان کی طرف سے گائے ذبح کرے۔ (دم)

## ﴿ باب النواذر ﴾

۱۔ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن أسرم بن حوشب ، عن عیسیٰ بن

عبدالله ، عن جعفر بن محمد عليه السلام قال : أودية الحرم تسيل في الحلّ وأودية الحلّ لا تسيل في الحرم .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن أبيان بن تغلب قال : كنت مع أبي جعفر عليه السلام في ناحية من المسجد الحرام وقوم يلبّون حول الكعبة فقال : أترى هؤلاء الذين يلبّون والله لأصواتهم أبغض إلى الله من أصوات الحمير .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن رجل لبى بحجة أو عمرة وليس يريد الحج ، قال : ليس بشيء ولا ينبغي له أن يفعل .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال في هؤلاء الذين يفردون الحج إذا قدموا مكة وطافوا بالبيت أحلّوا وإذا لبّوا أحرموا فلا يزال يحلّ ويبعد حتى يخرج إلى منى بلا حج ولا عمرة .

٥ - عدة من أصحابنا ، عن سول بن زياد ، عن منصور بن العباس ، عن الحسن ابن علي بن يقطين ، عن حفص المؤذن قال : حجّ إسمايل بن علي بالناس سنة أربعين ومائة فسقط أبو عبد الله عليه السلام عن بقله فوقف عليه إسمايل فقال له أبو عبد الله عليه السلام : سرفان الإمام لا يقف .

٦ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عبد الله ابن مسكان ، عن الحسن بن سري قال : قلت له : مات قول في المقام بنى بعد ما ينفر الناس قال : إذا قضى نسكه فليقم ماشاء ، وليذهب حيث شاء .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سأله رجل في المسجد الحرام من أعظم الناس وزراً ؟ فقال : من يقف بهذين الموقعين عرفة والمزدلفة وسعى بين هذين الجبلين ثم طاف بهذا البيت وصلى خلف مقام إبراهيم عليه السلام ثم قال : في نفسه أو ظن أن الله لم يتفر له فهو من أعظم الناس وزراً .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن صالح بن السندي ، عن بعض رجاله ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كنا عنده فذكروا الماء في طريق مكة ونقله فقال : الماء لا ينقل إلا أن ينفر به الجمال فلا يكون عليه إلا الماء .

٩ - غندين يحيى ، عن غندين أحمد ، عن السدي بن الربيع ، عن غندين القاسم بن الفضيل ، عن فضيل بن يسار ، عن أحدهما عليه السلام قال : من حج ثلاث سنين متوالية ثم حج أدام حججه فهو بمنزلة مومن الحج ؛ وروي أن مومن الحج الذي إذا وجد الحج حج كما أن مومن الخمر الذي إذا وجد شربه .

١٠ - غندين يحيى ، عن غندين أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض رجاله ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من ركب راحلة فليوس .

١١ - غندين يحيى ، عن بعض أصحابه ، عن المباس بن عامر ، عن أحد بن رزق الفسائي ، عن عبد الرحمن بن الأشج يبيع الأناط ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كانت قريش تطلق الأصنام التي كانت حول الكعبة بالمسك والعنبر وكان يفوت قبائل البات وكان يعوق عن بعين الكعبة وكان تسر عن يسارها وكانوا إذا دخلوا آخرها سجدوا ليخوت ولا ينحنون ثم يستديرون بحيالهم إلى يعوق ثم يستديرون بحيالهم إلى نسر ثم يلبسون فيقولون : « لبيك اللهم لبيك لبيك لاشريك لك إلا شريك هولاك تملكه وما عليك » قال : فبعث الله ذباباً أخضر له أربعة أجنحة فلم يبق من ذلك المسك والعنبر شيئاً إلا أكله وأنزل الله تعالى : « يا أيها الناس ضرب مثل فاستمعوا له وإن الذين يدعون من دون الله لن يخلقوا ذباباً ولو اجتمعوا له وإن يسلبهم الذباب شيئاً لا يستنقذوه منه ضعف الطالب والمطلوب » .

١٢ - الحسين بن محمد ، عن محمد بن علي بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن عمر بن يزيد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يلي الموسم مكى .

١٣ - غندين يحيى ، عن غندين أحمد ، عن الحسن بن موسى ، عن غياث بن كلوب ، عن إسحاق بن عمار ، عن جعفر ، عن آبائه عليهم السلام أن علياً صلوات الله عليه كان يكره الحج والعمره على الإبل والجمال .

١٤ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن علي بن غندين شيرة ، عن علي بن سليمان قال : كتبت إليه أسأله عن الميت يموت بهرقات يدفن بهرقات أو ينقل إلى الحرم فأيهما أفضل ؟ فكتب : يحصل إلى الحرم ويدفن فهو أفضل .

١٥ - حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله جل ثناؤه : « ثم ليقتوا أنفسهم » قال : هو ما يكون من

الرجل في إحرامه فإذا دخل مكة فتكلم بكلام طيب كان ذلك كفارة لذلك الذي كان منه .

١٦ - أحمد بن محمد ، عن حدثه ، عن محمد بن الحسين ، عن وهيب بن حفص ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن القائم عليه السلام إذا قام رد البيت الحرام إلى أساسه و مسجد الرسول إلى أساسه و مسجد الكوفة إلى أساسه . وقال أبو بصير : إلى موضع التمارين من المسجد .

١٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الرحمن بن حماد ، عن إبراهيم بن عبد الحميد قال : سمعته يقول : من خرج من الحرمين بعد ارتفاع النهار قبل أن يصلي الظهر والمصر نودي من خلفه لأصحبك الله .

٢٨ - محمد بن يحيى ، عن بنان بن محمد ، عن موسى بن القاسم ، عن علي بن جعفر ، عن أخيه أبي الحسن عليه السلام قال : سألت عن رجل جعل جاريته هدياً للكعبة كيف يصنع ؟ فقال : إن أبي أتاه رجلٌ فدخل جعل جاريته هدياً للكعبة فقال له : قوم الجارية أو معها ثم مر نادياً يقوم على الحجر فينادي : الأمان بصرت به نفقة أو قطع به أو نفد طعناه فليأت فلان بن فلان وصره أن يطوي أولاً فأولاً حتى ينفذ فمن الجارية .

١٩ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن عبد الله بن هلال ، عن عتبة بن خالد ، عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة تلد يوم عرفة كيف تصنع بولدها أبطاف عنه أم كيف يصنع به ؟ قال : ليس عليه شيء .

٢٠ - محمد بن يحيى ، وغيره ، عن محمد بن أحمد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبد الله بن جبلة ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : قلت : جعلت فداك كان عندي كبش سين لا ضحى به فلما أخذته وأضجمته نظر إليّ فرحمته و رقت عليه ثم أتت ذبحته ، قال : فقال لي : ما كنت أحب لك أن تفعل ، لا تربين شيئاً من هذا ثم تدبحه .

٢١ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن سليمان ، عن الحسن بن محمد بن سلام ، عن أحمد بن بكر بن خصام ، عن داود الرقي قال : دخلت على أبي عبد الله عليه السلام ولي علي رجل مال قد خفت نوا . فمكثت إليه ذلك فقال لي : إذا صرت بمكة فطف عن عبد المطلب طوافاً وصل ركعتين عنه وطف عن أبي طالب طوافاً وصل عنه ركعتين وطف عن عبد الله

طوافاً وصلّ عنه ركعتين وطف عن آمنة طوافاً وصلّ عنها ركعتين وطف عن فاطمة بنت أسد طوافاً وصلّ عنها ركعتين ثم ادعى أن يردّ عليك مالك ، قال : ففعلت ذلك ثم خرجت من باب الصفاء إذا غربي واقف يقول : يا داود حبسني تعال أقبض مالك . ٢٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن عمر قال : كنّا بمكة فأصابنا غلاء من الأصاحي فاشترينا بدينار ثم بدينارين ثم لم نجد بقليل ولا كثير فرفع هشام المكاربي رقعة إلى أبي الحسن عليه السلام وأخبره بما اشتريناهم لم نجد بقليل ولا كثير ، فوقع : انظروا الثمن الأول والثاني والثالث ثم تصدّقوا بمثل ذلك

٢٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان ، عن محمد بن أبي حمزة ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يبعج عن آخر فاجترح في حجة شيئاً يلزمه فيه الحج من قابل أو كفارة ، قال : هي للأول تامّة وعلى هذا ما اجترح .

٢٤ - علي بن إبراهيم ، عن صالح بن السندي ، عن جعفر بن بشير ، عن أبان ، عن أبي الحسن ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : جاء رجل إلى أبي جعفر عليه السلام فقال : إنني أهديت جارية إلى الكعبة فأعطيت خمسمائة دينار فماتت ، قال : بها ثم أخذتموها ثم قم على هذا الحائط - حائط الحجر - ثم ناد وأعط كل منقطع به وكل محتاج من الحاج .

٢٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن الحجاج ، عن ثعلبة ، عن أبي خالد القمطاط ، عن عبد الخالق الصيقل قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل : « ومن دخله كان آمناً » فقال : لقد سألتني عن شيء ما سألتني أحداً إلا من شاء الله قال : من أم هذا البيت وهو يعلم أنه البيت الذي أمره الله عز وجل به وعرفنا أهل البيت حق معرفتنا كان آمناً في الدنيا والآخرة .

٢٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن إسماعيل الخثمي قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إننا إذا قدمنا مكة ذهب أصحابنا بطوفون و يتركوني أحفظ متاعهم ، قال : أنت أعظمهم أجراً .

٢٧ - باسناده ، عن ابن أبي عمير ، عن مرازم بن حكيم قال : زاملت محمد بن مصادف فلمّا دخلنا المدينة اعتللت فكان يمضي إلى المسجد يدعني وحدي فشكوت ذلك إلى

مصادف فأخبر به أباعبدالله عليه السلام فأرسل إليه فعودك عنده أفضل من صلاتك في المسجد .

٢٨ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن فضال ، عن سفيان بن إبراهيم الجريدي ، عن الحادث بن الحصري الأسدي ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كنت دخلت مع أبي الكعبة فسلمى على الرخامة الحمراء بين العمودين فقال : في هذا الموضع تعاهد القوم إن مات رسول الله ﷺ أو قتل ألا يردوا هذا الأمر في أحد من أهل بيته أبداً . قال : قلت : ومن كان ، قال : كان الأول والثاني وأبو عبيدة بن الجراح و سالم ابن الحبيبة .

٢٩ - علي بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سئل أمير المؤمنين صلوات الله عليه عن إساف و نائلة و عبادة قريش لهما ، فقال : نعم كانا شابين صالحين و كان بأحدهما تأنيث و كانا بطوقان بالبيت فصادفا من البيت خلوة فأراد أحدهما صاحبه ففعل فمسخهما الله فقالت قريش : لولا أن الله رضي أن يعبد هذان فمعه ماحو لهما عن حالهما .

٣٠ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن أسباط ، عن علي بن أبي عبدالله ، عن الحسين بن يزيد قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول - وقد قال له أبو حنيفة - : عجب الناس منك أمس وأنت بعرفة تماكس بيدك أشد مكاساً يكون ، قال : فقال له أبو عبدالله عليه السلام : وما لك من الرضا أن أغني في مالي ، قال : فقال أبو حنيفة : لا والله ما لك في هذا من الرضا قليل ولا كثير و ما نحيبك بشي ، إلا جئتنا بمالا نخرج لنا منه .

٣١ - سهل ، عن علي بن أسباط ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا ينبغي لأحد أن يحتج بقالة الكعبة .

٣٢ - سهل ، عن منصور بن العباس ، عن ابن أبي نجران - أو غيره - عن حنان عن أبيه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : شكت الكعبة إلى الله عز وجل ما تلقى من أنفاس من المشركين ، فأوحى الله إليها قري كعبة فإني مبد لك بهم قوماً ينتظفون بقضبان الشجر فلما بعث الله محمداً ﷺ أوحى إليه مع جبرئيل عليه السلام بالسواك و الخلل .

٣٣ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن بعض

أصحابه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت : تكون بمكة أو بالمدينة أو بالحيرة أو المواضع التي يرجى فيها الفضل فربما خرج الرجل يتوشأ فيجيبه آخر فيصير مكانه قال : من سبق إلى موضع فهو أحق به يومه وليته .

۳۴ - عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن يحيى بن المبارك ، عن عبد الله ابن جبلة ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من أمط أذى عن طريق مكة كتب الله له حسنة ومن كتب له حسنة لم يعد به .

۳۵ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يزال العيد في حد الطواف بالكعبة مادام خلق الرأس عليه .  
۳۶ - أحمد بن محمد ، عن علي بن إبراهيم النعماني ، عن علي بن أسباط ، عن رجل من أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا كان أيام الموسم بعث الله عز وجل ملائكة في صور الآدميين يشترون شعاع الحاج والتجار ، قلت : فما يصنعون به ؟ قال : يلقونه في البحر .

۳۷ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن إسماعيل ، عن الحسين بن مسلم ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : يوم الأضحى في اليوم الذي يصام فيه ويوم العاشوراء في اليوم الذي ينظر فيه .

## بَابُ

## نَوَادِر

- ۱- نذر یا حرم کی زمین بلند ہونے کی وجہ سے پانی بہتا ہے بل کی طرف اور جل کا پانی بہہ کر حرم کی طرف نہیں آتا (حسن) علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے ذراۃ العقول میں اس حدیث کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح نذر حرم کو مقام جل پر صوری بلندی حاصل ہے اسی طرح محمد و آل محمد کو تمام الناس پر فوقیت و برتری حاصل ہے (حسن)
- ۲- میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں مسجد الحرام کے ایک طرف حاضر تھا اور بہت سے لوگ کعبہ کے گرد تلبیہ کر رہے تھے حضرت نے فرمایا تم ان لوگوں کو دیکھ یہ ہر جہر تلبیہ کر رہے ہیں خدا کے نزدیک ان کی آواز گدگدے کی آواز سے بھی زیادہ بڑی ہے (حسن)

- ۳- میں نے کہا ایک شخص بغیر ارادہ حج، حج یا عمرہ کا تلبید کرے ضرر یا بیکار ہے اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ (حسن)
- ۴- ضرر یا بیکار لوگوں کے متعلق جو حج اشد ادا کریں کہ جب ملک آئیں بیت کا طواف کریں تو عملی ہوئے اور جب تلبید کریں تو احرام میں ہوئے اس طرح کسی کثرت کی بھی بدش بہان ملک کو وہ مٹی کی طواف جائیں بغیر حج و عمرہ کے۔ (حسن)
- ۵- محمد بن اسماعیل نے مسئلہ میں لوگوں کے ساتھ حج کیا۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام اپنے فخر سے گریز نہ اسماعیل خضر کھڑے حضرت نے فرمایا تم چلو امام توقف نہیں کرتا۔ (ضعیف)
- ۶- میں نے کہا آپ فرماتے ہیں منیٰ میں قیام کے متعلق جبکہ لوگ چاند میں ضرر یا بیکار ادا کر لے تو جب تک چاہا ہو نہیں وجوب چاہا جو چل دو۔ (مقبول)
- ۷- ایک شخص نے مسجد الحرام میں حضرت سے پوچھا سب سے زیادہ گنہگار کون ہے فرمایا جوان دونوں موقعوں عرفہ و مزدلفہ میں وقوف کرے اور ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سعی کرے اور بیت اللہ کا طواف کرے اور مقام ایبراہیم کے نیچے نماز پڑھے پھر اپنے دل سے یہ یا گمان کرے کہ اللہ اس کے گناہ نہیں بخشے گا یہ سب سے بڑا گنہگار ہے کہ اللہ کی رحمت سے ناپس ہو جائے۔ (درسن)
- ۸- ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس تھے لوگوں نے پانی کا ذکر کیا ملک کے راستہ میں اور اس کے وزن کا۔ فرمایا اتنا بار لے لو کہ اگر تجد اکاڈ اونٹ پر لا داجائے کہ پانی کے سوا اور کچھ اس پر نہ ہو۔ (مقبول)
- ۹- فرمایا جو کچھ تیس سال پہلے حج کرنے تو پھر حج کرے یا نہ کرے وہ بیکار و دوا حج کرنے والوں کے ہو جائے اور دھن اچھے سے ملا دہے کہ جب موقع پائے حج کرے جیسے دائم الحضر کہ جب اسے کہیں شراب پنی لے۔ (مقبول)
- ۱۰- فرمایا جو سواری پر بیٹے اسے چاہے کہ وہ بیت کرے۔ (۱۶)
- ۱۱- فرمایا قریش ان بتوں پر جو کعبہ کے گرد تھے مشک وغیرہ ملتے تھے بغوث بت دروازہ بیت کے سامنے تھا یعقوب کعبہ کے داہنی طرف اور نسر یا بنی طرف تھا۔
- اور جب حرم میں داخل ہوتے تو بغوث کو سجدہ کرتے اس کے سامنے بھٹکتے تھے پھر نسر کی طرف آکر کتے بیک بیک الخ خدا نے ایک مکھی کو بھیجا جو سبز رنگ کی اور چار پیروں والی تھی وہ سارا مشک وغیرہ چاٹ گئی، اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔
- ۱۲- لوگو یہ ایک مثال ہے (یہ کان دگا کر سنو) اللہ کے سوا وہ جن کو لیکارتے ہیں انھوں نے تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کی اگر وہ سب جنت ہو کر بھی چاہیں تو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ مکھی اگر ان کی کوئی چیز لے اڑے تو وہ اس کو اس سے لے نہیں سکتے کتے کھور میں طالب و مطلوب (ضعیف)
- ۱۳- موسم حج کی امیری امیر حاج سے متعلق ہے نہ امیر ملک سے (ضعیف)



۱۳۔ حضرت ابرہہؓ اللہ بنماست خوراد نمون پر بیچ و عمرہ کرنا مکروہ جانتے تھے (۶)

۱۴۔ جو شخص عرفات میں مرجلے اسے حرم میں لاکر دفن کرنا افضل ہے (۶)

۱۵۔ نہ پایا اس آیت کے متعلق ”نہ“ لفظ وانفہم پھر اپنی بنماست دور کریں، یعنی جب تک احرام میں ہے رانخن گھوڑا نابل کے زیادہ بال صاف کروانا وغیرہ اور جب ملک میں آئے تو ذکر اپنی کرتے تاکہ ان فرقہ گراشتوں کا کفارہ ہو جملے جو بحالت احرام ہو گئی ہوں۔ (مرسل)

۱۶۔ فرمایا حضرت نے جب تا آل محمد ظہور فرمائیں گے تو کعبہ کو مسجد رسولؐ اور مسجد کو فہ کو اس کی اصل بنیادوں پر لائیں گے ابراہیمؑ نے کہا اس جگہ تک جو مسجد سے متعلق تھی۔ (مرسل)

۱۷۔ فرمایا جو کوئی حرمین سے سو حج بلند ہونے کے بعد قبل نماز ظہر و عصر پڑھنے کے چلے گا اسے پچیسے پکارنا ہوگا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ کو عطا کیا۔ (مجمول)

۱۸۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی کینہ تحفہ میں دیا تو وہ کیا کرے فرمایا میرا والد (امام دوسن کاظم علیہ السلام) کے پاس ایک شخص آیا جس نے اپنی کینہ کعبہ کی نذر کی تھی حضرت نے فرمایا چاہے اس کی قیمت خود دے یا بیچ ڈالے۔ پھر اس سے کہو کہ عہد کے پاس کھڑے ہو کر نذر کرے، جس کے پاس نفقہ نہ رہا ہو یا راستہ میں لگ گیا ہو یا کھانا ختم ہو گیا ہو وہ فلاں بن فلاں کے پاس آئے پس پہلے آنے والوں کو دیتا جائے تاکہ انکے جاریہ کی قیمت مستحق ہو جائے۔ (مجمول)

۱۹۔ پوچھا ایک عورت یوم عرفہ پر جنت ہے تو کیا کرے آیا اس کی طواف سے طواف کرے۔ فرمایا کچھ نہیں کرنا۔ (مجمول)

۲۰۔ میں نے کہا میرے پاس ایک مونا تازہ مینڈھاؤنگ کرنے کے لئے تھا میں نے اسے پکڑ کر لیا تو وہ کھینے لگا مجھے اس پر رحم آیا اور دل میں فری پیدا ہوئی مگر میں نے اسے ڈک کر دیا۔ فرمایا میں تمہارے لئے اسے اچھا نہیں سمجھتا کسی پالتو جانور کو فوج نہ کرو۔ (مجمول)

۲۱۔ میں نے کہا میرا ایک شخص کے پاس مال ہے اور اس کا پتہ نہیں فرمایا جب تم مکہ پہنچو تو حضرت عبدالمطلب، حضرت ابوطالب حضرت عبد اللہ، حضرت آمنہ، حضرت فاطمہ بنت اسد ہر ایک کے نام سے طواف کرو اور ہر طواف کے بعد ان کی طواف سے دو رکعت نماز پڑھو پھر خدا سے دعا مانگو رو پیٹل جملے گا۔

۲۲۔ راوی کہتا ہے میں نے پہل کیا پھر جب میں باب صفا سے نکلا تو میرا فرزند اری کھڑا ہوا تھا اس نے کہا لے داؤد یہ تمہارا بیوی ہے تو گھبراہٹ میں آؤ اپنا مال لے لو۔ (مجمول)

۲۳۔ ہم ملک میں تھے کہ قربانی کے جانور گرائے ہو گئے۔ ہم نے پہلے ایک دیناریں خریدی پھر دین پھر کم میں ملا زیادہ میں۔ راوی: وہاں ہشام نے میرا خطا نام رضاع علیہ السلام کے پاس لے گیا حضرت نے تحریر فرمایا پہلی اور دوسری قیمت دیکھو پھر تیسری قیمت تصدق کرو۔ (مجمول)

۲۳- میں نے کہا ایک شخص دوسرے کی طرف سے حج کو جاتا ہے اور اس کے حج میں کوئی ایسا چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے سال آئندہ حج کرنا لازم ہو جاتا ہے یا کفارہ دینا پڑتا ہے مگر آیا پہلے شخص کا حج تو پورا ہو گا اور جو غلطی ہوئی ہے اس کا ذمہ دار اجیر ہے۔ (م)

۲۴- میں نے کہا میں نے ایک کینز کبہ کو گذر دی مجھے اس کی قیمت ملتی ہے فرمایا بیچ ڈالو اور اس کی قیمت لے کر حجر کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور سدا کر دو اور جو حاجی ضرورت مند ہوا سے دو۔ (م)

۲۵- میں نے آپہ منے منہ خلع کاٹنے آٹھائے معنی پوچھے۔ فرمایا تم نے ایسا سوال کیا جو کہنے نہیں پوچھا۔ سنو جو شخص جو کوئی اس کو میری جان کرے کہ یہ وہ گھر ہے قریش آئے گا اللہ نے حکم دیا ہے اور ہم اہلبیت کو اس طرح پہنانے جو حق سوغت ہے تو وہ دنیا و آخرت میں امن سے رہے گا۔ (م)

۲۶- میں نے کہا ہم مکہ آئے میرے ساتھی طواف کرتے لگے اور مجھے اپنے سامان کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا مگر آیا تیرا ان سے زیادہ ہے۔ (م)

۲۷- میں محمد بن مصعب واثق کا ہمسفر تھا جب ہم پہنچے تو میں بیمار ہو گیا وہ مجھے کیسلا چھوڑ کر مسجد میں چلا گیا اس کی اطلاع ہو بعد ازاں کوئی آدمی آپ نے اس کو کہلا بھیجا کہ ہمارا اس کے پاس بیٹھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر تھا۔ (م)

۲۸- فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے میں اپنے والد کے ساتھ کعبہ میں آیا انھوں نے دونوں ستونوں کے درمیان رضائمہ الحرم پر نماز پڑھی اور فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں قوم نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ اگر رسولؐ کو مباحات تو امر خلافت کو ہرگز اہلبیت میں سے کسی کی طرف ہرگز نہ جانے دینا میں نے کہا وہ کون لوگ تھے فرمایا اول و ثانی اور ابو عبیدہ بن جراح اور سالم بن حبیبہ۔ (م)

۲۹- فرمایا کسی نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے اساتذہ اور ناکلہ کے متعلق پوچھا اور یہ کہ قریش ان کی پوجا کیوں کرتے تھے فرمایا وہ دو جوان تندرست تھے اور ان میں سے ایک مؤذ تھا یہ دونوں طواف بیت کرتے تھے اور اس وقت وہاں کوئی نہ تھا پس ایک اپنے ساتھی سے غلوٹ کی پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو مستحکم کر دیا۔ قریش نے کہا اللہ اگر اس پر راضی نہ ہوتا کہ اس کی عبادت کی جائے تو ان کو اس حالت میں کیوں لاتا۔ (م)

۳۰- حضرت نے فرمایا کہ ابو حنیفہ نے کہا کل جبکہ آپ عرفات میں تھے آپ کے ایک امیر نے لوگوں کو تعجب میں ڈالا۔ آپ اپنے بدنہ خدیجہ سے تہمت کم کرانے کے لئے برا بیٹھ کر آیا حضرت نے فرمایا اللہ اس سے راضی نہیں ہوتا کہ میں اپنے اللہ میں بے پردگی کروں ابو حنیفہ نے کہا واللہ اس میں اللہ کی قسم نہیں کم ہو یا زیادہ، ہم آپ کے پاس وہی چیز لاتے ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ (م)

۳۱- فرمایا جابر نہیں کسی کے لئے کہ پشت اور پٹلیاں کھڑے ہوئے کعبہ کے سامنے آئے۔ (م)

- ۳۲۔ فرمایا کہ نے زبان حال اللہ سے شایستگی کی مشرکین کی جس سانسوں کی ، خدا نے دنیا کی میں ان کو بدل دوں گا ایسے لوگوں سے جو دانتوں کو صاف کرنے کے درخت کی شاخ سے ، جب اللہ نے حضرت رسول خدا کو مبعوث کیا تو خدا نے جبریل علیہ السلام کو سداک اور ظلال کے ساتھ بھیجا۔ (م)
- ۳۳۔ میں نے کہا اگر ہم مکہ مدینہ ، حیرہ یا کئی اور فیصلت والی جگہ ہوں اور ایک شخص وہاں وضو کر رہا ہو دوسرا شخص اس کی جگہ پر آکر بیٹھ جائے ، ضرر یا جو پہلے بیٹھا ہے حق اس کا پے دن ہو یا رات۔
- ۳۴۔ ضرر یا جو کسی تکلیف دہ امر کی وجہ سے مجبوراً راہ مکہ سے ہٹ گیا ہو اس کے نام پر خدا نیکی لکھتا ہے اور جس کے نام پر نیکی لکھی جائے وہ معذب نہ ہوگا۔ (م)
- ۳۵۔ ضرر یا جب تک حلق راس نہ ہو حد طواف کعبہ سے دے۔ (حسن)
- ۳۶۔ ضرر یا جو سورج میں اللہ ملائکہ کو اتالی صورت میں بھیجتا ہے تاکہ وہ حاجیوں اور تاجروں کا سامان خریدیں و مکہ اور مدینہ میں تجارت کے ضرورت کے لئے (م) میں نے کہا وہ کیا کرتے ہیں فرمایا دریا میں ڈال دیتے ہیں۔ (مجاہد)
- ۳۷۔ فرمایا یوم النقی ان دونوں میں سے ہے جن میں روزہ رکھا جائے اور یوم عاشورہ ان ایام میں سے ہے جن میں روزہ افطار کر لیا جاتا ہے۔

## ﴿ ابواب الزیارات ﴾

### ﴿ باب ۲۲ ﴾

﴿ زیارة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ﴾

- ۱۔ عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عیسی ، عن ابن أبي نجران قال : قلت لأبي جعفر علیہ السلام : جعلت فداک ما لمن زار رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متعمداً ، قال : له الجنة .
- ۲۔ أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علی ، عن حریز ، عن فضیل بن یسار قال : إن زیارة قبر رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و زیارة قبور الشهداء و زیارة قبر الحسين علیہ السلام تعدل حجة مع رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم .
- ۳۔ أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن أبان ، عن الصدوقی ، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال : قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : من أتاني زائراً كنت شفيعه يوم القيامة .
- ۴۔ عده من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن عثمان بن عیسی ، عن المملی أبي شهاب قال : قال الحسين علیہ السلام لرسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : يا ابتاه ما لمن زارك ، فقال رسول الله

ﷺ: یا بنی من زارنی حیثاً أومیتاً أوزار أباك أوزار أخاك أوزارك كان حقاً علی أن أزوده يوم القيامة وأخلصه من ذنوبه .

۵۔ علی بن محمد بن بندار ، عن ابراہیم بن اسحاق ، عن محمد بن سلیمان الدیلمی عن اُبی حجر الأسلمی ، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال : قال رسول اللہ ﷺ : من أتى مكة حاجاً ولم یزرني إلى المدينة جفوتہ يوم القيامة و من أتاني زائراً وجبت له شفاعتي ومن وجبت له شفاعتي وجبت له الجنة ومن مات في أحد الحرمين مكة والمدينة لم يعرض ولم يحاسب ومن مات مهاجراً إلى الله عز وجل حشر يوم القيامة مع أصحاب بدر .

## باب زیارت نبی صلعم

- ۱۔ جو رسول کی زیارت کرے اس کے لئے جنت ہے ۔ (۱)
- ۲۔ زیارت قبر رسول ، قبور شہداء اور قبر اہل ایمان کا ثواب برابر ہے اس کے ثواب کے جو رسول اللہ کے ساتھ ہو (موتی)
- ۳۔ شریا حضرت رسول خدا نے جو میری قبر کی زیارت کو آئے گا تو میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں گا ۔ (مجموع)
- ۴۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت رسول خدا سے پوچھا جو آپ کی زیارت کرے ، قرآن لے ، فرائض پڑھے ، میری زیارت کرے یا تمہارے باپ ، بھائی اور تمہاری زیارت کرے تو روز قیامت میں اس سے ملوں گا اور گناہوں سے اسے نجات دلاؤں گا ۔ (مجموع)
- ۵۔ رسول اللہ نے فرمایا جو آگے آئے اور مدینہ آکر میری زیارت نہ کرے ، تو روز قیامت اس سے الگ رہوں گا اور جو میری زیارت کرے گا تو میری شفاعت اس کے لئے ہوگی اور میری شفاعت پر اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور جو حرمین میں میری جگہ ملے یا مدینہ میں میرے گا تو روز قیامت اس سے محاسب نہ ہوگا اور جو رام خدا میں پسمت کرے گا وہ اس کا وہ اصحاب بدر کے ساتھ محشور ہوگا ۔ (م)

## باب

(اتباع الحج بالزیارة)

- ۱۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن عمر بن اُذینہ ، عن زرارة ،

عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنما أمر الناس أن يأتوا هذه الأحجار فيطوفوا بها ثم يأتونا فيخبرونا بولايتهم و يعرضوا علينا نصرهم .

۲۔ محمد بن یحیی ، عن محمد بن الحسین ، عن محمد بن سنان ، عن عمار بن مروان ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : تمام الحج لقاء الإمام .

۳۔ الحسین بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن علي بن أسباط ، عن يحيى بن يسار قال : حججنا فمررنا بأبي عبدالله عليه السلام فقال : حاج بيت الله و زوار قبر نبيه عليه السلام و شیعة آل محمد ! هنئنا لكم .

۴۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن علي بن سليمان ، عن زیاد القندي ، عن عبدالله بن سنان ، عن ذريح المحاربي قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إن الله أمرني في كتابه بأمر فأحب أن أعمله ، قال : وما ذاك ؟ قلت : قول الله عز وجل : « ثم ليقتضوا نفثهم و ليوفوا نذورهم » قال : ليقتضوا نفثهم لقاء الإمام و ليوفوا نذورهم تلك المناسك ، قال : عبدالله بن سنان فأبيت أبا عبدالله عليه السلام فقلت : جعلت فداك قول الله عز وجل : « ثم ليقتضوا نفثهم و ليوفوا نذورهم » قال : أخذ الشارب وقص الأظفار وما أشبه ذلك ، قال : قلت : جعلت فداك إن ذريح المحاربي حدثني أنك قلت له : « ليقتضوا نفثهم لقاء الإمام و ليوفوا نذورهم تلك المناسك ، فقال : صدق ذريح و صدقت إن للقرآن ظاهراً و باطناً و من يحتمل ما يحتمل ذريح ؟ »

### باب

## لقار امام

- ۱۔ فرمایا لوگ ان پتھری جگہوں میں آئیں اور طواف کریں پھر سہارے پاس آئیں اور اپنی ولایت و قدرت کی خبر دیں ، (حسن)
- ۲۔ فرمایا تمام حج موقوف ہے لقار امام پر (حسن)
- ۳۔ راوی کہتا ہے ہم نے حج کیا اور حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس گئے آپ نے فرمایا کہ بیت اللہ ماجیہ ، قبر نبی کے زائر و اور آل محمد کے شیعوں ، مبارک ہو تمہیں ، (حسن)
- ۴۔ میں نے کہا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے اپنی کتاب میں ایک امر کا پس میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا اللہ نے فرمایا ہے اپنی کثافت کو دور کرو اور اپنی نذروں کو فدا کر و فرمایا کثافت دور کرنے سے مراد ہے لقار امام اور

مذہب و فاکر نے سے مراد ہے مناسک کا ادا کرنا۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں حضرت کے پاس آیا اور اسی آیت کا مطالبہ کر لیا تو چھ ماہ یا شافقت دور کرنے سے مراد ہے جو نہیں کھانا، ناخن کھانا اور حیران سے مشابہ ہیں میں نے کہا میں نے ذریعہ الہاد ہی سے سنا ہے کہ آپ نے سنا یا ہے کہ شافقت دور کرنے سے لغو مراد ہے اور قدور سے مراد مناسک پس ضرر یا ذریعہ سے چر کہا اور میں نے کہا پس کہا، شرفان کے دو بطن ہیں ظاہر اور باطن اور کون طاقت رکھتا ہے اس امر کے اٹھانے کی مجوز یہ کہ اٹھا ہے وہ۔

### باب ۲۱۱

#### ﴿فضل الرجوع الى المدينة﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن هشام بن المنثری، عن سدید، عن اُبی جعفر ؑ قال: ابدؤوا بمكة واختموا بانها.
- ۲۔ علی بن محمد بن عبد اللہ، عن اُحد بن اُبی عبد اللہ، عن اُبیہ، قال: سألت ابا جعفر ؑ أبدا بالمدينة أو بمكة؟ قال: أبدا بمكة واختم بالمدينة فإنه أفضل.

### باب ۲۱۲

## مدینہ جانے کی فضیلت

- ۱۔ تمنا یا مکہ سے شروع کرو اور ہم پر ختم کرو۔ (مجموع)
- ۲۔ میں نے کہا مدینہ سے شروع کروں یا مکہ سے فرمایا مکہ سے شروع کرو کیونکہ یہ افضل ہے۔ (مجموع)

### باب ۲۱۳

#### ﴿دخول المدينة وزيارة النبي صلى الله عليه والدعاء عند قبره﴾

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن محمد بن اسماعیل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان، عن ابن اُبی عمیر، عن معاوية بن عمار، عن اُبی عبد اللہ ؑ قال: إذا دخلت المدينة فاغتسل قبل أن تدخلها أو حين تدخلها ثم تأت قبر النبي ﷺ ثم تقوم فتسلم على رسول الله ﷺ ثم تقوم عند الأستوانة المقدمة من جانب القبر الأيمن عند رأس القبر عند زاوية القبر وأنت مستقبل القبلة ومنكب الأيسر إلى جانب القبر ومنكب الأيمن مما يلي المنبر، فإنه موضع رأس رسول الله ﷺ وتقول:

«أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله وأشهد أنك رسول الله، وأشهد أنك محمد بن عبد الله، وأشهد أنك قد بلغت رسالات ربك ونصحت لأمتك، وجاهدت في سبيل الله، وعبدت الله [مخلصاً] حتى أنك اليقين بالحكمة والموعظة الحسنة وأدبت الذي إليك من الحق وأنت قد روفت بالمؤمنين وغلظت على الكافرين فيلعل الله فضل شرف عمل المكرمين، الحمد لله الذي استعذتنا بك من الشرك والفسالة، اللهم فاجعل صلواتك و صلوات ملائكتك المقربين و عبادك الصالحين و أنبيائك المرسلين و أهل السادات والأرضين و من سبّح لك يا رب العالمين من الأولين والآخرين على محمد عبدك و رسولك و نبيك و أميك و نبيك و حبيبك و صفيك و خاصتك و صفوتك و خيرتك من خلقك، اللهم أعطه الدرجة و الوسيلة من الجنة و ابنه مقاماً محموداً يغبطه به الأولون و الآخرون، اللهم إنك قلت: «ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم جاؤك فاستغفروا لله و استغفروا لمرسول لوجدوا الله تعالى رحيماً» وإنني أتيت نبيك مستغفراً تائباً من ذنوبي وإنني أتوجه بك إلى الله ربي و ربك ليغفر لي ذنوبي».

٢- أبو علي الأشعري، عن الحسين بن علي الكوفي، عن علي بن مهزيار، عن الحسن بن علي بن عثمان بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، عن علي بن جعفر، عن أخيه أبي الحسن موسى، عن أبيه، عن جدّه عليه السلام قال: كان أبي علي بن الحسين عليه السلام يقف على قبر النبي صلى الله عليه وآله فيسلم عليه و يشهد له بالبلاغ و يدعو بما حضره ثم يسند ظهره إلى الحرة الخضراء الدقيقة العرض مما يلي القبر و يلتزم بالقبر و يسند ظهره إلى القبر و يستقبل القبلة فيقول: «اللهم إليك أوجأت ظهري و إلى قبر محمد عبدك و رسولك أسندت ظهري و القبلة التي رضيت لمحمد صلى الله عليه وآله استقبلت، اللهم إنني أصبحت لا أملك لنفسي خيراً ما أرجو ولا أدفع عنها شراً ما أخطر عليها و أصبحت لا أفر منك إلا فقيراً أفقر مني إنني لما أنزلت إلي من خير فقير، اللهم أرددني منك بخير فإنه لا أريد لفضلك، اللهم إنني أعوذ بك من أن تبدل اسمي أو تغير جسمي أو تزول نعمتك عني، اللهم كرمني بالتقوى و جعلي بالنعم و اغفرني بالمعصية و ادرقني شكر المعافاة».

٣ - عِدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : كيف السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله عند قبره ؟ فقال : قل : «السلام على رسول الله ، السلام عليك يا حبيب الله ، السلام عليك يا صفة الله ، السلام عليك يا أمين الله أشهد أنك قد نصحت لأمتك وجاهدت في سبيل الله وعبدته حتى أتاك اليقين فجزاك الله أفضل ما جزى نبياً عن أُمته ، اللهم صل على محمد وآل محمد أفضل ما صليت على إبراهيم وآل إبراهيم إنك حميد مجيد» .

٤ - أبو علي الأشعري ، عن الحسن بن علي الكوفي ، عن علي بن مهزيار ، عن حماد بن عيسى ، عن محمد بن مسعود قال : رأيت أبا عبد الله عليه السلام انتهى إلى قبر النبي صلى الله عليه وآله فوضع يده عليه وقال : «أسأل الله الذي اجتباك واختارك وهداك وهدى بك أن يصلي عليك» ثم قال : «إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً» .

٥ - عِدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن حماد بن عثمان ، عن إسحاق بن عمار أن أبا عبد الله عليه السلام قال لهم : مرؤا بالمدينة فسلموا على رسول الله صلى الله عليه وآله من قريب وإن كانت الصلاة تبلغه من بعيد

٦ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن صفوان بن يحيى قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن الممر في مؤخر مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله ولا تسلم على النبي صلى الله عليه وآله ، فقال : لم يكن أبو الحسن عليه السلام يصنع ذلك ، قلت : فيدخل المسجد فيسلم من بعيد لا يدنو من القبر ؟ فقال : لا ، قال : سلم عليه حين تدخل حين تخرج من بعيد .

٧ - عِدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيوب ، عن معاوية بن وهب قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : صلوا إلى جانب قبر النبي صلى الله عليه وآله وإن كانت صلاة المؤمنين تبلغه أينما كانوا .

٨ - عِدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن علي بن حسان ، عن بعض أصحابنا قال : حضرت أبا الحسن الأول عليه السلام و هارون الخليفة و عيسى بن جعفر و جعفر بن يحيى بالمدينة قد جازوا إلى قبر النبي صلى الله عليه وآله فقال - هارون لأبي الحسن عليه السلام : تقدم فأبي فتقدم هارون فلم وقام ناحية وقال عيسى بن جعفر لأبي الحسن عليه السلام : تقدم فأبي فتقدم عيسى فلم ووقف مع هارون ، فقال : جعفر لأبي الحسن عليه السلام : تقدم فأبي فتقدم



جفیر فسلم ووقف مع ہارون و تقدّم أبو الحسن علیہ السلام فقال : السلام علیک یا اباہ أسأل  
الله الذی اصطفاک واجتباک وهداک وهدی بک أن یصلی علیک ، فقال : ہارون لم یسی :  
سمعت ما قال ، قال : نعم ، فقال ہارون : أشہد انہ اباہ حقاً

ہاجی

## دخول مدینہ و زیارت نبی

۱۔ منہر یا جب مدینہ میں داخل ہو تو داخلہ سے پہلے غسل کرو یا داخلہ کے وقت پھر قریشی کے پاس جا کر سلام کرو و منہر  
اس ستون کے قریب کھڑے ہو جو قبر کے دائیں طرف ہے قبر کے سر ہانے قبر کے گوشے کے پاس اور رد قبلہ ہو، تمہارا بایاں کندھا  
چانبہ قبر پر اور دائیں ہاتھ متصل قبر کیونکہ سر اقدس رسول اللہ کا یہی جگہ ہے اور کہو۔

« أشہد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له و أشہد أن محمداً عبده و رسولہ  
و أشہد أنك رسول الله ، و أشہد أنك محمد بن عبد الله ، و أشہد أنك قد بلغت  
رسالات ربك و نصحت لأمتك ، و جاهدت في سبيل الله ، و عبدت الله [مخلصاً]  
حتى أتاك اليقين بالحكمة و الموعظة الحسنة و أدبیت الذی علیک من الحق  
و أنك قد روفت بالمؤمنين و غلظت على الكافرين فبلغ الله بك أفضل شرف محل  
المكرمين ، الحمد لله الذی استغفنا بك من الشرك و الضلالة ، اللهم فاجعل  
صلواتك و صلوات ملائكتك المقربين و عبادك الصالحين و أنبيائك المرسلين و أهل  
السموات والأرضين و من سبّح لك يا رب العالمين من الأولين و الآخرين على محمد  
عبدك و رسولك و نبيك و أمينك و نجيبك و حبيبك و صفيك و خاصتک و صفوتك  
و خیرتك من خلقك ، اللهم أعطه الدرجة و الوسيلة من الجنة و ابعثه مقاماً محموداً  
يفضله بالأولون و الآخرون ، اللهم إنك قلت : « ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم جاؤك  
فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول لوجدوا الله تواباً رحيماً » و إنني أتيت نبيك  
مستغفراً تائباً من ذنوبي و إنني أتوجه بك إلى الله ربّي و ربك ليغفر لي ذنوبي » .

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور یہ کہ محمد خدا کے رسول ہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے

رسولؐ ہیں اور پسر عبد اللہؓ میں اور یہ کہ آپؐ نے خدا کا پیغام پہنچایا اور اپنی امت کو نصیحت کردی اور راہِ خدا میں چلادیا اور میرے وقت تک اللہ کی عبادت کی اور محنت اور موعظہ حسنہ سے کام لیا اور جو حق اور اگر نے کا تھا اس طرح ادا کیا اور آپؐ کو میں نے پرہیزگار اور کافروں پر سخت اللہ نے تمام صاحبِ کرامت انبیاء پر آپؐ کو شرف بخشا۔

خدا کا شکر ہے کہ آپؐ کی وجہ سے ہم شرک سے بچ گئے یا اللہ تیری صلوات ہو، تیری باترے ملائکہ مقربین کی عبادت و خالصین کی تیرے انبیاء و مرسلین کی اور اہل سموات و ارض کی اور ان سب کی جو تیری تسبیح کرتے ہیں اولین سے ہوں یا آخرین سے، تجھ اپنے عبد و رسول دینی و امین و بخی و حبیب و صفتی و خاصہ و صاحبِ صفات اور تمام مخلوق میں اپنے بہتر بندہ برپا اللہ ان کو جنت میں اعلیٰ درجہ و وسیلہ عطا کر اور اس مقام محمود کو عطا کر جو باعثِ عظمیٰ و اولین و آخرین کے لئے، یا اللہ تو نے سترایا ہے اگر وہ لوگ جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیلئے تمہارے پاس آئیں اور اللہ سے استغفار کریں اور رسولؐ بھی سفارش کریں تو اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے یا اللہ میں تیرے نبی کے پاس استغفار اور توبہ کرنا ہوا آیا ہوں اپنے گناہوں سے، اسے رسول میں اپنے اور آپؐ کے رب اللہ سے عرض کرتا ہوں کہ وہ آپؐ کے واسطے میرے گناہ بخش دے۔

۲۔ سترمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے میرے والد علی بن الحسین علیہ السلام کو قریش پر آئے اور سلام کیا اور گواہی دی ان کی تبلیغ کی اور پھر اپنی پیٹھ پر مردہ خضر اور پھر سے لگائی جو متعلّق قبر تھے اور قبر سے پٹ لگے اور اپنی پشت کو قبر سے لگا کر اور رد و قبلہ ہو کر سترمایا

اللّٰهُمَّ اَبْلِكَ الْجَنّٰتِ ظَهْرِي

و اِلٰی قَبْرِ عَجْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ اَسْنَدْتُ ظَهْرِي وَ الْقَبْلَةَ الَّتِي رَضِيْتَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ

اَسْتَقْبَلْتُ ، اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ خَيْرًا اَرْجُوْ وَلَا اُدْفِعُ عَنْهَا شَرًّا اُحْذِرُ عِلْمِيْ وَ اَصْبَحْتُ الْاُمُوْر بِيَدِكَ فَلَا قَيْدَ اَفْقَرُ هُنِيْ اِنِّيْ لَمَّا اَنْزَلْتَ اِلَيّْ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ، اللّٰهُمَّ اَرْدَدْنِيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ فَاِنَّهُ لَا رَادَّ لِفَضْلِكَ ، اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ تَبْدُلَ اِسْمِيْ اَوْ تَغْيِرَ جِسْمِيْ اَوْ تَزِلَ نِعْمَتَكَ عَنِّيْ ، اللّٰهُمَّ كَرِّهْنِيْ بِالْتَّقْوٰى وَ بَهْلَنِيْ بِالنِّعَمِ وَ اَعْمُرْنِيْ بِالْعَافِيَةِ وَ اَرِزْنِيْ شُكْرَ الْعَافِيَةِ .

یا اللہ ایمانی پشت کو چھکا یا ہے تیری طوٹ اور تیرے بندے اور رسول محمدؐ کی طرف اور اس قبلہ کی طرف جس سے تو نے محمدؐ کو راضی کیا یا اللہ میرا حال یہ ہے کہ میں اپنے نفس پر قابو نہیں رکھتا جو میں امید کرتا ہوں اور اس شکر کو دینی نہیں کر سکتا میرے معاملات تیرے ہاتھ میں ہیں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں، یا اللہ میں کی طرف تیرے فضل کا کافی رد کرنے والا نہیں یا اللہ میں پشام لگتا ہوں اس سے کہ میرا بدن جل جائے یا میرے جسم میں تغیر پیدا ہو جائے یا تیرے نعمت واصل ہو جائے یا اللہ مجھے تقویٰ سے اور مجھے نعمتوں سے لاد دے اور عافیت سے بھر دے کہ اور شکر و عافیت کی توفیق

تھے۔ (مجموع)

السلام

میں نے کہا تو رسول پر سلام کیے کریں، شرعاً یا کبر۔

علی رسول اللہ، السلام علیک یا حبیب اللہ، السلام علیک یا صوفی اللہ، السلام علیک یا نفعی اللہ  
أشهد أنك قد نصحت لأمتک وجاهدت فی سبیل اللہ وعبדתہ حتی أتاک الیقین  
فجزاک اللہ أفضل ما جزى نبياً عن أمتہ، اللهم صل علی محمد و آل محمد أفضل ما صلیت  
علی ابراهیم و آل ابراهیم إنک حمید مجید۔

۴۔ رسول خدا آپ پر سلام، اے حبیب خدا آپ پر سلام، اے صفوة اللہ آپ پر سلام، سلام ہو آپ پر، اے امین  
خدا میں گو اہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنی امت کو نصیحت کی اور آپ نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اور مرتے وقت تک اللہ کی عبادت  
کی پس اللہ آپ کو بہترین سے بہتر جزا دے گا یا اللہ رحمت نازل کر، محمد و آل محمد پر جیسے قرآن رحمت نازل کی ابراہیم و آلہ و ابراہیم پر۔ (۱۶)  
۵۔ میں نے حضرت کو دیکھا کہ قریشی پر آئے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور فرمایا میں سوال کرتا ہوں اللہ سے جس نے آپ کو منتخب و برگزیدہ  
کیا اور آپ کو ہدایت کیا اور آپ کی وجہ سے ہدایت کی کہ وہ آپ پر رحمت نازل کرے پھر فرمایا اللہ اور اس کے ملائکہ درود  
بھیجتے ہیں بھی پر اسے ایمان والوں کو بھیجو اور پورا پورا سلام۔ (مجموع)

۵۔ شرعاً یا اندیزہ جاذبہ اسلام یا مجبور رسول پر قریب سے اگرچہ صلوات ان تک دروسے بھیجا بھیجتی ہے۔ (۲۱)

۶۔ میں نے اس راستہ کے متعلق سوال کیا جو مسجد کے سرزخمہ میں ہے میں وہاں سے سلام نہیں کرتا فرمایا ایسا احسن  
ایسا نہیں کرتا۔ میں نے کہا تو پھر مسجد میں داخل ہو کر وفد سے سلام کرے اور قبر کے پاس نہ جائے شرعاً یا نہیں سلام کر  
حضرت پر جب داخل ہوا اور جب نکلے دروسے۔ (۱۲)

۷۔ شرعاً یا درود بھیجو قریشی کی بجانب سے اگرچہ حضرت تک درود پہنچ جاتا ہے جہاں کہیں سے بھی بھیجا جائے۔ (۲۲)

۸۔ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ہارون خلیفہ و عیسیٰ بن جعفر اور جعفر بن محمد مدینہ میں تھے وہ سب  
قریشی پر آئے۔ ہارون نے امام علیہ السلام سے کہا آپ آگے بڑھیے۔ حضرت نے انکار کیا۔ ہارون آگے بڑھا اور سلام کر کے ایک  
طوت کھڑا ہو گیا۔ پھر عیسیٰ نے حضرت سے کہا آپ بڑھے حضرت نے انکار کیا وہ بڑھا اور سلام کر کے ہارون کے پاس جا کھڑا ہوا  
پھر جعفر بڑھا اور اس نے حضرت سے کہا آپ بڑھے حضرت نے انکار کیا وہ بڑھا اور سلام کر کے ہارون کے پاس جا کھڑا ہوا  
امام علیہ السلام آگے بڑھے اور شرعاً یا سلام ہو آپ پر یا ہا جان، میں سوال کرتا ہوں اس خدا سے جس نے آپ کو برگزیدہ  
کیا اور آپ کا انتخاب کیا کہ درود بھیجے آپ پر ہارون نے عیسیٰ سے کہا تو نے سنا جو انھوں نے کہا اس نے کہا ہاں، ہارون نے کہا  
میں گو اہی دیتا ہوں کہ حقیقتاً رسول ان کے باپ تھے۔ (۱۲)

### ﴿ باب ٢١٦ ﴾

﴿ المنبر والروضة ومقام النبي صلى الله عليه وآله ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، وعبد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، وصفوان بن يحيى ، عن معاوية بن عمار قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : إذا فرغت من الدعاء عند قبر النبي صلى الله عليه وآله فائت المنبر فامسحه بيدك وخذ برمانيه وهما السفلوان و امسح عينيك ووجهك به فإنه يقال : إنه شفاء العين وقم عنده فاحمد الله وأن علياً و سل حاجتك فإن رسول الله صلى الله عليه وآله قال : ما بين منبري و بيتي روضة من رياض الجنة ومنبري على ترعة من ترع الجنة - والترعة هي الباب الصغير - ثم تأتي مقام النبي صلى الله عليه وآله فتصلي فيه ما بدا لك فإذا دخلت المسجد فصل على النبي صلى الله عليه وآله وإذا خرجت فاصنع مثل ذلك وأكثر من الصلاة في مسجد الرسول صلى الله عليه وآله

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن معاوية بن وهب قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لما كان سنة إحدى وأربعين أراد معاوية الحج فأرسل نجاراً وأرسل بالآلة وكتب إلى صاحب المدينة أن يطلع منبر رسول الله صلى الله عليه وآله ويجملوه على قدر منبره بالشام فلما نهضوا ليقبلوه انكسفت الشمس وزلزلت الأرض فكفوا وكتبوا بذلك إلى معاوية فككتب عليهم يعزم عليهم لما فعلوه ففعلوا ذلك فمدر رسول الله صلى الله عليه وآله المدخل الذي رأيت .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن جميل ، عن أبي بكر الحضرمي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ومنبري على ترعة من ترع الجنة وقوام منبري ربة في الجنة قال : قلت : هي روضة اليوم ؟ قال : نعم إنه لو كشف الغطاء لرأيتم .

٤ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم قال : سألت عن حد مسجد الرسول صلى الله عليه وآله فقال : الأسطوانة التي عند رأس القبر إلى الأسطوانتين من وراء المنبر عن يمين القبلة و كان من وراء المنبر طريق تمر فيه الشاة ويمر الرجل منحرفاً و كان ساحة المسجد من البلاط إلى المصحن

٥ - أحمد بن محمد ، عن علي بن حديد ، عن مر أزم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عما يقول الناس في الروضة ، فقال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : فيما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ومنبري على ترعة من ترع الجنة ، فقلت له : جعلت فداك فما حد الروضة ، فقال : بعد أربع أساطين من المنبر إلى الظلال ، فقلت : جعلت فداك من الصحن فيها شيء ، قال : لا .

٦ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن إسماعيل ، عن علي بن النعمان عن عبد الله بن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : حد الروضة في مسجد الرسول صلى الله عليه وآله إلى طرف الظلال وحد المسجد إلى الأسطوانتين عن يمين المنبر إلى الطريق مما يلي سوق الليل .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن إسماعيل ، عن محمد بن عمرو بن سعيد ، عن موسى بن بكر ، عن عبد الله بن مولى آل سام قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : كم كان مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله ، قال : كان ثلاثة آلاف وستمائة ذراع مكسراً .

٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن معاوية بن وهب قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : هل قال رسول الله صلى الله عليه وآله ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ، فقال : نعم وقال : بين علي وفاطمة عليهما السلام ما بين البيت الذي فيه النبي صلى الله عليه وآله إلى الباب الذي بعادي الزقاق إلى البقيع قال : فلو دخلت من ذلك الباب والعائط مكانه أصابتك بك الأيسر ، ثم سميت سائر البيوت فقال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : الصلاة في مسجدتي تعدل ألف صلاة في غيره إلا المسجد الحرام فهو أفضل .

٩ - الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، وعدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن حماد بن عثمان ، عن القاسم بن سالم قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول إذا دخلت من باب البقيع فبیت علی صلوات الله عليه على يسارك قدر مرّ عز من الباب وهو إلى جانب بيت رسول الله صلى الله عليه وآله و باباهما جميعاً مقرّونان .

١٠ - سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن حماد بن عثمان ، عن جميل بن دراج قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ما بين منبري وبيوتي روضة

من رياض الجنة ومنبري على ترعة من ترع الجنة وصلاة في مسجدني تعدل ألف صلاة فيما سواه من المساجد إلا أنا بعد الحرام قال جيل : قلت له : بيوت النبي ﷺ وبيت علي منها قال : نعم وأفضل .

۱۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبي سلمة ، عن هارون بن خارجة قال : الصلاة في مسجد الرسول ﷺ تعدل عشرة آلاف صلاة .

۱۲۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن یونس بن یعقوب قال : قلت لأبي عبد اللہ علیہ السلام : الصلاة في بيت فاطمة علیہا السلام أفضل أوفی الروضة ؟ قال : في بيت فاطمة علیہا السلام .

۱۳۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أيوب بن نوح ، عن صفوان ؛ و ابن أبي عمير ، وغير واحد ، عن جيل بن دراج قال : قلت لأبي عبد اللہ علیہ السلام : الصلاة في بيت فاطمة علیہا السلام مثل الصلاة في الروضة ؟ قال : وأفضل .

## باب

### منبر و روضہ اور مقام نبیؐ

- ۱۔ منبر یا جب دعا سے قرنی کے پاس منارغ ہو تو منبر کے پاس آؤ اور اپنے ہاتھ سے مسامس کرو اور نیچے وارے دونوں درجوں پر آٹکھیں اور منبر کو ملو ، کہا جاتا ہے کہ یہ آنکھوں کے لئے شفا ہے اور وہاں کھڑے ہو کر حمد و ثنا کا لہجہ کرو اور اپنی حاجت طلب کرو کیونکہ رسول اللہ نے منبر یا آئینہ منبر اور میرے گھر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے منبر پر ہے اور منبر اور مقام مرتفع پر جنت کا چھوٹا دروازہ ہے پھر مقام نبی پر آؤ اور جتنا ممکن ہو وہاں نماز پڑھو جب مسجد میں داخل ہو تو درود بھیجو اور جب نکلو تب بھی اور مسجد رسول میں بکثرت صلوٰۃ بھیجو۔
- ۲۔ حضرت نے منبر یا مسجید میں معاویہ سے حج کا ارادہ کیا ، اس نے ایک بڑھن مع اوزاروں کے بھیجا اور حاکم مدینہ کو لکھا کہ رسول اللہ کے منبر کو چٹا کر شام بھیج دے اور دیا ہی منبر کو وہاں رکھ دے چنانچہ جب وہ اکھاڑنے لگے تو سرخ کو گہن لگا اور زمین میں زلزلہ آیا وہ رک گئے اور معاویہ کو یہ حال لکھ بھیجا ۔ معاویہ نے لکھا جو حکم دیا گیا ہے اسے پورا کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا پس منبر رسول اس داخل کی جگہ تھا جو تم نے دیکھی (۱۴)
- ۳۔ فرمایا رسول اللہ نے میرے منبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ۔ جنت کے ایک بلسہ

مقام پر میرے منبر کے پاسے جنت میں ہیں میں نے کہا وہ اسب بھی ہے منبر مایا اگر پردے ہٹا دیے جائیں تو تم دیکھ لو گے (حسن)

۴۔ میں نے مسجد رسول کی حد پوچھی منبر مایا اس ستن سے جو قبر کے پاس ہے سسر ہانے کی طرف ان درستون تک جو منبر سے باہر ہے قبلہ کے داہنی طرف اور منبر کے باہر ایک راستہ تھا جس سے بگیاں گزرتی تھیں اور لوگ پنج کر نکلتے تھے اور مسجد کی وسعت بلطاس سے ممکن تک تھی۔ (۲)

۵۔ میں نے پوچھا اس کے متعلق جو روضہ کے بائیں میں لوگ کہتے ہیں منبر مایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جو جنت کے مرتفع مقام پر ہے میں نے پوچھا اس روضہ کی حد کیا ہے منبر مایا چار ستنوں کی دوری میرے ٹیبل تک، میں نے کہا منبر بھی کچھ ہے فرمایا نہیں۔ (۴)

۶۔ منبر مایا روضہ کی حد مسجد رسول میں طرف ظلال ہے اور حد مسجد دونوں ستنوں میں منبر کے داہنی طرف سے اس راستہ تک جو سو قریل سے ملا ہوا ہے۔ (۲)

۷۔ میں نے حد مسجد رسول پوچھی فرمایا تین ہزار چھ سو مسکروں۔ (۲)

۸۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کا ایک باغ ہے منبر مایا ہاں اور حضرت نے فرمایا علی و فاطمہ کا گھر حضرت رسول خدا کے گھر اور اس دروازہ کے درمیان تھا جو یقیقہ والے کوچہ کے مقابل ہے فرمایا اگر تم اس دروازہ اور اس مکان کی دیوار کے درمیان سے داخل ہو تو وہ تمہارے بائیں کندھے کی طرف ہو گا پھر آپ نے اور گھروں کے نام لے اور منبر مایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میری مسجد میں ایک نماز اور مسجدوں کی ہزار نمازوں کے برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے کہ حد افضل ہے۔ (۴)

۹۔ منبر مایا جب تم باب یقیقہ سے داخل ہو حضرت علی کا گھر بائیں طرف ہو گا بقدر گزرنے ایک بکری کے دروازہ سے جو بیت رسول کی جانب ہے دونوں دروازے ملے ہوئے تھے۔ (۲)

۱۰۔ حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے منبر اور میرے گھروں کے درمیان جنت کا ایک باغ ہے اور وہ جنت بلندیوں میں سے ایک بلندی پر ہے میری مسجد میں ایک نماز اور مسجدوں کی ہزار نمازوں کی برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے جو جمیل کہتے ہیں میں نے کہا رسول اللہ کے گھروں میں ہی سے بیت علی ہے منبر مایا ہاں اور وہ افضل ہے۔ (۴)

۱۱۔ منبر مایا کہ مسجد رسول میں ایک نماز دس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ (یکھو)

۱۲۔ میں نے کہا بیت فاطمہ افضل ہے یا روضہ منبر مایا بیت فاطمہ۔ (موتھ)

۱۳۔ میں نے کہا بیت فاطمہ میں نماز افضل ہے یا روضہ میں فرمایا بیت فاطمہ میں۔ (۴)

## ❦ باب ۱۲ ❦

❦ (مقام جبرئیل علیہ السلام) ❦

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ؛ وعبد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن یحیی، عن معاویہ بن عماد جمیعاً قال: قال أبو عبد اللہ علیہ السلام: ائت مقام جبرئیل علیہ السلام وهو تحت المیزاب فإنه کان مقامه إذا استأذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقل: «أی جواد أی کریم أی قریب أی بید أسألك أن تصلي علی عہد و أهل بیتہ و أسألك أن ترد علی نعمتک» قال: وذلك مقام لا تدعو فیہ حائض تستقبل القبلة ثم تدعو بدعاء الدائم إلا رأی الطهر إن شاء اللہ.

## باب

## مقام جبرئیل

اگر یا تم مقام جبرئیل پر آؤ اور وہ تحت میزاب ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں سے جبرئیل حضرت رسول خدا سے آنے کی اجازت چاہتے تھے۔ یہاں کہو: «أی جواد أی کریم أی قریب أی بید أسألك أن تصلي علی عہد و أهل بیتہ و أسألك أن ترد علی نعمتک اسے جواد و کریم، قریب و بید میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمد و آل محمد پر درود بھیجے گا اور میں سوال کرتا ہوں کہ بتی نعمت کو مجھ پر لٹا اور سنا یا یہ وہ مقام ہے کہ اگر حیض والی عورت یہاں دعا کرے تو حیرت آنا بند ہوگا»

## ❦ باب ۱۳ ❦

❦ (فضل المقام بالمدينة والصوم والاعتكاف عند الاساطين) ❦

۱۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن الحسن بن جهم قال: سألت أبا الحسن علیہ السلام: «أیما أفضل المقام بمكة أو بالمدينة» فقال: «أی شئ تقول أنت؟» قال: قلت: وما قولی مع قولک؟ قال: «إن قولک یردک إلی قولی» قال: فقلت له: أمّا أنا فأزعم أن المقام بالمدينة أفضل من المقام بمكة، قال: فقال: «أما کن قلت ذلك لقد قال أبو عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلك یوم فطر وجاء إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فی المسجد ثم قال:



قد فضلنا الناس اليوم بسلامنا على رسول الله ﷺ.

۲ - أحمد بن محمد، عن علي بن حديد، عن مرزم قال: دخلت أنا وعمار وجماعة على أبي عبد الله عليه السلام بالمدينة فقال: ما مقامكم؟ فقال عمار: قد سرنا، وأمرنا أن نؤتي به إلى خمسة عشر يوماً فقال: أصبتم المقام في بلد رسول الله ﷺ والصلاة في مسجده واملوا آخرتكم وأكثروا لأنفسكم إن الرجل قد يكون كيساً في الدنيا فيقال: ما كيس فلاناً وإنما الكيس كيس الآخرة.

۳ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن عمرو الزيات، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من مات في المدينة بعثه الله في الآتين يوم القيامة منهم يحيى بن حبيب وأبو عبيدة الحذاء وعبد الرحمن بن الحجاج.

۴ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا دخلت المسجد، فإن استطعت أن تقيم ثلاثة أيام الأربعاء والخميس والجمعة فصل ما بين القبر والمنبر يوم الأربعاء عند الأستوانة التي تلي القبر فتدعواؤه عندها وتساله كل حاجة تريدها في آخرة أو دنيا واليوم الثاني عند أستوانة التوبة و يوم الجمعة عند مقام النبي ﷺ مقابل الأستوانة الكثيرة الخلق فتدعواؤه عندهن لكل حاجة وتصور تلك الثلاثة الأيام.

۵ - ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: صم الأربعاء والخميس والجمعة وصل ليلة الأربعاء و يوم الأربعاء عند الأستوانة التي تلي رأس النبي ﷺ وليلة الخميس و يوم الخميس عند أستوانة أبي لبابة وليلة الجمعة و يوم الجمعة عند الأستوانة التي تلي مقام النبي ﷺ و ادع بهذا الدعاء لحاجتك وهو «اللهم أنتي أسألك بعزتك وقوتك وقدرتك وجميع ما أحاط به علمك أن تصلي على محمد وآل محمد وأن تفعل بي كذا وكذا».

باب

## فضيلة قيام مدينة

۱ - میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کہا کہ میں قیام کی عادت میں اسرا یا تم کیا کرتے ہو۔ میں نے کہا میرا کہنا تو آپ

یہی کا قول ہو گا مگر آیا تمہارا قول میرے قول کی طرح نہیں ٹولے گا۔ میں نے کہا میرا گمان یہ ہے کہ مدینہ میں قیام کہ جسے افضل ہے مگر آیا جو تم کہتے ہو ایسا ہی فرمایا ہے حضرت ابو جہد اللہ علیہ السلام نے عید الفطر کے دن وہ قبر رسول پر آئے اور مسجد میں حضرت پر سلام کیا پھر فرمایا آج کے دن ہمیں نصیحت ہے لوگوں پر جو اسے سلام کرنے پر رسول اللہ پر۔ (مثنیٰ)

۲۔ ہم حضرت کی خدمت میں مدینہ میں داخل ہوئے فرمایا تمہارے قیام کی کیا صورت ہے عمار نے کہا ہم ظہر کے وقت پہنچے ہیں اور ہم پندرہ روز قیام کریں گے مگر آیا شہر رسول میں تمہارا قیام اچھا ہے حضرت کی مسجد میں نماز پڑھو اپنی آخرت کے لئے عمل کرو اور اپنے نفسوں کے لئے بکثرت عبادت کرو تو تم دنیا کے عقلمندوں میں شمار ہو گے کسی نے پوچھا کیسے عقل مند سے کیا مراد ہے مگر آیا فلاں شخص عقل مند نہیں عقل مند ہے آخرت پر مد نظر رکھنے والا (مرا)

۳۔ فرمایا جو مدینہ میں مر گیا تو اللہ روز قیامت اس کو امان پانے والاں میں سے اٹھائے گا ان میں سے کئی بن معیوب ابو عبیدہ خدار اور عبد الرحمن بن الجراح ہوں گے۔ (مرا)

۴۔ فرمایا جیلند تم مسجد میں داخل ہو تو اگر ہو سکے تو قین روز قیام کرو چار شنبہ، پنجشنبہ اور جمعہ چار شنبہ کو قبر اور منبر کے درمیان قبر سے ملے ہوئے ستون کے پاس نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو اور دنیا و آخرت کی جو حاجت ہو طلب کرو دوسرے روز ستون کو بے پاس اور روز جمعہ ملتا ہو نہیں کے پاس مقابل میں اسطو ان کثیر المخلوق کے اور اللہ سے دعا کرو اور اپنی حاجت طلب کرو اور ان میں دن روز رکھو (مرا)

۵۔ مگر آیا بلکہ اور حجرات کو روزہ رکھو اور بدھ کی رات اور بدھ کے دن قبر نبی کے سر ہانے کے پاس والے ستون کے قریب نماز پڑھو اور پنجشنبہ کی رات اور دن میں ستون ابو لبابہ کے پاس اور جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مقام نبی کے متصل ستون کے پاس نماز پڑھو اور خدا سے کہو، حاجت طلب کرو اور کہو

اللهم انی اُسالک بقرآنک وقدرتک وجميع ما احاط به علمک ان تصلي علی محمد وآل محمد وأن تفعل بی

﴿بَابُ﴾

﴿(زیارۃ من بالبیع)﴾

إِذَا أَتَيْتَ الْقَبْرَ الَّذِي بِالْبَيْعِ فَاجْعَلْهُ بَيْنَ يَدَيْكَ ثُمَّ تَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أُنْعَمَ الْهُدَى، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ النَّفْوَى، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ الْحَجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ الْقَوَامُ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقَسَطِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبُفْوَةِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ النَّجْوَى، أَشْهَدُ أَنْكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَصَحْتُمْ وَصَدِرْتُمْ فِي ذَاتِ اللَّهِ وَكَذَّبْتُمْ دَأْسِي، إِلَيْكُمْ فَعَفُوْتُمْ

أشهد أنكم الأئمة الرّاشدون المهديّون وأنّ طاعتكم مفروضة وأنّ قولكم الصدق وأنكم دعوتكم فلم تجابوا وأمرتم فلم تطاعوا وأنّكم دعائم الدّين وأركان الأرض ولم تزلوا بعين الله ينسخكم في أصلاب كل مطهر ويتقلكم في أرحام المطهرات لم تدنسكم الجاهليّة الجاهلاء ولم تشرك فيكم فتن الأهواء ، طبت وطاب منبتكم ، من بكم علينا ديان الدّين فجعلكم في بيوت أذن الله أن ترفع ويذكر فيها اسمه وجعل صلواتنا عليكم رحمة لنا وكفارة لذنوبنا إذا اختاركم لنا وطيب خلقنا بما من به علينا من ولايتكم وكنا عنده مسمّين بفضلكم معترفين بتصديقنا إياكم وهذا مقام من أسرف وأخطأ واستكان وأقر بما جنى ورجا بمقامه الخلاص وأن يستنقذه بكم مستنقذه الهلكى من الردى فكونوا لي شفعا فقد وفدت إليكم إذا رغب عنكم أهل الدّنيا واتخذوا آيات الله هزوا واستكبروا عنها ، يامن هو قائم لا يسهو ودائمه لا يلهو ومحيط بكلّ شيء لك المنّ بما رفقتني وعرفتنى فما اتّصمتني عليه إذ صدّ عنهم عبادك وجعلوا معرفتهم واستحقاقها بحقهم ومالوا إلى سواهم فكانت المنّة منك عليّ مع أقوام خصصتهم بما خصصتني به فلك الحمد إذ كنت عندك في مقامى [هذا] مذكورا مكتوبا ولا تحرمنى ما رجوت ولا تخيبنى فيما دعوت وادع لنفسك بما أحببت .

### باب ۲۱۹

## اہل بیت کی زیارت

۱- جب جنت البقیع لکسی قبر کے پاس آؤ تو اسے سامنے رکھ کر کہو،

الهدی ، السلام علیکم اهل التقوی ، السلام علیکم الحجّة علی اهل الدّنيا ، السلام علیکم القوام فی البریّة بالقسط ، السلام علیکم اهل الصّفوة ، السلام علیکم اهل النجوى ، أشهد أنکم قد بلغت من صحتكم وصبرتم فی ذات الله و کذبتهم وأسی إليکم ففقوم و أشهد أنکم الأئمة الرّاشدون المهديّون وأنّ طاعتكم مفروضة وأنّ قولكم الصدق وأنكم دعوتكم فلم تجابوا وأمرتم فلم تطاعوا وأنّكم دعائم الدّين وأركان الأرض ولم تزلوا بعين الله ينسخكم في أصلاب كل مطهر ويتقلكم في أرحام المطهرات لم تدنسكم

الجاهلیۃ الجہلۃ ولم تشرك فیکم فتن الأھواء، طبت وطاب منکم، من بکم علینا  
دیان الدین فجعلکم فی بیوت أذن الله أن ترفع ویذکرفیہا اسمہ وجعل صلواتنا علیکم  
رحمۃ لنا وكفارة لذنوبنا إذا اختارکم لنا وطلب خلقنا ما من به علینا من ولایتکم  
وکننا عنده مسمین بفضلکم معترقین بتصدیقنا إیباکم وهذا مقام من أسرف وأخطأ و  
استکان وأقر بما جنى ورجا بمقامه الخلاص وأن يستغذ بکم مستغذ الهلکی من  
الرؤی فکونوا لی شفعاء فقد وفدت إلیکم إذا رغب عنکم أهل الدنیا واتخذوا آیات  
الله هزوا واستکبروا عنها، یا من هو قائم لا یسوء دائم لا یلوه محیط بكل شیء، لك المن  
بما وفقتنی وعرفتنی مما اتممتنی علیه إذ صد عنهم عبادک وجعلوا معرفتهم واستخفوا  
بحقهم ومالوا إلی سواهم فكانت المنۃ منک علی مع أقوام خصصتهم بما خصصتني به  
فلک الحمد إذ کنت عندک فی مقامی [هذا] مذکوراً مکتوباً ولا تحرم منی ما رجوت ولا

تخیننی فیما دعوت، وادع لنفسک بما أحببت۔ لئے آنکھ ہدایت تم پر سلام، لے صاحب اتقوی تم پر  
سلام، لے دنیا والہ پر محبت تم پر سلام، تم پر سلام ہر آپ پر جو لوگوں میں عدل قائم کرنے والے ہیں، سلام ہر صفا ہر فنوں پر،  
سلام ہر خدا سے مناجات کرنے والوں پر لے شک آپ لوگوں نے تبلیغ کی اور لوگوں کو نصیحت اور خدا کی راہ میں مہربانیاں،  
لوگوں نے تمہیں بھٹلایا اور تم سے بڑائی کی تم نے انہیں معاف کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم آنکھ راستہ میں ہو ہدایت پاتے  
ہو، تمہاری اطاعت فرض ہے تمہارا قول سچا ہے تم نے لوگوں کو دعوت الی الحق دی مگر فنوں نے قبول نہ کی، تم نے حکم دیا  
انہوں نے نہ مانا مجھے شک تم دین کے ستون ہو، زمین کے ارکان ہو، تم ہمیشہ میں اللہ رہے، اللہ نے تم کو اصحاب طابہ  
سے ارحام ظاہرہ میں منتقل کیا اور جاہلیت کی بنیاست کو تم سے دور رکھا اور خواہشات بد کے فنوں کو تمہارے اندر جگہ  
نہ دی تم بھی پاک تمہاری آرزو میں بھی پاک، تمہاری وجہ سے خدا نے ہم پر دین پرستی کا احسان کیا اور تم کو ایسے گھسروں  
میں مسترار دیا جو باذن خدا بلند مرتبہ والے ہیں اور جن میں ذکر الہی ہو تا ہے اور تمہارے اوپر ہماری صلوات بھیجے گوہار  
لئے رحمت قرار دیا اور ہم سارے گناہوں کا کفارہ بنایا تم کو ہم سارے لئے منتخب کیا اور ظلمت کو پاک کیا، تمہاری ولایت کا  
ہم سارے اوپر احسان رکھا کہ ہم خدا کے نزدیک تمہاری فیضیت کے ساتھ موسوم ہیں ہم مسرت ہیں تمہاری تصدیق کے  
اور یہ مقام ہے کہ جس نے اس میں ستر و گواہت کی اور تم سے طبعی مدد و اعتراف ہلاک ہوا آپ میرے شفیع ہو جائیے میں آپ  
کے پاس آیا ہوں جبکہ دنیا والے آپ کی طرف رغبت نہیں کر رہے اور انہوں نے آیات خدا کا مذاق اڑایا ہے اور دیگر  
کیا ہے لہ خدا جو قائم ہے سہو نہیں کرتا اور دائم ہے۔ مخالف نہیں ہر شے کا، عاقل کرنے والا ہے تیرا احسان ہے کہ تو نے  
مجھے برقی کیا اور تو نے معرفت دی اس چیز کی جس کی بنیاد پر تو نے مجھ پر احسان کیا اور درو کا اپنے بندوں کو اس سے

وہ ان لوگوں کی معرفت سے جاہل ہیں اور ان کے حق کو ہلکا جانتے ہیں ان کے سوا دوسروں کی طرف مائل ہیں یہ تیرا حق پر احسان ہے کہ اپنے مخصوص بندوں سے مخصوص کیا۔ پس حمد ہے تیرے لئے کہ میں اس مقام میں موجود ہوں اور جو میں نے امید کی ہے اس سے محروم نہ رہا اور میری دعا کو قبول کر۔

### باب ۲۲

#### آیات المشاہد و قبور الشهداء

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ، عن ابن اُمی عمیر؛ وعبد بن اسماعیل، عن الفضل ابن شاذان، عن صفوان بن یحیی؛ وابن اُمی عمیر جمیعاً، عن معاویہ بن عمار قال: قال أبو عبد اللہ علیہ السلام: لا تدع ابنی المشاہد کلکما مسجد قباء، فإنہ المسجد الذی أسس علی التقوی عن أوّل یوم و مشربۃ اُمّ ابراہیم، ومسجد الفضیخ وقبور الشهداء، ومسجد الأحزاب وهو مسجد الفتح. قال: وبلغنا أنّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا أتى قبور الشهداء قال: «السلام علیکم بما صیرتم فعمی الدار» ولیکن فیما تقول عند مسجد الفتح «یا صریخ المکر و بین و یا معجب [دعوة] المظطر» ین کشف همّی و غمّی و کرہی کما کشف عن نبیک همّ و غمّ و کرہ و کفیتہ هول عدوّہ فی هذا المكان.

۲۔ محمد بن یحیی، عن محمد بن الحسن، عن محمد بن عبد اللہ بن ہلال، عن عقبہ بن خالد قال: سألت أبا عبد اللہ علیہ السلام أنا تأنی المساجد التي حول المدينة فبأیہا أبدا، فقال: أبدا بقباء فضل فیہ و أكثر فأبداً مسجد صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی هذه العرصة ثم ات مشربۃ اُمّ ابراہیم فصل فیہا وهي مسکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومصلّاء ثم تأنی مسجد الفضیخ فتصلی فیہ فقد صلی فیہ نبیک فإذا قضیت هذا الجانب أتیت جانب أحد قبدرت بالمسجد الذی دون الحرّة فصلیت فیہ ثم مررت بقبر حمزة بن عبد المطلب فسلمت علیہ ثم مررت بقبور الشهداء فقلت عندهم فقلت: «السلام علیکم یا أهل الدار أنتم لنا فرط ونا بکم لاحقون» ثم تأنی المسجد الذی کان فی المكان الواسع إلى جنب الجبل عن بیک حين تدخل أحد أقصی فیہ فممنه خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلى أحد حین لقی المشرکین فلم یرحوا حتی حضرت الصلاة فصلی فیہ، ثم مرّ أيضاً حتی ترجع فتصلی عند قبور الشهداء ما كتب الله لك، ثم آمن علی وجهک حتی تأنی مسجد الأحزاب فتصلی فیہ وتدعو الله فیہ فإن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم دعا فیہ یوم الأحزاب وقال: «یا صریخ المکر و بین

وبما موجب [دعوة] المضطرين وبما غفيت المهمومين اكشف همي وكرهني وغمي فقد ترى حالتي وحال أصحابي .

٣٧ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : عاشت فاطمة سلام الله عليها بعد رسول الله صلى الله عليه وآله خمسة وسبعين يوماً لم تر كاشرة ولا ضاحكة تأتي قبور الشهداء في كل جمعة مرتين الإثنين والخميس فتقول : ههنا كان رسول الله صلى الله عليه وآله وههنا كان المشركون .

وفي رواية أخرى أبان ، عن أخبره ، عن أبي عبد الله عليه السلام أنها كانت تصلي هناك وتدعو حتى ماتت عليها السلام .

٣٨ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عن الفضل بن صالح ، عن ليث المرادي قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن مسجد الفضيخ لم يسمي مسجد الفضيخ فقال : لنخل يسمي الفضيخ فلذلك سمي مسجد الفضيخ .

٣٩ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن الحلبي قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : هل أنتم مسجد قبا أم مسجد الفضيخ أم مشربة أم إبراهيم ؟ قلت : نعم ، قال : أما إنه لم يبق من آثار رسول الله صلى الله عليه وآله شيء إلا وقد غير غير هذا .

٤٠ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن موسى بن جعفر ، عن عمر بن سعيد ، عن الحسن بن صدقة ، عن عمار بن موسى قال ، دخلت أنا وأبو عبد الله عليه السلام مسجد الفضيخ فقال : يا عمار ترى هذه الوهدة ؟ قلت : نعم ، قال : كانت امرأة جعفر التي خلف عليها أمير المؤمنين عليه السلام قاعدة في هذا الموضع ومهما ابناها من جعفر فبكت فقال لها ابناها : ما يسبك يا أمه ؟ قالت : بكيت لأمر المؤمنين عليه السلام فقالا لها : تبكين لأمر المؤمنين ولا تبكين لأبنينا ؟ قالت : ليس هذا هكذا ولكن ذكرت حديثاً حدثني به أمير المؤمنين عليه السلام في هذا الموضع فأبكاني ، قالا : وما هو ؟ قالت : كنت أنا وأمير المؤمنين في هذا المسجد فقال لي : ترين هذه الوهدة ؟ قلت : نعم قال : كنت أنا ورسول الله صلى الله عليه وآله قاعدتين فيها إذ وضع رأسه في حجرين ثم خفق حتى غطت وحضرت صلاة العصر فكرهت أن أجرك رأسه عن فضدي فأكون قد أذبت رسول الله

عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى ذَهَبَ الْوَقْتُ وَفَاتَتْ فَاثَتْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا عَلِيٌّ سَلِّمْتَ ؟ قُلْتَ : لَا ، قَالَ : وَلَمْ ذَلِكَ ؟ قُلْتَ : كَرِهْتُ أَنْ أُوْذِيكَ قَالَ : فِقَامِ وَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَمُدَّ يَدَيْهِ كَلْتَيْهِمَا وَقَالَ : اَللّٰهُمَّ رُدِّ الشَّمْسَ إِلَى وَقْتِهَا حَتَّى يَسْكُنَ عَلِيٌّ فَرَجَعَتِ الشَّمْسُ إِلَى وَقْتِ الصَّلَاةِ حَتَّى سَلِّمْتَ الْمَصْرَ ثُمَّ انْقَضَتْ انْقِضَاثُ الْكُوكَبِ .

### باب ۱۲

## مشاہد اور قبور شہداء پر جانا

۱۔ مشرہایا تمام مشاہد پر آمنا ترک و کرد و مسجد قبا وہ ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر پہلے ہی دن سے رکھی ہوئی ہے۔ مشرہایا تمام مسجد فصیح و قبور شہداء و مسجد اجواب جو مسجد فصیح کہلاتی ہے۔ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ حضرت رسول خدا جب قبور شہداء پر آئے تھے تو مشرفانے سلام پوچھا تو پھر اس بنا پر کہ تم نے میرا کیا اظہار اور آخرت کیسا اچھا ہے اور مسجد فصیح کے پاس تم کو کبنا چاہیے ؟

”یا صریح المکر و بین و یا مجیب [دعوة] المضطر بن اکشف همی و غمی و کر ہی کما کشف عن نیک همہ و غمہ و کر بہ و کفیتہ هول عدو فی هذا المكان .

۲۔ مضطرب لوگوں کی فریاد سننے والے اے ہے چیزوں کی دعا قبول کرنے والے میرے ہم و غم کو اب کسی دور کرنے جیسے تو نے اپنے نبی کے ہم و غم کو اب دور کیا تھا اور اس جگہ ان کو دشمنوں کے مشرے بچایا تھا۔ (حسن)

۳۔ میں نے کہا ہم ان مساجد کی زیارت کرتے ہیں جو مدینہ کے گرد ہیں تو ہم ابتداء کہاں سے کریں فرمایا مسجد قبا سے اس میں زیادہ نماز پڑھو وہ پہلی مسجد ہے جس میں رسول اللہ نے اس مسجد ان میں نماز پڑھی پھر مشرہ ام ابراہیم پر آؤ یہاں نماز پڑھو یہ رسول اللہ کا مسکن ہے اور حضرت کا مصلیٰ ہے پھر مسجد فصیح میں آؤ اور نماز پڑھو کہ رسول اللہ نے اس میں نماز پڑھی ہے جب تک کہ مشرہ تو جانب اعداء ابتداء کر داس مسجد سے جو مقام حرہ کے قریب ہے یہاں نماز پڑھو پھر تہرہ کے پاس آؤ ان پر سلام کرو پھر مسجد شہداء پر آؤ ان پر سلام کرو اور کہو السلام علیکم یا اهل الذیبار انتم لنا فرط و ابتائکم لاحقون“

اسے اس دباڑی پہلے دالو تم آگے چلے گئے ہم تم سے ملنے والے ہیں پھر اس مسجد میں آؤ ہر ایک وسیع جگہ پہاڑ کے پلوں میں تھکے درختوں جانیسے جب احادیث داخل ہوں یہاں نماز پڑھو اس کے نزدیک سے رسول اللہ کی طرف سے مشرکین سے لڑنے کے لیے نکلتے تھے جب وہ دینے اور نماز کا وقت آگیا تو رسول اللہ نے یہاں نماز پڑھی ، پھر لوگوں اور قبور شہداء پر نماز پڑھو پھر سامنے کی طرف چلو پھر مسجد اجواب میں آؤ اور کہو

دیا صریح المکرورین ویا مجیب [دعوت] المضطربین ویا مغیث المهمومین اکشف همی

وکرہی وغمی فقد تری حالی و حال اصحابی ۔

لے کرب

والوں کے کرب مٹانے والے ، لے بے چینوں کی دعا قبول کرنے والے اور بے کسوں کے فریاد رس میرے رنج و غم کو دور کر دے تو میرا اور میرے اصحاب کے حال کا جاننے والا ہے ۔ درمیرا

۳۔ منہ بایا حضرت فاطمہ رسول خدا کے بعد ۵۷ دن زندہ رہیں اس مدت میں کسی نے ان کو مس کرتے یا ہنستے نہ دیکھا وہ شہید شہداء پر روز جمعہ دو مرتبہ اور دو شنبہ اور پچھتر گزشتہ اور شنبہ میں یہاں رسول اللہ تھے اور یہاں شرک (م) ایک اور روایت میں ہے کہ وہاں نماز پڑھتیں اور دعا کرتیں اور یہ معمول پانچ دن تک ۔

۴۔ میں نے کہا مسجد فصیح یہ نام کیوں ہوا ، فرمایا ایک گجور کا درخت اس نام کا تھا اسی سے یہ مسجد منسوب ہوئی (میں)

۵۔ حضرت نے فرمایا تم مسجد قبا یا مسجد فصیح یا مشرہ ام ابراہیم پر گئے ہو تم نے کہا ہاں ، فرمایا انکار رسول اللہ میں کوئی چیرا بی نہ رہی جس میں قبر نہ کر دیا گیا ہو ۔ (م)

۶۔ میں اور ابو عبد اللہ علیہ السلام مسجد فصیح میں داخل ہوئے آپ نے منہ بایا اے عمار تم اس زمین پرست کو دیکھ رہے ہو ، میں نے کہا ہاں ، ایک بار توجہ حضرت یہاں بھی تھیں اور جعفر کے دو لڑکے ان کے ساتھ تھے لڑکوں نے کہا آپ کو کس چیز نے رلایا انھوں نے کہا میں امیر المؤمنین کے لئے کوئی چوں انھوں نے کہا آپ امیر المؤمنین کو روٹی چیں ہمارے باپ کو نہیں دیتے انھوں نے کہا یہ معاملہ ایسا ہے میں ایک حدیث بیان کرتی ہوں اسکی جگہ تم سے امیر المؤمنین نے بیان کی تھی اسی نے مجھے رلایا لڑکوں نے کہا دو کیا بات تھی انھوں نے کہا میں اور امیر المؤمنین کسی مسجد میں تھے مجھ سے منہ بایا تم یہ پرست زمین دیکھتے ہو میں نے کہا ہاں منہ بایا میں رسول اللہ کے ساتھ یہاں بیٹھا تھا حضرت نے اپنا سر میری آغوش میں رکھا اور سونگے خزانے سے اورو نماز عمر کا وقت آگیا ، میں نے یہ گوارا دیا کہ حضرت کے سر کو اپنی ران سے چٹاؤں اور رسول اللہ کو ازیت دوں وقت گزر گیا اور نماز فوت ہو گئی ، رسول اللہ بیدار ہوئے اور منہ بایا لے علی تم نے نماز پڑھ لی ، میں نے کہا نہیں فرمایا کیوں میں نے کہا میں نے آپ کو ازیت دینی گوارا نہ کی پس حضرت اٹھے اور درو بقیلہ ہو کر دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور فرمایا اللہ سوچ کر لوٹائے تاکہ علی نماز پڑھ لیں پس سوچ لوٹ آیا اور میں نے صبح کی نماز پڑھ لی ، پھر غروب ہو گیا ۔ (م)

﴿ باب ۳ ﴾

﴿ واداع قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ائیم ، عن ابن ائیم ، عن معاویہ بن عمار قال : قال



أبو عبد الله عليه السلام: إذا أردت أن تخرج من المدينة فاغتسل ثم ائت قبر النبي ﷺ بعد ما تفرغ من حوائجك واضع مثل ما صنعت عند دخولك قل: «اللهم لا تجعله آخر العهد من زيارة قبر نبيك فإن توفيتني قبل ذلك فإني أشهد في مماتي على ما شهدت عليه في حياتي أن لا إله إلا أنت وأن عبدك ورسولك».

۶۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن يونس بن يعقوب قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن وداع قبر النبي ﷺ قال: تقول: «صلى الله عليك السلام عليك لأجعله الله آخر تسليمي عليك».

## باب وداع قبري

۱۔ سنا مایا جب تم مدینہ سے چلنے لگو تو غفل کر اور قبر نبوی پر آؤ جبکہ تم حوائج ضروریہ سے فارغ ہو جاؤ اور وہی عمل کرو جو اقلہ کے وقت کیا تھا اور کہو:

اللهم لا تجعله آخر العهد من زيارة قبر نبيك فإن توفيتني قبل ذلك فإني أشهد في مماتي على ما شهدت عليه في حياتي أن لا إله إلا أنت وأن عبدك ورسولك».

یا اللہ تیرا بت تجربہ کا یہ آخری موقع تیرا نہ دینا اگر اسی سے پہلے مجھے موت دے تو میں اپنے مرتے پر کیلی وہی گواہی دوں گا جو زندگیاں میں دیتا تھا تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد تیرے عید و رسولا ہیں۔ (حسن)

۲۔ میں نے وداع قبر نبوی کے متعلق پوچھا فرمایا کہ اللہ کا درود تم پر ہو آپ پر میرا سلام ہو اور اللہ میرا سلام آخستہ تر از دے۔ (مستوفی)

## باب

(تحریم المدينة)

۱۔ عده عن أصحابنا عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن سيف بن عميرة عن حسان بن مهران قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه: مكة حرم الله والمنبئة حرم رسول الله ﷺ والكوفة حرمي لا يدخلها جبار بصادقة إلا قصمه الله.

١٢ - حيد بن زياد ، عن الحسن بن محمد بن مساعة ، عن غير واحد ، عن أبان ، عن أبي العباس قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : حرّم رسول الله ﷺ المدينة ، قال : نعم حرّم يريد أن في بريد ، غضاها ، قال : قلت : ميدها ، قال : لا يكتنب الناس .

٣ - أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن الحسن الصيقل قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : كنت عند زياد بن عبد الله وعنده ربيعة الرأي فقال زياد : ما الذي حرّم رسول الله ﷺ من المدينة ؟ فقال له : يريد في بريد ، فقال لربيعة : وكان على عهد رسول الله ﷺ أميال ، فسكت ولم يجبه فأقبل عليّ زياد فقال : يا أبا عبد الله ما تقول أنت ؟ فقلت : حرّم رسول الله ﷺ من المدينة ما بين لابتيها ، قال : وما بين لابتيها ؟ قلت : ما أحاطت به الحرار ، قال : وما حرّم من الشعر ؟ قلت : من غير إلى وغير .

قال صفوان : قال ابن مسكان : قال الحسن : فسأله إنسان وأنا جالس فقال له : وما بين لابتيها ؟ [فأقال : ما بين الصورين إلى الثانية .

٤ - وفي رواية ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : حدّ ما حرّم رسول الله ﷺ من المدينة من ذباب إلى واقم و المزبض و النقب من قبل مكة .

٥ - أبو علي الأشعري ، عن الحسن بن علي الكوفي ، عن علي بن مهزيار ، عن فضالة ابن أيوب ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : إن مكة حرم الله حرّمها إبراهيم عليه السلام وإن المدينة حرمي ما بين لابتيها حرم لا يعضد شجرها وهو ما بين ظلّ عامر إلى ظلّ وغير وليس صيدها كصيد مكة يؤكل هذا ولا يؤكل ذلك وهو بريد .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن جهم بن دراج قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : قال رسول الله ﷺ : من أحدث بالمدينة حدثاً أو آوى محدثاً فعليه لعنة الله ، قلت : وما الحديث ؟ قال : القتل .

## باب ۲۲

## تحريم مدینه

- ۱۔ فرمایا حضرت نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مکہ حرم خدا ہے اور مدینہ حرم رسول اور کوثر اہرم ہے نہیں جانے کا ارادہ کرے گا وہاں جبار نہایت مگر یہ کہ اللہ اس کی سرکشی کو توڑ دے گا (۱)
- ۲۔ میں نے حرم رسول کے متعلق پوچھا کہ وہ مدینہ میں ہے نہ مدینہ میں ہے نہ مدینہ میں ہے وہ صحرا اور صحرا ہے درختوں والا، میں نے کہا اس میں شکار ہو سکتا ہے فرمایا لوگ تکذیب نہ کریں (یعنی اس کی کہ وہاں شکار نہیں کرنا چاہیے) (مسئل)
- ۳۔ میں نے ابی بن عبد اللہ کے پاس تھا اور اس کے پاس ربیعۃ الرقی بنی تھا زیادہ نے کہا حرم رسول مدینہ سے کہاں تک ہے اس نے کہا صحرا اور صحرا ربیعہ نے کیا عبد رسول میں چند میل تھا وہ جب رہا اور کوئی جواب نہ دیا پھر کہا اے ابو عبد اللہ آپ کیا کہتے ہیں میں تو کہتا ہوں کہ حرم رسول مدینہ سے لائیتین تک ہے اس نے کہا لائیتین کا در بیان کیا ہے میں نے کہا جس کو حرار احاطہ کیے ہوئے ہے کیا شجر سے حرم نہیں میں نے کہا دھیر سے دھیر تک ہے صفوان نے کہا کہ میں سگان نے کہا کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حسن سے ایک نے یہی سوال کیا اس نے کہا لائیتین کے پیر سے یہ ہے اس نے کہا صوریں اور شہر کے پیر میں ہے۔ (مجمول)
- ۴۔ فرمایا حضرت نے کہ حرم رسول کی حد میریں رہا ہے کہ قائم تک اور مکہ کی طرف سے غریض سے نقب تک ہے (۲)
- ۵۔ حضرت نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ مکہ حرم خدا ہے جس کی حرمت تشرار و ابراہیم نے اور مدینہ میرا حرم ہے جس کا درخت نہیں کاٹا جائے گا اور اس کی حد غار پہاڑ کے سایہ سے غیر پہاڑ کے سایہ تک ہے اس کا شکار مکہ کے شکار کی طرح نہیں اس پر پابندی سے اس پر پابندی نہیں۔ (۳)
- ۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو مدینہ میں حدت کو گویا حدت والے کو پناہ دے گا اس کی لعنت ہوگی میں نے کہا حدت کیا ہے نہ فرمایا قتل۔ (حسن)

## باب ۲۳

(معمر بن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ)

- ۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه؛ و محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن یحیی؛ و ابن ابي عمیر، عن معاوية بن عمار قال: قال ابو عبد الله ﷺ: اذا انصرف من مكة إلى المدينة و انتھت إلى ذي الحليفة و أنت راجع إلى المدينة من مكة فانت معمر بن النبی ﷺ فان كنت في وقت صلاة مكتوبة أو نافلة فصل فيه

وإن كان في غير وقت صلاة مكتوبة فأنزل فيه قليلاً فإن رسول الله ﷺ قد كان يعرّس فيه ويصلي .

۲۔ عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن العجّال ؛ و الحسن بن علي ، عن علي بن أسباط ، عن بعض أصحابنا أنه لم يعرّس فأمره الرضا عليه السلام أن يصرف فيعرّس .

۳۔ أبو علي الأشعري ، عن الحسن بن علي الكوفي ، عن علي بن أسباط ، عن محمد بن القاسم بن الفضيل قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : جعلت فداك إن جمالنا مر بنا ولم ينزل المعرّس ، فقال : لا بد أن ترجعوا إليه ، فرجعت إليه .

۴۔ وعنه ، عن ابن فضال قال : قال علي بن أسباط لأبي الحسن عليه السلام ونحن نسمع : إننا لم نكن عرّسنا فأخبرنا ابن القاسم بن الفضيل أنه لم يكن عرّس وأنه سألك فأمرته بالعود إلى المعرّس فيعرّس فيه ؛ فقال : نعم فقال له : فأتانا انصرفنا فعرّسنا فأمرني نضع ؛ قال : تصلي فيه وتضطجع ، وكان أبو الحسن عليه السلام يصلي بعد العتمة فيه فقال له محمد : فإن مرّ به في غير وقت صلاة مكتوبة ؛ قال : بعد العصر قال : سئل أبو الحسن عليه السلام عن ذا فقال : ما يخص في هذا إلا في ركعتي الطواف فإن الحسن بن علي عليه السلام فعله ، وقال : يقيم حتى يدخل وقت الصلاة ، قال : فقلت له : جعلت فداك فمن مرّ به بليل أو نهار يعرّس فيه أو إنما التعريس بالليل ؛ فقال : إن مرّ به بليل أو نهار فليعرّس فيه .

باب

## معرّس النبي

(معرّس اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں لوگ آخر شب کے دیر آرام کر کے اتریں اور پھر وہاں سے چل دیں)

۱۔ فرمایا تم مکہ کے مدینہ کی طرف لوٹو اور رستے ہوئے منزل ذی الحلیفہ پہنچو تو معرّس میں آؤ اگر نماز واجب یا

نافلہ کا وقت ہو تو وہاں نماز پڑھو اور اگر وقت نہ ہو تو تھوڑی دیر کے لئے وہاں اتر دو کیونکہ رسول اللہ یہاں پہنچے تھے اور نماز پڑھ لی تھی۔ (حسن)

- ۲۷۔ ایک شخص وہاں نہیں اترا تھا تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: واپس جاؤ اور وہاں مقہورہ (درست) میں رہو۔
- ۲۸۔ میرے امام رضا علیہ السلام سے کہا ہمارا جمال موسس پر نہیں ٹھہرا اور بڑھاپا آیا تو فرمایا: لڑکے کا جو چنانچہ میرا رنگ دیکھتا ہے وہ میرا بیٹا ہے۔
- ۲۹۔ علی بن الاسماعیل نے امام رضا علیہ السلام سے کہا: اور ہم سن رہے تھے کہ ہم موسس نہیں گئے اور تم بن الفقیل نے بتایا کہ وہ بھی نہیں گیا۔ اس نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ وہ لوٹ جائے۔ ہم وہاں گئے فرمایا: ہاں میں نے کہا تھا اس نے کہا جب ہم وہاں لوٹ کر جائیں تو کیا کریں؟ فرمایا: نماز پڑھو، اقامہ بقرائی کرنا میرے والدین علیہ السلام کے بعد عشرہ وہاں نماز پڑھو، عید کے کہا اگر ہم نماز واجب کے وقت کے علاوہ پہنچیں فرمایا: بعد عصر پہنچو، اس نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا فرمایا: اس امر میں اجازت نہیں ہے مگر دو رکعت طواف کر۔ امام حسن علیہ السلام نے یہی کیا۔ فرمایا: وہاں اتنا مقہورہ کہ وقت نماز آجائے اگر کوئی چاہے رات میں بیٹھ جائے وہاں مقہورہ حالانکہ تیس سو رات میں بے فسر یا دن ہو یا رات وہاں مقہورہ دیر مقہورہ (درست)۔

### باب ۱۰

(مسند محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ)

- ۱۔ ابو علی الأشعریؒ، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن یحییٰ، عن عبد الرحمن بن الحججاج قال: سألت أبا إبراهيمؑ عن الصلاة في مسجد الغدير فغدير خم بالنهار وأنا عاسفر، فقال: صل فيه فإن فيه فضلاً وقد كان أبي يأمر بذلك.
- ۲۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسين، عن الحججال، عن عبد الصمد بن شعیر، عن حسن الحججال قال: سمعت أبا عبد اللهؑ من المدينة إلى مكة فلما انتهينا إلى مسجد الغدير نظر إلى ميسرة المسجد فقال: ذلك موضع قدم رسول الله ﷺ حيث قال: من كنت مولاه فعلي مولاه ثم نظر إلى الجانب الآخر فقال: ذلك موضع فسطاط أبي فلان وفلان و سالم مولیٰ أبي حذیفه و أبي عبیدة الجریؑ فلما أن رأوه رافعا يديه قال بعضهم لبعض: انظروا إلى عينيه تدور كأنهما عينا مجنون فنزل جبرئیلؑ بهذه الآية: ﴿وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْفِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۚ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝﴾
- ۳۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن أبان، عن أبي عبد اللهؑ قال: يستحب الصلاة في مسجد الغدير لأن النبي ﷺ أقام فيه أمير المؤمنينؑ وهو موضع أظهر الله عز وجل فيه الحق.

## باب ۲۲ مسجد غدیر ختم

- ۱۔ میں نے کہا کیا اس وقت مسافرت دن میں مسجد ختم میں گزار دیں تو فرمایا جس کی کیفیت کی وجہ سے پڑھو میرے باپ نے اس کا حکم دیا ہے۔
- ۲۔ حسان اوش و اناراداسی کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کو غدیر سے مکہ کے چار ہفتے بعد جب مسجد غدیر کے پاس پہنچے تو آپ نے مسجد کے بائیں طرف نظر کر کے فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا من كنت مولاه فعلي
- ۳۔ پھر دوسری طرف دیکھ کر فرمایا یہ فضاں فضاں کے خیمہ کی جگہ ہے یہاں سام غلام ابو عبد اللہ کا خیمہ تھا اور یہاں امیر بن جراح کا۔ جب ان لوگوں نے حضرت رسول خدا کو اتھکاتے دیکھا تو ایک نے دوسرے سے کہا ان کی آنکھوں کو دیکھو ایسے گھارے ہیں جیسے دیوانہ گھما تاسے پس بریں یہ آیت کے کہ تے و ان يكاد الذين كفروا ليرى لقونك
- ۴۔ با بصارهم لما سمعوا الذکر و يقولون اننا لمجنون یہ کافر نہیں نظر دے کر انہاں پہتے ہیں جب ذکر سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے حالانکہ اس میں دردوں جہاں کا بھلا ہے (۲۰)
- ۵۔ فرمایا حضرت نے مسجد غدیر میں نماز شنبہ کے بعد کہ یہاں رسول اللہ نے امیر المومنین کو کھڑا کیا تھا اور اسی جگہ حق کو ظاہر کیا تھا۔ (۲۱)

## باب ۲۳

- ۱۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن زياد بن أبي المنذر، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ما من نبي ولا وصي نبي يبقی في الأرض أكثر من ثلاثة أيام حتى ترفع روحه وعظمه ولحمه إلى السماء وإنما تؤنى مواضع آناهم و يلقونهم من بعد السلام ويسمعونهم في مواضع آناهم من قريب.
- ۲۔ أبو علي الأشعري، عن عبد الله بن موسى، عن الحسن بن علي الوشاء قال: سمعت الرضا عليه السلام يقول: إن لكل إمام عبداً في خلق أوليائه وشيعته وإن من تمام الوفاء بالمهد وحسن الأداء زيارة قبورهم فمن زارهم رغبة في زيارتهم وتصدقاً بما رغبوا فيه كن أمستهم شفعا لهم يوم القيامة.

۳۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أبي هاشم الجعفري قال : بعث إلي أبو الحسن عليه السلام في مرضه و إلى محمد بن حمزة فسبقني إليه محمد بن حمزة وأخبرني محمد مازال يقول : ابعثوا إلى العير ، ابعثوا إلى العير ، فقلت لمحمد : ألا قلت له : أنا أذهب إلى العير ، ثم دخلت عليه وقلت له : جئت فداك : أنا أذهب إلى العير ، فقال : انظر را في ذلك ، ثم قال لي : إن محمدًا ليس له سرٌّ من زيد بن عليّ و أنا أكره أن يسمع ذلك ، قال : فذكرت ذلك لمليّ بن بلال فقال : ما كان يصنع [بنا العير] وهو الحير فقد همت المسكر فدخلت عليه فقال لي : اجلس حين أردت القيام فلما رأيته أنس بي ذكرت له قول عليّ ابن بلال فقال لي : ألا قلت له : إن رسول الله صلى الله عليه وآله كان يطوف بالبيت و يقبل الحجر و حرمة النبيّ و المؤمن أعظم من حرمة البيت و أمره الله عزّ وجلّ أن يقف بعرفة و إنما هي مواطن يحبّ الله أن يذكر فيها فأنا أحبّ أن يدعى [الله] لي حيث يحبّ الله أن يدعى فيها و ذكر عنه أنه قال : ولم أحفظ عنه ، قال : إنما هذه مواضع يحبّ الله أن يتعبد [له] فيها فأنا أحبّ أن يدعى لي حيث يحبّ الله أن يعبد . هلا قلت له كذا [و كذا] ، قال : قلت : جئت فداك لو كنت أحسن مثل هذا لم أرد إلا مر عليك . هذه ألفاظ أبي هاشم ليست ألفاظه . .

## باب متفرقات

- ۱۔ فرمایا جب کوئی نبی یا وہی نبی مر جائے تو تین دن سے زیادہ روئے زمین پر نہیں رہتا ان کی روضہ ان کی ہڈیوں اور گوشت کو آسمان کی طرٹ اٹھایا جاتا ہے ان کے آثار باقی رہتے ہیں اور انھیں دور سے سلام پہنچتا ہے اور آتما میں قریب سے سن سکتے ہیں۔ (د)
- ۲۔ منبرا یا سیر امام کا ایک عہد ہوتا ہے ان کے ادب اور شیعوں کی گردن پر ، اس عہد کی دعا اور آداب ہے کہ ان کی قبر پر کی زیارت کی جائے جو برکت قلبی ان کی زیارت کرے گا اور ان کی امامت کی تصدیق کرے گا تو وہ روز قیامت اس کی شفاعت کریں گے (مجبور)
- ۳۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے ہمارے مرض ایک شخص کو میرے پاس بھیجا اور محمد بن حمزہ کے پاس بھی

محمد مجھ سے پہلے حضرت کے پاس پہنچ گئے۔ محمد نے مجھ سے کہا کہ خیر کی طرت بھیجو خیر کی طرت بھیجو (یعنی میرے لئے دعا کرنے کو کہو) اور (خیر) میں نے محمد سے کہا تم نے یہ کیوں نہ کہا میں خیر کی طرت جاؤں گا اس کے بعد میں بنی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا میں آپ خدا ہوں میں نیکی کی طرت جاؤں گا حضرت نے فرمایا تم اس معاملہ میں غور و تامل کرو پھر مجھ سے فرمایا محمد اور زید بن علی (دوسرے زمانہ کا ایک شخص جو زید یہ عقیدہ کا تھا) کے درمیان کوئی دامن نہیں، میں بڑا سمجھتا ہوں اس بات کو کہی کہ وہ سنے میں نے یہ ذکر ملی بن بلال سے کر دیا اس نے کہا نیکی جو بھی کی جائے وہ نیکی ہے میں مقام عسکر میں آیا اور حضرت سے ملا اور علی بن بلال کا قول نقل کیا (یعنی یہ عقیدہ کہ آئبر کے مشابہ قابلِ تعظیم ہیں) فرمایا تم نے یہ جواب نہ دیا کہ رسول اللہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اور حجر کو بوسہ دیتے تھے دراصل ایک نبی کی اور بندہ مومن کی عورت کعبہ سے زیادہ ہے اسی طرح خدا نے حکم دیا ہے عورتیں قیام کا یہ وہ مقامات ہیں جہاں خدا کو اپنا ذکر پسند ہے لہذا میں بھی چاہتا ہوں کہ جہاں خدا کو اپنا ذکر پسند ہے وہیں میرے لئے دعا کی جائے۔ راولی کہتا ہے کہ پھر حضرت نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں رہا اس کے سوا کہ یہ وہ مقامات ہیں جہاں خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور پھر کہا تم نے اس سے ایسا کیوں نہ کہا میں نے کہا اگر ایسا جواب میرے ذہن میں نہ ہوتا تو بات میں آپ کے سامنے پیش نہ کرتا۔ (دع)

### ﴿ باب ۲۲۶ ﴾

☆ (ما یقال عند قبر أمیر المؤمنین علیہ السلام) ☆

۱۔ عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن محمد بن أورمة ، عن حماد بن عمار ، عن الصادق أمیر الحسن الثالث علیہ السلام قال : یقول : « السلام علیک یا ولیّ اللہ أنت أوّل مظلوم و أوّل من غصب حقہ صبر و احتسب حتی أتاک الیقین فأشهد أنك لقیبت اللہ و أنت شهید عذب اللہ قاتلک بأنواع العذاب و جدّد علیہ العذاب جنّت عارفاً بحقّک مستبصراً بشأنک معادياً لأعدائک و من ظلمک ، ألقی علی ذلک ربّی إن شاء اللہ یا ولیّ اللہ إن لی ذنوباً کثیرة فأشفع لی إلی ربّک فإنّ لک عند اللہ مقاماً [ محموداً ] معلوماً و إن لک عند اللہ جاهاً و شفاعة وقد قال تعالیٰ : « ولا یشفعون إلا لمن ارتضیٰ » محمد بن جعفر الرازی ، عن محمد بن عیسیٰ بن عئید ، عن بعض أصحابنا ، عن أمیر الحسن الثالث علیہ السلام مثله .



## باب ۱۱ قبر امیر المؤمنین پر کیا کہنا

۱۔ **ایزایا امیر المؤمنین پر کہے۔** السلام عليك يا ولي الله أنت أول

مظلوم و أول من غضب حقہ صبر و احتسبت حتى أتاك اليقين فأشهد أنك لقيت الله و أنت شهيد عذب الله قاتلك بأنواع العذاب و جدد عليه العذاب جثتك عارفاً بحقك مستبصراً بشأنك معادياً لأعدائك و من ظلمك ، ألقى على ذلك ربى إن شاء الله يا ولي الله إن لي ذنباً كثيراً فأشفع لي إلى ربك فإن لك عند الله مقاماً [ محموداً ] معلوماً وإن لك عند الله جاهاً و شفاعة و قد قال تعالى : «ولا يشفعون إلا لمن ارتضى» (۱)۔

سلاطین جو آپ پر یا ولی خدا آپ پہلے مظلوم ہیں اور پہلے وہ ہیں جن کا حق غضب کیا گیا۔ آپ نے صبر کیا اور ضبط کیا مرنے دم تک ، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے شہید ہو کر اللہ سے ملاقات کی ، خدا آپ کے قاتل پر طرح طرح کے عذاب نازل کرے اور تجدید عذاب کرے۔ میں آپ کے حق کا عارف ہو کر اور آپ کی شان کو پہچان کر آیا ہوں میں آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں اور آپ کے ظالموں کا ، خدا ان کو جہنم نصیب کرے ، اے ولی خدا میرے بہت سے گناہ ہیں میری سفارش اللہ سے کیجئے ، آپ کو عند اللہ حق سفارش حاصل ہے اللہ نے فرمایا ہے نہیں سفارش کریں گے مگر وہ صحیفیں اللہ نے برگزیدہ بنایا ہے (۲)۔

۲۔ ابو الحسن ثالث علیہ السلام نے یہی بیان کیا ہے۔

### ☆ (دعاء آخر) باب ۱۱ ☆

☆ (عند قبر امیر المؤمنین علیہ السلام) ☆

تقول : «السلام عليك يا ولي الله ، السلام عليك يا حجة الله ، السلام عليك يا خليفة الله ، السلام عليك يا محمود الدين ، السلام عليك يا وارث النبيين ، السلام عليك يا قسيم الجنة والنار وصاحب العصا والميسم ، السلام عليك يا أمير المؤمنين أشهد أنك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى والسبل المتين والشرائط المستقيم وأشهد أنك حجة الله على خلقه وشاعده على عباده وأمينه على علمه وحازن سره و

موضع حكيمته وأخو رسول الله ﷺ وأشهد أن دعوتك حق وكل داع منصوب دونك باطل مدحوض، أنت أول مظلوم وأول منسوب حقته فصبرت واحتسبت، لعن الله من ظلمك واعتدى عليك وصد عنك لساناً كثيراً يلعنهم به كل ملك مقرب وكل نبي مرسل وكل عبيد مؤمن ممتحن، صلى الله عليك يا أمير المؤمنين وصلى الله على روحك وبدنك أشهد أنك عبد الله وأمينه بلغت ناصحاً وأدبت أميناً وقتلت صديقاً ومضيت على يقين لم تؤثر عي على هدى ولم تمل من حق إلى باطل، أشهد أنك قد أقميت الصلاة وآتيت الزكاة وأمرت بالمعروف ونهيت عن المنكر وأتيت الرسول ونصحت للأمة وتلاوت الكتاب حق تلاوته وجهدت في الله حق جهاده ودعوت إلى سبيله بالحكمة والموعظة الحسنة حتى أنك اليقين، أشهد أنك كنت على بينة من ربك ودعوت إليه على بصيرة وبلغت ما أمرت به ووقعت بحق الله خير وأحق ولا مؤمن فصلى الله عليك صلاة متبعة متواصلة متردفة يتبع بعضها بعضاً لا انقطاع لها ولا أمد ولا أجل والسلام عليك ورحمة الله وبركاته وجزاك الله من صدق غيراً عن رعيته، أشهد أن الجهاد منك جهاد وأن الحق معك وإليك وأنت أهلته ومعنده وميراث التبوّة عندك فصلى الله عليك وسلم تسليماً وعذّب الله قاتلك بأنواع المذاب، أنتيك يا أمير المؤمنين عارفاً بحقك مستبصراً بأشياءك متقادياً لأعدائك موالياً لأوليائك بآمي أنت وأمي أنتيك عاهداً بك من نادر استحقها مثلي بما جئيت على نفسي أنتيك ذائراً أنتي بزيارتك فكك رقبتي من النار، أنتيك هارباً من ذنوبي التي اعتطيتها على ظهري أنتيك وافداً لعظيم حالك ومزلك عند ربّي فاشفع لي عند ربك فإن لي ذنوباً كثيرة وإن لك عند الله مقاماً معلوماً وجاهاً عظيماً وشأناً كبيراً وشفاعاً مقبولة وقد قال الله عز وجل: «ولا يشفعون إلا لمن ارتضى» اللهم رب الأرباب صريح الأحياء إنني عندك بأخيك رسولك معاذاً ففك رقبتي من النار آمنت بالله وما أنزل إليك وأتولى آخركم بما تولى ليت [به] أدرككم وكفرت بالتجبت والطاغوت والآلات والزماني

باب ۲۲

## دعائے آخر قبر امیر المؤمنین کے پاس

۱۔ کہو۔

والسلام عليك يا ولي الله ، السلام عليك يا حجة الله ، السلام عليك يا خليفة الله ، السلام عليك يا عمود الدين ، السلام عليك يا وارث النبيين ، السلام عليك يا قسيم الجنة والنار وصاحب العصا والميسم ، السلام عليك يا أمير المؤمنين أشهد أنك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى والحبل المتين والصراف المستقيم و أشهد أنك حجة الله على خلقه وشاعده على عباده وأمينه على علمه وخازن سره و موضع حكيمته وأخو رسوله ﷺ وأشهد أن دعوتك حق وكل داع منصوب دونك باطل مدحوس ، أنت أول مظلوم وأول مفصوب حقه فصبرك واحتسب ، لمن الله من ظلمك واعتدى عليك وصد عنك لنا كثيراً يلعنهم به كل ملك مقرّب وكل نبي مرسل وكل عبد مؤمن متمن ، صلى الله عليك يا أمير المؤمنين وصلى الله على روحك وبدنك أشهد أنك عبد الله وأمينه بلغت ناصحاً وأدبت أميناً وقتلت صديقاً ومضيت على يقين لم تؤثر عني على هدى ولم تمل من حق إلى باطل ، أشهد أنك قد أقم الصلاة وآتيت الزكاة وأمرت بالمعروف ونهيت عن المنكر واتبعت الرسول ونصحت للأمة وتلوت الكتاب حق تلاوته وجاهدت في الله حق جهاده ودعوت إلى سبيله بالحكمة والموعظة الحسنة حتى أنك اليقين ، أشهد أنك كنت على بينة من ربك ودعوت إليه على بصيرة وبلغت ما أمرت به وقمت بحق الله غير واهن ولا موهن فصلّى الله عليك صلاة متبعة متواصلة مترادفة تتبع بعضها بعضاً لا انقطاع لها ولا أمد ولا أجل والسلام عليك ورحمة الله وبركاته وجزاك الله من صدق خيراً عن رعيته ، أشهد أن الجهاد معك جهاد وأن الحق معك وإليك وأنت أهل ومعدنه وميراث النبوة عندك فصلّى الله عليك وسلم تسليمًا وعذب الله قاتلك بأنواع العذاب ، أتيتك يا أمير المؤمنين عارفاً بحقك مستبصراً بآثائك معادياً لأعدائك موالياً لأوليائك باي أنت وأمتي أتيتك عازماً بك من نار استحقها

مثلی بما جئیت علی نفسی أنتیک زائر آبتغی زیارتک فکاک ربقتی من النار ، أنتیک هادیا  
من ذنوبی التي احتطبت علی ظهري أنتیک و اقدأ اعظیم حالک و منزلتک عند ربی  
فاضع لی عند ربک فان لی ذنوباً کثیرة و إن لک عند اللہ مقاماً معلوماً و جاحاً عظیماً  
و شأناً کبیراً و شفاعة مقبولة و قد قال اللہ عز وجل : «ولا یشفعون إلا لمن ارضین» اللهم  
رب الارباب صریح الاحباب انی عنذت بأخی رسولک معاذاً ففک ربقتی من النار  
آمنت باللہ و ما أنزل الیکم و أتولی آخر کم بما تولى کتم بما تولى کتم و کفرت بالحبیب و  
الطاغوت و اللات و العزی .

سلام ہو آپ پر لے دل سے خدا سے حجت خدا ، سلام ہو آپ پر اسے خلیفۃ اللہ ، سلام ہو آپ پر لے دین کے  
ستون ، سلام ہو آپ پر اسے نبیوں کے وارث ، سلام ہو آپ پر لے جنت دہانے کے تقسیم کرنے والے ، لے صاحبہ عیسیٰ  
مسیح ، لے امیر المومنین میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کلمہ تقویٰ ہے آپ باب ہدایت ہیں آپ عروۃ الوثقی ہیں آپ  
جلی متین اور صراط مستقیم ہیں آپ حق قدریہ اللہ کی حجت ہیں اور خدا کی طرف سے اس کے بندوں پر گواہ ہیں اور  
اس کے علم کے امین ہیں اور راز دہانے خدا کے آپ خیر دار ہیں اس کی حکمت کا مقام ہیں رسول اللہ کے بھائی ہیں  
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی دعوت حق ہے اور آپ کے خلافت دعوت دینے والا باطل اور مردود ہے آپ  
مظلوم اول ہیں اور سب سے پہلے آپ کا حق غصب کیا گیا۔ آپ نے صبر و ضبط سے کام لیا۔ آپ پر ظلم کرنے والے  
آپ پر تقدم کرنے والے پر آپ کے باوجود دینے والے پر نہیں پیشتر ہوئے نہ حضرت ہولاء کے مقررین کی ہر جن مرسد کی ہر بندہ مومن کی  
جس کا امتحان لیا گیا ہو ، رحمت خدا ہو آپ پر ، آپ کی روح از بدن پر ، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے  
بندے اور اس کے امین ہیں آپ نے اصحاب تبلیغ کی امانت کا حق ادا کیا اور آپ قتل کئے گئے در آخری الیکم آپ صدیق تھے  
اور آپ یقین پر رہے اور آپ نے ہدایت میں گواہی اختیار نہ کی اور حق سے باطل کی طرف مائل نہ ہوئے۔ میں گواہی  
دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ کو ادا کیا اور امر بالمعروف کیا اور نہی عن المنکر اور آپ نے رسول کا اتباع  
کیا اور امت کو نصیحت کی اور کتاب کی تلاوت کی جو کتاب کا حق ہے اور راہ قدیم چلا دیا جو حق چاہیے اور لوگوں  
کو دعوت دی حکمت اور موعظ حسنہ کے ساتھ مرتے دم تک ، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اپنے رب کی طرف سے  
گواہی لائے اور خدا کی طرف بغیر سے اور جیسا علم دیا گیا تھا آپ نے اسے پورا کیا اور حق خدا پر آپ قائم ہے آپ نے  
خود راستی نہ کی ، پس آپ پر درود ہو پے در پے جس کے لئے انقطاع نہ ہو نہ کوئی بدت ہو اور سلام و رحمت و برکت ہو  
آپ پر اور جزا دے اللہ آپ کو کہ اچھی رعیت سے بھلائی کرتے ہے یہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے ساتھ چاہا و چاہا تھا  
حق آپ کے ساتھ تھا اور آپ اس کے اہل تھے اور اس کی کان تھے میراث نبوت آپ کے پاس تھی آپ پر اللہ کا درود و

سلام ہو اور آپ کے قاتل پر طرح طرح کا عذاب ہو۔ اے امیر المؤمنین میں آپ کے حق کا عارف ہو کر اور آپ کی شان کو سمجھ کر آپ کے پاس آیا ہوں آپ کے دشمن کا دشمن کا ہوں آپ کے دوست کا دوست، میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں میں کیا ہوں پناہ لینے ناہم ہوں جس کا میں سختی ہوں میں نے گناہ کیا ہے آپ کا دامن ہوں آپ کی زیارت کے صدقہ میں نارسہ رہائی چاہتا ہوں میں اپنے ان گناہوں سے بھاگ کر آیا ہوں جن کا بوجھ میری پشت پر ہے آپ کی پیش رب بڑی منزلت ہے آپ خدا سے میری سفارش کیجیے میرے گناہ بہت ہیں۔ اور آپ کے لئے عند اللہ مقام معلوم ہے اور درجہ عظیم اور شان کبیر ہے آپ کی شفاعت مقبول ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے شفاعت نہ کریں گے مگر وہی جن کو اللہ نے منتخب کیا ہے اے رب الارباب لے دو ستروں کے فریاد رس میں تیرے رسول کے بھائی و سید سے پناہ مانگتا ہوں میری گردن تار جہنم سے آزاد کر، میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور جہنم پر نالایا ہوں ہے تمہارے اولین و آخرین پر اور جنت و عافیت و ولایت و عزتی کا انکار کرتا ہوں۔

باب ۲۲۸

(موضع رأس الحسين عليه السلام)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيہ، عن یحییٰ بن زکریا، عن یزید بن عمر بن طلحة قال: قال لي أبو عبد الله عليه السلام: وهو بالعيرة: أما تريد ما وعدتك قلت: بلى - يعني الذهاب إلى قبر أمير المؤمنين صلوات الله عليه - قال: فركب وركب إسماعيل وركبت معهما حتى إذا جاز الثبته - وكان بين العيرة والنجف عند ذكوات يمس - نزل ونزل إسماعيل ونزلت معهما فسلمي وسلمي إسماعيل وسلميت فقال لإسماعيل: قم فسلم علي جدك الحسين عليه السلام، فقلت: جعلت فداك أليس الحسين بكر بلا فقال: نعم ولكن لما حل رأس إلى الشام سرقه موالي لنا فدفنوه ببغداد أمير المؤمنين عليه السلام  
۲۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابراہیم بن عقیق، عن الحسن

باب ۲۲۹

موضع رأس الحسين

۱۔ فرمایا حضرت نے جب وہ قبر میں تھے کیا میں نے جہنم سے وعدہ کیا تھا اس کے پھر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں نے کہا قرآن

یعنی قبر امیر المومنین کی طرف چلنا۔ پس حضرت سوار ہوئے اور اسمعیل اور یحییٰ جب ہم حجرہ اور نجف کے درمیان دو کرات بیض کے پاس پہنچے تو حضرت اور ہم اترے۔ حضرت نے تہاد پڑھی اور ہم دونوں نے بھی، حضرت نے اسٹین سے فرمایا سلام کر دو اپنے جراحین پر، میں نے کہا میں آپؑ تہادوں، کیا حسینؑ کر بلا میں نہیں فرمایا کر بلا ہی میں ہیں لیکن جب ان کا سر شام سے کر جائے تھے تو ہمارے ایک غلام نے پکارا امیر المومنین کے پہلو میں دفن کر دیا۔ (مجموع)

### ﴿ باب ۲ ﴾

﴿ زیارتہ قبر ابی عبد اللہ الحسین بن علی علیہما السلام ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ الْكِنَاسِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَانْتَظِرْ الْفَرَاتَ وَاغْتَسِلْ بِحِیَالِ قَبْرِهِ وَتَوَجَّهْ إِلَيْهِ وَعَلَيْكَ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ حَتَّى تَدْخُلَ إِلَى الْقَبْرِ مِنَ الْجَانِبِ الشَّرْقِيِّ وَقَدْ حِينَ تَدْخُلُهُ: «السَّلَامُ عَلَى مَلَائِكَةِ اللَّهِ الْمُتَرَلِّينَ، السَّلَامُ عَلَى مَلَائِكَةِ اللَّهِ الْمُرْدِفِينَ، السَّلَامُ عَلَى مَلَائِكَةِ اللَّهِ الْمُسَوِّمِينَ، السَّلَامُ عَلَى مَلَائِكَةِ اللَّهِ الَّذِينَ هُمْ فِي هَذَا الْحَرَمِ مَقِيمُونَ، فَإِذَا اسْتَقْبَلْتَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقُلْ: «السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَى أَمِينِ اللَّهِ عَلَى رَسُلِهِ وَعِزَّتِ أَمْرُهُ وَالْخَاتَمِ لِمَا سَبَقَ وَالْقَاتِحِ مَا اسْتَقْبَلَ وَالْمُهَيِّمِ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ» ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِكَ وَأَخِي رَسُولِكَ الَّذِي اتَّجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هَادِيًا لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالِدُّ لِي عَلَى مِنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالَتِكَ وَدَيَّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلَ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ وَالْمُهَيِّمِ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ» اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَابْنِ الَّذِي اتَّجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هَادِيًا لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالِدُّ لِي عَلَى مِنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالَتِكَ وَدَيَّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلَ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ وَالْمُهَيِّمِ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ» ثُمَّ تَصَلِّيْ عَلَى الْحُسَيْنِ وَسَائِرِ الْأَنْمَةِ عليهم السلام كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ عَلَى الْحَسَنِ عليه السلام ثُمَّ تَأْتِي قَبْرَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَتَقُولُ: «السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ عَنْ اللَّهِ عِزَّ رَجُلٍ مَا أُرْتَبَ بِهِ وَلَمْ تَخْشَ أَحَدًا غَيْرَهُ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِهِ وَعَبَدْتَهُ صَادِقًا حَتَّى أَنْتَ الْيَقِينُ، أَشْهَدُ أَنَّكَ كَلِمَةُ النُّفُوزِ وَبَابُ الْهَدْيِ وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَالْحَبِيبَةُ

على من يبتغي ومن تحت الشرى ، أشهد أن ذلك سابق فيما مضى و ذلك لكم فاتح  
فيما بقي أشهد أن أدواحكم وطبنتكم طيبة طابت وطهرت هي بعضها من بعض متاً  
من الله ورحموا شهد الله وأشهدكم أني بكم مؤمن ولكم تابع في ذات نفسي وشرايع  
ذيني وخاتمة عملي ومثولي وأسأل الله البر الرحيم أن يتم ذلك لي ، أشهد  
أنكم قد بلغت من الله ما أمركم به ولن تغشوا أحداً غيره وجاهدتم في سبيله وعبدتموه  
حتى أناكم اليقين ، لمن الله من قتلكم ولعن الله من أمر به ولعن الله من بلّغه ذلك فيهم  
فرضي به أشهد أن الذين انتهكوا حرماتكم وسفكوا دمكم مملونون على لسان النبي  
الأمي ﷺ .

ثم يقول : اللهم المن الذين بدلوا نعتك وخالفوا ملتك وزغوا عن أمرك  
واتهموا رسولك وصدّوا عن سبيلك اللهم أحش قلوبهم نادراً وأجوافهم ناراً وأحشرهم  
وأشيعهم إلى جهنم زرقاً ، اللهم العنهم لعناً يلعنهم به كل ملك مقرب وكل  
نبي مرسل وكل عبد مؤمن امتحن قلبه للإيمان ، اللهم العنهم في مستسر السر وفي  
ظاهر العلانية ، اللهم المن جوايت هذه الأمة والمن طواغيتها والمن فراعتها والمن قلة  
أمير المؤمنين والمن قتل الحسين وعذبهم عذاباً لا تمذّب به أحداً من العالمين ، اللهم  
اجعلنا ممن ينصرون وتنصر به وتمن عليه بنصر لك لدينك في الدنيا والآخرة .

ثم اجلس عند رأسه يقل : صلى الله عليك أشهد أنك عبد الله وأمينه بلغت ناصحاً  
وآدباً أميناً وقتلت صدقاً ومضيت على يقين لم تزل على هدى ولم تمل من حق  
إلى باطل أشهد أنك قد أتممت الصلاة وآتيت الزكاة وأمرت بالمعروف ونهيت عن  
المنكر وأتيت الرسول وتلوت الكتاب حتى تلاوته ودعوت إلى سبيل ربك بالحكمة  
والموعظة الحسنة صلى الله عليك وسلم تسليماً وجزاك الله من صدق خيراً عن رعيته  
وأشهد أن الجهاد ملك جهاد وأن الحق ملك وإليك وأنت أهله ومدنه وميراث  
النبوّة عنك وعند أهل بيتك صلى الله عليك وسلم تسليماً ، أشهد أنك صدق الله وحجته  
على خلقه وأشهد أن دعوتك حق وكل داع متصوب غيرك فهو باطل مدحوس وأشهد  
أن الله هو الحق المبين . ثم تحوّل عند رجله وتخبر من الدعاء وتدعو لنفسك .

ثم تحوّل عند رأس علي بن الحسين عليهما السلام

ويقول : سلام الله وسلام ملائكته المقرين وأنبيائه المرسلين وأماي و ابن مولاي و

رحمۃ اللہ و برکاتہ علیک، صلی اللہ علیک و علی اہل بیتک و علی عترۃ آبائک الّاٰ خیار الّاٰ برار الذین اذهب اللہ عنهم الرجس و طہرہم تطہیراً۔

ثم تأتي قبور الشهداء و تسلم عليهم و تقول: «السلام عليكم ايها الرّباييون انتم لنا فرط و نحن لكم تبع و نحن لكم خلف و انصار اشهد انكم انصار اللّٰه و سادة الشهداء في الدّنيا و الآخرة فبا انصار اللّٰه كنما قال اللّٰه عزّ و جل: «و كاين من نبي قاتل معه ربيون كثير فما وهنوا لما اصابهم في سبيل اللّٰه و ما ضعفوا و ما استكانوا» و ما ضعفتم و ما استكنتم حتى لقيتم اللّٰه على منبيل: الحق و نصرۃ كلمة اللّٰه الثامّة، صلی اللّٰه علی آردا حكم و ابدانكم و سلم تسليمًا، ابشروا بوعدا اللّٰه الذي لا يخلف لاه لا يخلف اليعاد و اللّٰه معكم لكم بشار ما وعدكم انتم سادة الشهداء، في الدّنيا و الآخرة انتم السابقون و المهاجرون و الانصار اشهد انكم قد جاهدتم في سبيل اللّٰه و قتلتم على منباج رسول اللّٰه ﷺ و ابن رسول اللّٰه ﷺ و آلہ و سلم تسليمًا، الحمد لله الذي صدقكم و وعدكم و اراكم ما تحبّون»۔

## باب ۲۳۲

### زیارت قبر امام حسین علیہ السلام

نصر ما یاجب قبر امام حسین کے پاس آؤ تو فرات میں غسل کرو اور پھر قبر کی طرف آؤ اور سیکھو و دعا پڑھو اور مشرق کی طرف قبر کے پاس آؤ اور داخل ہوتے ہوئے کہو: «السلام علی ملائکۃ اللّٰه المنزلین، السلام علی ملائکۃ اللّٰه المردفین، السلام علی ملائکۃ اللّٰه المسومین، السلام علی ملائکۃ اللّٰه الذین ہم فی هذا الحرم مقیمون»۔  
اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو آگے پیچھے چلے آتے ہیں اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو ثنات رکھتے ہیں اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو اس حرم میں مقیم ہیں جب تو حسین کے ساتھ آؤ تو کہو: «السلام علی رسول اللّٰه و آلہ و سلم و علی ائمہ امرہ و الخاتم لما سبق و الفاتح لما استقبل و المہین علی ذلك کلّہ و السلام علیہ و رحمۃ اللّٰه و برکاتہ»۔  
سلام ہو خدا کے رسول پر جو اس کے رسولوں کی تعلیم کے اور اس کے حکم حکم کے وارتے اور انبیائیں سب سے آخرتے اور مستقبل کے فاتح ہیں اور احکام الہی کے محافظ ہیں اور ان پر سلام و رحمت و برکت ہو جو پھر کہ



«اللهم صل علی امیر المؤمنین

عبدک و اخیر رسولک الذی انتخبته بعلمک وجعلته هادیا لمن شئت من خلقک والدلیل علی من بعثته برسالاتک و دیان الدین بعدک و فصل قضائک بین خلقک والمسلمین علی ذلک کلمہ والسلام علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یا اللہ رحمت تازل کر امیر المؤمنین پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول کے بھائی ہیں جن کو تو نے اپنے علم کے لئے منتخب کیا اور اپنی مخلوق پر مادی بنایا اور لوگوں کے لئے رہنما بنایا اپنی رسالت کے ساتھ اور اپنے عدل کے ساتھ دین کا بدلہ دینے والا اور تیری مخلوق کے درمیان تیرے علم کے مطابق فیصلہ کرنے والا اور وہ سب احکام کے محافظ ہیں اور ان پر سلام رحمت و برکت ہو پھر درود و بجزو امام حسین پر اور تمام اکٹھے پھر آؤ قرصین کے پاس اور کہو

السلام علیک

یا ابن رسول اللہ، السلام علیک یا ابن امیر المؤمنین صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ اشهد انک قد بلغت عن اللہ عز وجل ما امرت به ولم تخش أحدًا غیرہ وجاهدت فی سبیلہ وعبدتہ صادقًا حتی اناک الیقین، اشهد انک کلمۃ التقوی و باب الہدی والعروۃ الوثقی والحقۃ علی من یتقی و من تحت الشری، اشهد ان ذلک سابق فیما مضی و ذلک لکم فاتح فیما بقی اشهد ان اردا حکمک و طینتکم طیبۃ طابت و طهرت ہی بعضہا من بعض مقام من اللہ ورحمۃ اللہ اشهد اللہ و اشهد کم انہی بکم مؤمن و لکم تابع فی ذات نفسی و شراعی دینی و خاتمۃ عملی و متقلبی و مثوای و اسأل اللہ البر الرحیم ان یتیم ذلک لی، اشهد انکم قد بلغت عن اللہ ما امرکم به ولن تخشوا أحدًا غیرہ وجاهدتہ فی سبیلہ وعبدتہمہ حتی اناکم الیقین، لمن اللہ من قتلکم و لمن اللہ من أسر بہ و لمن اللہ من بلغہ ذلک منهم فرضنی بہ اشهد ان الذین انتہکوا حرمتکم و سفکوا دمکم ملعونون علی لسان النبی الامی ﷺ

سلام ہو آپ پر اسے فرزند رسول سلام ہو آپ پر، اسے فرزند امیر المؤمنین اللہ کی رحمت ہو آپ پر، اسے امیر علیہ السلام میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو جو حکم دیا تھا وہ آپ نے پیچھا دیا اور سوائے خدا کے کسی سے ڈرنے نہیں اور آپ نے راہ خدا میں جہاد کیا اور مرتے دم تک اپنے دل سے عبارت کی اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ کلمہ تقویٰ اور باب ہدایت اور عروۃ الوثقی ہیں اور جنت ہوان لوگوں پر جو جو وہیں اور جو زمین کے اندر گئے جو ہر جگہ اس میں رہا رہے اور جو باقی ہے اس کے فاتح ہیں آپ کی ارواح اور آپ کی طہیت پاک ہے ظاہر ہے اور طہارت علی ہم میں

سے بعض کو بعض سے اور میں اللہ اور آپ کو گواہ کرتا ہوں اس پر کہ آپ پر ایمان لایا ہوں اور آپ کا تابع ہوں اور احکام دین اور فرائض علی قلبی، میرا جانا اور رہنا سب آپ کے تابع ہے اور نیکی دینے والے اور رحم کرنے والے خدا سے دعا ہے کہ وہ ان کو میرے لئے پورا کرے اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے ان احکام کی تبلیغ کی جو اللہ نے آپ کو ان کے لئے حکم دیا تھا، اور تم خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے اور راہ خدا میں جہاد کیا اور مرتے دم تک اس کی عبادت کی، اللہ کی لعنت ہر جنھوں نے تم کو قتل کیا یا قتل حکم دیا یا قتل کی خبر سن کر خوش ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ ان لوگوں نے آپ کی تہنک حرمت کی آپ کا خون بہایا بربان رسول کے لوگ ملعون ہیں پھر کہو

«اللَّهُمَّ اَلْهِنِ الذِّينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَكَ وَخَالَفُوا مِلَّتَكَ وَدَعَوْا عَنْ اَمْرِكَ

وَاتْمَمُوا رِسَالَاتَكَ وَدَعَوْا عَنْ سَبِيلِكَ، اللَّهُمَّ احْشِ قُبُورَهُمْ نَارًا وَأَجْوَافَهُمْ نَارًا وَأَحْشِرْهُمْ وَأَشْيَاعَهُمْ إِلَى جَهَنَّمَ زُرْقًا، اللَّهُمَّ الْعَنِهِمْ لَسْنَا يُلْعَنُهُمْ بِهَ كُلِّ مُلْكٍ مُقَرَّبٍ وَكُلِّ نَبِيٍّ مَرْسَلٍ وَكُلِّ عِيدٍ مُؤَمَّنٍ امْتَحَنَتْ قَلْبُهُ لِلْإِيمَانِ، اللَّهُمَّ الْعَنِهِمْ فِي مَسْتَمَرِّ السَّرِّ وَفِي ظَاهِرِ الْعَالَانِيَةِ، اللَّهُمَّ اَلْهِنِ جَوَارِيَتِ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَالْمَنَ طَوَّاعِيَتِهَا وَالْمَنَ فَرَاغَتِهَا وَالْمَنَ قَتَلَتْهُ أُمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَنَ قَتَلَهُ الْحُسَيْنَ وَعَذَّبَهُمْ عَذَابًا لَا تَعَذَّبُ بِهِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَنْصُرُهُ وَتَنْصُرُ بِهِ وَتَعْنُ عَلَيْهِ بِنَصْرِكَ لَدَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»

اور میں ان لوگوں پر جنھوں نے یا اللہ تیری نعمتوں کو بدلا اور تیری ملت میں تفرقہ ڈالا اور تم سے نفرت کی اور تیرے رسول پر تہمت لگائی اور تیرے راستہ سے لوگوں کو روکا یا اللہ ان کی اور ان کے تابعین کی قبروں کو نادر جہنم سے بھر دے یا اللہ ان پر لعن کر دو میں کہیں ان پر تمام عقوبت فرشتے اور ہر نبی مرسل اور ہر وہ مومن جس نے قلب کا استعانت اللہ نہ کر لیا ہو یا اللہ لعنت کر ان پر ستراً و علانیۃ یا اللہ لعنت کر اس امت کے شیعہ طین پر اور لعنت کر امت کے سرکشوں فرعونوں اور امیرانہ مومنین کے قاتلوں پر اور قاتلان حسین پر اور ان کو ایسی سخت سزا دے جو عالمین میں کسی کو نہ دی ہو یا اللہ مجھے ان لوگوں میں شراعت سے جو نامہ ان حسین ہیں اور احسان کر میں پر دنیا و آخرت میں اپنی نصرت کا پھر سر کی طرف بھیج دو اور کہو

«صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ أَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُ اللهِ وَأَمِينُهُ بَلَّغْتَ نَاصِحًا وَأَذَيْتَ أَمِينًا وَقَتْلْتَ صَدِيقًا وَهَضَبْتَ عَلِيَّ يَقِينٍ لَمْ تُؤْخَرْ عَمِّي عَلَى هَدْيٍ وَلَمْ تَمَلْ مِنْ حَقِّي إِلَى بَاطِلٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَتَيْتَ الرُّسُولَ وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهِ وَدَعَوْتَ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا وَجَزَاكَ اللهُ مِنْ صَدِّيقٍ خَيْرًا عَنْ رِعِيَّتِكَ

وأشهد أن الجهاد منك جهاد وأن الحق منك وإليك وأنت أهلہ ومعدنہ ومعبراته  
النيرة عندك وعند أهل بيتك صلى الله عليك وسلم تسليماً، أشهد أنك صدق الله وحجته  
على خلقه وأشهد أن دعوتك حق وكل داع منصوب غيرك فهو باطل مدحوس وأشهد  
أن الله هو الحق المبين.

اللہ کی آپ رحمت ہوا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے امین بندے ہیں آپ نے تمام

تبلیغ کی اور حق تبلیغ امت سے ادا کیا اور صدیق ہو کر آپ قتل کئے گئے اور یقین پر پورے آپ کی ہدایت پر چالنا کا  
اثر دہوا اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف مائل نہ ہوئے آپ نے نماز کو قائم کیا وکوة کو دیا امر بالمعروف کیا اور نہی عن المنکر  
اور رسول کا اتباع کیا اور کتاب اللہ کی اچھی طرح تلاوت کی اور حکمت اور نوعطہ ستر کے ساتھ لوگوں کو دعوت دی  
آپ پر رحمت خدا ہوا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جہاد آپ کے ساتھ جہاد ہے اور حق آپ کے ساتھ اور آپ کی طرف ہے  
اور آپ اس کے اہل اور اس کی کان ہیں آپ کے لئے میراث نبوت ہے اور آپ کے اہل بیت کے پاس ہی اس کی گواہی  
دیتا ہوں کہ آپ اللہ کی تصدیق کو سننے والے ہیں خلق پر اس کی تحت ہیں گواہی دیتا ہوں آپ کی دعوت حق ہے اور آپ  
کے خیر کی باطن اور مردود اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کھلا ہوا حق ہے بہر پیر کی طرف آؤ اور اپنے  
لئے دعا کرو پھر حضرت علیؓ کے سر کے پاس آؤ اور کہو

سلام الله و سلام ملائكتہ المقرین و أنبيائه المرسلین یا مولای یا ابن مولای و

رحمة الله و برکاته علیک، صلی الله علیک و علی اهل بیتک و عترتہ آباءک الاخیار الأبرار  
الذین أذهب الله عنهم الرجس و طهرهم تطهيراً.

آپ پر سلام ہوا اللہ ملائکہ مقربین اور انبیائے کریمین

کا اسے میرے مولائے میرے مولائے فرزند آپ پر اللہ کی رحمت و برکت ہوا اور آپ کے خاندان والوں پر اور آپ کے  
آباء کی اولاد، اخیاء و ارباب پر جس سے اللہ نے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھا ہے اور پوری طرح پاک کر دیا ہے پھر  
قبور شہداء کی طرف آؤ ان کو سلام کر دو اور کہو۔

السلام علیکم ایہا البریائون

أنتم لنا فرط ونحن لكم تبع ونحن لكم خلف وأنصار أشهد أنکم أنصار الله وسادة  
الشهادة في الدنيا والآخرة فأنکم أنصار الله كما قال الله عز وجل: «وكنین منہم قاتل  
معدنیون کثیر فمادھنوا لما أصابھم فی سبیل الله وما ضفقوا وما استکانوا» وما ضفقتم و  
ما استکنتم حتی لتقیم الله علی سبیل الحق ونصرة كلمة الله التامة، صلی الله علی أرواحکم  
و أبدانکم وسلم تسليماً. أبشروا بموعده الله الذي لا خلف له إنه لا یخلف الميعاد والله مدرك

لکم بشار ما وعدکم أنتم سادة الشهداء في الدنيا والآخرة أنتم السابقون والمهاجرون و  
الأنصار أشهد أنکم قد جاهدتم فی سبیل اللہ وقتلتم علی منہاج رسول اللہ ﷺ وابن رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیماً . الحمد للہ الذی صدقکم وعدہم وأراکم ما تحبسون .

سلام ہو تم پر اے اللہ والو تم ہمارے پیشوا ہو ہم تمہارے تابع ہیں ہم تمہارے پیچھے ہیں تمہارے انصار ہیں  
گو اہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے انصار ہو تم شہیدوں کے سردار ہو دنیا و آخرت میں ماتم اللہ کے انصار ہو جیسا کہ اللہ  
نہا تا ہے تمہیں کے ساتھ بہت سے اللہ والے ہوتے ہیں جنہوں نے فی سبیل اللہ مصائب برداشت کر لئے ہیں کوئی  
ستہ نہ کی اور اسی طرح تم نے بھی ضعف اور سستی کو نہ دکھایا اور امر حق کو قبول کیا بشارت ہو تم کو اس وعدے  
کی جو اللہ نے تم سے کیا ہے اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ۔ اللہ حسب وعدہ تمہارے خون کا بدلہ لے گا ۔  
تم شہیدوں کے سردار ہو تم نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اور تم رسول اللہ اور ابن رسول اللہ کے طریقہ پر شہید کئے  
گئے اور محمد ہے اس خدا کی جس نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور تمہیں وہ دکھایا جسے تم دوست رکھتے تھے ۔

# کتاب ایجاد

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## كتاب الجهاد

## باب ١

## ﴿ فضل الجهاد ﴾

١ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن عمر بن أبان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : الخير كله في السيف ومحت ظل السيف ولا يقيم الناس إلا السيف والسيوف مقاليد الجنة والنار .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : للجنة باب يقال له : باب المجاهدين ، بمضون إليه فإذا هو مفتوح وهم متقلدون بسيفهم والجمع في الموقف والملائكة ترحب بهم ، ثم قال : فمن ترك الجهاد ألبسه الله عز وجل ذلاً وقرراً في معيشته ومحقاً في دينه ، إن الله عز وجل أغنى أمتي بسنابك خيلها ومراكبها .

٣ - وبإسناده قال : قال رسول الله ﷺ : خيول الغزاة في الدنيا خير لهم في الجنة وإن أردية الغزاة لسيوفهم .

وقال النبي ﷺ : أخبرني جبرئيل عليه السلام بأمر قرأت به عيني وفرح به قلبي قال : يا محمد من غزا من أمتك في سبيل الله فأصابه قطرة من السماء أو صداع كسب الله عز وجل له شهادة .

٤ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن بعض أصحابه قال : كتب أبو جعفر عليه السلام في رسالة إلى بعض خلفاء بني أمية : ومن ذلك ما شيع الجهاد الذي فضله الله عز وجل على الأعمال وفضل عامله على الممات تفضيلاً في الدرجات والمنفعة والرحمة لأنه ظهر به الدين وبه يدفع عن الدين وبه اشترى الله من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بالجنة يوماً مطلقاً منجماً ، اشترط عليهم فيه حفظ الحدود وأول ذلك الدعاء إلى طاعة الله عز وجل من طاعة العباد وإلى عبادة الله من عبادة العباد وإلى ولاية الله من ولاية العباد ، فمن دعي إلى الجزية فأبى قتل وسبي أهله وليس الدعاء

من طاعة عبد إلى طاعة عبده مثله ومن أقر بالجزية لم يتعد عليه ولم تخفر ذمته وكلفه دون طاقته وكان الفيء للمسلمين عامة غير خاصة وإن كان قتال وسيي سير في ذلك يسيره و عمل في ذلك يستفته من الدين ثم كلف الأعمى والأعرج الذين لا يبدون ما ينتفون على الجهاد بعد عذر الله عز وجل إيمانهم ويكلف الذين يطئون ما لا يطئون وإنما كانوا أهل مصر يقاتلون من يليه يعدل بينهم في البعوث، فذهب ذلك كله حتى عاد الناس رجلين أجير مؤجر بعد بين الله ومستأجر صاحبه غارم وبعد عذر الله وذهب الحج ففسخ واقتر الناس فمن أوج بمن عوج هذا ومن أقوم بمن أقام هذا فرد الجهاد على المباد وزاد الجهاد على المباد، إن ذلك خطأ عظيم

٥ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن بعض أصحابه، عن عبد الله

ابن عبد الله بن الحسن الأصم، عن حنيفة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الجهاد أفضل الأشياء بعد الفرائض.

٦ - أحمد بن محمد بن سعيد، عن جعفر بن عبد الله العلوي؛ وأحمد بن محمد الكوفي، عن علي بن العباس، عن إسماعيل بن إسحاق جميعاً، عن أبي روح فرج بن قرة، عن مسعدة بن صدقة قال: حدثني ابن أبي ليلى، عن أبي عبد الله بن الحسن السلمي قال: قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه: أما بعد فإن الجهاد باب من أبواب الجنة، فتعد الله لخاصة أوليائه وسوءهم كرامة منته لهم ونعمة ذخرها، والجهاد هو لباس التقوى ودرع الله الحصينة وجنته الوثيقة، فمن تركه رغبة عنه ألجسه الشوب الذل وشمله البلاء وفارق الرضا وديت بالصغار والقصاة، وضرب على قلبه بالأسناد وأويل الحق منه بتضييع الجهاد وسثم الخسف ومنع التصف، ألا وإني قد دعوتكم إلى قتال هؤلاء القوم ليلاً ونهاراً وسراً وإعلاناً وقلت لكم: اغزوه قبل أن يغزوكم فوالله ما غزي قوم قط في عقر دارهم إلا ذلوا، فتوا كلمتم وتخاذلتن حتى شنت عليكم الغارات وملكت عليكم الأوطان هذا آخر غامد، قد وردت خيله الأنهار وقتل حسان بن حسان البكري وأزال خيلكم عن مسالحيها وقد بلغتني أن الرجل منهم كان يدخل على المرأة المسلمة والأخرى المعاهدة فينتزع حبلها وقلبيها وقلادتها وعاتها ما تمنع منه إلا بالاسترجاع والاسترحام، ثم انصرفوا واقرين ما نال رجلاً منهم كلم ولا أريق له دم فلو أن امرأ مسلماً مات من بعد هذا أسفاً ما كان به ملوماً بل كان عندي بهجديراً، فيأعجباً

عجبا والله يبيت القلب ويحبب الهم من اجتماع هؤلاء على باطلهم وتفرقكم عن حقكم  
فتبعوا لكم وترحبا حين صرتم غرضا يرمى ، يغار عليكم ولا ينفذون ولا تنفزون ولا تغفرون  
بعض الله وترشون ، فاذا أمرتكم بالسير إليهم في أيدام الحر قاتم ؛ هذه حجارة  
القيظ أمهلنا حتى يسبح عنا الحر ، وإذا أمرتكم بالسير إليهم في الشتاء قاتم ؛  
هذه صيابة القر أمهلنا حتى ينسلخ عنا البرد ، كل هذا فرارا من الحر والقر ، فاذا  
كنتم من الحر والقر تفرون فانتم والله من السيف أفر ؟

يا أشباه الرجال ولا رجال حلوم الأطفال وعقول ربوات الحجال لوددت أنني لم  
أركم و لم أفر فكم معرفة والله جرئت ندما وأعقتنما ، فانلكم الله لقد ملأتم قلبي قبيحا  
و شحنتم صدري غيظا و جر عثموني نعب التهمام أنفاسا و أفسدتهم علي رأبي بالعصيان  
و الغدلان حتى لقد قالت فريش : إن ابن أبي طالب رجل شجاع ولكن لا علم له بالحرب ،  
له أبوهم وحل أحد منهم أشد لها عراسا وأقدم فيها مقاما مني لقد نهضت فيها وما بلغت  
العشرين وها أنا قد نذفت علي الستين ولكن ، لا رأي لمن لا يطاع .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن علي بن الحكم ، عن أبي حمص  
الكلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله عز وجل بعث رسوله بالإسلام إلى الناس  
عشر سنين فأبوا أن يقبلوا حتى أمره بالقتال ، فالخير في السيف وتحت السيف والأمر يعود  
كما يده .

٨ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن أبي البختري ، عن أبي  
عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : إن جبرئيل أخبرني بأمر قرأت به عيني وفرح  
به قلبي قال : يا محمد من غزا غزاة في سبيل الله من أمتلك فما أصابه قطرة من السماء أو  
صداع إلا كانت له شهادة يوم القيامة .

٩ - وبهذا الإسناد قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من بلغ رسالة غاز كان كمن أعتق  
رقبة وهو شريك في ثواب غزوته .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الثؤلبي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله  
عليه السلام قال : قال النبي صلى الله عليه وآله : من انتاب مؤمنا غزاة أو آذاه أو خلفه في أهله بسوء نصب  
له يوم القيامة فيستغرق حسنه ثم يركس في النار إذا كان الغازي في طاعة الله  
عز وجل .



۱۱۔ علیؑ بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن محبوب رفعہ قال: قال امیر المؤمنین علیہ السلام: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرَضَ الْجِهَادَ وَعَطَسَهُ وَجَعَلَهُ نَصْرَهُ وَنَاصِرَهُ . وَاللَّهِ مَا صَلَحَتْ دُنْيَا وَلَا دِينٌ إِلَّا بِهِ ."

۱۲۔ علیؑ بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ہارون بن مسلم، عن مسعد بن صدقة، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اغزوا تورثوا أبناءکم مجداً .

۱۳۔ وبهذا الإسناد أن أبا ذر جاعة الأنصاري أعتق يوم أحد بعمامة له وأرخى عذبة العمامة <sup>(۱)</sup> بين كفيه حتى جعل يتبخر، فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: "إِنَّ هَذِهِ لَمَشِيَّةٌ يَبْفِضُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا عِنْدَ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ."

۱۴۔ علیؑ، عن اُبیہ، عن التوفلی، عن السکونی، عن اُبی عبد اللہ علیہ السلام قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: جاهدوا تنموا .

۱۵۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحجاج، عن ثعلبة، عن معمر، عن اُبی جعفر علیہ السلام قال: الخیر کلہ فی السیف وتحت السیف وفی ظا السیف: قال: وسعته یقول: "إِنَّ الْخَيْرَ كُلَّ الْخَيْرِ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ."

## باب

## فضیلت جہاد

- ۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے تلوار میں پوری خیر ہے تلوار کے سایہ میں خیر ہے لوگ قائم نہیں رہ سکتے مگر تلوار سے تلوار میں جنت و نار کی کھیاں ہیں (۱۷)
- ۲۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام باب الجہاد ہے جس کی طرف جائیں گے وہ کھلے گا ان لوگوں پر جو اپنی تلواریں لٹکائے ہوں گے سرف میں جمع ہو گا ملائے گا ان کو رحبا کہتے ہوں گے پھر فرمایا جس نے جہاد کو ترک کیا اللہ اس کی معیشت میں خلل ڈالت اور فقر کا لہجہ اس پر پڑائے گا اللہ نے میری امت کو غنی بنایا ہے گھوڑوں کی ٹاپوں اور نیزوں کے مرکبوں سے۔ (۱۸)
- ۳۔ فرمایا رسول اللہ نے غازیوں کے گھوڑے دنیا میں ان کے گھوڑے جنت میں غازیوں کی ردا میں ان کی تلواریں ہیں حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے ایسی بات بتائی ہے جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اور دل خوش ہو گیا۔

انہوں نے کہا ہے محمد آپ کی امت جو نبی سید اللہ چادر کے گاتر اگر ذرا سا خون اس کا بچے گا یا در دسر ہو جائے گا تو اللہ اس کو شہادت کا مرتبہ دے گا۔ (رض)

۴۔ حضرت نے اپنے قطعی حکم کا نبی امیر کے کسی خلیفہ کو اللہ تعالیٰ نے جہاد کو فضیلت دی ہے اعمال پر اور اس کے عامل کو عمل پر یہ فضیلت درجات و مغفرت و رحمت میں ہے کیونکہ اس کی وجہ سے دین قوی ہوتا ہے اور دشمنوں کے دین پر حملوں کو دفع کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اللہ مومنوں کی جانیں خریدتا ہے اور یہ بیع جو میں نے لئے باعث نفع و نجات ہوتی ہے مگر مشروط ہے کہ وعدہ و شریعت کی حفاظت ہو اس میں سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ بھائیوں کو ان کی اطاعت کے اللہ کی اطاعت کی طرف دعوت دی جائے اور بھائیوں کی حکومت کے اقرار کے اللہ کی حکومت کا استعرا کیا جائے۔ پس جس کو جزیہ کی دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اسے قتل کیا جائے اور اس کے اہل و عیال کو قید کر لیا جائے۔ یہ اسلامی دعوت نہیں کہ بندوں کی اطاعت سے بندوں کی اطاعت کی طرف بلایا جائے اور جو لوگ جزیہ کا اقرار کر لیں ان کو نہ مٹایا جائے ان کے ذمہ کو تو رازہ جائے یعنی ان کی حفاظت کی ذمہ داری لی جائے خراج اور مالی غنیمت میں سب مسلمانوں کا حصہ ہے صرف خاص لوگوں کا ہی نہیں اور اگر لڑائی ہو تو زیدی بنائے جائیں تو سیرت اور شجاعت رسول پر عمل کیا جائے اور جنگ کے لئے ان اندھوں اور سنسکڑوں کو بھی اس دمانہ میں تکلیف دی جاتی ہے جو جہاد کی تیاری کے لئے پیسہ نہیں رکھتے حالانکہ اللہ نے ان کو معذور قرار دیا ہے اور جو طاقت رکھتے ہیں ان پر اتنا بار ڈالا جاتا ہے کہ وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتے حالانکہ قاعدہ یہ تھا کہ شہر و اے ان محاذوں پر بھیجے جاتے تھے جہاں کے شہر سے قریب ہوتے تھے اور ان کو باری باری پھینکا جاتا تھا تاکہ ان کے درمیان انصاف رہے انہوں نے کہ جہاد کی یہ سب صورتیں ختم ہو گئیں اب دوسرے لوگ ہیں ایک وہ جو اللہ سے معاملہ بیچ کر چلے اور دوسرے وہ جو مال دنیا کو جہاد کا اجر جانتے ہیں اور دوسروں کو کچھ نہیں دیتے جس سے غریب لوگ حج کرنے کے قابل بن کر رہے اور محتاج ہو کر رہ گئے جس نے ٹیڑھا راستہ دکھایا وہ خود گمراہ ہوا اور جس نے صحیح راستہ دکھایا وہ درست رہا اہل استطاعت نے لوگوں پر جہاد کا بار رکھا یہ بہت بڑی خطا ہے۔ (درج)

۵۔ نصرانیان و فرنگی و زہرہ و غیرہ کے بعد جہاد سب سے بہتر ہے۔ (رض)

۶۔ نصرانیان و امیر المومنین علیہ السلام نے جہاد ایک دروازہ جنت کے دروازوں میں سے، جس کو اللہ نے اپنے خاص اولیاء کے لئے کھولا ہے اور اس میں ان کے لئے کراہت ہے اور نعمتوں کا ذخیرہ ہے اور جہاد تقویٰ کا لباس ہے اور خدا اگر ایک عضو بطورہ ہے اور قابل اعتماد سپر ہے جس نے ازراہ نفرت اس کو ترک کیا تو اللہ اس کو ذلت کا لباس پہناتا ہے اور ملانوں کی ردائیں اٹھائے گا اور اپنی مرضی سے اسے الگ کر دے گا اور گیلے گا اس کو ذلتوں اور سزاؤں میں اور سلامتی کی راہیں اس پر بند کر دے گا اور حق کو اس سے ہٹائے گا جہاد کو ضائع کرنے کی وجہ سے اور ذلت کو اس

پر مسلط کرنے کا اور انصاف کو اس سے روک دینے کا۔

(اپنی فوج سے) آگاہ ہو میں نے تم کو اس قوم (نوح شام) سے رات دن چھپ کر اور ظاہر ہو کر لڑنے کی دعوت دی میں نے تم سے کہا کہ ان پر حملہ کرو ان کے محلہ کرنے سے پہلے، قسم خدا کہ جن لوگوں نے اپنے گھر کے اندر رہ کر رہا ہر نہ جاکر لڑنا چاہا وہ ذلیل ہوئے پس تم ایک درسہ کی باتوں میں آگئے اور میری نصرت ترک کی نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن تم پر چڑھ آیا اور جبراً تمہارے وطن تم سے چھین لئے یہ قبیلہ بکین کا سردار سفیان بن عوف بن المغفل کثیر لشکر لے کر آگیا اور اس نے عامل ابنا احسان بن حسان البکری کو قتل کر دیا اور تم مصلحت اندیشی میں رہے میں نے سلسلہ کے ان میں ایک شخص ایک مسلمان اور ایک ذمیہ عورت کے پاس آیا اور اس کا خیال، کلنگ، گلو بند اور گوشوارہ اچکے لگیا اور اس سے اسے نہ رو لایا مگر التجا کر کے اور تم کو درخواست کر کے وہ بہت سال لے کر پلٹ گئے ان میں سے کسی ایک کو نہ زخم آیا اور نہ کسی کا خون بہایا گیا اگر کوئی مسلمان اس موقع پر مرے گا تو اس پر ملاحمت نہ ہوگی بلکہ میرے نزدیک وہ اس پر قابل تعریف ہوتا۔

تہماری یہ حالت سخت تعجب خیز ہے اللہ بن قلوب کو مردہ کر دیتا ہے اور ہم وہم کو بیخ بنیتا آج میں سے جو باطل پر ہوں تم اپنے حق سے جدا ہو گئے تمہارا بڑا ہونے غم نصیب رہو۔ انہوں نے تم سے اپنے کو دو سہروں کے تیروں کا نشانہ بنایا، لو گئے لیکن تہماری حالت تبدیل اور نہ تم نے جنگ کی اللہ کی نافرمانی پر تم رہے جب میں نے ان لوگوں کی طرف جانے کو کہا تو کہا زمانہ تو شدید لگا لگا ہے گرمی ذرا کم ہو جائے دیکھو، یہ تمہارا گرمی اور سردی سے بھاگنا درحقیقت کھلوار ہے بھاگنا ہے تم نے یہ خود کیا، تم مردوں سے مشابہ ہو رہے نہیں ہو، تم میں بچوں کی سی عقل ہے اور مردوں کی سی سمجھ، میں تم میں معرفت کا نشانہ نہیں پاتا۔ خدا کی قسم تمہاری اس حالت نے ملامت کو کھینچا اور مذمت اس کا نتیجہ ہوا۔ اللہ تمہیں قتل کرے تم نے میرے دل کو پیس سے بھر دیا اور میرے سینے کو غیظ سے بھر کر دیا۔ تم نے مجھے گھونٹ گھونٹ دوائی علم بار بار پلایا تم نے میری رائے کو عصیان اور فحشلان سے منسوب کر دیا یہاں تک کہ قریش کہنے لگے۔ علی ابن ابی طالب شہسوار تو ہیں لیکن علم عرب سے واقف نہیں، خدا ان سے سمجھ گیا ان میں کوئی شخص سے زیادہ ثابت قدم رہنے والا اور آگے بڑھنے والا ہے نیز تو ان میں اس وقت سے لگا ہوا ہوں جب میں ۲۰ سال کا تھا اور اب تو ساٹھ سال کا ہوں لیکن جو ملاحمت مذکر سے اس کی رائے کیا۔

۷۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ساتھ رسول کو بھیجا آنحضرتؐ نے دس سال تبلیغ کی لیکن انھوں نے اس کو قبول نہ کیا پھر

اللہ نے قتال کا حکم دیا پس یہ تلوار میں ہے تلوار کے نیچے ہے پس یہ اور جیسے شہر خراب ہو لینے وہی ہے تو نے لا۔ (م)

۸۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جو جہیل نے مجھے ایک ایسے امر کی خبر دی جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اور دل خوش ہوا۔ بشرایا اے محمدؐ جو نبی سبیل اللہ ایک جہاد کرے گا آپ کی نصرت میں سے تو اگر آسمان سے ایک قطرہ بھی

- اس پر گئے گایا درمگر ہوگا تو روز قیامت اس کا شمار شہیدوں میں ہوگا
- ۹۔ منہایا حضرت رسول خدا نے جو کسی غازی کا خط پہنچائے گا تو ایسا ہے کہ اس نے ایک غلام آزاد کر دیا اور اس کے جہاد کے ثواب میں شریک ہوگا۔ (۴)
- ۱۰۔ منہایا حضرت رسول خدا نے جو کسی غازی مومن کی غیبت کرے گا یا اسے ستائے گا اور اس کے بچے اس کے اہل سے بدی کرے گا تو روز قیامت اللہ اس کے حسانت کو عرق کرے گا اور اسے جہنم میں اور اسے منہ ڈال دے گا کیونکہ غازی اللہ کی اطاعت میں ہوتا ہے۔ (۵)
- ۱۱۔ منہایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ اللہ نے قرض کیا ہے جہاد کو اور اس کو معظّم قرار دیا ہے اور اس کو مدد اور مددگار بنایا ہے دین کی اصلاح نہ ہوگی بلکہ دین نہ ہوگا مگر اس سے۔ (مرفوع)
- ۱۲۔ منہایا حضرت رسول خدا نے جہاد کرو اور اپنی اولاد کو بزرگی کا مالک بناؤ۔ (۶)
- ۱۳۔ امجد جانے سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص نے عمائد باندھا اور عمائد کا چھوڑا پنے دونوں کندھوں کا درپا پھیلادیا حضرت رسول خدا نے فرمایا یہ روش اللہ کو بری معلوم ہوتی ہے ہاں قتال فی سبیل اللہ میں شہید ہے۔ (۷)
- ۱۴۔ منہایا حضرت رسول خدا نے جہاد کرو اور مال فیضیت کرو۔ (۸)
- ۱۵۔ زمانہ پوری پوری خیر تلوار میں ہے تلوار کے نیچے بے تلوار کے سایہ میں ہے اور یہ بھی منہایا پوری خیر و بدتہ ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے روز قیامت تک۔ (۹)

### باب ۴

#### ﴿جہاد الرجل والمرأة﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ عن اُبی الجوزاء، عن الحسین بن علوان، عن سعد بن طریف، عن الأصمغ بن نباتہ قال: قال امیر المؤمنین علیہ السلام: کتب اللہ الجہاد علی الرجال والنساء وجہاد الرجل بذل ماله و نفسه حتی یقتل فی سبیل اللہ وجہاد المرأة أن تصبر علی ماتری من اذی زوجها وغیرہ

### باب ۵

#### جہاد مرد و عورت

- ۱۔ منہایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جہاد، مرد و عورت دونوں پر واجب ہے مرد کا جہاد یہ ہے کہ اپنے مال اور

ہاں کوئی سے یہاں تک کہ قتل ہو جائے راہِ قدامیں، عورت کا جہاد یہ ہے کہ شوہر کو جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرے اور غربت دلائے۔

### ﴿ باب ۳ ﴾

#### ﴿ وجہ الجہاد ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُبیہ؛ وعلی بن عبد القاسم بن جیم، عن القاسم بن محمد عن سلیمان بن داود المنقری، عن فضیل بن عیاض قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الجهاد سنة أم فريضة؟ فقال: الجهاد على أربعة أوجه فجهادان فرض وجهاد سنة لا يقام إلا مع الفرض، فأما أحد الفرضين فمجاهدة الرجل نفسه عن معاصي الله عز وجل وهو من أعظم الجهاد. ومجاهدة الذين يملكونكم من الكفار فرض. وأما الجهاد الذي هو سنة لا يقام إلا مع فرض فإن مجاهدة الصوفى فرض على جميع الأمة ولو تركوا الجهاد لأنهم العذاب وهذا هو من عذاب الأمة وهو سنة على الإمام وحده أن يأتي العدو مع الأمة فيجاءدهم. وأما الجهاد الذي هو سنة فكل سنة أقامها الرجل وجاهد في إقامتها وبلغها وإحيائها فالملد والسعي فيهما من أفضل الأعمال لأنهما إحياء سنة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من سن سنة حسنة فله أجرها وأجر من عمل بها إلى يوم القيامة من غير أنه ينقص من أجورهم شيء.

۲۔ وباسناده، عن المنقری، عن حفص بن غیاث، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألت رجلاً أُمی صلوات الله عليه عن حروب أمير المؤمنين عليه السلام وكان السائل من محبيننا فقال له أبو جعفر عليه السلام: بمثل الله تعالى عليه السلام بخمسة أسياف ثلاثة منها شاهرة فلا تشمد حتى تضع الحرب أوزارها ولن تضع الحرب أوزارها حتى تطلع الشمس من مغربها. فإذا طلعت الشمس من مغربها آمن الناس كلهم في ذلك اليوم فيؤمنون لا ينفع نفاقاً إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيراً؛ وسيف منها مكفوف وسيف منها مقنود سلكه إلى غيرنا وحكمه إلينا.

وأما السيوف الثلاثة الشاهرة:

سيف على مشركي الحرب قال الله عز وجل: فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم وخذلوا عنقه وخذلوهم واحصرهم واقعدوا لهم كل مرصد فإن تابوا (يعني آمنوا) وأقاموا الصلوة وآتوا

الزكوة ، فإخوانكم في الدين ، فمؤلا لا يقبل منهم إلا القتل أو الدخول في الإسلام وأموالهم وذراريهم سبي على ما سن رسول الله ﷺ فإتته سبي وعفى وقيل الفداء .  
والسيف الثاني على أهل النعمة ، قال الله تعالى : « وقولوا للناس حسناً »  
نزلت هذه الآية في أهل الذمة ثم نسخها قوله عز وجل : « قاتلوا الذين لا يؤمنون بالله ولا باليوم الآخر ولا يحرمون ما حرم الله ورسوله ولا يدينون دين الحق من الذين أتوا الكتاب حتى يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون » فمن كان منهم في دار الإسلام فلن يقبل منهم إلا الجزية أو القتل وما لهم فيء وذراريهم سبي وإذا قبلوا الجزية على أنفسهم حرم علينا سبيهم وحرمت أموالهم وحلت لنا منا كحبتهم ومن كان منهم في دار الحرب حل لنا سبيهم وأموالهم ولم تحل لنا منا كحبتهم ولم يقبل منهم إلا الدخول في دار الإسلام أو الجزية أو القتل .

والسيف الثالث سيف على مشركي المعجم يعني التترك والدليم والخزر ، قال الله عز وجل في أول السورة التي يذكر فيها الذين كفروا « قصصهم ثم قال : « فضرب الرقاب حتى إذا اثخنسوا فشدوا الوثاق فأمأمتاً بعد وإمأ فداء حتى تضع الحرب أوزارها فأمأ قوله : « فأمأ متاً بعد » يعني بعد السبي منهم » وإمأ فداء يعني المفاداة بينهم وبين أهل الإسلام فهو لا يقبل منهم إلا القتل أو الدخول في الإسلام ولا يحل لنا منا كحبتهم ما داموا في دار الحرب .

وأما السيف المكفوف فسيف على أهل البغي والتأويل قال الله عز وجل : « وإن طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما فإن بنت إحدىهما على الأخرى فقاتلوا التي تبغي حتى تفيء إلى أمر الله » فلياً نزلت هذه الآية قال رسول الله ﷺ : « إن منكم من يقاتل بعدي على التأويل كما قاتلت على التنزيل ، فسل النبي ﷺ من هو ؟ فقال : خاصف النحل يعني أمير المؤمنين عليه السلام ، فقال عمار بن ياسر : قاتلت بهذه الرأية مع رسول الله ﷺ ثلاثاً وهذه الرابعة والله لو ضربونا حتى يملؤا بنا السعفات من هجر لملأنا أناعلى الحق وأنهم على الباطل . وكانت السيرة فيهم من أمير المؤمنين عليه السلام ما كان من رسول الله ﷺ في أهل مكة يوم فتح مكة فاته لم يسب لهم ذرية وقال : من أغلق بابيه فهو آمن ومن ألقى سلاحه فهو آمن وكذلك قال : أمير المؤمنين صلوات الله عليه يوم البصرة نادى فيهم لانسبوا لهم ذرية ولا تجهزوا على جريح ولا تتبعوا مدبراً

ومن أغلق بابہ وألقى سلاحہ فهو آمن .

وأما السيف المنعود ، فالسيف الذي يقوم به القصاص قال الله عز وجل : والنفس بالنفس والعين بالعين ، فصلة إلى أولياء المقتول وحكمه إلينا فهذه السيوف التي بعث الله بها محمدًا ﷺ فمن جرحها أو جحد واحدًا منها أو شيئاً من سيرها و أحكامها فقد كفر بما أنزل الله على محمد ﷺ .

۳۔ علی بن ابراہیم ، عن اُمیہ ، عن النوفلی ، عن السکونی ، عن اُمی عبد اللہ ﷺ : أن النبی ﷺ بعث بسرته فلما رجعوا قال : مرحباً بكم فقوم فضاء الجہاد الأصغر وبقي الجہاد الأكبر ، قيل : یا رسول الله وما الجہاد الأكبر ؟ قال : جہاد النفس .

## باب

## وجہ جہاد

۱۔ پوچھا حضرت نے کہ جہاد سنت ہے یا شرع ، فرمایا جہاد کے چار سو مرتب ہیں دو جہاد فرض ہیں اور ایک جہاد سنت ہے لیکن وہ فرض کے ساتھ چلتا ہے اور ایک جہاد سنت ہے لیکن دو شرطوں میں ایک ہے انسان کا جہاد کرنا اپنے نفس سے معصیت سے بچانے میں اور یہ سب سے بڑا جہاد ہے اور دوسرا جہاد کفار سے فرض ہے تیسرا جہاد جو سنت ہے اور شرع میں کے ساتھ قائم ہوتا ہے وہ دشمن سے لڑنا فرض ہے تمام امت پر اگر وہ جہاد ترک کر دیں گے تو ان پر اللہ کا عذاب ہو گا اور امت کا عذاب بھی ہے لیکن اگر لوگ جمع نہ ہوں تو امام کے لئے سنت ہے اور اگر وہ اکیلے ہو اور اگر امت کے ساتھ دشمن کا سامنا ہو تو جہاد کرنا واجب ہے اور جو جہاد سنت ہے پس وہ جہاد ہے جس کو کوئی قائم کرے اور اس کے باقی رکھنے میں جہاد کرے اس میں عمل اور افضل اعمال ہے کیونکہ وہ سنت رسول کا امتیاز ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے سنت سنت قائم کی اس کے لئے اجر ہے اور اس کے لئے بھی جو اس پر عمل کرے اور قیامت تک اجر لے گا بغیر اس کے کہ ان کے دوزخ میں کوئی بھی ہو (ترمذی)

۲۔ فرمایا ایک شخص نے جو ہماری محبتوں میں سے تھا میرے والد سے امیر المومنین کی لڑائیوں کے متعلق پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت رسول خدا کو پانچ تلواروں کے ساتھ بھیجا تین ان میں سے کھلی ہوئی تین جو نایاب ہیں جائیں گی جب تک لڑائی اپنے ہتھیار نہ رکھے اور لڑائی بند نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے اور جب سورج مغرب سے نکلے گا تو لوگ امن سے ہو جائیں گے اور اس روز نفع نہ دے گا ایمان لانا جب تک پہلے سے ایمان

نہ لایا ہو اور اپنے ایمان سے نیکی حاصل کی ہو اور ان میں سے ایک تلوار رکھ ہوئی ہے اور ایک ان میں نیام میں ہے جو ہمسائے غریب پر کھینے گی اور اس کا حکم ہمدی طرف ہوگا لیکن تین مشہور ہیں جن میں اول وہ تلوار جو مشرکین پر کئے گئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

واقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم وخذوہم

واحصروہم واقعدوہم کل مہر صدقان تابوا (یعنی آمنوا) واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ

فاخواکم فی الدین

مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو، انھیں پکڑ لو، انھیں محصور کرو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو اور اگر وہ توبہ کریں یعنی ایمان لائیں اور نماز پڑھیں زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور جو لوگ اسلام قبول نہ کریں تو قتل کے سوا ان کی کوئی سزا نہیں، ان کے اموال لے لئے جائیں اور ان کی ذریت کو قید کر لیا جائے موافق سنت رسول کے، کہ حضرت نے ان کو قید کیا معاف کیا اور قید نہ لیا اور دوسری تلوار اہل ذمہ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے فرمایا

وقولوا للناس حسنا

ان لوگوں سے نرم اور پس بات کرو، یہ آیت اہل ذمہ کے متعلق نازل ہوئی، پھر اس آیت میں فرمایا

واقتلوا الذین لا یؤمنون باللہ

ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین

اتوا الكتاب حتی یطوا الجزیۃ عن ید و ہم صاغرون

قاتل کرو ان لوگوں سے جو اللہ اور دوزخ آخرت پر ایمان نہیں لائے اور نہیں حرام مانتے اس کو جو اللہ اور

رسول نے حرام کیا ہے اور دین حق کو نہیں مانتے یہ وہ لوگ ہیں جن کو کتاب دی گئی یہاں تک قاتل کو دیکھ کر یہ توسل ہو کہ جزیہ دینے لگیں اور جو ان میں سے دار اسلام میں ہوں تو ان سے جزیہ ہی قبول کیا جائے ورنہ پھر قتل اور ان کا مال غنیمت ہوگا اور ان کے اہل و عیال کو قید کیا جائے اور جب جزیہ قبول کر لیں تو پھر ان کو قید کرنا حرام ہے اور ان کے اموال حرام ہیں اور ان سے مناکحت حلال ہے اور ان میں سے جو دار حرب میں ہوں تو ان کو قید کرنا حلال ہے اور ان کے اموال لینا بھی لیکن ان سے مناکحت حلال نہیں اور سوائے مسلمان ہونے یا جزیہ دینے یا قتل کرنے کے اور کوئی بات ان کے لئے قبول نہ ہوگی۔

اور تیسری تلوار ہے مشرکین غیر یعنی ترک و بیہودہ کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سورہ کے اوّل میں

جس میں ذکر کافروں کا اور ان کا قصد بیان کیا ہے مگر مانتا ہے و فضر الرقاب حتی اذا اتخضتوہم

فقد واثق فامتنا بعد واما فداء حتی تضع الحرب اوزارہا ان کی گردنیں مار دو جب تم ان پر غلبہ آؤ، ان کی مشکیں کس لوہے میں یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا قیدی لے لو یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈالنے اور یہ جو فرمایا



ہے پس بعد میں احسان یعنی انہیں قید کرنے کے بعد یعنی ان کے اور اہل اسلام کے درمیان جو فدیہ ملے ہو۔ اگر وہ دار الحرب والے ہیں تو قتل کے سوا یا مسلمان ہونے کے سوا ان سے کوئی چیز نہ قبول کی جائے اور نہ ان سے مناکحت حلال ہوگی۔

جو تلوار رکی ہے وہ ہے جو باغیوں اور تاولین کرنے والوں کے لئے ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے

وإن طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فأصلحوا بينهما فإن بنت إحدىہما علی الأخری

فقاتلوا الَّتِی تبغی حتی تفتیہ إلی أمر اللہ اگر مومنوں کے

دو گروہ باہم قتال کریں تو ان کے درمیان صلح کا ذکر اور اگر کوئی سرکشی کرے تو بغاوت کرنے والے کو قتل کر دو یہاں تک کہ حکم خدا کی طرت رجوع ہو جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول خدا نے فرمایا تم میں سے ایک وہ ہے جو تاولین سے آن پر اسی طرح جہاد کرے گا جیسے میں نے تنزیل پر کیا ہے کسی نے پوچھا وہ کون ہے فرمایا ہے جو میرا جوتا ٹانگہ رکھتا یعنی امیر المؤمنین علیہ السلام، عمار یاسر نے کہا ہے میں نے عقائد کیا۔ اس روایت کے ساتھ رسول اللہ کے ہمراہ

تین بار اور یہ چوتھی بار ہے واللہ اگر یہ مجھے مانتے ہوئے ہجر دحیرین میں ایک مقام کے منقطعان تک سے جا میں تھا بھی میں یہی کہوں گا کہ میں حق پر ہوں اور یہ لوگ باطل پر ہیں علی علیہ السلام نے ان کے ساتھ دیا سہمی بڑاؤ کیا تھا جیسا رسول اللہ کا روز شیعہ ملک اہل مکہ کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ نے حکم دیا تھا کہ ان کے بال بچوں کو قید نہ کرو جو دروازہ بند کر لے وہ امان میں آئے جو ہتھیار ڈال دے وہ بھی امان میں ہے۔ اسی طرح جنگ جمل میں حضرت علیؑ کی تلوار ادا کی گئی ان کے بال بچوں کو قید نہ کرے، تو حقی کے بچے نہ جائے، ہمارے گئے والے کا تعاقب نہ کرے جو دروازہ بند کر لے یا ہتھیار ڈال دے وہ امان میں ہے۔

لیکن وہ تلوار جس سے قصاص لیا جاتا ہے اللہ نے فرمایا ہے جہان کے بدلے جان کا کچھ بدلہ نہ لکھو ہر ادا لیا مقتول کی طرت سے کھینچی جائے گی پس ان پانچ تلواروں کے ساتھ اپنے رسول کو بھیجا جس نے ان کا انکار کیا یا ان میں سے ایک کا یا حضرت کی سیرت میں سے کسی بات کا بھی تو اس نے انکار کیا ان تمام چیزوں سے جو رسول پر نازل ہوئیں۔

۳۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے کچھ تو بخیر بھی گئی جب وہ لوگ لے کر آئے تو فرمایا عرجان لوگوں کے لئے جو جہاد اسفر کے لئے اور جہاد اکبر باقی رہا۔ کسی نے پوچھا جہاد اکبر کیا ہے فرمایا جہاد نفس۔

## باب ١٠

❦ (من يجب عليه الجهاد ومن لا يجب) ❦

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بكر بن صالح ، عن القاسم بن بريد ، عن أبي عمرو الزيري ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : أخبرني عن الدُّعَاءِ إلى الله والجهاد في سبيله أهو لقوم لا يحلُّ إلا لهم ولا يقوم به إلا من كان منهم أم هو مباح لكل من وحَّد الله عزَّ وجلَّ وآمن برسوله ﷺ و من كان كذا فله أن يدعو إلى الله عزَّ وجلَّ وإلى طاعته وأن يجاهد في سبيله ؟ فقال : ذلك لقوم لا يحلُّ إلا لهم ولا يقوم بذلك إلا من كان منهم ، قلت : من أولئك ؟ قال : من قام بشرائط الله عزَّ وجلَّ في القتال والجهاد على المجاهدين فهو المأذون له في الدُّعَاءِ ، إلى الله عزَّ وجلَّ و من لم يكن قائماً بشرائط الله عزَّ وجلَّ في الجهاد على المجاهدين فأيس بمأذون له في الجهاد ، ولا الدُّعَاءِ إلى الله حتى يحكم في نفسه ما أخذ الله عليه من شرائط الجهاد . قلت : فبين لي يرحمك الله ، قال : إن الله تبارك وتعالى أخبر [ نبيّه ] في كتابه الدُّعَاءِ إليه وصف الدُّعَاءِ إليه فجعل ذلك لهم درجات يعرف بعضها بعضاً ويستدل بعضها على بعض فأخبر أنه تبارك وتعالى أول من دعا إلى نفسه ودعا إلى طاعته و اتّباع أمره فبدأ بنفسه فقال : « والله يدعو إلى دار السَّلام ويهدي من يشاء إلى صراط مستقيم » ثمّ نثى رسوله فقال : « ادع إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي أحسن » يعني بالقرآن ولم يكن داعياً إلى الله عزَّ وجلَّ من خالف أمر الله ويدعو إليه غير ما أمر [ به ] في كتابه والذي أمر أن لا يدعى إلا به ؛ وقال : في نبيّه ﷺ : « وإني لك لتهدي إلى صراط مستقيم » يقول : تدعو ؛ ثمّ ثلث بالدُّعَاءِ إليه بكتابه أيضاً فقال تبارك وتعالى : « إن هذا القرآن يهدي للتي هي أقوم (أي يدعو) ويبشّر المؤمنين » ثمّ ذكر من أذن له في الدُّعَاءِ إليه بعده وبعد رسوله في كتابه فقال : « ولتكن منكم أمة يدعوون إلى الخير وأمرهم بالمعروف ونهون عن المنكر وأولئك هم المفلحون » ثمّ أخبر عن هفّة الأئمة و تمنى هي وأنهم من ذريّة إبراهيم ومن ذريّة إسماعيل من سكّان الحرم ممن لم يبعدوا غير الله قطّ الذين وجبت لهم الدُّعْوَة ، دعوة إبراهيم وإسماعيل من أهل المسجد الذين أخبر عنهم في كتابه أنه أزهب عنهم الرّجس وطهرهم تطهيراً الذين وصفناهم قبل هذا في صفة

أمة إبراهيم عليه السلام الذين عناهم الله تبارك وتعالى في قوله: «ادعوا إلى الله على بصيرة أنا ومن اتبعني» ، يعني أولئك من اتبعوا على الإيمان به والتصدق له بما جاء به من عند الله عز وجل من الأمة التي بث فيها ومنها وإليها قبل الخلق ممن لم يشرك بالله قط ولم يلبس إيمانه بظلم وهو الشرك ؛ ثم ذكر أتباع نبيه ﷺ وأتباع هذه الأمة التي وصفها في كتابه بالأمر بالمعروف والنهي عن المنكر وجعلها داعية إليه وأذن لها في الدعاة إليه فقال: «يا أيها النبي حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنين» ثم وصف أتباع نبيه ﷺ من المؤمنين فقال عز وجل: «عهد رسول الله والذين معه أشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعاً سجداً يبتغون فضلاً من الله ورضواناً سيباهم في وجوههم من أثر السجود ذلك مثلهم في التوبة ومثلهم في الإنجيل» وقال: «يوم لا يخزي الله النبي والذين آمنوا معه نورهم يسعى بين أيديهم وبأيمانهم» يعني أولئك المؤمنين؛ وقال: «قد أفلح المؤمنون» ثم حلاهم ووصفهم كيلا يطمع في اللحاق بهم إلا من كان منهم فقال فيها حلاً بهم ووصفهم: «الذين هم في صلاتهم خاشعون» والذين هم عن اللغو معرضون - إلى قوله: «أولئك هم الوراثون» الذين يرثون الفردوس هم فيها خالدون وقال في صفتهم وحليتهم أيضاً: «الذين لا يدعون مع الله إلهاً آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق أثاماً يضاعف له العذاب يوم القيمة ويخلد فيها مهنأ» ثم أخبر أنه اشترى من هؤلاء المؤمنين ومن كان على مثل صفتهم أنفسهم وأمورهم بأن لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون ويقتلون وعداً عليهم حقاً في التوبة والإنجيل والقرآن، ثم ذكر وفاءهم له بسعده ومبايعته فقال: «ومن أدنى بمعه من الله فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به وذلك هو الفوز العظيم» فلما نزلت هذه الآية: «إن الله اشترى من المؤمنين أنفسهم وأمورهم بأن لهم الجنة» قام رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا نبي الله أراك الرجل يأخذ سيفه فيقاتل حتى يقتل إلا أنه يقترب من هذه المحارم أشهد هو؟ فانزل الله عز وجل على رسوله: «التائبون العابدون الحامدون السائحون الراكعون الساجدون الآمرون بالمعروف والنهي عن المنكر والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنين» ففسر النبي ﷺ المجاهدين من المؤمنين الذين هذه صفتهم وحليتهم بالشهادة والجنة وقال: «التائبون من الذنوب، العابدون الذين لا يعبدون إلا الله ولا يشركون به شيئاً الحامدون الذين يحمدون الله على كل حال في الشدة والرخاء، السائحون وهم

الصائمون الرَّاكعون السَّاجِدُونَ الَّذِينَ يُؤَظْهِرُونَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالْحَافِظُونَ لَهَا وَالْحَافِظُونَ عَلَيْهَا رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا وَفِي الْخُشُوعِ فِيهَا وَفِي أَوْقَاتِهَا أَلَمْ يَرْضَ بِالْمَرْءِ بَعْدَ ذَلِكَ بِالْعَامِلُونَ بِهِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْمُنْتَهُونَ عَنْهُ قَالُوا : فَنَسْرَمُ قَتْلَ وَهَوَاقِمُ هَذِهِ الشُّرُوطِ بِالشَّهَادَةِ وَالْجَنَّةِ ثُمَّ أَخْبَرَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْ بِالْقِتَالِ إِلَّا أَصْحَابَ هَذِهِ الشُّرُوطِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنفُسِهِمْ ظُلْمُوا وَأَنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ أَقْدَرُ \* الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبَّنَا اللَّهَ» .

وَذَلِكَ أَنَّ جَمِيعَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ وَلَا تَبَاعِيهِمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الصِّفَةِ ، فَمَا كَانَ مِنَ الدُّنْيَا فِي أَيْدِي الْمُشْرِكِينَ وَالْكَافِرِ وَالظَّالِمَةِ وَالْفَجَّارِ مِنْ أَهْلِ الْخِلَافِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْمَوْلَى عَنْ طَاعَتِهِمَا مِمَّا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ ظَلَمُوا فِيهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الصِّفَاتِ وَغَلِبَهُمْ عَلَيْهِمَا أَفَاءُ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ فَبُهِقَهُمْ حَقِّمَهُ أَفَاءُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَإِنَّمَا مَعْنَى الْفَيْءِ كُلُّ مَا صَارَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ رَجَعَ مِمَّا كَانَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ أَوْ قَبِهِ . فَمَارِجُ إِلَى مَكَانِهِمْ قَوْلُ أَوْ فَعَلَ قَدْ دَفَعَا مِثْلَ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «لِلَّذِينَ يُؤُولُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّسُ [أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ] فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ» أَيُّ جَعَلُوا ، ثُمَّ قَالَ : «وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ» وَقَالَ : «وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ (أَيُّ تَرْجِعْ) فَإِنْ فَاءَتْ (أَيُّ رَجَعَتْ) فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ» يَعْنِي بِقَوْلِهِ : «تَفِيءَ» تَرْجِعْ ذَلِكَ الدَّلِيلَ عَلَى أَنَّ الْفَيْءَ كُلُّ رَاجِعٍ إِلَى مَكَانٍ قَدْ كَانَ عَلَيْهِ أَوْ فِيهِ . وَ يُقَالُ لِلشَّمْسِ إِذَا زَالَتْ : قَدْ فَاءَتْ الشَّمْسُ حِينَ يَفِيءُ الْفَيْءُ عِنْدَ رُجُوعِ الشَّمْسِ إِلَى زَوَالِهَا وَكَذَلِكَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْكُفَرِ فَإِنَّمَا هِيَ حَقُوقُ الْمُؤْمِنِينَ رَجَعَتْ إِلَيْهِمْ بِمِثْلِ الْكُفَرِ إِيَّاهُمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ : «أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنفُسِهِمْ ظَلَمُوا» مَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُمْ وَإِنَّمَا أُذِنَ لِلْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ قَامُوا بِشَرِطِ الْإِيمَانِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَكُونُ مَأْذُونًا لَهُ فِي الْقِتَالِ حَتَّى يَكُونَ مَظْلُومًا وَلَا يَكُونُ مَظْلُومًا حَتَّى يَكُونَ مُؤْمِنًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ قَائِمًا بِشَرِطِ الْإِيمَانِ الَّتِي اشْتَرَطَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدِينَ فَإِذَا تَكَمَّلَتْ فِيهِ شَرَايِطُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ مُؤْمِنًا وَإِذَا كَانَ مُؤْمِنًا كَانَ مَظْلُومًا وَإِذَا كَانَ مَظْلُومًا كَانَ مَأْذُونًا لَهُ فِي الْجِهَادِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنفُسِهِمْ ظَلَمُوا وَأَنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ أَقْدَرُ» وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مُسْتَكْمِلًا لَشَرَايِطِ الْإِيمَانِ فَهُوَ ظَالِمٌ مِمَّنْ يَبْغِي

ويجب جهاده حتى يتوب وليس مثله ما ذكرنا له في الجهاد والدعاء إلى الله عز وجل لأنه ليس من المؤمنين المظلومين الذين أذن لهم في القرآن في القتال ، فلما نزلت هذه الآية : **وَأُذِّنْ لِلَّذِينَ يقاتلون بأنهم ظلموا** ، في المهاجرين الذين أخرجهم أهل مكة من ديارهم وأموالهم أحل لهم جهادهم بظلمهم إليهم وأن لهم في القتال .

فقلت : فهذه نزلت في المهاجرين بظلم مشركي أهل مكة لهم فما بالهم في قتالهم كسرى وقيصر ومن دونهم من مشركي قبائل العرب ؟ فقال : لو كان إسماعيل لهم في قتال من ظلمهم من أهل مكة فقط لم يكن لهم إلى قتال جموع كسرى وقيصر وغير أهل مكة من قبائل العرب سبيل لأن الذين ظلموهم غيرهم وإسماعيل لهم في قتال من ظلمهم من أهل مكة لإخراجهم إليهم من ديارهم وأموالهم بنير حق ولو كانت الآية إسماعيل عن المهاجرين الذين ظلمهم أهل مكة كانت الآية مرتفعة الفرض عنهم بعدهم [إذ] لم يبق من الظالمين والمظلومين أحد وكان فرضها مرفوعاً عن الناس بعدهم [إذ] لم يبق من الظالمين والمظلومين أحد] وليس كما ظننت ولا كما ذكرت ولكن المهاجرين ظلموا من جبهتين ظلمهم أهل مكة بإخراجهم من ديارهم وأموالهم فقاتلوهم بإذن الله لهم في ذلك وظلمهم كسرى وقيصر ومن كان دونهم من قبائل العرب والعجم بما كان في أيديهم مما كان المؤمنون أحق به منهم فقد قاتلوهم بإذن الله عز وجل لهم في ذلك و بحجة هذه الآية يقاتل مؤمنوا كل زمان وإسماعيل أذن الله عز وجل للمؤمنين الذين قاموا بما وصف [ها] الله عز وجل من شرائط التي شرطها الله على المؤمنين في الإيمان والجهاد ومن كان قائماً بتلك الشرائط فهو مؤمن وهو مظلوم ومأذون له في الجهاد بذلك المعنى ومن كان على خلاف ذلك فهو ظالم وليس من

المظلومين وليس بمأذون له في القتال ولا بالنهي عن المنكر والأمر بالمعروف لأنه ليس من أهل ذلك ولا مأذون له في الدعاء إلى الله عز وجل لأنه ليس يجاهد مثله وأمر بدعائه إلى الله ولا يكون مجاهداً من قد أمر المؤمنون بجهاده وحظر الجهاد عليه ومنعه منه ولا يكون داعياً إلى الله عز وجل من أمر بدعائه مثله إلى التوبة والحق والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ولا يأمر بالمعروف من قد أمر أن يؤمر به ولا ينهى عن المنكر من قد أمر أن ينهى عنه ، فمن كانت قد تمت فيه شرائط الله عز وجل التي وصف بها أهلها من أصحاب النبي ﷺ وهو مظلوم فهو مأذون له في الجهاد كما أذن لهم في الجهاد لأن حكم الله عز وجل في الأولين والآخرين وفرائضه عليهم سواء إلا من علة أو حادثة

يكون والأولون والآخرون أيضاً في منع الجواهر شركاء والفرائض عليهم واحدة يسأل الآخرون عن أداء الفرائض عما يسأل عنه الأولون ويحاسبون عما به يحاسبون ومن لم يكن على صفة من أذن الله له في الجهاد من المؤمنين فليس من أهل الجهاد وليس بأذن له فيحتمى بنبيه، بمأثر الله عز وجل عليه فإذا تكملت فيه شرائط الله عز وجل على المؤمنين والمجاهدين فهو من المأذنين لهم في الجهاد فليست على الله عز وجل عبد ولا يفتقر بالأمانى التي نهى الله عز وجل عنها من هذه الأحاديث الكاذبة على الله التي يكذب بها القرآن ويشتر منها ومن حملتها وهوانها ولا يقدم على الله عز وجل شبهة لا يصدقها فإنه ليس وراء المعترض للقتل في سبيل الله منزلة يؤتى الله من قبلها وهي غاية الأعمال في عظم قدرها فليحكم أمره لنفسه وليرها كتاب الله عز وجل ويعرضها عليه فإنه لا أحد أعرف بالمرء من نفسه فإن وجدها قائمة بما شرط الله عليه في الجهاد فليقدم على الجهاد، وإن علم تقصيراً فليصلحها وليقيمها على ما فرض الله عليها من الجهاد ثم ليقدم بها وهي طاهرة مطهرة من كل دنس يحول بينها وبين جهادها ولسنا نقول لمن أراد الجهاد وهو على خلاف ما وصفنا من شرائط الله عز وجل على المؤمنين والمجاهدين: لا يتجاهدوا ولكن نقول: قد علمناكم ما شرط الله عز وجل على أهل الجهاد الذين بايعهم واشترى منهم أنفسهم وأموالهم بالجنان فليصلح أمره ما علم من نفسه من تقصير عن ذلك وليعرضها على شرائط الله فإن رأى أنه قد وفى بها وتكملت فيه فإنه ممن أذن الله عز وجل له في الجهاد فإن أرى أن لا يكون متجاهداً على ما فيه من الإصرار على المعاصي والمحابرة والإقدام على الجهاد بالتخبط والعمى والقدوم على الله عز وجل بالجهل والروايات الكاذبة، فلقد لعمري جاء الأمر فيمن فعل هذا الفعل فإن الله عز وجل ينصر هذا الدين بأقوام لا خلاق لهم، فليست على الله عز وجل أمره وليحذر أن يكون منهم، فقد بين لكم ولا عذر لكم بعد البيان في الجهل، ولا قوة إلا بالله وحسبنا الله عليه توكلنا وإليه المصير.

٢ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن الحكم بن مسكين، عن عبد الملك بن عمرو قال: قال لي أبو عبد الله عليه السلام: يا عبد الملك مالي لأأرك تخرج إلى هذه المواضع التي يخرج إليها أهل بلادك؟ قال: قلت: وأين؟ فقال: جندة وعبادان والمصبغة وقزوين. قلت: انتظروا لأمركم والافتداء بكم؟ فقال: أي والله لو كان خيراً ما سبقونا إليه؟ قال: قلت له: فإن الزبدية يقولون: ليس بيننا وبين جعفر خلاف إلا أنه لا يرى

الجهاد ، فقال : أنا لأراه ! بلى والله إنني لأراه ولكن أكره أن أذع علمي إلى - بلهم

## باب

# جہاد کس پر واجب ہے

۱۔ میں نے کہا مجھے دعوت الی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق بتائیے وہ کیا ہے اس توہم کے لئے کہ نہیں جائز ہے مگر ان کے لئے اور نہیں قائم مگر ان کی ذات سے جو ان میں سے ہو آیا وہ مہلح ہے ہر اس کے لئے جو اللہ کو دھوکا دے اور رسول کی رسالت پر ایمان لائے جو ایسا ہو تو کیا وہ دعوت الی اللہ سے ملتا ہے اس کی اطاعت کی طرف بلا سکتا ہے اور جہاد فی سبیل اللہ بھی، منبر یا دہ ایسے لوگ ہیں جن کے سوا دوسروں کے لئے جائز نہیں اور نہ ان کے سوا اور لوگوں سے یہ کام بن سکتا ہے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں منبر یا جوشہرہ الطہ پر قائم ہوں جو باہرین قتال و جہاد کے لئے اللہ کی طرف سے ہیں پس ان کو اللہ کی طرف دعوت دینے کی اجازت ہے اور جہان شہرہ الطہ پر قائم نہ ہوں تو ان کو نہ جہاد کی اجازت ہے نہ دعوت الی اللہ کی جب تک وہ شہرہ الطہ پر پوری کرنے کے لئے اپنے نفس پر قابو نہ رکھیں۔

میں نے کہا وہ شہرہ الطہ بیان منبر یا دہ منبر یا اللہ نے فرمادی ہے اپنے نبی کو اپنی کتاب میں اپنی طرف دعوت دینے اور رعیت و انہوں کی اور ان کے لئے درجات قائم کئے ہیں تاکہ ایک دوسرے کو پکارتا اور دلیل بنے ایک سے دوسرے کو اور اللہ نے خبر دی ہے انہیں فی ذات کے دعوت دینے اور اپنی اطاعت کی طرف بلانے کی اور اپنے حکم کے اتباع کی اس نے اپنی ذات سے اس طرح ابتداء کی۔ منبر یا دہ اللہ بلاتا ہے سلامتی کے گھر کی طرف اور جہے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے مراعات مستقیم کی۔ پھر اپنے رسول کے لئے فرماتا ہے دعوت دو اپنے رب کے راستہ کی طرف، حکمت اور موعظا حسنہ کے ساتھ اور ان سے بحث کرو بہترین طریقہ سے یعنی منبر سے اور داعی الی اللہ نہیں ہو سکتا جو امر الہی کی مخالفت کرے اور جو اللہ کی کتاب میں ہے اس کے خلاف دعوت نہ اور ان کے خلاف جو امور دعوت کے لئے ضروری ہیں اور اپنے نبی کے پاس سے فرمایا ہے تم ہدایت کرتے ہو مراعات مستقیم کی طرف (فرماتا ہے تین باتیں ہیں اس کی کتاب میں اللہ کی طرف بلانے کی) فرماتا ہے یہ منبر کی ہدایت کرتا ہے اس راستہ کی طرف جو سب سے زیادہ صحیح ہے یعنی دعوت دینا ہے اور ہدایت دینا ہے زمینیں کو، اس کے بعد ذکر کرتا ہے کہ کس کو دعوت کی اجازت ہے اس کے بعد اور اس کے بعد۔

فرماتا ہے چاہیے کہ تم میں ایک گروہ ایسا ہو جو نیکی کی طرف بلائے نیک باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے یہی خلاف پائے دے ہیں پھر فرمادی کہ یہ امر کس کی طرف منسوب ہے اور کس کی اولاد ہے فرمایا کہ یہ ذریت ابراہیم

اور ذریت اسمعیل ہے جو حرم کے ساکن تھے اور جنہوں نے کبھی غیر خدا کی عبادت نہیں کی یہ وہ ہیں جن پر دعوت دینا واجب تھا ابراہیم و اسمعیل نے دعوت دی ان اہل مسجد کو جن کے متعلق اللہ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے کہ اللہ نے ان سے ہر نجات کو دور رکھا ہے اور پاک کر دیا ہے جو حق ہے پاک کرنے کا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کا وصف ہم نے صفت امت ابراہیم میں پہلے ہی بیان کر دیا ہے اور اللہ نے اپنے اس قول میں انہی لوگوں کو سراہا ہے میں تم کو خدا کی طرف بعیرت کی روشنی میں بلاتا ہوں میں بھی اور وہ بھی جس نے میرا اتباع کیا اور اس سے مراد ہے وہ جس نے حقارت کا اتباع ایمان لائے میں کیا اور تصدیق کی ہر اس چیز کی جو آنحضرت خدا کی طرف سے اس امت کے لئے ہے وہ مبعوث ہوا اور جن میں سے تھے اور جن کی طرف ہدایت کو آئے تھے اور حقارت نے کبھی مشرک باللہ نہیں کیا اور کبھی ظلم یعنی مشرک کا لباس نہیں پہنا وہ اس کے بعد اللہ نے ذکر کیا حضرت کے تابعین کا جو اس امت میں سے ہیں اور ان کا وصف اپنی کتاب میں یوں بیان کیا ہے کہ وہ اہل المعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہیں اور اللہ کی طرف بلانے والے ہیں اور ان کو وعظ الی اللہ کی اجازت دی گئی ہے اللہ فرماتا ہے ہم تمہیں مدد دینے کے لئے اللہ کافی ہے اور وہ مؤمنین جو تمہارے قدم بہ قدم چلنے والے ہیں ان کے متعلق فرماتا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ہیں اور آپس میں رحم کا برتاؤ کرتے ہیں تم ان کو رکھو اور مسجد کرتے دیکھو کہ وہ اللہ کے فضل اور اس کی مرضی کے چاہنے والے ہیں اور ان کی پیشانیوں پر سجدہ کے نشان ہیں یہ ان کی مثال توریت میں بھی ہے اور انجیل میں بھی اور انصاریہ روز قیامت اللہ نے اپنے نبی کو اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے ان کا نوران کے سامنے اور انہی طرف جلوہ نما ہو گا یعنی دہی مؤمنین اور یہ بھی فرمایا مؤمنین نلج یائیں گے پھر ان کا حلیہ اور وصف بیان کیا تاکہ ان سے لاحق ہوئے کی معرفت وہی طبع کرے جو ان میں سے جو ان کے حلیہ اور وصف کے متعلق انصاریہ وہ نماز میں حضور و خشوع کرتے ہیں اور غویاتوں سے بچتے ہیں الی قولہ۔

یہی لوگ جنت کے وارث ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کی صفت اور حلیہ میں یہ بھی فرمایا کہ وہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو معبود نہیں بناتے اور جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہیں کرتے اور اسے قتل کرتے ہیں جس کا قتل کرنا برحق ہو اور نہ زندہ نہ کرتے ہیں اور جو اہل کفر کے لگا لگا ہے سب سے گا اور وہ روز قیامت اس پر دو گنا عذاب ہو گا اور وہ ذات سے ہمیشہ و درخت میں ہے گا اور یہ خبر دی گئی ہے اللہ نے تحریر لیا ہے مؤمنین خاص سے اور جو ان کی مثل ہیں ان کے نفوس اور مالوں کو جنت کے بدلے میں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں یہ وعدہ اللہ کا ان سے حق ہے جس کا ذکر توریت و انجیل اور متبرکات میں بھی ہے پھر ان کی دوز کا اور اپنے عہد و خبر یہ اری کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ سے زیادہ وفائے عہد کرنے والا کوئی ہے پس بشارت ہو تم کو اس بیت کے معاملہ کی جو تم نے کیا ہے اور یہ سب بڑی کامیابی ہے۔ جب آئید اللہ اشتہر دے الخ نازل ہوئی تو رسول اللہ کے سامنے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور



کہنے لگا یا نبی اللہ کیا وہ دشمن مراد ہے جو تمہارے کرتل کرے اور قتل ہو جائے تو کیا اس کو یہ سب چیزیں حاصل ہوں گی  
کیا وہ شہید کہلانے کا اس پر اللہ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل کی، وہ لوگ ہیں تو یہ کرنے والے، عبادت کریں گے  
حمد کرنے والے، ارودہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، مسجدہ کرنے والے، نیکیوں کا حکم دینے والے، برائیوں سے روکنے  
والے اور عہد و عہد کی حفاظت کرنے والے اور مومنین کو بشارت دو۔

اور آنحضرت نے تفسیر کی مومنوں میں پھیلادی ہے جو ان صفات اور علیہ کے ہوں و شہادت اور جنت کے لئے ،  
انسانیتوں یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والے ، عابدین یعنی اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنے والے عابدین یعنی دیکھ کر  
حال میں اللہ کی عبادت کرنے والے ، سادوں دوزخ رکھنے والے راکھوں سادوں پابندی سے پانچ وقت کی نماز  
پڑھنے والے اور اس کی حفاظت کرنے والے اور حافظت کرنے والے اسی کے رکوع و سجود کی اور ان میں خشوع  
کرنے والے اور ان کے اوقات پر نماز پڑھنے والے اور اس کے بعد انزیک کا حکم لینے والے اور بہانوں سے بچانے  
والے و منہ پائشارت دہ اس کو جہنم کیا جائے اور وہ ان شرطوں کو نبھالے یا تو اس کے لئے شہادت و جنت ہے  
پھر اللہ نے ہم کو خبر دی قتال کا حکم نہیں دیا جاتا مگر ان لوگوں کو جو ان شرطوں کے پابند ہوں اور فرمایا  
اذن دیا گیا ہے ان لوگوں کو جن پر ظلم ہوا اور اللہ کو ان کی نصرت پر قدرت ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو بے  
قصور اپنے گھروں سے نکالے گئے ان کا نصرت یہی قصور سمجھا گیا کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے اور تمام مخلوق  
جو ما بین زمین و آسمان کے ہے اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے اور ان مومنین کے لئے جو ان کے پیرو ہیں  
جو ان مسفقین والہ ہیں پس مال دنیا سے جو کچھ مشرکین کے پاس ہے اور کفار یا ظالموں اور فاجروں کے پاس  
ہے جو رسول کے مخالف ہوں اور خدا اور رسول کی اطاعت سے روگردانی کریں پس جو کچھ ان کے پاس ہے جن میں غرور  
صفقوں کے مومنین ستائے گئے کہ توبہ ان پر ظہر حاصل ہوا اور اللہ اپنے رسول کو مال قیمت دلائے تو یہ ان مومنین کا  
حق ہے جو اللہ نے ان کو دیا ہے پس وہ ان کی طاعت کرنا چاہئے۔

فی کے معنی یہ ہیں کہ جو مشرکین کے پاس گیارہ پھر لڑے آیا ان کی طوت جن پر غلبہ حاصل ہو تو جو چیز اپنی ملک کوٹ آئی  
 تو اسے ہوا فیصل سے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے پس اگر وہ رجوع کریں تو اللہ غفور و رحیم ہے اور اگر طلاق ہی کا ارادہ ہو تو  
 اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے اور جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے اگر دو گروہ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو اگر ان  
 میں کوئی سرکش کرے تو بغاوت کرنے والے کو قتل کر دو یہاں تک کہ امر خدا کی طوت رجوع کی جائے پس اگر رجوع ہو  
 جائے تو ان کے درمیان صلح کرادو عدل کے ساتھ اور انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔  
 یعنی تفریق کے معنی ترجیح کے ہیں اور دلیل یہ ہے کہ ہر شے پلٹتی ہے اپنی جگہ پر چنانچہ پردہ تھی کہا جاتا ہے سوچ کا  
 زوال ہوتا ہے سوچ پلٹا جب زوال کے بعد سوچ کا سایہ برپا ہوتا ہے اسی طرح جو مال غنیمت مومنین کو

کفار سے ملتا ہے وہ وہی حقوق مسلمین ہیں جو ظلم کفار کے بعد ان کی طرف لوٹ کر آئے ہیں یہی بات اس قول باری تعالیٰ میں ہے اجازت دی گئی ہے ان لوگوں کو جو کفار سے قتال کرتے ہیں کہ جو تکثر پر ظلم کیا جا چکا ہے۔ لہذا مومن مال کفار کے کاروں سے زیادہ مقدار میں یہ اجازت ان ہی مومنین کے لئے ہوگی جو مذکورہ بالا شرائط پر قائم رہیں اس کی صورت یہ ہے کہ اجازت قتال نہ ہوگی مگر جبکہ مظلوم ہو اور نہیں ہوگا مظلوم جب تک مومن نہ ہو اور مومن نہ ہوگا جب تک ان شرائط پر قائم نہ ہو جو اللہ نے مومنین اور مجاہدین کے لئے رکھی ہیں۔ جب شرائط پوری جائیں گی تو مومن ہوگا اور مومن ہوگا تو مظلوم ہوگا اور مظلوم ہوگا جہاد کے لئے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے کہ ان کو اذن قتال ہوگا کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ ان کی نصرت پر قادر ہے اور جو شرائط ایمان پر نہ ہوں وہ ظالم ہیں اور جہاد باقی ہو اس پر جہاد کرنا ہوگا تاکہ وہ توبہ کرے اور ایسے لوگ نہ جہاد کی اجازت دیئے جا سکتے ہیں نہ دعوت الی اللہ کی کیونکہ وہ مومن مظلوم نہیں جن کو قرآن میں قتال کی اجازت دی گئی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی مظلوموں کو اذن قتال دیا گیا ہے تو یہ وہ مجاہد ہیں جن کو اہل مکہ نے ان کے گھروں سے نکال دیا اور ان کے مال چھین لئے تب ان کے لئے جہاد کو جائز قرار دیا گیا کیونکہ ان پر ظلم ہوا تھا۔ پس نے کہا تو یہ مجاہدین بارہ ہیں۔ نازل ہوئی ہے مشرکین مکہ کے ظلم کی بنا پر لیکن کسری اور قیصر اور دوسرے عرب کے قبیلوں سے کیوں قتال کی اجازت ہوئی جبکہ ظلم مرث اہل مکہ ہی سے ہوا تھا۔ کسری و قیصر قبیلہ دفرہ سے تو قتال کا جواز ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ انھوں نے اگر ظلم کیا ہے تو دوسری پڑمسلماؤں کو تو قتال اہل مکہ ہی سے کرنا چاہیے تھا کیونکہ مجاہدین کو گھروں سے انھوں نے ہی نکالا تھا اور انھوں نے ان کے مال ضبط کئے تھے نہ کہ دوسری قوموں نے۔ پس اہل مکہ سے قتال کے بعد یہ حکم منسوخ ہو جانا چاہیے تھا کیونکہ ظالم اور مظلوم کا قصہ ختم ہو گیا دوسری قوموں سے چونکہ اس ظلم کا تعلق نہیں لہذا اس حکم قتال کا تعلق بھی ان سے نہ ہوتا چلیے حقارت نہ فرمایا ایسا نہیں ہے جیسا تم نے گمان کیا ہے نہ فرمایا مجاہدین دوطرف سے مظلوم قرار پائے ایک اس جہت سے کہ اہل مکہ نے ان پر ظلم کیا اور ان کو گھروں اور مال سے محروم کر دیا اس لئے حکم خدا ان سے قتال کیا اور کسری و قیصر اور دوسرے قبائل عرب و عجم ظلم کیا اس طرح کہ جن چیزوں کے وہ مالک تھے مومنین ان کے زیادہ مقدار تھے تو انھوں نے حکم خدا قتال کی اور اس آیت کے پیش نظر ہر زمانہ میں کس کے لئے یہ اجازت صرف انہی مومنین کے لئے ہے جو مذکورہ شرائط جہاد ایمان پر پورے اترتے ہیں اور جو کوئی ان شرائط پر قائم ہوگا وہ مومن اور مظلوم ہے۔

اور ایسے شخص کو جہاد کی اجازت ہے۔

اور جو اس کے خلاف ہے وہ ظالم ہے مظلوم نہیں اور اس کو قتال کی اجازت نہیں اور نہ ہی عن الشکر کی اور نہ امر بالمعروف کی کیونکہ وہ اس کا اہل نہیں اور نہ اس کو دعوت الی اللہ کی اجازت ہے کیونکہ وہ مجاہد نہیں ہیں ایسے کہ

جن کی دعوت کا حکم دیا جائے اور وہ مجاہد نہیں جن کو مومنین جہاد کا حکم دیں اور وہ جہاد میں حاضر ہو جائے یا اسے جہاد سے روک دیا جائے اور خدا کی طرف دعوت دینے والا وہ نہیں ہو سکتا جس کو توبہ کی دعوت دی جائے اور حق کی طرف اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف اور وہ کیا امر بالمعروف کرے گا جبے خود حکم دیا جائے اور وہ کیا نہی عن المنکر کرے گا جس کو نہی جائے ہاں جس میں وہ شرائط پوری ہو جائیں جن کا وصف اللہ نے بیان کیا ہے ان کے اہل اصحاب بھی میں وہ ہیں جو مظلوم ہیں یا کافری کو جہاد کی اجازت ہے کیونکہ اللہ کے حکم اولین و آخرین میں بلحاظ قرآن نفس برابر ہے ہاں بیماری ہو یا حادثہ ہو جائے تو اس رکاوٹ میں بھی اولین و آخرین مشرک ہیں اور ان کے فرائض یکساں ہیں جس طرح اولیٰ والوں سے فرائض کے متعلق پرسش ہوگی اسی طرح آخر والوں سے بھی ہوگی۔

اور جس میں یہ باتیں نہ ہوں اور مومنین اذنی جہاد سے دیں تو وہ اہل جہاد سے نہ ہوں گے اور ان کو اذن جہاد نہ ہو گا جب تک شرائط خدا کی طرف رجوع نہ کریں اور جب شرائط پوری ہو جائے تو ان کے لئے اذن ہو گا جہاد کے لئے، پس اللہ سے ڈرے بندہ اور ایسی آرزوؤں سے وضو نہ کھائے جو اللہ نے منوع قرار دی ہیں یعنی وہ جو فی حدیث بیان نہ کرے جو شرعاً ان کی تکذیب کرتی ہیں اور خدا ان سے بیزار ہے اور جو اسے اٹھائے اور جو اس کی روایت نہ کرے اور اللہ پر کوئی ایسا شہد وارد نہ کرے جس کے متعلق اس کے پاس عذر نہ ہو مقبول فی سبیل اللہ کو جو منزلت عطا فرماتا ہے وہ اعمال میں عظیم القدر ہے انسان کو پہلے اپنے نفس پر تو حائل کرنا چاہئے اور کتاب خدا کے حقائق کا مطالعہ کرنا چاہئے آدمی اپنے نفس کا سب سے زیادہ عادت ہوتا ہے اگر اپنے کو ان شرائط پر قائم پائے جو اللہ نے جہاد کے متعلق رکھی ہیں تو غزوہ جہاد کرے اور اگر کسی پائے تو اس کی اصلاح کرے تاکہ جو اللہ نے فرض کیا ہے وہ پورا ہو جائے اور اس کے اور جہاد کے درمیان جو کثافت ہے وہ دور ہو جائے ہم ایسے کے لئے جہاد کا حکم نہ دیں گے جس میں وہ شرائط نہ ہوں جو خدا نے مومنین کے لئے مقدر کی ہیں اور مجاہد جہاد نہ کریں گے ہم نے تم کو بتا دیا اللہ نے جو شرائط رکھی ہیں اور ان اہل جہاد پر جن کے نفوس اور مالوں کو اللہ نے جنت کے عوض خرید لیا ہے۔ آدمی کو چاہیئے اپنے نفس کی اصلاح کرے اور جو کمی اپنے میں پائے اسے پورا کرے اگر یہ دیکھے کہ وہ ان شرائط پر پورا اترتا ہے تو اس کو اللہ کی طرف سے جہاد کی اجازت ہے اور اگر جہاد کو معاسی اور مجرم پر امر ہے اور بدجو اس کے کہ وہ اپنی جمالت کی بنیاد پر اقدام ملی ایجاد کرتا ہے تو اس کی جرأت احکام الہی کے خلاف بنا رہا جانتا اور روایات کا ذکر ہوگا اور قسم اپنی عمر کی ذمہ داری کا اس کے اس فعل سے اللہ قسم نہیں بخور جاتا اس میں دین کی ایسے لوگوں سے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، پس دفن اللہ سے ڈرے اور پرہیز کرے اس سے کہ ایسے لوگوں میں سے ہو۔ میں نے وہ سب باتیں بیان کر دیں اب تمہارے نہ جانتے کا کوئی عذر نہ رہا نہیں ہے قوت مگر اللہ کے لئے اللہ ہی تمہارے لئے کافی ہے اس پر ہمارا بکھروسہ ہے اور اسی کی طرف ہماری بازگشت ہے۔ (م)

۳۔ مشر یا مجھ سے حضرت نے اے عبد المالک یہ کیا بات ہے کہ تم ان مقامات پر نہیں جاتے جہاں تمہارے شہر والے جاتے ہیں میں نے کہا کہاں مشر یا جہاد، ابا داران، مصیفہ، اور قزوین، میں نے کہا آپ کے حکم کا انتظار رہے اور ہمارے لئے آپ کی اقتدا ضروری ہے نہ مایا خدا کی قسم اگر بہتری ہوتی تو ہم سہلقت نہ کرتے۔ میں نے کہا یہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے اور جعفر کے درمیان اس کے سوا کوئی اختلاف نہیں کہ وہ جہاد کو ضروری نہیں جانتے۔ مشر یا ضروری میں ضروری نہیں جانتا میں اسے بڑا جانتا ہوں کہ ان کی جہات کی بنا پر اپنے علم کو چھوڑ دوں۔

### ﴿باب﴾

#### ﴿الفرو مع الناس اذا خيف على الاسلام﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن علی بن الحکم، عن ابي عمر السلمي، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: سأله رجلٌ فقال: إني كنت أكثر الغزو وأبعد في طلب الأجر وأطيل الغيبة فخصني ذلك عليّ فقالوا: لا غزو إلا مع إمام عادل، فماتتني أصلحك الله؟ فقال أبو عبد الله عليه السلام: إن شئت أن أجعل لك أجلاً وإن شئت أن أخص لك لخصت فقال: بل أجعل، قال: إن الله عز وجل يحشر الناس على يوم القيامة. قال فكانت اشتبه أن يخلص له، قال: فليخص لي أصلحك الله، فقال: هات، فقال الرجل: غزوت فواقعت المشركين فبنيت قتالهم قبل أن أدمعهم؟ فقال: إن كانوا غزوا و قوتلوا و قاتلوا فإنك تجتري بذلك وإن كانوا قوماً لم يغزوا ولم يقاتلوا فلا يسمع قتالهم حتى تدعهم قال الرجل: فدعوتهم فأجابني مجيباً وأقرّ بالإسلام في قلبه وكان في الإسلام فغير عليه في الحكم واتهكت حرمة وأخذ ماله واعتدى عليه فكيف بالمخرج وأنا دعوته؟ فقال: إنكم مأجوران على ما كان من ذلك وهو معك يحوطك من وراء حرمتك و يمنع قبلك ويدفع عن كتابك وسحق دمك خير من أن يكون عليك يهدم قبلك و ينتهك حرمتك و يسفك دمك ويحرق كتابك.

۲۔ علی بن ابراہیم، عن محمد بن عیسیٰ، عن یونس، عن ابي الحسن الرضا عليه السلام قال: قلت له: جعلت فداك إن رجلاً من مواليك بلغه أن رجلاً يعطي السيف والفرس في سبيل الله فأناهما فأخذهما منه وهو جاهل بوجه السبيل ثم لقيه أصحابه فأخبروه أن السبيل مع هؤلاء لا يجوز وأمره بردهما؟ فقال: فليفعل، قال: فطلب الرجل فلم يجده وقيل له: قد شخص الرجل؟ قال: فليابط ولا يقاتل. قال: ففي مثل قزوین والد یلم وعقلان وما أشبهه

الثغور؟ فقال: نعم، فقال له: يجاهد؟ قال: لا إلا أن يخاف على ذراري المسلمين، [فقال] أرايتك لو أن الروم دخلوا على المسلمين لم ينبغ لهم أن يمنعوهم؟ قال: برباط ولا يقاتل وإن خاف على بيضة الإسلام والمسلمين قاتل، فيكون قتاله لنفسه وليس للسلطان؟ قال: قلت: فإن جاء العدو إلى الموضع الذي هو فيه مرابط كيف يصنع؟ قال: يقاتل عن بيضة الإسلام لاعتن هؤلاء لأن في دروس الإسلام دروس دين محمد ﷺ.

## باب

## لوگوں کے ساتھ جہاد

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے کہا میں اکثر لڑائیوں میں شریک ہوا ہوں لڑائیوں میں جاتا ہوں اور طلبِ اجر میں دور دور جاتا ہوں اور طویل مدت تک گھر سے غائب رہتا ہوں یہ مجھ پر شاق ہوتا ہے وگ کہتے ہیں بغیر امام عادل کے جہاد نہیں ہوتا آپ کی اس میں کیا رائے ہے حضرت نے مندرایا اگر کہو تو قبل طور سے بیان کر دوں اور کہو تو غلام کہہ دوں۔ میں نے کہا اجماعاً بیان فرمائیے، مندرایا درزیامات اللہ لوگوں کو ان کی نیت پر مشور کرے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ ذرا واضح کر کے بیان کر دوں حضرت نے فرمایا بیان کرنا اس نے کہا میں ایک جنگ میں شریک ہوا اور مشرکین سے مقابلہ ہوا اور ان کو قبل دعوت اسلام بیٹھنے کے لڑا ہوا فرمایا اگر وہ لڑے ہیں اور مقتول ہوئے ہیں انہوں نے قتل کیلئے تو تم پر گناہ نہیں اور اگر وہ لوگ لڑے نہیں اور قتال نہیں کی تو جب تک ان کو دعوتِ اسلام نہ دو ان سے لڑنا جائز نہیں، اس نے کہا دعوت دی اور ایک نے قتل کی اور اس نے اقرار اسلام کیا اپنے دل میں پھر اس پر اصرار دیکھ کر کیا اس کی تنگِ حرمت کی گئی اس کا مال لوٹا لیا تو کیا مسورت ہوگی اور میں نے اسے دعوتِ اسلام دہی تھی فرمایا جو کچھ تم نے کیا اس پر تم دونوں کے لئے اجر ہے وہ تمہارے ساتھ ہوا تمہاری حرمت کی نگہداشت کرے گا تمہارے قبلہ پر حملہ کر دے تمہاری کتاب پر اعتراض کو دفع کرے اور تمہارا خون بہائے جانے سے روکے گا یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تمہارے قبلہ کو گنا، تمہاری تنگِ حرمت کرنا، تمہارا خون بہانا تمہاری کتاب کو بھاننا۔ (رجز بول)

سو۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا آپ کے دوستوں میں سے ایک شخص کو خبر ملی کہ ایک آدمی فی سبیل اللہ تلواریں اور گھوڑا دیتا ہے یہ اس کے پاس آیا اور درودِ نذرانِ حیریں اس سے لیں اور وہ جاہل تھا سبیل کے مفہوم سے اور اس سے پوچھو اس کے دوست لے اور اسے بتایا گیا کہ ان لوگوں کو دنیا فی سبیل اللہ میں نہیں آتا اور اس سے کہا کہ لوٹا لے

نہ پایا اس کو لوٹا لینا چاہیئے راوی نے کہا اس نے اسے تلاش کیا مگر وہ اسے نہ ملا معلوم ہوا کہ وہ کہیں چلا گیا۔  
نہ پایا اسے چاہیئے کہ گھوڑے کو بندھا اور تلوار کو نیام میں رکھے اور قتال نہ کرے اور اگر خوف ہو حملہ کا حد  
اسلام اور مسلمانوں پر قوت کا لیکن اس قتال کا تعلق اس کے نفس سے ہو گا نہ کہ غلبہ اسلام کے لئے۔ میں نے  
کہا اگر دشمن اس چکر اچھے جو اسلامی لشکر گاہ ہے تو کیا کرے۔ نہ پایا تب وہ حدود اسلام کی نگہداشت کے لئے  
ان سے کہے کیونکہ اسلامی حدود دین محمد کی حدود ہیں۔ (۴)

### ﴿باب﴾

﴿الجهاد الفواجب مع من يكون﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة، عن ابي عبد الله  
عليه السلام قال: لقي عباد البصري علي بن الحسين صلوات الله عليهما في طريق مكة فقال له:  
يا علي بن الحسين تركت الجهاد وصعوبته وأقبلت على الحج ولينته إن الشتر وجل يقول:  
«إن الله اشترى من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون  
ويقتلون وعداً عليه حقاً في التوراة والإنجيل والفران ومن أوفي بمعهده من الله فاستبشروا  
ببيعكم الذي بايعتم به وذلك هو الفوز العظيم» فقال له علي بن الحسين عليه السلام: أتم  
الآية، فقال: «التائبون والمابدون الحامدون السائحون الراكون الساجدون الآمرون  
بالمعروف والناهون عن المنكر والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنين» فقال علي بن  
الحسين عليه السلام: إذا رأينا هؤلاء الذين هدمت قوتهم فالجهاد معهم أفضل من الحج.  
۲۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن محمد بن  
عبد الله؛ ومحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن العباس بن معروف، عن صفوان بن يحيى،  
عن عبد الله بن المغيرة قال: قال محمد بن عبد الله للرضا صلوات الله عليه وأنا أسمع: حدثني أبي  
عن أهل بيته، عن آبائه عليهم السلام أنه قال لبعضهم: إن في بلادنا موضع رباط يقال له: قروين  
وعندنا يقال له: الدليم فهل من جهاد أوهل من رباط؟ فقال: عليكم بهذا البيت فحجوه  
فأعاد عليه الحديث، فقال: عليكم بهذا البيت فحجوه، أما يرضى أحدكم أن يكون في  
بيته ينفق على عياله من طوله ينتظر أمرنا فإن أدر كه كان كمن شهد مع رسول الله ﷺ  
بدر وإن مات منتظراً لأمرنا كان كمن كان مع قائمتنا ﷺ هكذا في فسطاطه - وجمع

بین السبائین - ولا أقول هكذا - وجع بین السبائین والوسطی - فإن هذه أطول من هذه  
فقال أبو الحسن رحمہ اللہ : صدق .

۳ - محمد بن الحسن الطاطری ، عن ذکرہ ، عن علی بن التعمان ، عن سويد القلائسی  
عن یثیر الدہقان ، عن أبي عبد الله رحمہ اللہ قال : قلت له : إني رأيت في المنام أني قلت لك :  
إن القتال مع غير الإمام المفروض طاعته حرام مثل الميتة والدم ولحم الخنزير ، فقلت لي :  
هو كذلك ؟ فقال أبو عبد الله رحمہ اللہ : هو كذلك هو كذلك .

## باب

### جہاد واجب کس کے ساتھ ہوتا ہے

۱- جہاد بھری مکہ کے راستہ میں امام زین العابدین علیہ السلام سے ملا اور کہنے لگا آپ نے جہاد اور اس کی معصوبت کو  
تشرک کیا اور حج اور اس کی آسانی کو قبول کیا حالانکہ خدا فرماتا ہے اللہ نے خرید لیا مومنین کی جانوں اور مالوں کو  
جنت کے عوض وہ راہ خدا میں قتال کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں اللہ نے یہ وعدہ قوریت و انجیل و ستران میں کیا ہے اور  
زیادہ وعدہ و شاکر نے درالاکرن ہے پس بشارت ہو اس نبی سے کہ لے جو تم نے کی اور بڑی کامیابی ہے حضرت نے فرمایا  
اس آیت کو پورا پڑھا اس نے پڑھا وہ توبہ کرنے والے ہیں ، عبادت کرنے والے ہیں خدا کے لئے ہیں روزہ  
رکھنے والے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہیں اور حدود الہیہ کی حفاظت کرنے والے ہیں حضرت نے  
فرمایا اگر ہمیں ان مصفتوں کے لوگ مل جاتے تو ان کے ساتھ جہاد کرنا ضرور حج سے افضل ہوتا (موسیقی)

۲- میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا جہاد شہرہ میں ایک قیام گاہ ہوتی ہے جسے قروین کہتے ہیں اور دشمن کی ایک  
جگہ ہوتی ہے جسے ولیم کہتے ہیں پس آیا ہم جہاد کریں یا دبا طہی میں رہیں ۔ تم کو کسی گھر میں رہنا اور اس کی حفاظت کرنا  
لازم ہے اس نے یہی بات پھر کہی ، حضرت نے پھر یہی فرمایا اور کہا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ اپنے گھر میں اپنے بچوں  
میں بروہ کو طویل زمانہ تک رہا جائے امر کا انتظار کرو ، اگر قائم آل محمد کو پاؤ تو تم کو وہ ثواب ملے گا جو رسول کے ساتھ رو  
بد مشرک ہوئے والے کو ملے گا اور اگر امام مفسٹر کو دیکھتے ہو پھر جہاد کے لئے اس کا ثواب ملے گا جو قائم آل محمد کے ساتھ  
ساتھ ہو ، یہ بات حضرت نے خیمہ میں ہوئی آپ نے دونوں انگشت شہادت کو ملایا بلکہ انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی  
کو ملایا میں نے کہا یہ اس سے بڑی ہے فرمایا ہوتا ہے (دع)

۳- میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں نے خواب میں آپ سے کہا کہ بغیر امام مفسٹر من الطاعہ کے جہاد کرنا

ایسا ہی حرام ہے جیسے مردار، خون، سور کا گوشت آپ نے مجھے فرمایا ایسا ہی ہے پس اگر حضرت نے دوبار فرمایا  
ایسا ہی ہے۔ (بخاری)

### ﴿ باب ۱ ﴾

﴿ دخول عمرو بن عبید والمعتزلة علی أبی عبد اللہ علیہ السلام ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن أبیہ، عن ابن أبی عمیر، عن عمر بن أذینہ، عن زرارة، عن عبد الکرم بن عتبۃ الهاشمی قال: کنت قاعدًا عند أبی عبد اللہ علیہ السلام بمکة إذ دخل علیہ أناس من المعتزلة فیہم عمرو بن عبید وواصل بن عطاء وحض بن سالم مولی ابن ہبیرۃ وناس من رؤسائہم وذلك حدثان قتل الولید واختلاف أهل الشام بینہم فتکلموا واکثروا وخطبوا فأطالوا فقال لہم أبو عبد اللہ علیہ السلام: إنکم قدأ کثرت علی فأنشدوا أمرکم إلی رجل منکم ولیتکلم بحدیثکم ویرجع، فأنشدوا أمرہم إلی عمرو بن عبید؛ فتکلم فأبلغ وأطال، فكان فیما قال أن قال: قد قتل أهل الشام خلیفتہم و ضرب اللہ عز وجل بعضہم ببعض وشتت اللہ أمرہم فنظر نافرودنا رجلاً لہ دین وعقل ومروۃ وموضع ومعین للخلافة وهو محمد بن عبد اللہ بن الحسن فأردنا أن نجتمع علیہ فنبایعہ ثم نطهر معہ فمن کان بایعنا فهو منا وکتنا منه ومن اعترلنا کففتنا عنہ ومن نصب لنا جاهدناہ ونصبنا لہ علی بنیہ وردہ إلی الحق وأملہ وقد أحببنا أن نعرض ذلك علیک فتدخل معنا فأبیت لافنی بنا عن مثلك لموضع وكثرة شیعتک، فلما فرغ قال أبو عبد اللہ علیہ السلام: أکلکم علی مثل ما قال عمرو؟ قالوا: نعم فحبسہ اللہ وأثنی علیہ وصلى علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال: إنما نسطخ إذا عصی اللہ فأما إذا أطیع رضینا، أخبرنی یا عمرو لو أن الأمة قلدتک أمرها وولتک بنیر قتال ولا مؤونة وقیل لک: ولہا من شئت من کنت تولیتها؟ قال: کنت أجمع لها شوری بین المسلمین قال: بین المسلمین کلہم؟ قال: نعم، قال: بین قبیائہم وخیارہم؟ قال: نعم، قال: قریش و غیرہم؟ قال: نعم، قال: والعرب والعجم؟ قال: نعم، قال: أخبرنی یا عمرو أنتولئی أبابکر وعمر وأوتیرء منہما؟ قال: أتولأحما، فقال: فقد خالفتهما ما تقولون أنتم تتولونہما أو تیرءون منہما، قالوا: تتولأحما.

قال: یا عمرو إن کنت رجلاً تیرء منہما فأبیتہ یجوز لک الخلاف علیہما وإن کنت تتولأحما فقد خالفتهما فذ عبد عمر إلی أبی بکر فبايعہ ولم یشار فیہ أحدًا ثم ردہا



أبو بكر عليه ولم يشاور فيه أحداً ثم جعلها عمر شورى بين ستة وأخرج منها جميع المهاجرين والأشهاد غيراً ولك الستة من قريش وأوصى فيهم شيئاً لأرائك ترضى به أنت ولأصحابك إذ جعلتها شورى بين جميع المسلمين ، قال : وما صنع ؟ قال : أمر صديقاً أن يصلي بالناس ثلاثة أيام وأن يشاور أولئك الستة ليس معهم أحد إلا ابن عمر يشاورونه وليس له من الأمر شيء ، وأوصى من حضرته من المهاجرين والأشهاد مضت ثلاثة أيام قبل أن يفرغوا أو يابعوا رجلاً أن يضربوا أعناق أولئك الستة جميعاً فإن اجتمع أربعة قبل أن تمضي ثلاثة أيام وخالف اثنان أن يضربوا أعناق الاثنين أقرضون بهذا أتم فيما تجعلون من الشورى في حاجة من المسلمين قالوا : لا .

ثم قال : يا عمرو دعنا أرايت لو يابعت صاحبك الذي تدعوني إلى بيعته ثم اجتمعت لكم الأمة فلم يختلف عليكم رجلان فيها فأفضتم إلى المشركين الذين لا يسلمون ولا يؤدّون الجزية أكل عندكم وعند صاحبكم من العلم ما يسيرون بسيرة رسول الله ﷺ في المشركين في حروبه ؟ قال : نعم ، قال : فتصنع ماذا ؟ قال : تدعوهم إلى الإسلام فإن أبوا فدعواهم إلى الجزية .

قال : وإن كانوا مجوساً ليسوا بأهل الكتاب ؟ قال : سواء ، قال : وإن كانوا مشركي العرب عبدة الأوثان ؟ قال : سواء ، قال : أخبرني عن القرآن تقرأه ؟ قال : نعم ، قال : اقرأ « فاتلوا الذين لا يؤمنون بالله ولا باليوم الآخر ولا يحرّمون ما حرّم الله ورسوله ولا يدينون دين الحق من الذين أتوا الكتاب حتى يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون » فاستثناء الله عز وجل واشترطه من الذين أتوا الكتاب فهم والذين لم يؤتوا الكتاب سواء ؟ قال : نعم ، قال عمن أخذت ذا ؟ قال : سمعت الناس يقولون ، قال : فدع ذا ، فإن هم أبوا الجزية فقاتلتهم فظهرت عليهم كيف تصنع بالنيمة ؟ قال : أخرج الخمس وأقسم أربعة أخماس بين من قاتل عليه .

قال : أخبرني عن الخمس من تعطيه ؟ قال : حينما سمى الله ، قال : فقرأه وأعلموا أنما غنمتم من شيء فإن الله خمس للرسول ولذي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل ، قال : الذي للرسول من تعطيه ؟ ومن ذو القربى ؟ قال : قد اختلف فيه الفقهاء فقال بعضهم : قرابة النبي ﷺ وأهل بيته ، وقال بعضهم : الخليفة ، وقال بعضهم : قرابة الذين قاتلوا عليه من المسلمين ، قال : فأبي ذلك تقول أنت ؟ قال : لا أدري ، قال : فأراك لا تدري

فدعنا .

ثم قال : رأيت الأربعة أخماس تقسمها بين جميع من قاتل عليها ؟ قال : نعم ، قال :  
 فقد خالفت رسول الله ﷺ في سيرته بيني وبينك فقهاء أهل المدينة و مشيختهم فأنابهم  
 فإنهم لا يختلفون ولا يتنازعون في أن رسول الله ﷺ إنما صالح الأعراب على أن يدعمهم  
 في ديارهم ولا يهاجروا على إندهم من عدو . هم أن يستغفرهم فيقاتل بهم وليس  
 لهم في الغنيمة نصيب وأنت تقول بين جميعهم فقد خالفت رسول الله ﷺ في كل ما قلت في  
 سيرته في المشركين ومع هذا ما تقول في الصدقة ؟ قرأ عليه الآية : « إنما الصدقات للفقراء  
 والمساكين والعاملين عليها .. إلى آخر الآية » قال : نعم ، فكيف تقسمها ؟ قال : أنقسمها  
 على ثمانية أجزاء فأعطي كل جزء من الثمانية جزءاً ، قال : وإن كان صنف منهم عشرة  
 آلاف وصنف منهم رجلاً واحداً أو رجلين أو ثلاثة جعلت لهذا الواحد مثل ما جعلت للعشرة  
 آلاف ؟ قال : نعم ، قال : وتجمع صدقات أهل الحض وأهل البوادي فتجعلهم فيها سواء ؟  
 قال : نعم ، قال : فقد خالفت رسول الله ﷺ في كل ما قلت في سيرته ، كان رسول الله ﷺ  
 يقسم صدقة أهل البوادي في أهل البوادي وصدقة أهل الحض في أهل الحض ولا يقسمه بينهم  
 بالسوية وإنما يقسمه على قدر ما يحضره منهم وما يرى وليس عليه في ذلك شيء موقت  
 موظف وإنما يصنع ذلك بما يرى على قدر من يحضره منهم فإن كان في نفسك مما قلت شيء  
 فالق فقهاء أهل المدينة فإنهم لا يختلفون في أن رسول الله ﷺ كذا كان يصنع ،  
 ثم أقبل على عمرو بن عبيد فقال له : اتق الله وأتم أيها الرجل طاعتوا الله فإن أبي  
 حدثني وكان خير أهل الأرض وأعلمهم بكتاب الله وجل وسنة نبيه ﷺ : أن رسول  
 الله ﷺ قال : من ضرب الناس بسيفه ودعاهم إلى نفسه وفي المسلمين من هو أعلم منه فهو  
 ضال متكلف .

٢ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن النعمان ، عن سويد القلانسي ، عن  
 بشير ، عن أبي عبد الله ﷺ قال : قلت له : إني رأيت في المنام أنني قلت لك : إن القتال  
 مع غير الإمام المقتدر طاعته حرام مثل الميتة والدّم ولحم الخنزير ، فقلت لي : نعم هو  
 كذلك ، فقال أبو عبد الله ﷺ : هو كذلك هو كذلك .

## باب

## عمر بن عبید اور معتزلیوں کا امام جعفر صادقؑ سے مناظرہ

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ فرستہ معتزلہ کے کچھ لوگ آئے جن میں عمرو بن عبید، داہل بن عطا، حفص غلام بن ہبیرہ بھی تھے اور ان کے علاوہ اس فرقہ کے رؤسا بھی تھے انھوں نے ولید اسوی کے قتل ہو جانے اور اہل شام کے باہمی اختلاف پر بات چیت شروع کی۔ سب اپنی اپنی کہہ رہے تھے اور مکالمہ نے طول پکڑا۔ حضرت نے سرمایا تم تو بہت سے لوگ میرے پاس آگئے ہو اپنا مناسدہ کسی ایک کو بناؤ تاکہ وہ اپنی جہت تہماری طرف سے پیش کرے انھوں نے عمرو بن عبید کو مقرر کیا اس نے یہاں آئینہ نظر کر کے جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اہل شام نے اپنے خلیفہ کو قتل کر دیا ہے اور اللہ نے ان کے درمیان ماری پیٹ کر اوی ہے اور ان کے اندر نفرت پیدا کر دیا ہے پس ہم ایک ایسے شخص کو تجویز کیا ہے جو دیندار اور صاحب فہم و فراست اور خلافت کے شایان ہے اور وہ محمد بن عبید اللہ بن الحسن علیہ السلام ہیں ہم نے ان پر اتفاق کر لیا ہے لہذا آپ بھی ان کی بیعت کریں اور ان کی مدد پر آمادہ ہوں جو ہماری ساتھ بیعت کرے گا ہم اس کے ہیں وہ ہمارا جو شخص ہم سے الگ رہے گا تو ہم اس کے لئے کافی ہیں جو ہم سے دشمنی کرے گا ہم اس سے جہاد کریں گے اور اس سے ہماری یہ عداوت اس کی بغاوت کی وجہ سے ہوگی یا اس کو حتیٰ اور اس کے اہل کی طرف لانے کے لئے کہ اور ہم چاہتے ہیں کہ اس امر کو آپ کے ساتھ پیش کر کے آپ سے اس تحریک میں اپنے ساتھ داخلگی درخواست کریں کیونکہ آپ جیسے شخص کے بغیر یہ کام نہیں چلے گا۔ آپ کا بڑا ترسہ ہے اور آپ کے شیعہ کثرت ہیں۔

جب وہ کہہ چکا تو حضرت نے مجمع سے فرمایا کیا تم سب اس پر متفق ہو جو بے ہاں، حمد و ثناء کے بعد حضرت نے فرمایا ہم غضبناک ہوئے ہیں جب اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے اور ہم راضی ہوتے ہیں جب اس کی اطاعت کی جاتی ہے لے عمرو اچھا یہ بتاؤ کہ اگر امت تم کو بغیر تین دھنسرہ کے یہ اختیار دے دے کہ جسے چاہو حاکم تجویز کرو تو تم کسے بناؤ گے۔ عمرو: میں مسلمانوں سے مشورہ کروں گا۔

امام: کیا تمام مسلمانوں سے مشورہ کرو گے۔

عمرو: جی ہاں سب سے۔

امام: امت کے تمام فقہاء اور نیک بندوں سے؟

عمرو: جی ہاں سب سے۔

امام :- قریش وغیرہ سے بھی۔

امام :- اور عرب و عجم سے بھی۔

عمر :- جہاں۔

امام :- یہ بتاؤ تم ابو بکر و عمر کو درست رکھتے ہو یا نہیں۔

عمر :- میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں۔

امام :- تمہارا کہنا تو خلاف چار ہائے پتہ نہیں بلکہ اگر تم دوست رکھتے ہو یا ان سے بیزار ہو۔

انھوں نے کہا ہم سب ان کو دوست رکھتے ہیں۔

امام :- اے عمرو اگر تم ان سے بیزار ہو تے تب تو تمہارے لئے ان کی مخالفت جائز ہوتی لیکن جب تم ان کو دوست

رکھتے تو پھر مخالفت دینیہ کیسا وہ اس طرح کہ عمر نے ابو بکر پر اٹھا دیا اور ان کی بیعت کرنی اور اس میں کسی

مشورہ نہیں کیا پھر ابو بکر نے حضرت عمرؓ کو ملن خلافت لڑائی اور کسی سے مشورہ نہ کیا پھر حضرت عمرؓ نے چھ آدمیوں کی شوریٰ کھلی جانی

اور چھ آدمیوں کے سوا اور تمام ہاجرین و انصار کو اس کمیٹی سے الگ رکھ دیا یہ چھ بھی سب قریش تھے اور

آٹھ کے لئے بھی ایسی وصیت کر گئے کہ تم اور تمہارے ساتھی اسے پسند نہ کریں گے کیونکہ تمہارے خیال میں تو تمہارا

مسلمانوں کا شوریٰ ہونا چاہیے۔

عمر :- حضرت عمرؓ نے کیا کیا جس کو ہم پسند نہ کریں۔

امام :- جیسا کہ حکم دیا کہ تین دن لوگوں کو نماز پڑھائیں اور ان تین دن میں چھبڑوں آدمی مشورہ کریں اور کوئی

ان کے پاس نہ ہو سوائے عبد اللہ بن عمرؓ کے لیکن ان کو امر خلافت سے کوئی تعلق نہ ہو گا اور ہاجرین

انصار میں سے جو لوگ ان کے پاس تھے ان سے کہا کہ تین دن گزر جائیں اور یہ خلافت کا مسئلہ طے نہ کریں اور

کسی کے ہاتھ پر بیعت نہ کریں تو ان چھبڑوں کی گردن مار دی جائے اور اگر ان میں سے چار اتفاق کر لیں اور دو

مخالفت کریں تو ان دو کی گردن مار دی جائے اب بتاؤ کیا تم اس پر راضی ہو کیا تم ایسا ہی شوریٰ جماعت

مسلمین کے لئے چاہتے ہو؟

انھوں نے کہا نہیں۔

امام :- خود کہہ دیجئے اس شخص سے بیعت کرنی جس کی بیعت کے لئے تم مجھے دعوت دے رہے ہو اور اہت کا ایسا اجتماع

بھی ہو گیا کہ دو آدمیوں نے پس اختلاف نہ کیا اور مشرکوں سے تمہارا معاملہ اُن پڑا جو تو اسلام قبول کرتے

ہیں نہ جبر دیتے ہیں تو بتاؤ تمہارے ہاتھ کے معین کردہ خلیفہ کے پاس دس سیرت رسولؐ کا علم ہے جو لڑائیوں

میں وہ مشرکین کے مقابل میں ظاہر کرتے تھے۔

اس نے کہا ہے۔

امام :- اچھا بتاؤ تم کیا کرو گے۔

عمر :- ہم ان کو دعوت اسلام دیں گے در صورت انکار جزیہ طلب کریں گے۔

امام :- چاہے وہ جو کسی ہوں جو اہل کتاب نہیں۔

عمر :- اس معاملہ میں سب برابر ہیں۔

امام :- چاہے وہ مشرکین عرب اور بت پرست ہوں۔

عمر :- سب برابر ہیں۔

امام :- اگر کفر آن پر دیکھتے ہو تو اس سے بتاؤ۔

عمر :- ہاں میں پرہیز کرتا ہوں۔

امام :- اچھا یہ آیت پر حضور، تعالیٰ کو ان سے جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لائے۔ اور ہمیں حرام اپنے اور پر اس

چیز کو جو اللہ اور رسول نے حرام کیا ہے اور نہ وہی حق کو ان لوگوں سے کہتے ہیں جن کو کتاب دی گئی ہے تو جب تک

وہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر جزیہ نہ دیں ان کے قتل سے باز نہ رہو! اللہ نے مستثنیٰ کر دیا اور شہداء کا وہ ان

لوگوں کی جن کو کتاب دی گئی ہے تو کیا یہ ان لوگوں کے برابر ہوں گے جن کو کتاب نہیں دی گئی۔

عمر :- بے شک۔

امام :- تمہیں یہ کس نے بتایا۔

عمر :- میرے لوگوں سے سنا ہے۔

امام :- اچھا اسے تو چھوڑو، فرض کرو انھوں نے جزیہ دینے سے انکار کیا اور تم نے ان سے جہاد کیا اور غالب آگئے تو مال

غنیمت کا کیا کرو گے۔

عمر :- جس نکالیں گے اور جو تقاضا حصہ ان کو دیں گے جنھوں نے جنگ لڑی ہوگی۔

امام :- یہ بتاؤ خمس کس کے دو گے۔

عمر :- جس مارج اللہ نے بتایا ہے۔

اسی یہ آیت پڑھی، اور جان لو کہ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا اور ذوی القربی

و یتیم و مسکین و مسافر کے لیے۔

امام :- رسول کا حصہ کس کو دو گے اور ذوی القربی کون ہیں۔

عمر :- اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں قرابت دار نبی اور ان کے اہلیت میں بعض کہتے ہیں غنیف و مراد ہے

بعض کہتے ہیں ان لوگوں کے رشتہ دار مراد ہیں جنہوں نے قتال کیا۔

امام: ان میں کون سی شق سمجھتے ہو۔

عمرہ: میں تو نہیں جانتا۔

امام: جب تم نہیں جانتے تو اسے چھوڑو۔

پھر حضرت نے فرمایا تم محسوس کو چار حقداروں میں کیسے تقسیم کرو گے۔ ان لوگوں پر جنہوں قتال کیا ہے کیا سب پر۔

عمرہ: جی ہاں۔

امام: تم اسے اس صورت میں رسول کی مخالفت کی۔ میرے اور تمہارے درمیان فقہاء اہل مدینہ اور ان کے مشائخ ہیں انہی

سے ہم پوچھیں گے وہ اختلاف اور تنازعہ نہ کریں گے کہ اس امر میں حضرت رسول خدا صلی علیہ وسلم

میں چھوڑ دیا جائے اور وہ ہجرت نہ کریں کیونکہ دشمن کی کثرت تھی تو ان پر غالب آکر مقابلہ کرتے ان لوگوں کے لئے

غنیبت میں کوئی حصہ نہیں تھا اور تم کہتے ہو سب پر تقسیم کر دے تو بتاؤ یہ رسول کی مخالفت ہر معاملہ میں تمہاری

طرف سے ہوئی یا انہیں، اچھا تم صدقہ کے بارے میں کیا کہتے ہو۔

اُس نے یہ آیت مذکورہ آتشکد پر پڑھی۔

امام: تقسیم کیسے کرو گے۔

عمرہ: جی، آٹھ حصوں میں تقسیم کروں گا ہر ایک کو ایک ایک ہزار دوں گا۔

امام: اگر ایک صنف میں دس ہزار ہوں اور دوسری صنف میں صرف ایک یا دو یا تین تو کیا ایک کو اتنا ہی

دو گنا جتنا دس ہزار کو۔

عمرہ: جی ہاں۔

امام: تو کیا شہداء اور بادیہ والوں میں صدقات برابر تقسیم کرو گے۔

عمرہ: جی ہاں۔

امام: تو تم نے ان سب باتوں میں رسول اللہ کی مخالفت کی حضرت رسول خدا تو اہل بوادی کا صدقہ اہل بوادی

میں اور اہل شہر کا اہل شہر میں تقسیم فرماتے تھے اور وہ ان کے درمیان بالسویۃ تقسیم نہیں فرماتے تھے اور

تقسیم فرماتے تھے ایک اللہ اللہ سے ان لوگوں پر جو موجود ہوتے تھے ان لوگوں میں سے اور اس میں کوئی وقت مقرر

نہ تھا بلکہ جو ان میں سے ہوتے انہی کو دیتے۔

اگر تمہارے دل میں کوئی بات کہنے کو ہو تو فقہاء مدینہ سے لو کہ بغیر اختلاف یہ بتائیں گے کہ رسول اللہ صلی

ہی کرتے تھے پھر آپ نے عمر بن عبدیہ سے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ان لوگوں سے فرمایا تم بھی ڈرو، میرے والد ماجد نے فرمایا ہے چراہل ارض میں بہترین انسان تھے اور کتاب اللہ سب سے بہتر بتانے والے اور سنت نبی کے بڑے عالم، جو لوگوں کو تلوار سے مارے اور ان کو اپنے نفس کی طرف بلاتے اور مسلمانوں میں وہ سب سے زیادہ عالم بھی ہو تو وہ مگر اور لایق ہے۔

۲۔ میں نے کہا میں نے خواب میں آپ کو دیکھا میں نے کہا امام مفسرین الطائے کے ساتھ ہرے لیون قرآن حرام ہے جیسے مردار، خون، سرور کا کرشت، آپ نے مجھ سے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے ہاں ایسا ہی ہے۔

### ﴿بَاب﴾

﴿وصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وَاٰمِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَام﴾

﴿فِی السَّرَاِیَا﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمّیہ، عن ابن اُمّی عمیر، عن معاویۃ بن عَمَّار - قَالَ : اُظُنُّہ - عن اُمّی حمزۃ الثمالی، عن اُمّی عبد اللہ ؓ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ؐ : إِذَا أَرَادَ أَنْ یَبِيعَ سَرِیۃً دَعَاهُمْ فَأَجْلَسَهُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ یَقُولُ : سَبِّحُوا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَفِی سَبِیلِ اللّٰہِ وَ عَلَی مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰہِ ، لَا تَقْتُلُوا وَلَا تَمْشُوا وَلَا تَمْشُلُوا ؛ وَلَا تَفْدُوا ؛ وَلَا تَقْتُلُوا شَیْخًا قَانِیًا وَلَا صِیۡبًا وَلَا امْرَأۃً ؛ وَلَا تَقْطَعُوا شَجَرًا إِلَّا أَنْ یَضْطُرُّوا إِلَیْہَا ؛ وَأَسَارِجِلَ مِنْ أَدْنٰی الْمُسْلِمِیْنَ أَوْ أَفْضَلَهُمْ نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرَکِیْنَ فَهُوَ جَارٌ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلَامَ اللّٰہِ فَإِنْ تَبِعَکُمْ فَأَخْرَجْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَإِنْ أُمّی فَأَبْلَغُوا مَأْمَنَهُ وَاسْتَعِیْنُوا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ .

۲۔ علی بن ابراہیم، عن اُمّیہ، عن النوفلی، عن السکونی، عن اُمّی عبد اللہ ؓ قَالَ : قَالَ أَمِیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ؓ : نَبِیُّ رَسُولِ اللّٰہِ ؐ أَنْ یَلْقَى السِّمَّ فِی بِلَادِ الْمُشْرَکِیْنَ .

۳۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد بن عیسی، عن ابن محبوب، عن عبد بن صہب قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰہِ ؓ یَقُولُ : مَا یَبِيعُ رَسُولُ اللّٰہِ ؐ عَدُوًّا قَطُّ .

۴۔ علی بن ابراہیم، عن اُمّیہ، عن النوفلی، عن السکونی، عن اُمّی عبد اللہ ؓ قَالَ : قَالَ أَمِیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰہِ ؐ إِلَى الْبَیْتِ وَقَالَ لِي : يَا عَلِی لَا تَقَاتِلُنَّ أَحَدًا حَتّٰی تَدْعُوهُ وَأَیْمُ اللّٰہِ لَا يَهْدِي اللّٰہُ عَلٰی يَدِکَ رَجُلًا خَيْرٌ لَّکَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ وَغَرِبَتْ وَلَکَ وَلَاؤُهُ بِأَعْلٰی .

٥ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن أبان بن عثمان ، عن يحيى ابن أبي العلاء ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان أمير المؤمنين صلوات الله عليه لا يقاتل حتى تزول الشمس ويقول : تفتح أبواب السماء وتقبل الرخمة وينزل النصر ؛ ويقول : هو أقرب إلى الليل وأجدر أن يهل القتل ويرجع الطالب ويقتل المنهزم .

٦ - علي ، عن أبيه ، عن القاسم بن محمد ، عن المنفري ، عن حفص بن غياث قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن مدينة من مدائن أهل الحرب هل يجوز أن يرسل عليهم الماء وتحرق بالنار أو ترمى بالمجانيق حتى يقتلوا وفيهم النساء والصبيان والشيوخ الكبار والأسارى من المسلمين والتجار فقال : فعل ذلك بهم ولا يسك عنهم لهؤلاء ولا دية عليهم للمسلمين ولا كفارة . ، وسألته عن النساء كيف سقطت الجزية عنهن ؟ ورفعت عنهن ؟ فقال : لأن رسول الله صلى الله عليه وآله : نهى عن قتال النساء والولدان في دار الحرب إلا أن يقاتلوا فإن قاتلت أيضاً فأسك عنها ما أمكنتك ولم تنف خلا فلا نهى عن قتلن في دار الحرب كان في دار الإسلام أولى ولو امتنعت أن تؤدّي الجزية لم يمكن قتلها فلما لم يمكن قتلها رفعت الجزية عنها ولو امتنع الرجال أن يؤدّوا الجزية كانوا ناقضين للعهد وحلت وماؤهم وقتلهم لأن قتل الرجال مباح في دار الشرك وكذلك المقعد من أهل الذمة والأعمى والشيوخ الثاني والمرأة والولدان في أرض الحرب فمن أجل ذلك رفعت عنهم الجزية .

٧ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام أن النبي صلى الله عليه وآله كان إذا بعث برسوة دعاها .

٨ - علي بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن النبي صلى الله عليه وآله كان إذا بعث أميراً له على سرية أمره بتقوى الله وجل في خاصة نفسه ثم في أصحابه عامة ، ثم يقول : اغز بسم الله وفي سبيل الله ، قاتلوا من كفر بالله ولا تغدروا ولا تمكثوا ولا تقتلوا وليداً ولا متبتلاً في شاةق ولا تحرقوا النخل ولا تفرقوه بالماء ولا تقطعوا شجرة مثمرة ولا تحرقوا زرعاً لأنكم لاندرون لكمم تحتاجون إليه ولا تغفروا من البيهائم مما يؤكل لحمه إلا ما لا بد لكم من أكله وإذا لقيتم عدواً للمسلمين فادعوهم إلى إحدى ثلاث فإن هم أجابوكم إليها فاقبلوا منهم وكفوا عنهم : ادعوهم إلى الإسلام فإن دخلوا فيه فاقبلوه منهم وكفوا عنهم ، وادعوهم إلى الهجرة بعد



الاسلام فان فعلوا فاقبلوا منهم وكفوا عنهم وإن أبوا أن يهاجروا واختاروا ديارهم وأبوا أن يدخلوا في دار الهجرة كانوا بمنزلة أعراب المؤمنين يجري عليهم ما يجري على أعراب المؤمنين ولا يجري لهم في القسمة شيء إلا أن يهاجروا في سبيل الله فإن أبوا هاتين فادعوهما إلى إعطاء الجزية عن يد وهم صاغرون فإن أعطوا الجزية فاقبل منهم وكف عنهم وإن أبوا فاستعن بالله عز وجل عليهم وجاهدهم في الله حق جهاده وإذا حاصرت أهل حصن فأرادوك على أن ينزّلوا على حكم الله عز وجل فلا تنزل لهم ولكن أنزلهم على حكمك ثم أفض فيهم بعد ما شئت ثم إن تركهم على حكم الله لم تدروا نصيبوا حكم الله فيهم أم لا وإذا حاصرت أهل حصن فإن أذنوك على أن تنزلهم على ذمة الشؤمة رسوله فلا تنزلهم ولكن أنزلهم على ذمكم وذنم آبائكم وإخوانكم فإنكم إن تغفروا ذمكم وذنم آبائكم وإخوانكم كان أبسر عليكم يوم القيامة من أن تغفروا ذمة الله وذمة رسوله ﷺ .

۹۔ عددہ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الوشاء ، عن محمد بن جرّان ، وجعل ابن درّاج كلاماً ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : كان رسول الله ﷺ إذا بعث سرية دعا بأمرها فأجلسه إلى جنبه وأجلس أصحابه بين يديه ثم قال : سيروا بسم الله وبالله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله ﷺ لا تغفروا ولا تمثّلوا ولا تمشّلوا ولا تقطعوا شجرة إلا أن تضطروا إليها ولا تقتلوا شيخاً فانياً ولا صبياً ولا امرأةً وأبشاً رجل من أدنى المسلمين وأفضلهم نظر إلى أحد من المشركين فهو جار حتى يسمع كلام الله فإذا سمع كلام الله عز وجل فإن تبعكم فأخوكم في دينكم وإن أبى فاستعينوا بالله عليه وأبلغوه مأمته .

### باب

## وصيت رسول وجناب امير السلام

۱۔ مشربا یا حضرت نے کہ جناب رسول خدا جب کسی لشکر کو بھیجتا چاہتے تو اس کو اپنے سامنے بیٹھا کر مہماتے جاؤ کہ بسم اللہ وبالله والی سبیل اللہ علی ملت رسول اللہ ﷺ نہ بخورنا ، مشر نہ کرنا ، عذر نہ کرنا ، درخت نہ کاٹنا اگر درخت مجبور ہو ، ماکوئی مسلمان ادنیٰ پہر یا افضل ، جب کسی مشرک کو ہاتھ دیکھے تو اس کو اللہ کا کلام سنائے اگر وہ تمہاری پیروی کرے تو تمہارا دینی بھائی ہے اور اگر انکار کرے تو اس کو اس کی جائے پناہ تک پہنچا دو اور اللہ سے اس کے پاس میں مدد چاہو ۔ (حسن)

- ۳۰۔ حضرت نے فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے مشرکوں کے شہروں میں (پانی کے اندر) نہر ڈالنے کو منع فرمایا ہے۔ (فتح)
- ۳۱۔ حضرت رسول خدا نے کبھی کسی دشمن کو شہر یا شہر کا کوئی حصہ نہیں دیا۔ (مرفی)
- ۳۲۔ فرمایا حضرت نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ نے عین کی طرف بیجا اور نہر یا پانی کی دعوت اسلام دینے بغیر کسی کو قتل نہ کرنا مسمیٰ خدا کی تمنا ہے ہاتھ پر اگر ایک شخص ایمان لے آئے تو وہ بہتر ہوگا اس سے کہ سو فی طلب ہو اور غروب ہو اس پر تمہاری حکومت میں۔ (فتح)
- ۳۳۔ فرمایا حضرت نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام قبل زوالِ قتال نہیں کرتے تھے اور نہ مارتے تھے بعد زوال ابواب سما کھل جاتے ہیں اور رکت متوجہ ہوتی ہے اور فرماتے تھے یہ صورت رات آنے تک رہتی ہے اس وقت جنگ روک دی جائے تاکہ فاتح اپنے مقام پر لوٹے اور شکست کھانے والا آرام پالے۔ (مصن)
- ۳۴۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اہل حرب کے شہروں کے متعلق پوچھا آیا جایز ہے کہ ان پر پانی چھڑا جائے یا آگ میں جلا یا جائے اور مخفیہ طور سے گوگرد یا کسی کے ان کو قتل کیا جائے۔ دراصل یہ کہ ان میں عورتیں بچے اور کوسٹ بٹھے اور مسلمان قیدی اور تاجر بھی ہوں فرمایا ان سے ایسا سلوک کیا جائے اور ان سے ان چیزوں کو روکا جائے اور مسلمانوں کے لئے ان پر دیت نہیں اور نہ کفارہ، میں نے عورتوں کے متعلق پوچھا کہ ان سے جزیہ کیوں ساقط ہے فرمایا رسول اللہ نے منع کیا ہے عورتوں کے قتل سے اور بچوں کے داد و تحریک میں لیکن اگر وہ لوگ جنگ کریں اور عورتیں بھی تو ان سے روکا جائے ہر اس چیز کو جو ممکن ہو اور کسی بات سے ڈرانے والے۔ جب رسول اللہ نے ان کے قتل میں دایرہ میں روکا ہے تو وہ دارالاسلام میں قتل سے رکتا بدرجہ اولیٰ ہے اگر وہ منیع کوئی چیز ہے تو یہ سے تب بھی ان کو قتل نہ کیا جائے اور جب جزیہ اٹھایا گیا تو قتل سے بھی منع کیا گیا ہاں اگر مرد نہ دیں تو یہ نقص عہد ہوگا اور اس صورت میں ان کا خون بہانا اور قتل کرنا حلال ہے کیونکہ دارالشہر کہ میں مردوں کا خون بہانا مباح ہے اور یہی صورت ہے اہل شہر کے ہینے کی جسک کہ اور اندھوں اور بوزخوں اور عورتوں اور بچوں کی جب کہ وہ دارحرب میں ہوں اسی لئے ان سے جزیہ اٹھایا گیا۔ (فتح)
- ۳۵۔ حضرت رسول خدا جب کوئی سریر بھیجتے تو اس کے لئے دعا کرتے۔
- ۳۶۔ فرمایا جب حضرت رسول خدا کسی لشکر کو بھیجتے تو اس کے سروراد کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو اللہ سے ڈانٹتے کہ تم کو دیتے، پھر فرماتے جاؤ اے خدا میں اللہ کے نام پر جلاؤ جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے ان کو قتل کرو، اس میں معذوری ظاہر نہ کرو اور لوگوں کی گردن میں طعن نہ ڈالو ان کی لاشوں کو مشعل نہ کرو، بچوں کو اور سخت پیمانوں کو قتل نہ کرو درختوں کو نہ جلاؤ ان کو تہہ آب نہ کرو، پھلدار درختوں کو نہ کاٹو اور گھیتوں کو نہ جلاؤ، تم کیا جانو شاید تم ان کی طرف محتاج ہو اور جن چوبائوں کا گوشت کھاتے ہو ان کی کو چیں نہ کاؤ، شاید تمہیں ان کا گوشت کھانے کی ضرورت

پیش اسے جب مسلمانوں کے دشمن سے ٹکریں ہو تو ان کو تین باتوں میں سے ایک بات کو منظور کرنے کے لئے کہو اگر وہ قبول کر لیں تو ان کو قتل کرنے سے باز آؤ اور ان کو دعوت اسلام دو اگر وہ قبول کر لیں تو اسلام کے بعد وہ ہجرت اختیار کریں اگر ہجرت کریں تو ان سے کچھ نہ کہو اور اگر وہ ہجرت نہ کریں اور اپنے ہی شہروں میں رہنا چاہیں اور دار ہجرت میں داخل ہونے سے انکار کریں تو وہ بمنزلہ اعراب ہو سکتے ہیں ان سے وہی سلوک کیا جائے جو بدر مسلمان عربوں سے کیا جاتا ہے مال غنیمت سے انھیں کچھ نہیں ملے گا اور جب تک وہ نہ سبیل اللہ ہجرت نہ کریں تقیم میں ان کی شرکت نہ کریں۔

اگر ان دروزوں باتوں سے وہ ہٹ جائیں تو ان کو جو یہ کی دعوت دو کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ذیلیں ہو کر دیں اگر وہ مے دیں تو قبول کر د اور ان کو قتل نہ کر در صورت انکار اللہ سے مدد مانگ کر ان سے ڈٹ کر جہاد کرو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو تو اگر وہ چاہیں کہ وہاں سے نکلیں حکم خدا کے مطابق تو ان کے پاس نہ جاؤ بلکہ کہو کہ ہم اپنے حکم کے مطابق اندر آئیں گے جب یہ بات ہو جائے تو بعد میں ان کے ساتھ جو تہار اداں چاہے عمل کرو ورنہ اگر تم نے ان کو حکم خدا پر رکھ کر چھوڑا تو تم کیا جانو کہ تم نے اس معاملہ کو طے کرنے میں صحیح فیصلہ کیا ہے یا غلط اور تم اہل قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ اندر بلائیں اللہ اور رسول کی ذمہ داری پر توبہ مت جاؤ بلکہ اپنی ذمہ داری پر اور اپنے ہاتھوں اور ہمتیوں کی ذمہ داری پر جاؤ اگر یہ ذمہ داری ٹوٹ جائے تو یہ نسبت خدا اور رسول کی ذمہ داری ٹوٹنے کے تہا ری ذمہ داری کا ٹرٹنا تھا جسے لئے روز قیامت زیادہ آسان ہو گا۔ دغا

۹۔ یہ مضمون خبر میں گزر چکا ہے۔ (م)

### ﴿ باب ۱ ﴾

#### ﴿ اعطاء الأمان ﴾

۱۔ علیؑ بن ابراہیم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد اللهؑ قال: قلت له: ما معنى قول النبي ﷺ "بسمي يمتهم أديانهم"؟ قال: لو أن جيشاً من المسلمين حاصروا قوماً من المشركين فأشرف رجلٌ فقال: أعطوني الأمان حتى ألقى صاحبكم وأناظره فأعطاه أديانهم الأمان وحب على أفضلهم الوفاء به.

۲۔ علیؑ، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة، عن أبي عبد اللهؑ قال: "علياًؑ أجاز أمان عبد مملوك لأهل حصن من الحصون" قال: هو من المؤمنين.

۳۔ علیؑ، عن أبيه، عن يحيى بن عمران، عن يونس، عن عبد الله بن سليمان قال: سمعت أبا جعفرؑ يقول: "ما من رجل آمن رجلاً على ذمة ثم قُتلته إلا جاء يوم القيامة يحمل لواء الغدر."

۴۔ علیؑ بن ابراہیم، عن اُبیہ، عن ابن اُبی عمیر، عن محمد بن الحکم، عن اُبی عبد اللہؑ - اَوْعَن اُبی الحسنؑ - قال: لو اُنْ قَوْمًا حاصروا مَدینةً فساوَوْهم الاَمانَ فقاتلوا: لا، فقتلوا اَنفُسَهم قالوا: نعم فقتلوا اِلیَہم کانوا آمَنینَ.

۵۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن یحییٰ، عن طلحة بن زید، عن اُبی عبد اللہؑ، عن اُبیہؑ قال: قرأت فی کتاب لعلیؑ اَنَّ رسولَ اللہؑ ڪتب کتاباً بَینَ المَہاجرینَ و الاَنصارِ و من لحق بَہم من اَهلِ یثرب اَنَّ کُلَّ غازیةٍ غزت بِما یعقبُ بعضُہا بعضاً بِالْمَعروفِ و الْقسطِ بَینَ الْمُسْلِمینَ فَإِنَّہُ لَا یَجوزُ حَرْبُ اِلاَّ بِاِذْنِ اَہْلِہَا و اِنَّ الْجَارَ کَالنَّفْسِ غَیرِ مَصارٍ و لا آثمَ و حرمةُ الْجَارِ عَلَی الْجَارِ کَحَرْمَةِ اَمَتِہِ و اُبیہِ لَا یَسالِمُ مُؤْمِنٌ ذَنْ مَوْمِنٍ فِی قِتالٍ فِی سَبیلِ اللہِ اِلاَّ عَلَی عَدْلِ و سِواءِ.

بَابُ ۹

## امان دینا

- ۱۔ میں نے حضرت سے کہا کیا معنی میں اس قول رسولؐ کے یعنی بذا انتھم اذناھم، فرمایا اگر مسلمانوں کا لشکر کسی قومِ مشرک کا محاصرہ کرے اور ایک شخص آکر کہے۔ مجھ امان دو اور اپنے صاحب سے ملاؤ میں اس سے باتِ حیرت کروں گا پس اگر اذنی مسلمان اس کو امان دے تو ان کے افضل کو یہ معاہدہ پورا کرنا چاہیے۔
- ۲۔ شریک حضرت نے کہ علیؑ علیہ السلام جابر جانتے تھے جو ایک غلام کسی قلعہ میں محصورین کو امان دے دیتا تھا فرماتے تھے یہ غلام بھی کوسلوں میں سے ہے۔ (م)
- ۳۔ فرمایا امام محمدؑ باقرنیۃ السلام نے جو کوئی امان دینے کے بعد کسی کو قتل کرے گا تو وہ روز قیامت عذرا کا جھنڈا اٹھائے ہوگا۔ (محبہ)
- ۴۔ فرمایا اگر کسی قوم کا محاصرہ کر لیا ہو اور وہ امان چاہیں اور مسلمان نہیں اور سبھی امان تو وہ امان یا نہتہ ہوں گے (محبہ)
- ۵۔ شریک ابیہ نے حضرت علیؑ کی کسی کسر میں یہ پڑھا ہے کہ رسولؐ اللہ نے ایک تحریر لکھی مہاجرین و انصار اور جو مدینہ والے ان سے الحاق رکھتے تھے کے درمیان کہ اگر کوئی گروہ جو غازیوں کا لڑے۔ بھیجا جائے تو ایک ٹکڑی دوسری ٹکڑی کے بعد بھیجی جائے تو ان کے درمیان عدل و انصاف کو کام میں لایا جائے یعنی بار بار ایک ہی دست کو نہ بھیجا جائے اور یہی سرِ دار کے حرب جابر نہیں اور یہ کہ پُر دس شل اپنے نفس کے ہے اسے نقصان نہ پہنچایا جائے۔ پڑسی کی حرمت مان باپ کی حرمت کی طرح ہے قتال میں مومن، مومن کے ساتھ عدل اور برابری کا پورا کرے۔ (م)

(ۛ بات ۛ)

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن طلحة بن زيد قال :  
 سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : كان أبي عليه السلام يقول : إن للحرب حكيمين إذا كانت الحرب  
 قائمة لم تضع أوزارها ولم تبغ أهلها فكل أسير أخذ في تلك الحال فإن الإمام فيه  
 بالخيار إن شاء ضرب عنقه وإن شاء قطع يده ورجله من خلاف بغير حسم ومركه بتشعيط  
 في دمه حتى يموت وهو قول الله عز وجل : : إنما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله  
 ويسعون في الأرض فساداً أن يُقتلوا أو يُصلبوا أو تُقطع أيديهم وأرجلهم من خلاف  
 أو ينفوا من الأرض ذلك لهم خزي في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عظيم ، ألا ترى  
 أن المخير الذي خير الله الإمام على شيء واحد وهو الكفر وليس هو على أشياء مختلفة  
 قلت لأبي عبد الله عليه السلام : قول الله عز وجل : : «أو ينفوا من الأرض» قال : ذلك الطلب أن  
 يطلبه الخيل حتى يهرب فإن أخذه الخيل حكم عليه ببعض الأحكام التي وصف لك  
 والحكم الآخر إذا وضعت الحرب أوزارها وأُتي أهلها فكل أسير أخذ في تلك الحال  
 فكان في أيديهم فالإمام فيه بالخيار إن شاء من عليهم فأرسلهم وإن شاء فاداهم أنفسهم و  
 إن شاء استمدهم فصاروا عبداً .

٢ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن القاسم بن محمد، عن سليمان المنقري، عن  
 حفص بن غياث قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الطائفتين من المؤمنين إحداهما باغية  
 والأخرى عادلة فهزمت العادلة الباغية؟ فقال: ليس لأهل العدل أن يتبعوا مذبذباً ولا يقتلوا  
 أسيراً ولا يجهزوا على جريح و هذا إذا لم يبق من أهل البغي أحدٌ ولم يكن لهم فئة  
 يرجعون إليها فإذا كان لهم فئة يرجعون إليها فإن أسيرهم يقتل ومديرهم يتبع و  
 جريحهم يجهز.

٣ - الحسين بن محمد الأشعري، عن معلى بن محمد، عن الوشاء، عن أبيان بن عثمان عن أبي حمزة الثمالي قال: قلت لعلي بن الحسين صلوات الله عليهما: إن علياً عليه السلام سار في أهل القبلة بخلاف تفسير رسول الله ﷺ في أهل الشرك، قال: فغضب ثم جلس ثم قال: سار والله فيهم بسيرة رسول الله ﷺ يوم الفتح، إن علياً عليه السلام كتب إلى مالك وهو على همدان يوم البصرة بأن لا يظعن في غير مقل ولا يقتل مدبراً ولا يعجز علي جريح

ومن أغلق بابہ فهو آمن۔ فأخذ الكتاب فوضعه بين يديه على القربوس من قبل أن يقرأ ثم قال: اقتلوا فقتلهم حتى أدخلهم سكك البصرة ثم فتح الكتاب فقرأ ثم أمر منادياً فنادى بما في الكتاب۔

۴۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن إسماعيل بن مرارة، عن يونس، عن أبي بكر الحضرمي قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: لسيرة علي عليه السلام في أهل البصرة كانت خيراً لشيئته مما طلعت عليه الشمس، إنه علم أن للقوم دولة نلو سباهم لسيئته، قلت: فأخبرني عن القائم عليه السلام يسير بسيرته؟ قال: لا إن علياً صلوات الله عليه سار فيهم باليمن، للعلم من دولتهم، وإن القائم عجل الله فرجه يسير فيهم بخلاف تلك السيرة لأنه لا دولة لهم۔

۵۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن عمرو بن عثمان، عن محمد بن عذافر، عن عتبة بن بشير، عن عبد الله بن شريك، عن أبيه قال: لما هزم الناس يوم الجمل قال أمير المؤمنين عليه السلام: لا تتبعوا مولياً ولا تعجزوا علي جريح ومن أغلق بابہ فهو آمن۔ فلما كان يوم صفين قتل الثقيل والمدير وأجاز علي جريح، فقال أبان بن تغلب لعبد الله بن شريك: هذه سيرتان مختلفتان، فقال: إن أهل الجمل قتل طلحة والزبير وإن معاوية كان قائماً بعينه وكان قائدهم۔

باز پل

(بقیہ عنوان)

۱۔ حضرت نے فرمایا جنگ میں دو حکم ہوتے ہیں جب لڑائی کا سلسلہ جاری ہو اور اس حالت میں قیدی پکڑے جائیں تو امام کو اختیار ہے چاہے گردن مارے اور چاہے تو اس کا ایک ہاتھ اور پیر اس طرح کٹوا سکے کہ وہ ہاتھ تھوکیاں پیر گھر جڑے نہیں اور اسے خون میں تر پیتا چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ اور فرماتا ہے جبرائیل اور اس کے رسول سے لاتے ہیں اور دوسرے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں تو ان کو قتل کیا یا سولی دی جائے اور ان کے ہاتھ پیر الٹ پلٹ کاٹے جائیں۔ ایک طرف کا ہاتھ تو دوسری طرف کا پیرا پلان کو جلا وطن کیا جائے یہ ان کے لئے دنیا و آخرت میں برکتی اور سخت عذاب ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ حسن نے داعی پر امام کو اختیار دیا گیا ہے وہ کفر ہے وہ اختیار اشیائے مختلفہ پر نہیں۔ میں نے حضرت سے کہا اور یقیناً اسناد لادھن کا کیا مقصد ہے فرمایا یہ کہ شکر اسلام ان کو تلاش کرتے تاکہ وہ جہانگ کھڑے ہوں اور اگر شکر کے ہاتھ آجائیں تو ان پر ان بعض احکام کو نافذ کرے جس کا ذکر میں نے تم سے کیا۔ دوسرا حکم یہ

ہے کہ جب لڑائی رک جائے اور لڑنے والے تھک جائیں تو جو لوگ اس حالت میں قید کیے جائیں تو امام کو اختیار ہے چاہے احسان رکھے کہ چھوڑ دے چاہے تدبیر لے چاہے ان کو غلام بنائے۔ (۱۲)

۲۔ میں نے کہا مومنین کے دو گروہ لڑنے میں ان میں ایک بائیں ہے دوسرا عارل، عادل نے بائیں کو شکست دے دی فرمایا نہیں چاہیے کہ بھاگنے والوں کا پیچھا کریں یا قیدیوں کو قتل کریں یا زخمیوں کو ستائیں لیکن یہ اس صورت میں ہوگا جب باغیوں میں سے کوئی میدان جنگ میں باقی نہ رہا ہو اور ایسا کوئی دستہ نہ ہو کہ ہلٹ آئے اگر ان کا گروہ ہر اور دہ ہلٹ آئے تو ان کے قیدیوں کو قتل کر دیا جائے گا لیکن ان کے دلوں اور زخمیوں پر سختی کی جائے (۱۳)

۳۔ میں نے حضرت علی بن الحسین سے کہا کہ حضرت علی نے اہل قبیلہ کے ساتھ خلافت سیرت رسول کیا جو آنحضرت مشرکین کے ساتھ کرتے تھے یہ سیرت حضرت کو قطعاً آگیا آپ بیٹے گئے اور سنا یا ادا اللہ حضرت علی نے سیرت رسول پر عمل کیا جس کا نام دہ لوم فتح رسول اللہ سے ہوا آنحضرت علی نے یوم بصرہ مالک کو مقدمہ پیش کیا جس سے لکھا تھا جو سامنے آئے اور پیٹھ پھیرے اس کو نیزہ نہ مارنا نہ زخمی کو قتل نہ کرنا، جو دروازہ بند کرے اسے امان دینا آپ نے وہ تحریر اپنے سامنے قریب پر رکھی پڑھنے سے پہلے پھیر دیا اب مقابلہ کرو۔ پس اہل جمل کا قتل شروع ہوا بصرہ کے کوچوں میں پھر اس تحریر کو کھولا اور پڑھا پھر سنا دیا سے کہا جو کچھ اس کتاب میں ہے اس کی نذر کرے۔ (۱۴)

۴۔ میں نے حضرت سے سنا سیرت علی علیہ السلام کے متعلق اہل بصرہ میں جو ان کے شیعوں کے لئے بہت تیز ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو آپ کو یہ علم تھا کہ قوم کے پاس دولت ہے اگر ان کو قید کیا جائے گا تو وہ آپ کے شیعوں کو قید کر لیں گے میں نے کہا قائم آل محمد کی سیرت بھی ایسی ہی ہوگی۔ سنا دیا نہیں حضرت علی علیہ السلام نے ان پر احسان کیا اچھدی نہ بنایا، ان کی دولت کو جانتے ہوئے اور قائم آل محمد کا عمل اس کے خلاف اس لئے ہوگا کہ اس وقت میں کسی اور کی حکومت ہوگی۔ (مجبور)

۵۔ یوم جمل جب لوگوں کو شکست ہوئی تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بھاگنے والوں کو بچے نہ جاؤ، زخمیوں کو قتل نہ کرو اور جو دروازہ بند کرے اسے امان دو، لیکن جنگ صفین میں آپ نے اس کے خلاف کیا۔ ابان بن تغلب نے بیان کیا کہ عبداللہ بن شہب نے کہا کہ یہ تو دو مختلف سہیں ہیں جو میں حضرت نے فرمایا اہل جمل نے ظلم و زبر کو (جو اس جنگ کے بالائے قتل کیا لیکن معاویہ اپنی گڑاسی پر رہا اور لشکر کی قیادت نہ کر رہا۔ (مجبور)

### باب ۱۱

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن ابن محبوب، عن الحسن بن

صالح، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كان يقول: من فر من رجلين في القتال من الزحف فقد

فر ومن فر من ثلاثة في القتال من الزحف فلم يفر۔

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن محمد بن الحسن بن شمعون، عن عبد الله بن عبد الرحمن بن الأصبغ، عن مسعم بن عبد الملك، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لما بعث رسول الله ﷺ ببراءة مع علي عليه السلام بعث معه أناساً وقال: رسول الله ﷺ من استأسر من غير جراحة مثقلة فليس منّا.

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد الله عليه السلام أن أمير المؤمنين عليه السلام قال: من استأسر من غير جراحة مثقلة فلا يقدي من بيت المال ولكن يقدي من ماله إن أحبّ أهله.

### باب

(بلاغشوان)

- ۱۔ مشرک یا بزرگوں کی وقت قتال درستیوں کے مقابلہ سے بھاگے وہ مشرک و کفر سے بھاگے گا اور جو زمین کے مقابلہ سے گریز کرے وہ مشرک و کفر سے بھاگے گا۔ (رض)
- ۲۔ رسول اللہ نے جب حضرت علی علیہ السلام کو چند لوگوں کے ساتھ سرحد براءت کی تسلیت کو بھیجا تو مشرک یا بزرگوں کوئی بڑا بھاری زخم کھائے، قید ہو جائے وہ ہم سے نہیں۔ (رض)
- ۳۔ مشرک یا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو بغیر زخم کاری کھائے قید ہو جائے اس کا قید نہیں دیا جائے گا بیت المال سے بلکہ دیا جائے گا اس کے مال سے اگر اس کے اہل چاہیں دیں۔ (رض)

### باب

(طلب المبارزة)

- ۱۔ حمید بن زیاد، عن الخشاب، عن ابن قحاح، عن معاذ بن ثابت، عن محمد بن جهم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سئل عن المبارزة بين الصفيين بعد إذن الإمام عليه السلام قال: لا بأس ولكن لا يطلب إلا بإذن الإمام.
- ۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زیاد، عن جعفر بن محمد الأشعري، عن ابن القلاح، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: دعا رجل بعض بني هاشم إلى البراز فأي أن يبارزه فقال له أمير المؤمنين عليه السلام: مامعك أن تبارزه؟ قال: كان فارس العرب وخشيت أن يغلبني فقال له أمير المؤمنين صلوات الله عليه: فاقته بنى عليك ولو بارزته لغلبتك ولو



بنی جبل علی جبل لہد الباغی وقال أبو عبد اللہ رحمہ اللہ : إن الحسن بن علی رحمہ اللہ دعا رجلاً إلى المبارزة فعلم به أمیر المؤمنین رحمہ اللہ فقال : لئن عدت إلى مثل هذا لأعاقبتک ولئن دعاك أحد إلى مثلهما فلم تبعه لأعاقبتک ، أما علمت أنتہ بنی

بالجبل

## طلب المبارزت

۱۔ پوچھا جب دونوں صفیں مقابل ہوں تو بعد اذن امام دشمن کو مارنے کے لئے بلایا جائے نہ مایا کوئی حرکت نہیں کرے  
اذن امام دیا نہ کرے۔ (ترمذی)

۲۔ نہ مایا حضرت نے کہ بنی ہاشم کے ایک شخص کو دشمن نے مقابلہ کے لئے بلایا اس نے انکار کر دیا حضرت علی نے اس سے پوچھا تو اس سے لڑنے کیوں نہ گیا اس نے کہا وہ عرب کا شخص اور ہے اگر میں اس سے لڑتا تو وہ مجھے کچھا ڈو دیتا حضرت نے فرمایا اس نے تجھ پر بناوت کی اگر تو اس سے لڑتا تو غالب آجاتا۔ اگر پہاڑ پہاڑ پر بناوت کرے گا تو وہ بھی گرجا بیٹا گا حضرت ابوبکر علیہ السلام نے فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام نے ایک شخص کو مبارزت کے لئے بلایا۔ حضرت علی کو علم ہوا تو فرمایا اگر پھر ایسا کیا تو سزا دوں گا اگر کوئی تم کو مقابلہ کے لئے بلائے اور تم نہ جھاڑے تو بھی میں تم کو سزا دوں گا کیا تم نہیں جانتے کہ وہ بغاوت کر رہا ہے۔ (ترمذی)

## باب ۱۳۱

\*(الرفق بالأسیر وإطعامه)\*

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن أبيه ، عن القاسم بن عبد ، عن المنقری ، عن عیسی بن یونس الأوزاعي ، عن الزهري ، عن علي بن الحسن صلوات الله علیہما قال : إذا أخذت أسیراً فمجز عن المشي وليس معك حمل فأرسله ولا تقتله فإنه لا تدري ما حکم الإمام فيه ، قال : وقال : الأسیر إذا سلم فقد حقن دمه وصار لیناً

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حریر ، عن زرارة ، عن أبي عبد الله رحمہ اللہ قال : إطعام الأسیر حق علی من أسره وإن کان براد من اللد قتله فإنه ينبغي أن يطعم وسقي و [یطلق] ويرفق به ، کافرأ کان أو غیره

۳۔ أحمد بن محمد الكوفي، عن حمدان القلاسي، عن محمد بن الوليد، عن أبان بن عثمان، عن منصور بن حازم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الأسير طعامه على من أسره حتى عليه وإن كان كافراً يقتل من الغد فإنه ينبغي له أن يروقه ويطعمه ويسقيه.

۴۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النضر بن سويد، عن القاسم بن سليمان، عن جراح المدائني قال: قال أبو عبد الله عليه السلام في طعام الأسير فقال: إطعمه حتى على من أسره وإن كان يريد قتله من الغد فإنه ينبغي أن يطعمه ويسقيه ويظل ويرفق به كافراً كان أو غيره.

## باب

### قیدی پر مہربانی کرنا اور کھانا دینا

- ۱۔ فرمایا حضرت نے جب تم کسی کو قیدی بناؤ اور وہ چلنے سے عاجز ہو اور سواری تمہاری ساتھ نہ ہو تو اسے چھوڑ دو قتل نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ حکم نام کیا ہے اور یہ بھی نہ مایا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کا خون معفو ہو گیا اور مال غنیمت میں شریک ہو گیا۔ (بخاری)
- ۲۔ فرمایا قیدی کو کھانا دینا جس پر اس پر حجت ہے اسے قید کیا ہے اگر چہ جس کو اس کے قتل کا ارادہ ہو تو بھی اسے کھلائے پلائے اور مہربانی سے پیش آئے چاہے کافر ہی کیوں نہ ہو۔ (مسند)
- ۳۔ محضون وہی ہے جو ادر ہے۔ (بخاری)
- ۴۔ " " " "

## باب

### الدعاء إلى الإسلام قبل القتال

۱۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن القاسم بن محمد، عن المنقري، عن صفيان بن عيينة، عن الزهري قال: دخل رجال من فرس على علي بن الحسين صلوات الله عليهما فسالوه كيف الدعوة إلى الدين؟ قال: تقول: بسم الله الرحمن الرحيم أذعوكم إلى الله عز وجل وإلى دينه، وجماعة أمران: أحدهما معرفة الله عز وجل والآخر العمل برضوانه وإن معرفة الله عز وجل أن يعرف بالوحدانية والرافة والرحمة والعزة والعلم والقدرة والعلو.

على كل شيء، وأنه النافع الضار، الفاهر لكل شيء، الذي لا تدركه الأبصار وهو يدرك  
الابصار وهو اللطيف الخبير وأن تجدأ عبده ورسوله وأن ماجأ به هو الحق من عند الله عز وجل  
وما سواه هو الباطل، فإذا أجاوا إلى ذلك فلهما ما للمسلمين وعليهم ما على المسلمين.  
٢ - عذرة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمد بن الحسن بن شمعون، عن عبد الله  
ابن عبد الرحمن، عن مسمع بن عبد الملك، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام  
لما وجهني رسول الله ﷺ إلى اليمن قال: يا علي لا تغافل أحدا حتى تدعوه إلى الإسلام  
وأيهم الله لأن يهدي الله عز وجل على يدك رجلا خيرا لك مما طلعت عليه الشمس و  
غربت والكلواؤه

### باب

## کافر کو قتل سے پہلے دعوت اسلام دینا

۱۔ قریش کے کچھ لوگ حضرت علی بن ابی طالب کے پاس آئے اور پوچھے کہ کسی کو مسلمان کیسے بنانا ہے؟ فرمایا کہو بسم اللہ الرحمن  
الرحیم، میں تجھ کو دعوت دیتا ہوں اللہ کی طرف اس کے دین اور جماعت کی طرف دو امر ہیں ایک اللہ کی معرفت، دوسرا  
اس کی رضا کا عمل اور خدا کی معرفت یہ ہے کہ اس کی وحدانیت، رافت رحمت، عزت علم، قدرت اور ہر شے پر برتری  
کو مانا جائے اور یہ کہ وہ نفع دینے والا، نقصان دینے والا اور ہر شے کو دبانے والا ہے آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرتیں  
اور وہ ہر شے کو دیکھتا ہے اور وہ لطیف و خبیر ہے اور محمد اس کے خلیفہ رسول ہیں جو کچھ وہ لائے ہیں اس کے سوا  
جو ہے وہ باطل، جب وہ ان باتوں کو مان لیں تو ان کے وہی حقوق ہیں جو اور مسلمانوں کے اور ان کے وہی فرائض ہیں  
جو اور سب مسلمانوں کے ہیں۔ (م)

۲۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام: جب رسول اللہ نے یمن کی طرف مجھے بھیجا تو فرمایا ہے علی کی دعوت اسلام دینے  
سے پہلے قتل نہ کرنا۔ قسم خدا کی اگر ایک بھی تمھارے ہاتھ سے مسلمان ہو گیا تو یہ تمھارے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہوگا  
جس پر سوچ چکے یا غروب ہو۔ (م)

٢ - عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شُمُونَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ مَسْعُومِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بِرِائَةِ مَعَ عَلِيٍّ عليه السلام بَعَثَ مَعَهُ أُنَاسًا وَقَالَ : رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ اسْتَأْذَنَ مِنْ غَيْرِ جَرَاحَةٍ مُثْقَلَةٍ فَلَيْسَ مِنَّا .

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : مَنْ اسْتَأْذَنَ مِنْ غَيْرِ جَرَاحَةٍ مُثْقَلَةٍ فَلَا يَفْدَى مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَلَكِنْ يَفْدَى مِنْ مَالِهِ إِنْ أَحَبَّ أَهْلَهُ .

44

(پلا عشوان)

- ۱۔ مضر ہایا جو کوئی دقت قتال دشمنوں کے مقابلہ سے بھاگے وہ لعنت و ر سبھا جائے گا اور جو تین کے مقابلے سے گریز کرے وہ مفور و ر سبھا جائے گا۔ (مض)
- ۲۔ رسول اللہ جب حضرت علی علیہ السلام کو چند لوگوں کے ساتھ سورۃ برات کی تسبیح کو بھیجا تو فرمایا : .....  
جو کوئی بُڑا ہماری زخم کھائے، قید ہو جائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مض)
- ۳۔ مضر ہایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو بغیر ختم کاری کھائے قید ہو جائے اس کا نذر نہیں دیا جائے گا بیت المال سے بلکہ دیا جائے گا اس کے مال سے اگر اس کے اہل چاہیں۔ (دش)

بنی جبل علی جبل لہد الباغی . وقال أبو عبد الله علیہ السلام : إنَّ الحسین بن علی علیہ السلام  
دعا رجلاً إلى المبارزة فلم یبه أمیر المؤمنین علیہ السلام فقال : لئن عدت إلى مثل هذا لأعاقبتک  
ولئن دعاک أحد إلى مثلها فلم تجبه لأعاقبتک ، أما علمت أنَّه بنی .

## باب ۱۱

### طلب المِبارزات

- ۱- پوچھا جب دونوں صفیں مقابل ہوں تو بعد اذن امام دشمن کو روکنے کے لئے بلایا جائے نہ مایا کوئی حرج نہیں مگر بے  
اذن امام دین نہ کرے۔ (مخ)
- ۲- نہ مایا حضرت نے کہ بنی ہاشم کے ایک شخص کو دشمن نے مقابلہ کے لئے بلایا اس نے انکار کر دیا حضرت علی نے اس  
سے پوچھا تو اس سے لڑنے کیوں دلیا اس نے کہا وہ عرب کا شبہو اور ہے اگر میں اس سے لڑتا تو وہ مجھے بھڑو دیتا حضرت  
نے فرمایا اس نے تجھ پر بغاوت کی اگر تو اس سے لڑا تو غالب آجائے۔ اگر ہمارا پہاڑ پر بغاوت کرے گا تو وہ بھی گرجا بیٹھا  
حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام نے ایک شخص کو مبارزت کے لئے بلایا۔ حضرت علی کو علم ہوا  
تو فرمایا اگھر میرا کیا تو سنو ادوں گا اور کوئی تم کو مقابلہ کے لئے بلائے اور تم نہ چاؤ گے تو بھی میں تم کو سنو ادوں گا کیا  
تم نہیں جانتے کہ وہ بغاوت کر رہا ہے۔ (مخ)

## باب ۱۲

### \*(الرفق بالأسیر واضعاه)\*

۱- علی بن ابراہیم ، عن أبيه ، عن القاسم بن محمد ، عن المنقري ، عن عيسى بن يونس  
الأوزاعي ، عن الزهري ، عن علي بن الحسين صلوات الله عليهما قال : إذا أخذت أسيراً  
فنجس عن المشي وليس مملک يحمل فأرسله ولا تقتله فإنك لا تدري ما حکم الإمام فيه ،  
قال : و قال : الأسير إذا أسلم فقد حقن دمه وصار فیتاً .

۲- علی بن ابراہیم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حريز ، عن زرارة ، عن أبي عبد الله  
علیہ السلام قال : إطعم الأسير حقَّ علی من أسره وإن كان يراد من الغد قتله فإنه ينبغي أن  
يطعم ويسقي و [يظل] ويرفق به ، كافراً كان أو غيره .



علیٰ کل شیء و أنتہ النافع الضار ، القاهر لكل شیء ، الذی لا یمنرکھ الا بصار وهو یدرک  
 الابصار وهو اللطیف الخیر وأن تجتأ عبده ورسوله وأن ماجاء به هو الحق من عند الله عز وجل  
 وما سواه هو الباطل ، فاذا اُجانبوا إلى ذلك فلیهم ما للمسلمین وعلیهم ما علی المسلمین .  
 ۲ - عدۃ من اصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن عبد بن الحسن بن شمعون ، عن عبد الله  
 ابن عبد الرحمن ، عن مسعم بن عبد الملك ، عن اُبی عبد الله علیہ السلام قال : قال امیر المؤمنین علیہ السلام :  
 لما وجهنی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إلى الیمن قال : یا علی لا تقا تل أحداً حتی تدعوه إلى الإسلام  
 و اُیم الله لان یمهدی الله عز وجل علی یدیک رجلاً خیر لك مما طلعت علیہ الشمس و  
 غربت ولک ولاؤہ

### بانی

## کافر کو قتل سے پہلے دعوت اسلام دینا

۱- قریش کے کچھ لوگ حضرت علی بن ابیہن کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کسی کو مسلمان کیے بنایا جائے نہ دیا یا کہو بیٹے رسول اللہ الرحمن  
 الرحیم ، میں تجھ کو دعوت دیتا ہوں اللہ کی طرف اس کے دین اور جماعت کی طرف دے اور میں ایک اللہ کی معرفت ، دوسرے  
 اس کی رضا کا عمل اور خدا کی معرفت یہ ہے کہ اس کی وحدانیت ، رافت رحمت ، عزت علم ، قدرت اور ہر شے پر برتری  
 کو مانا جائے اور یہ کہ وہ نفع دینے والا ، نقصان دینے والا اور ہر شے کو دبانے والا ہے آگئیں اس کا ادراک نہیں کرتیں  
 اور وہ ہر شے کو دیکھتا ہے اور وہ لطیف و خیر ہے اور محمد اس کے عبد رسول ہیں جو کچھ وہ لائے ہیں ہے اس کے سوا  
 جو ہے وہ باطل ، جب وہ ان باتوں کو مان لیں تو ان کے وہی حقوق ہیں جہاد و مسلمانوں کے اور ان کے وہی فرائض ہیں  
 جو اور سب مسلمانوں کے ہیں۔ (م)

۲- فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جب رسول اللہ نے یمن کی طرف تھے بھیجا تو فرمایا اے علی کسی کو دعوت اسلام دینے  
 سے پہلے قتل نہ کرنا ، قسم خدا کی اگر ایک بھی تمھارے ہاتھ سے مسلمان ہو گیا تو یہ تمھارے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہوگا  
 جس پر سوچ چکے یا غروب ہو۔ (م)

فقطع الهول والمخافة فإن الله عز وجل لا يعذبوا العباد مقترنون كيلهم ونهارهم لطف به  
علماً وكل ذلك في كتاب لا يضل ربي ولا ينسى ، فاصبروا وصابروا واسألوا النصر ووطنوا  
أنفسكم على القتال واتقوا الله عز وجل فإن الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون .

وفي حديث يزيد بن إسحاق عن أبي صادق قال : سمعت علياً عليه السلام يحرّض  
الناس في ثلاثة مواطن : الجمل وصفين ويوم النهر يقول : عباد الله اتقوا الله وغيضوا الأبصار  
واخفضوا الأصوات وأقلوا الكلام ووطنوا أنفسكم على المنازلة والمجادلة والمبارزة  
و المناضلة والمنابذة والمعاقبة والمكادمة وابتئوا واذكروا الله كثيراً لعلكم تفلحون ولا  
تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم واصبروا إن الله مع الصابرين .

وفي حديث عبد الرحمن بن جندب ، عن أبيه أن أمير المؤمنين صلوات الله عليه كان  
يأمر في كل موطن لقيناهم عدونا فيقول : لا تقاتلوا القوم حتى يبدؤوكم فإنكم بحمد الله  
على حجة وتركم إياهم حتى يبدؤوكم حجة لكم أخرى فإنها زمتموهم فلا تقتلوا  
مديرأولا تجهزوا على جريح ولا تكشفوا عورة ولا تمثلوا بقتيل .

٤ - وفي حديث مالك بن أعين قال : حرّض أمير المؤمنين صلوات الله عليه الناس بصفين  
فقال : إن الله عز وجل دلّكم على تجارة تنجيكم من عذاب أليم وتغني بكم على الخير  
الإيمان بالله والجهاد في سبيل الله وجعل ثوابه مغفرة للذنب ومساكن طيبة في جنّات  
عدين ، وقال : عز وجل : وإن الله يحبّ الذين يقاتلون في سبيله فقاتلون في سبيله فقاتلوا  
فسوّوا صفوكم كالبنين المخصوص قدّموا الدارع وأخروا الحاسر وعضوا على النواجذ  
فإنه أنبأ للسيوف على الهام والتوا على أطراف الرماح فإنه أمورٌ للأستة وغيضوا  
الأبصار فإنه أربط للجأش وأسكن للقلوب وأميتوا الأصوات فإنه أطرّد للفشل وأدلى  
بالوقار ولا تميلوا برأيانكم ولا تملوها ولا تجعلوها إلا مع شجعانكم فإن المانع  
للذمار والصابر عند نزول الضائق هم أهل الحفاظ ولا تمثلوا بقتيل وإنما وصلتكم إلى رجال  
القوم فلا تهتكوا سترأ ولا تدخلوا دارأ ولا تأخذوا شيئاً من أموالهم إلا ما وجدتم في  
عسكرهم ولا تهيجوا امرأة بأذى وإن شتمن أعراضكم وسين أمراءكم وصلحاءكم فإنه  
ضعاف القوى والأنفى والعقول ؛ وقد كنّا نؤمر بالكف عنهم من ههنا شركات وإن كان  
الرجل ليتناول المرأة فيعبر بها عقبه من بعده ؛ واعلموا أن أهل الحفاظ هم الذين يحقون  
برأيانهم ويكتفون بها ويصبرون خفافها وورائها وأمامها ولا يضعونها ، لا يتأخرون



## باب

« ما كان يوصي أمير المؤمنين عليه السلام به عند القتال »

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن بعض أصحابه ، عن أبي حمزة ، عن عقيل الخزاعي أن أمير المؤمنين عليه السلام كان إذا حضر الحرب يوصي للمسلمين بكلمات فيقول : تعاهدوا الصلاة وحافظوا عليها واستكثروا منها و تقرأوا بها فإنيها كانت على المؤمنين كتاباً موقوتاً وقد علم ذلك الكفار حين سئلوا ما سلككم في سقر ؟ قالوا : لم تكن من المصلين . وقد عرف حقها من طرفها وأكرم بها من المؤمنين الذين لا يشغلهم عنها زين متاع ولا قرّة عين من مال ولا ولد يقول الله عز وجل : « رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله وإقام الصلاة » وكان رسول الله ﷺ منصّباً لنفسه بعد البشري له الجنة من ربه ، فقال عز وجل : « توأمر أهلك بالصلاة واصطبر عليها .. الآية »<sup>(١)</sup> فكان يأمر بها أهله ويصبر عليها نفسه .

ثم إن الزكاة جعلت مع الصلاة قرباناً لأهل الإسلام على أهل الإسلام ومن لم يعطها طيب النفس بها يرجو بها من الثمن ما هو أفضل منها فإنيته جاهل بالسنة ، مغبون الأجر ضالّ العمر ، طويل الندم بترك أمر الله عز وجل والرغبة عما عليه صالحو أعباد الله ، يقول الله عز وجل : « ومن يتبع غير سبيل المؤمنين نوّله ما تولى » من الأمانة فقد خسر من ليس من أهلها وضلّ عمله ، عرضت على السماوات المنيّة والأرض المهتد والجبال المنصوبة ، فلا أطول ولا أعرض ولا أعلى ولا أعظم لو امتنعن من طول أو عرض أو عظم أو قوة أو غزاة امتنعن ولكن أشققن من العقوبة .

ثم إن الجهاد أشرف الأعمال بعد الإسلام وهو قوام الدين والأجر فيه عظيم مع العزّة والمنعة وهو الكرامة فيه الحسنات والبشرى بالجنة بعد الشهادة وبالرزق غداً عند الرّب والكرامة يقول الله عز وجل : « ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله الآية » ثم إن الرعب والخوف من جهاد المستحق للجهاد والمتوازيين على الضلال ضلال في الدين وسلب للدنيا مع الذل والصغار وفيه استيجاب النار بالفرار من الزحف عند حضرة القتال يقول الله عز وجل : « يا أيّها الذين آمنوا إذا لقيتم الذين كفروا فلا تلوّهم الأديار » ، فحافظوا على أمر الله عز وجل في هذه المواطن التي الصبر عليها كرم وسعادة ونجاة في الدنيا والآخرة من

عنها فيسلموها ولا يتقدمون عليها فيردوها ، رحم الله امرءاً واسى أحماء بنفسه ولم يكل قرنه إلى أخيه

وقد قال الله عز وجل : ولن نمنعكم الفرار إن فررتم من الموت أو القتل وإذا لا تمتعون إلا قليلاً ، وأيم الله لئن فررتم من سيوف العاجلة لاتسلمون من سيوف الآجلة فاستعينوا بالصبر والصدق ، فانما ينزل النصر بعد الصبر ، فجاهدوا في الله حق جهاده ولا قوة إلا بالله .

۲۔ علی بن ابراہیم ، عن اُبیہ ، عن ابن اُبی عمیر ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن اُبی عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : سألتہ عن رجل لقیہ العدو وأصاب منه مالا أومتعاً ثم إن المسلمین أصابوا ذلك کف بضع بمتاع الرّجل ؟ قال : إذا کان أصابوہ قبل أن یحوزوا متاع الرّجل ردّ علیہ وإن کان أصابوہ بعد ما حازوہ فہو فیہ للمسلمین وهو أحقّ بالشّعة .

### باہج

## نصائح امیر المؤمنین وقت قتال

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام جب میدان جنگ میں ہوتے تو نسبتاً چند باتیں کہتے ، فرمایا نماز کو ادا کر دو اور قطعاً ہونے سے اس کو بچاؤ اور زیادہ نمازیں پڑھو اور اس کے ذریعہ قربت حاصل کرو ، نماز و تقویٰ کے تعین کے ساتھ مؤمنین پر فرض کی گئی ہے اور اس کو جب سمجھیں گے جب ان سے پوچھیں گے روزِ فتح کی طرت تمہیں کیا چیز ہے چلے وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور نہ اس کے طریقوں کو پہچاننا اور اس کا اکرام کیا ان مومنوں نے جن کو نماز سے بہ پرورہ نہ بنایا متاع دنیا کی ذہبت نے اور نہ تجارت نے ان کو ذرِ خدا سے غافل بنایا اور نہ بیعت نے انھوں نے ہر حالت میں نماز ادا کی اور جب رسول اللہ کو ان کے رب نے بشارت جنت دی تو وہ نماز کے لئے اپنے نفس کو تعب میں ڈالتے ۔

اللہ تعالیٰ نے نصیرایا اپنے اہل کو نماز کا حکم دیا اور اس میں صبر سے کام لو تو حضرت نے اپنے اہل کو اس کا حکم دیا اور اس کی تکلیف پر اپنے نفس کو صابر بنایا پھر نماز کے ساتھ زکوة کو رکھا اور ستر بانی کو اہل اسلام کی طرت سے اہل اسلام کے لئے ، پس جو بخوشی ایسا نہ کرے وہ قرآن کی قیمت دینا افضل کچھ وہ سنت سے جاہل ہے محروم اجر ہے اپنی عمر برباد کرے والا اور امِ خدا کو ترک کر کے طویلِ ندامت اٹھائے والا ہے ۔ اور اس سے نفرت کرے ۔ اسے بندگانِ خدا صالح بنوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مومنوں کے راستہ کے خلاف کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے گا تو اس کی رانت (ولایتِ اہلبیت) سے روگردانی کی سزا دی جائے گی اور وہ نقصان میں رہے گا اس عمل ضائع جائے گا یہ

امانت پیش کی گئی آسمانوں کی بناؤں پر، زمین کے فرش پر، بلند پہاڑوں پر، ان سے زیادہ نہ کوئی طریق ہے نہ عرض نہ اعلیٰ نہ اعظم اگرچہ چاہتے تو طول عرض و عظمت اور قوت و عزت کی بنا پر منہج کریتے لیکن وہ سزا سے ڈر گئے اسی لئے منہ کیا۔

جہاد اشرف اعمال ہے بعد اسلام اور اسی سے دین قائم ہے اور اس کا اجر عظیم ہے عزت ہے سر بلند یہ ہے اور وہ حملہ کرتا ہے دشمن پر جس میں حسانت ہیں اور جنت کی بشارت ہے بعد شہادت اور مرنے کے بعد اللہ کی طرف سے رزق ہے اور بزرگی ہے جیسا کہ فرماتا ہے جو راہ خدا میں قتل کئے گئے ان کو مردہ نہ سمجھو جو لوگ جہاد کرنے کے مستحق ہیں اور جن پر ضررالت چھائی ہوئی ہے ان سے لڑنے میں خوف نہ کرنا دین سے مگر ہر اور دنیا کو حاصل کرنا ذلت و حقارت سے ہے اور قتال کے وقت اپنے لشکر سے فرار و درخ کو اپنی طرف بلانا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تم شکر کفار کے سامنے آؤ تو پیٹھ پیچ کر بھاگنا نہیں ان مواقع پر احکام الہی کی حفاظت کرو، ان مواقع پر صبر سے کام لینا بزرگی نفس ہے۔ سعادت ہے نجات ہے دنیا و آخرت میں اور بچاؤ ہے روز قیامت کے خوف سے اور اللہ پر راہ نہیں کرتا لوگوں کے متفرق ہونے کی دن میں یا رات میں اور وہ اپنے علم سے جانتا ہے اور یہ سب اس کی کتاب (لوح محفوظ) میں ہیں وہ نہ بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے۔

پس میرے کام لو اور اللہ سے نصرت کے طالب ہو اور آمادہ کر اپنے نفسوں کو قتال کے لئے، اللہ سے ڈرو اور اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ ہے جو احسان کرتے رہے ہیں۔ اور یزید ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ نے تین موقعوں پر لوگوں کو جنگ کے لئے ابھارا ہے۔ یوم جمل، یوم صفین، اور یوم بدر، فرمایا اے اللہ کے بندہ اللہ سے ڈرو، آنکھیں نیچی کر دو آوازوں کو صبر کرو بات کم کرو اور اپنے نفسوں کو آمادہ کرو میدان میں اترنے کے لئے اور جہاد اور مبارزت کے لئے اور نیزہ بازی، جوش دکھانے ایک دوسرے سے گتھے جانے اور دانتوں سے کاٹنے کے لئے ثابت قدم رہو اور اللہ کو زیادہ یاد کرو تاکہ کامیاب ہو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ ورنہ مکر و پراغاؤں اور تباہی ہو انجری ہو جائے گی اور میرا اللہ صابر و دے ساتھ ہے۔

جب دشمن سے ٹکریز ہوتی تو حضرت علیؑ اپنے لشکرواؤں سے کہتے۔ جب تک دشمن ابتداء جنگ نہ کرے اس سے لڑنا امت، تم الحمد للہ دلیل پر ہو تم کو ان پر فتح ہوگی یہ حق پر ہوگی کی دوسری دلیل ہوگی جب دشمن کو شکست دے دو تو بھاگنے والے کو قتل نہ کرنا اور نہ زنی اور کسی کی مشیہ گاہ نہ کھولنا اور کسی مقتول کو مشیہ نہ کرنا۔

مالک بن اعین نے بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے یوم صفین پر لوگوں کو یوں ترغیب جنگ دی اللہ نے تم کو ایک ایسی تجارت کی طرف رہنمائی کی ہے جو تم کو دردناک فدا سے نجات دلانے والی ہے اور تم کو ایسے امیر کی طرف بلایا ہے جو ایمان باللہ اور جہاد پر سبیل اللہ ہے اور اس کا ثواب رکھا ہے گناہ کا بخشش اور جنت عدن میں پاک مقامات کا

دینا، اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو درست رکھتا ہے جو سیدہ بلات ہوئی دیوار کی طرح میدان جنگ میں ثابت قدم رہتے ہیں اپنی صفوں کو درست کر دے اس طرح گویا وہ سیدہ بلات ہوئی دیوار ہیں پس پہلے زہر پرشوں پر حملہ کر دیکر بغیر خود زہر پرشوں پر، دانستوں پر دانت رکھو کہ اس سے اعصاب سخت ہو جائے گی دوسرے تلوار سے آچٹ جاتی ہے اور اپنے کو نیزوں کے اطراف سے اس سے نہ پکڑے کہ ان کی بھالوں سے، اور آنکھیں جھکانے رہو کہ اس سے دل کا جوش باقی رہے گا اور دلوں کو سکون حاصل ہوگا اور اپنی آوازیں مت نکالو کہ اس سے ہم کمزور ہوتا ہے اور وقار قائم کر کے لے کر بہتر طریقہ ہے اور اپنے روایات کو جھکاؤ نہیں اور ہٹاؤ نہیں اور جو فوج میں زیادہ بہادر ہوں ان کو دود کیونکہ کسی جتنے کو روکنے والے اور سختیوں کے نزول پر صبر کرنے والے وہی ہوتے ہیں جو محافظ ہوں اور کسی مقتول کو مشعل نہ کرنا، اور جب تم کسی قوم کے لوگوں سے جنگ کو تو ان کا ستر عورت نہ کرو اور نہ کسی کے گھر میں داخل ہو اور نہ ان کے اموال سے کوئی شے لو لے کر جوش گاہ میں پڑی مل جائے اور کسی عورت کو غصہ میں نہ لاؤ اور وہ اگر غصہ لگایاں دیں تمہاری آبروریزی کریں تمہارا افراد کو تمہارے مسلما کو برا بھلا کہیں، کیونکہ وہ تو لوگوں میں، نفس میں اور عقل میں کمزور ہیں تم ان کے ستانے سے باز رہو اور آٹھ ایک وہ مشرکہ ہوں اگر کوئی شخص کسی عورت کو پائے اور اسے عیب لگائے اور اس کے شرکے کے محافظ ہر طرف اسے ڈھونڈنے آجائیں تو چاہیے کہ یہ عورت ان کے سپرد کر دی جائے اور اسے تنہا نہ چھوڑ دوں اللہ رحم کرے اس پر جو اپنے بھائی سے ہمدردی کرے اور اپنا سینگ اپنے بھائی کے نہیں مارتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے موت سے بھاگنا مفید نہ ہوگا اور نہ قتل سے بھاگنا اس دنیا میں کچھ دن آرام پاؤ گے قسم خدا کی اگر تم اس دنیا کی تلواروں سے بھاگو گے تو آخرت کی تلواروں سے نہ بچ سکو گے پس مبرا در حدوں سے مدد چاہو اس کے بعد ہی اللہ کی نصرت آئے گی اور اللہ کی راہ میں چاد کرو اور نہیں تو ت مگر اللہ سے ۔  
۲۔ میں نے کہا ایک شخص نے جنگ کی دشمن سے اور اس سے ہان و ستار ملا اس کے بعد مسلمان اور آگئے تو کیا موت ہو کر فرمایا اگر اس نے پہلے جیسے کیا ہے تو اسی کو ملے گا اور اگر بعد میں آکر ان لوگوں نے جمع کیا ہے تو ان مسلمانوں کا ہے لیکن وہ زیادہ حقدار ہے۔

### ﴿ باب ۴ ﴾

﴿ اِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَنْزِلَ دَارَ الْحَرْبِ ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن اُمیہ، عن النوفلی، عن السکونی، عن اُبی عبد اللہ ؑ،

قال : بمشورسول اللہ ﷺ : حیثاً اِلٰی خُشُم فَلَمَّا غَشِیْهِمْ اسْتَمْسَمُوا بِالْجُودِ قَتَلَ بَعْضُهُمْ

فبلغ ذلك النبي ﷺ قال : اعطوا الورثة نصف العقل بصلاتهم ؛ وقال : النبي ﷺ : ألا  
إنني بريء من كل مسلم تزل مع مشرك في دار الحرب .

## باب

## مسلمان کو دار الحرب میں رکنا جایز نہیں

۱۔ حضرت نے ایک مشرک بھیجے ختم کی طرف جب مدد بھیج رہے تھے کہ یہ مسلمانوں کے سجدوں کے بتوں میں کچھ لوگ مانے  
گئے جب رسول اللہ کو خبر ملی تو نہ فرمایا ان کی نمازوں کے صلہ میں نہ نفقہ دیتے دے دو اور فرمایا میں بڑی بہنوں اس  
مسلمان سے جو دار الحرب میں کسی مشرک کے ساتھ آئے ۔

## ﴿باب﴾

### ﴿قصة الغنime﴾

۱۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب ، عن معاوية بن وهب قال : قلت  
لأبي عبد الله عليه السلام : السرية يبعثها الإمام فيصيون غنائم كيف تقسم ؟ قال : إن قاتلوا أغلبها  
مع أمير أمره الإمام عليهم أخرجهما الخمس لله وللرسول و قسم بينهم أربعة أخماس  
وإن لم يكونوا قاتلوا عليها المشركين كان كل ما غنموا للإمام يجعله حيث أحب .

۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعلي بن محمد جعفا ، عن القاسم بن محمد ، عن  
سليمان بن داود ، عن حفص بن غياث قال : كتب إلي بعض إخواني أن أسأل أبا عبد الله عليه السلام  
عن مسائل من السنن فسألته [أ] وكتبت بها إليه فكان فيما سألته : أخبرني عن الجيش إذا غزا  
أرض الحرب فغنموا غنime ثم لحقهم جيش آخر قيل أن يخرجوا إلى دار السلام ولم يلقوا  
عدواً حتى خرجوا إلى دار السلام هل يشاركونهم ؟ فقال : نعم ؛ وغن سرية كانوا في سفينة  
ولم يركب صاحب الفرس فرسه كيف تقسم الغنime بينهم ؟ فقال : للفارس سهمان وللرجل  
سهم ، فقلت : وإن لم يركبوا ولم يقاتلوا على أفراسهم ؟ فقال : أرأيت لو كانوا في عسكر  
فتقدم الرجال فقاتلوا وغنموا كيف كان يقسم بينهم ألم أجعل للفارس سهمين وللرجل  
سهماً ؟ وهم الذين غنموا دون الفرسان .

۳۔ أبو علي الأشعري ، عن محمد بن سالم ، عن أحمد بن النضر ، عن حسين بن عبد الله

عن أبيه ، عن جدّه قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : إذا كان مع الرّجل أفراس في الغزو لم يسهم له إلّا لفرسين منها .

٤ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن بعض أصحابه ، عن أبي الحسن عليه السلام قال : يؤخذ الخمس من الفنائم فيجعل لمن جعله الله عزّ وجلّ و يقسم أربعة أخماس بين من قاتل عليه وولي ذلك قال : و للإمام صفو المال أن يأخذ الجارية الفارغة و الدابة الفارغة ، والثوب و المتاع ممّا يجب و يشتهي فذلك له قبل قسمة المال و قبل إخراج الخمس ، قال : و ليس لمن قاتل شيء من الأرضين ولا ما غلبوا عليه إلّا ما احتوى عليه العسكر و ليس للأعراب من الغنيمة شيء وإن قاتلوا مع الإمام لأنّ رسول الله صلى الله عليه وآله صالح الأعراب أن يدعهم في ديارهم و لا يهاجروا على أنّه إن دهم رسول الله صلى الله عليه وآله من عدوّ دهم أن يستقرّهم فيقاتل بهم و ليس لهم في الغنيمة نصب و سنة جارية فيهم و في غيرهم . و الأرض التي أخذت عدوّ بخيل أو ركاب فهي موقوفة متروكة في يدي من يجرها و يحييها و يقوم عليها على ما يصالحهم الوالي على قدر طاقتهم من الحقّ النصف و الثلث و الثلثين ، على قدر ما يكون لهم صالحاً و لا يضرّهم .

٥ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن عيسى ، عن منصور ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن الأعراب عليهم جهاد ؟ قال : لا إلّا أن يخاف عليّ الإسلام فيستعان بهم ، قلت : فلم من الجزية شيء ؟ قال : لا .

٦ - عنه ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن طلحة بن زيد ، عن أبي عبد الله ، عن آبائه عليهم السلام عن عليّ عليه السلام في الرّجل يأتي القوم و قد غنموا ولم يكن شهد القتال ، فقال : أمير المؤمنين عليه السلام : هؤلاء المحرومون و أمر أن يقسم لهم .

٧ - محمد ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن منصور بن حازم ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن الغنيمة فقال : يخرج منها خمس لله و خمس للرّسول و ما بقي قسم بين من قاتل عليه وولي ذلك .

٨ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، و محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أحمد بن محمد عليه السلام قال : إن رسول الله صلى الله عليه وآله خرج بالنساء في الحرب حتى يداوين الجرحى ولم يقسم لهنّ من الفبي و شيئاً ولكنّه نفلهنّ .



یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں  
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان





۷۸۶  
۹۲-۱۱۰  
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD  
version

# لبیک یا حسینؑ

نذر عباس  
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABEEL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad  
Sindh, Pakistan.

www.sabeelesakina.co.cc  
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL USE